

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۳۹	ذکر حضرت ابو الحسن احمد نوری رح	۱۸۶	ذکر امام محمد باقر و ائمه اثنی عشر رضی الله تعالی عنده
۲۴۲	ذکر حضرت خواجہ علوی ممشاد دینوری رح	۱۹۱	ذکر امام علی ہادی نقی رضی الله تعالی عنده
۲۴۴	ذکر حضرت خواجہ حبیب بن اادی رح	۱۸۴	ذکر امام حسن عسکری رضی الله تعالی عنده
۲۴۸	اختلاف اقوال در تعین ممشاد دینوری رح	۱۸۷	ذکر امام محمد باقر رضی الله تعالی عنده
۲۵۰	ذکر حضرت محمد رودیم رح	۱۹۰	باب سیم در ذکر اصحاب جعفر علیہ السلام
۲۵۲	ذکر حضرت ابو علی الرودباری رح	۱۹۲	ذکر خواجہ ابوبس قرنی رح
۲۵۳	ذکر حضرت محمد جریری رح	۱۹۴	ذکر امام اعظم رح
۲۵۴	ذکر حضرت ابو اسحق شامی رح	۱۹۶	ذکر امام شافعی رح
۲۵۹	ذکر حضرت ابوبکر شبلی رح	۱۹۸	ذکر امام احمد حنبل رح
۲۶۱	ذکر حضرت ابو عبید اللہ بن حنیف رح	۱۹۹	ذکر ابی اسیر
۲۶۴	ذکر شیخ ابو الحسین بن محمد الاکار رح	۲۰۰	ذکر ابی بصیر رح
۲۶۵	ذکر شیخ ابو اسحق ابراہیم بن شہریار رح	۲۰۸	باب چہارم در ذکر بزرگان خاندان و ہاشمی مذکور
۲۶۶	ذکر حضرت ابو علی کاتب رح	۲۱۱	ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رح
۲۶۷	ذکر ابوبکر الشوشی و ذکر محمد طبرانی رح	۲۰۹	ذکر خواجہ حبیب عجمی رح
۲۶۹	ذکر شیخ ابو العباس القصاب الاطالی رح	۲۱۲	ذکر فضیل بن عیاض رح
۲۷۰	ذکر ابو یعقوب الشوشی ابو یعقوب نر جوئی رح	۲۱۴	ذکر ابوسلمہ بن خواجہ داؤد بن نصیر طبرانی رح
۲۷۱	ذکر ابو العباس بکھاوندی رح	۲۱۶	ذکر حضرت ابراہیم دہم رح
۲۷۲	ذکر شیخ عمور رح	۲۲۲	ذکر حضرت معروف کرخی رح
۲۷۳	ذکر حضرت خواجہ ابو احمد حشیشی رح	۲۲۵	ذکر حضرت خواجہ خذیفۃ العرش بنی رح
۲۷۵	ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رح	۲۲۹	ذکر حضرت شتیق بنی رح
۲۸۰	ذکر حضرت خواجہ ابو محمد حشیشی رح	۲۳۰	ذکر خواجہ حاتم بن اسم رح
۲۸۲	ذکر شیخ ابو القاسم کرکاشی رح	۲۳۳	ذکر احمد بن خضر دیہ رح
۲۸۶	ذکر ابو اسمعیل بن ابی منصور محمد اسحاق رح	۲۳۳	ذکر حضرت یازید بسطامی رح
۲۸۷	ذکر خواجہ یحیی بن عمار شیبانی رح	۲۳۷	ذکر حضرت ہبیرۃ البصری رح
۲۸۸	ذکر شیخ عبداللہ طائفی رح	۲۳۹	ذکر حضرت سری السقطی رح

صفحہ	مقبول	صفحہ	مقبول
۳۲۲	ذکر شیخ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	۲۸۹	ذکر خواجہ ناصر الدین ابویوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۳	ذکر عبدالواحد بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۱	ذکر حضرت شیخ ابوالاعلیٰ فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۳	ذکر شیخ ابوالفتح طبرطوسی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۳	ذکر ابوالحسن حسداری رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۴	ذکر شیخ ابوالحسن ہکارتی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۶	ذکر شیخ ابوالحسن سمرقانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۵	ذکر حضرت حمود بن سعید حنفی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۷	ذکر شیخ ابوالفضل بن شمس الحنفی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۶	ذکر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۸	ذکر شیخ لقمان حسینی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۷	ذکر شیخ حماد دیاسی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹۹	ذکر شیخ ابوالعباس الحنفی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۸	ذکر شیخ نجم الدین کسری رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۰	ذکر شیخ خواجہ قطب الدین بودونوی رحمۃ اللہ علیہ
۳۲۹	ذکر شیخ بہاء الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۱	ذکر خواجہ احمد بن مودودی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۰	ذکر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۲	ذکر شیخ ابوالکریم عبداللہ الطوسی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۱	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین گناگاہی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۳	ذکر شیخ الاسلام امام محمد غزالی الطوسی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۲	ذکر سید میر کمال رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۴	ذکر شیخ احمد عمر الی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۳	ذکر حضرت شیخ زید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۵	ذکر حاجی شریف مدنی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۴	ذکر شیخ الاسلام ابو محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۶	ذکر خواجہ ابوسفہران رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۵	ذکر حضرت شیخ علی احیاء رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۷	ذکر خواجہ احمد نسوی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۶	ذکر حضرت سلطان نظام الدین الیاء رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۸	ذکر خواجہ سعد المالحی محمد دانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۷	ذکر شیخ شمس الدین خرمائی رحمۃ اللہ علیہ	۳۰۹	ذکر خواجہ عارف ربو کریمی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۸	ذکر حضرت نصر الدین محمودی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۰	ذکر خواجہ محمود اکبر صوفی رحمۃ اللہ علیہ
۳۳۹	ذکر شیخ سراج الدین عثمانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۱	ذکر خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۰	ذکر شیخ صدر الدین حکیم رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۲	ذکر خواجہ ماسماست رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۱	ذکر شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۳	ذکر شیخ ابوالحبیب عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۲	ذکر سید محمد گسودار رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۴	ذکر شیخ ابوالحسن کبیر صوفی رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۳	ذکر شیخ علاء الدین ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۵	ذکر شیخ اسماعیل قسطنطنیہ رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۴	ذکر شیخ فتح اللہ اودہی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱۶	ذکر خواجہ حضرت عثمان مارونی رحمۃ اللہ علیہ
۳۴۵	ذکر شیخ نصر الدین رحمۃ اللہ علیہ		

مضمون	شماره	مضمون	شماره
وکر حضرت میاخی نوخته تهمنا لوی رح	۵۳۱	وکر محمد یوسف رح	۴۴۴
وکر حضرت حاجی امداد الله باری	۵۳۲	وکر شیخ الدین رح	۴۴۵
وکر حضرت حافظ عباس تنادی رح	۵۳۳	وکر محمد سبیر رح	۴۴۶
وکر حضرت مولوی محمد تاسم وکر جواد نور محمد رح	۵۳۴	وکر حافظ محمد حسن	۴۴۷
وکر خواجہ سلیمان رح	۵۳۵	وکر حضرت سید لوی محمد بادلوی رح	۴۴۸
وکر سید محمد رالدین رح	۵۳۶	وکر حضرت سید ابوالفضل علی امین شوی	۴۴۹
وکر شیخ سارنگ رح	۵۳۷	وکر حضرت میران شیده سبک رح	۴۵۰
وکر شیخ مینا رح	۵۳۸	وکر سید محمد سالم برندی	۴۵۱
وکر شیخ سعد الدین بدین جیراادی	۵۳۹	وکر حضرت پیراجان خانان مظفر تپید	۴۵۲
وکر سید عبدالواحد گلزاری رح	۵۴۰	وکر شاه قطب الدین رح	۴۵۳
وکر سید عبدالخلیل رح	۵۴۱	وکر سید علی محمد الفاضل الدین رح	۴۵۴
وکر سید اولیس رح	۵۴۲	وکر شاه محمد مجید رح	۴۵۵
وکر سید محمد تردی رح	۵۴۳	وکر سید محمد عظیم رح	۴۵۶
وکر شیخ محمد افضل آله آبادی رح	۵۴۴	وکر شیخ کلیم الله جمال آبادی رح	۴۵۷
وکر سید احمد کالیوی رح	۵۴۵	وکر شیخ نظام الدین کاکوری رح	۴۵۸
وکر شیخ محمد یحیی رح	۵۴۶	وکر مولانا محمد الدین آدرنگ آبادی رح	۴۵۹
وکر شیخ محمد فاحس رح	۵۴۷	وکر حضرت حافظ محمد موسی کالیوی رح	۴۶۰
وکر شاه رکت الله صاحب البرکات رح	۵۴۸	وکر شیخ محمد الدین آبادی رح	۴۶۱
وکر سید آل محمد رح	۵۴۹	وکر شیخ سید رح	۴۶۲
وکر شاه مسره رح	۵۵۰	وکر شیخ محمدی اکبر آبادی رح	۴۶۳
وکر شیخ صاحب رح	۵۵۱	وکر سید عبدالرحمن رح	۴۶۴
وکر شیخ محمدی صاحب رح	۵۵۲	وکر شیخ عبدالهادی رح	۴۶۵
وکر سید دوست محمد رح	۵۵۳	وکر شیخ عبدالباری رح	۴۶۶
وکر سید محمد صمدی رح	۵۵۴	وکر شاه رحمن بخش رح	۴۶۷
وکر حاجی سید علی حسین عظیم آبادی رح	۵۵۵	وکر حضرت حاجی عبدالرحمن رح	۴۶۸

شماره	مضمون	صفحه	مضمون	شماره
۵۷۵	ذکر شاه جی عبداللہ شاہ رح	۵۴۷	ذکر حضرت شاہ محمد حسین رح	
۵۷۶	ذکر شاه حسام الدین رح	۵۵۱	ذکر حضرت شاہ عبدالغنی شاہ غلام علی	
۵۷۷	ذکر ملا اخوند امام الدین رح	۵۵۲	ذکر حافظہ امکار خان صاحب	
۱۱	ذکر نلیفہ قادری بخش رح	۵۵۵	ذکر حضرت مولوی سید امانت علی امروہی	
۵۷۸	ذکر عبدالرحیم شاہ رح	۵۵۸	ذکر مولوی محمد انوار الحق دیکر صاحبزادگان	
۱۱	ذکر فقیر شاہ رح	۵۵۹	مولوی سید امانت علیہ صاحب	
۵۷۹	ذکر حافظ علی حسین شاہ رح	۵۶۱	ذکر خانیہ مولانا سید امانت علیہ صاحب	
۱۱	ذکر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب	۵۶۱	ذکر حافظہ سید عبدالغنی رح	
۵۸۰	ذکر مولوی محمد اسد بنالوئی	۱۱	ذکر محمد حسین ولد مولوی رحمت علی مراد آبادی	
۵۸۱	ذکر مولوی مشتاق مراد آبادی	۱۱	ذکر مولانا احمد حسن مراد آبادی رح	
۵۸۲	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید صاحب	۵۶۱	ذکر مولوی عبدالغنی امروہی رح	
۱۱	ذکر مولوی ارشد حسین رامپوری	۱۱	ذکر سردار صاحب مراد علی شاہ رح	
۵۸۳	ذکر نواب محمد کلب علی خان بہادر	۱۱	ذکر سید معین الدین رح	
۵۸۵	ذکر نعیم شاہ و ذکر منظم خان	۵۶۳	ذکر حاجی غلام علی شاہ رح	
۵۸۶	ذکر مولوی حبیب الدین رح	۵۶۳	ذکر احمد علی شاہ رح	
۵۸۷	ذکر مولانا نبی احمد بدیلوی	۱۱	ذکر مولوی امام الدین رح	
۵۸۸	ذکر شاہ علی محمد	۵۶۴	ذکر مولوی عبدالحمی رح	
۱۱	ذکر بہوری میان	۵۶۵	ذکر حاجی عبداللہ شاہ رح	
۱۱	ذکر اخوند یار محمد	۵۶۷	ذکر شاہ صاحب بخش رح	
۱۱	ذکر حاجی سعادت علی	۵۶۸	ذکر فرزندان اخوند فقیر صاحب رح	
۵۸۹	ذکر محمد عبدالصمد مشہور مستغان رح	۵۷۰	ذکر حضرت شاہ دو گاہی رامپوری رح	
۵۹۰	ذکر خلیل احمد خان	۵۷۱	ذکر حضرت شاہ ابوسعید دہلوی رح	
۵۹۱	ذکر حضرت سید احمد صاحب غازی رح	۵۷۳	ذکر شاہ احمد سعید صاحب رح	
۵۹۲	ذکر شاہ بغدادی رح	۵۷۴	ذکر حضرت محمد ظہور الحسن مراد آبادی	
۵۹۳	ذکر مولوی محمد علی	۱۱	ذکر حافظہ محمد سعید رح	

ردیف	موضوع	ردیف	موضوع
۶۱۸	ذکر شاه مسلمان روح	۵۹۰	ذکر کرم نور الدین الکرامادی روح
۶۲	ذکر شاه ملا فی روح	۶	ذکر حیدر اذهر یسار معیر
۶۲۱	ذکر فتح شمسار روح	۶۰۰	ذکر طرانه عسله
۶۲۲	ذکر حضرت ساه ملام احمد روح	۱۱	ذکر طرانه رسول ساه روح
۶۲۳	ذکر شاه ملام لول روح	۶۰۵	ذکر سیمین مستوای سطاره روح
۱۱	ذکر شاه محمد حسن روح	۶۰۵	ذکر سلسله سیه کجاریه
۶۲۴	ذکر شاه حبیب روح	۶۰۵	ذکر سلسله راهبره
۱۱	ذکر شاه لطف الله روح	۱۱	ذکر سلسله انصویه
۶۲۶	ذکر سلطان قطب الدین روح	۶۰۹	ذکر سلسله دینار و س
۱۱	ذکر شاه میر محمد و روح	۶۱۰	ذکر سلسله قلندریه
۱۱	ذکر جامه قلندر محمد روح	۶۱۱	ذکر سلسله اریه
۶۲۷	ذکر خوانه مسطی روح	۶۱۲	ذکر کائنات سرگانی که در مراد او آمده
۱۱	ذکر سعید امام طاهر روح	۱	ذکر سرخ امیر حسین
۱۱	ذکر سماع	۶۱۳	ذکر سرخ علاء الدین روح
۶۲۸	ذکر دوازده حدیب بر حور طالع	۶۱۴	ذکر ساه محمد مکمل ح
۶۵	ذکر احوال و ذکر در باره سماع	۶۱۵	ذکر شاه قطب روح



مرطع می شوی که کسوطع بن خما

بین خدایت بسعادت غنای برساند الحمد لله درین ایام فرخ انجام باداد اولی خدیجه کا بهر سلسله متبرکه که
 نامدار است برداشتم و بعد جستجو کتب صحیح کثیره این فن شریف مثل کشف المحجوب علی بن عثمان جل
 ذکرة الاولیاء شیخ فرید الدین جامی مکتوبات حضرت قطب عالم عبدالقادر گنگوہی بن اسماعیل بن
 صفی الحنفی چشتی صابری و مرآت الاسرار عبدالرحمن دہلوی چشتی نقیضی الامام نور مولوی محمد اکرم
 پیرای چشتی صابری مرید شیخ سوندا خانین حضرت شیخ داؤد گنگوہی درسا که کشف الاسرار
 در مقامات شیخ ابراهیم مراد آبادی چشتی صابری تالیف محمود بن عالم مرید وی و مقاصد العارفین
 شاه محمد الدین امرودی چشتی صابری صاحب سلسله بدو واسطه در طریقہ شفا بحسب الله الابرار
 و سیر العارفین جمالی بن فضل الله دہلوی مرید مولانا اسماعیل الدین در ساله عز الحسن مولانا زکریا الدین
 چشتی نظامی و اخبار الانبیاء و رساله در احوال ائمہ اہلبیت و مدارج النبوت شیخ عبدالرحمن محدث دہلوی
 و کلمات الصادقین و مراد دہلوی و رسائل میر عبد الله بک لکھنوی و کاشف الاستار شاه حمزہ
 مابہرہ وی نظامی و قادری تذکرہ حاجی رفیع الدین خان قادری دہلوی و نقیض مولانا بابا مرید خواجہ اختر
 در شحات علی بن حسین و اعظم مرید خواجہ احرار نقشبندی و زبیرہ المقامات و نسخات القدس خواجہ
 محمد ہاشم مرید خواجہ نعمان اکبر آبادی مجددی و خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی احرار نقشبندی
 قول جمیل و رساله در غنیمت مولانا شاه ولی الله دہلوی مجددی نقشبندی و مکتوبات مرزا مظہر جانجانا
 مجددی نقشبندی و مقامات مظہری شاه غلام علی دہلوی مجددی خلیفہ مرزا مظہر جانجانا مجددی
 نقشبندی و رساله مولوی عبدالحی مازنی و زبیرہ شاه ابوسعید کہوی از اصل و نسل مجددی مستند
 شاه غلام علی موصوف و رساله مولوی محمد ظہر مرید زبیرہ شاه ابوسعید دہلوی سجادہ نشین بدخود شاه
 ابوسعید موصوف فراہم آوردیم و مطالب ضروریہ از تالیفات و تصنیفات منصفیہ السدا الکفایات نمودیم و نیز
 بعضی از مسائل متفق علیہ و فیہ از مسرطہ تقیم سید احمد صاحب غازی برچیدیم و درج این یادداشت کردیم
 بحسب الله علیہم اجمعین برچینا اصل مقصود را قلم ذکر احوال و اقوال و افعال و ریاضات و مجاہدات و معاملا
 و اصل اصول مقاصد سلسلہ ثلثہ کوہی و ابودقما ازین کہ در کتب مشرورہ حالات مشایخ سلسلہ کوہی

الف الله و تحت عبارت اسرار که هر چه از او بر ما می رسد با حق و قوت عارف است
 که در دایره رسد و الهام و کرامات و صوابات را می بیند یعنی است یون برین سبب و در شهید
 موقوفی محمد است که با سر صافی حواس سید احمد کلام ایسا را بر ما می آید و آدم و ده کانی
 پر د است و موسوم لفظ الله هم است در مقدمه کتاب مذکور می بیند و همه الله علمای ما دید
 که مره تزلزل و نظریات و اساس حقیقت و معرفت حاصل حضرت حق است و این می بیند که الله
 می گویند که تحت رانیه فیما بیننا انما تقر کسب اراک و کالین انما انما انما الله فیما بیننا
 انما الله و الله کسب عادی راسته تحصیل تحت حضرت حق و کرد و الله انما الله که تملی
 حضرت چون اسرار الفاظ و حلق و زبان و کلام و کوش و فکر و محاسن و جمعی می باشد خواه بد کرد
 محدود پس لفظ استی حاصل شده باشد خواه معنی یا صفات و کلمات را از انفعال مرسوم
 اس لفظ مذکور و آن تملی حضرت و در رسد علم که لفظ و اعلائی کلمات و ادب است
 حضرت و آن تملی می معلوم اس لفظ که سید محسن محدود است و در پس او سر را می
 میگیرد و کثیفی که لفظ لفظ است او دائم السموح محاسن جهان معلوم باشد و عام قوت
 در آن که او متل حتم آن معلوم لفظ علی و کلام المعلوم گردد و الفانی موسمی ما سوا
 آن از صمیم قلب سر بر سر اگر احاطه با سوا می در هر چه بطوری که هر چه سلی مورا الفاضله باشد
 از صمیم قلب آن سسی لفظ است و در یک قوم با تمام حیل طالب ما در آن همه محدودین معلوم
 اسعراقی قوی حاصل میکند و آن تملی می بیند حال او میگرداند لفظ از برای سالک است که روح الهی است
 و که خود ساحه و با او امتزاجی هم رسد و اول لفظ خود یکش در روح الهی که در عالم پاکست و اول لفظ
 من انما یقینی در شان او است و لفظ محبو مسیب باین متنی حاک اصل خود را بیان کرده و آن
 او را یک آورده خود چون بود اس تملی روحی او مستقل گردیده و عکس کلاب حق و خود دیده
 که ان الله خلق آدم علی حدیثه اشارت است آن و در پس را میوش کرده خود را بار آورده
 انما سالی و رسول اصل خود مسکن است و اینها است که مولای روحی مقرر باشد اشیاء از صفت

و ز نام چه ز ادب نیال : و ان خیالش هست و لال وصال : و دیده و لال سبب دللول پیچ : و نامشاد جاده بنو
 غول پیچ : و پیچ نامی سبب حقیقت دیده : و یازگاف و لام کل کلچیده : و اسم خواندی روشنی را بجو :
 سبب لا و ان ز اندر آب جو : و گز نام و حوت خواهی بگذری یا ک کن خود را ز خود بین یکسری : و قال و ان
 رضی الله عنه لا یجوز له ان یکن منکم من لا یحیی فی ما تمیز و قد مت صاحب قول
 جمیل میفرماید قلت ان الله تعالى يظهر کثیره فاس عابغیا کان او ذکيا الا و قد ظهر بخلافه صابر معبود اله
 فی مرتبه لهذا انزل الشریع باسقبال القبلة و الاسوی علی العرش و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم
 احکم قلمی ما یصف قبل وجهه فان الله تعالى فیما یدین قلته انتمی و در شیخات است و هم از کلمات قدسیه
 حضرت خواجہ عبد الخالق غجدانی است قدس الله سره هوش در دم و ان آنست که هر نفسی که از دهان
 بر آید بجا که از سر حضور و انکاهی باشد و غفلت بآن راه نیابد حضرت مولانا سعد الدین کاشغری فرموده اند
 که هوش در دم یعنی انتقال از نفسی مقبسی میاید که از غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسی که بترند
 از حق سببانه خالی و ناقل نباشد و حضرت خواجہ حبیب الله احرار فرموده اند که در طریقه رعایت و حفظ
 نفس را اجماع داشته اند یعنی باید که جمیع النفاس بر نیت حضور و اکامی مصروف گردد اگر کسی جماعت نفس
 میکند بگوید قلان کس نفس کم کرده یعنی طریق درزش کم ده است حضرت خواجہ بهاء الدین فرموده اند که بنای
 درین راه بر نفس میاید کرد و نفس را نگذارد که ضائع گردد و خروج و دخول نفس حفظ مابین النفسین سعی
 نماید فایده حفظ مابین النفسین گفته شد مخصوص عارف کاملست که بی غفلت فرود و بر نیاید بر باطنی
 ای مانده ز بحر عالم بر ساحل عین : و در بحر فراغت است و بر ساحل شین : و بر در صفی نظر فوج کوئین :
 اگر فایده یو باشد بین النفسین : و اقسام گوید که مضمون این فایده که ذکرش بالا گذشت حضرت مولانا فاضل
 عبد الرحمن الجاجی قدس سره در او اخر شرح را بغیات آورده اند شیخ ابوالنجاب بنم الکبری قدس الله
 سره در سائله فوائج اجمال میفرماید که ذکر یکبار جاریست بر نفوس حیوانات النفاس ضروری ایشانست
 زیرا که در بدن و فرود رفتن نفس حسرت ها که اشارت بغیبت هویت حق سبحانه است گفته میشود و اگر خوا
 و گزیند این حسین حوت باست که در هم بارک الله الف و لام از برای توفیق است و تشدید لام از برای مبالغه

در آن توفیق پس می نماند که ما را به چشمه در دست آگاهی کنی سحاب برین وجه مانند که در
 تامل ما این حرف بر ما ظهور است و اب حق سحاب و اعلیٰ بطوری باشد و در حرح و حرح
 واقف بود که در دست حضور می بیند متوجهی واقع نشود تا رسیدن آن که فی تکلف گاه دایم او
 این سلسله به دست حاضر دل او بود و تکلف نتواند که این سلسله را در دل در گذرد و ما می بیند
 آدمای حرف شناسان و داناس ترا و در این حرف اساس به میانه این حرف در است
 هر اس به حرفی که هم شکر و اگر داری ما می بیند سلسله که به میانه است که به میانه می بیند
 رباعی گفته اند به حلالی اهل تخمین عبارت است از ادوات حق سحاب و اعتدال الغیب است و اطلاق
 که به میانه است اطلاق هر دو ممکن است که در علم و ادراک هر یک نوی متعلق گردد و این به میانه
 مطلق است و استقامت به احوال هر دو که این اهل محقق گفته اند که توحید محمول مطلق نیست و مانند علم
 محل آینه است و حق اس است که توحید متعلق میشود اگر به علم متعلق میشود و چنانچه لوحه این معانی است
 حضرت حواء علیه السلام در این سرود و بعضی از کلمات قدسیه خود را شنیده اند که گفته اند که در
 اس که دل به میانه آگاه کنی سحاب باشد و نصف و محبت و تعلیم اگر در محبت ما جمعیت این آگاهی
 حاصل شود و جمله ذکر حاصل شد و روح و اگر است که اول آگاه حق سحاب باشد و اگر در محبت
 اس آگاهی حاصل شد و فرقی آن است که ذکر گفته شود و چه صبر ایشان و بعضی از کلمات
 خود نوشته اند که وقف مطلق عبارت از آگاهی و حاصل بود و دل است کنی سحاب را و در
 دل را به میانه است و چه را حق میانه مانند در حاشی دیگر فرموده اند که همین ذکر از احوال آگاهی که
 شرط است و این آگاهی است در دل و وجود و توقف مطلق میگردد و در هم آن است که ذکر در دل
 واقع بود و بعضی در امتحانی ذکر متوجه ما فی قطعه صنوبری بالشکل شود و او را استعمال گویند که در
 نمک زاده را در که در معهود ذکر حاصل و داهل گردد و حضرت حواء به اهل این نقشه برود و می
 لازم میسر گردد زیرا که حلاله ای که متعلق و او است از ذکر در توقف قلبی است و مانند
 مرغی باشد و این بر میسر دل با سحاب به ذکر میسر دل را بدست سستی و وصل و قطع و پیوستن

اثر نسبت به هر چه از حقیقت و حقیقت آن است امی را آنچه شد بشرط عدالت و تقوی باشد و در
 گناه کبیره نباشد و در غیره اسرار زیاد و سرید و محبت یافته شش باشد و زیاد از این شرایط
 مرشد در کتب مسلک مفصل مرقوم است باید دانست که اکثر الالبی به یار و یزاع صورت
 غلبه نموده بر نقصان نسبت باطن چه نزد و آن نسبت بیشتر از فساد و عقائد که گرد و دما
 مستقیم و بعضی احکام شریعت و طریقت اندران کرد در متافت و صاحب نسبت نقصان
 مطلع باشد یا نباشد این نسبت نیز بخلاف و بالالت و بجهت پس خطا الالبی باید که از چند صورت
 دینی بخورد و آن نسبت که از آن حضرت صلی الله علیه و سلم در سینه قفراستوار شده است و با
 او نقصان که در حق الله آن در محبت است و اراده قوی و راتباع قول و فعل آن حضرت صلی الله
 علیه و سلم که هرگز خلاف آن نخواهیم کرد اگر چه از غلبه بشریت چیزی تصور اندران افتد از این
 مستحق کام آن پذیرا گردد و در محض بر نسبت فعلی باشد تا فاسی نفس مسلک بسعت تمام شود
 این نسبت طالب را کسان کسان بر مراتب قرب عرفان میرساند و اقم این اثر نسبت شیخ خوبان
 میکند اگر چه محبت شخصی همچنین آثار پدید آید و در غایت چیزی کیفیت و ولستگی مشغولی پیدا
 هرگز از فیض نسبت آن رو نگرداند و اگر بعضی فعل ایشان در نظر و خلاف شمع نماید بر قصد و سعی
 علیه السلام و حضرت علیه السلام عمل نموده بدانند که در نظر من خلاف می نماید و ایشان هر چه کنند و انجام
 ایشان این الوقت اند و بدانند که اگر در ویش را در نماز حضور نباشد از ملا حظای اقبه حضور و قریب است
 و در و در اندرون و می از جوش بجز قرب حضور به بهره است و هر قدر که نماز تقوی حضور است
 همان قدر و فقر آن حضور است و نسبتی که سبب خلاف امر و بنی احکام شرعی فیض
 از مرتبه خود فرو نیفتد آری و زیای فرادان آزادگی گردد و غبار پاک تیره نگردد و آن
 فعل ایشان تقلید را نشاید این فیض عطا و مجرحت خدا است ایشان شاذ اند و بعضی دیگر اند
 ایشان خواص در با می وحدت و شناسد و بر حقیقت اندیک آن از حضور و دوست و فرصت
 را نشاند جائی و قدرت بطاعت ظاهر نباشد هر چند که در احکام و تکلیف شریعی کامل و ناقص

هر ژو محکوم و نمک ادلیکن ایسان از مقام هر روح نور و در سل رول اعیان و عارضه ایسان ادا
 و هم اس الوقت اند فاضی ما انتبانی لقی در رساله کرده العما آورده اند اس لی حاسم انی بر
 رد ام کرده که منع بعض مردم در ریاض دوست دارد که سیات بسیار سکود هم و آنها آن گمان
 که بدل اندک سبب هم حساب با دیسان آنهاست در بیام دو و جوید بسطی کرد یکی آنکه نه کای محض
 نمود و در معصیت آنقدر بد است که در حساب انی بصرع و الحاح یکم که آن گمان که کام حساب
 و معصیت محض یکم که آنکه عین درای عشق و محبت الهی هستند در غله حال کاهی از آنها
 اعمال صادر شود که عمر ان ترجیح نموده می شود پس سماع و وحدت بهایه متقدم و مرکب معده و جماعت در
 از بصوات و کلمات تطبیق حق نقاسی انجمن اعمال را اطر عشق و محبت شان نواست سبب
 مولوی روم بیفر ما موقوف بر کبر و علی غلب است و دیگر که فاعلی ملک بنو کار یا کار اجناس روح و کبر
 که مادم در ستن شمر و ستر او دل گشت و دل شد کار او لطیف گشت و نور سدر بر ما و بهی
 اقتدار موسوی مولا مار و هم انجمن به شان به رابل حق کال خیال است برگردان در حق این نماست
 و در نوامی مع حاکم بحر علم را در مزاری به ناک است اس ابراهیم را سود دینان هر که مرد و سبب
 گوهر پس از ان حجاج مولا ناصر العلوم ستر آن است که سر سحر شمع را صبر دارد و این واسطه
 شرب عمر گناه است کسره و در یک گناه کیه فاعلی شیخی به مات و صوفی کامل محوط است اگر گناه
 کسره حاکم در حق اول که است به آن کی مرعی صعبی از گناه آه و توبه کلام است که شاه
 استیج بر قدم اصحاب در مات و در روی همیشا سحر ملج گردیده مات در معصیت
 ما هو معصیت فانی گشته مات در لکاب ملج به شمع را صبر دارد و حد سبب ان الله جل جلاله
 در فعالی اهل ما ستم بعد عصب لکم مادی است تا علی مادی بعد متعین ملامت که یک کسی که در
 اصحاب مد ریاض دین حکم دارد و می شناید که او را این خطاب رسد که خطا را معطل ساخت
 باطلایع بر غلب اهل در بسبب همه امور و حق را ملج گردیده لیکن این قدر باقی ماند که خطاب
 سبب او و عمر سبب است که عمل آمد به آنکه ترک معصیت و این تول او فاعلی املع و ناشی تا

پس حاصل بیت است که اولاً نسبت شرب بسوی شیخ نهان است و اگر باشد پس شیخ بقرام است بر قدم اهل بیت
 پس در طهارت و بیضی و باریک کردن که همه افعال بیست و او حکم مباح پیدا کردند و اتیان مباح منافی منقوض
 نیست این بعضی گمانانند و مقربان یوشیارند ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و انا
 و آگاه سلامتی و ملاکت بحر حقیقت اند چونکه بنیای معانی و متفاتی اند و شمه بار صحرای معرفت
 و عرفان اند و پر دار بر مقام عروج و سقوط و منزل و نزول پیدا اند ایشان صاحب ارشاد و اهل
 صحو و ایل شاکین اند و قول و فعل ایشان قابل تقلید و لائق تفریر و تحمیر است و درین زمان ایشان
 بایاب اند و هم این وقت و ابوالوقت اند باید که جوایب هیچ مراتب مذکوره در هر شیخی نباشد
 و گرفته اند تعلیم یافتن علم باطن باز ماند و در جست و جوی غفازمانه عمر خود را بر باد دهد و باید دانست
 که آنحضرت صلی الله علیه و سلم از غلبه ذوق قرب و نماز و حرکت باقی ماند گفت فوالقیل
 رضی الله عنه یا رسول الله استیتکم قصیرت الصلوة فقال لم انس و لکن
 بعد دریافت فقط تم فصلی مازک تم سلام این امر از نادرات آنحضرت است صلی الله علیه و سلم
 که در کیفیت عروج قرب و حضور به نزول التفات نماند و شبی در سجده نماز تهنج چنان دیر کشید
 که مانده رضی الله عنهما چنان دانستند که روح حضرت از تن پر دازد و صلی الله علیه و سلم و روی
 در جلیسین اسجدین چنان نشستند که صحابه چنان دانستند که حضرت صلی الله علیه و سلم سجده
 ثانی فراموش کردند این عروج و نزول و مقام قرب و حضور با اختیار آنحضرت است صلی الله علیه
 و سلم و ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر اختیاری است و بظواهر
 که آنحضرت مقتدا ابوالوقت و این الوقت اند صلی الله علیه و سلم چنانچه ثنائیه و سحرین
 تنی موجود الادی سکه که کچه دخل تنها و ان کبھی نسبتاً کواصلاً و باید دانست صحابه را ملکوت و جبر
 و مقام عروج قرب و حضور نماند و شد و واردات فتانی الشیخ و فتانی الله و بقا بالله و
 و صحو و غیره و رود و منبذ لیکن در زمانه ایشان آن لفظ اصطلاح نبود و تلذذ در اقوال ایشان
 آنها مثل بیت رضی الله عنهم اجمعین در ملکوت هشتم بجای نیر نیست و علی هر وزن و سبیل

بر بنی اگر با کتاب و شریعت تازه بود و رسولش گویند و بعضی از انبیاء چنانندی که کتاب نبی مقام
 بر ایشان تکرار نازل شده بعضی علمای دین از اطلاق اسم رسول بر آنها سکت
 شده اند و حال آنکه نزدیک اصحاب تحقیق رسول اند چه تکرار نزول بحقیقت تجدید است
 بنسبت ایشان اگر چه تکرار است بنسبت انبیاء سابقین و رسول اگر نامو بجا د باشد
 اولوالعزم بود و اولوالعزم اگر محیط اعظم باشد آزا خاتم گویند و محیط کسی است که حقیقتش
 محیط جمیع مخلوقات باشد و بالای مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت یکی پیش نیست
 و آن خاص وجود مقدس محمدی صلی الله علیه و سلم و اولوالعزم نزدیک بعضی پنج است
 و نزدیک بعضی شش و زمانه نبوت از آدم صغی تا حضرت محمد رسول الله است علیهما السلام
 و مدت باین که گذشته شش هزار سال بود و در زمانه نبوت بر سر هزار سال شهسواری
 کاملی پیدا شود که در علم و فضل و قدرت و قبول افضل و اعلی و اکمل ترین مخلوق باشد
 و تائید نبوت کامل پسین افضل اولین بود و از انبیاء علیهم السلام کسی که اول مبعوث
 شده آدم صغی است علیه السلام و بر سر هزار دوم نوح علیه السلام و بر سوم ابراهیم
 خلیل علیه السلام و بر چهارم داود علیه السلام و بر پنجم موسی علیه السلام و بر ششم عیسی علیه
 السلام و بر هفتم محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و غیر آدم و داود همه اولوالعزم اند و بقول
 غیر داود و بقول ثانی اتفاق است در علل و نبی در اظهار دعوت و ابلاغ پیغام مختار بنسبت
 مجبور است و هر بنی صاحب اشراق خاطر بود در کشف غیب بقدر طاقت خویش که از دیگر
 فضیلت دارد در علم و قدرت و نبوت و در وی دارد وی بحق در وی بحق یعنی نبی و و توجده دارد و توجده
 بخدای تعالی که بدان سبب استفاضه کند از حق و توجده بندگان که بدان واسطه انفاضه
 کند بخلق و کمال اول ولایت است و کمال دوم نبوت و نمایند ولایت هدایت نبوت
 و مطلق ولایت افضل است از مطلق نبوت چه ولایت قرب بحق است و نبوت قرب صبیح
 بخلق و اگر انصاف کنی بر بنی پس نبوت اولی است از ولایت زیرا که ختم کمال او در آن

آیات باشد و بسبب عدم سیلی که اختلاف ادیان از ایشان پدید آمده سامات و اعتبارات را مگر بر سر تراز
 شین نبوت اندازیم سید و نامش است بابرکات رسالت پیاده محمد رسول الله صلی الله علیه و آله که جامع کمالات
 ممکن بنیاد اولیاست و در غایتش تحفه دعوت جملة انبیاء را قبل از ولایت اولیاء را بعد از سلطانی الهی بهر چه
 و از آنجا که و صلی الله علیه و آله سلم حیات الهی است دور از آن قنات و تاب و تابد باقی باشد و هر کوی که این
 میدان در خسته ستیفند تاب اوست و از آنجا که آفتاب عالم ماسیاب است در احداث نور و روشنی ماسیاب
 و انهم بسبب مقابله آفتاب منقسم به دو قسم که معرفت لاچار اشارت اعجاز اشارت بشق قهر گرفته که دلیل اول
 کمال محمدی است صلی الله علیه و آله سلم معجزات انبیاء و دلائل کمالات و محبت انبیاء باشند که رکن نبوت چهارم است
 نبوت بالذات امری مستقر و ثابت است غیر محتاج اظهار معجزه و اظهار نبوت در عوام اعتیاج با معجز
 دارد و بصورت پرستان یعنی بجز تصدیق معنی نبی کنند و اخلاق حسنه از کمالات نبوت اندر بر کرده عوت غیبتی
 از ابلان و انما حیثات است و معجزه هر نبی بر حسب اقتضای امر است اوست چنانچه در قوم پیغمبر اصلی است
 علیه و آله سلم فصاحت و بلاغت کلام بود آنحضرت بفرقان فصیح بلیغ آمده و نه نیکواری که معجزات انبیاء محض از ایشان
 است بلکه مشیت حق تعالی مقدم است بر آن چه حق سبحانه تعالی بدو آنچه کفار کمال دشمنی و نفسان
 و در آنچه اختیار داشته اند عجز نشان افزوده تا از کفر بگذرد و در راه سرکشوار آید و جملة انبیاء معصوم اند
 از کربا سر عدا قبل از نبوت و از کربا سر بلا عدا و از صفات بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کربا سر مطلق
 معصوم اند هم قبل نبوت و هم بعد از صفات مطلق معصوم اند بعد از آن نبی هر چند که سقر نبی است چنانچه حکم از حکام
 شریفش در اعاف میشود و بالا نظر از در ادای آن حکام مختار حقیقت نبوت انع صدور افعالی که ظاهر
 بشریت آنها ظاهر آید و از نیست و تا از انفعال بیرون است نبوت حجابی و مناکوه حکمت است از احکام نبوت
 و بسبب گفته اند که سنا که سنت رسول است صلی الله علیه و آله سلم زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم التکلیف حسن
 شریفی فرموده و هیچ رادی آنرا با مردم دیگر انبیا رقم نموده و حالانکه معنی خبر خبر از معنی آن خود از وجه نبوت محمد
 رسول الله صلی الله علیه و آله سلم جامع نبوت جملة انبیاء است علیهم السلام و در اصول پنج اتفاق است و اشتقاق
 فروع هر دین با فروع دین دیگر از این قول نیست فانهم والله اعلم بالصواب و ذکر خاصه و ولایت

و باینکه ولایت و وقت است عائد به که عود و عالم کف بعد از اولیات ماست با صاحب ولایت توفیق شود
 و بشرح احکام رخصت حدود و ملاحقاتش متفرع گردد و آنچه محسوس و امیاد است علم احکام
 و دوام مسئله که محسوس آن گردد و صاحب آن الملاح و احب مایه فای و لای اولیات
 و بعد از آنکه فایه بلایه محسوس و هر یک از محسوسات مستند و مطلق پس مقید به عائد به موجب
 تخصیص طریق ادیان و اوصاف احکام است و عائد به مطلقه باعث ظهور فانی اصول
 و حقایق و روح آن ادیان و احکام است و مسئله مفیده علم اسباب ظهور و روح اقامت
 حدود است و باینکه المال باطل و اسباب حق حاصل آمد و مسئله مطلقه سبب بروز و فانی از
 عالم و غایب و باینکه اسباب اسباب است که لوازم او بعد از مستطیع شود و باینکه احکام
 کلی است که احکام عرضی صادر گردد و بعد از وجود او و دوام مرسوم و کار و محاسنیت و فای
 ولایت عائد به مستند حاصل فایه محسوس محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم است و او مروده الی
 و السوره و لایه لا رسول الا بعدی و لایه و حضرت صلی الله علیه و سلم جامع بر چهار قسم بود و در
 ولایت عائد به مطلقه علی مرتضی اسرار که الله و حمد بعد از رسالت او دارد است که آنکه الله و العلم
 و فایه انما و سر دارد است و اما باینکه انکه علی السأما و کما می که چون عائد به مطلقه متهم
 فایه مرتکب او که الله و حمد با رسول صلی الله علیه و سلم و موت ماست و ماد فایه اس کما
 در فایه صلال و نقصان معنی و باینکه میرزا و سید جبر است و لایه طریقت و حقیقت
 و سبب که شد که طریقت ماست و طریقت است و طریقت ماست حقیقت و سبب که حقیقت
 و طریقت است و طریقت در سبب طریقت و هر که طریقت را بدو این نام مومن است و اگر کار کرد
 طریقت پس بدو نام عابد است و کسی که طریقت و در این نام عارف کامل و ولی و اصل
 است و اگر عائد به را لازم است آوردن این کمالات بلکه طریقت جامع شد طریقت جامع مقصد
 رسول صلی الله علیه و سلم تمام شد و طریقت و حقیقت مطلقه عائد به و او علی مرتضی اسباب
 نمود و بروی کرم الله حمد تمام فایه معنی و علوم طریقت و حقیقت رسول صلی الله

علیه وسلم نزول کرد و بزبان عربیان آنحضرت و قیوم شد بهیئت پندیده بر خاص و عام پیام شده بود
 بزبان علی تفصیل یافت پس علی مرتضی بنابر لسان مصطفی است و لذا در شان او وارد شد
 که من گفتم مولاه فعلی مولاه یعنی هر بنده من که از آدمی خود خواهد بمن از قید بندگی و تناسل
 و هستی پس آوازی او بدست علی خواهد شد و چون علی را با بنی بزویتی ثابت است و با بن
 لاچار او صلی الله علیه وسلم در شان او کرم الله وجهه فرمود که گفتم که من و من فرمود که
 نسبت علی با من چون نسبت یارون است پس بنی اسرائیل که کفایت می نمودند که ختم ولایت چون بر علی شده
 و دیگر اصحاب را ولایت نبود و بدین گمان قاسم از حق میسر نشد و چه شمع باطن محمد صلی
 علیه وسلم بر مراد و قلوب صحابه رضوان الله تعالی علیهم برابر بر تو زده و هر یک از ایشان
 از تمیلات انوار الهی منور بوده و لذا در شان ایشان دارد است که انصافی کائنات بر او است
 اینست پس ثابت شده که از رسول صلی الله علیه وسلم ولایت منقطع بقلوب صحابه
 انتقال کرده و از صحابه بقلوب تابعین و لیکن از علی مرتضی سلاسل انتقال ولایت
 تا آخر زمان معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاری شد و بعضی از صحابه
 هر دو قسم نقطه را جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی را بقوت حاصل بود و بعضی را
 بعضی و از اینجا است تفصیل بعضی بعضی و آنهم که جامع هر دو قسم بودند و خواص
 آنحضرت بودند و بعضی گفته که خواص رسول شش و شش و شش بودند و بعضی زیاده گفتند و تحقیق
 آن است که عدد خواص معلوم نیست و از خواص صحابه آنها را که مناسبت با رسول در ولایت
 عایده حاصل بود آنست که خواص بود قابل خلافت و صلی الله علیه وسلم خود ایشانند
 و خلفا را رضوان الله تعالی علیهم اجمعین مناسبت در هر دو قسم عایده حاصل بودند و اما
 امیر المؤمنین ابی بکر و صدیق رضی الله عنه مناسبت مطلقه غالب بود لذا او را صاحب
 تحقیق گویند و مال را در کمال حاصل و یک سلسله از وی جاری شده و اگر این قسم بدو
 کردی مخاطب بنظر العجائب میشدی و انبیا موجب نقصان ولایت نیست در کمال اگر چه

بالبریاس عام است چه میسر آید و در کوم دسان گردیده و امام ایشان را حق سحر یا عریان بهم
 گفته و اسرار و مات و مهم هم می که کف قصص خلقت احادیث آن کرده و چون حال ناگوار
 در کمال او رسی الله عنه غالب بود و چهار سه که احاطه من مودودا عایب تحقیق و مودود که العجز
 عن کبر الکرار اک اذراک دار تیجاست که در وی رسی الله عنه و آنها که در سلسله و بی
 اسرار و غالب است اما مع او راجع باب اس باب است اهل سلسله و بی گوید که متصل
 متعلق در کمال التقاطع است و آن در رسی الله عنه است که کوس در دواب الهی بود و
 تقدس و لعالی و ارجی است که پیغمبر صلی الله علیه و سلم در شان او فرموده که ان اولی
 یحکم فی غایت الارض فله نظر الی اس انی محاده و در امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله عنه است
 مصفیه غالب بود و ولید احطاب اعدل و صاحب الصاف فاروق بدو معوس شده و هم
 در شان وی رسی الله عنه و ارد کشته لو کال کعدی من لکان عمر من الحطاب الحدیث و ارجی
 که حلال بود و غالب بود و احصای حق و الطال باطل که موجب آن پیرت کامل بود و معلل کمال حلال
 باشد و میسر ملا که در عهد او رسی الله عنه متج شد و اهل آنها اعمال آورد و دست و هم
 غیرت آن حلال بود و باعث قوت اسلام که نسبت می امیر المؤمنین رو با و آورده و سر
 غیرت سب و ارجی است که اسرار الهی از ران لیس عوام عام منتشر شد و در امیر المؤمنین عثمان
 بن عفان رسی الله عنه مسامت هر دو قسم را در معتدل بود و ولید او رسی الله عنه محاط
 کطبات می المودس آمده چه لو رولایت ماطلا و که سب اکشاف عالم باطن است و لو
 ولایت مقصد که کشف عالم ظاهر است و در اعتدال در آن امیر المؤمنین جمع بود و در ارجی است
 که صرف مهت و می بجه آیات قرآن مجید آمده و بیداری که جمع قرآن که ارد و نوع آن شخص
 مسیح آیات و وجه اسرار الوهیت و حصول حقیقت که عمر فاروق الدت اراا حاصل است
 و اسرار عبودیت و احکام تفرعت که علما را عدان عطی کامل در سب آن امیر المؤمنین بوجی
 اجتماع یافته که طالب هر مراد در سخن و اصل مراد ما ش هم در سب آیات و هم در سب

و هم در مجموعه قرآن چنانچه اینمضی برابر باب قصص و اجتهاد و معرفت بهرین و پیدا شده
 و وجه خطاب می النورین بسیار نوشته اند شرح هر یک در اینجا خلاصه اقتضای موقف است
 و چون امیر المؤمنین مجمع البحرین بر وجه اعتدال بوده صفت حلم و حیا در وی رضی الله عنه غایب
 آمدند چه غلبه جمال و جلال که تنفر و تغلب بر ظاهر است چون بدو راه نیافت لاچار حلم و حیا را
 خود کرد که گریز از هیچ یک شعار او نگردد و گویند که حلم و وصول با شیا موجود است باشد نسبت
 امر تب هر یک یعنی تواضع پر خیر در مرتبه هر چیز هم بحسب ادراک و هم بحسب تسلیم و حیا یکیش
 از نامناسب و فضل خلفاء از ربع و عشره همیشه شلار بود باقی صحاب سبب قوه این مناسب
 است بحسب رسول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطع مطلقه با اتفاق بیشترین صوفیه شیخ محی الدین
 عربی است و از اینجا است که اکثر اسرار و محتای از وظایف هر شد و طریق جاری شده غافلان
 در حیات متذکر او بودند و بعد از آن هم خالی از مطن نماند نقل است که بزرگی رسول صلی الله علیه
 را بخواب دید و از حقیقت وجود سوال کرد که ما حقیقه الوجود یا رسول الله در جواب فرمود که
 که حقیقه الوجود ما قال شیخ الاکبر ابن العربی شیخ اکبر اوراق قدس سره در عالم غیب گویند
 و در شهادت بنزاین لقب شهرت گرفته و گمراهان طریق باطن اکبر را با کفر سرخ کنند و خاتم ولایت
 مقبل امام محمد مدی است انتهی در زبده المقامات است در بیان خواص ولایت عبارت از فنا
 و بقا است که خواص و کثوف از لوازم آن است قلت او کثرت لیکن نه هر که خوارق شیه و خوار
 ولایت یا اتم و اکمل باشد بلکه بسیار است که خوارق کثرت ظاهر شوند و ولایت او اکمل بود
 کثرت خوارق بر و چیز است در وقت عروج بلند تر رفتن و در وقت نزول کمتر فرو آمدن
 بلکه اصل عظیم در ظهور کثرت خوارق قلت نزول است جانب عروج بهر کیفیت که باشد زیرا که
 صاحب نزول بعالم اسباب فرود می آید و وجود اشیا را مربوط با سباب می یابد و فعل الاسباب
 را در پس پرده اسباب می بیند و اگر نزول نکرده است یا نزول کرده پس بی نظرس بر فعل الاسباب
 است و پس زیرا که اسباب مقدم اند بر افعال و مرتفع گشته است لا بر هم حضرت حق سزاوار

مقصای طریقی هر کدام علمیه و معارفه می باید و کار اساسی را با اساسی اعتبار و تأکید
 اساسی می باید و اداری توسط اساس می باید و وحدت قدسی اما حدیث
 حدیثی بی شائبه است اساسی در مقام القدس است که قاسم شمس که کسی که از اصحاب مولانا
 سعد الدین کاسری است و در می تقریب معنی و هر چه بود معنی که احاطه از هر فصل
 گفته اند از قبیل فصل اول است در مذهب که در بول بعضی گفته اند که الولاء اصل من
 بر این که هر ما فائده خلق می است سر است و حتی را در مذهب مع الله چنانچه در ولایت و مذهب گفته اند
 که ولایت روح حق است و مذهب روح کلی است و هر دو در عالم سیم حدیث قدوس و در
 در کسوفی می باشد که الولاء اصل من است و اساسی علم و فعل و مع و لک چنانچه
 اساسی است و مذهب است اما می باشد و هر چه بلید و در سر کمال شان در قدم کمال اصحاب و
 او در کمال و جمال خود در کمال و جمال اصحابان ما سعد و خود را در اعتقاد و طفل و طفل
 اما یاد اند و فصل کلی اما در اساسی کمال و جمال شان و در انشان رسد اگر چه ولی است
 و معرب حدیث است را که عکس را در نور شان و در نور خود رسد و آن کس که در
 و ولی گردد و العلاء و الوفاء اما در اساسی است تا عطف کوری و ولی را فصل از می در افعال
 و می که آنگاه در مذهب و مذهب است و اگر چه در می اما می باشد و مذهب است
 شمس جمال الدین کاسری است و مذهب است و مذهب است که مذهب است و مذهب است
 مذهب است و مذهب است که ولایت را است و مذهب است و مذهب است و مذهب است
 مقبول است که است و مذهب است که ولایت را است و مذهب است و مذهب است
 و نقش می بر صوفی و ولایت را است و مذهب است و مذهب است و مذهب است
 اساسی و مذهب است که ولایت را است و مذهب است و مذهب است و مذهب است
 ولایت مذهب است که ولایت را است و مذهب است و مذهب است و مذهب است
 و مذهب است که ولایت را است و مذهب است و مذهب است و مذهب است

و قیامت است از نهایت سیر الی الله و بقا عبارت است از بابت سیرت است پس به الله توفیق
 می شود که با وید وجود الله هم صدق یکبارگی قیام کند سیرتی الله انکه به تحقیق شد که بند را بوزیر
 از غفای سلوک وجودی و ذاتی مستند از لوح نشان از زانی دارد تا بدان و عباد انصاف با و رات
 الهی که تامل از انوار حق الله ترستی کند ولی آن بود که فانی بود از حال خود باقی می باشد حق بهمان محکم
 نباشد برادر اگر از خود خیر دید و با خیر خدا و غنی و دایره الی انکه بجز العلوم و در شرح منتهی مولانا مردم میگوید
 و چون که مرتبه نبوت او جامع هیچ مراتب نبوت است پس ولایت آنسر و صلی الله علیه و سلم نیز است
 بهیچ ولایات سبقت زیر که نبوت خصوص ولایت است که با تشریع احکام مقرون است پس ولایت
 از لوازم نبوت و چون نبوت آنسر و جمیع مراتب نبوت است پس ولایت آنسر و نیز جمیع
 ولایات که از لوازم نبوت است و جمیع ولایات را که از لوازم نبوت انبیاء است نیز جامع است و چون
 جامع شد جمیع ولایات انبیاء را پس با مینت او جمیع ولایات اولیا را بطریق اولی است زیرا که
 ولایات اولیا ولایات انبیاء است زیرا که هر ولی بر قدم یک نبی است و ولایت آن ولی
 ولایت آن نبی است که آن ولی بر قدم او است آنچه که شیخ اکبر قدس و محققان رضی الله عنه فرمودند
 که هر اولیا از مشکوة خاتم الاولیا فیض میگیرد حتی که انبیاء را با انکه اولیا اند حتی خاتم الرسل
 با انکه ولی است از مشکوة خاتم الولایت فیض میگیرد یعنی است بر انکه گفته شد که ولایت محمدیه
 صلی الله علیه و سلم مشکوة خاتم الولایت است که ولایت خاتم الولایت مندرج است در ولایت محمدیه پس
 خاتم الولایت او صلی الله علیه و سلم فیض میگیرد از مشکوة خود انشی و زیاده ازین در شرح مذکور
 باید وید بیان سلوک خواججه نقششید در تفسیر کتاب نسیات القدس است باید انکه عرفاء
 و علماء در اتفاق است بر انکه از صلی الله علیه و سلم هر که را معاملت بر عزیمت و غایت اتباع سنت است
 علی مصدر با الصلوة و التوجه وی عظم و اکمل و اوفق و اوفق تابعان است و اگر باین رعایت است
 سنن ظاهر به بحضرت خاتمی از معاملات باطنیه آن خیر البریه صلی الله علیه و سلم که مشایخ
 تجلیات ذاتیه و صفاتیه است آن ثلاث را نیز به فرادان بخشند و ارشاد اکمل و ازین عظیم

این طبعی گشوده اند و همچنین خایه اولیاء المتقین غوث الانامی ابو یزید البسطامی قدس سره
 بودند این بزرگوار عالم قدس در مقام است و توسط از ذکر خالی نبود و از ابتدائات آنها از شطح
 بیرون نه کلام ایشان است که لوائی ارفع من لواء محمد و نیز ایشان فرموده اند که خایه این بزرگانند
 که اگر بهشت را با همه زینت بر ایشان عرضه کنند ایشان از بهشت چنان فریاد کنند که دوزخیان از دوزخ
 فریاد فرمودند و ولایتی با شما که در دمی از معروف و منعی شکر نباشد که این هر دو در ولایت
 خلاق است و در حضرت وحدت این دآن نیست و اشغال این کلمات سرکلات ازین بهر دو بزرگ
 بنظر رسیده هم در ابتدا هم در توسط و انتها چون احوال و اقوال این دو بزرگوار معلوم شد
 و گوگاه عدل بر احوال حضرت خواجہ بزرگ قدس سره که غریب بطریق اجمال مذکور کرده
 بنظر می رسد که آن خواجہ عالی مرتبت چه در بدایت و چه در توسط و نهایت بر خصمت عمل ننموده اند بلکه
 بلکه قیاس بدیگر بزرگان از محمد سیف صلی الله علیه و سلم و در ترز با خزان نزدیک می شود و اگر
 بمثل آن بزرگان را به معامله از بدایت تا نهایت اینچنین بودی هم حضرت خواجہ بزرگ که در شدت
 فساد آخر زمانی باین اطوار بانی امتیاز یافته اند ایشان را بدیگران فضل بودی انتهی لایس که حضرت
 خواجہ بزرگ طریق خود را بقوت تصرف در زمانه پسین چوین داده باشند از نیابت است که چون
 از مولانا جمال الدین خالیدی پرسیدند که سلوک خواجہ بهاء الدین از متاخرین بطریق کدام کس
 متماثلست دارد آنچنان با وجود معاشرت فرمودند سخن با دستقدمان گوئید چه هرگاه ایشان را
 بر این دو بزرگ مذکور نحو بدین تحقیق فصلی پدید آید بر دیگران بطریق اولی باشد و آنچه
 حضرت خواجہ محمد الباقی در مناقب خواجہ فرموده اند **س** ابو الوقت و عالم قطب ارشاد **س** ^{الذین}
 که دیر باشد از وی آباد و زیست در جنب افغانده آشوب به بخند به یا پذیرش استمان
 روبرو باشد این مطلب است عجب تر آنکه خواجہ بزرگ آن جذبات طبعی را با بام ^{این}
 یا سلوک جنیدیه با مزید آن جمع آورده بودند چنانکه غلبه محویت سلوک ایشان خیر را ^{شکر}
 شطح غلبات جذبات را فرد نشانده بود و کثرت جذبات غلبات ایشان گندی محویت علم را

بر آتش آه کدی که شمع الاسلام انصاری در حق نبیها ستار با آن مودود انجا که بر مودود
 محمدی بر یکی مهدی بایستی که علی بود حضرت شمع بر کد را بر مودود ادا نشان را هم حد نه بود
 بطریق کمال آید و ائمه الویر سیده وار چه واسطه آن است رست بگر گرفته حضرت
 آید و هم حضرت حواء ماسنه دیگر خاصه از مشتبه استعدا و ملد ایسا در حق ایشان
 ظهور میبسته از علامات این خدمات کثیره بود که تواتر محمد الحکم الزیدی و مودود که محمدی
 اعمار ظهور کرده حضرت حواء خود میفرموده اند که مراد اراش و ب مائیم پس اعدا و انا
 خدمات کرب تمکین اسال اکله رفو تمکین سید المرسلین بود در یافته آن دو میت را در حوا
 اسال صادق و آن املع موی برایشان را از غایت اس تمکین شمس که سید
 حضرت حواء بر رگ با آن همه خدمات و علامات و ما و اسملاک حفظ الله سبحانه و ذکره
 و در فائق دست سید الارار علی الله علیه و سلم میگویند بر گوئیم هر چند همان تمکین مودود
 دست آوری است و اقی لیکن تا میدانیم هم از حواء بر رگ داریم و آن است که مودود حرام
 ما بجهت های حق سبحانه و تعالی اگر اول بها الدین و آخر بوبرید است مگر اقال العارف
 الهامی فی غشیه اول او بر هر بهی و اما و دست بر مانتی بد حضرت شمع بر گوار
 ما بجهت شمع احمد مدد قدس مسره و مقرب بیا آن معرفت که عایشه با کار معالیه امت
 که سید و مشایخه و تحلی و ظهور را اکما را بر سید و مگر در راه مودود اند که این حقیقت حقیقت
 اکلام حضرت حواء بر رگ پدید آید که در مودود و مودود و سید و سید و سید و سید و سید
 غیر است کسب کلام لایم با آن باید کرد از کلام حواء بر رگ حقیقت آن کلام اسال
 که مودود حرام ما بجهت های حق سبحانه و تعالی در یافت که با رجا آنکه در رکی در مودود و مشایخ
 احاد بود در تمکینای ستمانی قدم بر روی نهاد پس بر گاه کسیکه اول و آخر چوین با بری
 ماسه یعنی سید انکار از احوال مخصوصه سید الاحد علیه السلام او را خاصه رسیده و یا سید
 مع و نکات و امان آن علیه سال را کمال اتقاع آن رسول سال سید از اید و ماسه

از پیرانی عالمی در حق او گوید سه نوبت باقی نماند و چه عجب بود و نیز از متکلمه بدیهی حضرت پیر گویا
 و چه دیگر در بیان آن دو بیت بنحاط افتاده که هم این و هم آن مذکور را میگوید میخواندند و آن این است
 که حضرت ایشان را در کتب بی نگارش فرموده اند که کمال نبوت عبارت از قرب الهی است بی شائبه
 تعلیلت که عرضش رد بحث است و نزولش رو بخلق و آن بالا صلاصلا مخصوص انبیا است علیهم السلام
 و التسلیمات و بالتبعیه و الوراثة بهره از آن کمال تا بدان ایشا را است یعنی الله تعالی منعم و در یک
 موصل است کمال را بکمال نبوت و دوست را بی است مربوط بطلی کمال است منصفه مقام ولایت
 و منوط بوصول تجلیات ظلمیه و معارف سکر که مناسب قرب و ولایت اند بعد از طی این کمال است
 و حصول این تجلیات قدم در اقتباس کمال نبوت نهاده می آید درین مقام و حصول با وصل است
 و التفات بطلیبت زنب و راه دیگر است که بی توسط حصول کمال دلایات و حصول بکمال است
 نبوت میسر گردد و راه دوم شاه راه است و موصل و اقرب بوصول و هر که بکمال است اقتباس
 نبوت رفته است الا ماشاء الله تعالی باین راه رفته است از انبیا و کرام علیهم السلام و از اصحاب
 عظام ایشان رضی الله تعالی عنهم راه اول دور و دراز است و منحصراً حصول و مستند حصول
 و راه دوم آری واضح و او فتوح اما بعد انبیا علیهم السلام و کبار اصحاب رضی الله عنهم درین میان
 از کمال اقل قلیل ازین راه بآن دولت رسیده اند بعد از وصول باین راه دوم هر چند کمال است
 مسئله مقام ولایت کمتر بوصول پیوسته اما زیاده و خلاصه آن با حسن و چه میسر گشت بل متوکل است
 این و اصل آمده علوم سکریه و ظهور ظلمیه که با باب ولایت را حاصل است و در مرتبه این و اصل
 و سلوک باین راه ثانی مختص موهبت پروردگار است که کسب ثقل را در آن کمتر بار است بجلالت
 راه اول که مبادی و مقدمات آن بکسب و مکاسب است و حصول آنها بیشتر مربوط بر ریاضت و مجاهدت
 انشی ما اخذت من کلامه اشرف لیس اختصار را پس بگویم این تحقیق حضرت ایشان میتواند که نوابه بزرگ
 قدس سها ازین راه ثانی درآورده باشند و شاید بر این در حال این دو قول خواهم بزرگست که فرمودند
 طریق ما اقرب طرق است نیز فرمودند انضالیایم کار از راه فضل در آورده اند اول تا آخرین فصل حق نشاء

کرده ام و اینک آنکه اکثر و واده ملا الدین عطار را فرمود که در ولایت در کرد و خواهد
 عطار الدین و همه اسان از ولایت و که سسته آمدند که در مقام اسان مسطور است تمامی نماید که
 اقسام و لایب را اگر شش گانه اند و لایب صغری و لایب کبری و لایب ملایک ارحی تا نام
 تمام ولایت مرزا الدین کمالاب حاضر بود است که اسمی و لایب محک نام و اساده خواهر بزرگ خواهد
 عطار الدین محقق است هر چند است پس هرگاه محقق سانی خواهد بزرگ نام و ادبیت ما راه احساس
 که ولایت ما می شود برده باشد و درست آمدن نول اسان که اول سال الدین و آخر الیوم
 پس چون محاطه می شود و در سایه ای که مراد ما کمالاب بود است اسان را سره محمول خواهد
 علی طریقی الاقناس رسیده ما بهر متوان گفت که مع حریفی فی نفس تنه مسدود است
 فی نفسی سردین صبح انانی نماید آن مرید که اسان را طلبیت مراست و صفت بر یکی است پس
 فهم و حسرت خواهد بزرگ ما من حیث الولاية و قد تم سید الاذی جلی الله علیه و سلم باشد
 مرده اکل اراں گهم که تواند که دیگر می ارسان لکان سر محمدی للشرک است بدان
 کمال آن ولایت رسیده باشد ایما عمارت بداد نمید کتاب در کور است و دیگر
 مقامات نظری و مودند تقسیم جمع اولیا و الله و محبت عامه شایع لازم است و در حق
 سر خود اگر اراده دفع و استقامت عقیده و فصلیت نماید و روط محبت مستعد گشت اند و در حق
 حصر محمد که طریق نوسان نموده اند و مقامات کمالات طریق خود و بسیار تر فرموده
 و در ده ها سال آن طریق با مقامات رسیده از الوه هم زیاده شده اند و در آن مقامات
 هیچ شش نیست که او را هر اران علماء عقلا متوان رسید به عقیده و نشاوی ما و لسا
 با فصلیت ایشان را ان اگر نماید مود که آن که بود در ان از مشایخ ایشان اند و حقه الله
 نقاسی علیه چون این کتاب از حالات حصرات تقصیر به ریت ریت خواهد یافت
 بعد از طریق و دیگر تر بر ریح از حالات حصرات تقصیر به ریت ریت خواهد یافت که مود
 محمد اسمعیل شهباز در مقدمه کتاب صراط المستقیم مذکور می باشد و باید است

که قرینه بر غایت و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل محبت حضرت حق است
این سلسله اگر جمیع علیه صوفیه کرام است بلکه متفق علیه طوائف انام مگر اینجا نکته ایست
بس باریک که اکثر اهل زمان ازان در غفلت و نسیان اند و آن تمیز است در میان حسب
که لقب بعشق است و حسب ایمانی که مشهور بحسب عقلی است چه اول اذوار و ادوات مبادی سلک
است و ثانی از کمالات اینها و کرام و مقامات اولیا و عظام اکثر عوام صوفیه اول را بی
ثانی ننهاد و مشار الیه باشارات شرعیه پنداشته در تطبیق سیر اینها و اولیا باحوال اهل
و موجد تشویشات بی حاصل بکار میرند و حال آنکه سیر این بزرگواران هیچگونه بوارات این سالک
مطابقت پذیر نیست تفصیل این بآل آنکه مراد از عشق قلقی و شورشی است که در باطن انسان
بسبب فقر مقصود و پیدمی آید و در تمام قوای باطنیه سرایت میکند و غایتش و جبران آن
مقصود و وصال آن محبوب است موقع اول این قلب است که محل جمیع کیفیات نفسانی است
و ثانیاً سائر قوای باطنیه و غایتش ضحکال و از خود رفتگی طالب است در و جبران مطلوب
باز چون این غایت تربت میشود و شورش آن قلق و اضطراب فردی نشیند کیفیتی که سیمی
بعشق است زائل میگردد و بسبب آن منطقی میشود و مراد از حسب عقلی انبساط داعیه طلب
چیزی است که طالب بر فرائد منافع او و احتیاج خود بیسوی او مطلع شده و این داعیه
مقتضای شاق طریق طلب را بر وی سهل گردانیده و باین سبب که سبب و طلب او بسته
و هر حیل که در کیسه فکر نخواهد داشت بر طلب او باخته و از سر و سامان خود و گذشته اختیارات را اضطراب
و موقع اول این عقل است که خزانه معلومات است و ثانیاً و سائر قوای باطنیه همین داعیه بر این
میکند مثل سیران آب از اصل شجر و برگ و ثمر ادب و در عقل چه افکار و انظار است که براس
تحصیل او درست میکند و در طلب چه فراختر است که در طلب او می انگیزد و در جوارح چه شغف
و ترک مالموفات است که در سلوک طریق آن بر خود می سپند و پنهان که نتیجه حب اول فنا و علم
یعنی غیبت و عدم شعور با سوا می محبوب حتی که بنفس خود و همچنین شمره حسب ثانی فنا است

در مقام دراصل است ۳۰ ساله تا برکت خود و حق با ایشان است بجز در کار باغ ترسد انتم و برین
 از اوقات شرفا شرف و طاعت نماید و حضرت و انما شریف ازین فرمایند شمس و دوش دیدم که رنگ
 در بختان زودند و کل آدم بر شستند و پیرایه زودند انشا تعالی بپای برگ کس خوش رنگی نگاه
 داشت و داند ران برگ و توان خوشش تا لای زار داشت به گفتش در عین و اصل این
 مال و فریاد چیست به گفت ما را جلوه عشق در این کار داشت ششوی مولانا و در شعرین بیا
 جان شکایت میکنم به من نیم شاک روایت میکنم به شرح مولانا بحر العلوم این که شکایت از حق میکنم
 انما بر این شکایت نیست بلکه روایت از دل است عشق را که عشق باین دل پیشو که روح تجلی است
 مشاهده سیری نباشد بلکه به وقت در طلب اخیره دل من فریاده باشد انتمی و عشقی که
 که بعد از وجدان محبوب زائل میگردد آن عشق بر خود اینست چنانچه محسوسه گیسو در اندر بیا
 آفت ابتدا و انتهای عشق چیزی فرموده اند و در ذکر ایشان باید است که خواهد آمد و حساب
 زبده المقالات از حضرت مجید نقل میکنند و می اندازد بزرگوار خود که فرمود بقیول مجید معتبر
 که من از ال الوصول لا یقطع ایة الابدین و در مکتوب ۲۸۵ میفرمایند و الی الوصول
 مراتب لا یکن قطعا ایة الابدین و بهم در فصل چهارم معتقد بوم کتاب مذکور ضد داشت
 حضرت مجید که بخدمت شیخ خود میرساندمی آمد و آن این است عجب کار و بار است
 بعد از قربانیده آمد و غایت فراق را وصل گفته اند شکر کیف الوصول الی السعادة و نه
 و تکل الیال و دونهن متون و کان رسول الله صلی الله علیه و سلم متواصل الی الزمان
 و دائم الیک و انفسه و فرموده ما اودی نبی مثل ما اودیت مصرع قصیدة العشق لا انفصال
 و الی غیره سبحان تعالی از برکت علیه از تاو برین بگویند میشود گردانند حاصل کار جز حیرت و پیرایه
 برست نماید با وجود علم و معرفت جز او با جهل و نکر است نیست مصرع عجب نیست
 که من در اصل و سرگردانم به انتمی تفصیل این احوال عنقریب در عرض ایشان خواهد کرد
 و حضرت قطب عالم در مکتبی میفرمایند نبشته بود مصرع فانه را ناکه فوق الوصول حیرت

[illegible]

چنان منتهی میگردد که بعضی از کل ادلیا با احوال بلند نبوده و حال آنکه ایشان را کثیر عمل بطریق
غیرت و ادبی کمتر داده باشند و معالیه اینها آفرینش آن بود و برخی را عمل کثیر بخشیده و احوال
عظیم تر عطا دهند اما خوارق مادات از ایشان کمتر نظیر و رسد و بعضی را قدرت نلهمو آن خوارق
که متعلق بود بکونیات و اخبار از معنیات داده اند اما قوت تصرف اکیان ناقصان در ایشان
کمتر نموده اند و بعضی بر عکس آنند و برخی جامع این و آن و هذا قلبی صاحب کلمات الصادقین
از رساله منقح الفین سمن ظاهر می آرد که حقیقت سلوک عبارتست از تبدیل اخلاق حیوانی
و خروج از اوصاف بشری و تخلی با خلق با الله انشی میا^ن عشق و شکر است عشق ناز
مهر حق ماسوی الله حضرت قطب العالم شیخ ماسخیج عبدالقدوس قدس الله سره میفرماید
عاشق بیچاره در شاهده دوست و رفیق دمال مستغرق است و در حالت فراموشی
مستغرق است و با خود نیست پیر و و حال او را بادوست یافته اند این عالم عشق است نه عالم
سلوک عالم عشق دیگر است و عالم سلوک دیگر و سلوک کسیر الی الله در عشق الاحتراف فی
طائفه اند که از اسباب گذرند و یقین دانند که دوست قادر می است بی مخلوق نمان و مکان الی اسباب
بر چه خواهد در وجود آورد و بعد هم بسیار دین را ابل عبادت و ابل خرت اند صاحب لایت صاحب کلمات
در لیل احد از مشرق مغرب شوند و کرامات بر خلق نمایند و الله اعلم بالصواب که هر چند در یقین دین مخمبین اند
اما بی حال و دست و پایی یقین به خود نیست اند و هنوز یقین در شکم ما دارند با شراق نور حق رسید و کشف کون
باز ظاهر دیگر اند که کشف خود میشود و در حد یقین بود همیشه در مشاهده حق تعالی باشند
مستور بودند و سیادت در حضور بودند نور علی نور این نور است و انصاف که اتم برین نور
حضور بودند اگر چه سعادت پامو می فرماید صاحب اینکار بخت یاوری کند اولنگ
هم المقبر کون آبی برادر در مشرب عبا و و زاهدان لذت مناجات و فودق تقاریر و مشرب
و علو درجات است این لغت لغت شک نامند و همگی بی ناک خوانند و مشرب مقربان
در نحو خودی و فنامی ماسوی الله است صامی صرف و جدت کسی نوش کرد که دنیا و آخرت

عین ذات گوید و از ان نفی نمیخورد بدین آنکه مراد است و تحسین صفات است یا الله ذات و بهر معنی بی
 سن و ابد الیهیات اکنون محققان و مرتبه فعل ایجاد و عالم گسترده و در عین وحدت و جوهری که از وحدانی الذ
 و الصفات است کثرت موجودات جویند چنانکه لایات ذات در مقام قدرت چنین اتفاقا که در مابین
 موجود با ششم و درین خود دلیل بر وجود و ازلی بر یکما لا شکی برلی کردیم با آنکه خارج اثناعده محض است
 و در فعل منسوخ مطابق در حق لایان کما کان الا ان سبحان الله تعالی و لا یفعل بکذا
 لا کوان فی القول انما الله العزیز الوہاب لا یفعل بکذا انما الله تعالی و لا یفعل بکذا
 در جمله مراتب موجود و بحقیقت دانسته و وجود عالم را در جمله مراتب موجود و بحقیقت دانسته و وجود
 را است و سر غیره را اطلاق وجود و میگوید که در اند بقرینه محس و عقل و در و شش در محس و عقل
 و ذلک حقیقه فی حقیقه و قرآن برین بنا ملقت بنزل اکمل من یحیی و یمیت ای بین مجاری السموات
 و الارض فمن انما انشأ فی الحس العقل فی صلال بین تحقیق مراد آن تحقیق غیر از ابراهیم
 دانسته موجود و نخواهد که وجود تحقیقی همان وجود است واحد الوجود و واجب الوجود چه مستحقیقت
 یا اعتباری که عقل دو قسم را است یکی وجود و آن محس وجود است و آنرا واجب الوجود خوانند
 و واحد الوجود دانسته و دوم عدم محس عدم است و آن را معنی الوجود نامند و ناممکن خوانند و معنی
 و ناممکن خود هیچ نیست لاجرم با عقل و تحقیق جز وجود هیچ نیست و همان وجود هیچ است و بود
 مطلق و ذلک وحدة الوجود فاعرف و المقام غامض حضرت شیخ تاج العالی جلال الدین ترمذی فی
 سر مدبر رایت بد آنکه طایبان حق بر سه قسم اند عباد و انبیا و اولاد و ابرار و عشاق شطایر بیان هر یک
 اطنابی دارد اما بد آنچه عباد سالهاست بسیار رسیده و بارانند که بدت و عشاق با ذلک تملزان بد
 بدان منزل رسیده اما عشاق شطایر از زوادت چه میزند و از ریاضت بگریزند و کشف کرامات را
 بجویند و نخرند که انما یؤمنون بها و هم و العالمون بعالم الزبوان بیدیدیم و اهل الکرامات
 بیکر استیجاشان برین نازل تو حق روانه اند و ازین نازل مرقی شود و عقید تجربی بگردد و برده
 از هر چه چنانکه باشند آنرا ایشان از عبادت و تقوی و ریاضت استمرار کنند و فهمند

میفرمایند چون بنده در صفا و خود در لقا و دوست از خود جهان ستمفرق و محو شود و که هیچ اصافیت بخود نماند
 که هیچ شعور خودی و اورا نبوده آنکه بنده ناپسند محقق بود و نه آنکه بنده خدا شود و لیکن در کمال صفا و خود جای
 رسد که از دست خود می بر خیزد و هیچ دومی با وی نیاید و لقا و دوست یابد و بر قدر صفا بس و انوار
 توحید کشف شود و تجلی حق بر وی نماید و حجاب کیفیت و ثلثیت در میان نبود پس و پیش نماند
 میگردی شود و هیچ نگرش تمام دیده شود و تا بهر دین دوست دیده شود و همه تن چشم و
 چون نگرش دومی جز حق را ثابت نمیکند و خود را غیر و غیب نمیدانند و حق جز یک نیست و میگوید انا الحق
 یعنی خرمین حق نبود و نه هست و نه باشد تجلی حق بر هر یکی از انبیاء اولیاء و دنیا و آخرت و مومنان عام
 در آخرت بر قدر رسد شود هر سعدی حجاب نیست و آئینه صاف دارد و در آئینه بعد تصفیه
 چیزی نیست که عکس آن ظهور یابد جمال صفا بود و این سر عظیم است پس اینجا باید که بفرماند و لا سوا الله
 سؤال و نباشد قلب المؤمن مرآة الرب یعنی مقام ظهور یافته باشد طالب را باید که صحن دل خود را
 بجا روی و عیب کلمه لا اله الا الله و لا شیهة الا الله و لا شیهة از فاشاک ماسوا و حق پاک و مصفی کند و صیقل دهد
 که دل آئینه صفت شد و آئینه کمال لم یزل و لا یزال است چون از نفوش فاشاک سوا می الله انجلا یا با
 عروس کون از پرده کوینیت در سراوده و هو معکم ایما کنتم جلوه کند بر تو که در آئینه تافتند
 اگر دعوی صورت شخص در خود کند و نفی غیرت از خود کند و ایا شد المؤمن مرآة الرب و قلب المؤمن
 عرش الله فاسد انا چشم که است با انتظار لقایش بود حسین گم به گمی مقابل چشمش همیشه صورت
 اوست و انا انبیا عالم را لیکو باید شناخت از وی در باید گذشت تا حقیقت کار سر بسته بگشاید و گرنه چه مانده
 حیوان و چه جماد در کتب چهاردهم حضرت یحیی بن یسریست بد آنکه تجلی عبارت از ظهور ذات و صفات
 الوهیت است جل جلاله در روح را نیز تجلی باشد و بسیار روندگان در این مقام مغرور شده اند
 و پنداشتند که تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب انصاف نباشد ازین در طبع خلاصه
 دشوار بود اکنون بدانکه فرقت میان تجلی ربانی و تجلی روحانی چون آئینه دل از کدورت است
 وجود ماسوی الله صفات پذیر و مشرقه آفتاب جمال حضرت گردد و جام جهان نهای ذرات

و مصائب او شود و لکن هرگز از اس سعادت شاد و نا غار ماں رو بدکان صاحب دولتی باشد
 که چون آید دل از مصائب شربت صافی کند و بسبب سعادت روحانی رد دل و سبب نجات کند
 پس گاه بود که ذات روح که حلیه حق است در تنگ آید و تکلیف شود و عوی اما الحق کرد
 گیر و نگاه بود که جمله موجودات را پس تحت علامت روح در وجود حید و رعایا افتد
 که مگر حضرت حق است و یاس بر بیدیت کرد و آنکه گلی شد و شش حسیع که کل شش را حسیع
 علطها سار افتد که کل روحانی و سمیت حدوث دارد ارا فوت اقامات از کل
 روحانی عذر و ویدار پدید آمد و در طلب نقصان پدید آمد و از کل سحابه این علم
 بر سر و بهستی بیستی بدل شود و در طلب میزاید و مسکی را دات گردد و تحقیق
 بد آنکه اسال آید و ذات و صفات بار متعالی است بر صفت که حضرت حق خواهد
 کسد اما مقی کل بد آنکه بجلی و استنار و ولط است میان ای طالع معارف تکلیف
 در بحث کشاده گشتن ماست و استنار یوستیده گشتن ماست و ما و این طالع را کل
 کشاده گشتن حق است و مراد از استنار یوستیده گشتن حق است و ایما ذات حق
 بخواهد که بنویس و تغییر بدات او روانیت این میان است که هر کسی مسئله روشن
 کرد و کوسد که مسئله کشاده گشتن ماست و مگرد و ولیکن غلط او کشاده کرد و دانه
 اندام عالم او را کشاده شد مسئله حواس و حیل او را بوسه شد مسئله حواس
 چون سر او بخوبی شتول گردد را دیدار عیب یوستیده گردد این را استنار حواس
 مار حواس همه از حق میباید و اراں حق میباید و اراں حواس و اراں حواس شربت از حق
 برداشت و عیب دیدار را بجلی حواس صاحب کلمات الصادقین مذکور در رساله
 مقتضای المیسر مطلوبی آرد و بعد از آنکه دل را از رنگار عمومی و نیل و میل مد و آشنائی از
 در بر ص و حب دنیا و آند از مال پس مصفا گرداند و تحلیه سر آن است که سر از آند
 ماسومی اند و از عوامی غیر حق اگر چه هست بود و محالی دارد و اگر چیزی را نکند

نفی کنند و تجلی روح آنکه بنور شایه حق و بذوق و مشوق و محبت و اسرار و انوار شایه
 روح را تجلی و متجلی گرداند و اینها از رساله مذکور می آید سه مرد باید که بوی دادند و بد
 در نه عالم پراز نسیم با است داین انشاده است تجلی دایم فیض حق و جاذبه حق و وصول
 بحق عبارت از انقطاع و تبری از پندار خود می و بوی است و ارتفاع علم و جلال و
 مطلق استی و نیز حضرت قطب عالم شیخ عبد القدوس گنگوهری در جواب سوال میفرماید
 مسئله بود هر که نظر در صانع کرد دانست که او را صانع است این دانستن او را دیدن بود
 و دیدن صانع در صانع چه باشد حضرت شیخ العالم اعنی شیخ احمد عبد الحق فرموده اند یعنی
 به چشم یقین که آن را مشاهده و مشاهده است نه مجرد دانستن از اخبار غیب چنانچه دیدن آئینه
 دانستن بود که آنچرخه رو می است هنوز ندیده است بلکه دانسته است بعلم یقین و در نتیجه
 یقین انما دانم که هنوز آنچه حقیقت است فهم نکرده اگر چیزی بنوانی شنید بشنو حقیقت آئینه
 نه آیین است بلکه آن آنست که می بینی و در آن بعلم یقین آنچه از پر تو آن است بیدانی و چشم
 یقین می بینی پس این دانستن دیدن بود نه دانستن بود و مجرد دان آن پر تو مصنوع بود
 حقیقتش صانع را آیت ربی فی الحسن عکوفه حقیقت نبود و مجاز نباشد به شلی و بی کیفی بود
 که همان آئینه و همان می بیننده و هر چند بیننده بود معانی بود و همان دانستن بود و همان دید
 و دیدن جز این نبود خواه عیان آنچه انجا بود یقین گویند که حجاب در میان است و آنچه
 آنجا بود عیان نامند که ارتفاع حجاب از میان است فرق بین پیش نیست با فرقی که میان
 ایشان است ایشان با بینا و اگر نه حقیقت جز یک نقطه پیش نیست و دیدن و شنیدن آنجا
 صورت نه بشود و تا گویند فردا وقت دیدن حجاب غرت و کبر لایمی باشد و گرنه برگرداند
 ممکن نبود و اعتقاد است که دیدار خدایتعالی در بهشت ممکنان را با ارتفاع حجاب شهود بود
 در حدیث است ستر کون الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم الیکم
 اینجا گنگ گشت چه توان کرد و همان باید که او را انما انصیب یصیب یعنی فردا بخت رسیده است

و دلایل و اقامت معجزات و مناظره و محاسبه و مقابله مرسل را لازم است بخلاف انبیاء
 و قول رسول و بحق مرسل الیه قبول است که لازم نیست سالت است و درجه سوم مراقب
 یا ناظر نشأیت کمالات اولو العزم و امتیاز او لو العزم از سایر مرسل بهمت قویه است و بنا
 بلاک کفره و اصلاح مومنین پس و بلاک کفار بهمت قویه صاحب العزم از مرسل نیز دخل
 دارد و انیمورث ثالثه نشانی است عظیم که مختص بحباب خاتم الانبیاء است صلی الله علیه
 و سلم و ظهور آن کما ینبغی روز بدر شد بالجمله امتیاز مرسل از انبیاء و امتیاز او لو العزم از مرسل
 بخصوص آننا بنا بر مراقبه این سیر و حصول آثار آن ضروریست و قال الله تعالی
 الَّذِينَ أَحْسَنُوا لِنَفْسِهِمْ وَ ذِيَا دَعَاءٍ وَ تَفْسِيرٍ بِادَقٍ رَوِيت است موجب روایات
 معجزه و مورد فیض دو درجه اخیر بهیات وحدانی انسانی است و عنصر لطیفه در و در این
 خصوصیت ندارد و سببش این است که مقتضای کمالات رسل و ادو لو العزم نشان تبارک
 حضرت ذات است و اصلاح عموم اجزای ناس و تمام اجزای انسانی بیایست و حدانی
 مقصود اصل اهل این کمالات است اندام و فیض این دو درجه بیایست و حدانی بیایست
 با ذمراقیه حضرت ذات است با اعتبار ظهور حقیقت کعبه و آن سجودیت حضرت ذات است
 سر خلافت را و انیمنی پر پیور است و اثر مناسب این مراقبه در سایر این سیر معظم بودن است
 بحفا نیست و اهل حق او را تعظیم بیا کنند و موجب رضا و خوشنودی او تعالی شانه دارند
 و از همین است که بخاطر بعضی از اصحاب گذشته بود که جناب رسالت تاب را سجده باید
 کرد و حضرت آدم علیه السلام خود سجود تمام ملائکه گشتند و قبله آنها شدند و حضرت
 یوسف علیه السلام را مستطمان ایشان که ابوبن و برادران بزرگ بودند سجده کردند باز
 حضرت ذالست با تصور و سنت یحوی او حدیث یازدهم از رساله مؤتمن شاه ولی الله
 دلهوی است آنجناب سید الواکه قال رایت البقی صلی الله علیه و سلم فی الرؤیا و ظهر علی فی
 بعض الکلمات الالهیه الظاهره به صلی الله علیه و سلم فوقعت ساجداً یبکی بکبر بعض علی

عجب است که حالا بحق یقینی مشرف ساخته اند که در آن موطن علم و عین حجاب بگذر نیستند
وفنا و بقا در آن جمع اند در عین حیرت و بی نشانی علم و شعور است و نفس غیبت حضور است
با وجود علم و معرفت جزا زیاد چهل نمرت نیست عجب این است که من و اصل و سرگردان
الله تعالی بحض غایت بی غایت خویش در مدارج کمالات ترقیات از رانی داشته
است فوق مقام ولایت مقام شهادت است و نسبت ولایت بشهادت نسبت تجلی
صدوری به تجلی ذاتی است بل بعد از اینها اکثرین بعد از این التعلیلین و فوق مقام شهادت مقام
صدیقیت است و تفاوتی که میان این دو مقام است اجل من ان یعبّر عنه بعبارة و عظم
من ان یثیرا لکبریا بنشانه و فوق آن مقامی نیست الا بالنبوة علی اهلها الصلوة و التسلیمات
و نشاید که میان صدیقیت و نبوت مقامی بوده باشد بلکه محالی است و انجام محالیت
او بکشف صریح معاد گشته و آنچه بعضی اهل الله واسطه میان این دو مقام ثابت کرده اند
و بقربت نامیده اند بآن نیز مشرف ساختند و بحقیقت آن دو مقام اطلاع داده اند
بعد از تفریع بیشمار و توجیه بسیار و الا بهمان طور که بعضی اکابر فرموده اند ظاهر شد آخر الامر
را معلوم فرمودند آری حصول آن مقام بعد حصول مقام صدیقیت است در وقت عروج
اما واسطه بودن محل تامل است آن مقام بس عالی است و در منازل عروج فوق آن مقامی
معلوم نیست و زائیت وجود بر ذات جلی علا در مقام ظاهر میشود و اینجا وجود دهم در راه نیاید
و فوق آن عروج واقع میشود و ابوالکلام رکن الدین شیخ علاء الدوله در بعضی مصنفات
خود میفرماید و فوق عالم الوجود و عالم الملکات و دود و مقام صدیقیت از مقامات
بقا است که روی عالم دارد و پایان تر از آن مقام مقام نبوت است که فی الحقیقه بالا حراست
و کمال صحو و بقا است مقام قرب لیاقت بر خیزت این دو مقام ندارد که رویش چه تنه
صرفست و مقام عروج است نشان با بینما در پس آمینه طوطی صفت داشته اند
هر چه استاذ ازل گفت بگو میگویم به منتهای اکثرین بندگان احمد بن زده عرض میرساند و حسب الامر

السرف کشاچی نماید احوال پر ساسے را معروضیدار که در اتنا راه انقدر
 تملی اسم الطاهر مملی گشت که در جمع استیا تملی حاصل علیحدہ طاہر گشت
 علی الخصوص در کسوت لسا ملکہ در احرا سے آہا جدا حدادہ لغد رمقادہ لسا
 گشت کہ کہ لغد صما تم دریں البیاد مضطر بودم و ظهور کہ دریں کسوت لودہ درج
 حامو و خصوصیات لطائف محسنات محائب کہ دریں لسا میں عودا ر بسیج مطہری
 طاہر می شد متل ایشان تمام کداحتہ آب شدہ میرقم و ہمیں در ہر طواس
 و سرائی د کسولی جدا جدا مملی شد لطافت و حسن کہ در طعام کہ در لباس
 لودہ در ماوراسے آن بود در آب سیریں با آب عرس سیریں ہیں لغا ہوت
 لودہ لکہ در ہر لید و شیریں ملک مخصوص کمال علی تفاوت الدرامات جدا جدا جو خصوصیات
 اس کلی کو بر اعرص تواند رساید لہذا در انسانی اس کلیات آرد سے رفیق اعلیٰ و استغنی
 یہ ماہما ہما کہ متوجہ نیست دم اما معلوم لودہ چارہ مودہ میں انما معلوم شد کہ این کلی
 ناں نیست متفرقی جنگ مادہ باطن ہیماں گرفتار آن نیست است نظا ہر اصلا ملقت
 نیست و طاہر اگر اس نسبت خالی لودہ میں تملی مشرف ساقیہ اند و ہیماں با فہم کہ باطن
 اصلا ریع لغد شکلاست و ارجہ معلومات و ظهورات شرف نیست و طاہر کہ مودہ کہ گشت
 و تصنیب لودہ میں تملی مستعد گشتہ است بعد از ان حد گاہ اس کلیات رو بخلا آورد
 و چنان سبب چرب و نازداری بحال خود ماند و صبار فلکب الخلیا کاں کہ کہین کشادہ گویا
 امنی و رسات است تسمیہ رکلمات مولانا محمد فاضل است کہ میرت رو گوئیہ است
 حیرت اہل استدلال کہ مذہبوم است زیرا کہ آن اربعارص جمع و آرد کہ اس و در مطہر
 اعتمادست و حیرت مسابہ ان حال و صلال کہ محمود است و آن اربتوالی کلیات حال
 و باوقات حال لودہ کہ سا لک رو و قہر ماں تملیات لایہایات مبہوت گرد و دادر اک
 او در معنی مرید متیر شود و بیج عبارت نیاید کہ ارمقادہ لغد کہ مسئلہ در سب او معاد

که حضرت حق سبحانه تعالی از مثل منزله است لیکن کثرتی اما مثال جایز داشته اند و
 مثل تجویز نموده و **لِلَّهِ الْمَثَلُ** علی ارباب سلوک و اصحاب کشف و اتسالی مثال می بیند
 و آرام بخیاال منجشد و همچون را بمثال چون و اینهاست و وجوب را بصورت امکان جلوه گر
 می سازند بیچاره سالک مثال را عین ذمی مثال انکار و و صورت را عین ذی صورت از اینها است
 که صورت احاطه حق تعالی در اشیا می بیند و مثال آن احاطه را در عالم مشاهده می بیند و
 می بیند که مشهود حقیقه احاطه حق تعالی است و چنین است بلکه احاطه او تعالی به چون و چگونه
 است و منزله است از آنکه در مشهود آید و کشف و احدی گردد مسئله محال عقلی و عقل
 حضرت قطب العالم در کتب بات خود میفرماید مقرر صمدی با اهل ظاهر بحس و عقل رفتن
 در جهان منطبق علم شان است و قید و جهان و در حس و عقل حقائق الاشیا و ثابتیه گویند و لا
 یفید فان ثبوت الاشیا و لیس الا فی مرتبه احسن و العقل و آن مرتبه فضل است و ایجاد
 هر که ثبوت اشیا را در غیر مرتبه انکار از حق نه پسندارد و شریعت بگذارد و می بیند ندارد و هیچ
 نور بحسین ندارد و بهیئت این راه کاردی مشکلاست و صد جهان زمین سیم بر چون
 و است و در مرتبه بد و وجود قائل گردیده اند و تقدیم و حادث مائل گردیده اند و می بیند
 همان دین است که حلم نشان بران همین است عارفان از مرتبه حس عقل بلند رفته اند و
 خود جز حق سبحانه تعالی ندیده اند و بیک وجود که همان وجود حق تعالی است قائل
 گشتند و لا شک فی فائده فی مرتبه الذات عزیز من در مرتبه ذات که هستی مطلق است و وجود
 محض غیر حق را وجود نیست عدم صرف و محض امتناع است **لَیْسَ هَذَا الوجودُ لِلَّهِ**
الْقَهَّارُ و در مرتبه فعل حق سبحانه تعالی ایجاد عالم است و بجزه المسله مختلفه فیما و اختلاف
الکما و رحمة اگر چه یکی را در فهم و علم تصور است نه از دین دیر انصاف است بلکه درین دیر
 حضور است نفرت دین و آنگاه بود که در خلاف دین اجماع اهل دین بود و انصاف و کتب
 نود و ششم است جواب سوال و توجیه کلیت و واجب الوجود اینچ و بهیئت لاشیاء

و لا اعتقاد اعلام و احوال و حروف بر سه است بلکه واجب الوجود و اکن ذات حقیقی است
دوم مع الوجود و اکن ترکیب باری تعالی است که وجود او هیچ وجه ممکن نیست و اکن عدم نیست
سوم ممکن الوجود و اکن جمله موجودات است اما محال که مطلق و عمل محال است معنی است که محال
الصدیق و العقیس اشترعین سرر من متع لدا به که محال عقلی است در عمل و شروع
و قبح تکلیف اکن حائر نیست حسن اشعری آرا در عقل حائر دارد و محال بیدار کردن
محال علی بالقانون و اجتماع آن لو که معانی الوهیت باشد و آرا محال ذاتی دارد و قبح
آن و قدرت حقیقی جابر دارند و الله تعالی لا توصف و محال که مطلق خلاف تکلیف
حق محال است متع غیره است چنانکه در حول اما در دوح و حول کا در آن درشت
عربین سخن مردان محققان در حوصله اهل طایفه بگیجید و او اگر آما ایام و هفتاد
نود هزار رسالت بود سرر من عارفان گویند در مرتبه ذات حق غیر حق را وجود نیست
عدم صرف و محض امتناع است و در مرتبه فعل حقیقی ایجاد عالم است بحواله الله المحال
و لحدوث بالعدم و تکلیف کلا در حدیث حقیقی نیست همت تمام و لعل و میگوید
ایمان و ایمان و امر وی و تواب و عقاب من می آید و و بی را پس و در حیرت
همه عالم توئی و قدرت تو به اهل طایفه ایمان نم نود و صفا و ستر بایمان که شاد و سرور است
فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا شَيْءٌ أَوْ كَيْفَ يَكُنْ لَهَا شَيْءٌ تَنْظُرُ كَيْفَ تَكُونُ لَهَا شَيْءٌ وَ كَيْفَ تَكُونُ لَهَا شَيْءٌ
شدن بسوت و که صورت اشهر را در مرتبه و اب ملک هیچ گد ره و سحر اثره و در مرتبه
محل او را وجود است ملک را قدرتی دارد و برگرد شدن که جواب شود فی لعل پس
در قدرت خدا و محل و علایق و تنواری الی یَعْلَمُ اللَّهُ مَا تَكُونُ لَهَا شَيْءٌ تَنْظُرُ كَيْفَ تَكُونُ لَهَا شَيْءٌ
انما فعل را حاد است گفت که هر فعل را با و ب و گشت بگوین همان بگویند و کون بها
تکون بیکه را و میباید و هزار بیکه بایست حلقه و فَمَا تَعْلَمُونَ تَنْوَارًا وَ سَتَ وَ لَوْرًا
و نودانی که صورت دلهو را علق و صحت است و غلط ع علق مکر آمده در صورت و باب

با نور است و صورت بشر از ملک دور که ظلمت است و ظلمت را با نور چه نور بخشی ایل
 لیا که در کسوت بشری که حقیر است حقیقت ملکی را آورده اند که خیر است و هو الله فی الشیء
 فی الانوار هم اذ ان خیر است و نظایر تا دیده گراست و جمال که دارد مصطفی صلی الله
 علیه و آله و صورت بشری همان حقیقت ملکی میدید و حکم میکرد و نزل به التوحید و یزید
 و باعتبار صورت گفت جاء هذا الرجل و انخراته ملک اگر ملک نباشد روحی ثابت نشود
 و اگر رجل بنو و خود ملک درین کون گنجد و کو جعلنا له ملکاً جعلنا له رجلاً
 هذا من عجایب الالوهیه الملك الرجل خید ان مجتهدان فی تمثیل یکی مزاحم دیگر نیست
 و اگر تمثیل لازم آمدی یا طلسم است و کذبی بودی و الله و رسول الله صلی الله علیه و آله عقل
 و حسن محال بند اردو قدرت حق و در حد جواز می آرد و دفع السموات و غیره و علی
 و کما انما اینها گویند هر چه عقل آنرا محال پنداشت عشق آنرا ممکن داشت
 عقل گویش عشق حبست حدیث را بهی پیش نیست مده عشق گوید بهت را بهی رفته ام
 من بارها این تمثیل خیر بل بصورت دحیه و در مدارج النبوة است و نزد اهل تحقیق
 کیفیت تمثیل بصورت دحیه است که صورت علمیه از دحیه و در فیه خیر بل علیه السلام سبب
 قدرت کامله و اوست مثلاً که دارد اخلاص و جو و نور و بران صورت علیه صفاتی که مراد است
 و نور بصورت دحیه نبوده و آن صورت علمیه با صفات موجود گردانیده و جبریل و میکائیل
 خود ثابت و گامین است بذات و صفات ملکی که دارد و دحیه و رحامی خود است بصورت که است
 و این صورت حاصل تمثیل نه عین جبریل است زیرا که جبریل حقیقی دیگر دارد و نه غیر او است
 زیرا که همان ذات و صفات جبریل است که با این صورت برآمده و تمثیل گشته چنانکه اهل توحید
 در ظهور حق سبحانه و تعالی و در صورت عالم میگویند و همین طریق تمثیل روحانیات بصورت
 جسمانیات و تمثیل حق بصورت بشر و تمثیل بعضی کمال اولیا بصورت متعدد و فی العالم میگویند
 و گاهی در غیر صورت دحیه نیز میسر آید چنانکه در حدیث جبریل در بیان اسلام و ایمان و احسان

آمده مسئله تناسخ و پیروزی مایه کسار را از رفته اند چون روح از بدن و حال
 در جسم دیگر بجای می آید استند متزول بوده و خود جدید می افتد و متداول عالم که هر مظهر
 و مبدع او است با او آگوش می گویند و مانع آنکه حواس اسباب می رود اعمال آن قفس اند عالمی که
 او را در امتداد و اخل و با قفس می آید طبع می کند و روح بسته را در امتداد و قفس است
 ظاهر می کند و اگر اعمال آن حسن است عکس آن متولد و خلخاع بدن و نفس دیگر که باطنی
 روح خود را در بدن دیگر می رسد مرده و خواه آن بدن اسباب است در حیات و حیوان دیگر که در طبع
 آن صبح و سالم است در بدن او و حلول می کند و پیوسته را با کمال یکدیگر می باشد و طبع
 انفس که روح خود را در آن گشت با سبب خود کشیده مطلق مرده و بدن دیگر نبود می کنند
 با سبب سلب مرص و در احاطه الایمان است که سبب سنج سلمان مدوسی را نقل کرده
 که مرده است اما بر قدرات نفس با طاقه الهی حاصل بود حکمت آن را که احوال
 ضروری اسی و پیروزی آنرا نامد که در دست کمال در بدن ارباب ریاضت و کمال شرف
 نمک و دوا حل انداخته و در حاکمات الوهیت بصورت آتش بر شمع صبح تمکلی کرده و با سال
 عالی و موداتی انا الله روحی عالمی بود مرا آدمی با کمال بود مردم و صبح
 سانس و شهاب نخل می کند که گاه حضرت تو آدمی انداخته و از بعضی عالمی می گوی که از ما
 پیروان است آمد و ما در دین است آمد که هر یک که در حاکم است آمد بطریق جامع و نفس و بصورت دیگر
 ظاهر می است آمد اگر ساده نارد و ندر هر بار بصورت دیگر رسد آمد بدلی خلق بصورت نفس
 صورت این تناسخ در مسئله انشا و شرح گردید و مولا شاه عبدالعزیز در جواب سوال حاجی میرزا
 مراد آبادی می نویسد و آنکه ساله است می یا سوله و اجوبه مسئله برود تناسخ آنکه
 ارکانی مقول بود رست است و فیکه در آن ماسح برود مرقوم بود بر صبح که در صوم
 این نوع تصرف در روح حق می آید در اصل از جوهر حقیقه الحاکم عالمی و تقدیس است
 و چون است از قفسه نامحلولات در انتهای ظاهر مظهر و صورت است در محلات را

نوع تصرف ثابت یکند آری صدور این نوع تصرف در بعضی از مخلوقات که ملائکه و جنین
باشند عادی و بطور درست و در بعضی دیگر مخلوقات که ارواح حیوانی و عالم نباتات عادت و قوت
اولیا ازین باب بیزار نیست و نحو و حضرت شیخ اکبر ازین باب قدری کافی روا
کرده اند و مشارکت ارواح بنی آدم با ارواح جنیان مثل شیخ سید و غیره در این امر
بموجب نقصانی و قدحی نمیشود و چه مشارکت در مثل و شکل با شکل مختلفه فیما بین ملائکه و
و شیاطین ثابت است و از اولیا هم بسیار منقول چنانچه قصه جمل غزل سید علی مهدی
قدس الله سره و غیره از ان باب است و اصلا موجب قدح و نقصان ملائکه و اولیا
نمیکرد و اگر شیاطین را نسبت اقتضا و نشان و اینقدر مشابست با ملائکه و اولیا حاصل
شود چه باک که نیکان و بدان از هر جنس با هم در امور بسیار شریک میباشند مثل مشهور است
که آنچه آدم میکند بوزینه هم فرق نیست که شیاطین مثل شیخ سید و غیره این تصرف
را بر اے اغواے بنی آدم و بقصد تائید و طلب عبادت و زور و قرا بین بر اے
خود میکنند و ارواح مقدسه بر اے القاء علی یا احداث کفیتی محموده در ارواح قابل
این عمل نمایند و بیشتر در فرق در نیکان و بدان مقصود و عزائم و نیات ملائکه صالحه و خبیثه
میباشند در صورت عمل شهادت و کافران در استعمال سلاح و ابزار و حیثیت و سخنان
و قواعد شناخته فرو نسبت یکسان میباشند و تفادیکه فیما بین الفرقیقین است از راه
حسن نیت و خبیثت است و بس و مشابست این عمل ارواح مقدسه با عمل شیخ سید و
غیره از شیاطین و تشبیه یک عمل بعمل دیگر چندان نزد صوفیه مستحب نیست بلکه بر اعیان تقصیر
این تمثیل و ارواح ایشان جای مذکور است حتی در حق حضرت مقدسه ربوبیت چه باک
ارواح دیگر و تأیید شیخ ابن قارض مصری رحمه الله علیه واقعتا بمثل شیخ سید
فی الصریح غیر با علی قهرمانی سها حکمت کجاست و مولانا رومی در مثنوی همین معنی را در فارسی
میفرماید که سید چون بر می غالب شود از منی و گم شود از مرد و وصف مردی به چون بر می

این دم و جانوں بود که در گاراں رمی خود چون نود و ده که آن مقام است که نسبت که
 روح را باین خود دار میو میت می باشد می تواند که روح دیگر را که او وسیع و اقرب با طلاق این
 رحمت این روح همسر و آن روح حکم روح الروح است اکس
 و هر قدر وسعت و اطلاق ریاده تر شود این تصرف ریاده تر و بر مایه حتی که در حدیث آمده
 که روحی حیرت انگیز است ایچمی اتم و او هر محقق باشد و انکسب بر سر روح این نوع تصرف
 فانیس می تواند شد آری استعداد قابل شرط نیست انکه بر قواعد تصوف مطبوع می شود باشد
 اما علما و طایفه ایست که در تعلیقات شاطین و حسن و دلیل علما ظاهر درین دعوی است
 که اگر اس نوع تصرف از ارواح طیب و اولیا یا ملائکه یا حضرت حق بیخ سود سالانگی باطل
 و النفس این تصرف از شاطین و ارواح حلیه و است تلمس عظیم لازم آمد و اشتباه قوی
 رود بدو و محاطه را ممکن شود که در روحی مقاصد خود او مانده و اقوال و افعال آسان
 انکار شود و احیای اهل حق لازم آید و مقصی که از اولیا در مباحث مقول است چنانچه در کتب
 در ذکر احد الدین کرمانی است و همچنین در فتوحات مشیخ اکبرین انصاف قصص اولیا و احوال
 که بر روح رده دیگر تصرف کرده اند و در مطلق ساحتند و ایچمی مافی اشتباه است که در حیات
 سیات اگر شخصی او را در روحی از ادوات رده گان ناپدید قولی و فعلی او صادر شود
 بان رده جوع کرده محل شهادت می تواند کرد و خلاف اردو حیکه در رتخ اند یا ملائکه یا حضرت
 حق حل و علا و امل مشرب تصوف که بخیر و زور در ارواح اولیا مطلقا خواهد رده حواه و در کتب
 این دلیل حسن و اسامی گویند که اشتباه و تلبیس چون سرلیح الارفعاع باشد و در بعضی
 از آن ماسکیت و این تلبیس و اسماه آن از بین قبیل است که مادی رجوع در لائل کس
 دست و احکام شرعی مرتفع می شود اقوال و افعال آنکس را باید که بر معیار تشریعت تمیز
 اگر مطابق آن باشد بر روح است و اگر خلاف آن باشد بر روح حس است
 و سر میگویند که این نوع تلبیس استباه و در حیات ایلیمی متبعت ملائکه و روحی الهی و می خیل

تمام نام نماند بر رویه شیطان و تمثیل بشری که از ملک و از من و از شیاطین بشود و نیز قهرست
 نیز از طریق رفیع این تبلیغ اشتباه و در اینجا بکار برده میشود و در اینجا هم جاری خواهد شد و ما بذا
 با قول قاردره گسرت با جمله طریق اسلام بین است اما کار بر قاردره تصوف از کار بایز نمود
 و وقوع را که محل اشتباه است مسلم نباید داشت که دلیل بر آن این دو مسئله نقل بر وقوع
 قائم و بر دژ مکنون که مجمع علیه صوفیه است و رای این نوع صورت بسیار دارد که در کتب تصوف مشهور
 اما از مشواهد این بروز در کتب حدیث قصه زید بن خارجه است که ابو بکر بن ابی الدیانی
 من عاش بعد الموت و قاضی ابو بکر بن محمد و دیگر محدثین روایت کرده اند که بعد از موت
 و قبل از دفن روح او بآبدن متعلق شده آوازی کرد و منضم نقش آنکه محمد رسول الله بنی
 الاُمی خاتم النبیین لانی بعده کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال القائل علی السان صدق
 صدق ثم قال ابو بکر خلیفه رسول الله الصدیق الامین الذی کان تبعی فی جسد توکلی
 امیر بشی کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال القائل علی السان صدق صدق الی آخر قصه الطولیه
 و از نیقصد معلوم میشود که در اینجا بروز و روح شده بود یکی از انصار روح زید بن خارجه بود که
 بآبدن خود متعلق شده تکلم میکرد و دوم روحی دیگر بود که بعد از هر کلام او را تصدیق میکرد
 هم بر زبان او پس بر دو قنایع غیر ثابت شد و در کتب حدیث قصه دیگر نیز همین و غیره وارد
 است که الفاظ آن بیاد نیست شیخ اوحید الدین حامد الکرمانی قدس الله
 سره دسی مرید شیخ رکن الدین سنجانی است دوی مرید شیخ قطب الدین ابروی می
 مرید شیخ ابو نجیب سمرزی قدس الله ارواحهم بسیار بزرگ بوده است و بصوت شیخ
 محی الدین العزنی رسیده و شیخ در کتاب فتوحات و بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده
 در باب ثامن از فتوحات میگوید که اوحید الدین کرمانی رحمه الله گفته که جوایز خدمت شیخ خود
 و بر سفر بودم و سه در عمارت نشست بود و زحمت بشکم داشت چون بجای رسیدیم که در اینجا
 ما سه تنائی بود و درخواست کردم که اجازت ده که داروئی بپاشم که نافع باشد چون منظر

فليس وراء العرش شيء من الكون ولا لاوار الكائنات وراء العرش وجود الا بالجماليات المجازية من الخيال
 وانظري بحسب اقتضاء الوقت الشبان على غايب المعنى وذلك الجواب مجاب كفى لا عجب سدي
 في سرف بيان حقیقت نفس انسان و دل و روح در شرح آداب المريدین
 شرف الدين يحيى بنبري بنوبند به انكه لفظ نفس مشترک است میان معانی بسیار یکی اذان آنست
 که نفس اسمی است سرمنی جامع قوت غضب و شغوت را در آدمی و این استعمال غالب است
 میان اهل تصوف پس ایشان از ذکر نفس اصلی خواهند که جامع است مراد صفات و مود با ارباب
 پس گویند چاره نیست از مجایبه نفس چنانکه چاره نیست از مرگ در کشف المحجوب است بدانکه نفس
 از دو سه لغت وجودی باشد و حقیقت و ذات و اند بر جبران عادات و عبارات در زمان محلت
 معانی بسیار را بر خلاف یکدیگر استعمال کنند معانی متضاده نزدیک است نفس یعنی روح و نزدیک است
 و نزدیک است بهی جسم و نزدیک است بهی خوارا محققان اینها لغت را در این لفظ مجامع
 چیز نماند و اندر حقیقت آن موافق اند که منبع شمر است و قائم سود اما گروهی گویند ذاتی آن
 مودع اندر قالب چنانکه روح و گروهی گویند صفتی است در قالب را چنانکه حیات و متغی اندک انما
 اخلاق و فی لوی باشد و افعال مذموم را سبب آن است و این بر دو قسم است یکی ساضی دیگر
 اخلاق و فی چون که روح و بخل و خشم و حق و آنچه مانند آن در شرح و عقل است پس بر اینست
 مر این صفات را از خود دفع نوان کرد و نفس روح هر دو لطائف اند اندر قالب اما یکی محل شرف
 و یکی محل خیر و لا محاله صفت را موصوفی باشد تا بدان قائم بود چه صفت بخود قائم باشد و شرف
 آن صفت جز پیشانست بجز قالب معلوم نگردد و طریق شناختن آن بیان او صاف است انما نیست است
 و سر آن دامد حقیقت انما نیست مردمان سخن گفته اند تا این اسم چه چیز است و چه چیز را در ادراک
 و علم این بر همه مطالب غرضه است از آنچه هر که بخود جابل بود بغیر جابل نبود و چون بنده مکلف
 باشد بجهت خود میرا پادشاه صحت حد و شرف خود قدم خداوند را بنشاند و بفراود خود بقا
 معلوم کند و نفس کتاب باین ماطبق است و خداوند عز و جل مکرر را بجهل خود صفت کرد و گفت

سَلَامٌ لَّكَ مِنْ جَنِّ لَمْ يَجْعَلْنَا نَظْفَةً فِي قَرَارِ مَكِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَا النُّظْفَةَ عَاقِلَةً
فَخَلَقْنَا الْعَاقِلَةَ مُضْطَّعَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْطَّعَةَ عِظَامًا فَلَسَّكَ بِنَا الْعِظَامَ ثُمَّ رَحِمْنَا
اَكْتِفَانَا وَخَلَقْنَا آخِرًا فَبَارَكَ لَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ پس بقول خداوند تعالی
که اصدافی المصاویقین است از خاک این صورت مخصوص با همه تعبیه انسان است چنانکه گرد
گفته از اهل سنت که انسان سه است که صورتش برین صفت داشته شد معهود است
که موت از دوسه این اسم راسته نگیرد با صورت معهود و آلت موسوم بظاهر و باطن و مراد از صورت
معهود تنه درست و بیار بود و آلت موسوم بمجنون و عاقل و باتفاق هر صبیح تربو و کامل تر باشد
از خالق پس بدانکه ترکیب انسان آنکه کامل و تربو و نزدیک محققان از سه معنی باشد یک روح
و دیگر نفس سوم جسد و هر ذاتی را از این صفت بود که بدان قائم بود روح را عقل و نفس را هواد
جسد را حس و مردم نمونه است از کل عالم و عالم نام دو جهان است و از هر دو جهان در میان
است نشان این جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب سه از باغ و خون و صفرا و سودا
سفرت شیخ عبدالقدوس میفرماید چون درویش در طلب حق درآمد و کار بجای رساند
که از غیر حق بکلی انقطاع گیرد و مستغرق و محو شود بمحور لا تشاهاهی رسد که اگر از ازل و ابدا
محیط بود هیچ کیفیت بد و راه نبود و زیاده پاک حق سبحانه و تعالی و تقدس بود و لائق پرستیدن آن
نور است که فیه از ذرات عالم نیست که آن نور بان نیست و از ان آگاه نیست وجود عالم از ان
و فناء عالم بدان نور است چون خلیل الله علیه السلام بدان نور رسید و گفت اِنِّی وَجَّهْتُ
وَجْهَیَّ لِلَّذِیْ فُطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضُ حَقِیْقًا وَاَنْ لُّوْزُ حَقِیْقَتِ الْعَالَمِ وَ حَقِیْقَتِ
بَنِی اٰدَمَ اَسْتَطِیْفُ صَلی الله علیه و سلم در مقام صفای این فرمود در حق عام من معرفت نفس
فَقَدْ عَرَفْتُ رَجُلًا مِّنْ حَقِّ خُودِ خَاصٍّ فَرَمُودَهُ مِنْ رَّالِیْ فَقَدْ اُمِّی الْاِحْقَاقِ اِنَّا لِحَقِّ مَنصُورٍ وَ سُبْحٰنِی طَبِیْقُورِ
ازین نور است و برین حضور است عزیز من چون فکر تمام شود غیر یک بر غیر و درویش در میان
ماند اگر چه صورت بشری در میان بود اعتبار ندارد در بیان دل بدانکه دل از مجود بر کماله

مخوش است که ما هم دل ندارد رکا که گوست دارد دل اسان دارد و عارف به مومن و دل بی
دارد دل محاط است که حائر را دل حجاب است به ماکل و دل منکرم است و دل عارف است
دل نور است ربانی و بعد از رقاب اسان مرد آن بود که ممدان دل رسد انقلب مخرج اسان
اگر بعد مال عرف بر بیان گوید که هیچ از اول حرکت نبرد و در ملک و آدم و ملک چشم آید بلکه ملک ملک بر
و کلام بی مقام روح مند شود و نور الله رسد و ار الله منور الشهباء فکلام در حد
و دس ولایت مرد عارف رسد که انا الحق و سماں دم ردم بعد العبد عند الرکب
و اسس نگذارد ایضا بیا ن روح آنکه گفت عس عدا بهر حال ما آمد عس
ما جوهر خود و طریقی به معنی دارد لایح ما و روح ما را سر و دل چشم و عود آمد و نور عس
ما شد عس راصل و حقیقت حال ما عس جدا و جدا است که شود و دو و جدا و جدا
به عا و در شمع اراں می افتد که حال او را نور سمیع خود یافته و آن آتش در دس سس
لا عزم حال ما در عس سوح و دیه و ارجیه محبوب و دس و عشق ما که ارجیه عشق او سس
خو بهر خود او را در هر عرض و طمو ما دس سس عشق ما و ارجیه و عشق او حال ما ما جوهر
ما س نو بهر عرض و معنی مصطلح بود معنی عشق ما به کلیات و امر را و او را و س که اسار بهر
دارد و عشق او در حال ما حقیقت حال ما که اشارت به هر حال ما است بهت عشق او در
ما حاکمان است ما حال ما را عشق او سلطان ما است مسئله تصور شیخ مال العا
القول المحصل فی انحال الختیه فالو او الرکن الاعظم ربط القلب ما شیع علی وصف تحت
و تعظیم و ملاحظه صورت و در مقام مطهری ارجیه را مطهر حاکمان معول است حدس سر و
مکرم حال ارجیه نواحه محمد معلوم کنایه سر خود و مستند که محبت شما محمد حد و بر علی الله علیه
عالم است و موجب الفعالت پیود و چه اس را فکاست که محبت عیسی محبت خدا و رسول است
و سب حدس که لایات الهیه که در اطن بر قاف است پیود سس چون در عقل ابدان
معمود و پیوسته اول و در تفصل اول معصود و دم شحات علی بن حسین و اعطای پس

شرح ۴ در منی آیت و کلمات مع الصلوات فیین حضرت خواجہ احرار یقین و ندک که کیونست من الصلوات
 را و دین است کیونست بحسب صورت آن است که مجاست را با اهل صدق لازم و وقت خود
 گیر و تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن دس از انوار صفات و اخلاق ایشان نور شود و کیونست بحسب
 آن است که از دیگر باطن طریق رابطه و نزد نسبت بطائفة که مستحق واسطه داشته باشد و صحبت
 حضرت کند و آنچه همیشه بحسب ناظر باشد بلکه چنان سازد که صحبت و اعی شود از صورت بنی عبور کند تا همیشه
 واسطه در نظر باشد چون انجمنی را بر سبیل دوام رعایت کند سر وی را با سر ایشان مناسبی و اتحاد
 حاصل شود و بدین واسطه مقصود اصلی است حاصل حقیقت شود حضرت محمد و الصلوات فی
 در کتاب است ام جلد ثانی مکتوبات خود دیده بایند و رزش نسبت رابطه را نرفته بود و ندک که بعد از استیلا
 است که در صلوات آنرا سجود خود و دست اند می بندد و اگر فرضا نفی کند شفی میگرد و محبت الطوار
 آیند و دست پنهانی طلب است از هزاران سیکر را که بدین صاحب این معامله مستعد تمام المناصب
 میختم که باندک محبت شیخ مقصد اجمیع کمالات او را جذب نماید رابطه را چنان نفی کند که او سجد
 است نه سجد و له جرم محاربه و مساجد انفی نکات ظهور این قسم دولت معاد تمتد آن را بدین
 تا در هیچ احوال صاحب رابطه را مستوسط شود و مانند در جمیع اوقات متوجه او باشند و درنگ
 جماعت بند دولت که خود را مستحق دانسته و قبله توجه را از شیخ خود و محرف سازند و معامله خود را بر هم زنند
 مودت الطوار را غم نیست اگر در وجهی فور زنده باشد یک منالبت صاحب شریعت علیه الصلوات
 و السلام و محبت و اخلاص است شیخ با ثبوت این و چیز اگر نیز از این غلطات طاری شود و پاک
 ندارد آسیر او را ضائع نخواهند گذاشت اگر یک ازین و چیز نقصان پیدا کرد خرابی و خرابی است
 اگر چه بعضو رجعت باشد که آن اسند راج است که عاقبت خرابی دارد و در نعمات القدس مولانا
 خواجگی کاشانی فرمود فیض مقدس که بواسطه وجود پیر میگرد و فیض اقدس آنکه بواسطه پیر
 و مرید صادق آنست که جمال پیر را مرات جمال معشوق حقیقی داد و در حضور غیب پیر نظر بر آن
 برود و در آنکه جمال پیر در آینه دل هیچ در نظرش نیاید آنگاه بتوسل آن متوجه جمال میگرد

عمره و آن شاه ولی النعم محمد و بلوی در قول جمل خود و مایه در فصل اسباب السوء
 قالوا طریق الوصول الى التوبه انما هو بالذکر و ما سها المراقبه و قالوا انما التوبه شتر من انما
 يكون اسبح فوحى اليه و انما الهاد و داشت ياد انعمه على العبد من كل سن الا انعمه و ستر
 لما لعص من ميه و بعض عليه که او عصما و ستر من عظمی اسبح فاد افاض من ميه فليست بجای توبه
 لهما و ط علیه و اد افاض اسبح محمد عمل منوره من عظمی که توبه من العبد و التقط من فقه محمد
 ما سجد من ترحم بلوی حرم علی رحمه الله لاسه منک و مولا مایه و مایه من ميه که سجد
 را چون ميه را که ماده و رسا سجد کولو اضع التوبه فای ميه که سجد ميه را که سجد
 اکمل حکا اشاره سجد را لفظ مرشد کا و ترحم منک و مولا مایه و مایه مرشد که ترحم ميه که اول
 مقام سجد ميه را و در دانی حلمات و اسر ميه که و ميه که و ميه که و ميه که و ميه که و ميه که
 حدیث صحیح که که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 حدیث عالی یاد ترحم اس حدیث که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 ترحم و ميه که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 که ترحم و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 صراط المسقیم و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 آیه سوره مرسل ميه که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 ميه که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 روح نقور سجد را که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 اهل دل و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 که که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض
 که که ترحم الی الله و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض و اد افاض

تتمید در قالب انسانی چون مرید صادق بکشف و مشاهده بدل رسد که آن عالم قدس است و نام این عالم ملکوت است و دل خویش را قرب بادل شیخ دارد و ازل شیخ بدل و سلفیت معرفت زبانی را از سر سجانی رسد چنانکه کسی پیش استاد بجزو تحصیل علم کند در مقام مریدان صادق بدل ازل شیخ تحصیل علم کنند و سوال ازل بود و تحصیل ازل بدل بود که دل شیخ نور بانی است بمکاشفه و مشاهده متوجه نور سبحانی است از حضرت سبحان فیض بدل شیخ میرسد و ازل شیخ بدل مریدان یسب تالیفش از ربطی که میان دل شیخ و دل ایشان است فیضان بود و ابتدای انکار استحکام ارادت است هر چند پیوند ارادت مستحکم اعتقاد او عکس توجه دل او بدل شیخ محکم چون مرید را تو جبه ظاهر و باطن بظاهر و باطن شیخ بود و جمیع حرکات و سکونات مرید در صحبت شیخ بفرمان شیخ بود همیشه خواست و نخواست شیخ بود و خواست شیخ بخواست حق است انقار فی شیخ حاصل آید و از صدقه آن انقار فی الله روئے نماید و متشاکون الکمال کیشاء الله جلوه گری انمقام است مرید را این دولت سعادت بهر چونکه حاصل شود خواه بعلم خواه کسباً خواه بتصور و احسان سعادت است که بجای رساند و ولی و عارف گرداند العلماء و زوکیان دولت این سعادت است انی برادر این ظاهر است که هر کس دل خود را متوجه بطرفی نماید و اگر دنیا است به دنیا پیش و سستی و اگر عشقی است همان عشقی و اگر مولی است همان مولی فالتعقونی لیحببکم الله سر این دولت است مریدان در کمال ارادت باشی چنانکه ضریب باشند و مراقب که حضور و غیاب در یکسایه و پره نغمه ماند اینجامرید اگر از اراده از شیخ بظاهر غائب یا شپش شیخ باشد زندگانی با ادب کند چنانکه تصور بود الحمد لله علی ذلک زبدۃ العلماء المفسرین و الحدیثین قدوة الفقهاء و المناظرین سالک سلوک نقشبندی و اقطاف اصراط طریق محمد و نامی ایشان ازین بظواهر است مع آمده تاج محمد بر سر عالم علی به و مولد و موطن و سستی قصیده نگین است

اربع چہ سال تا حال رہے مراد آباد سکس سارہ سست الیٹاں سہا سہا
طالب ماسروری سے تحت سلسلہ اللہ تعالیٰ و سا کرد و میرید و قطعہ مولانا محمد آغا
رحمہ اللہ تقاسے عالم مراد سہیت و تہ راہ دل اکمیل و پیر و مرید الیٹاں
الحاصل والہ تہ الکامل محمد کسمحق صہقا لاس صہرا اللہ دل ولہ بیاں تصور اس
علی سبیل تحقیق کہ رموجہ است اول طالب یاد کہ اوصاف حمدہ سبح و تصور
خود آرد و ملاحظہ صورت مرید بقیہ محبت و تعظیم نایہ ماسل براد صاف حمایہ اول
مسر شود و وقتیکہ رو مروی سے شیخ خود عشق در دل خود محبت آن مرید مایہ کہ
وہ مجو حاصل کرد و بعدہ منتظر سود بسوے چہر یکہ طرف او بیاں کرد اگر وہ
عی اس چشمہاے خود را و اگر وہ دریاں ہر دو چشمہ سبح خود را نظر ناید ماکہ چہا
منا سر کرد و فصول اسریر و وی حاصل آید و اگر کی اس چشمہاے خود را نہ لاید
سوے دل حوش بس مرید را نہ جواہ عی باستہ ماد کی ہر چہ کہ از طرف شیخ
بر دل او تا تیر ناید کمو سوس نام آرا سحا طردار و در دل خود یاد گیر و در اصل محبت
خیال نہ ناید بس امر و مکہ مرید را حاصل سود ماید کہ در محبت شیخ نہ حال صورت
اور انا و صاف حمد و اسرہاے مکرہ مطمح نظر خود دار و در و دے چشمہاے خود خیال
نکرد و صاف محبت و تعظیم شیخ دارد و بیانی و کیفیت کہ رو بروی شیخ حاصل شدہ
در محبت او بر حاصل جواہر سہ یا قم گوید مولانا در جواب سوال بیجاہ و ہفتم مسائل
و حوار اس مسئلہ و مودہ اند صہر شہیر شیخ العریر سہا عبد العزیز قدس سرہ
آت سورہ لقوہ وَلَا تَخْشَوْا اللَّهَ اِنْ اَدَّ اَسْبَغَ یس مگر دایہ اسے حد ہمسرہ
حمار ہر برسوں گو صد حوں مرد رگی کہ سب کمال ریاضت و مجاہدہ سہا
و مقبول السعادت عبد اللہ ستہ مات از حماں یکہ رو روح اور اوقوی عظیم
و دوسری پس محمد ہم ہر کہ صورت اور از روح سارہ یا مکاں سست در

بابر گوید و تندرستی تمام نماید روح او بسبب سستی و اطلاق بران طالع شود و در روز
 و آخرت در حق او شفاعت نماید را قمر گوید این و منبر بر رخ شیخ از مشایخ صوفیه رحمه الله تعالی
 علیه قول و فعل و تعلیمات و آثار و ثوابت نیست و آن صورت به بالاندر ایشان و منبر ستر چو
 که تعلیم آن میفرمایند جایز و ثابت است امام غزالی رحمه الله تعالی علیه و راحی و العلوم
 در باب حضور القاب فی الصلوة نوشته و آنکه فی رقبته البی صلی الله تعالی
 علیه وسلم و تحمید الکرم کرم قتل الشرا هم علیک ایها البی و ابن حجر مکی در شرح عباد و یا
 معانی تشبیه نگاشته و غوطه صلی الله تعالی علیه وسلم کاشته اشاره ای الله تعالی
 یکشت من ابته بکونه کما خضر معهم ليشهدکم بافضل اعمالهم و لیکن تذکره حضوره سبب
 تحمید الخسوس و الخفوس و قدوة العلماء و الاولیاء شیخ شهاب الدین و عوارف
 در باب صلوة اهل قرب گفته و سلم علی البی صلی الله تعالی علیه وسلم و بکشته بدین
 یعنی قابله بعضی عرفا از ارباب تحقیق گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه وسلم باعتبار
 سریان حقیقت در اثر موجودات و احاطه ذات بایرکات و بسائر ملکات
 و ذات مصل حاضر و شاهد است و در وصفه خطات و حقیقت بلا خطا احضور
 و شهود است صلی الله علیه و سلم چنانچه شیخ ناهم مرین معنی درود و شکر
 را تعلیم میفرمودند باینکه زبان را بکام چپ پانیده بخمال بخواند صلی علیک یا محمد بن عبد الله
 و ملاحظه کند که همه موجودات ظهور و وحدت است دیگر صلی الله علیه و سلم یا محمد بن خلیل الله
 بملاحظه آنکه همه موجودات ظهور و احدیت است دیگر صلی الله علیه و سلم یا محمد یا محمد یا محمد
 همه موجودات ظهور محمد است دیگر الصلوة و السلام علیک یا نور الله و ظهور الاول
 با معنی جامی اس صورت توانسته سر وجود و روشنی زرخست بر تو انوار شود و چه در جمیع
 مردون پس چون تو نیست در ملکوت و معنی موجود و هم در مدارج النور نیست
 لکن درود بفرست بر و صلی الله علیه و سلم و باش در حال ذکر گو یا حاضر است

پیش تو در حالت حیات و سستی نوا و اما دوا باطل و تعظیم و سب و حوا و اما که وی فصل
 طبر سلم سید و سید مستود کلام تراریرا که و سب مصفا است به صفات الله تعالی
 و سبک اصحاب الهی است که انا حلیمین در کرنی مریم راضی الله علیه و سلم صفت او را
 این صفت زیرا که عارف و صفا او و صفا معروف او است سماء وی صلی الله علیه و سلم علم العرب
 ما الله تعالی است انتمی محمد یا قرمد حواء محمد معصوم و در کسر الهداه معبود من کما جات الله
 محمد الف مانی سوال سید در هم حسن هم در در کسبت است ماه اگر دعوت حسه گوید
 اس بطور حضرت ابراهیم مسیح دعوت حسن بیت اس العمل در دعوت بگوید را بچون
 و کرنی حد دانه حسه و رسول است اما علم و دم در ال دعوت و سب ما شد و ثبات شود که
 امیل در صد اول سید و آن محمود است و بر ای طرا حلس را حضرت حضرت محراب و
 عبد الحالی محمد وانی تعلیم کرده اند و عمل ایشان را حکم دعوت می گوید که در در بطوط
 حضرت مامعول است که فرمودند در سلسله لغت سید و گوید و در کسب احقر سب علی الله
 تعالی علیه و سلم رسیده است از حضرت صدیق اکبر و حضرت علی رضی الله تعالی عنهما
 الی نو سادها و در سلسله متوری رفته سب ارا حصارا سوال کرده که که سب سب در سلسله لغت
 طریق را اطلاع صدق اکبر و طریق اکبر را علی مریضی رسیده حوال است فرمودند و کر سب
 که در سب سلسله است که آرا و قوف سردی حوا سب بطریق معصود مثل حسن و سب محمد و سب
 مادی از صدیق اکبر معصوم رسیده و طریق صحت بر اربابا رسیده که ایتان در سب
 و حضرت آن سرد صلی الله تعالی علیه و سلم میبود و در راه صحت میس بگرفتند و سب و
 در کتاب در کوز مت کاتب حضرت محمد و میوسد و کر نمایر الله و سانی استج موصول
 نیست و کر چه دار اسما موصول است لیکن ما لمانته و طر الله محب و ساد شرح است
 آری این را الله تمام رعایت آداب صحت و لوحه و لغات مسح لی الرام و کر موصول است
 کتوب ۴۹۶ حضرت محمد و آداب پیوست طالب را باید که روئے دل خود را در هیچ حیا

کرد اینده متوجه پیر خود سازد و با وجود پیر بے اذن او بنواقل و اذکار نه بردارد و خیر
 از نافرین و سنت و جنور او ادا نکند و هر چه از پیر صادر شود آنرا صواب و اندا اگر چه نیک
 صواب نماید و او هر چه میکند از الهام میکند باذن کار میکند اگر چه در بعضی صورتها شر
 صواب راه نیابد چه خطا الهامی در رنگ خطا اجتماع می است و فقیر را از عمل او انداخته
 و هیچ اعتراض را در حرکات و سکناات او مجال ندهد اگر چه آن اعتراض مقدار جبر در دل باشد
 زیرا که اعتراض را غیر از حرمان نتیجه نیست و بے سعادت ترین خلایق عیب بین این طائفه
 علیهاست و تفصیل این خلاصه در مکتوب مذکور است بمیان طائفه و گروه مشغول
 حضرت قلیب العالم میفرمایند مردان از سه طائفه اند طائفه از جهت خود با خداست و تقا
 و جنگ اند ایشان اهل شهوات اند و از شامت حب نیاکنند این طائفه بے ایمانند
 و طائفه از جهت خدا تیماعی با خلق خدا و جنگ اند ایشان مومن پاک اند چون در نصرت
 مستقیم شده با ایمان سلامت رونم و در فردوس اعلى شوند و طائفه اند که از جهت
 خداست که با خود و جنگ اند ایشان سه طائفه اند طائفه ابرار اند و نیاروی گردانیده
 روئے با خیرت آورده اند و بخداست تعالی مشغول گشته اند الزایدون فی الدنیا و
 الزایدون فی الآخرة و ابدانهم فی الدنیا و قلوبهم فی الآخرة و ایشان است
 طائفه ایخاردان اند که ایشان را متصفه خوانند و اهل دل و اند ایشان در فضا و قلبی سیر دارند
 و در تخلق با ملاقای الله در کار اند و طائفه اهل الله اند ایشان از ماسوسه الله گذشته بخصرت
 حق پیوسته و اصل حق گشته ایشان را متصفه خوانند و مفران حق دانند مقصود و مطلوب حق
 در ایام عالم ایشانند ایشان را چنانچه ایشانند خبر خداست بے دیگری ندانند فرشته با عالم اهل
 گرد ایشان گشتن نتواند صاحب کشف المحجوب میشود جمله متصفه و دوازده گروه اند و گروه
 مردود اند و ده گروه مقبول و هر صنفی از این ده گروه معاملتی و طریقے نیکو است اندر مجاهدات
 و آداب لطیف اندر مشاهدات و همچنین اندر معاملات و مجاهدات و ریاضات ایشانند

صاحب اماند رسول و روح شیع و یو حید توانی اندا تو بر کشت رحمة الله علیه الامام
 رحمة الله علیه الانی کمره الوحد و حاشی اینکیم بر صر مسجودا سب و غنق لموف ماں اما
 سائج سغی است اردو سے حقست و مقسوم است اردو سے محار و رسوم اسر معلول
 اند گروه اول ان محاسن اولی مانی حد الله المراتب اسد الحاکمین
 رحمة الله علیه دوی بالحق همه اول الابل زمانه خود مقبول النفس و مستول اسس بود
 و عالم معلوم اصول و دروغ و عائق و سمن و سب اند تو مید و تحریک بود و سب ما
 ظاہری و باطنی و مادہ و مہب و سب است کہ رصار از حلقہ سامان گوید و گوید کہ
 آن از حلقہ احوال است و اختلاف اندازے کرد، لگاہ اہل خراسان اس قول کرے
 و عرفان گنبد کہ رصار حلقہ مقامات است و اس نہایت توکل اس نامہ و رماں
 اس دو قوم اسلا س مادہ اس گروه دو قسم رصار اسد تولی مانی صلح من خود
 رحمة الله علیه الفصاحت رحمة الله علیه و سب ا فلما اررگ بود و سادات جمہ
 طریقت و طریق و سب اطہار و مشہر ملاست بود و اندر حقوں معاملات دے را حکام
 سائب و اندر وادرجات و سب بیکے است کہ گوید لوح نام ساری بود حلقہ عار
 میتا یور در حکم و سب بود ویرا لکسم بالوح جو امر دی بی حصر اس گفت جو امر دی
 من سحر اسی بالماں خود گستم و گوید و گفت جو امر دی من است کہ میں سایہ و من کم
 ر مرقع موستم و معاملت ال نور دم ماصونی سوم وار تر م حلق اندراں عامہ از محنت
 میر جرم و جو امر دی بودا کہ مرقع بیرون کسی نو خلق و خلق متوفتہ گردید پس جو امر دی
 من محط تر لب بود برانکار و ال نور حفظ حقیقت بود و اس بار و اس اصلی سب
 نویست و الله تعالی اسم گروه سوم طیب و ریاضہ و طریق و سب سلبہ سکر بود و علیہ
 سون عروحل و سکر و دوستی از جس کس آدمی راست و علیہ عاں ممال کہ افتادیم
 دیرب ما یو و مار گرد ہی روادارند کہ مکلف راہ سکر و علیہ سب و کہ گشت صلی الله علیه و آله

بگویند فانی لم تکنو افتبا کو بگریمید یا بگریمیدگان خود را مانند کنند تا حق مگر و یاریدان در هر نشانی
 که بمن تشبیه بقوم خود متهم و مانند کردن خود را بگرو سپه یا کار و این شرک صریح است بدانکه
 عبارت است از غلبه محبت حق عزوجل و صحو عبارت از حصول مراد و اهل معانی را
 اندر معنیانی سخن بسیار است که بی این بران فضل نمند و گریز برین صفت دهند آنانکه سکر افضلی نیست
 بر صحو آن ابو یزید است و متابعان و سکه که گویند صحو بر تکلیف و اعتدال صفت اوست
 صحریت که در آن حجاب اعظم بود از حق عزوجل و سکر بر زوال آفت و نقص صفای
 بشریت و ذهاب تدبیر و اختیار و سکه و قمار و شرفش اندر خود و بیقا معانی و قواست
 که اندر و سکه موجود است بخلایف جنس و سکه و این ابلغ دایم و اکل ان حال بود
 چنانکه داود علیه السلام اندر حال صحو بود فعلی از و سکه بود خدا آید خدا سکه تعالی
 فعل او را بدواضافت کرد و گفت قَتَلَ دَاوُدُ جَاوُونَ و پیغمبر صلی الله علیه و آله
 اندر حال سکر بود فعل او را بدواضافت کرد و گفت وَمَا ذَمِّمْتَ نُفُوسَهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى فَتَنًا
 مابین عبده در و آنکه بخود قائم بود و بصفت خود ثابت گفت تو کردی بوجه کرامت
 و آنکه بحق قائم بود و از صفات خود دفاعی گفتند ما کردیم آنچه کردیم پس اضافت فعل بند
 بحق نیکوتر از اضافت فعل حق به بنده که چون فعل بنده مضاف بود بنده بخود قائم بود و چون فعل بنده
 بحق مضاف بود بحق قائم بود که چون بنده بخود قائم بود چنان بود که داود علیه السلام را یک نظر
 بجای که افتاد که کنیاست یعنی زن را و ریادینچه دید و چون بنده بحق قائم بود چنان بود که پیغمبر
 صلی الله علیه و آله و سلم بکلی نظر اقتادیم از ان جنس یعنی زن زید بن زید حرام شد از آنچه آن نظر
 و محل صحو بود و این نظر در محل سکر و گروه چهارم جنید یا نیکو یا لقا جمید بن محمد کند رتبه الله علیه و آله
 یعنی بر صحو است و مشهورترین مذہب مذہب و سکه است و مشائخ جملة متبیدی مذہب
 بوده اند و متابعان و سکه گویند که سکر محل آفات است از تشویش احوال و ذهاب
 صحت و کم کردن سر رشته خویش و چون قائم سبب معانی طالب باشد یا از و سکه

فنا دوسے یا ان کے آگے اور دوسے خواں یا اروس اما قس چون صبح ال ال ماستہ ایتمس
 حاصل شود ارا کچھ دل اہل حق محرمیہ اما در کل مستاب دیا ماسے ہرگز ارمد استیاس
 ماستہ و اراقت آن رنگاری سے و ماں خلق اندر جیرا دوی حق ماستہ کہ جیرا بار بار
 ہست مے مند و اگر مسد سے رہند سے دیدا دوسرے رد گوہ ماسد کے آگے ماطر فضا
 یکجسم لعا دایں مگردد یکجسم فالکاک مگردا کر جسم لعا دایں مگردکل موجودات مامد مس لعا د
 خود مانی مامد و اگر یکجسم فنا مگردکل موجودات مانی یا کہ خود مانی مامد
 اندر حال لعا داتان و این ہر دو صفت مامد ارا موجودات اعراس را و ارا لکود کہ موی علی
 علیہ وسلم اندر حال دعا گفت کہ اللہم انا لا تشاء لکما ہی ارا کچھ جیرا ویدیرا مسود و امسی نول
 مامد اس مروجہ کہ فاعین و کیا اولیٰ لکما لکما دیا مامد اعراس گیکہ اس اچھا جیرا اندر
 احوال مسودیت مامد و مرامل سکر ارا میں مسی سج آکا ہی ماسک مہوسی علیہ السلام مامد
 سکر بود طالت الہام یک کلی ماستہ و ارا ہوس ت حرم موی مانی کھیف و رسول ماسک
 علیہ وسلم اندر حال صحو بود انا لکما تہ فاس مویس در عن تمالی بود و ہر مال ہوست مامد
 بود و انشاء السلام مگردہ پنجم نور یا مسد نولی مامد ارا محس احمد محمد مکی کسد جہہ اندر
 علیہ ورا اندر سوف غریبی پسند مہ است وقاعدہ مہیتس تقبیل اصوب ماسد مہود
 معاملاتس موافق ماستہ و در طرف مہود صاحب مہود مویس مامد مانی امار
 حرام داند و گوید صحت مامد دیناں در لیسہ اس و مرامل ماسد و امار صاحب ماست
 و لیسہ حراچہ دہ و لیسہ در مادیہ و مہود ماسال مکی حاج آب نور مکی کراتیا میکود
 کسی بخورد یا ہمہ ارا در تشکی است ماستہ انشاء اللہ لعا دایں ذکر الہو ارا محس جہہ اللہ علیہ ورا کا
 تفعلیل مکی کو جواہر شد مگردہ ششم مہ لیا مامد نولی لیسہ میں عبد اللہ لیسہ و جہہ اللہ
 علیہ کسد و دی ارا محس مانی اہل قصوف مگردکیرا داتان و در جہہ اندر وقت خود سلطان
 وقت بود و اہل حل و عقد بود اندر ریٹر لیت ویرا مرامل مامد بسیار بود ارا اوراک

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

محمد بن حنیف التیاری کمد رحمہ اللہ نے اس علم و وسعے ارکس را و ساداب اسطانیہ پر
 قوم بود و عالم معلوم طاهر و باطن و بر ان شامف ساداست معروف و مشہور است
 اندر رموز علم طریقت و طرار مدہب و سبب اندر رقص و صبور و سبب و عباد
 ارال کمد صاحب کشف المحجوب کہ میفرماید و من بعد از امکان آرا ماں کم السائر لک
 الکلام فی العترة و العصور اس عمارت ہائیت کہ مکرر و نساں چون عکس بود اندر عین معنی
 میقتضی و آنگاہ متضاد نامہ سمل است و متداول اندر بیاں ارباب اللسان و اہل منی
 ار حضور حضور دل بود و اللہ یسین تا حکم عینی او را چون حکم عینی کرد و دوم را حسیب عیب
 دل بود از دون حق تا حد بیکار خود و عائب شود از عیب خود و عائب شود و عائب خود
 از خود و نحو و نظارہ کند و علامت اس امر اس بود کہ حکم رسوم چنانکہ از حرام نبی معصوم باشد
 یس عیب است از خود و حضور بود و عیب خود و عیب خود بود و عیب خود بود و عیب خود بود
 حق حاضر بود کہ حق حاضر بود از خود و عائب خود و عیب خود بود و عیب خود بود و عیب خود بود
 از حد مات حق علی علیہ السلام را معصوم بود کہ از حد عیب خود و عیب خود بود و عیب خود بود
 و شکر و مسرت و محاسن اصناف خود و مطلق گردید چون دل را بعد از مالک ماسد اگر عائب
 دارد یا حاضر اندر صرف او باشد و اندیکہ نظر عین جمیع حلقہ راں ردش احساس است
 اما چون فرق افتد مسایح را رحمہم اللہ تعالیٰ اندر من سخن است و گروہی حضور را مقدم
 دارد بر عیب و گروہی عیب را بر حضور چنانکہ اندر حضور و سکر بیاں کردیم اما حضور و سکر بر لقا
 از صفات نشان کند و عیب و حضور بر قیاس او صاف پس اس اعرار آن بود اندر تحقیق
 و آنما کہ عیب را مقدم دارد بر حضور آن اس عطا است و عین من حضور و انوکر سبب
 و الوحر بعد ادبی و سمنوں محب و جماعتی از عراقیاں گوید کہ جناب اعظم اندر راہ حق توئی
 و چون لوسے تو از عائب شود و آفات متناہست ہستی تو اندر لوفانی شود و فائدہ روزگار
 بگست معانات مردمان علامہ جناب تو شد و احوال طالبان حلالیت گاہ لو گشت بر سر راز

مشنات اندر بهت رخا شد و چشم از خود و از غیر خود فروخته شد و صاف بشهرت اندر تفرخ
 بشهرت تفریت سوخته شد و صورت این چنان بود که خدا سے غر و جل اندر حال غیبت تو
 مرزا از پشت آدم علیه السلام بیرون آورد و کلام غریز خود را ترا بشنوا نید و بجلست
 تو نید و لباس مشاهدت مخصوص گردانید و تا از خود غائب بودی بحق حاضر بودی بحجاب
 و چون بصفت خود حاضر شدی از قربت غائب شدی پس پلاک تو اندر تو حضور نیست
 و اینست معنی قول خدا سے غر و جل و لقد جعلکم موناظرا لکم انکم کخلفکم
 اَوَّلَ مَرَّةٍ و باز حارث محاسبی و جتید و سهیل بن عبد الله و ابو جعفر حفص حداد و محمد و
 قصار و محمد هر چه در حضری و صاحب مذہب محمد بن خفیف رحم الله تعالی باجماع دیگر آرند
 که حضور را مقدم بر غیبت دارند از آنچه همه جلالا اند حضور بسته است و غیبت از خود آید
 باشد بحضور حق چون پیش گاه آمد راه آفت گرد پس هر که از خود غائب بود و لا محاله حاضر بود
 و فائده غیبت حضور است و غیبت بحضور جنون باشد باید که تارک غفلت باشد چون مقصود
 از این غیبت حضور باشد و چون مقصود موجود شد علت ساقط شد پس اندر غیبت و غیبت
 حجاب باشد و اندر حضور راحت کشف و اندر همه احوال کشف نه چون حجاب باشد و اندر غیبت
 این معنی مشایخ را لطیفه است حایل و از روی ظاهر قال این عبارات بهم نزد یک نمایند
 که چه حضور بحق و چه غیبت از خود که مراد از غیبت حضور است و آنکه از خود غائب نیست بحق
 حاضر نیست و آنکه حاضر است غائب است چنانکه خیرع ایوب علیه السلام اندر حال مر و در بلا
 بخود بود بلکه اندر آن حال از خود غائب بود بلا جرم حقیقتا لے عین آن خیرع را راجع بر آن کرد
 چون بگفت مستثنی الصبر خدا و ده گفت انا و جلدنا که خدا و او را این حکم بعین اندرین
 قصه عیان است اینک تامل کن تا بدانی و از چندین آید رحمة الله تعالی علیه که گفت
 روزگار سے چنان بود که از اهل آسمان و زمین بر حیرت من میگرفتند باز چنان شد
 به من بر غیبت ایشان میگرفتند اکنون باز چنان است که ناز ایشان نمیدارم و نه از خود آید

اسارے یکو ست محمد و راسب می عیت و حضور کر مختصر برادر دم تا به سلسلک خلیفیان، اے
 گروه و ہم سار ماس لزل مالوالعاس سیاری کسد رعد اللہ علیہ و س امام مکرور
 و اندر ہر علوم عالم و ماحصلہ الوکر واسطے بود و امر و راد رسا و مردار اصحاب و س
 طسہ سلیا راد و سبج مدہب، اندر سبک مرتال خود نمادہ است الامہب س و س و اہل
 مرو سائل لطیف است و س ایقان میاں یکدیگر بریامہ بودہ است، و س بعضی ازاں
 ہمہ ماریدہ ام مکر و سب خوش است و عبارات ایساں ما جمیع و لہرہ ماسد و این طسہ
 مشترک میاں حلقہ اہل لہم و ہر گروہ اندر صفت خود مراس لعدرا کار سدیدہ تقسیم نما
 خود را امام را و ہر یک اربین حیرت انگیز است چنانکہ از ہما سال اربع لہرق مرا ختم و اہل
 اعدا میجو اسد و کوماں الزاق با سامی لہومی و اقراق بر حالی آن و مہما مع خاصہ لہرہ
 لہس و ماحص لہس و لہرق قیاس و امولیاں جمع صفات و اسد و لہرق و صفات فعلی اہل
 اصطلاح بدین ماس حلقہ بودید کہ جمع رو گوہ باشد یک جمع سلامت و و مکر جمع مکر
 آن بود کہ می تقاسم اندر لہ حال و قیوس و جد و قلی سوب و ریدہ مردار آر و و س لہ
 و اقل سیدہ ماسد و امر خود و رطاہر و سے پیر اند و و را رگد اردن آن نگاہ میدارد و و را
 محابہ ہی آرایہ چاکہ سہل بن سید اللہ و الو بعض حداد و الو العاس سیاری مردوری امام
 ہر دہر صاحب مدہب بود و لور مدسطاس و الو مکر سستہ و ابو الحسن حصرے و ماسے
 ارکسا مسانح بیوستہ مطلوب بود مدے تا وقت مار اندر آمدی آنگاہ کمال خود مار آمد
 رجوں کار کردی بار معاویہ گشتند سے ارا بچہ مادر مجمل تھروہ باسی لو لو ماشی امر سگ
 جوں و سے ترا حدب کسد و سے ماس خود و اولی ترکہ بر لو نگاہ دارد مرد و سہی را کہ
 سگی اورو بچہ و دیگر آرا کہ ماکہ حکم وعدہ قیام کسد کہ من ہر گز سربعت محمد طسہ اسل
 مسرت کھوا ہم گروا سہ و جمع تکسر آن بود کہ سبند اندر حکم ولہ، مدہوش شود و حکمت چوں
 محاسن ماسد ہم سہیکہ اربین معد و رماست و یکت کوریس و و رگا ریشک و قومی رازاں

[illegible]

اہل رس و صوفیہ مختلف گشتہ و اما علم کہ در مقام معی اخلاص و صدق غایب چنانکہ
 و در احاسے طاعات از نظر خلق مبالغہ واجب و اس اکون مار گردم بطرف اک دور گرد
 کہ باستیول اندیکے جلوسیاں کہ محلول و امسراج مسوب اند و سالیاں و شہید مدساں
 متعلق اند مگر حلاویاں اند کہ ترک تربیت گنہ اند و الہا و کرمہ و مرد و گنہ و اما احتیال
 و اسساں مدیساں متعلق اند و گروہی اس سوبان کہ محسبہ اہل حراساں اند
 سکرم لکھانم متناقص اند موصول تو حد کہ اصل طریقت ساسند و خود را ول جو اسد و گویند
 کہ اولیٰ فاضلہ اند از اہل افاق مثلالت اسب و شہد کہ تولد بی طریق گنہ و علول تزلزل
 حق بمعنی انتقال بدو از بند و بخوار کورہ گویند بدو اس حدای عروج مل عداسد اند رہبر او قاس
 و احوال بالقان حلقہ مشائخ اس طریقت اند یا فاضلہ اند از اولیٰ از اہل ہدایت و ولایت مداس
 سوب ماسند و حلقہ ادیا ول ماسند و امیا سکل اسد اند یعنی صفات شہرت و اولیٰ و انوار
 اندال ریکہ اس گروہ را حالی است طاری و ان گروہ را عام است و انچہ اس گروہ را عام
 آن گروہ را محاب است و یکس از علما اہل سنت و محققان اس طریقت اند پس خلاف گنہ
الفراق بین المقام و الحال اند کہ اس دو لفظ مستعمل وں اول اند از علوم
 مان محققان مقام لضم میم اقامت متعالی اقامت مقام لفتح تیم قیام ماسند و معانی لیم و در اصطلاح
 حاسے اقامت سلف باشند اند براه حق و حق گرا در ول در غایب کردن و سے ہاں سام
 را با کمال آن را اوراک کہ چہ اند کہ صورت سدد بر آدی و وہا سدد کہ ار مقام خود اند کہ
 سے اند کہ حق آن نگدارد و حال معنی ماسند کہ از حق بدل ہوید و سے اند کہ از خود را ایک
 وقع نوال کردیوں بیاید و ما تخلیف جہل تو انکر دیوں برود پس مقام عارب بود از اہل
 طالب و در نگاہ و سے اند محل اعتماد و درجہ و سے مقدار اکثالت اند حصرت حق
 عروج و حال عارب بود از فصل جدا و در لطف و سے بدل ہندہ سے تانی مہابا
 و سے ہاں از انچہ سام از حلقہ اعمال بود و حال از حلقہ افسال و مقام از حلقہ کاسا

و حال از جمله مواهب پس صاحب مقام مجاہدہ خود قائم بود و صاحب حال از خود خافی بود و فیما
 و سے بجائے بود کہ حقیقتاً لے اندر و سے آفرینہ و مثل سخن جہم اللہ تعالیٰ اینها مختلف اند
 گردید و و امام حال را در اندازند و گردید و رواندازند و در کشف المحجوب است کہ انچه از کسب
 رو سے و ہذا از مقامات گویند و انچه از مواہب رواندازند و در آنرا احوالات دانشندان
 تملوین و تملکین چون دارونی از مقام نہباط و نقیضات کہ منجہ در رویا بدویش و خندہ
 و گریہ پیشا بدو چون دارو در مقام تملوین است ممکن ضبط نمیشود فان الحال تغلب علیہ و یحو
 فی حوالہا و فی معنی اسیر الی اللہ تعالیٰ و برادر شوق بانی لذت پدید آید مستور بود و در لفظ
 استغراق در ان مرارتی پیدا میشود و مقروبا و استغراق و مراقبہ در مقام ترقی و روحیات
 میشود و چند انداز کون در گذرد و غیر حق را سوخته گرداند و چون قدم در تملوین خال است لاجرا
 ہزارت بود و چون در مقام تملوین تملکین خال کشاید صطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درین
 مرارت راحت میخواہست و میگفت یا لالہ از بختی مراحتی را برابرسان و بگو اللہ اکبر اما چون
 او صلی اللہ علیہ وسلم در کمال مقام تملکین بود و کمال عصمت و شہادت از تملوین احوال اسبج
 از خود بخیر و بخیر است فان الہا الی الخیر فیہ ولا یحو لہ فہو الغالب فی کل حال ولا یغلب علیہ
 حال لفظی لمن کہ حال من الاحوال الی انیہ تملوینا کان او تملکینا بیان الہام ہر گاہ کہ
 بر حضرت رضالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تغیر بود بہت غالب آمدی و صف
 عبودیت محو مطلق گشتہ در ان ساعت ہر گاہ گفتی از و جی خفتی والہام بود سے مولوی
 محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در رسالہ امامت اقسام الہام منویہ چند آیت
 وحدیث بر آن دلیل سے آرند باید دانست کہ انبیاء علیہم السلام ہا در معاملات روحانی و
 کمالات انسانی بہ نسبت عموم الناس اعتبار میباشند کہ حضرت رب الارباب قابل خطاب
 و حامل کتاب یا مشارک غیبی یا مورا ند و مرتبہ ولایت را سہ شعبہ است اول معاملات
 صادقہ مثل الہام و تعلیم و تفہیم غیبی و حکمت و غیرہ پس باید دانست کہ از انجا الہام است

ہیں اللہ نام کہ نامہ از اللہ نامت ہے اور اسی کی گوییدہ اگر غیر ایساں نام مسود اور اتحد
 کی گوییدہ و گاہی کہ اس نام سے طلق اللہ نام را حواء نامہ از اللہ نام اس حواء ما و لاء اللہ
 سے دعا سے و این مطلق اللہ نام گاہی در صورت کلام اگر در دہ صحت و ممکن لاء اس مارل مگر
 فی صورت اللہ نامہ و اد او حیث الی الحق او میں ال اموالی و فی رسولی
 و مادکس آن را کہ وحی کرد میں رسولے حواریں کہ اماں آمد میں در رسول میں و اد حو
 را الی انہ یومئذ منی ال آخرہ قلاید اللہ فمن الی آخرہ و فی مشکوٰۃ فی باب منکام
 سر بر علی اللہ دعا سے منہ بالی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد کان فی من حکمکم اللہ
 محمد بن جابر مکت فی امتی احمد فار عمر بر آئمہ تحقیق بود و دریاں حو لود مشین سمار ایما و اد
 یعنی اللہ نام کردہ میسید بصورت کلام پس اگر باشد و راست من کسی پس ہر کسی کہ ال
 یک ہر حواء باشد و گاہی ہیں اللہ نام لواء سلطہ ملک می مسود فی سورہ ہر ہمہ اذ فی
 الکتاب سورہ اذ انزلنا من اهلہا مہکسا مہی و ما فالحمد
 من دو نام حواء کا فارسلنا الیہا روحا فقبل الیہا نسی اسو ال آخرہ فی سورہ
 ال عمران و اذ قالت اللیلۃ کفہ عن لیل ال آخرہ الیہا و اذ قالت الیہا لککہ ہمیں یح
 ان اللہ پسرک کلمہ حبیبہ اسمہ المسیح نسی اس من یبر و جہرنا فی اللہ نام
 و الہا حواء و میں المعز میں و گاہی ہیں اللہ نام اس طریق واقع مستود کہ خود کو
 اول صاحب اللہ نام کلامی حوس سرزد و را در ماں میرا بد فی الحقیقہ الکلام رحمانی
 کہ در ماں او حواء می گشتہ کلام لسانی این قسم الیہا کہ یا ما از اللہ بشود او اللہ
 فی الزور و گوییدہ فی مشکوٰۃ فی باب اللوکل و الصبر کما قال النبی صلی اللہ علیہ السلام الیہا
 نصیب فی زور ہے یعنی بیک حواد کہ جب میل دم کرد و در ول من و اگر سبب اولی
 مستود او را طلق سکیدہ میگوید چنانکہ صحابہ و کر و مودہ اند ما لک متعین ال کب
 علی لسان محمد و قلہ نبود ہم را کہ در مید استسم ایکہ سکیدہ طلق میگذر رہاں عمر و دل او

واز حجاب اقسام الخيام خواب است که کسی را از مقبولین عالمیت نام در حالت مناسبت
 بر امری از امور غیبیه معلوم میفرمایند که فی مشکوٰۃ فی باب الروایا قال الشیخ
 علیه السلام کم یمنّ من النبوة إلا النبوة قالوا واما النبوة قال الربیاء الصا
 بقة ان یراه الرجل المسام او یرى له ذکرا و از جمله کمالات و لایست ممکن نیست
 و قال کم ینبهم ان الله قد بعث لکم طائفة منکم فانکم انما
 یکنون له الملک علیکم و ینجی احق باکملایک منه
 لعمری و سبعة من المال الی آخره و ظاهر است که طائفة سبعة نبی بود
 فی سورة الکاف که فرجید احدی از عباد فائز به رحمة من عند
 و علمنده من لدن علیا و مراد از عید درین مقام حضرت خضر امد ایشان
 بر اصح اقوال از جمله انبیاء نبیند و از کمالات مذکوره تفهیم غیبیه است
 و معنی آن الفا برکت است و فکر و نظر که قوت نظریه را کسان کسان بر راه راست
 آورد و بجن شخص رساند فی سورة الانبیاء ففهموها سلیمین و کلوا قیتنا
 حکما و علیما پس قیامید بم حقی دران حکم سلیمان را و هر یک را و اویم استعداد
 فیصله و مسلم ظاهر است که حضرت سلیمان درین زمان که سفتت سال بود و بدیجیب
 نبوت فایز نشیده بود و کما فی مشکوٰۃ فی باب القیصاص قال علی مرتضی الشیخ
 عنه و الذی فلی الجنة و یوزن الثمنه ما عندنا الا فی القیاس الا فها یعطى رجل فی کذا
 و فید فی باب العمل عن علی رضی الله تعالی عنه قال یغنی رسول الله صلی الله
 علیه و سلم انی الیمن فاضیا فقلت یا رسول الله ترسلنی و انا حدیث السنن و الکلم
 الی بالقضاء و قال ان الیمن سید منکم فایک و یثبت لسانک و قال علی فاشکک
 فی قضاء بعد فی مشکوٰۃ فی باب العمل فی القضاء من التواتر المقدسه انه لیس
 باض یقضى بالحق الا کان عن یمنه ملک معن شما که ملک یستد و انه و یوفی فانه للحق

میسر مال و سب با شد یعنی گفتارش منتهی بر اصل صحیح باشد و کردارش نیز بد حضرت بود چون
 گوید تو شش تبسم حق بود و جود ناموس با فخرش همه فقر بود و ابوالحسن اذری گوید رحمة الله
 تقاس علیه التقصوف و ترک کل حظ النفس این بر دو گونه است یک رسم و دیگر حقیقت
 و اخلاق این حقیقت مشاهد بود اگر و سب تارک حظ است ترک حظ هم مطلق بود و اگر حظ
 تارک و سب باشد این فناء حظ بود پس ترک حظ فعل بنده و فناء حظ فعل خداوند
 و فعل بنده رسم و مجاز بود و فعل حق حقیقت و این جلای گوید التقصوف حقیقت
 لا رسم که چون تصوف از خلق اعراض کردن بود لا محاله اما و رسم بنو محمد بن احمد
 مفری گوید رحمة الله تقاس علیه التقصوف اشتقاقه الاحوال مع الحق یعنی گردش
 احوال مرسم صوفی را احوال نگرداند و صوفی گوید صوفی آن بود که هست ویرانی نبود
 و نیستی و سب راستی نه یعنی حال بشریت او بکلی ساقط شود که یافت او را
 هرگز نیافت نباشد و نایافت او را هرگز یافت نه جان معاملات انجمن
 مذکور گوید رحمة الله تقاس علیه التقصوف کما ادا بکل وقت و بکلی حال و بکلی
 و بکلی مقام آداب فمن اتم الآداب للآوقات بلغ مبلغ الرجال و من ضیع الآداب
 فهو کسب من حیث یطعن القرب و مرد و دگر من حیث یطعن القسب قول ابوالحسن
 نوری رحمة الله تقاس علیه لیکن التقصوف رسوم و آداب و آداب اخلاق نامعاملات
 آن با خود و زینت کنی حاصل نگردد و فرق میان رسوم و اخلاق آن بود که رسوم فعلی
 بود و تکلف و اسباب چنانکه ظاهر بظاهر باطن و مجاز معنی خالی و اخلاق فعلی بود محمود
 سب تکلف و اسباب ظاهر موافق باطن از دعوی خالی و مرتش گوید التقصوف
 حسن الخلق و ابوالحسن ابو شعبه گوید رحمة الله تقاس علیه التقصوف الیوم رسم
 بلا حقیقت کما کان حقیقت بلا رسم تصوف امروز یعنی حقیقت چنانکه پیش ازین حقیقت بود یعنی نام
 یعنی در وقت صحابہ رضوان الله تعالی علیه اجمعین این رسم بنو و معنی آن در هر روز

سکران اگر رسم محمد را انکار کنند پاک است و اگر من معافی را انکار کند انکار کل ترلع
 معمر باشد بیان لبس مرقع مدانکه معارضه و لبس مرتج است و لبس مرقع
 است است ارا بما که رسول گفت صلی الله علیه وسلم علیکم بلبس الصوف
 حتی تحموا عداوة الایمان فی ملوککم و نیرکم گوید ارا اصحاب کان النبی صلی الله
 علیه وسلم لبس الصوف و در کت الیما ویر رسول صلی الله علیه وسلم
 گفت مرعاه را صلی الله علیه وسلم لبس الصوف منی بر قتیة و اربعین حطای
 رعی صلی الله علیه وسلم می آمد که دوسه مرقع داشت می رعد بران گداشته هم کرده
 رعی صلی الله علیه وسلم می آید که گفت بهتر من خاها آن بود که ثوبت آن سکره بود
 و المومنین علی مرتضی صلی الله علیه وسلم می آید که استس این باگست
 را برود ویر رسول صلی الله علیه وسلم و ماں آمار حاسه عروجل بقیة
 حاکم و مود و نیکانک فی طهر ای مقصود حسن مصری گوید رحمة الله علیه علیه
 بار دوسه را و دم که بهمه را حاکم می شمیں بود و محمد بن اگر اندر حال بحریه دامه صوف
 پوشیده بهم حسن مصری گوید سلا را ویدیم صلی الله علیه وسلم لبس مرقع
 پوشیده و عمر بن حطای علی و بهرم بن جباں صلی الله علیه وسلم لبس را با حاکم
 شمس ویدر معما بران گداشته و حسن بصری و مالک ثیار و سداں نور بن مسلم
 نقاسه حاکم صاحب مرقع بودند و امام اعظم رحمة الله علیه علیه و راند اصوف
 یوسف و واد و طائی رحمة الله علیه علیه لبس صوف پوشیده و سیکه از
 محققان مقصود ثور از بهیم مرقع صوف پوشیده رحمة الله علیه علیه بیان شرط
 مرقع اما شرط مرقعات آنست که ار براسه حفت و فراغت سار و چون اصل
 باشد هر کجا که یاره شود در قعه بران گدازد و مثل آن را اندرین دو قول است گروه
 گوید که دو صوف مرقع را از ترتیب نگاه داشتن شرط نیست مایه که ارا حاکم سورن

سرباره آرد برکش و اندرین تکلف نماند و گوییم که دوخت مرقع را از تنبیه و پاداشتی
 شرط است تا هاداشتن و تصرف کردن و تکلف اندر راستی آن از معاملات فقراست
 و صحت معاملات و دلیل صحت اصل باشد صاحب کتاب گوید بن علی بن عثمان الجلابی
 از شیخ الشیخ ابو القاسم گم گانی رحمه الله تعالی ببلوس پرسیدم که در ویش را
 کمترین چه چیز باید تا رسم فقر را سزاوار کرد و گفت سه چیز باید که ازان نشاید که
 باید که پاره راست بر تو اند و دوخت و دیگر سخن راست بر تو اند نشیند و دیگر پاس
 راست بر زمین تو اند و گوییم از درویشان بامن حاضر بودند هر کس اندرین سخن
 تصرف میکرد چون بوقت بن رسید گفتم پاره راست آن بود که بفقر و درند نه برینیت
 چون از فقر و دوزی اگر نه راست دوزی راست آید و سخن راست آن باشد که بجا
 شنود نه بکینت و بحق و جدا اندر آن تصرف کنند نه بزل و بر زندگانی مرا ترا فهم گفت
 نه بقتل و پاس راست آن باشد که بوم بر زمین نماند و بلو و رسم سید محمد و م علی
 گفت اصحاب علی بزاه احد خبر اکس مراد از مرقع پوشیدن مراد از فقر و فقر
 ثبوت دنیا و صدق فقر بخداوند تعالی بوده است و باز گوییم اندر دست و نه
 لباس تکلف نکرد و اگر خرد و در شان عبادی داد پوشیدند و اگر قبا بی داد پوشیدند
 اگر بر سینه داشت نمودند و در بندیک آن بنود و من که علی بن عثمان الجلابی ام خطی
 را پسندیده ام بیان خرقه خلافت و سند آن بدانکه در باب خرقه خلافت جمیع از با
 رضون متفق اند صاحب کشف المحجوب میفرماید اما پوشیدن مرقع مرد و گروه را راست
 آید که منقطعان دنیا را و دیگر مشتاقان مولی را و اندر عاوت مشایخ رضی الله تعالی
 عنهم چنان رفته است که چون مرید بک ترک تعلق رود بپیشان کند مرد را
 بسمه سال اندر سینه می آید بکنند اگر بکمر آن معنی قیام کند فیما و الا گویند که طریقت
 مرین را قبول نمیکند یک سال بخدمت خالق و دیگر سال بخدمت حق و سوم دیگر را عا

دل خود و خدمت حلق آنگاه تواند کرد که بود را اندر درجه نادانان نهند و همه حلق را اندر
درجه محدودان معنی است نیز همه را از خود مترداند و خدمت چهار رتبه و صاحب
دارد و چنانکه خدمت میکند و خود را اندر این خدمت محدودان خود و وصل می کند
و این خسروانی ظاهر بود و خدمت حق آنگاه تواند کرد که همه حلقه های خود را در این
و حقش منقطع کند و عظمی مرتضی را برستس کند اگر بر اسیر برستس خود را
می برستد و بے راد و مراعات دل آنگاه تواند کرد که بهتش مجمع باشد و مردم
ار دل بر حاسته اند و حضرت انس دل را از مواقع عظمت نگاه میدارد و حلقه های
سنة مترط اند و حاصل شد پوشیدل مرقع تحقیق و دل تسلیداد را با سلسله
و اما آن یو شاید که مریدان را مرقع بوشانند یا یک مستقیم الحال باشد و او را تملک
قرار و تشبیه بر نفیست که ستمه باشد و باید که مشیرت باشد در حال آن مرید و
و ستمه خرقه در مرآة الاسرار است مصنف کتاب خصوص الادب حلقه
شیخ سیف الدین با نرزمی قدس سره چنین گلیج سپاه که آنحضرت مرتضی
مرتضی را بوشانیده بود و آنرا ستمه در اصل گرفته و میگوید که حضرت شیخ عماد
کبریه قدس سره را احبار صحیح نقل کرده است که عرقه اصل چنین جان بود که
آنحضرت علی مرتضی رسید و ار علی کرم الله وجهه با متاع مادست بدست رسیده
است و نیز میگوید که این معنی حقیقت عرقه است که حقیقتاً ای عرقه راه اسطه
طهارت و بشریای پوشیده عرقه گروانیده است پس رسول الله صلی الله علیه و سلم
ایمرا زنبوت و ولایت در عرقه و ولایت نهاد آنگاه آن عرقه را علی مرتضی پوشانید
و هم محرم با قرند کرد و در کمال الهدایه میگوید در طمولات حضرت ماقدم الله تعالی
سره منقول است که فرمودند که در سلسله اعیانیه و سهر و ریز عرقه میں از حضرت
صلی الله تعالی علیه و سلم اسناد میکند حضرت سلطان المشائخ در احوال

و صاحب سید الادایا از خواجگان حشمت روایت کرده اند که رسول صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم در شعب معراج خرقہ از حضرت عزت یافته بود چون از معراج بازگشت
 جمعی را طلبید و گفت که من خرقہ یافته ام و مرا فرمان است که آنرا یکی بدستم بپوشم
 پیغمبر صلیہ السلام رو بسوی سید ابوبکر کرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فرمود اگر خرقہ بدستم
 چه کنی گفت من صدق و برزم و طاعت کنم بعدہ بفرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمود اگر
 این خرقہ بتو دهم چه کنی گفت شکر کنم و انصاف نگاهدارم بعدہ عثمان رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ فرمود اگر این خرقہ بتو دهم چه کنی گفت من انفاق کنم و شجاعت درزم بعدہ
 علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ را پرسید اگر این خرقہ بتو دهم چه کنی گفت من پرورش
 کنم و عیب بندگان خدا سے غرور و جل را بدوشم پس پیغمبر صلیہ السلام آن خرقہ را علی
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ داد و فرمود مرا فرمان خدا سے غرور و جل چنین بود ہر کہ این
 جواب گوید خرقہ باو سے بدہی و ہم منو سید آن خرقہ بموجب فرمان الہی کہ پیغمبر
 صلیہ السلام حضرت علی مرتضیٰ عطا فرمودہ بود آن گلیم سیاہ بود و از حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ منتقل شدہ و اسطبلہ و اسطبلہ پیران حشمت رسید از اینجا خرقہ
 حشمتی نام یافت آخر از حضرت نصیر الدین محمد و ہمراہ خود پیغمبر و صاحب
 نفحات از امام محمد الدین بغدادی نقل میکنند کہ خرقہ خلافت از علی مرتضیٰ بدو کس
 رسید یک بکس بصری دوم بخواجه کیل بن زیاد صاحب بطائیف اشراف و
 تذکرۃ الاولیاء و مولانا و غوثیہ و قواد اللہ و غوثیہ و اکثر مشائخ کبار از ہر سلسلہ
 برین متفق اند کہ خرقہ خلافت علی مرتضیٰ بعد از کس رسید کہ ایشان اچھا خلیفہ و چھا
 گویند و در سیر الاقطاب ذکر کردہ کہ علی مرتضیٰ شش خلیفہ داشت حضرت امام
 حسن و حسین و کیل بن زیاد و حسن بصری و اویس قرنی و قیل ابوالمقدم شریک
 بن ہانی بن زید النخار رضی اللہ عنہم کیل بن زیاد از صحبت امام حسن نیز روایت

و بیس یافته است و حواء حسن بصری پیرا امام حسن صحت داشت و ابریکیل بن سنان
 پیر فیض صحبت یافت و حواء حسن بصری بسبب نظر قبول اسد اللہ الثالث مقدس
 مشائخ گردید که اکثر سلاسل اروسے محضت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تبارک و تعالیٰ
 لعائے علم آجیں و ذکر چارہ خالوادہ اصل و دیگر خالوادہ با محمل نوشته می آید
 اول خالوادہ زیدیان زیدیاں مشوب اندک حواء عبدالواحد بن زید و
 مرید و حلیہ حواء حسن بصری بود و ابریکیل بن زید و نیز تربیت و خرقہ خلافت بود
 بعد ہر سند از شاہتست بخ کس آید بنا و عبداللہ بن حوف مرید او شد و در آن
 اخلاص خود را زیدیاں گو باید شد چون وقت حواء آخر رسید خرقہ حواء حسن بصری
 بحواء و حلیہ بن عباس داد و خرقہ حواء کیل بن زید با بابو یعقوب السوسی عطا فرمود
 سلسلہ ابران دو سر رک جاری گشتند و م خالوادہ عیاضیان بن زید
 بن حواء فضیل بن عباس و مرید و حلیہ حواء عبدالواحد بن زید بود و اگر سلسلہ
 وقت بیس رلودہ دور تربیت مریداں شائے علم داشت ہر کہ خدمت او را
 آورد خود را مشوب ناو کرد و موم خالوادہ اہمیان مشوب گشت بحوالہ اہم
 بن اہم و بر اہم خلافت از شاہ بزرگ رسیدہ اول سبب رک او حضرت علیہ السلام
 و در تہا حاضر صحبت داشت و از دست دے خرقہ پوشید بعدہ مذکور فصل
 رسید از دے نیز تربیت و خرقہ خلافت یافت اعداداں سیر سلوک مذکور
 امام محمد باقر تمام نمود و خلافت یافت و عائسے اروسے ہدایت یافت ہر کہ در حلقہ
 ارادت او در آمد مشوب مذکور گشت یک شجرہ اہمیاں بواسطہ امام محمد باقر
 امام حسن بن علی مشی میشود و منی انتہی ہم حیارم خالوادہ ہمیریان
 ہیریاں مشوب گشتند حواء سمرۃ البصری و مرید و حلیہ حواء حدلہ مرعی
 دے مرید و حلقہ حواء اہم الی اہم حواء ہمیرہ بصری قبول عظیم بود و در آن

مریدان هر که بخدمت دے ارادت آورد و خود را بهیری گویند پنجم خانوادہ چشتیان
 می چو ندند بنواجہ مشاد علو و نیوری دے مرید و خلیفہ خواجہ ہیرۃ البصری دے مرید و خلیفہ
 خواجہ حذیفہ مرغشی دے مرید و خلیفہ خواجہ ابراہیم ادہم است ہر نقشبندی و امامت کہ ابراہیم ادہم
 از خدمت حضرت علیہ السلام و امام یاقو و فضیل عیاض رسیدہ بود رضی اللہ عنہما در آخر حیات
 بہرہ را بنواجہ حذیفہ انیار فرمود و از دے تا حال امامت بطریق سلک صحیح دین فرقہ معمول است
 انصرض مبدائے چشتیان از خواجہ ابوالاسحاق است و دے از ملک شام بہیت ارادت
 در بخارا و بخدمت خواجہ علو و نیوری رسید خواجہ پرسیدہ نام داری گفت ابوالاسحاق شام
 خواجہ فرمود از امر و زشمارا چشتی خوانند شاما خواجہ چشتی رسید پس ابوالاسحاق بامریکہ و
 تربیت فرمود بعد از ان فرقہ خلافت دادہ و چشتی فرستاد و مرید شد از وی خواجہ ابوالفتح چشتی
 و از خواجہ یوسف چشتی و از خواجہ بنو و دچشتی این پنج تن در چشت بودند بچنان اخلافا
 و از اکثر ایشان پنج تن در ہند ہستند خواجہ سعید الدین چشتی و خواجہ قطب الدین چشتی و خواجہ فیروز الدین
 کہ بخدمت ادا چشتی و خواجہ نظام الدین چشتی و خواجہ نصیر الدین چشتی منجور ہر کہ باین عشرت رسید اورا
 کہ کنند بخواجہ چشتی خوانند زیدیان و عیسیان و آدمیان و ہیریان ہمیشہ در میان خلوت داشتند
 حضرت علیہ السلام چہار روز بامبوہ و گیارہ شبکی افطار میکرد و در شہر و قریہ میفرقتند و هیچ جاندار را
 بخدمت فضیل بکشتند و فرو بہنما میبود و ندوزن و خانہ و جامہ نمیگرفتند و منی پوشیدہ جامہ افتادہ را
 پیرسکو بخدمت فرستدے پیوستند و شب و روز با وضو و نماز با حضور دل و ہمیشہ یاسپان دل مییونند
 بت بافت ہر روز کہ جلی بسیار میگفتند و از کسے سوال نمیکردند نہ ہرچہ از غیب مطلق میرسیدہ خرج میکرد و نہ
 اسلا امام محمد باقر شہر طعنام با همان میخوردند و چشتیان در شہر و قریہ سکن داشتند و باہر فرقہ بنواضع پیش
 النواہ ہیریان آمدند و در تربیت مریدان شافی بزرگ داشتند و ہر ہمہ صاحب ریاضت و سماع و
 فی خلیفہ خواجہ حذیفہ بود و دے و عرس پیران میکردند و فقر را براغتبا جائز میدادند و مستحسب بطریق بختان کہ
 بسبتا ناست و زدن برگنہ است از ہیئت برگنہ بخارا و مارون قریہ است برضف و خور

از درون و حقیقت تهریت که در درگاه کوه واقع است و در سال از پیران اکبر و اولاد
 مکتوب و مکتوب تهری است از لوانج شام بر سر عیال الدین چشتی از مقام صدراعظم
 که اگر همه مسائل تمام شد با یک سر و کلاه حراستیم **ششم** خانوادۀ
عمیمیان سیجی بودند که خواهر حبیب علی و خواهر دگر و مرید و خلیفه عظیم العبد و اولاد
 بود در مقامات رک و تحریر و در استقامت دعا و طبری داشت هر طبع اگر مسلح بود و هر که
 ارادت او در جمیع سهار آمد خود را عصب و وسعت عثمان اکثر در کوهها سکونت داشتند
 و سر و سر و در متون مکتوب و در حاکم مقدار مشرب نگاه میداشت و بعد از هر روز یک
 دریا و پشته ترا و اطفا و نمود و در حوش و طيور با انسان الف سگر عتد **ششم** خانوادۀ
طیغوبیان سیجی بودند سلطان العارفين با مریط طامی که نام و سیجی و اس
 در تذکرۀ الاولیاء است که در صد و صد و شصت و شصت و در ده سال که
 حضرت امام معتمد صادق کرده اید از حضرت خلافت یافته و سر سید شریف صحرانی است
 رتبات علی بن حسن و اعظم مدبوس و نقل متعینات سده است که در ادب شیخ الویران
 حضرت امام اس و در بیت حضرت ویرا محب می و در عادت او و است به بحسب ظاهر
 صورت هر دو مال مشغول است و در لطائف اثر می بینید که از سبب محمی بر خود
 یافته است حضرت شیخ الواسع الویران مکتوب که در ده هزار عالم از پاییز در ده ماه
 در میان بعضی ایجاب پذیرد است و حق محاسب شیخ مسعود و شیخ محمود و شیخ ابراهیم
 شیخ احمد هر چهار کس شریف ارادت او و سبب سبب عمار علی صدق است آباد
 محاسب خود را محسوب نویسانند **ششم** خانوادۀ **کرخیان** سیجی
 خواهر معروف کرمی و در اندام و متعین است که کیفیت که الو حقه و نام در ده
 ضرورت است صاحب رتبات سبب شیخ معروف را و نسبت و این است
 پادشاه طاسی و در بحسب محمی و در الحسن مصری رحمه الله علیهما و در سبب

بحضرت امام علی رضا است و ایشان را با سلسله آباء اجداد خود الی خود نسبت و در ذریه الامام
 سید بن ابی طالب و سید بن ابی طالب که پدر خواجہ معروف علی نام داشتند کہ مولا حضرت امام علی رضا
 و گویند و سبب است آنحضرت سلمان مشہد و معروف سالہا در بان حجۃ خاص حضرت
 امام بود و از سبب خدمت با خلاص بچہ رسید کہ بشرف خلافت حضرت امام فاطمہ
 و بموجب اجازتش در کتب مختلفہ موضعی است از بغداد بر مسند ارشاد مریدان تنگ گشت و حق تعالی
 او را مقتدا سبب وقت و پیشوا سبب مشائخ گردانید کہ سلسلہ مشائخ ہفت خانوادہ سبب
 وسیلہ او بحضرت امام علی رضا رسیدہ بحضرت علی کریم اللہ وجہ منتہی میشود چنانچہ
 نوزستہ آید و برادری خواجہ داؤد و طائی کہ مرید و خلیفہ خواجہ حبیب عجیب بود و نیز
 فرقة خلافت خواجہ معروف کرخی دادہ است و جمیع مشائخ وقت طریق خواجہ معروف
 سبب رسیدند و در تربیت مریدان نفسی کبری داشت و ہر کس کہ بخدمت او ارشاد
 آورد بسبب متابعت پیر خود را منسوب بموضع کتب میساخت کہ خیال اکثر اوقات با ترک
 و تجرید در خلوت باشند و تلاوت قرآن و ذکر بسیار کنند و از خوف الہی بسیار میگردانند و خود را
 از ہر کس سدا تہ نہنم خانوادہ سقطیان سبب بودند خواجہ سری سقطی او مرید خلیفہ
 خواجہ معروف کرخی بود و در معاملات ترک و تجرید و ریاضت و مجاہدہ و علم فائزین داشت
 بعد از میر سلوک در ارشاد مشغول گشت اول سہ کس از ابنائ الملوک در حلقہ ارادت او درآمدند
 و از غایت اخلاص خود را منسوب بہ نسبت او گردانیدند سقطیان صاحب الدہر و قائم الملک بودند
 و فتوح کسی قبول نمیکردند بعد از سہ روز از خلوت بیرون میشدند و وقت شام از دہ خانہ
 و ریوزہ کردہ با یاران افطار میزدند و ہم خانوادہ چندیان سبب بودند سید الطاہر
 خواجہ چینی بغدادی او مرید و خلیفہ خواجہ سری سقطی است روزی سری سقطی را بزرگی پیر
 کہ از پیر ہم مرید کامل میشود گفت ابری چنانچہ از ما بنید الفرض کمالات او را از نجایاس
 باید نمود و بالاتفاق مقتدا و پیشوای مشائخ بود اکثر شاہ باذن در سلک و منسلک گشتہ

نسبت اما امداد و سهر جو ساحت اربکمال عس خود را بسوی بدو کرد و خدمت موی اسحق
 بنی مؤمنه النبی بنی ائمه کو با مخصوص در سال او وارد شده بود الفرحین حمید مایں ر قدم بولکل
 میرسد و در رانست و مجاهده سیاحت کو شید در هر جای عیب سے سب خلق میرسد
 اظهار سے بود نیاز و هم خانوادہ کار و نیاں میبود بدو کو امه ابو اسحاق
 کار روی خواجہ کو را میر کار روی بود و سے مرید و حلقہ الوعد انقد سیف بود و او مرید
 خواجہ محمد و دم او میرسد الطایفه خواجہ حمید تعدادی الی آخره خواجہ الوعد الشار
 ابو اسحاق و بود کہ ہم ترا و یاد ادم و ہم دین تو عالم اوار و طبل بوار کہ خواجہ الواسحاق
 را کہ کتب مطلوب است کار بیان در مایں خلق با حق مشغول باشند و اسما و عظم و دعا
 مآب الدرس سار جواتد و از و هم خانوادہ طوسیان میبود بدو
 سلام الدین طوسی اوار کار و طوس بود و شیخ نجم الدین کبری ادا کار و دوس و مایں
 یکدیگر احوب دینی بود و ما هم متفق است کہ ماساس ابو نجیب سهرودی رسیدہ گشت
 کہ عمر سسر آند فاما کار ما بد شیخ فرمود ما هم مایں داع مثلا نیم تا نگہ دست ارادت سکه
 ارد و سال حدائے رحم کشو دایں را و نکس مست ہر نہ کس با باغی بخند صحت شیخ
 و حمہ الدین الوحقص بن عمر بن عمویہ رسید بدو شیخ سرگودہ شیخ علا الدین را و شیخ کو
 مرید و مرست و مودہ و حرہ خلافت دادہ و صحت کرد کہ بدو کس شاما و انجی و سکن
 خود ہارفتہ خلق خدا را رساد نکند و شیخ نجم الدین کبری را جو المہ شیخ الوکیب کرد و مات
 ما با سال سهر و در رفتہ شیخ علا الدین بن طوس رفتہ بر مسند اربا و نشست و جمع مردم
 اقتدا الویسے کرد و بدہر کہ خلافت ارادت اربا کرد خود را بسوی بدو کرد و آتوسیان و بدو
 ہر دو نکس و شمس داشتند و سماح میکرد بدو مرا میر سے رسید و در نفس و لواحد و کرد
 خلق در مایں ایشا سیار بود و از ہر جا کہ چہ سے میر رسیدی خود بدو حوین ہر ایک کو
 و ہر چہ در مجلس ایشان می آمد موس و کار فقیر و عی را راقبہ میکرد و مایں ہر دو

بسیار داشتند سلسله طوسیان پیشش واسطه منتهی بشود و خواجہ جنید بغدادی الی آخره
 سیر و ہم خانوادہ سمروردیان پیسوندند شیخ ضیاء الدین ابو نجیب
 عبد القادر محمد بن عبد اللہ محمد سمروردی کہ قریہ است از قری البغدادی مرید و خلیفہ شیخ
 وجہ الدین ابو حفص بود شیخ مذکور چهار واسطه بسید الطائفہ خواجہ جنید پیسوندند
 ابو نجیب خرقہ خلافت از شیخ احمد الترقائی نیز داشت و شیخ احمد مذکور پنج واسطه بسید الطائفہ
 جنید میرسد و حال مقبول است شیخ ابو نجیب پیش از ارادت ده سال ریاضت کرده بود
 و بعد از ارادت و خلافت مدت شش سال ریاضت مشاقہ کشید و درین مدت خواب نکرد
 مردی عظیم القدر بود و نفسی بابرکت داشت ہر کہ بخدمت دے می پوست از عرش تا فرش
 پیش چشم دے و معنی بنماید و خدین مشایخ کہ در سلک او مشاک گشتند در خانوادہ دیگر
 کہ نامشده و انکمال اخلاص بہ مریدان او خود را منسوب بدو میساختند انداختن او مذکور شد یافت
 چهار و ہم خانوادہ فردوسیان پیسوندند شیخ نجم الدین کبری ادا کاہر فردوس بود
 بہ اشارت شیخ و الدین ابو حفص ارادت بخدمت شیخ ابو نجیب سمروردی آورد
 از دس خرقہ خلافت یافت شیخ فرمودہ کہ شما شیخ فردوس پیسند از ان خانوادہ فردوسیان
 پیدا شد و در نفحات مدنیہ کہ شیخ عمار با سکر اعظم اصحاب شیخ ابو نجیب سمروردی بود شیخ نجم الدین کبری
 از وی تربیت یافتہ نور علی گوشت و سلسلہ شیخ ابو نجیب شش واسطه بسید الطائفہ جنید پیسند
 پیسوندند و الغرض فردوسیان و سمروردیان و طوسیان و کازرونیان این چهار خانوادہ
 نمیرسند بخانوادہ جنیدیان و جنیدیان میرسند بہ سقطیان و سقطیان میرسند بہ کرخیان
 و بلکہ مشایخ این ہفت خانوادہ پیسوندند بخدمت حضرت علی رضا رضی اللہ عنہ و دے
 از پدر خود امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ و دے از پدر خود امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 از پدر خود امام محمد باقر دے از پدر خود امام زین العابدین دے از پدر خود امام حسین علیہ السلام
 اکرم اللہ وجہہ علیہم السلام الی آخرہ در معدن المعانی سلسلہ فردوسیان برین طریق

ابو نجیب
 سمروردی
 شیخ ضیاء الدین

ذکر نموده است که نوسه سده صاحب مرقه گوید یک شجره مشهور در میان در سلسله حضرت
 شیخ محمد الدین رکه را دیگر دوده اتم سده نام امام حسن نام امام حسن مبارک نام علی مرتضیٰ ششم
 صی الله عنهم طایر یک مرقه را امام حسن میر با امام حسن رسیده است از آن جهت واسطی
 و یک شجره قادریه سر واسطی حسن مثنی با امام حسن سر سده در تعالی است که شیخ نجم الدین
 کمری را مرقه از صاحب حواصی کمال را پذیر رسیده است بدین طریق که شیخ نجم الدین کبری
 صاحب سراج اسماعیل مصری رسیده است و مرقه اصل اود سده و سده نوسه رسیده است و
 اود سده سراج ماکبیل و سده شیخ محمد داؤد البیرونی که اودم العقیق اود سده اذالوا العی
 یس اورلس دوی اذالوا العیسم من رعیال دوی اذالوا یعقوب طبری و سده اذالوا یعقوب
 حمان للکی و سده اذالوا یعقوب کمری و سده اذالوا یعقوب السوسنی و سده اذالوا
 رد و سده اذالوا کمال را که علیه موم ابرار علی مرتضیٰ بود که ششم شیخ نجم الدین کبری امام
 دامت بود و میگوشید هفتاد مرید همچون خود است نصیب خود را و دوی بیگوشید نصیب خود را
 کمری و بیگوشید هفتاد مرید و کل اذیک سلح انما را اجماع کیا و در حضرت نجم الدین کبری و اجماع
 دالوا یعقوب کمری و دالوا یعقوب السوسنی در یک مذکور نام درین کتاب نوسه می آید
 نام سده یاں چهارده حالوده اصل و دیگر سده خالوا و فرغ این چهارده و تخرج
 سده انما را اجماع احوال و وارده حالوده که مشهور را که کرده می آید اکمل اصل یاں چهارده می بخورند
اول خالوا و قادریه غوثیه سده این سلسله از حضرت غوث الاعظم
 محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سره مرید و حلیه سراج الوسیع عبدالحمیدی بود و سده
 ارسنج الواسع علی القری با حضرت عبداللی آره رحمة الله علیه غوث الاعظم
 را یک مرقه از حضرت امام حسن الرضا طریق سلسله اجداد خود پذیر رسیده است بالفصل
 در حالوده قادریه همچون سلک را می نویسد و هم خالوا و لیسویه متاوان
 سلسله از حضرت حواصی احمد سوسی میر ترکت است و سده مرید و خلیفه حواصی یوسف سده

است . سه از خواجہ ابوعلی اندامی دمی از خواجہ ابو القاسم کرکافی و سه از ابو عثمان الغفری و سه
از خواجہ ابوعلی کاتب و سه از ابو نعیم رودباری و سه از حضرت جنید بغدادی قدس سره
انشاء الله ذکر ایشان درین کتاب نوشته شده است . آید خواجہ احمد بارشاد پیر خود در ترکستان برسد
ارشاد بنیت سموهم خالوا و کشف غشوا و کشف غشوا و کشف غشوا و کشف غشوا و کشف غشوا و کشف غشوا
و تالیدان او ست خواجہ بزرگ مرید و خلیفہ امیر سید علی کلال است و سه از محی بابا سوسی و
از علی رامینی و سه از خواجہ جمید و جمید غفری و سه از عارف دیوگری و سه از عبدالحق محمدی
و سه از یوسف پیرانی و سه از خواجہ ابوعلی الفارمدی و سه از خواجہ ابو القاسم کرکافی
صاحب رشتات گوید . شیخ ابو القاسم را انتساب در علم باطن بدو جانب است یکی ابو اسطغر
شیخ ابو عثمان الغفری بنید بغدادی و دیگری ابو اسحاق بالاکوشت و باز شیخ ابو الحسن
و سه را شیخ ابو یزید بطامی و ولادت شیخ ابو الحسن بعد وفات شیخ ابو یزید
برسته و تربیت شیخ ابو یزید و سه را بحسب باطن و روحانیت بوده است نه بظاہر و سه
و نسبت ارادت ابو یزید حضرت امام جعفر صادق است رضی الله عنه و نقل صحیح ثابت شده است
که ولادت شیخ ابو یزید نیز بعد از وفات حضرت امام است و تربیت حضرت سورا بحسب باطن و روحانیت
بوده است نه بحسب ظاہر و صورت و حضرت امام راضی الله عنه نیز شیخ ابو طالب یکی و نسبت است یکی ابو طالب
خودالی آخره و قدم بقاسم بن قاسم ابو یزید است که پدر و امام است و از فقہاء سبع بوده است و فی ظہیر
در علم ظاہر و باطن و در تربیت ارادت باطن و باطن فارسی است و پدر بعد انتساب نسبت باطن حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه و سلم با ابو یزید نیز بوده و مشایخ طریقت سلسلہ اہل البیت را رضی الله تعالی
عنہم اجمعین از حجت القاسم و حضرت و شرف که دارد سلسلہ الذہب نام کرده اند العرف
خواجہ بہار الدین را در آریستکی ظاہر و باطن شافعی غنیم الله بآوہ و در تربیت مریدان نفسی کبری
داشت بانکہ لتوحید سبکنا این عالم متعلق را با علم اموی میرسانید اکثر اولیاء مکمل از ان عالم
بزرگ بدید آرزو حضرت بہا الدین نوشتند را تربیت باطن از روحانیات خواجہ عبدالحق

محمد دانی میر لود و اس رباعی حضرت شیخ عبداللہ طسانی مدرس سر دوسے دوام جو آدمی واک
 است رباعی حناقی مدوہم سر دوسم مردم بہ اریاسے طلب سے نسیم ہر دم ہر گور
 خدا کسم سر توان دید ہر آن ایسا سدا جیسیم ہر دم بہ صاحب المعاس ار حواحد عبداللہ
 الرراق کہ در ہر حواحد عبداللہ احرار و لعل ہما کہ اکثر بر رگاں این سلسلہ مکس دور
 حاصل بیگزودہ ماہراں حواحد بزرگ حکم مالعہ سیراں مکس فالین مانی مشول لودہ اس
 دور حاشہ تحوہ مررا مہر جاں ناماں مہر کہ لعل حرا لعل عبداللہ اس است کہ آریابی کریم
 فالین مانی لود و ان قصیدی می لود مد شعری لیلیا کسی حوں اولوہ ار عبداللہ ہر دوسے
 منع العبداللہ ہر دوسے گوید کہ لعل خطاب مولانا ماؤ الدین اس از حاشہ مرشد
 ایسی کمالی لود و اللہ علیہ ار انکہ مہر علی حضرت ماؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ طرف لگی مقش کردہ
 و لعل گوید کہ حوں ناماں سے رست اور احوالہ سید امیر کلال کردہ لود و فرمود کہ لعل
 ماؤ الدین برمد و لعل رآمد ہر ظالمی کہ محرمت و سے میر سیدار میس لطرش مقش ہر
 ردل و سستہ پیش کہ ارال سب مطلوب سے ہوست و لعل سے آرید کہ میراں
 حودر العشر اسم اللہ دوستہ میدا کہ ردل مصوری تصور نماید نامو صوف لعلت انقلو
 بیٹ اللہ کردہ چہار صم خالوا و لودہ نوریم بنتا بلو و لودہ نوریم از شیخ الوالحس لوری
 است نام و سے اعلیٰ محمد لود و معروف است ماس السودی بید و سے ار لوراک
 کہ سہ سے لود میاں ہرات و مر و ملتاد و مولد و سے بعدا لود و ارادت و حرقت نہایت
 ار حاشہ حواحد میری سقظہ داشت ار اقران حمید است و محمد علی فصاحت و واللون
 مصریادیدہ لود و در طریق اساد قویلیتہ تمام دانت مدرس سر و پنجم خالوا و لودہ
 خضر و یہ مداسے این سلسلہ ار حضرت حواحد محمد حقرویدہ است و سے میر و علیم
 حواحد حاتم الامم لود و سے ار تعین السلی و سے ار حواحد امیر ایم و دوسے ار امام
 حواحد و سے ار امام بن العابدین و سے انامام حسن شہید بن علی مرتضیٰ کریم اللہ

از ابو حفص پرسیدند از میثاق که از بزرگ دیدی گفت از احمد بزرگ تر و بهمت تر یک کس را ندیدم
 و خلیفه عظیم القدر بود پیش اهل بصیرت حال قوی داشت در تربیت مریدان قدس سره
ششم خانوادۀ شطاریه عشقیه بنشاند این سلسله در هند از حضرت شیخ
 عبداللہ شطاریست و سے مرید و خلیفہ شیخ محمد عارف بود و سے مرید و خلیفہ شیخ
 محمد العشقی الخرقانی بود و سے از شیخ خدا قلی ماوراء النہری و سے از شیخ
 ابو الحسن الخرقانی و سے از شیخ ابی المظفر مولانا ترک الطوسی و سے از شیخ
 بابزید العشقی و سے از شیخ محمد المغربی و سے از سلطان العارفين خواجہ بابزید
 و سے از امام جعفر صادق بن امام محمد باقر الی آخرہ اول کسی کہ ازین سلسلہ دہلیک
 ہندوستان آمد شیخ عبداللہ شطاری بود بکلمہ پیغمبر و در ہر شہری کہ میرسد نقارہ می خواند
 اگر کسی طالب خدا باشد بیاید من بخوار سازم و در یاد جوینور اکثر مردم بوی تربیت یافتند
 مرد بزرگ بود و نفسے بابرکت داشت و تلقین ادرالشرکمال بود چنانچہ درین ملک اکثر
 سلسلہ اولان جاریست ہفتم خانوادہ سیمتہ بخاریہ کہ بواسطہ سادات
 میرسد در طائف اشرفی مینویسند کہ منشای جمیع فرقہ صوفیہ و نشاء ہمہ سلسلہ طالیفہ
 علیہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ است بتخصیص سلسلہ سادات و دودمان
 سعادت ایشانند اشرف الشہداء امیر المؤمنین حسین ارادت و خلافت و علوم الہی
 و حقائق نامتناہی از حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اخذ نمود و از سے بابا مہر بن علی
 رسید و از سے بابا محمد باقر رسید و از سے بابا مہر جعفر صادق از سے بابا مہر
 موسی کاظم و از سے بابا مہر علی رضا و از سے بابا مہر محمد تقی و از سے بابا مہر علی
 و از سے بسید علی اشقر و از سے بسید عبداللہ و از سے بسید احمد و از سے
 بسید محمود بخاری و از سے بسید جعفر بخاری و از سے بسید علی ابی المہدی
 و از سے بسید جلال اعظم بخاری و از سے بسید احمد کبیر الحق بخاری و از سے بسید الشاہ

وقرصد النورانی حضرت سید جمال محمود ہما ماں کما سیدہ ساس ہر دتمہ رابطہ
 مرقی موسیٰ کہ سا اس سلسلہ سادات بکار یہ سادہ ست مقامات عالیہ وی سہ
 اس بعد احاطت حارف و حواری مادات کہ اروی صا در ہما ہج کے از مطالعہ
 در میا بر ملا ہرت و مطہر العوامہ صدر العرائف بود و در بیع مسکون مسیح درویش
 مامد کہ کمار مت سے متعرف شد و بر اصطلات اشارتہ ار صد و چهل و حید مشائ
 اہل ار سادہ رسدہ بود و اما قرست و ار سادہ تمام ار شیخ رکس الین الوالع سہرورد
 و ار شیخ لیسر الدین محمود جستہ مامد در عا داں و سے ماحال ہں و سلسلہ حار ی
 سہرورد سے جیشتی سوم حال وادہ ساداب کہ مالاکد سب آلہ ص کمالات او اظہر ہں
 و در وف سورعت و قطب الارشاد او بود قدس سرہ بعد ار سے مقامات مذکور ہج
 خاتم سجدہ ار سے میر سید اسرف ہما گیر سیمانی سدر حمد اللہ علیہ ہشت خاندان
 زاہد یہ مسا اس سلسلہ از حواء مدر الدین زاہد اسید سے مرید و حلقہ خواجہ قمر الدین
 زاہد بود و سے ار حوائہ سہاب الدین زاہد و سہار حوائہ صدر الدین سہروردی دو
 ار حوائہ عید السلام و سے ار حوائہ عبد الکرم و سے ار حوائہ طیف الدین عبد الحمید
 بود سے ار حوائہ الو سہاں گار ردنی و سے ار حضرت حوائہ محسن دار مار یہ و سے
 و سے ار حضرت حوائہ ابو محمد روم کہ اعظم حلیہ سید الطائفہ حمد بود قدس سرہ
 و سلسلہ مذکور در ملا داب بسیار صالح ہں و مولیت عظیم دارد و در شہر جو پور سہرورد
 زاہد یہ است و بعضے مردم آن در داراں سلسلہ ہم مریدیت و نیم خانوادہ انصاف
 جیشاں اس سلسلہ بچہرت شیخ الاسلام حواء عبد اللہ انصاریت پیر برات قدس
 سرہ و سے مرید و جانیہ حوائہ الو الحسن جوفانی بود و حوائہ ہاتریت باہل از روم
 حواء ہایر مد لظامی است ملا ہر ارادہ و خلافت ار شیخ الو العباس شہاب و شب
 و سے ار شیخ محمد بن عبد اللہ طبری و سے ار شیخ ابو محمد جہریری کہ صاحب کتاب

منلیم و قبله وقت و غوث زمان خود بوده از عظم خلفا اسید الطائفه خواجه جنید است
 که بعد از جنید ویرایجا سے حمید بر سوار شد و نشانده این سلسله بالی قدر در زراستان
 مخصوص در دیار هرات شهرت منلیم دارد و حضرت خواجه عبداللہ قبلہ حاجات و صاحب
 آن دیار است شیخ الاسلام و غوث و قطب بود قدس سرہ و ہم خانوادہ صفیہ
 نشا این سلسلہ از شیخ صفی الدین اسحاق از دہلی است و سے مرید و خلیفہ و داماد شیخ
 زاہد ابراہیم کلمانی بود و سے از میر سید جمال الدین تبریزی دوی از شیخ شهاب الدین ابراہیم
 و سے از شیخ رکن الدین سنجاسی و سے از شیخ قطب الدین الابرہری و سے
 از عظم خلفا شیخ ابو نجیب السمر و سے است قدس سرہ الی آخرہ منتهی میشود
 بسید الطائفہ خواجه جنید بغدادی این سلسلہ بسیار شایع است در ملک عراق
 و خراسان در زمان شیخ صفی الدین آن قدر مردم بوسے تربیت یافتند و فیض گشتند
 کہ از دیگر مثل کچھ شنیہ میشود در ارشاد فرمید ان قبولیت تمام و نفسی کبری داشت
 قدس سرہ یاز و ہم خانوادہ عید و سے نشا این سلسلہ از میر سید
 عبداللہ الکی العیدروی است الملقب بعیدروسی و سے مرید و خلیفہ شیخ ابو بکر ابو
 و سے از شیخ عید الرحمن و سے از شیخ مولی و سے از شیخ علی و سے
 از شیخ علوی و سے از شیخ محمد بن علی المقدم و سے از حضرت شیخ ابوبکر
 مغربی و سے بچند واسطہ بسید الطائفہ خواجه جنید بغدادی میر سدا الی آخرہ رسید
 عبداللہ عیدروس از خانوادہ سمر و ردیہ نیز خرقہ خلافت داشت و سلسلہ انساب
 بحضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ منتهی میشود و مردی بابرکت و عدیم المثل بود و کلمات
 حقائق و خوارق عادات عالی از و سے بطور سے آمد سلسلہ او در دیار عرب عدن
 و کبریات احمد اباد بسیار منتشر است جامع علوم صور سے و معنوی شیخ علم اللہ انتہی
 و قدوہ ایرباب طریقت شیخ بہاء الدین محمد خراسانی درین سلسلہ بودند و از و ہم

خانوادہ قاضیہ مدوحہ امداد پر سلسلہ کہ و در امور سر سلسلہ کہ و امداد
 بہانہ محمد قاضیہ و مریدان سے و گرد ہے کثیر اس سر سلسلہ قدر داشتند اس سلسلہ
 اور سببیت در در مائیم و در مائیم رہا سلسلہ اس سلسلہ کہ کو اساس
 و گرسا و حد قلدہ ہوتا حسین لٹے و مریدان ایسا و سبب شمس الدین تشریف و مریدان
 و اصحاب دے و دیگر اہل القدر مثل شیخ محمد الدین عراقی و حواہ اسحاق معری و حواہ
 شیرازی علی بن النعمان سدا رسا و ماراں ہر حال و حد قلدہ رشتہ بود و امداد آں کثیر
 ہمیں مشرب سلسلہ ہستہ در آں سلسلہ باطن سکون شدہ چنانکہ در نقیحات
 آورده کہ محمد مت مولوی روم معانی النعمان امامت کردہ حد سبب شیخ صدر الدین
 قنوی سیراں حواہ بود مولوی گفت نام و دم اندالیم نہ حاکم میر سیم می شہیم و سے
 حوریم امامت ما اہل نقیہ و نکس لائق امداد سارت محمد سبب شیخ صدر الدین کردہ امام
 شدہ و در اطاعت اشرافی سے نوید کہ اس سلسلہ سران حبت حواہ الوہامہ امداد
 تا ان زمان اکثر حواہ گاہ حبت ما امداد بود و کرامات و حواہ عادات عالی و اشیا
 نو جو دی آمد و کہ اس سلسلہ رشتہ بود و حد سبب حواہ حواہ حضرت شیخ و مریدان
 گمکن و حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صاویہ حضرت شمس الدین ترک و میر سید محمود گویا
 لطیفہ و شیخ احمد عبدالحی ہر و مولوی صاویہ سیر و ہم خانوادہ و حد سبب
 این خانوادہ اس حضرت علی الدین عدا راست و در سالہ اماں محمود می کہ نصیبت
 شیخ محمود مرید حضرت مدبر الہی مدارا ہست می آوردہ اماں الواسحاق شاستہ
 در ملک سوسے علیہ السلام و اور مدائن ہارون علیہ السلام و شاگرد حدیفہ شامی بود
 و توفیت در نور و اکملی رادر سبب گشت و ویرا مداراں گویہ کہ مدارا و توفیت بود و
 تکمیل و ارشاد و روح امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ حاصل گشتہ و بعضی نسبت
 امداد ویرا سوسے یحییٰ و شامی لایحی سکندہ و اس راست می آید چنانکہ در زمان

طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت بسیارست مگر تربیت از روح در میان آمده باشد
 بهر حال بدیع الدین مدار از مشائخ کبار بود و این خالو او مداریه که از وی ظهور یافته
 اند از مادر او سیئه نیز گویند رحمة الله علیه تمام شد ذکر خالو او را که مذکور بطریق
 اجمال نقل تمام اسامی رجال الله قطاب و غوث و غیره صاحب
 مرآت و اقتباس از کتب معتبره بنویسد که از وقت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 وسلم او تا در این زمان همه وقت در سلک سلاسل مذکور بودند و تا ظهور حضرت عیسی
 و حضرت امام محمد جدی خواهند بود و بلکه کشیج علاء الدوله سمنانی در کتاب خالو او
 عروۃ الوثقی نوشته است که از زمان آدم علیه السلام گرفته تا وقت پیغمبر ماصلی الله
 علیه وسلم رجال الله بر اسی محافظت عالم همیشه بودند و تا ظهور عیسی علیه السلام و امام
 محمد جدی خواهند بود و قوام عالم از ایشان است و نیز در آنکه در زمان حضرت رسالت
 صلی الله علیه وسلم قطب ابدال عصامه قرنی بود و عمر اولیس قرنی ازین سبب آنحضرت
 گاه گاه فرمودی که مرا بوی رحمت رحمن او سوخته عین می آید آنکه قطب ابدال منطوقی
 صفت الرحمن است چنانچه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم منظر خاص تجلی ذات
 الکوہیت است چون قطب مذکور وفات کرد ابن عطاءمه احمد عربی از ویسی بوده میان
 یکدیگر و بین بجائی او قطب ابدال شد و بلال حبشی و جذیفه یافعی در آن وقت از جمله
 بیفت ابدال بودند علی بن ابی القیس سیکه پیرو و دیگری از خلق بر آورده بجائی وی نصب
 نمیکند و هم و سگ گوید که ایشان مانند می باشند در صفات بشری یعنی پیغمبرند و
 نشانند و بول و غائط میکنند و بیمار میشوند و دارو میکنند و زن میخواستند و فرزندان و
 اسبابه و اموال و اطلاق دارند و مردم با ایشان حدیث بر نه و تکرار میشوند و اینها را
 حق تقابل جمال حال ایشان از نظر مردم مستور دارد و اولیا فی تحت قبائی لا یغیرهم
 غیرتی برین مشاهد است و مقتباس الانوار است که حدیثه یافعی پیغام نشان بدان

حضرت محمدی مرساید و احضرت میر بایستان سلام مرسایه و ایمان سروا و مجمع
 مشهد و علم کتب و سنت از واحد میگردد و ما ماموب او نماز میگردد و اما غیر از حیم
 رضی الله عنه کسی دیگر از ایشان را امیدید و در کتب کشف المحجوب است که حد او نیز سجاد نقاش
 رهاں موسی را مانی گردانده است و اما در اسب انکار آن کرده تا بویسته انما
 حق و محب صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر شده باشد و درایت را اولیا علی عالم گردد
 تا محرم جدیت و راگتند و راه مالک نص را در بویسته از آسمان ماراں ترک است
 اقدام اسان آید و در متن مانات بعدا سے احوال اسان زود و در کافران اسلام
 حضرت صحت ایسان ماسد و هم در مکتوب هشتم یحیی مختیری است که اسان چها پیرانند که
 مکتوبان اند و میگرد مگر اسان صدق حال خود را ماسد و اند کل احوال از خود دارد
 مستور ماسد و هم در مکتوب دهم در لغات است که اسان در حدیث وارد است و سخن اولیا
 مدین مطلق و مراد و اس میجر همان گشته است در لفظ الف اثنی اسان که اکثر
 مکتوبان ظاهر در لسان صرا ساینده غیر از خود اهل مطلق انشا را نشاست و هم در مکتوب
 است اما انما که اهل عقل و حقد اند و در مکتوبان درگاه حق اند پس بعد اند که مر اسان را اسان
 خواستد چهل دیگر اند که اسان از ابدال خواستد و صحت کس دیگر اند که انشا را ابر خواستد
 و بیج دیگر که مر اسان را تحا جوان و حیا دیگر اند که انشا را او ما خواستد و عه دیگر اند که اسان
 نشان خواستد و یک دیگر که مر و را غلط خواستد و اسان مکتوب دیگر را نشان خواستد و اند را مود
 ماذن مکتوب که میحتاج ماست به در حدیث اسان مر و س و ماطی است و اهل حقیقت صحت
 اس مجمع اند صحت کتب فو حات بکیر رضی الله عنه در فصل سئ و یکم اوقات نقد و بود
 و هشتم از اثنی رجال پیشگاه ابدال گفته است و در انما ذکر کرده که من انما شایسته من
 را بصحت اقلیم گردانیده و در حدیث اسان مدکان خود برگزیده و اسان ابدال نام نهاده
 و خود را بر اقلیمی را یکبار از آن جهت س گاه امید دارد و گفته است که حق در حق که مانتان

جمع شده ام و بر ایشان سلام گفتیم و ایشان بر من سلام گفتند و بایشان سخن گفتم و فرمودند
 زیرا که ایشان سخن سنیان را نمی شناسند و اکثر شیخانیان را می شناسند و فرموده است که مثل ایشان
 نیز ندیدم مگر یک کس و قورنی شیخ طریقت شیخ فرید الدین طار قدس سره گفته است
 قومی از اولیاء الله عزوجل باشند که ایشان را مشائخ طریقت و کبار حقیقت اویسیان
 نامند و ایشان را از ظاهر پیری احتیاج نمود زیرا که ایشان را حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 و سلم در حجر عنایت خود پرورش میدهند و واسطه غیر ایشانکه او پس را داد و نذر رضی الله عنه
 و این عظیم مقامی بود و پس عالی تا که انبیا رسانند و این دولت بکبر و سزایند **الک**
فصل فی بیان کیفیت حق شناسی بعضی از اولیاء الله که مثالبان اخفرت از صلی الله
 علیه و سلم بعضی از طالبان را تربیت بحسب روحانیت کرده اند بآنکه او را در ظاهر پیری باشد
 و این چهل و نه در اصل اولی باشند و بسیاری از مشائخ طریقت را در اول سلوک توجه باین
 بوده است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم کرکائی طوسی را که سلسله مشائخ حضرت
 ابوالخباب شیخ نجم الدین الکبری بایشان می رسد و از طبقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن
 خرقانی از قدس الله تعالی ارواحهم در ابتدا ذکر این بوده که علی الدوام گفتی او پس او پس
 صفا حسب رساله خانواده میگوید که در کتاب فصل الخطاب احوال رجال الله از فتوحات
 مکی نقل کرده است که همه دوازده حضرت اند موافق ائمه اثنا عشر و حدیث الاثنی عشر من بعد منی اثنا عشر
 خلیفه هر حضرتی از یک امام انتم فیض میگیرید چنانچه حضرت میر سید محمد مکی عین ترجمه کلام حسب
 فتوحات مکی از شیخ داود قیسری قدس سره در کبر المعانی نقل کرده و برین پنج تفصیل داده و تفسیر
 نموده است و گفته که همه رجال الله و وقت را ملاقات کرده ام و از هر یک بپوشانیده ام و مقامات
 همه را مشاهده کرده ام اول اقطاب دودم غوث سوم امامان چهارم اوتاد پنجم ابدال ششم انبیا
 هفتم ابرار هشتم نقباء نهم تجا و دهم عمده یازدهم مکتومان دوازدهم مفردان پس باید دانست که
 قطب عالم در هر زمان یک میباشد و وجود و جمیع موجودات سفلی و علوی بوجود قطب عالم

قائم است و دوار و اقطاب دیگر اند و گرانمایه شریحاً سے خود کرده آید و
 مایه دالست کہ قطب عالم رافضی از حق نقالے بیواسطہ میرسد و قطب عالم را
 قطب اکثر و قطب ارساد و قطب الاقطاب و قطب مدار سرگویند کہ قیاس موزون
 معنی و علوی اگر کتب وجود دوست در افق آس است کہ علامت قطب
 ارساد است کہ نور یکس کہ رنگ سہر وار دو گاہ گاہ نور سرح در میان او نماید
 و صاحب از ہر اطراف دائمی میں دید و چشم کسادہ و چشم مستہ ہمہ را بیند
 و بحقیقت آن نور خاصہ مصطفیٰ است کہ نور سے رلواند امتہ و این قطب مدار را دور
 میاں شد کہ ایسا را صاحب فتوحات کی اما ماں سے نامہ کی بدست راست میاں
 و دوم بدست چپ بدست راست عبد الملک است و بدست چپ عبد الرزاق است
 و یہ ہیں کہ ماں عبد الملک را روح قطب مدار میں منکر دور اہل علویں افلاک میں مایہ
 یسکہ کہ نامش عبد الرزاق است از دلی قطب مدار منس منکیر دور اہل معنی و افاقت میاں دور
 قطب مدار را در احوال کند و معنی ہو دور بر من عبد الملک قائم معاس گرد و اسم قطب مدار
 عند اللہ سے ماسد سے در آسمان و زمین اور اعدائے گوید اگر دوام دے دیگر راستہ
 علی ہذا الصیاس مع رجال اللہ را در باطن ماں دیگر سوجا سد ماں سے آن شخص مخاطب
 میسکہ و یہ بسیار شد الرزاق کا سنے عبد الملک ماسد و اندالی را بدلا کہ رقیب اس را بدلی
 اس را او کا سنے عبد الرزاق ساسد من عبد الملک قطب مدار سود و عبد الرزاق عبد الملک
 گرد و اندالی را نور در محل عبد الرزاق ساسد من عبد الملک قطب مدار ساسد من عبد الملک
 علی قلوب الامناء و علیہم السلام اس دوار دہ اقطاب اند کہ رقیب سے اندا ہستند
 قطب اول رقیب نوح علیہ السلام و رد او سورہ یس بہم دوم رقیب ابراہیم
 رد او سورہ اخلاص ستم رقیب موسیٰ رد او سورہ ادعا و نصر اللہ ہمام رقیب
 عیسیٰ رد او سورہ فتح خیم رقیب اذکر رد او سورہ ادبار الرزاق الارض ششم رقیب

سلیمان وردا و سورہ واقعه مفتیم بر قلب ایوب وردا و سورہ بقرہ مفتیم بر قلب الیاس
 وردا و سورہ کاف مفتیم بر قلب لوط وردا و سورہ نمل دهم بر قلب یحیی و وردا و سورہ النعام اید
 بر قلب صالح و وردا و سورہ طه کو اید هم بر قلب شیت و وردا و سورہ ملک است یکله اقطاب مذکور و وازده قطب اند
 حضرت عیسی علیه السلام و مهدی علیه السلام از ایشان خارج اند بلکه آنان مکتوبان اند از قسم مفردان
 و قطب ابرقرب محمد علیه الصلوٰۃ و السلام می باشد و سکونت میدارد در شهر کرمان و اقطاب وازده گانه
 محکوم قطب مدار اند و هفت قطب در هفت اقلیم اند و پنج اقطاب در ولایت یمن میباشد
 و ایشان از قطب ولایت گویند و اقطاب اقالیم را قطب اقلیم گویند و فیض قطب عالم
 بر اقطاب اقالیم دارد است و فیض اقطاب اقالیم بر اقطاب ولایت دارد است و
 فیض اقطاب ولایت بر سائر اولیاد است بهرین نوال فیوض بر سائر اند تا قیام قیامت
 میر سید محمد جعفر کلکی در بحر المعانی مینویسد چون ولی ترقی کند قطب ولایت
 گردد و قطب ولایت قطب اقلیم شود و چون قطب اقلیم ترقی کند بعد الرب که وزیر ارب
 قطب ارشاد است رسد و این قطب اقلیم ابدال باشد بر قلب اسرافیل علیه السلام
 او را قطب ابدال گویند بعد به مرتبه سوم محل قطب ارشاد گردد یعنی قطب عالم پس هرگاه
 که قطب عالم را حیات وافر باشد و در سلوک بود و ترقی کند بمقام فردانیت رسد
 او هم آنجا مینویسد که حضرت شیخ نصیر الدین محمود چشتی در پراخ و بلوی مدت بست
 و هشت سال و سه ماه و در روز مرتبه قطب مداری بودند بشرط تحمل این مرتبه داده شد و در
 چون تحمل را بسر بردند بعد از مدت مذکور در مقام فردانیت نزول فرمودند در آن مرتبه اسم
 مبارکش اقطاب عبد الله بنو اند چون در مقام فردانیت بعالم نقار حلت کردند و وزیر
 یحیی ایشان شیخ نجم الدین و شفی که عبد الکاب نام داشتند یکا سه ایشان قطب ار
 شدند و قطب مدار از عرش تا فرش و تا شری متصرف باشد و چون ترقی کرده بمقام
 فردانیت رسد تصرفات محو شود و چرا که فردانیت مقام انبساط و روانست نیست پلوس

مراد است مراد او همه مراد حق گردد و در قطب اشرقی از صاحب متوجات کلی لعل
 میکند که حضرت رسالت یا به پیش از بهوت در او بوده و حضرت علی السلام پیر در او است
 از بحر العالی کوس دارد که مراتب اقطاب و قطب یار صاحب اقطاب اسباب اند که اگر ولی را
 از ولایت معزول کنند دیگر را کما می آید و نص می کنند و انصاف می گویند که قطب
 عالم است اگر او خواهد که اقطاب را از مقام طاعت معزول کند و او را دعوت اقطاب
 دعوت دیگری سر مرتبه قطب و قول حضرت سح علاء الدوله سمرقانی قطب ارباب و اولاد
 شمس است که بر نام عالم نامد و قطب ابدال را ولایت قمری است که هر یک اقلیم
 سکند العرص قطب ابدال بر شمس جمیع ابدال اسباب است و جمیع همه را صرف نماید در عالم
 اسباب را حصایض است محمد صلی الله علیه و سلم و خود اقطاب را و ماد و کما و ابدال است
 در اسباب در حدس مرفوع از آن رسد و می آید که ابدال چهل مرد و در آن ابدال
 آنکه ارباب پیدا آرند و ابدال در بدنه و تن مردی و بی دیگر را و همه با ابدال هم از جمیع
 است و بعضی مساجع عظام گفته که حکمت آنکه تبدیل کرده اند صفات و سمیه با صفات جمیده
 و منسلخ شده از صفات بشریه و رواست کرده اسباب را خلا و دیگر کمالات الاولیا
 طریقه را و در وسط اسباب است که عالمی می باشد و درین ابدال مرد و ما سجد حلیل الرحمن عالم العوالم
 و السلام که بایشان قائم است درین و سر کنت اسباب آب و آه و بنشیند مردم و آن
 مدی که در کامل آورده که است و در کس از چهل تن پیام می آید و هر چه عراق و چهل
 امر الهی را بدقتش شود و قائم شود و قیامش مریض است از احمد و مسعد
 و اکو نیم در علیه ادا عمر مرد و آ آورده که و مودا حضرت صلی علیه و سلم که اعیان است
 یا الصد کس است و ابدال چهل اند و با الصد کم مشهور و چهل و اسباب در نام روی زمین
 ما شد و هم در جمله از اسب و در صلی الله علیه آورده که و مودا حضرت صلی علیه و سلم
 چهل مرد آید از است که دلهاست ایشان را در دل اراهم است و می کند خدا ایشان

ببرکت ایشان بطاراد خلق گفته میشود و ایشان را ابدال در دنیا گفته اند این در برابر دوز و مدینه
پرسید این مسعود و چه چیز یافته اند ایشان این درجه را فرمود بسخا و غیر خواهی مسلمانان یعنی دنیا و دوز
شریک اند با مسلمانان اما صفت خاص ایشان که بآن یافته اند این درجه را این وصف
است و مرآة ربوبین ایشان مانند غلیل الرحمن بودن ایشان است در صفتی از صفات
کمال که اخیر صفات باشد شریک با و سه علیه السلام و این است معنی آنچه قوم میگویند
که هر ولی بر قدم نبی است نه مثل در جمیع صفات حاشا و نقلست از خواب معروفی که هر که
بگوید یا ایها الذی یزکک الله الرحمن الرحیم یا محمد بنو بیاد اولیاده اجمالی اذ ابدال در حلیه هر روز و بار گفته
باین لفظ اللهم صل علی محمد و آل محمد فرج عن امة محمد اللهم ارحم امة محمد و در بعض روایات
آمده است که نشان ابدال آنست که زائیده نمیشود و مرایشان از اولاد ایشان نیست نمیکنند
چیزی را و از زید این بارون آمده که ابدال اهل علم اند و امام احمد گفته ابدال اگر اصحاب
حدیث نباشند پس چه کسان باشند و در تاریخ بغداد خلیف اذ کتابی آورده است
که گفت نقیاسید اند و نجما هفتاد و یک لاجمل و اخبار هفت و عده چهار و غوث یکی مسکن
و مطرب است مسکن پنج و مطرب یک ابدال ششم اخبار سیاح اند و زرین و عده در گوشه های زمین اند و
مسکن غوث یک مبارک است و چون عارض میگردد امر عام دعا میکنند و اجمالی مینمایند
و بر آمدن آن حاجت بعد از آن نجبا بعد از آن ابدال بد از آن اخبار بعد از آن عده اگر مستجاب
و عا س ایشان فها و گرد اجمالی میکنند غوث و اجابت کروم میشود و عا س غوث پیش
از تمام شدن و در فضل الخطاب خواجه محمد یار سائید که بقول صاحب فتوحات که
القطب را نهایت نیست بر هر صفت قطبی میباشد چنانچه قطب زها و قطب عباد و قطب
عرفا و قطب متوکلان چنانچه در نفحات حضرت احمد جام قدس سره را قطب اولیا دانوشته
است و در تمام ربع مسکن یک تن میباشد که او را قطب ولایت گویند قطب جهان
و قطب جهانگیر عالم نیز نامند که جمیع اقسام ولایت از و سه قوام دارد علی بن القیاس

بر سر معانی قطعی باشد براسه مما قطعت آن مقام و سر میفرمایند که براسه میبایست
 هر روز در باب عالم یک ولی الله میباید که قطب آن قریه است خواه در آن قریه باشد
 یا ستد خواه کادران العرص اگر کثرت ما اند در تحت یکی اسم بادی سرورش میباید
 و اگر کادران اند در یک اسم بقی هر دو صفت یک ذات اند من قیوم و میرسد بخود
 یکی میفرمایند که سادای حضرت لایزال از جسم حلائق مسور اند چنان حال و احسان
 کامل انسان را اندام و بدن از ایشان گردیده است کس اند که آنحضرت صلی الله علیه و آله
 نشان میدهد نموناهای استی و اسب و اسب ابدال در هیئت اولیم اند هر یکی در اطمینان
 میباید و وادرسای فایز این اولیم و دیگرند و چون یکی از ایشان آمده است آید یکی را
 از صفاتی محاسن او نصیب کند نموناهای است و در مشارب هفتابی علیه السلام اند که از آن محاسن
 در اولیم اول رطب اراهم علیه السلام است و بعد از او در اولیم دوم رطب موسی علیه السلام
 و بعد از او در اولیم سوم نوح علیه السلام و بعد از او در اولیم چهارم یونس علیه السلام
 و بعد از او در اولیم پنجم رطب یوسف علیه السلام و بعد از او در اولیم ششم رطب
 عیسی علیه السلام و بعد از او در اولیم هفتم رطب آدم علیه السلام و این هفتم ابدال
 حضرت جبر علیه السلام است و در طبع ایشان آدمی و موسی است و هم میفرمایند که هر یکی
 اسالی معارف و اسرار الهی عارف اند و ما صد کواکب سعد الله تعالی در ایشان همه تاثیر
 داده است و دو ابدال از هفت که در عهد العا در عهد العا بر و ولایتی و ما رومی که قدرت
 و ما قدرت است اسالی قهر و مهر نام رد میباید و اگر مقهوری آن ولایت و آن قوم بواسطه
 اقدام ایشان میباید و سعد و یماه و هیئت ابدال در کوه ساکن اند و حور و زن ایشان
 اشکم در خاست و طبع بیابان و ما معرفت کمال معاد میری و طبعی میباید و در عهد
 صبح از عهد الهی مسود و منی الله عهد مرویست حکایت آن نده طهاره نفس جلوه نیم علی رطب
 آدم علیه السلام و از رعنون قلوبهم علی رطب موسی علیه السلام و از سید قلوبهم علی رطب

ابراهیم علیه السلام و نه خسته قلوبهم علی قلب جبرئیل علیه السلام و لد اربعه قلوبهم علی قلب
 میکائیل علیه السلام و لد واحد قلبه علی قلب اسرافیل علیه السلام و چون یکی از اینان فوت
 میشود بجای او از چهار و بجای چهارم از پنج و بجای پنجم از هفت بجای هفتم از چهل و بجای چهل
 از سیصد و بجای سیصد از هزار و صدوفی سیرت انصیب میکنند و این جمله بلا برترتیب
 مذکور فیض از قطب ابدال میگردد که دل او بر دل اسرافیل است و هفتم میر سید محمد کی گوید بدلا
 چهار صد و چهار اند سیصد و شصت و چهار را ذکر کردیم و چهل دیگر اند که قال علیه السلام و بدلاء
 ائمتی اربعون رجلا اثنا عشر بالشام و ثمان و عشرون بالعراق صاحب ثمانات القدس
 من آرد که هر یک از اولیا من حیث الولاية والا سجد و زیر قدم بنی از اینها اند علیه السلام سیغه
 امیر اربعین آن ولی جهان اسم است از سما و آسمان امیر اربعین آن نبی است لیکن بدلاء اربعین دنیا علیه السلام
 کلیات اسم اند و بدلاء اربعین آن که زیر اقدام ایشان اند رحمهم الله بزیات آن اسما و حدیث صحیح و حق سیصد
 از رجال الغیب آمده که چند تن از ایشان بر قلب ابراهیم علیه السلام باشند و چند تن بر قلب
 علی بنیا و علیه الصلوة و السلام در کاف ائمتی تنبیه که آنحضرت صلوات الله علیه
 جمیع عالم را در قسم فرض کرده اند نصفی شرقی و نصفی غربی از عراق نصف شرقی خواسته اند
 چنانچه خراسان و هندوستان و ترکستان و سائر بلاد شرقی و عراق داخل است و ایشام نصف
 غربی و بلاد مصر و مغرب و غیره همه داخل شام است پس فیض از چهل تن مذکور بر تمام عالم ناشی است
 و صاحب کشف المحجوب و اکثر مشایخ همین چهل بدلاء مذکور را چهل ابرار قرار داده اند هر دو حال
 مقبول است و میر سید محمد جعفر کی در بحر المعانی میگوید که چهار او نادانند که در چهار رکن عالم ساکن
 باشند یک عبد الودود و دو را در مغرب و دو عبد الرحمن را در مشرق سوم عبد الرحیم را در جنوب
 چهارم عبد القدوس را در شمال ملاقات کرده ام یکبار بجای دیگر بعد فوت او دیر رسانند
 چهار رکن عالم بود و این چهار او تا و معبود است و امیر سید محمد گنبد را زور ملغوفه و جامع الکلم
 پیغمبر باید که ابدال براسه قبضه دل زعفران با شیر آتش کرده میخورند آنرا که در میان خویش

و بعضی رتبت هشت سال و نیم ماه و دو روز و بعضی رتبت پنج سال و بعضی رتبت
 دو سال و یازده ماه و رتبت روز و بعضی را نوزده سال و پنج ماه و دو روز و از
 و سه سال و چهار ماه و نیم باشد و از نوزده سال و پنج ماه و دو روز نقصان بخور
 اگر در عمر باوند کور تقدیر میرسد رحلت میکنند و آنکه در سلوک بمرکز کور ترقی میکنند در مقام
 افراد میرسند و عمر افراد پنجاه و پنج سال است نه زیاده نه نقصان اگر در مرکز کور تقدیر میرسد
 رحلت میکنند و آنکه بمرکز کور در سلوک ترقی میکنند بقطب حقیقی میرسند و عمر قطب حقیقی
 رتبت و سه سال و ده روز است این مقام مقام معشوقیت یعنی قطب وحدت و مرتبه معشوق
 است که هر چه معشوق گوید حضرت حق آن کند آسمانی غریزه قطب از متصرف و افراد متحقق از عرش
 تا اثری است و قطب مدار همیشه در تجلی صفات است افراد همیشه در تجلی ذات است و
 قطب مدار خاص است و افراد اخص است و بعضی اولیا در تجلی افعال و بعضی در تجلی اسما
 و بعضی در تجلی آثار و بعضی در مقام صحو و بعضی در مقام شکر و بعضی در هر دو باشند اولیا
 این مقامات اکثر اند اما اهل فردانیت بیرون از این مقامات تجلی دارند و فردانیت بی مقام
 امی محبوب طایفه افراد را تقدیر نیست بسیار اند و از چشم مردم ظاهر ستوراند مگر آنکه قطب است
 و بعضی اقطاب ایشان را دارند و بنید هرگاه که افراد کامل که ظاهر و وجه تفرع علی مرتضی اند در سلوک
 ترقی کنند بر قلب سالت پناه صلی الله علیه و سلم نیز در سلوک ترقی کنند بقطب حقیقی که مقام معشوقیت
 یعنی قطب وحدت رسد امی محبوب در نهایت این مقام از کل اولیا و دو کس میرسند
 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی و حضرت شیخ نظام الدین اولیا و بدو فی امی محبوب
 فردانیت مقام لاهوت است و لاهوت در اصل لاهوت کالاهوت است تا زیاده از قانون
 عرب است که چون کلامی مخالف گویند چیزی حذف کنند و چیزی زیاده نهند تا نامحرمان
 محرم از حقیقت باشند پس لامنع است یعنی افراد را تجلی صفاتی نیست و به واسطه ذات است
 یعنی لاهوت که تجلی ذات پس اهل فردانیت او در مقام لاهوت است یعنی تجلی ذات لاهوت خود یعنی فردانیت

مقام میت که حاج ارشستش گانه چید و است و این اعظم مقام که اصدا میگردد و در مقام است
 ماسا و محار مقام گوید که مقام لایبوت است اما مقام ندارد و آنچه که صاحب بحر المعانی بیان
 ار عالم الیقین و در عین الیقین میت بلکه است و حقیقت الیقین است و اصل این مقام حصر و
 یعنی مقام حصر و کسر حلق و داین مقام قطب عالم متصرف است از عرض تا اثری که حصر و کسر و حصر
 است و قطب عالم افیض از عرض است که تعلق بعیریت و نصیبت دارد و این مقام را چه بگویم
 ارال گوید که کرامات و تجرات اولیاء و اولیا این عالم است و در این عالم حصر و کسر مقام فردا نیست
 است یعنی لایبوت و در عالم فردا میت حصر و کسر است اما افراد قادر اند بر عالم حیرت اگر
 بر حصر و کسر مشغول شود و در امت که کمالی ذاتی است بر احد نیست آنست که او را تصور باشد
 چرا که مقام و در امت مقام لایبوت است صاحب کسب حصره و فصل الزمان است این
 و خضر را رجال الله گفته است قطب افراد را است که استقامت نمود و استقامت دایه حیدر است و
 و ارشاد می نامد که کانی کث القوم در مکتوب عدد و است و چهار شیخ شیخ محمد القادر و شیخ
 قدس سره مستور بود و سنو ال قدیمی حراتش این مصمم در دل نود و هجده کرده اند که
 در مکتوب بار و هجده حضرت شیخ میرزا محمد بن میرزا قدس سره می آرند که در حیات الاولیا
 از حضرت رسالت یا صلوات الله علیه و سلم منقول است که در عصری جمیل کس با سید
 که دل انسان چون دل موسی علیه السلام بود و بهت کس باشد که دل ایشان چون
 دل ابراهیم علیه السلام بود تا آخر حدیث ما آنجا که میگوید یک کس باشد که دل او چون
 اسرافیل علیه السلام بود پس ازین حدیث ظاهر او و غیر فهم میشود یکی ثبوت دل از این
 دوم ثبوت او و بیغام مران و باراد مکتوب حضرت قطب عالم سنی که معبر میشود که
 در سینه دل ندارد لاجرم در سر آمده غافل گردد و در قفا وجه التوفیق با طیف تمام بیان فرمایند
 جو این مکتوب فصلی حرمی که باعث ارعاض عالم تقدیر و طهارت است نقاص و فصلی که میسازد که در کمال
 است که بیضا بر این جمله ملائکه فضل و

که ملائک دل ندارند و در سراسر پرده خالص گذر ندارند آنکه دل دارد خلیفه و رحمان است و متین
 سبحان است و بهم نیکو آید الله تعا سئ یوم القیمه و این روایت در معدن الشراب
 شرح شاشی القینف جدیدی صنفی المله والدین رو و لوی رحمة الله صریح است در بحث
 فی تحقیق جنس الانسان حاصل روایت آنست که سوال کرده اند در حد انسان که حیوان ملوک
 است ملک و جن و در سه آید جواب دادند که مراد از ملوک جنائی است فیخرج الملک والجن
 لعدم الجنان لهما و درین هیچ شک نیست که هر چه دارد دل دارد هر که دل ندارد هیچ
 ندارد اگر چه ملک است بر ملک بصیحت دل مغز حقیقت است و تن و پوست به بین
 دل شیوه روح صورت دوست به بین به هر که روح قدسی دارد او دل دارد که دل
 نور است و ترجیح او داین روح جز انسان را نیست لاجرم ملک را این شان نیست
 فضل ویرا است که حق تعالی ویرا فضل ویرا اگر چه ملک نور است نه ویرا این حضور است
 و چون امیر اخیل علیه السلام در میان ملائک مقرب بود و فضل تمام داشت و فضل آنکس
 در حضرت حق نظیر آورده شد بر اسی تفهم یعنی چون در حدیث ذکر مقابل دلماس
 اولیا بدل های ابنی افتاده و مقابل دل آن ولی یا اسرافیل نیز ذکر دل افتاد و نیز
 ذکر دل اینها چنان تواند بود که میگویند دل قرآن سوره یس است و دل یس سلا
 قول که من ذب رحیمی است بر اسی بیان میرد و فضل است نه رای بیان تحقیق او این
 چنین نظائر در جهان بسیار بر اسی اعتبار است نه بر اسی ثبوت و تحقیق را ملک جز عقل نیست
 و ملک برین خلک نیست و اگر دل صوری مراد دارند که بی روح زبانی در پی حضور نور سبحانی
 است خود بهایم و جانور نیز دارد و هیچ اعتبار ندارد و در حضرت خداوند هیچ باز ندارد و آن
 نیست دل آنست که عرش رحمان است و آن دل انسان است قلب المؤمنین عرش الله
 گواه آنست ملک میراث جبران جلال خساره ماست سلطان جهان در دل پیاده
 بینات بهیئات انچه اسرار است و این چه انوار هر چند جبرئیل فضل دارد بر دس اعتقاد

ظاهر را در سر راه دل که رها دارد و در سر دل دل می خرد و در ملکوس طبع را او و آستان
 او و دل در لایم کمال طبع را دارد و ما سحان نگاه و سحر سحان بار و در آوای آستان
 و تحت قنای لایم که می خرد می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 و در عرفان سحر است و در لایم که می خرد می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 می خرد که می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 نصیب آن سحر را سحر و اتمانی که می خرد می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 عساق ریدی عظیم که طبع این سحر را سحر می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 در اعتقاد سحر را سحر می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 صد و دست و سحر را سحر می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 و دست و دل ایان است هر که دل دارد ایان دارد و هر که ایان دارد در دست
 رد و حد را می داند که دیدار دست سحر ایان است هر که دل دارد ایان دارد و هر که ایان دارد در دست
 اگر چه ملک است و در ملک است حوا و مقرر حوا و مقرر ملک را به ایان می بیند است
 و هر چه دارد در طبع دارد و هیچ اعتقاد ندارد و ما حضرت حق بیخ کار دارد و مقرر
 نور است یا دارد و ما خود را حوا و مقرر است و کار بهیته و کار مومن ساحت و برای کار مومن
 حاسته است یسعی و لایم که می خرد می خرد که این طبع این عرفان ندارد و در سحر این عظیم
 و را سحر مومن بود و مومن را سحر خدا را سحر مومن است و ما سحر مومن است و ما سحر مومن است
 در جمیع امور خود به طبع خود و اما او در سحر مومن بود و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود
 اما ایان که در سحر مومن است و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود
 و اما ایان که در سحر مومن است و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود
 سیده ام و نیز روایت دیده ام که هر که در دست بود و در ملک خود و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود
 دیده ام که کار و کار در دست خدا را در دست و بار محو به اندک و در طبع خود و اما او در سحر مومن بود

سیّد المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم از درج النبوت
 بآنکه احوال ذوا صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و قسم اندکی آنکه در کجا و بیست و دارند
 دوم آنکه کاشفان امر حقیقت بدیده بصیرت دریافته اند بعضی از قسم دوم بیان نموده اند
 بآنکه اینها مخلوق اند از اسرار ذات حق و ادلیا از اسماء و صفات و لقیه کائنات از صفات فیضیه
 و سید مرسل صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق است از ذات حق و ظهور حق در وی بالذات است
 چون اقتضا ظهور در اسماء و صفات پیشتر ظاهر تر است هر صفتی و هر اسمی اعتبار کرده اند مقتضای
 معنی وی بود از جلال و جمال باقی ماندگانه ذات از بطون و کمون پس حقایق آن اسماء و صفات
 همه را آنکه یاد آید اگر چه با ظاهری که دریم این کمال را و مجال جلال جلال را که بیرون از حد حس
 از احصاست و لیکن این همه قطره است از بحر وحدت و ذکر است از انبیا است و میباید
 اجتماع ماکبا و حقیقت ذات کی اشارت رفت که من پیدا کنم و بیرون آورم از ذات خود حقیقی را که
 جامع جمیع کمالات اسماء و صفات و شیونات ذات باشد و اظهار کنم ظهوری که عین بطون است
 متصور بصورت بدیع که جامع باشد انشا بدیع شمار امتداد باشد در حد خود و بکنه کمال که لا یور
 و لا یوسف و نسبت شما با وی نسبت صفات باشد با ذات تا کامل کرده بدان بنای پرعلای
 من پس شکافتم از حمد اسم او را و تمجید کردم بحمد و حمد و محمود و کرد و اندم او را عاید و نمود
 پس اینها را و ادلیا منظر اسماء و صفات اند و محمد صلی اللہ علیہ وسلم منظر ذات کشت و حقیقت
 و مصدر جمیع موجودات است و بعد از نزول وی از حضرت از حدیث بمقام واحد
 ظاهر شد بجای اسماء و صفات پس عاشق شد بر وی حضرت که ایست مثل عشق اسمعیلی
 و صفت بموصوف و هر معنی از معانی آن کمالات اشارت نمیکند بحقیقت خود مگر بسوی و
 و دلالت نمیکند بهوت خویش مگر بر وی پس اگر متحقق شود یکی از آن کمالات مشار الیه
 معلوم خواهد بود و تابع خواهد گشت مراد او حقیقت و صفت نور است منحصر است در وی نور
 از اسماء و است و اگر چه اینها را و ادلیا به صفت اند با این صفت و متحقق اند بدان که یکی حقیقت است

صفت است و ورق است میان حقیقت حق و کسی که تحقق است بدان و بهر اعتبار ظاهر
 نور و محلائی آن ظهور دارد و قول وی صلعم آمین الله و المؤمنون من نور حق و نور حق
 آمین الله و المؤمنون من نور حق است و تخیل بعضی مومنین اتفاق و ظهور صفت معانی
 است و قول شریک کرد و نور و کونی پیدا کرده شد بواسطه وی عقول العوس و نور حق
 و عرض کرسی و افلاک و کواکب و ارکان و معاد و مناجات و جوانات و انسان که نسبت
 حقایق کونیه است و نظم گست لوی کارخانه وجود شریفی که واقع است در کلام هر مومنان
 و گفته اند که مرتب وجودات مثل ربیب خود اعداد اسرار و احد که اسیر مومنان و نور
 مکرر وجود واحد و مکرر وجود نیست و مکرر وجود داشتن دارد و مکرر وجود و تشریف و کلمه حیرت
 مکرر وجود و مکرر وجود و مکرر وجود و مکرر وجود و مکرر وجود و مکرر وجود و مکرر وجود
 عدد دست بر پا که هر عدد که صرب کرده شود در عدد وی بیرون می آید عدد و ازا
 و اگر صرب کرده شود و جمع اعداد در واحد بیرون می آید ازا و چیزی و بیان
 قیاسیت و صلعم الله علیه و سلم که محمد و مجموع عالم است بر پا که روح
 و عقل ازل است و عالم همه مخلوق اود است پس قابلیت و همه اهل
 قواصل سایر موجودات مانند و صلعم است بعضی اول و مفید ثانی است و نفس
 قدس ذاتی اول لوی متوجه است و از وی لقیه مخلوق بر قدر قواصل ایسا پس و صلعم
 کل موجودات است و مراد راست کل شئی و بهو الكل و الله کل الكل و علیه گفته
 شده است هر دوی هر اگر در محمد و دست راه در راه حق مکرر و دوی شیخ مکرر
 پس گم شود و در واقع کس لیس و دایمی و لوی و لوی و لوی و لوی و لوی و لوی و لوی و لوی
 تحقیقاً و وقف الانبیا علی ساجده در کتب و حضرت محمد و موبسید و محراب چون جدای و موبسید
 حال محمد را در مکرر کلمات الصادقین است بر عدد اول صفت بعضی عالمی صحیح جاری می شود
 روح سرور و انبیا علی و سلم الوارث و معدن هر اید است و هر موجود است هر اید است

فمن يابى كرو و روح حضرت صلى الله عليه وسلم باسائر ارواح و لطائف و تصرفات
 در آن همچو تعاقب و تصرف آن روح علوس بود و نفس و بدن و جميع لطائف بلكه همه موجودات
 تحت تصرف آن روح مقدس باشد و اينچرا باب كشف و شهود بيان كرده اند كه در
 روح انسانى روح قدسى است اشاره بروح پرفتوح حضرت لواذند بود صلى الله عليه
 وسلم انتهى در مکتوب سى و ششم حضرت قطب عالم شيخ ماشيخ عبد القدوس اسمعيل
 صنى الحنفى نگهيوهى قدس سره است جواب مشكل ديگر عزيز من اول ما خلق الله محشوقى از مقام
 محض غيب بود كه اينجا جز عشق را سبقت نباشد پس اينجا معنى اين حديث آنست كه اول
 ما خلق الله محب فى غيب الغيب عشقه و عشق حق عشق محمد است عليه السلام كه دائره ازل
 و ايد گرفته است و هو بكل شىء محيط و اول ما خلق الله روى از مقام روح اضافى
 است كه اشارت ازان در كنهت فير من روى است و اينجا جز روح محمد را سبقت نباشد
 پس اينجا معنى آن باشد كه اول ما ظهر وجوده فى عالم الامر و شىء و همچنين در مقام عقل
 و در هر مرتبه از مراتب وجود محمد را سبقت بود از غير خود مگر در خلقت تن مبارك او كه
 اول آدم است و آخر محمد تا اول محمد باشد و آخر محمد و سر در آن اينست كه نقطه اول همان
 آخر است هو اله و ال و الاخر و الظاهر و الباطن و هو بكل شىء محيط
 اينجا علم عين وجود است موجود عين علم و ديگر بدانكه عبارت مختلف است در هر وقتى ملازم
 آن گفته اند و مراد يكى است شش همان و روح همان عقل همان چنانكه آب در مظاير مختلف نامى
 ديگر يابد بر سبب ان مظهر و حقيقت او يكى است جبيند گفته كون الما لكون انما انتهى و
 از اينجا نظير آن حضرت صلى الله عليه وسلم باعتبار حقيقت و حضرت صلى الله عليه وسلم
 محال و متمتع ندانست چنانچه در مقاصد العارفين حضرت شاه عضد الدين سيفر مايتد كه
 رسول اولو العزم اگر محيط اعظم باشد آنرا خاتم گويند و محيط كسى است كه حقيقتش محيط
 جمله حقائق باشد و بالا مرتبه او سبب مرتبه اعلى نباشد و خاتم نبوت بى پيش نيست

و آن خاص وجود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم اشقی و در کمالی اسب اول بر تو
 و احدیت نور محمد صلی الله علیه و سلم مدید آورد و چنانکه گفت آنکس نور الله و المومنین می اشقی
 شعر قنیده حضرت علی کرم الله وجهه دریا اسب **س** یاقوت ممر آتش گل عیب
 گامت قد حلققت کما کشفناه مولانا شاه ولی الله در رساله در التمس میفرماید احسنی و ابی
 ای را می صلی الله علیه و سلم فی السام حایه و الله المکی و الا سب علی طریقه الصوفیه
 میانی کما ماله الی صلی الله علیه و سلم و لقی کما لقه الی صلی الله علیه و سلم ترجمه
 سردا و دمد مرا و الدس مایکه دیدم می صلی الله علیه و آله علیه و سلم را در جواب و آنحضرت
 را در اوتال سمیت گرفتند و ملخص و مودد می و امات (یعنی ذکر لا اله الا الله) را بر لفظ
 صوفیه پس و الدس از من سمیت گرانند چنانکه می صلی الله علیه و آله و سلم او شان گرامه بودیم
 و ملخص کردیم از احمد و سان را می صلی الله علیه و آله و سلم ملخص در موده بودیم و الله
 حدیث پاره هم احسنی و الدس ای کمال مرلیه و می الی صلی الله علیه و سلم فی الیوم
 کیف حالک ما کنی کم تسره ما لشعاده اعطاه سعرتی من سورجیه معانی من المصن و الی
 و لقیتم الشربان معه فی النقطه اعطانی احدیامی بعدی ترجمه میردادند مرا و الدس
 ای که او شان مرخص بودید پس دیدم می صلی الله علیه و آله و سلم را نحو اساتیس آنحضرت
 و مودد ای کس من حال بودیست پس سارت دادند آنحضرت ماد شان اصحت
 و معات و مودد او شان داد و مومی ماک از موماسه ماک پس شریف خود پس
 صحبت و عایت ما فتدی الحال از من و ما قتم به و موسی مبارک را رد و الدس در دیاری
 و الدس ماک موسی را از هر دو من داد پس آن موسی مبارک تر دم موجود است
 انصاف احسنی سیدی الوالد قال احسنی سیدی السید عبد الله الفارسی حال حطت العراق علی
 فامی را در کمال لکس فی الیوم شبها کس بتدارس العراق یا و ما قوم من العرب یلقیهم سید هم
 فاسمع زاده الفارسی و قال مبارک الله اذ بیت فی العراق ثم رجع و حاد رجل آخر الک الک البری

فاجتران النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخیر سیم الباریۃ السید سب الی البیۃ لبقلائہ لاستماع قرۃ الفاری
 ہناک لما ان السید الذی کان یقدمہم بنی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد رایتہ بعینی ہاتین ^{اعلم}
 تہمتہ نیز خیر دادندم اجتاب والدین گفتند خیر دادندم اشج من سید عبدالقاری گفتند
 حفظ میکردم قرآن شریف را از قاری زادہ واد بود وند در صحرا ماد او شان باہم تلاوت قرآن
 میکردیم ناگاہ آمدند قوم از عرب و پیشواے او شان سردار او شان بود پس شنیدند قاری
 و گفت بکت و ہر ترا خدا یتعالیٰ ادا کردی تو حق قرآن را پس واپس رفت و آمد شخص دیگر
 درین مجلس و خبر داد بانیگہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر داد او شان را وقت شام باگہ
 خواہد رفت طرف صحراے فلان بر اے شنیدن قراست قاری اینجا و خبر داد او مارا باگہ
 آن سردار کہ پیشواے قوم بود آن بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بودند و گفت تحقیق دیدم
 از ہمین ہر دو چشمہماے خود و اللہ اعلم البیضا اخیر فی والدی سالتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 سوالا روحانی عن معنی قولہ کنت نبیا و آدم منجد بین الماد و الطین ففاض علی روحی من روح الکلیۃ
 صورۃ المثالیۃ الی کانت قبل ان یوجد فی عالم الاجسام و ان فیضانہا فی الخضرۃ المثالیۃ کان
 عند کون آدم منجد لآ بین الماد و الطین و انہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور آگاہا فی تلك الخضرۃ و ہر ^{للمعنی}
 بالنبوۃ فی ہذا الحدیث و لذلک لما وجد فی العالم الجسمانی انتقل معہ القوی المثالیۃ الی العالم الجسمانی
 فظہر من العلوم ما لم یکن بحسب ترجمہ نیز خیر دادندم اجتاب والدین کہ او شان سوال کردند
 از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال روحانی از معنی حدیث کنت نبیا و آدم منجد بین ^{الماد}
 و الطین (یعنی بودم من پیغمبر و آدم خمیر کردہ شدہ در میان آب و گل) پس فیض داد بروح
 او از روح بزرگ خود صورت مثالی چنانچہ بود قبل از آنکہ موجود شود در عالم اجسام و ہر آنکہ فیضان
 در حضرت مثالی بود نزد بودن آدم خمیر کردہ شدہ در آب و گل و ہر آنکہ بر اے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم بود ظہور تام درین حضرت و آن تیکر کردہ شدہ انان حضرت صلی علیہ وآلہ وسلم پیغمبری
 درین حدیث و بر اے آنکہ ہر گاہ موجود شد در عالم جسمانی منتقل شد با او قوت مثالی بعالم جسمانی پس ظاہر شد

از علوم آنکه مورد حساب عالم فصل آسان هر دو را وی اس رفعا با بظواهر است و همچنین
 این کلام در این الهام که در کتاب گذشت در امان است و باید دانست که در آیه را الهام
 در عتبه العالمین الف و لام استغراقیت و عالم با سوا می انداخت چنانچه در حاتم السید الف
 و لام استغراق است پس حاتم دیگر ممکن در و یک نشود و صحت این حدیث ای از حدیث آدم
 کا و مکمل روح که حکم الح آن مسوا اند که وجود یافت و پس رسول البقره که محیط اعظم است
 در هر افراده عالم موجود بود و حیاطه جیل عربل سید علی اهدانی قس الله سه به مشهور
 که در جیل حاسه و یک سال طعام در دست خورد و یک سال میوه صا حاده الوشته داود
 و میظا هر است که یک وجود در آیه حاده صا و از وجود میوه صا و میوه آید و مشهور است که در حاتم
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم شتر را دید که میوه و برهه شتر است و صدوق و در برهه صدوق
 میبماند و در یک برهه در آن میبماند و ملاطحه کرد و در آن شهر عالم را دید که شاگرد آنکه
 احباب اشتهار کردند گفت که حاتم السیدین پس سبکی و خفایا بود و الله اعلم بالصواب و صاحب
 روح البیاض یگوید که گفته اند معنی حاتم السیدین است که در العرب موت همه انیا جمع کرد و
 اول عطیله علیه السلام را بعد از آن کرد و در موت را آن تمام داوای و شمس موضع ثروت ماه صا
 و مواسع لعن و مواسع سلطان و طره مدومد متنی شتر شمری مولانا را و سبک ماه گشته از دم او هر دو
 و در عالم و موت او صاحب به بر این ماتم شد اس او که خود را قتل آنی تو و قتی خواهند بود
 و ترج مولانا بحر العلوم باب حرائر و دنیا و خرائر آخرت و تقصود آنکه فیض عالم میرسد مگر با قاصت طین
 او صلی الله علیه و سلم بر این حاتم شمس او که خود را الح لعن العبد و حاتم است و حاتم لکسل شمس
 او سده نمک است که در خود قتل او است و تو اید لود که خود را سرور حاتم است از نیمه کسان
 از عالم تا آنکه هیچ کس بحال موت و ولایب نمیرسد مگر از مشکوه او و در راه او صلی الله علیه و سلم
 عشق کالاب اولاد او میا است و تحقیق آنست که حقیقت السرور صلی الله علیه و سلم با حق
 و معشایق را کمال آنسر و مرغ کمال را و در موت آنسر حاتم است و مرغ برتر از موت

و پیغمبری نبود مگر آنکه نبوت و تشریع گرفت و حائیه او صلی الله علیه و سلم پس شریع همه اینها شرک آنست و بدو
 که اینها اصول آن الله علیه و سلم از روحانیده آنست و صلی الله علیه و سلم مشکوه آنست و گرفته رسانید پس مثل او
 در وجود نه پیدا شده و نه موجود و خواهد شد بعد او و در وجود افاضت مثل ندارد و اطلاق صفت ختم بر نبوت
 که نبوت از او ختم است و جامع است و هر که گرفت هر چه گرفت از گرفت و وجود نبوت او صلی الله علیه و سلم
 نبوت جامعیه است و تشریع نیست مگر او صلی الله علیه و سلم پس بعد و تشریع نخواهد شد هرگز نه احتمال دارد تشریع دیگر
 مخفی گشت و حاجت تشریع باقی نماند پس از منعی خیمیت لازم آمد که بعد و تشریع نباشد و نه دیگری
 مشروع پس صادق شد لایق تجدیدی و لایق شد که از کوازم بودن افاضت نبوت و ولایت از انقطاع
 نبوت است بعد او صلی الله علیه و سلم پس تفسیر مولوی تفسیر لازم خیمیت است و نیز از بودن وجود
 در صلی الله علیه و سلم لازم آمد که هر که باشد در زمان او و بعد او متبع شرع او باشد و نیست ممکن
 که بر شرع دیگر باشد انتمی ایضا شاه عضد الدین میفرماید که اسم امر اگر این اسم بر سلاکت تجلی کند رسول گردد
 و آن بر خاتم انبیاء ختم شد حقیقه و لیکن مجاری بابت رجعت مدین تجلی میکند ایضا مولانا موصوف در شرح مذکور
 مینویسد شیخ اکبر قدس الله عنه فرموده که ولایت عامه باقیست و تشریع نبی محمد ان باقیست
 و حدیث لایق بعد از نبوت و ربان دین است که نبوت و تشریع باین سرور صلی الله علیه و سلم ختم است
 و بعد او صلی الله علیه و سلم تشریع نیست مقتضی و شیخ اکبر از بقا سه نبوت عامه است که یک مرتبه
 در ولایت است که در آن مرتبه اباس از غیب میرسد و بعد میاید که مقام امیر المؤمنین رضی الله
 بوزیر کنونی است و آنچه شیخ اکبر قدس سره در مقام امیر المؤمنین ابوبکر صدیق بیان فرمود
 که صدیق وحی موحی بر رسول علیه السلام از آن مقام می بیند که رسول علیه السلام می شنید و انحدیکو
 از زمان ابن رسول مقبول نیز بکنون است ازین مرتبه و این مرتبه را شیخ نبوت عامه نام نهاد و برای اینکه
 ابایی غیبی برسد و ابایی غیب و اکثر غیر احکام شرعی باشد و گاهی بعضی از ابایی احکام شرعی نیز میشود
 ولیکن نه مطلقا بلکه با حکام مقبره و تشریع محمد صلی الله علیه و سلم بدون زیادت و نقصان و آن
 باین وجه پیش و که غیر تشریع مقدره محمد صلی الله علیه و سلم است و درین هیچ شاکه تشریع نیست

ملکه معرفت شریع معرر رسول حاکم الرسل است و هجس امام محمد مهدی موجود و احکام سرمد و حبیب
 ما و معلوم شود و ول محمدان که واجب التعلی است ما س حب است که آنسر و شریع اصحاب
 رمود و محمد حکم مسجرح با صناد و محمد و صبح او واجب گرداید پس این سرریع شریع رسول است
 صلی الله علیه و آله و سلم پس گفت اندلساں رسول خود که علامه دار ماں امداد ابد و معنی شریع
 در اثبات هس است که گفته س پس حق العس س که سرریع مدد اصلا باقی است و محصوم و منقطع
 است و مقصود این جمال در شرح مذکور است ایضا حضرت ساه مصعب الدین
 در میان محردات می درایید که متکلیف امر او ابر و اسد و متحققین عالم ارواح
 خود بر دو نوع است عقل و نفس که آرا ملک و روح معصوم که می مد و مجموع عقول عالم صورت
 وال را مصعب محمدی در روح القدس و روح اعظم و در صناد و علم اعلی و عرس محمد و امام الکبا
 و روح فصا و عصاب و عقل اول و مدد الطهور و عقل کل گو س و و عالم احوال و معجم الجمع و در کل
 و سام است و اسان را اصلا و مطلقا و مدال لعلی و صرف است تحتب مد سر و انتظام می
 و باید دانست نفس اول و طهور اول و کلی اول و فاعلی و عس و در انفس الطهور و البطل و
 مرید و لام المطلق و علم مطلق و وجود مطلق و احدیث الجمع و وحدة الحقیقه و مقام او اول
 و درج الارواح و درج که اراد حجاب عظمی است و بعد از اسما حقیقت محمد است علیه السلام لعلی غائی
 موت و داب صرف و عس و داب و حده لا شریک است و سر در طهور وجود و حده لا شریک است
 و مداکمه عقل شمس واحد و احد و الیسا حضرت شاه محمد الدین معر ما که متحققین معر باید که حق سجاد در صناد
 انهار مدرب سده احیاء است و دایم ترویج انکار و معلوم اب ار لیه محمد را سنی پس هس انهار
 مصعب محمد است علیه السلام لمولوی حاجی کور و اب مستوری مداریه خود در سدی سمریه
 را آرد و خود س صلی الله علیه و سلم در عقود حاتم خود و حدیم السل پس آنکه در عصاب خود
 حدیم المثل است در داب خود و حدیم السل س الیضا لمولانا حاجی جمال مطلق ارقید بطاهر و خود
 بر حوس ظاهر پس هس ظاهر شدن مد و طهور و سجاد و طهور اول و کلی اول و نفس اول

و عقل و قابلیت اول علم مطلق و وجود مطلق و وحده الحقیقه و وحده الکل از این حقیقت محضی مراد دارند
 و از این جمله اسامی که بالا گذشت پس وحده الکل و وجود مطلق و علم مطلق و غیرهم انچه اسما هم تبه و تبه
 و تشریک واجب متمنع بذاته است عدم و فراقا تل تشریک آن مشرک قوله تعالی ان الشکر لظلم
 و از را بطین انظر دور البصان سلب میان ظهور البطن البواطن یعنی کنه ذات مراد دارند که اوست علیه السلام
 موجود از کنه ذات حق و خلق موجود انداز و سه صلی الله علیه و اله و سلم و از درضیا نور الله و از ام الکتاب
 و از عقل الله و اسطه معرفت مراد دارند و حجاب غلظت حجابی است که در وقت رویت صفاء آن بود و از انجا
 آن نبود زیرا که در ارتفاع آن عدم محض را که رویت لازم آید اما آن حجاب باری است مانع رویت نیست
 و حجاب فانی مانع رویت است پس بدانکه بیو اسطه بر نرخ کبریا هیچ کسی با دران درگاه با نیست مولا تا محض
 و قصیده حجاب به یگویند شمع نور آینه است کمالات کبریا کما به آینه بکینه بین اینا جلوه و بدایه محض
 در کلمات الصفا و قین کلمه ادکلمات شیخ حمید الدین ناگوری مینویسد فومی را گمانست که
 آن نقش که در آینه پدیدار است نفس آینه است آینه صفا دارد و آفتاب ضیا و صفاتش کل است
 مر ضیا را چون ضیا و آفتاب در صفا آینه پدید آید در آن حال اگر در آینه بینی هیچ نتوان دید
 زیرا که بیکدیگر مستغرق شده یک شوند و هیچ عاقل در آن وقت بقوت عقل بصفا آینه
 و ضیا و آفتاب اشارت نتوان کرد زیرا که در حالت اتحاد هیچ چیز را مدخل نیست و حضرت
 قطب عالم میفرماید که حقیقت آینه نه آهن است بلکه آن آنست که می بینی در آن انظر
 آنچه از پر تو آن است و اتحاد صورت نبود و مجاز نباشد به شلی و به کیفی بود و تمجیل که
 همان آینه و همان بیننده انتی و بدانکه آینه ذات احمدی تحمل تاب آفتاب احدیت است
 و دیگر آینه ها تحمل تاب آفتاب ذات محمدی دارند و ستفیض از فیض اوست و علی
 هذا القیاس قول صدیق اکبر است که من خدائرا و جانا محمدی بینم ایضا قوله که با جمال پیغمبر
 حجاب بشریت بخانا کون پس تو یکدیگر کسی نه بر ستاره در مدارج النبوة است
 که هیچ فهم و قباس حقیقت مقام آنحضرت و کنه حال و سه عظیم صلی الله علیه و سلم بخانا که

سب سے بڑا و محکمات اور احاطہ کہ اوہست جو خدا سادہ و متحقق عظیم کلمہ اندیکہ اسب کے کار جملہ
 اور اک سرول نوہ و احسان ماضیہ ان را احاطہ نتواند و عقل مدان محیط نتواند رسد و ان طر
 عقل را دراک کہ آن فاضل است حضرت طب عالم سیر ماسد ہر کہ ویرا دریں عالم دندہ و
 کتب و ہر کہ ملکہ رب سب کتب امی سب ہم و ما آساں حقیقت حال عظم وی ملکہ
 تصور نظر ان سے السور درہیں و ہم خود را سیدہ علم قدرب الہی بآبرہم و سیمایہ و ترا
 در معلوبات و مقورات الہ مات مکملہ العا قولہ نما سبک تیرے جلوت میں کہ ہی
 و ملک چ خدا ورتو اسکا نصیب در ایشارہ جلوت الخ لئے عسی کہ حقیقت محمد است کہ در اسکا
 حد عقول و نفوس اگر در حرم طہر و طہور را و ہاں ملہور و ہاں ظاہر و دران عالم علمایہ
 و معدرات ار لہ و امکا یہ را دخل ہر را کہ عالم احوال و مرہ و حدب و ات اسب و وی
 شہر خواہم آمدہ کرم نور سیدل مدہم بہ رشک یامیں کہ راہم خود مدیں مدہم بہ سہ
 نو علی ملکہ شہر صرت ارچہم رم روسے نو دیدن مدہم بہ گوش را یہ حدب و
 مدہم بہ انتہی ایضا قولہ خود دیکھی اسی کما نویدہ میرے یکتائی رہے کی کہ وہ حدب
 و خود کا انکار حدایترا خود کا حدیب اور محبوب مدہ حدایترا یکا ماتحق تم او کے قاتن را
 لطیف حبیب اس کے خور تھو رمودیں بعد ارعیر است محبت و حیا الہیادیں الاماں
 فال اللہ جلوتہ سورہ و طہرہ ام و جمع صفات و وسے صلی اللہ علیہ وسلم مع کمال اللہ
 و حلیہ سب و بعد عالم علویہ بسفلیہ و حقیقت الخافق حملہ موجودات ملکات کا فاض
 اسب و ادست موجودہ در ہر موجود و حدب و طہور وی بدات در عالم کول و دراک
 کول ماری و سارست و بیچ قصوری و نفسانی و نورش کما کال اکان جیہا کہ نو حدب
 و عشا طہور احدیت و صفات حدت اسب لو لاک لما طہرت الریو تہ و طہور جی و در
 مالیات اسب و لیک و یکھا در و ات و صفات خود اسب ثلثیت انیسیت رویا ہر دراک
 صورت طہور و سہود جی است نہ صورت اسب حضرت طب عالم سیر ماسد ہر کہ ویرا دریں

والہ یک۔ جو دروانہ دو درو یک الہ سزا نہشتی یک ذمی ظل یک ظل و و ظل
 یک ذمی ظل صورت نہ بند دو اشارہ معاشقہ کہ در قول بالا گذشت در تثلیث راست نیاید
 جز فساد و سہ نار دارد و یک الہ و یک وجود یعنی وجود مطلق کہ آن حقیقت محیست مایہ الہ
 و آنچه کہ حضرت یحییٰ میر و غلبہ سکر لیلیٰ قدرت کامل حق سبحانہ تکرست و بطرف اعلیٰ بر رخ
 کہ اگر کہ بوجہ قدیم و بلوا جب الوجود است نرید و نہ است بودن آنجا ببرزخ میان حقیقت
 حق و حقائق کو نیہ کہ مقام ذمی جامع است مرکبات الہیہ و خالقہ و صورہ و معنا و است
 موجود و از کہ ذات حق و خلق موجود و انداز دسے و بر طرف اسفل او کہ وجود محدث و ممکن
 و خلق است و در مرتبہ نزول پایان تر فرد و دسے بنظر کامل دید تا چار گفت اگر خواہد و در
 صد ہزار چون و سہ علیہ السلام با فریاد کما علی بایزید رحمہ اللہ کہ گفت لوا سہ ارفع من اوا
 محمد علیہ السلام نصرتش و ذکر حضرت می و درین مذکور است و قول حضرت مجدد است
 کہ خدا ترا بستم محمد را یا فتم و محمد را بستم خدا ترا یا فتم و قاضی القضاات ہمدانی است آنچه نزد
 خلق خدا است نزد ما محمد است و آنچه نزد ما محمد است نزد خلق خدا است پس شریک و سہ
 علیہ السلام در مرتبہ وجود محال است کہ آن شافی الوہیت است و باید دانست چنانچہ
 خورشید خط و عکس نورانی بین انیاس و الظلمت بیرون می آرد از ذات خود و نور و مظهر
 و منکس و آن میگردد پس آن عکس مظهر و تجلی و بر نہخ و ظل او است و خورشید و در صلا
 صفہ فیہ نور را گویند و ظاہر است کہ دنیا سہ نور و مظهر و تجلی او یک است و خود او است و
 متجلی بہان ضیاء و بہان نور موعود محمد اسمعیل شہید و رشوم سبک نور میگویند و حبیب خدا
 سید المرسلین و شفیع الوراہی راہ دین و زبان او سبک سہ ترجمان قدم
 ہو ابلاغ دین جس سہ رشک ارم و بظاہر سہ جو مقطع ابنای حقیقت میں سہ مطلع
 انبیاء سہ اول سہ سہ ہر طرح او سکا نور و بظاہر کہ گو کہ آن نور و سہ جو اسمین
 تامل ذرا کیمنی پناہی نکند بار پاک پالیمی بند کہ حب سب سہ دہ اکمل انسان ہو

نو مفسک وہ سہو ریاں مولود ہو دوست و باطنی کا عالم کلام کر کو ہوا ہے باطن کا نام سورما مانا کہ عینت شہر
 اوس کا معیت بہت نکاح کا قریع ہماراں جہاں سہو ریا طم کی ہوئی وہاں عیاں ہے اس انکو سے
 ہر چند وہ جسم پاک نہ لظاہر ہو آجسے رہ چاک بدولی اور اسکاتے قائم مقام ہے کہ ہر اک لیس ہے
 او سکامقام مادی و آست انکو ریش و سے لظاہر ہو در باطنی اسے سم ریل کہہ مقصود نوئی ہے
 انکو ریش ہو تو نوئی ہے اسرار اول جہاں لظاہر چند آں داب کہ در وہ سماں نو نوئی ہے منزل
 ہو ما آمد رعلوت حادہ بیروں بد چہوں لفس دروں بیروں برآمدہ معنی ہیج و مگر گوں مکر و بد انکو
 مگر ہر گم گوں برآمدہ چہا کہ جس بود کہ سے آمد و میرت ہر فرقہ کہ دمی با عاقبت آں تکمل عرب و ارا آمد
 و ارا سے جمال تنہ شمع رعبور ہو کس کشد ماسیہ رعبور مادہ صمد مادہ احمد ریش نو آدم میں الما
 و لفس بود کہ نو و بود جس نو وصلی اللہ علیہ وسلم مکر اسطاریہ دی حضرت حاجی امداد اللہ علیہ السلام
 کہ آخری قر اول تجو کہ تہو ہوا مگر قمرہ حسب امر سے لظاہر ہوا جس مرتب اول اور آخر ہوا
 کراشوں ہے کہ ما وصل سے حق کے ہو ہر و بد محبت محمد کی کہہ عا میں بد محمد محمد کہ
 محمد کی اعلیٰ سے اور چاہے سے لظاہر امداد اللہ سے اس ہشار ہدی کہ کہتے سہد و حوا
 آفتہ تر سداں و لوالعاں ایساں ست کہ معروف اس تول ایسا مد و مثل آرا مشرک
 و کا و مدعی گویند لہذا کہ مفس علیہ قوم اند و اربعہ آہا گفت و گوئی مار و گفتہ امد کہ
 ایک نقطہ بینت ست و کم است و احدی سحر است حست در تخم در آید و تخم ارد و حست کہ
 در خیالات عشاق است علم و ات کہ آرا علم نقطہ گویند اس عالم تعلق بحد و حوا عمارد و کس
 تہو ہر و حد و لا ترک لہ ان علم گواہ ست و اس عالم ہوا ہے آئندہ اس مادہ نقطہ علم ہم
 کہ مراد ان ہم حقیقت محمدیست طرفہ نگیدہ اس داب بحد و احدیت و ماں محدود حوا
 کہ در گرد آں نقطہ لفس خود ہو نقطہ ہم ان است لافعی فی الارضی رلی سالی و لافعی
 و اساد و اسلے و لسط ہم کہ سماں سے لٹا ست مال جاں کمال داب سماں داب
 حوا ہوا ست کہ خود را مد و عیانی عیدہ ما کہ مظهر حب و مہر اس ہم حقیقت محمدی و لافعی

نشان بے نشان خود در آن نقطه نشان یافت و از یک فروغ رخس برتیره هزار عالم با عیان سخت
 چون نهایت آن نقطه بنهایت دیدم مثل رکت نرونی علماء اذ ان کثایت آمایس و دخت احدیت را این
 نقطه ختم آمده بود و ناگاه و دخت در تمام توان گفت پس شک نیست که از شجر ذات میوه رفیع وجود
 محمد آملی الله علیه و سلم بهیبت حق بین میباش دیده احوال گسی مشو به احمد احدیک است
 تو از گوش جان شنو به ای هیات هیات از ناگاه که از بحر احدیت آفتاب وحدت بر آسمان داشت
 طلوع شده و ظلمات کفر بروشنی شمعش محو مطلق گشت و سیرش تا بحد غیب و طیرش
 تا به مقام نهایت و بهر چند که میر و دین خدا خود را هیچ بنی یابد باد بر تخت جبریت ظهور میکند
 مردم بسوس قبله حقیقی رجوع میکنند اما از غایت غیرت و شک هر دم پتانست یعنی
 شعل رخس که در آئینه های ظهور ظاهر گشته و بر حسب آئینه شود مختلف و در نمودار آمده است
 جنت در عین حضورنا ایا بهر برآورده که با کثایت رب محمد اکرم خلق محمد ایاگاه از مقام هیبت نماند
 لطیف در رسیده که لا اله الا هو الرحمن الرحیم یعنی بنیت چیز غیر من خیر من و فیتم من غیر تو
 و هستی تو گر چه پس مراد از من ظهور است حضرت صلی الله علیه و سلم و مراد از رحیم کنایت
 بنور است که بصورت اسرار ظهور یا انواع ظهور است ظاهر است یعنی اصل توفی که هر جا هست قریح
 هر چه بینی چه دانی آن توفی و خویش را شناس صد جلدان توفی و با نکه صوفی و سکر این هر دو
 عشق است و ممت و حیات هم نتیجه این دو صفت محمد است صلی الله علیه و سلم و سکر صفت
 محض ذات یعنی هر بار که محمد ظهور را خواست خدا را یافت و در یافت خدا را یافت
 محمد است و نایافت محمد محضات جمیع موجودات است و هر بار که خدا را یافت در اینست محمد را یافت و در یافت محمد ظهور
 ذات و ظهور کائنات است انتی و باید در سنت لعل به جمال بے ادب تا مع شناس
 مراتب نزول بے علیه السلام را بر احوال خود محل نمایند چنانچه در زبدة المقامات است
 تکمیل و ارشاد بر عکس ظهور خوارق است زیرا که در مقام ارشاد هر چه از انوار کائنات که ارشاد است
 مناسبت از ان مرشد و مسترشد در کار است که منوط بنزول است و بداند که در غایت کمال است

که چنانچه ملا ترقی از هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت عالمیه را در
 و در وقت مرول از هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت عالمیه را در
 حد واسطه نهایت مرول رسالت رسیده کرده و راه افاده تمام رکنه و ساس که در
 این راه آنگاه که ملا ترقی از هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 عتیقه رسالت رسیده و در هر یک از ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 یعنی ممالک تفرود رسیده و در هر یک از ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 صلی الله علیه و سلم مصلی مرلودار هر عالم و حال اکیه افاده او را هر اده مرلودار هر
 افاده و کسر آن مرلودار هر عالم و حال اکیه افاده او را هر اده مرلودار هر
 نص ولایت مرولی را علم لولایت خود هر طاعت همه ممالک متوکل علم لولایت خود هر
 شرطیت بلکه ساس که مردم از هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 نه از اولیای که صاحب علم و کشف امر است که در هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 صورت مشارالیه السال را در هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 صورت ظهور آن در هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 و از هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 و از هر ممالک تفرود آمدند احقر رساله نهایت
 قطب عالم مصلی که معا یکست و مسابده مصلی که معا یکست و مسابده مصلی که معا یکست
 می باید تحلیل که تحلیل حد است مده و دلیل و دلیل آن بود که کج حود و کجست حود و کجست
 تحلیل بود و ممالک تحلیل بود و ممالک تحلیل بود و ممالک تحلیل بود و ممالک تحلیل بود
 از فکر مصلی که معا یکست و مسابده مصلی که معا یکست و مسابده مصلی که معا یکست
 این است و ممالک تحلیل بود و ممالک تحلیل بود و ممالک تحلیل بود و ممالک تحلیل بود
 مصلی که معا یکست و مسابده مصلی که معا یکست و مسابده مصلی که معا یکست

وذل عاشقان نهشته ذل انجذاب علی الله علیه وسلم ایا ذل ازل مخلوق و کمینه ترین مردم نسبت
 و بهند خود با الله منما و خود و سه حضرت قطب عالم تفسیر ذلیل بلفظ شتاج کرده اند و پادشاه
 که در بود و نمود خود انحضرت علی الله علیه وسلم احتیاج بود و قدیم حقیقت میدارند و انکمال نیازت را آن
 خود را در رضا و تسلیم صرف کردند و من کل الوجوه بود خود را در بود و حق نیست نابود نمود و در
 در بقا چون خود خوردند و جز حق همه را وداع کردند و ششوی چهیت تعلیم خدا از اشتیاق به
 نوشیدن را خوارنامه که داشتن چهیت توحید خدا آموختن و توحشیدن را پیش واحد سقوتن
 ایضا من بدان افراشتهم چرخ سنی تا بلندی عشق را فهمی کنی و خاک را من خوا کردم یکسری
 تا ذل عاشقان بوی بری و خاک را دادیم سبزی و تری و تا تبدیل فقیر آگه شوی
 ایضا رفت موسی بطریق نیستی و گفت فرعونش گبو تو کیسی و قوله رفت الخ یعنی سبب
 یا پیدا کرده و گفت من عظیم رسول ذوالجلال و حجت الامان از هر ضلال و این کلام
 عروج است و گفت موسی نسبت از خاک و انش و نام اعلم کترین چند گانش و دهم این سخن
 در مرتبه تزل است انتهی دهم در خیالات عشاق است و باید دانست آری عاشق شال
 مستحق است هر چند که می شود میجوشت سیرابی ممکن ندارد و از غایت تشنگی محبت دریا را
 به قطره نمیشمارد لا جرم و عین وصل فراق می پذیرد و الله عاشق را از معشوق طرفه بین
 جدائی نیست و مراد از فراق اضطرابی عاشق است یعنی از بی نهایتی محبتش به مردم
 منضم می باشد و ناله یالیت رب محمد لم یخلق محمدا از دوری نبود بلکه از محض قرب بود
 زیرا که هر چند نزدیک تر حیران تر آنکه چون در رشته احدیت گره مییم حقیقت محمدی که در حیات
 است یکا یک میفتاد و از بر اسه حل آن هر چند قصد کرد و هیچ نوع نکشاد و لاچار به از ناله
 زبان عجز کشاد که مالیت رب محمد لم یخلق محمدا آری جز این درود و دعا داشت که خود را
 در میان می یافت و مراد از این گره بین دل است و مراد از دل آئینه ذات است حق
 سبحان تعالی چه در آئینه نظر میکند خود را می بیند چنانچه هست و خود را می بیند

پیدائش کو دم و نیا را پس نہادہ شد نور محمدی و پیدائشی آدم و در روایتی در پشت و سہ و میدتر شید
 از جبین و سہ پس از ان سرایت کرد در تمام اعضا و تعلیم کرد حق تعالی بیکرت این نور آدم را اسما
 جمیع مخلوقات و امر کرد ملائکہ را بسجود و سہ و چون آدم را در پشت در آورد پس تزیین کرد حضرت
 عزت آدم را با جواد خطبہ خواند بکلام اقدس خود بدانکہ مادہ الی بران جاری بود کہ حضرت
 در ہر ولادت پسرو و منقر تو ام می زائید الا شیت تنها بوجود داند تا نور نبوی مشترک نباشد
 و چون آدم وفات یافت شیت را وصیت کرد کہ نہد این نور اگر در شاہدات و شیت
 نیز وصیت کرد پس خود را کہ انوش نام داشت باین ہمیشہ جاری بود این وصیت و نقل کردہ
 می شد این نور از قرنی بقرنی تا رسید حق تعالی این نور را بعبد المطلب و لدوے عبد اللہ
 و پاک گردانید و سہ تعالی این نسب شریف را از سفاح جاہلیت بدانکہ استقرار نقطہ و کہیہ محمدیہ
 و صدف رحم آمدہ در ایام حج بر قول اصح در او سطر ایام تشریق شب جمعہ بود و ازین جهت
 امام احمد جنبل رحمۃ اللہ علیہ لیلۃ الجمعہ را فاضلتر از لیلۃ القدر دانستہ و در اخبار آمدہ کہ دین
 و ملک و ملکوت ندا و رواند کہ عالم را با نور اقدس منور سازند و در جمیع طبقات سموات و بقاع
 ارض بشارت دادند کہ نور محمدی امشب در جم آمدہ قرار یافت و آنحضرت نہ ماہ تمام نہ پیش نہ کم
 در شکم مادر بودند بدانکہ جمہور اہل میر و تواریخ بر آنند کہ تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در غامض
 بود بعد از پیل رود و یا پنجاہ و پنج روز و این قول اصح اقوال است و مشہور آنست کہ در دوران
 پنج سال اول بود چون سال مبارک آنحضرت پچہل رسید آفتاب نبوت از مطلع عنایت طالع نمود
 و چون وقت ظہور نبوت نزدیک رسید محبوب گردانیدہ شد سبحی و سہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اخلاوت و گوشہ گیری از خلق پس بخلوت مے نشست کہ در کوہ حرکہ اگر اہل نور گویند و از انجا
 بجال کعبہ روشن میکرد و عبادت میکرد و متوجہ بجانب عزت و مستغرق مے نشست و اختلاط
 کردہ اندر آنکہ عبادت و سہ و ان خلوت ب فکر بود و یا بذکر افتخار آنست کہ بزرگو بوقلبی و لسانی
 و عمل میکرد و بشیرعت ابراہیم علیہ السلام یا ہر چہ ثابت میشود نزد دے یعنی از شریع انبیایا

و خدایت است و کسب و عمل را در آن مدخل نیست شمع تبارک الله ما و می بکشد و لا یجی
غیب میهم به نعم و لایست نیستی و معنی است که کسب و ریاضت را در آن مدخلی و تاثیر میست
که بوی کشف بعضی عوالم و مشاهد بعضی روحانیات و الهام بعضی معنی حاصل گردد اما بنویس
قرب خاص و نسبتی مخصوص است که وحی آسمانی که حاصل آن روح القدس است و او را
جبرئیل امین گویند بعضی اصطفا و اجتباء الی حاصل میگرد و چون آمد او را فرشته بودی گفت
مژده باد ترا اے محمد که من جبرئیل ام خدا ام را بتو فرستاده است و تو رسول خدائی بر این
است بر من و انس و عورت کن بقول لا اله الا الله و گفت بخوان یا محمد آنحضرت فرمود
من خواننده نیم خواندن بدانیم یعنی ایتم که خواندن و نوشتن نیا موخته ام پس در برگرفت
جبرئیل مرا و بنفیر و مرا چند امله طاقبت من با و بود لفظ حدیث تحمل هر دو معنی است
و ظاهری اولی است و همین تصریح کرده اند شرح پس بگذاشت جبرئیل آنحضرت
و گفت بخوان گفت من خواننده نیم باز در برگرفت و میفشرد و چند امله طاقبت رسیدم پس بگذاشت
و گفت بخوان گفتم من خواننده نیم سوم باز گرفت و میفشرد و گفت اقرا یا محمد ربك
الَّذِي خَلَقَ الْاَوَّلَ فَتَنَكَ مِنْ خَلْقِ اقْوَامٍ بِكَ كَوْمَ النَّاسِ عَلَ الْاَقْلَمِ
عَلَّمَ لَكَ نَشَانَ مَا لَمْ يُكَلِّمْهُ و در روایتی آمده که فرمود جبرئیل عم یا محمد استافه کن
از شر شیطان فرمود آنحضرت استغفر بالله من الشیطان الرجیم و گفت بگو بسم الله
الرحمن الرحیم پسر گفت اقرا یا محمد ربك الَّذِي خَلَقَ الْاَوَّلَ فَتَنَكَ مِنْ خَلْقِ اقْوَامٍ بِكَ كَوْمَ النَّاسِ عَلَ الْاَقْلَمِ
خود منکر تباریک و تقویست ماکه پروردگار و معلم تو ایمم بین و این در برگرفت و میفشرد و
تصرفی بود از جبرئیل علیه السلام در وجود شریف آنحضرت یا دخال الی او ملکوت تا متلی
بقول وحی و غالی را شغل با سوا اے آن کرد و راقم گوید صوفیه رحیم الله تا حال آن
سنت جاری میدارند که القاسم سمیت باطن در سینه مرید میپند و اصبه بر منکران
این سنت و نیز اشارت است بمقل این قول که القاسم در سینه مرید میپند و اصبه بر منکران

خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضرتؐ را پس برو خدیجہ آنحضرتؐ را برسوسے ورقہ بن نوفل پس گفت خدیجہ
 اسے ابن تم من لبتہ از بر اور زادہ خود کہ چہ میگوید کہ این ورقہ ہم سن جہد اللہ بود و اللہ شریک
 آنحضرتؐ پس گفت ورقہ چہ بنی یا محمدؐ پس فرمود آنحضرتؐ انچہ میدید پس گفت ورقہ این ناموس
 است کہ بر موسیٰ نازل سے شد بشارت با و ترا اسے محمدؐ کہ رسول خدائی گواہی میدہم کہ تو آن
 پیغمبری کہ مہی بشارت داد کہ موسیٰ بعد از من مبعوث خواہد شد کہ نام او احمد است و زود باشد
 کہ ماور شوی بچہ و قتال با کفار گفت ورقہ اگر با ختم من روز تو یاری و ہم ترا یاری داد فی قومی
 پس دیر شد کہ ورقہ وفات یافت و در روضۃ الاحباب حدیثی آورده کہ دیدم قس را در جنبت
 کہ بروے جاہماے سزاست زیرا کہ وسے ایمان آورد من مراد بقس ورقہ است قس
 و قیس دانشمند نصاری و رئیس ایشان را کہ پند و درین وعلم و قصد بردن خدیجہ آنحضرتؐ را
 نزد ورقہ و پرسیدن کیفیت حال اشارت است کہ مشاورت و استفسار و وقت حیرت و شتاب
 ادعلاء و اہل مصائر لازم است تا راہ بہ مقصود نمایند و از اینجا تک صوفیہ و طالبان و سالکان
 طریق است در عرض معاملات و وقایع خود بمشایخ تہکشف کنند حقیقۃ حال را چنانچہ متعارف
 و مشہور است بیان ابن قوم کہ از کبر بعض علماء الصوفیہ واقعہ است کہ آنحضرتؐ بعد از وفات
 حرا پیش اذان آواز ہا سے شنید کہ از ہر جانب سے آمد! محمدؐ و یا رسول اللہ
 و ہر چہ کس را سخن دید و ہفت سال روشنائی میدید و با آن شاد و پیود خواہ مرا
 روشنائی محسوس یا شد با نور علم و یقین و از ہر سنگ و گیاہ سلام میشنید بد آنکہ
 علماء سے را مراتب عدیدہ ذکر کردہ اند اول رویا صالحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کہ اول ما عینا
 بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ ایضا و کان لایرے رویا الا جاءہ مثل
 فلق الصبح ثانی انچنان بود کہ القا میکرد آنرا جبرئیل در قلب شریف و سے علیہ السلام
 سبب آنکہ ہمینہ آنحضرتؐ اور انچنانچہ فرمود کہ روح القدس و میدرد دل من ثالثہ آنکہ مثل
 میکرد جبرئیل آنحضرتؐ را رب و رب مردمی را آنکہ آنرا سے مثل صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آواز و آواز

کہ مشہور مسموہ اہل کلام و معانی میں صراحتاً کتب راجحہ آں جہاں لود کہ حی و مد گاہی و
 بر صورت اصلی او سادس احمد و کلام اللہ نقائے بر دے در حال کہ فوق بموات لود و وحی کرنا
 روئے صلوات حسن و حرآن شائع کلام کر حضرت رب العزہ حل حالہ سے و طاعت ملک نما
 لکم کر و موسیٰ راحلہ اسلام شائع کلام کر و حق سجاد ما و سے افکار الی تمام و طامہ است کہ
 فون بموات اس قیل اسب و صاحب مواہب گنہ کہ مدہب کسی است کہ گوید دیدہ آنحضرت
 حق سائے را در سب معراج و اللہ اعلم ان مسئلہ اخلاقی است و گاهی دیدہ آنحضرت بر و در گاہ
 خود را امام و لکم کر و ما و چنانکہ آمدہ است کہ دیدہ حق تعالی را در احسن صورت پس سجاد
 ہر دو و سب خود را بر و در کتب مس و ما فہم کر و انا مل اورادہ سید و پر سید اس و فہم کر و
 الا علی اللہ سبط لولہ والیہ و اللہ مطلق و حی سر آمدہ کہ چون رول مکر و بر دے و حی کر و
 محنت آں و تعمیر بیاف رنگ و حی ما ناں او ما سدر نگہ خاک تو در دے افتادہ مبارک
 و اصحاب را سر سرباسے نگوں سے افتادہ و چون کشادہ سے ستر سے دانت سر او
 گنہا کہ ایامہ را ماست شرط اسب پس گاہی ملکیت حرثیل را آنحضرت ملکہ یکدہ او را
 مریودہ و عالم خود و میر و گاہی سرب آنحضرت بر حرثیل غالب سے آمدہ او را صورت سر
 میاحت و این در صورت و عدہ و تارت سے لود و اول در صورت و عید و طرت در کتب
 شیعہ صاحب شیعہ عبد اللہ و س گنگوہی است کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ احوال و جزا
 و مشغول سے گشت ماحرثیل جلہ السلام سے آمدہ او را سے شلید و مسکد است ما پیکر و گاہ
 و صاحب دے گشت ماسے آمدہ کہ بعدہ اوقات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در قیام رول
 و حی بخود سے ادا وہ السادر کتب است ما آنکہ سرور را سارا ہر یک تحقیق ملکہ اسب و دست طبع
 او را در و و ہو بالاقوی الا علی کہد است در حال نکس سے حال و انت و بریں لوال اسب
 کمال داشت یکراہر دگر و ہ سے ہما و ہر حد در لوال ہر یک قطعہ و کمال یکساہ و آں سے حال
 اول سے حل است و ملکہ و آں را و آں و کلام سماں گشت بہم قوب لقوب و سے سر و دم

حال دستہ نفی غیر متکلم است و آن را کلام قدسی و حکایت عین اللہ تعالیٰ گفت ہر چند از خود
 هیچ نگفت مگر قوت و درون و سے جلی سفتہ و ستوم حدیث است و آن کلام اوست و بیچ نسبت
 نہ در کلام اوست ہمیشہ با حق تعالیٰ انتظام اوست و کما یقول عن النبی ان المؤمن لا یومئ فی مقام
 اوست سبحان اللہ این چکال است و این چه جمال عطا میفرماید ^ص مصطفیٰ راحی بدان
 و حق بر بین ^ص بد مصطفیٰ بد نور رب العالمین ^ص مردان تحقیق بحق رسانند و حق دانند اکنون بدو ^{است}
 کہ بود و سے صلی اللہ علیہ وسلم نیکو تر از مردم باعتبار خلق و نہ زدن ملازمان و نہ در تنگاران باطنی
 میزدند بنا بر تفصیر غلامان و کثیر کار او بود آنجناب ملایم و مهربان طبع و نبودند طبیعت ناملاجم و کدورت
 داشتہ و نبودند صاحب بخل و عیب سخت کلام کنندہ و نامیدند نیک و نہ عتجا شر از خود و در آہ
 نوبیدی را و ذات خود و منازعت و مخالفت بخلاف ^ص ہم نیکو زد گفت انس بن مالک خدمت کرد
 رسول اللہ را صلی اللہ علیہ وسلم دہ سال پس نگفتند در اینست کلمات گاہی و نگفتند بر کارے
 کہ کردم آنکہ چرا کردی و پس از غایت خلق بر ترک آن کار جز و توبیخ متکرر و نہ انتہی و چون حاجت
 شرایر و خباثت بصحبت آنجناب سے آمدند بالتفات کمال مالوف و مریوط میباشند آنها را
 و بکلام دلنشین و سخن شیرین مخاطب سے نمودند آنها را بطرف خود تا الفت و موافقت
 گیرند و بشرف ایمان و ایمان شرف شوند و گفت خار جبرین زبردین ثابت کہ موافقت میکردند
 با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر امور آدنی و دینی و حور و قصور اعلیٰ از و سے شارح گوید
 این قول بنا بر تاکید واقع شدہ تأمینہ شوند و اکتفا کنند بخلاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 و نبودند و سے حضرت عیوب جو و بد خو سے و بودہ طبیعت و سے حضرت سخاوت مانوس
 کسی از ان حضرت نامید و مانوس زرقی و اگر کسی مسافر اہل حاجت سے مما با کفایت
 و زشت پیش آمدی بر معذوری ان اہل حاجت خیال نمودہ چہ میفرمودند و بر داسے حاجت
 اہل حاجت اسر میفرمودند و رویت کہ آمدنی نزدیک آنجناب و گفت یا رسول اللہ ^ص اگر کسی
 فرمودند موافقت میکنم و میروم ہمراہ تو حتی کہ ہر جا کہ می نشینی ^ص من نشینم یا تو تاکہ ادا کنیم حاجت تو

واعداد قسے نمود مرخص را و لود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تیرے دوست مددگار گشتند
 خود و خدمت خود مدت خود مکروہ و در کار و بار عامہ شریک سے تند ما اہل بیت خود و ارکان
 و سے حضرت میں حال و دار سخن نایسند رجیرہ و سے حضرت اتر نصراط پو دی مگر
 از اخصا سے مردم و حیا حرف ماحوش رلب ماورد مدد و حرو کے ساتھ ششی را مر اسے
 داب و دنگار آمدن روز و دایکس مباد و عیال خود را قوت نکال نامشار لوی کور مد و ترا
 و جمع مال و کثر ممال میداستند و اہل و عیال کہ مانع باشند لود و عیال
 بایں سہ حصہ مردم متین یے آمدند و سائل را گاہی اکسرت صلی اللہ علیہ وسلم گشتند
 کہ سہ ہم اگر چہ سے میدستند عطا سے نمود و اگر سہ استند جبر مسئول را و عدد و عیال
 یوں و مکر و ماحوش میتند و شغریہ ردہ سے منا لا امر الہی فلا احد یؤثر فی قول
 لانیہ و لا یؤثر فی شہر فارسی سے امر و ما ہی جبر ال رسول پاک و سہ راست گو تر و میں رسول
 لا ادر لعمریہ کوی پیغام را صلی اللہ علیہ وسلم امر کفہ بہت معروف و وہی کسدہ اس
 ار سکر سہیت سیکس مکر و کار تار و در گیس لا و لعمریہ سیکس اران حضرت صلی اللہ علیہ
 راست گو تر است و در قول لا یجوز کس لا الہ الا اللہ و در گفتن لعمریہ در جواب سائل گفتن
 آرسے مکر کہ تیج او مدہ را معرفت الہی حاصل ہو دیا سہ اکسرت را و دہر گر ہر سائل و ہر تیج
 ار مدست اکسرت محروم زوت والا کہ مراد و ملت مقصد خود پر سیا چہ جائی اس و عیال ار
 و جس و بطور و مسکن و دوام حتی کہ اسما را و احجار و سوا ملت مقصد خود رسیدہ
 و محروم و ماہدار لطف عظم او شدہ و لود اکسرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصلا طعام فی لبت
 ماہدث مکر و مد و تعریف ہم مکر و مد شغریہ سکتی رسکم آن مار سہ ار سکتی و صر کور
 د راہ حق حملہ و مار و درم و لود و رسول اللہ کہ تیج و مد طعام را سہ را گشت و می سہ
 آور دہ از ان ہر سہ داک ہر سہ انگشت میا د سہ و ہر انگشت اسہ سر شد
 آل محمد علیہ السلام ار ماں تیج و در و د سوار و رسول اللہ را و تیج کہ رولت نمود بایں را و ہر سہ

طعام مکلف و متلا در خود رسول الله بر خوان و بخوردند نان تنگ و قتی که سفر کردند و در باره آن
گفت که چای بر دیدم آنجناب را که قطع میکنند که در گفتیم از بریدن که در چای خاند است فرمود و نه بنی
صلی الله علیه و سلم که و افریسانم باین قطع که و طعام خود را داده است که دعوت کرد
رسول الله را فیا علی پیش آوردن و نان جوین و شوربه که در آن کدو و گوشت خشک انداخته
و گفته است انس پس دیدم رسول الله را که میجوید که در آن کاس پس همیشه دست میدارد
که در آن نان روز که محبت آنجناب با کدو برین ظاهر شده و فرمود و در رسالت ما ببحرین
ابی سلمه را که بخور از دست راست خود و از چپانی که متصل تست شافعی رضی الله عنه نصرت بخور
نموده یعنی واجب است که تناول نماید طعام را از طرف که قریب بخود است و بر دس
صلی الله علیه و سلم دایم فکر و متواصل اعز آن که ناز سینه میکنند و سینه حضرت مثل و یک
جوش میزد و در حالت وقت و بود رسول الله صلی الله علیه و سلم که ناز میکرد و ایستاده تا آنکه
آماس میگرفت هر دو پاس مبارک و سینه گفت ابو هریره پس پرسید به شش بان بر
آماس گفت میکنی در ناز اینقدر که آماس گرفت هر دو پاسی حال آنکه نازل شده که الله تعالی
تحقیق بخشیده مرتبه ای که سابق شده و چیز که لاحق است از جنس کثایان تو فرمودند
رسول الله صلی الله علیه و سلم آیا زک کنم این مشقت عبادت را پس بیا ششم بر تقدیر ترک
بتنه شاکر و ناز عشاء را میکردند آنجناب در سوم حصه اول تب که ناز عشاء از خوشتر است
بعده و نصف لیل یا ثلث بیدار میشدند و ناز عشاء را میکردند و ناز تحب ادد و رکعت ناز عشاء
سوا سه و عشاء آید و است و بود در بنی علیه السلام که ادا میکردند ناز چاشت و اشراق و بعد
ادامیکردند آنجناب چهار رکعت بعد زوال آفتاب که آنرا ناز سنت زوال میگفتند و بعضی
ایک آنرا سنت ظهر است و بود و صلی الله علیه و سلم که روزه میداشت از ابتدا سه
پرمه سه روز در روزه ایام بیض مختار اهل الله است و آن در تاریخ سیزدهم و چهاردهم
و پانزدهم پرمه افضل است و بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعضی ابا لائی تمیذند

رحم و دسان ریب تن مکر و مکاشس مارکش ماسد و ست مے بودی و دیوہ ہم آمه اس
 و عمامہ سیاہ بہشت درہ مردی سے لستہ گنت عبد اللہ اس خالد و مودہ مرا سمیر خدا
 بردار مارچود رائے کو ماہ کن گنہم مار رسول اللہ ایں جا درست یعنی وضع ایں مارا
 ارا ریبیت تا ممووع ماسد و داری آن و مودہ مالک مئی اسوب افتد آیا ریبیت ترا
 دریں متالعت متارح قماطل تردی کو بد متالعت مطلق آست کہ افتد آیا ریبیت مود و مین
 و جوہ دیناس حواہ آن ملوس موصوع ماسمال تابع ماسد ماسد ریم کو یک کر ما دیا
 و عمامہ موصوع ماسمال و مودہ دماہ حال مپوشد و دعوی اداسے ست ہیما بندہ ا
 مکر صرح اگر مت سنت ماسد و مے لوستید و عمامہ رعی اللہ لاسے عسہ کر ارم
 و دسان مگنتہ مچیں بودار صاحب مین یعنی رسول اللہ انتہی و مے پوشد
 آکھاب یارچہ لوب را دیر دسار ما کہ نگاہ دار و عمامہ را ار آ لاس روعس و می لودی
 آن یارچہ ار کثرت استعمال ماسد پارچہ روعس گرد الرام آکھاب و پو شک و لاس
 مالوب سفید اگر لود و ورا تن لیے لستہ آکھاب ار جرم لود و کھاسے پید اندر اسے
 اندا حصہ لود و دسارچ کو یک کر پوس کحل حرام ماسد و آندہ است کہ ار صوف لود کہ آ
 و دتا کردہ و دحقہ لود و سی عالیتہ صد یقہ رعی اللہ عمامہ آثر امارتہ کرد و گسرا سید
 وضع ال ماصد یقہ و مودہ و مچہ فراش دین سب بر اسے مین ساحتہ لود مے گنت
 چاست کہ در ستمہ مے دیگر لود مگر آن دو مارا حمار ما کردہ ام مارم ماسد و مودہ
 مارگر داسید آثر اسمال سانس علیہ جواب ار می آن مار مارداست ار مار سجد و آن ہم مارگر
 لود گنت لاس عمر دیدیم رسول اللہ را کہ مے لوسید مد لعلی کہ مودہ براں موسے و اسیم
 نعل را امرامی لوستید لیس و دسب سید ارم کہ میوشم جبین لعل را مارا رباع رسول اللہ
 مار عتبار شحیت و مصویت آن نعل صحابہ را رباع آن صاحب استمول حواہ شحیت لوس
 دما کہ او علم طاہر و ماطل مے مہرہ اند و در معرفت حقیقت ذات مارکات و در امانت مارا تالیف

و در خواندن متابعت مطلقاً آنجناب پس نه برده اند و در معاملات دنیوی بر ضعیف چنانچه شرعی
 که به واسطه آنها باشد پیوند و در آن حال مسائل اولی و متفق علیه را که بجلالت خواستش
 معامله آنها باشد پیوند و بر زهد و تقوی اختلاعی خود مغرور اند و گرنه و با جامه موضوع استماع
 خواه نیم ساق بود یا نبود پوشیده و عمامه معطر باندش مروجه بخوابش نفس خود در بر نهاده
 و شانه و سواک در دست گرفته و موسی سرتابه بنگارش یا قدر زیاده ازان که سنت است
 پسند میدارند و در رازیش نابدوش که آنهم سنت است اگر آن در رازی مروجه و یا آنها
 نباشد پسند نمیدارند و در فرق آن بسیار کوشش میانند تا که بجلالت رواج یاران نباشد
 و رونق چهره مبدل نگردد و نماز با جماعت در مسجد نخواهد باشد خواه نباشد بران اکتفا کرده
 در محفل امیران و عاشقان و معشوقان بدریده بازمی و بر اسے خود نوشی خود را متبع سنت
 ظاهر میکنند و متقی و در پرده تقوی و دعوی عزیمت و اولی یا ضعیف دلیل مباح حلیت
 حرمت صریح ثابت کنند و عمل بر آن نمایند و نیز آنها پند که مشک بر بند سب آنها که در اصل
 اشیا و اباحت میگویند بنحیث مال مردم خوراند و انفاق و محفل مولو و شریف را به تقلیم
 بعضی که در اصل شمی حرمت گویند بوقت نسبت بگرام میکنند و گاهی بجای امید
 قورم و کوفته بریان و شیر مال نرم و نان تنگ گرم گدازه منخوف از تقلید اجماع علما
 و صلحا سے امت اهل سنت و جماعت گردیده مانند تنگ نواشان ناپاک و آزادان
 بی باک نفقه لایذیه و تقیدی میزنند و از سر خوردن نفقه که تخم ثمرات مسکرات است
 حسناات انکسار بعد از ایهات تبدیل میکنند و خاص حیوانات و در جبات اهل علم عظم را رحمة الله
 علیه بخورند و در مایه مسائل مولانا محمد اسماعیل رحمته الله میفرمایند که لحاظ اباحت و
 کرده میشود پس ظاهر معلوم میشود که مقرر گردان یرم عرس جایز باشد انتمی گویم بدرم
 میفرمودند که دیدیم مولانا شاه عبدالغفر عرس بدر بزرگ خود میکرد و دنیا اجتماع مردم و خفا
 پنج آیت میخواندند و شیرینی تقیم میشد بطور وجه و بعده شخصی نوش آواز شعر حمد و ثناء

و مولانا محمد عالم علی سلمه الله ما نام میرمودند که از مرشدی و اسنادی و مولانا محمد اسحاق
 مولوی محمد محمود بن الشیر حال دسے بخت عرس و من طلب کرد و دسے حضرت داد و نمود
 و ستاد و دهم مولانا در کتاب ذکر و میرمایا و ساس عرس و مولود شریف میر میر
 برادر که در مولود شریف ذکر و لاد سیر الترواق و حب و حب و سر و دست و در
 اسحاق را سے و حوت و سر و که عالی اربحات و مکررات ماستد آند و در اسے
 اسحاق حرن و سر و ثبات سده و فی الواقع و حب تل و حوت و لاد است حضرت
 علی الله علیه وسلم در دیگر امر میت امنی و اسفر مرارات انبیا و اولیا جامع اند
 و خاص سفر مبارک قر شریف سید المرسلین سفر معصیت و حرمت مگوشت
 و در ایما سر بخت عرس بر غریب توقف نمند و ما بهیب آنها که در اصل تھے
 اماحت گوید در رماں و داری خاموش است و در حرمت آن استثناء منقطع و غیر صحیح را
 در حدیث لا تفرجوا عن آل علی ثلاثه قساعت کسد و مراد دارد و دلیل سے آرد
 بر کلام صحیح مسأله السلام که در جمعی استثناء متصل فصیح ثابت است و در حدیث مذکور
 انکار دارند و بعضی را اولویت استثناء منقطع قائل اند خلاصه کلام محققان مثل سید
 عبدالحق محدث دہلوی آنست که اگر مدیہ منورہ قریب است و حاد کہتہ بعید اول مدیہ
 رو دو اگر کہتہ عطیہ قریب است و مدیہ مطہرہ بعید باید کہ اول مدیہ رو دو و بعدہ مکہ
 و سرادق آنست کہ اگر مرکب ربارت آن مقام و ادتصرعات طابریہ و باطنہ
 سید الامام افعال و اسلاقی و سیمہ و رزید با اخلاق حمیدہ و افعال جملہ
 مبدل گردند بعد ازال اراطواف کہتہ شریف آن حمله بچتہ ستود و گشتہ اند و نوسنتہ
 کہ درین قر شریف انتخاب ازین کہتہ شریف افضل است و ہم در بار مسائل
 مذکور است سوال براسے ربارت مورد اولیا الله آمدل از کاملی بہد و سوال
 حکم دارد و خواہد در مسئلہ علماء اختلاف است بعضی حاضرند و بعضی درام کو

و الصبح عند امام الحرمين وغيره من الشافعية الجوز انتهى ترجمه نزد امام الحرمين وغير ایشان از شافعية مبرک
 زیارت صالحین جائز است و احادیثی که در وجوب زیارت قبر شریف رسول الله صلی الله علیه و سلم است
 این است عن ابی الدرداء قال لما فتح عمر بن الخطاب بیت المقدس سال بلال ان یقرء بانشام فعل
 ذلك ثم ان بلالاً راى فی منامه النبی علیه الصلوة والسلام و هو یقول ما ید الجفوة یا بلال اما ان کلب
 ان تزورنی یا بلال فانتهی ثم ینادی جیلاً خلیفاً کرب راحلته وقصد الذبیه فاتی قبر النبی علیه الصلوة والسلام
 فجعل یسکی عنده و یمریح وجهه علیه الخ مولانا عبدالحی الکنوی سلمه الله تعالی ابن حدیث را با چند اسناد
 صحیح در رساله رد المصون فی کلام المبرور که در ردشیدیه است آورده ترجمه از ابی الدرداء روایت است
 که گفت که هرگاه که فتح کرد حضرت عمر بن الخطاب بیت المقدس را رسول کرد بلال که برای قیام
 ملک شام اجازت دهند پس قبول کردند بعد حضرت بلال بنی صلی الله علیه و سلم را بخواب دیدند
 فرمودند وی علیه الصلوة والسلام یا بلال این جفا بر من چرا روا داشتی زیارت من چرا نمی کردی
 پس بیدار شدند بلال نگین ترسیده پس سوار شدند بر ناقه خود و قصد کردند بر نیطیه او و در آمد بر قبر بنی صلی الله
 و السلام پس گریه نمود و بآلیدر و سینه خود را بر قبر آنحضرت صلی الله علیه و سلم ایضا حدیث من از قبر
 و حجت له شفاعتی هر آنکس که زیارت کرد قبر من واجب شد بر او شفاعت من و مولا نا حدیث نهاد از تحقیق
 اکمال و تمام و با سند قومی در رساله مذکور آورده ایضا حدیث من حج و لم یزرنی فقد جفانی هر آنکس
 که از حج فارغ شده زیارت من نکرد پس بر من جفا کرد ایضا حدیث من حج فزار قبری بعد وفاتی
 کان کمن زارنی فی حیاتی هر آنکس که حج کرد و زیارت قبر من کرد بعد از وفات من گویا که زیارت
 من کرد و در زندگانی من ایضا من از قبر می بعد موتی فکان زارنی فی حیاتی و من لم یزرنی فقد جفانی
 هر آنکس زیارت من نمود بعد از وفات من گویا که زیارت من کرد و حیات من و آنکس زیارت من نکرد پس
 ظلم بر من کرد تصحیح و تحقیق قویق این احادیث و قوت آن بدلائل قویه در رساله مذکور مرقوم است و بن
 مختصر نخبه ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه و الودت بعد از سال و چهار ماه و اقصای الحج و عمر حضرت
 یاسه سال ایام خلافت سال و شش ماه و بقولی چهار ماه و سیست و پنج روز بود و در لرح البوت است اختلاف که در اول سال

لا تخشوا ابابکر خلیما بیان آنست که دسے از صورت نمود در گذشته بود و لپورت می نمود و انموده بود
 با پیغمبر میگفت بود محمد صلی اللہ علیہ وسلم در قلاب قوسین او کوئی داد با وی بیک صوت
 و بیک معنی آمد فلفلی غلتی بکشد صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر بود و لا یوفو فکک معنی القیام فی الشیخ
 و البقا ایضا در کتابی میفرمایند که مرید عاشق جمال شیخ گردد و یک ساعت و یک لحظه
 حجاب از دسے بر خود و اندارد و جان جهان از زیر قدم شیخ نثار آرد و همیشه مشتاق جمال
 شیخ بود و کمال معادت مرید را ازین اشتیاق آنست اینجا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
 قدم بکمال رسانید و در غار یار غار شد و گفت من خدا سے تعالی را در جان محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم دیدم سبحان اللہ قدر پیران مریدان چه دانند که گفته اند هر که ایشانرا با شناخت
 خدا بر یافت و هر که غلامی تعالی را یافت ایشانرا شناخت صاحب مرات الاسرار از سیر
 سے آمد که عمر رضی اللہ عنہ بعد از وفات ابو بکر رضی اللہ عنہ زن و یرادر نکاح خود آورد
 و از دسے پرسید از مشغولیهائے صدیق اکبر او گفت من انقدر میدانم که بیشتر بشناسم
 بحق بودی و چون وقت سحر شدی نفس بر آورد سے و از سینه مبارکش بوسے بگریختی
 آمدی عمر رضی اللہ عنہ گفت من دیگر بیمه متابعت سے تو انم کرد لیکن بوسے بگریختی
 از کجا آرم پس نش را طلاق داد و گفت من از بهر پرسیدن احوال صدیق اکبر ترا
 در نکاح آورده بودم مقصود دیگر نبود و انتی دهم حضرت قطب عالم قول جنید رحمۃ اللہ علیہ
 معرفت بر دو نوع است اول معرفت تعریف یعنی از مصنوع بصانع رفتن و این عام غایت
 باشد و دوم معرفت تعرف یعنی از صانع بمصنوع و یدہ و شدن اینجا صدیق اکبر خبر داد
 معرفت اللہ باللہ و معرفت الاشیاء باللہ ایضا میفرمایند که تجلی حق بر هر یکی از انبیاء و اولیاء
 در دنیا و آخرت بر موانع عام و آخرت بر موانع خاصه که تجلی اللہ تعالی بکلیه خاصه و کشف المحجوب است
 المیر المؤمنین ابو بکر عبداللہ بن ابو قحافه عثمان الصدیق رضی اللہ عنہ ویرا که امانت مشتمل بر است
 و آیات و دلایل ظاہر اندر معاملات و محالین و اندر باب البصوف طرفی از روی کار او گفته

آورد اسب و مساح و یرام هم از ارباب مسافره داسه اند مرملت روانش را و عمر را
 رخصتی الله بعد هم از ارباب مجاهده بعد بر سلامت و معالمت را و اندر احار صبح مطبوعه
 و اندر میان اهل علم مشهور که وی تشبیه را ز کردی بر آن بزم خوانند می و چون بزم رخصتی الله
 کار کردی بر آن بلند خواندی رسول صلی الله علیه و آله و سلم الوکر صبح الله بعد مرستند که بزم چون
 گفت استمع لمن انا متی را میمیداکم که از من عاقبت سیت و بدو یک سمع و سنه بزم چون
 و بلند چون هر دو یک سیت و از عمر رخصتی الله بعد پرسید گفت او و طو الوکسال ای الائم
 و اطردت طال یعنی مدار سکم حقتکارا و یرام الله من را اس شان از محامات داد و آل را
 از مشایب و مقام محامد اند حسب مقام مشاهدات من قطره نود اندر بحر می داران بود
 که سمر صلی الله علیه و سلم بدو گفت یا عمر بل انت الائمة کبرئیت من سب این مکررین چون
 از مشایب الوکر که عمر اسلام در و لود لطرکس با عالمیان تنگبند ماتند و از و سس می آرند
 که گفت دارنا فائتة و احوال عارضة و الائمة متعذرة و کتلتنا موتوه سر اسه آنگه رده اس
 و احوال ما رو سس عارفت رخصتای ما سوار و کاملی تا ظاهر پس عمارت سر اسه عالی را حقا
 و اعتماد بر حال عاقبتی از املی و دل بر الفاس محدود مساوی اغفلت و کاملی اوس حوامد
 از عین که اگر عارضی بود ما نخواهد و آنچه که رده بود مانند و آنچه اندر عده و آید برسد و کاملی را
 خود دارد منت و بهم ار و سس می آرند که عیب اندر مشا حاش الله هم صلی الله علیه و آله و سلم
 محبت گفت که دیار من دلج کردان و آنگاه مرا رات ال عجمه و ان نخت ان رمرست سس
 محبت و یامه ما سکر آن کیم آنگاه که من آن ده ما را سر اسه لود سس آراں نزاریم با هم در مشغول و
 با هم اسم و هم مقام عصر و اندر و مضطرب ساشتم که قهر مرا اختیار است و هر چه می از وی رده اس
 که چون از احوالات محبت کردید و مرستند در میان حلقه خواند و الله کانکنت حریصا علی الاماره و
 ولا لیلته قطره و کانکنت فیما ارعنا و لاسا کنتما الله و کنت فی ستره اعلا ریت و کمالی فی الاماره و قطره
 پس ناخوت یعنی محبت که من سر امارت حلیف ستم و موم بر گردی و دخی دارادت کن بر دل کردی

ع
 رخصتی الله بعد مرستند که بزم چون

ع
 ای سوار و کاملی را حقا

از کمر

و مر را غیبت نبود و از خدا سکه تمامه بخوانستیم پس هر وعلا نیده و مرا اندران راحت نیست پس اقبال
این طائفه بتجربید و تمکین و حرص بر فقیر و تمنی و ترک دیار است بدوست و امام اهل حق لایق است
خاص رضی الله عنه انتهی وفات یافت و جمادی الآخر سال سیزدهم از هجرت و کربلا حضرت
عمر رضی الله عنه ولادتش سیزدهم سال بعد از واقعه فیل بود و عمر شریف پنجاه
و هشت و خلافتش ده سال و چند ماه بود و در مدینه آج النبوت است چون عمر بخانه
خواهر و داماد رسید آواز قرأت ایشان بگوش و س رسیده و ایشان سوره طه
میخواندند و آنرا در صحیفه نوشته بودند عمر گفت این صحیفه چیست بمن بدید خواهی
گفت تو نجاست شرک داری و این کتابی است که در وصف و س آمده است
اَلَا يَسْتَعْلَمُ الْمُطَهَّرُونَ پس غسل کرد و ادا اول سوره طه خواند پس عمر
در گریه شد و گفت چه نیکو کلام است این کلام و خداوندی که صفت او این است سزاوار
که پرستند غیر او را اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ
الله انگاه گفت پیغمبر کجاست تا نزد و س روم پس نزو آنحضرت آمد شمشیر حایل کرده یاران
از ترس درنگشوند آنحضرت فرمود تا در را بکشایند پس سید عالم صلی الله علیه و سلم پیش آمد
و هر دو باز و س عمر را برداشت کمر او را گرفت و پیغمبر و گفت ای عمر اگر بصلح آمده است
از تو باز دارم و اگر جنگ آمده نماز روزگار تو برابر من چون عمر این سخن از حضرت شنید باز
بند بر بندش بازید و شمشیر از دستش میفتاد و سرور پیش افکند و گفت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ
اِلَّا اللهُ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ انتهی و در کشف المحجوب است و نیز سر بنگ اهل احسان و امام
اهل تحقیق و اندر بحر محبت غریق ابو حفص عمر بن خطاب رضی الله عنه ویرا اگر امارات مشهور است
و مخصوص بوده بفر است و صلاحیت و ویر الطایف است اندرین طریقت و پیغمبر صلی الله
علیه و سلم گفت اَنْتَ بِطَرِيقِ عَلِيٍّ اِلَى سَانِ عُمَرَ حَقِّ بَزْبَانِ عُمَرَ حَقِّ كُوَيْدِ وَنِزَافَتِ قَدَّكَانِ فَنِي
مُحَمَّدَ لَوْ اَنَّكَ كُنْتَ فِي امْتِي فَمَوْعِظَتِي اَنْدَرِ امْتَانِ بِشِيرِيْنِ نَدَنَانِ بُوْدُنْدِ وَدَرِيْنِ اَمْتِ اَكُوْ

آن عمر است سرآمدین طریقت و مورد لطف سادات است پیش از آن که درین کسایه
احصا احوال گردانان و سستی آرند که گفت العزیزه را که من محسناً الشیخ عیلت را است
از مریضیاں مدد عیلت بر دو گویم ما شد یک اعراض از حلق و دیگر از غلغله از اسنان
و اعراضی کردن از حلقی کردن مکان حالی بود و دیگر کردن از رحمت احساس نظام در آرمیدن
مخود بر پوست محمودیت و اعمال خود و ملاحظه حسن خود را از محالطت مردمان و این گردانان
خلقی را مدتی خودمانا غلغله از حلقی مل بود و مصعب دل را ظاهر هیچ غلغله نماند
کسی دل مصلح نشود و پس نماند و چون دل مصلح بود از حلق و در هیچ حس نماند
اگر اس کس اندر میان حلقی با سدار حلقی و حلق بود و مهندس از اسان فرید بود و دست تمام پیش
و بعد بود و راست بود و در این صفت عمر بود که از رحمت عیلت نشان داد و دومی ظاهر
اندر میان حلقی با مامب و خلافت معقول بود و ملاحظه سخن بود و عیلت و رحمت و از آن
ظاهر است که هرگز و سایر دوستان حق با مسدا نگردد و احوال آن ممتنا به حاکم عمر کس
و از آن شریف حلقی التکونی ملائکونی محال سراسی که اساس آن بر ملا و ملومی بود و محال
که هرگز او را محالی باشد و عمر رضی الله عنه از حواس اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم است
و اندر چه ضرب حق تعالی همه اعمال معقول بود و قاعدی که حضرت علی علیه السلام اندر آن
عمره معلوم عمر یابد و رسول را گفت یا محمد قد شرف الله لک الشما و النور با سلام عمر کس است
اس لما الله یلیس مرفعه و صامت اندین بدو است از هر آنکه وی اندر همه الخلق من جمیع
انام است و در مکتوبات حضرت سح با سح عبد القدوس است لایح ناد بیت سر
کبر است احمد است سستی او بجز حضرت است و عیلت در کار رسول ملاحظه بود
مانا حلقه دو اسطه السلام و سارا قاعدی آید و لامت سح حاضر است هیچ ماک مست او لکان
حضرت من حلقه گفت رضی الله عنه میگوید مردی را قدر سراسر از انبیا دادند که سالها
صحابه کرام پیش از صحت حضرت علیه السلام پیش از در دست رسی بود و در نگاه بی آگاه

از دود لبت بخت صحبت و لایمت نبوت مبین الله صلی الله علیه وسلم بدید آمد تا هر یک شمر
در هر طرف بر آوردند یک گفت والله لا عبید ربنا ما لم آره و یک گفت عرفت ربی پرستی و یک
گفت را سقایی ربی و یک گفت و کنا ز می الله فی ذالک المکان و یک گفت لقوا لوالد
بالله ساعته و یک گفت ما الا یان یا رسول الله مصطفی صلی الله علیه وسلم میگوید یمن از
فقه را می الحق خود و شور و جانت و هر کدام صاحب لغت این آقا بطلوع کند و پیچین ادب
کسی اما الحق و کسی سبحانی گفت ایضا در مکتوب است چند آنکه جمال شیخ مرید صادق
آینده جمال حق بود و آنکه مرید صادق شیخ پرست بود که اینجا گویند که مرید پیر پرست بر این
که پیر پرست و مشایخه حق بود و اقام گوید تفصیل ابن سخن بقول مولوی محمد اسمعیل در بیان
تجلی ذاتی گذشته پس درین مقام وقت حضرت عمر را حضرت رسول صلی الله علیه وسلم
پرسید یا عمر تو را از جهان دوست میداری عمر صادق بود از سر صدق از مقام خود و
یا رسول الله ترا از جهان دوست نمیدارم که جان از همه عزیز است رسول صلی الله علیه وسلم
فرمود یا عمر تا تو مرا از جهان دوست نداری ایمان نداری که تا جان نبازی و خود را از دنیا
نمیدار ایست دست تو بردامن کبریا و ایمان نرسد که ایمان با خود یرستی نبود
و بحقیقت خدا پرست ظاهر و مشایخه خود با خود بود پس خود پرست بود نه خدا پرست
پس پیر پرستی که بحقیقت خدا پرستی است از خود درستی بود و آن ایمان درستی
که خدا پرستی در پیر پرستی است نه پیر پرستی خدا پرستی است عمر صادق عاشق
فایق بود در حال از خود خواست و با پیر پرستی ساخت و گفت یا رسول الله اکنون
ترا از جهان دوست میدارم یک جان چه باشد صد جان فدای راه تو آرم را قلم گوید
که از همین جا است چون رسول مقبول ازین عالم ظهور خود را در عالم بطون پویشید
بر و سکه رهی الله عنه از کمال علیه عشق و محبت سکر غالب آمد و حیات دینی و اخروی
آنحضرت البنی علیه الصلوٰة والسلام منسکفت گشت و هم در آن علیه سکر نظر و سعه رضی الله عنه

برجای مجاری انجمن رسالت مآب مقتادیس در انجمن ای که دسے ورمود که معروف است
صدق اکبر مرشد کامل و دایه حاضر بود و سکروه الصحو مدلل گردانید النظر بوسے هر دو حارس
احاد و ادعای است که مردم سرگشاید و بیول و دم آن حضرت علی القدر علیه و سلم و بیگانه
اروط تحت و در دوحول آن حضرت را در شکم بخاست که در ریش و ریز و در اندام که در
آن حضرت را ملک بن سنان مد الو سعید مدری گفته بیدار حیل را از هر گشت ۱۰۱۰
هنگام بر مردم حول آن حضرت را در حال پس در دوحول آن حضرت علی القدر علیه و سلم
مرعده اندکس الر سرافه که در دوحول و رالامکات التار الخ و در دوحول آن حضرت
ام آنس و رگه و مردسے لول آن حضرت را حورده بود دس حبه کرد آن حضرت و امیر که
لعلل هم و بی کردار عود و آن ام آنس را و این است که چون امر کرد آن حضرت علی القدر
و سلم بلال را که ماک که هر که سمیع و مبلع است امر بدانکه که گدا و گدا و گدا و گدا و گدا و گدا
بعد از نماز نماز عصر باطله و فساد کرد و ما هم گفته ایم که اگر ارا - امر کرده است که اگر
یعنی قضا کرد دس آن حضرت هر دو طالع را مسلم و مقدر است و هیچ که ام را در هر کرد و این
و در دوحول آن حضرت در الخرجی دسے حبه مترا و صاف الساده بود آن حضرت خوب سینه
بریده او و در دوحول آن حضرت و گشت یا رسول الله صر حوبه المسمی رسا
فصاح من ده حضرت سید سیده ساحت آن معا و تم در سینه آن سر در نهاد و سلم
هر در ده حضرت سید حواب داد که در س مقام فعل آن مستم حواسم که در آنجا
مساس در ماکر کرده ما شتم و آنجا است و در س طریق المثل و رسول الی الله که آن
فقط لفظ القاب سچ خود است و حواته اولس قرنی از کمال در ریش پس طریقه در دوحول
مشاج اولیا و اولیا و میان عا سفان رسول الله مخصوص گردید الخ اصل حضرت عمر
در کم محرم و سال سب سوم از هجرت و وفات یافت و ذکر حضرت عثمان غنی الله
عنه امام حیات و سے هشتاد و هس ما و یا بود سال بود و مدت خلاف یا زده سال

و یازده ماه و پشوده روز بود و کشف المحجوب است گوهر گنج جواد عجل الله تعالی فرجه و فاضل بدرگاه
 رضا و متجلی بر طریق مصطفی صلی الله علیه و سلم عثمان بن عفان رضی الله عنه که در یافضل
 پیور است و عبد الله بن ربیع و ابو قتاده رضی الله عنهما روایت آورده اند که در و نزدیک
 مانند عثمان بود و هم چون بر و در سه غلظت داشتند صحیح شدند و علما مان او و صلاح برداشتند
 عثمان گفت هر که صلاح بر نگیرد از مال من آرد است و ما از ترس خود بیرون آمدیم حسن علی
 رضی الله عنهما ما را و راه پیش آمد با دس باز گشتیم و نزد عثمان اندر آمدیم تا بدینیم حسن بن علی
 کرم الله وجهه با یک کار آمده چون اندر آمد سلام گفت و ویرا بران بایت عزیزت گرد و گفت
 یا امیر المؤمنین من بی فرمان تو با مسلمان شمشیر نتوانم کشید و تو امام حقی مرا فرمان ده تا بلائی
 این قوم را از تو دفع کنم عثمان گفت یا ابن اخی اسب و اجلس فی بیتک یا فی الله یا قراه فلا تخاف
 لنا فی الهراق الدماء و این علامت تسلیم است اندر حال و رد و بلا اندر و در بیت جنان که فرود
 بر فرودخت و ابراهیم را صلوات الله علیه اندر بطریق نهد و جبریل آمد و گفت بل لک من جبریل
 گفت انا لیک فلا تهو حاجتی ندارم گفت پس از خداوند بخداه گفت خشنی عن سوا الی علمه
 رجائی مرا آن بس که او میداند که من چه میسر و او من و انا ترا من است و دانده صلاح
 من اندر چه چیز است پس عثمان اینجا بجای خلیل بود و منجیق بلو و غوغا بجائی انش و حسن
 بجای جبریل اما ابراهیم را علیه السلام اندر بلا نجات و عثمان اندر بلا بلاک و نجات را
 تعلق سلا بود و هلاک را بقنا و اندر این معنی پیش ازین طری گفته ایم پس اقتداء ابراهیم
 بمثل مال و جان و تسلیم امور اخلاص اندر عیادت بود است و دس بحقیقت امام
 حق است اندر حقیقت و شریعت و طریقت و دس اندر دوستی ظاهر است انتمی
 در سال سی و پنجم از هجرت در یقیع مد فون گشتند رضی الله عنه و ذکر حضرت علی
 کرم الله وجهه در ارج النبوت است بعضی گفته اند که ایل ایمان آورد علی بن ابی طالب
 که در کنار تربیت آنحضرت بود چنانچه و سکه کرم الله وجهه گفته است بقیة السلام

نسخ حدیث حسن صحیح و روایت کرده اند از ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ گفتہ برادر می داد و برادر
 سلمی اللہ علیہ وسلم میان اصحاب خود یعنی بعد بیکر را برادر گردانیدند پس علی آمد اشک از چشمش
 روان و گفت یا رسول اللہ برادر گردانیدی صحابہ خود را با یکدیگر الا مرا کہ با هیچ یک برادر
 نگردانیدی فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو برادر منی در دنیا و آخرت روایت کرد این
 حدیث را ترمذی و گفت حدیث حسن و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیرا خیر داده بود و کہ ترا
 خواهند گشت و از دوسے رضی اللہ عنہ آثار بسیار نقل کرده اند کہ و بر اعلم آن سال و ماه
 و شبی کہ در آن گشتہ شد داده بودند کشند و سے ابن بلجم بود و بشم شیر زهر دارا خرب
 جمیعہ کہ نوزدہم رمضان سنہ اربعین ہجری بود و عمر شریف و سے شصت و سہ سال بود
 و در واسطے از ابن ابی الدنیا آیدہ است کہ بعضی از مردم گفتہ اند کہ روز سے ہارون رشید
 از کوفہ بزم شکار بنا حیر غریبین برآمدہ بود و اہوان پناہ بنا حیر غریبین برده کیسو شدند
 سگان شکاری از انجا با گشتہ و چرخنا را بران اہوان سرداوند و رشید را از حقیقت حال
 خبر کردند رشید پیری را از پیران غریبین طلبید و از کیفیت حال این واقعہ پرسید پیر
 ما را از پیران ما چنین رسیدہ است کہ این مومن قبر علی است رضی اللہ عنہ پس رشید
 این خبر را نماند و مقرر و داشت و ہر سال زیارت سے آمد تا از دنیا رفت و صحیح ترین
 اقوال است کہ قبر و سے رضی اللہ عنہ در موضعی است کہ آلاں زیارتش کنند و بہتر
 بدان خواهند و درین باب اختلاف روایات بسیار است الفرض موضع قبرش از نظر
 اغیار بہیمان است اما ہم فرود سے رحمۃ اللہ علیہ در ذکر علی رضی اللہ عنہ گفتہ است اتمام
 کہ علی از رسول اللہ علیہ السلام روایت کردہ است یا بعد و ہشتاد و شش ہجرت است
 بہت حدیث از ان متفق علیہ است میان بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ و تہذیب
 و ہذا و مخلص است مسلم و را داب المرین است کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است
 انت منی بمنزلہ ہارون منی موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنی تو از من بمنزلہ ہارون هستی

اہم ہوئے مگر انکو حد میں مہر بیت نقیست کہ جن مہر علیہ السلام ماراں امانک مگر اور
 الخ کہ مذکور سند میں گفت یا علی و نہیں راضی کہ س برادر و ماتم در واد آفری گفت رنجی
 مابین رسول اللہ و کشف المحجوب اسب را در مصلحت و عین بحر طالع الحس علی کرم و حمد و را
 اندر لعلت شان علم و در ہشتہ برج است و در سوف عمارات اراحدل حقائق عظمی تمام
 داشت نامہ سے کہ مہر گنج رجمۃ اللہ علیہ شہابی الاصول و الاملا علی المرتضیٰ السی سراج
 ما در اصول و اندر مالک شہید علی مزہبی است و امام ما در علم و معاملات اس طریقت سنی
 سے آگے دیکر دوسے آگے و گفت ایہ الہومیں مرا ویتے کس ویرا گفت لا تمنا منی اکثر
 سہلک الخ ترتمہ یسے سعل ریں حرہ راحم تراں اشغال خود کردانی اگر اریاں
 اردوستان جدا جدا دو سہاں جو راضی مکنہ را گر و تہاں جدا جدا مہر و تہاں سے چہرہ اریاں
 و خلق اس مسئلہ با قطاع دل لودیا کہ موسی صلوٰۃ اللہ علیہ و خیرہ و آلہ
 ہرچہ نام تر و صعب تیگہ سخت و نہ او نہ تسلیم کرد و اراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ و خیرہ و آلہ
 برداشت و لودای غیر دوسے و جہر و دیکھانے تسلیم کرد و مرایتہ را اکثر شعل خود
 تسامع و ہمد دل اندر حق ہند میں ماسد است این سخن مہر علی گفت کرم اللہ وجہہ
 مر سایل را کہاردی بر سید و لود کہ پاکر و ترس کس حبیب گفت عبادہ علیہ السلام
 و ہر دل کہ بخدا اعتقالی لو مگر است ہستی و مادہ و اور ویت کس و ہستی ان شادی ادا
 و حقیقت اس لہر و معنوت مگر کرد و اس اہل طریقت افتہ کنند و دوانہ و تقالین عباد
 و دعائے اشارات و تحریکات و مہر و دیا و آخرت و لطاہرہ اندر نقد میر حق و لایب کلام
 دوسے سہزار است کہ بعد از ادبایہ و در اقداس الاوار است حضرت فدوۃ الابرار
 خواجہ عبداللہ احرار در رسالہ اشغال مہر لید کہ حضرت رسالت پناہ مامور لود کہ اکثر
 و لود کہ در مقام ہستی فتح اللہ و ہستی ہوا مسئلہ میر شہید اہر حضرت حق مہر اہر ہمد
 مہر حق طلب کسی کہ و دالال صحت درین فرقہ مہر است و احکام مرتبہ ہر کہ نشا

چنین ازان عالم میگرفت بحاجت دعای میرساند طلب کنند یا کنند و نه که آنحضرت
منموم نشسته بود که هر کس از احوال احکام شرایع است پرسد و از اسرار باطن سوال نماید
شاید این راز همراه ما در پرده خواهد رفت اتفاقاً بکمال اراده الله تعالی که بخواهد
همان زبان بخاطر اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه گذشت که بموجب
فرمان الهی احکام شرایع از آنحضرت اخذ نموده متابعت ظاهر بجا آوردم اما از احوال باطن
باطن خبر ندارم تا متابعت باطن نیز بجا آوردم و منتهی شد پس از کمال صدق و اخلاص بخدمت
حضرت رسالت پناه رسیده سوال کردم آنحضرت ینایت مشکفته شد فرمود که مرا فرمان
چنین بود که سبب طلب این راز بکسی نگوئی الحمد لله حق تعالی ترا هدایت این اسرار کرد
قال علیه السلام لعلی انت نظیر منی فی الولاية التمی هی مسانئته الحق و قول الجلیل
مولانا شاه ولی الله است فحصل فی اشتغال المشایخ ایشیتینه و مهم اصحاب امام الطریقه
خواجہ حسین الدین حسن ایشیتی و حشمت قرینه شیخو تهری رضی الله عنه و عنهم قالوا جاد علی ابی
صلی الله علیه و سلم فقال یا رسول الله دلنی علی اثر رب الطریق الی الله و افضلها عند الله
و استمرکا لعباده فقال رسول الله صلی علیه و سلم علیک السلام الذکر فی الولاية فقال علی
کرم الله وجهه کیف اذکر یا رسول الله صلی علیه و سلم فقال رسول الله صلی علیه و سلم عنین عینک و اذکر
مرآتیه قال البنی صلی علیه و سلم قال لا اله الا الله فالتفت مرآتیه و علی یسمع ثم قال علی کرم
وجهه لا اله الا الله انت مرآتیه و البنی صلی علیه و سلم یسمع ثم گفت علی کرم الله وجهه
البشری و بکنه امشی و صل الینا و هذا الحدیث انما وجدناه عند مولانا المشایخ و علی قواضین اسرار
فیه بحسب طویل و ارقم میگوید مولانا این حدیث را بر اسس استفادہ طالبان و یقین
بر تعلیم عالم باطن که ازان حضرت صلی الله علیه و سلم یعنی مرتضی و اذ علی کرم الله وجهه بخواجہ
حسن ایشیری رحمه الله تا مشایخ ما در چه بدرجه رسیدند استقامت یمنه پستند باز اگر از کار
درین رساله ابرار و آن ننمودندی و بحسب طویل برین وجه میفرمایند که حدیث ابو سعید

سرور مطلق است زیرا که طافات حس نصری حرمه الله علیه اعلی مرتضی اردونی باطنی
 منزه قول جمیل مولوی حرم علی مرحوم یگوید فی الواقع اگر کتب اسماء الرجال
 این روایت شکل است لیکن با ولایت و جنت رسی الله صهم حسن طلس بران مقتضی است
 که از این عقیده است که القطاع ساقط کند که در انام اعظم الوعیه و امام مالک بر این
 روایت است که هر سال هم تحت است و لا تاخیر الدین در ساله فجر الحس است آورد فصل اول
 قال محمد بن ابی الواسعات ان الابر فی اسماء الرجال لجامع النعمان الحسن نصری
 هو الواسعین اسم الحسن لیس نصری من سببی بیان مولی رید این تا به حد
 نقیصه من حله من نصری الله عنه مالک التشریف وقال الحسن من بعد الله الطیب
 اسماء الرجال ولد الحسن نصری یسین نقیصه من حله من نصری الله عنه وقال مالک
 فی شرح البخاری الحسن اس الحسن الاساری وانه اسمها حیره مولاة لأمم سید الحسن
 او امر حله من نصری الله عنه فصل ثانی ان الحسن من من المذیبه السلیبه
 سر فاقطعنا الی السره کما یبلغ أربع عشرة سنة لانه قال صاحب جامع الأصول
 اسماء الرجال لجامع الله قام السره کما یبلغ سمان وراى یحیی بنی الله عنه وقال الله
 فی اسماء الرجال قدیم السره کما یبلغ سمان وراى یحیی بنی الله عنه ودر حال
 ن تدریب الکمال انه حصر یوم اذار وربع عشرة سنة ترجمه این بر دو فصل بود که اسما
 حواهد ترجمه فصل چهارم درین فصل رساله مذکور بوقت قیام علی مرتضی بعد سلامت
 در مدینه چهار ماه است از انوال مختلف چنانچه حسین ابن محمد اثین الحسن الدیار بکری در کتب
 ارجاع المختصر نقل کرده که علی مرتضی بعد سلامت چهار ماه مدینه قایم ماند و ابی حرا
 و یحیی بن اذناخ النعمانی رحمه الله ثبات است عرض که اقامت حواصی حس بهر
 در مدینه موده و در شهر اذناخ النعمانی رحمه الله بهر چهار ماه سالگی معلوم گشت و الله
 حایر الوقت علی المرتضی ان معتمد مردان مسام موصوف چهار ماه معهود شد و معتمد

در مدینه
 چهار ماه
 است

قبل الباری نزدیک بخاری و سلمه و جبر و شمسین چنانکه فیه می شود از عبارات شان معلوم است
پس چگونه وقت نبوت این تبار با وجود قتل حسن الثقات گفته شد که حسن بصری را نزد
علی مرتضی را و نه محبت یافته با و س که ارم الله وجهه در نه نشیند است از او شان بلیل
المسئولیت چنانکه بعضی گفته اند و جلال الدین سیوطی رحمه الله انما سألے در رساله اتحاف الثقات
گفته است که از مناوبات است که حسن بصری بپسین تیزه نیست سالکی رسید به برد که نام
کرده شد و کان یقتصر الجماعه و ناهیه بر اندامی عثمان مینی ارشد عنه تا دفنی که عثمان قتل شد
رضی الله عنه بود علی مرتضی در آنوقت بدرینه و روانه شد از مدینه بکوفه مگر بعد شهادت عثمان
رضی الله عنه پس چگونه انکار سماع از علی مرتضی یا نسبت حسن بصری مسلم شود و حال آنکه
حسن بصری متبع مے شد بعلی مرتضی هر روز در مسجدی نماز پنج وقت از بد و تمیز تا سحر
چهارده سالگی و علامه از بن علی مرتضی بر اسے زیارت المهمات المؤمنین که بنام آن
ایم مسلم است میرفت و مے بود حسن بصری و ماوردے در خان ام سلمه و در باب ثلث
رساله مذکور است قال الامام الحافظ الفاضل ابو بکر محمد باقر قد گفت تحقیق ملاقات
حسین بصری از علی مرتضی بجالس شعو بنو و لکن لا نعلم سماعه و بیان کرد حافظ جلال الدین
سیوطی در رساله اتحاف الفرق باین طرور گفت حافظ بن الدین العراقي در شرح
ترمذی وقت کلام کردن برین حدیث قال علی بن الدقی وید حسن بصری علی را
در مدینه و یهو غلام قال ابو زرعه بود حسن بصری که بیعت نمود از علی بن ابریطالب
بعمر چهارده سالگی و وید علی را در مدینه بعد از ان وقت حسن بصری بجانب کوفه و یهو
و ملاقات نکرد حسن بصری از حضرت علی بعد از ان و قال حسن بصری ویدم زیره که
بیعت کرد از علی انتی و قال النسبی فی التهذیب وید حسن بصری عثمان و علی و طایفه
انتی و قال الشيخ العلامة برهان الخدشین جلال الدین عبدالرحمن السیوطی در رساله
اتحاف الفرق گفت ابن حجر واقع شد در سند ابی لیلی که حدیث کرد مرا جویر بن

بیاین بر بطن حق رحمة اللہ علیہم ملاقات ظاهر ثابت نیست مگر ملاقات روحی ثابت است
 و انتخاب نسبت روحانیت نیز بالاتفاق ثابت و این ملاقات حق و خفین نسبت روحانیت را جائز
 و اصل و مستند و حق دانند چنانچه سلسله بنام ایشان جاریست و مشابیه و کرامات الدائم
 ایشان و دیگر اولیاء و این نیز حق است و در کتاب شیخ ماسیح عبد القدوس است او اولیاء
 و اصفا و کاملی و جامی اند که عاقبت بداند و همان باشد که ایشان دانند فان کرامتہ الاولیاء
 و الہام حق اگر در ظاهر شرح نگاہداشت ادب را قطع نمایند و با ابنی علیہم السلام مساوت
 بخوبند اولیاء کتبہا علم رسیده اند از علم خود و بعلم حق ترقی یافته اند کما شیخ اعلمہم فی علم اللہ
 پس علم ایشان علم حق سبحانہ تعالی بود و لا خلاقیہ فلا خلاف فیہ مع رعایت ادب الشرح و عوارض
 سے ارد عاد اولہ آخر اولہ و آخرہ اولہ و صراحہ بالست بر یکم کشف و عیاناً و توحید و عرفانہ
 انبیاء و برانہ در حوصلہ اہل ظاہر سخن مردان چگونه بگذرند چند خلاف نماید باید کہ در اعتقاد
 ان خلاف لب نکشاید کہ در خلاف آن حرمان عظیم می نماید و عوارض می آرد من اعتقاد ہم
 اہتدای من انکونم ضل و اعتدای انتہی و کتاب صراط المستقیم است در صفیہ شصت
 و ہشت کتاب مذکور باید دید و آن این است پوشیدہ نخواہد ماند کہ صدیق من و پیغمبر
 سے باشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق زکال القلب است رضا و کرامت
 حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ بنور جبلت خود دریافت سے نماید بشہادت
 قاصب خود سے داند کہ فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی حق است یا غیر
 و فلان عقیدہ خاصہ حق است یا باطل پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ
 معلوم میشود و سبب بشہادت قلب خود و خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات ہم
 عموماً و علم کہ بوجہ اہل حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی پس در کلیات شریعت
 حکیم احکام ملت او را شاگرد ابنیہم میتوان گفت و ہم استاد ابنیہم و نیز طریق اخذ آن ہم
 شعبہ است از شعب و حق کہ از او صرف شرع بقیث فی الزروع بغیر سے فرمایند و بعضی اہل کمال

هم در آن عبارت است فهم من فهم و جاسه تردد در عبارت اخوان و خبر و کباده اخوت و بنو
 است و این عبارت که رضا است حق در رضا است ایشان مندرج مشهور و اتباع حق و انکار
 ایشان منحصراً در این قضایات دیگر ایشان خلاف میاید و قول تا بیان ایشان و انکار
 است اهل حکمت گویند و هر که عالم صغیر را تمام کرده و در عالم کبیر خلیفه خدا گشت و خلیفه
 کبریت احمد و معجون اکیر و اکسیر اعظم و جام جهان نادر آینه کبیری نما است من الملک الملک
 لا یورثه الی الملک الحی الذی لا یبوت و درین مقام گاه بواسطه عقل اول با حق تعالی سخن گویند و گاه بواسطه
 عقل اول با حق میگویند و از حق میشوند و چون در این مقام مفارقت کنی را به الایا و در جوار
 حضرت رب العالمین خرم باشد و این بهشت خاص جاسه کار است و بهر آنکه
 اهل وحدت میگویند که عروج آدمی را حد نیست اگر آدمی مستعد هزار سال
 مستعد باشد و درین هزار سال بر یا ضات و مجاہدات مشغول شود هر روز پیشرفت
 که در روز گذشته ندانسته باشد از جهت آنکه علم و حکمت خدا تعالی نهایت ندارد و
 نزدیک اهل وحدت هیچ مقایسه شریفتر از مقام آدمی نیست تا با گذشت آدمی باشد
 در خیر گاه وجود خود را نتهی گویم صوفیه از عقل اول حقیقت محمدی و نور محمدی را در دانش
 و معلومات را افاضه بواسطه ان نیست چنانچه شب پره را طاق قهرمان ظهور نور خود
 بواسطه نباشد مگر بواسطه خرم بیان گلیم و خرقه صاحب نفحات از امام مجاهدین
 بغدادی نقل میکند که خرقه علی بدو کس رسیده یک مجلس بصری و دوم خوابه کیل از او
 و امیر سید محمد کرانی و صاحب سیر الاولیا که از ملفوظات سلطان المشایخ است
 نقل میکند که او با و صاف بذل و عطا و رزم و وفا و فقر و صفایان همه با کرام متناهی
 و بقوت و شوکت از حضرت عزت ب خطاب اسد الله الغالب مخاطب گشت و کبریت
 از جمله تعابیر رضوان الله علیه قبول حضرت رسالت پناه آنادر فی العلم علی بابها منصوص
 و اندا قال محمد بن الخطاب کوا علی الملک عمر و نجاعت خرقه فقر که از حضرت عزت بحدت

رسالت مہار و سب معراج رسیدہ بود میان حلقہ اربع متراف او کشت لایق تمام
 سمیت سببہ الناس حر قرمشاخ تاتش افتد اسرار ہم ارواہ و سیر جاد الدین محدث
 در تحفہ الامتاد و سیر در صبح سلم و سراسی و مصاحج روحا سببیکند کہ اس آیت کریمہ
 در سال علی و فاطمہ و آل و سہ سجادہ ام سلمہ بر رسول با امارل سترہ بود آیتہ
 اِنَّمَا تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَذَلِكُمْ يَكْفِيكُمْ اَنْ يَّخْلُصَ اَكْلَ الْبَيْتِ وَ نَعْلَمُ مَنْ كُنْ تَكَلِّمُكَ
 ار ام سلمہ فعل میکنہ کہ آن فت علی مرتضیٰ روحہ آختر بود پس آن سرور فاطمہ و حسن
 را طلیقہ و علی ار ارد فاطمہ را عقیقت حسن و حسین را رہہ و در ان سادہ و گنجی شمری کہ انرا
 عکاکوب رنگ سہاہ و ورد اس حدلہ سجدہ کھطہا سہ سہاہ بود پس آن حضرت سال
 عباد را بر سر خود و علی و فاطمہ و حسن و حسین نو ساید و آب بر کورہ مکر خواند و نصف کاس
 خصوص الاداب حلقہ شمع سفالین با صرمی قاس سرہ ہم کلیم سہاہ کہ اگر کھرب
 مرتضیٰ مرتضیٰ را نو تاب از اسد حرہ اسل گرہ اسد و یگوید کہ حضرت سبج علی را
 قاس سرہ ار احار سبج لعل کردہ اس کہ حرہ اصل بین سالو کہ ار آن حضرت در علی
 رسید و ار علی کرم انت و حمد نامشایخ ما دست برت رسیدہ بہت و سیر بیول کہ انفس
 حقیقت حرہ است کہ من لعا سہ اسحرہ را د اسطہ طہار و شریف نو سہاہ حرہ
 کرد امیدہ بہت پیش بول علی اللہ علیہ وسلم حقانی اسرار صوت و ولات را د حرہ و ولعت مہار
 انگاہ آن حرہ را ما میر المؤمن علی نو ساید و ما سدیدہ اعلم را د صورت الاس حرہ کرد
 و ما شریف مسرف ساحت است ہی مسرہ ہارون امین موسیٰ اللہ لہ السلامی من کھادی
 در اعداس ار تنو اہد الموت است کہ تول علی مرتضیٰ با سہ در رکاب سہ مہار و تر
 ملا و سہ قرآن میکرد و تول با سہ دیگر در رکاب سہ سید بر و سہ را بالاسہ مرکب
 را سہ سہ الشاد حتم و ان تمام مکر سبج اس حرہ در جنو حات مکیہ کر کردہ کہ فاری سبب
 دست من بودہ باشد و وی میاں بی در گنہ سبج ماستح حمد القدوس بہت حال علی

لَوْ كُنْتُ الْغُلَامَ لَمَا أَزِدْتُ لِقِينًا يَعْنِي لِقِينِ مَنْ دَرَّ شَاهِدَهُ رَبِّ حَيَاتِي رَسِيدَهُ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ
 وَرَوَيْتَ بِهَا بِشَادَهُ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ
 وَرَنَادَ بِنُحُودِهِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ
 رَبَّ أَلَمْ أَرَهُ هِمَاتِ هِمَاتِ أَنْ يَهْلُو اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ وَبِقِينِ اسْتَكَرَّ مَعَانِيهِ
 وَقَوْلُهُ أَمَا مَعْشَرُ الْأَرْوَاحِ وَقَوْلُهُ أَنَا بَاغِيثٌ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَقَوْلُهُ لَوْ أَنَّكُمْ مِثْلُي لَكُنْتُمْ مِثْلِي
 السَّفْلَى الْمَبْكَةِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ بِهَذَا الْقَوْلِ وَالْآخِرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُ تَبَارُجُ بَسْتَكُمْ
 رَمَضَانَ سَنَةِ اربعين هجره بمان بمشاهده حق تسليمكم كرو و مدت خلافت چهار سال و نه ماه بود
 در رساله در ثلثين مذکور است اخبرني و الذي سألني صلى الله عليه وسلم الاربعة عشرين
 تفضل الشيخين علي رضي الله عنهما مع انه شرفهم و فضلتهم حكما و اشجعهم حياء و الصلوة
 حسن اخبرني بمسئول ففاض علي قلبي منه صلى الله عليه وسلم ان رسول الله عليه وسلم حين وجهنا هرا
 وجهنا بالمانا لولا ليلنا ليلي اقامته العدل الناس و قال لي فهم و ارشادهم الى ظاهرا مشرعية و بها
 بمنزل الجوارح له في ذلك و الوجه الباطن الى مراتب الفناء و البقاء و علومه المروية كلاما
 متبع من الوجه الظاهر و ذكر حضرت امام حسن عليه السلام ان بكر بن عبد الله
 و ربحان دل مرتضى و قره العين زهرا ان صاحب البود و السقا امام ابو محمد مجتبى رضي الله
 بن علي بن ابي طالب كرم الله وجهه و سكر امام دوم است از ائمه اهل بيت و لادش
 روز سه شنبه پانزدهم رمضان سال سيوم از هجرت و در مدينه واقع شده و بكنف عايت
 حضرت رسالت پناه پرورش يافت و اكثر اوقات آنحضرت از كمال مهرباني خود و مكر
 ميشد و يرا و يرا درش حسين را ركب پياخت و ميفرمود كه نزد پدر و گار ما بهترين فلان
 ايشانند و دوستي ايشان باعث نجات است و دشمني ايشان خبر گيرايي و ضلالت
 بار نيار و چون علي مرتضى كرم الله وجهه شربت شهادت چشيد رو و و بگر در رمضان
 سال چهل و هجری ايمر المومنين حسن رضي الله عنه بجا سكر بزرگوار خود بر سر سفره خلافت

مشق چهل هزار مرتبه میباید و در این حلافت رسول گشت مادت شش ماه
 حضرت علی علیه السلام فرموده بود که الحلافت من بعدی ملتون ستمه از این حلافت
 و شش ماه طاعت از تو سیر حلافت ممکن بود و شش ماه که از حلافتی گشت باید بود
 امر الیه من حسن تمام کرده امر حکوم را ما مرماد به سلم کرد و خود را به گشته گرفت
 و بعمل ر الحق رسول گشت ساحه طبری و حرا به عالی گون بر امام حسن بودم
 دوران را در لغت است ه آن باقص العقل والذین امام را مسموم ساحه مانع است
 و هستم صفر سه هجری حان کما مان تسلیم کرد امام جانش چهل مبعوثان
 و دپرو شش و متمر در عتب که اسب در کشف المحجوب است که قدر مان حوین علمه
 اگر نقد و دهب اعرالی اندر همان بر آکده کرد و حسن بصری رحمه الله علیه حسن
 علی کریم الله وجهه نامه دوست اسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود که سلام خدا
 بر تو باد اے سر میسر خدا و در شانی حیتیم او در صحت خدا و برکات او و بر ما را
 که تمام حاکمی می باشد چون گشته باشد روان اندر در ما به حرف و سواره گان باره
 و در ما کمیا و علامات هدایت و امامان و میباید هر که متابع سما و لو نجات یا مدح و ملامت
 کسی لوح که مدال نجات یا نقد و تو گوئی مالیه سیر اندر حیرت ما بدقدر و احباب
 ما اندر اسطاعت ما اندام که در دس لوا و در ان محبت و سما در به میسر و در هر که سبط و
 علم سما که معلوم است و او نگاه داریده و حافظ سما است و سما فط آن رخا و دسام
 چون نامه مدور رسید و سوا دوست اسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که ای پسر لوسه بودی از حیرت خود و از آنکه میگوئی ایدر قدر لیس ای که راسه من را
 ستم اسم است که هر که نقد و صر و شرو ویرانان از خدا س یار دگا و است و
 سما صی مد و حواله که در حایه الکاف نقد بر دهب نقد بود و حواله معاصی کدانی مد
 صریس مد و محاربت اندر کسب خود و مقدار است طاعت از خدا س و مد و دین تمام

جبر و قدر راست قول صاحب کشف المحجوب است که مراد من ازین نامه شش ازین یک کلمه نبود
 اما جمله بیاردم که فصیح و نیکو بود و این جمله بدان بیاردم که ویرا رضی الله عنه اندر علم حقایق
 وصول تفوق برجه بوده است که اشارت حسن بصری بامت بافتش اندر علم بدو بوده و ذکر حضرت
 امام حسین علیه السلام و امام سوم است از آنکه اهل بیت ولادت ایشان
 روز دهم ششماه او شعبان سال چهارم از هجرت در مدینه واقع شد سید زمانه خواجہ ابو عبد الله
 بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم از مختشان اولیا بود و قبیلہ اهل بلاد قتل کر بلا و اهل این قصه
 بر درستی حال و سبب متفق اند تا حق ظاهر بود و مرحق را متابع بوجوه نفوذ شد شمشیر
 بر کشیده تا جان غریز فدای خداوند نکند و نیارمید و رسول راضی الله علیه و سلم اندر
 نشانها بود که او بدان مخصوص بود چنانچه عمر رضی الله عنه روایت کرد که روزی که
 پیغمبر اندر آمد مسلمی الله علیه و سلم ویرا دیدم که حسین را بر پشت خود نشانده بود و در شانه
 و در میان خود گرفته و یک رشته را بدست حسین داده تا حسین را ویرا می راند و
 میرفت بزانو ها چون آن بدیدم گفتم نعم الجمل جملک یا اباعبد الله پیغمبر صلی الله علیه
 و سلم نعم الراكب بنو یا عمر ویرا کلام لطیف است اندر طریقت حق در موز بسیار معانی
 نیکو دارد روایت می آرند که گفت اشفق الاخوان علیک و نیک شفیق ترین برادران
 تو بر تو دین است از آنچه نجات مردان در متابعت دین بود و پاکش اندر مخالفت آن پس
 خبر دهند آن بود که بفرمان مشفقان باشد و شفقت آن بر خود بداند و خبر متابعت آن نزد
 ویرا در آن بود که نصیحت نماید و در شفقت نه بندد ایضا و اندر حکایات یافتیم که روزی
 مردی نزد یک دے آمد و گفت یا پسر رسول خدا درویشم و اطفال دارم مرا از تو قوت
 امشب می بایست گفت بنشین که مرا زنی در راه است تا بیارند کسی بیاید و پنج صره
 نزد بیاورد از نزد یک معاویة اندر هر صره هزار دینار بود و گفت که معاویة عذر میزاید و نیکو
 این مقدار اندر وجه کمتر آن خرج کن تا بر اطا این تیار نیک تر داشت ای حسین رضی الله عنه

ایسا رب ال درویش کر تاں سرہ وداوند واروسے عزیز جو اس کا ارسل کرے
 و اس میں تسلل عطا نو کہ مافی کا کردار استقامتی کہ اس معاد اس تیار ہمارے بودی و مراد بود
 کو اہل بلائیم و اہم ہر اہم ہائے و ما ناز ماہدہ ایم و مرا ہائے خود گم کروہ و بدلی مملوہ و دیگران
 سرورہ ماتا و سہ مشہور است از انکہ ہر یک اس اب اس بوسیدہ ہست رسواں است
 عہ در رسالتہا کو است از مصعب بن عبد اللہ منقول کہ جس اس علی است و حق جگر و پڑنا
 ملکہ گویاں و علی بن حسن را گفتند چہ سہ در ب را کہ اولاد کمہ آورد و موداں قدر کا آرہم
 محبت اس بچہ و سہ رضی اللہ عنہ در زو شب ہر رکعت ما سیکردا و را وقت کا نو کہ بارہا
 صحت دار و در آفتاب است و ہم در و عطیہ کے ارشاد کرداں شاہ عبدالعزیز و بلوچی
 حلہ شد کہ مکتبہ اربعہ رضی اللہ عنہما آوردہ اند کہ رسول علیہ السلام ما حیر مثل نو جس
 س علی رضی اللہ عنہما را ایشاں در آمدہ صریح پر سید کہ اس کہ است رسول گفت کہ سیر میں اس
 و ویرا برانوسے خود و مشاد حیر مثل گفت رو و ما سہ کہ ویرا کا سہ رسول حلہ السلام پر
 ویرا کہ گفت حیر مثل گفت کہ حامد از اس کو اگر خواہی تراگویم کہ مراد کہ ام میں خواہد کہ شب
 میں حیر مثل علیہ السلام اسارت کا سہ کر ملا کرد و در سہ حاکم سہر گروت و رسول علیہ السلام
 و گفت کہ اس حاکم قتل و است و دا علیہ ربانی شاہ صاحب یگت کہ اس سیدیں این
 ما حرا شک بر بچہ ماہر اک حضرت رواں شد و مکتف کہ سادہ صاحب یگتند و کہ
 میسر سیر است علیہ السلام صریح میسر علی اللہ علیہ وسلم و آں میر این اس قتل سرور شاہ
 گزہ ہی ار است و آں روشنی قصہ کہ بلا سیہ کاتب حوں فلم متقی مگردند و لند اسان آں ریل
 سوا نسیم و او تاج و ہم مجرم سہ شعت و یک ہجری شہید شدند مدت جانش بہا
 و ہست سال و نقلی ہست و یاد و در و بود و ذکر حضرت امام زین العابدین
 سید مظلوم و امام مجتہدین و سماع او ما د اسیم شریفش علی نو و کتبت و سہ
 المؤمن و المؤمن و المؤمن و سہ گوید و المؤمن است و المؤمن کہ گفتہ اند و العابد

زین العابدین و سید العابدین و زکی العابدین است و سه و زمران شهادت علی مرتضی
 دو ساله بود و در واقع کربلاست سه سال و در شهر است بیست و شش خنایق و شتر خنایق و کشت
 است که از دوسه پرسیدند که سید ترین و نبی و آخرت کیست گفت من اگر رضی الم علم خیار رضا
 علی الباطل و اذا استخطط لم یجر جمی استخطط من الحق یعنی آنکه بر باطل راضی نبوده چون راضی بود
 و ششمش از حق بیرون نیاید چون پنجم آید و این ادا و صحت کمال مستقیمان بود و از آنچه
 رضا دادن یا باطل باطل بود و دست داشتن از حق اندر حال ششم هم باطل و مومن
 مبطل نباشد و نیز سه آرد که چون امام حسین بن امیر المومنین را با قریب و سه رضی الله عنه
 اندر کربلا کشته بجز و کسی نماند که بجز و ات قیم بودی و او نیز بیمار بود امیر المومنین
 حسین او را علی اضمرو اندر سه چون مرا ایشان را بر شتران برهنه بدمشق اندر آور و در
 پیش نیز بدین معاویه انزاه اندر سه و آن کثیر یگ گفت که من اصحتم یا علی و یا اهل بیت
 قال استجی من قومنا بمنزله قوم موسی من آل فرعون یذبحون ابناؤهم و بنحوون نساؤهم
 فلا تدبرنی فیا حاکم من مائنا و نداء من حقیقه بکاف و ناسیه بامداد شما چگونه بود یا علی و یا اهل بیت
 حجت گفت بامداد ما از جفا فی قوم خود چون بامداد قوم موسی است از بلا فی فرعون که فرزند آن
 ایشانرا کشته و زمان ایشانرا پرده کرده ماند بامداد آن سه شناسیم و نه شبانگاه و این
 از حقیقت بلاست و ما مر خداوند را تا که گویم بر نعمت هائے و سه و صبر کنیم بر بلا ما شن
 در رساله شیخ عبد الحق است هاشمی مبنی تابعی معروف بنیرین العابدین انا کابر سادات
 اهل نیت و از بزرگان تابعین و مشهور ایشان است زهری گوید ندیدم من هیچ قرشی را قاضی
 از علی بن حسین و همچنین روایت کرده شده است از جماعتی از سلف که سید بن سبب
 از ایشانست و سید بن سبب گوید مرا چنین رسیده است که علی بن حسین در روز شنب
 هزار رکعت میگذاشت آن وقت که از دنیا برفت و گفته اند که ویران العابدین هم از آن گویند که عبادت
 بسیار میکرد زهری هرگاه علی بن حسین را یا و کردی بگریستی و گفتی زین العابدین را روایت کرده

انبیا گشت سائیک انبیا گشت بنده کینه تو مسکین تو خواهنده تو در صحن خاندان گشت ماکوس گوید این
 کلمات را یاد گرفتیم و هیچ سختی بآن کلمات و عاقل و دم مگر آنکه گشتا و کار خود را در آن یافتیم و مناقب
 و محاسن و سبب رضی الله علیه بسیار است امام نووی نقل از بعضی علماء میکند که گفت چون علی
 بن حسین از دنیا برفت رضی الله عنهما بعد از رفتن و سه روز دنیا معلوم کردند که صد خانه دار را برین
 پنهانی قوت میداد صحیح اینست که تولد او در سنه ثمان و ثمان و ثمان است و زین العابدین رضی الله
 عنهما حدیث بسیار روایت میکرد و در روایتی نقل بود و امان و عالی رتبه و فوج القدر اجماع کرده اند
 بر بزرگی او در هر چیز و حاجت او زید گفته فاضلترین اولاد هاشم که من دریافته ام علی بن حسین بود
 رضی الله عنهما سخت متقی و کثیر العباد و با مردم نیک کردی پنهانی و حالت فقر و عنا و در سفر شجاعت
 پنهان داشتی از و سه پرسیدند که چه چنین گفتم گفت مکروه پندارم که از مردم به نسبت رسول خدا
 صلی الله علیه و آله پیغمبر بگیم و بدین نسبت آنرا از خود ندیم و حق آنرا ادا نکنیم و میگویند که چون هاشم بن عبد
 بن مروان سالی نج آمد خانه کعبه را طواف کرد و خواست که حجر الاسود را ببوسد از محبت خالق
 راه نیافت نگاه بر نه شد و خطبه کرد و اندرین میان امیر المؤمنین زین العابدین علی بن حسین رضی الله
 عنهما پس براندر آمد و ابتدا طواف کرد چون نزدیک حجر الاسود رسید مردمان براس تعظیم و حجاب
 کردند تا و سه مرا آنرا ببوسید مردی از اهل ثمام با شمام گفت آن جوان خوب رو کیست که چون
 او بیاید مردمان حجاب خالی کردند گفت من او را شناسم و مراد او این بود تا اهل شام او را نشنا
 و بدو تونی نکنند و فرودق آنجا حاضر بود گفت من او را شناسم گفتند یا ابافراس بار
 خیزد که سخت همسب جوانی دیدیم فرودق گفت گوش دارید تا حال و حسب و نسب و سه
 بگویم فرودق قصیده در منقبت او بخواند و مولانا جامی در سلسله الذهب از ترجمه
 کرده است که مضمونش در معنی این ابیات باز میگردد **فظم** آنکس است آنیکه مکه و بطن
 از مزه و بوقیس و خیف و منا و حرم و جبل و بیت و کرب و عظیم و تاودان و مقام ایزد
 مرو و سعی و صفا حجر عرفات و طیب و کوفه کربلا و فرات و هر یک از آن بقدر او عارف

و وفات دے رضی اللہ عنہ بدمینہ بود سنہ اربع و تسعين و این سنہ راستہ انفقہا کو بیت
و مدت عمرش پنجاہ و ہفت سال بود و اما متش سے و چار سال و در پہلوی امام حسن مدظلہ
گشتہ ذکر امام محمد باقر رضی اللہ عنہ در رسالہ شیخ عبدالحق است ابو جعفر
محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب اکرم اللہ وجہہ القرشى الماشى المدنى السوفى
بابا قرصی اللہ عنہ باقر مشفق است از بقر مجنی شگافن گو یا علم را شگافت اصلش را شناخت و ہما
و التبت و نیز بقر مجنی دوست و قرانی توان گرفت کہ آمد و سے رضی اللہ عنہ نجابت و سنج بود
و مجال فرخ داشت و دے تابعی بزرگ است و امام فایق کہ اجماع است بر بزرگی و سے
منعہ و د است از فقہا ہے بدمینہ دایمہ ایشان مشید حدیث را از جابر و انس و جماعتی از کبار تابعین
نقل ابن المہدی بن الخفیفہ و پدرش زین العابدین است رضی اللہ عنہم اجمعین و روایت کردہ اند
بخاری و مسلم از امام حدیث و سے در صحیحین خود حصۃ اللہ علیہا تصعب بن زہری گفتہ کہ وفات
امام باقر بدمینہ است سنہ اربع عشر و مائتہ و نوزدہجی در سنہ ثانیہ عشر و مائتہ و نوزدہجی
سبع عشر و مائتہ و عمرش پنجاہ و ہشت سال بود و ولادتش سوم صفر و بقولی عزہ حبسہ سبع
و سبعین ہجری در بدمینہ بود و از کلام و سے است ہر کہ در آمد در ول او خالص دین خدا با داشت
اور از ہر چہ ماسوا ہے اوست و نیز گفتہ اہل تقوی آسان ترین اہل دنیا اند از روئے
و بسیا ترین اہل دنیا اند از روئے مہونت اگر فراموش کنی حق را یادت دہند و اگر یاد کنی
یاریت دہند و نیز از کلام و سے است سلاح الکلیات قمج الکلام آلت جنگ لیسان بد زبانی
ایشا نیست و نیز فرمود نگاہ را خود را از کسل و ملالت کہ این دو صفت کلید ہر بدی است
در کشف المحجوب است کہ کنیت و سے ابو عبد اللہ بود و بر اکرامات مشہور بود و گویند وقت
ملکی قصد ہلاک و سے کرد و کس خنجر فرستاد و بدو چون نزد و سے آمد از و سے عذر خواست
و ہدیہ داد و نیکوئی کرد اینکہ گفتند ایہا الملک قصد ہلاک و سے داشتی اکنون ترا بادی و دیگر
دیدیم حال چہ بود گفت چون و سے نزد یک من آمد و شہر عیدم یکے بر است و سے و یکی بر چہ

و ما یبغضد اگر توره قصید کی با ترا ملاک سیم روایت از ندکه دے گفت امد تفسیر قول
 خداے عزوجل کس یبغضد فالتا حق و یوق من بالله قال من شغلک من
 مطالعه الحق فو طاعونیک یسے ماردارد نواد مطالعه حق طاعوت است مکرنا هم حیر محمولی
 و عدا محاسب اروسے یا راندہ ترک آں محاسب کو می نامکتف انا رسی و محوٹ مسوح ما
 دہم است ارجواں و سے یکے دایت کند کہ حوں و سے اراد و ما فاع کشی با
 لمد رفتی محاسبات یا خدا یا حوں مرگ و گور یا دکم حکوہ دل دنیا تا دکم و چوں بلد را
 ما دکم جگنوہ ناجہرے ارد یا فرا کرم و چوں ملک الموت را یا دکم جگنوہ ارد یا سر و کیہ پس
 ارجو اہم ارا یکہ ترا دکم و ارجو تو حیم ارا یکہ ترا میجو اہم یا حتی دہ اندر حال مرگ بے خدا
 و عیتش اندر حال حساب و عقاب اس حملہ میگفتی و میگفتی تاسیے ذیر اگتہم ای سید
 و سید آمانی جید کرو سے و جید بروشی گفت اے دوست یعقوب را ملک یوسف
 گم شد جیدال گریست کہ ما میا شد و چشمہا سفید کرد و س ہرزہ کس را باید وجود علی
 و قتلان کر ملا گم کردہ ام کہ ان مارے ناسم کہ اندر اوق الیساں چشمہا سفید کرد و
 مباح لعلی سخت فصیح است ذکر امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 در سالہ الحج عبد الحق است ابو عبد اللہ ابو محمد جعفر بن محمد بن الصادق ابن علی بن
 علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و ارا صادق بدان لقب کردند کہ در گہار جو و صادق
 سما یکہ خدا مدری او صدیق رس است و این لقب صدیق اربین بہترین فرزندان آدم
 صلی اللہ علیہ وسلم و ارا حضرت سیدہ زہرا علیہا السلام خدا آودہ و مادر جعفر و مادر دے عبد
 مروہ است قاسم بن محمد بن صدیق اکبر است رضی اللہ عنہم قاسم بن محمد یکہ ارفقاے سید
 و تابعین است و جعفر رضی اللہ عنہ روایت کردہ از پدر خود و زید و مادر خود و نافع و عطا
 و محمد بن المکدر و رے و غیرہ رضی اللہ عنہم و روایت کردہ از دے امامان شہر و مثل عمی
 بن سید الاسامی و الوحیدہ و ارا حرج مالک و محمد بن اسحاق و سیرے موسی بن جعفر

و سفيان ثوري و سفيان بن عيينه و شعبه و يحيى بن سعيد و دیگران بزرگان رضی الله عنهم
 و اتفاق کرده اند است بر امامت و جلاله و سیادت و ولادت و سستی و عیدینا
 سده ثمانین و عمر شریفش ثمان و ستین بخاری و تاریخ خود و ولادت و سستی هفتادم
 بیع الاول سده ثلث و ثمانین و وفات و سستی و زبینه باده شوال و بقولی پانزدهم حبيب
 سده ثمان و اربعین و مائت و ایام امامت و سستی و چهار سال بود و در ارضی الله عنه
 کلام نفیس است و علوم توحید و غیر آن **الشیخ عبدالحق از نایب امام عالم عارف ابو محمد**
عبدالله بن اسعد بن علی یافعی رحمه الله علیه میگوید بنسب جعفر صادق رضی الله عنیه تن باقی ماند
 اسمعیل بن جعفر و موسی بن جعفر و اسحق بن جعفر و محمد بن جعفر و علی بن جعفر و سبک از اولاد او
 عبدالله بن جعفر اقطع است و عبدالله و اسمعیل از یک پدر و مادر و عبدالله پسر او بعد و
 بهفتاد و دو وفات یافت و اسمعیل و حیات و سستی و در گذشت **المحبوب است** سبقت
 سنت و جمال طریقت و معراج اهل معرفت و میرزا ارباب صفوت جعفر بن محمد صادق رضی الله
 عنهم عالی حال و نیکو سیرت و آراسته ظاهر و باطن بوزره ویرا اشارت نمیکند است اندر جایگاه
 و مشهور است بدقت کلام و قوت معانی اند و بیان مشایخ رضی الله عنهم و ویرا کتب معروف است
 اندر بیان طریقت از دس و ایت سستی آرنده گفت من عرف الله اعرض عما سواه یعنی
 معروض بود از غیر و منقطع از اسباب از آنچه معرفت و سستی عین نکریت غیر بود و نکریت خبر بود
 از معرفت و سستی باشد و معرفت و خبر و سستی نکریت و سستی پس عارف از خلق است که
 و بر و پیوسته غیر را اندر دلش مقلان نباشد که با و التفات کند و با وجود ایشان چند
 خطر که اندر خاطر ذکر ایشان را افکند و هم از و سستی روایت سستی آرنده گفت لا یصح الصیاق
 إلا بالتوبة فقدّم التوبة على العبادة قال الله تعالى **الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ**
 نیز توبه را است نیاید خداوند سبها از مقدم کرد توبه را بر عبادت زیرا که توبه بر است مقام است و عبادت
 نهایت آن و چون خداوند بجا نذر و عاصیان یا و کروتوبه فرمود و گفت **قُولُوا لِلّٰهِ حَمْدًا**

یا کرد و سوسه خدایه سران برداری چون رسول را علیه السلام یاد کرد و بجهت نماز کرد
 و گفت یا و نمی آری عندک یا نا و نمی آری من می کرد رسولی سده خود را بجهت می کرد و می
 در کشف المحجوب است و اندر حکایت یافتیم که داود طائی رحمه الله علیه بر یک دس آه
 و گفت یا ای رسول الله صلی الله علیه و سلم مرا پند سے ده که و لم سیاه شده است
 گفت یا ای مسلمان تو زاهد را به راه را میا من به حاجت است گفت است و زید میسر
 بر همه حلالی فصل است و میزداد و نو مزید را واجب است گفت یا ای مسلمان من این
 میترسم که نقامت عد من صلی الله علیه و سلم من اویرد که مرا من مساحت من گداوی
 و ان کا است صبح و کمال وی من این کا نعل است چهرت من کا داود طائی در گشت کتاب
 با و عدا یا که طیب است او معون آری آب است در کتب طبیعت و سبب اصل ربان قیاس
 حدس رسول الله است و مادرش مولی است و سبب طبعی است او و که باشد
 که او محالیت خود متعجب شود و بهم آرو سبب آید که در و سبب است او و ما مال و در
 مر التار می گفت یا نیکو ناما لکد بکیر سعید کم و محمد گیریم که هر که در مسا مار سگاری نام
 در قیام بهر راتفاق است که گفت یا ای رسول الله مرا انشاء عت مایه حاجت که حد نو
 شمع بهر حلالی است و سبب گفت که من نا این احوال خود ترم دارم که نیاست بر و سبب
 حد خود بگرم صلی الله علیه و سلم من حله و عت عیوش نفس است و این صفت ار او صاف کمال
 و حله میکان حضرت من او را اندامیا و او لیا و بر سل که رسول گفت علیه الصلو و السلام
 حو حله سده خود و می خواهد او را نبیاست نفس میا کرد انداد آرا و گفته گفت خیر انفس
 لغیوب نفسیه و هر که آرو سبب تو اصعب و حو و حو و سبب سر و و آرو و حله و حله کار و می و در
 را کرد اگر سابقه حله الیت رسی الله عظم در شمر من ان کتاب عمل آن کمند و ان مقدار کمال
 هر دس قومی را که عقل انشا را لاسن او را ک ما خدایه میا و سکر ال این طریقت و سبب
 مذکور است که در هر صی الله علیه و سلم می گفت بهر که عدا و عت من این پس سچ ما که بیدر سناجات و در

خداوند را از آمدن و دیدار او را آنچه خواهد بود بخواند ان فی خلق السموات
و الارض بالانجاء فاشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبده و رسله
علیه السلام گفت مری عبد الله جعفر بن محمد صادق رضی الله عنه که وصیت کن مرا وصیتی
که یادگیرم آن وصیت را از تو امیدوارم که خدا را غرض و جل بفتح و دیدار ایدان وصیت پس
گفت مرا یا یاسفیان هر که دروغ گو است ایدارم و توبه و هر که حاسد است راحت نیابد و هر
که خائن است عمری نکند و ملوک را با کس برادری نبود گفتم زیادت کن برین چیز گفت یا یاسفیان
او محارم خدا را با کسی با عبادش و نسبت خدا غرض و جل اضی باش تا تو تکر شوی
و حق به استیلا نیاید که از مسلمان شوی و با حق صحبت دارد که بر تو غالب آید و حق و در کارها
خود مشاهده کن که با آنکه طاعت حق را نیکو کنند گفتم زیادت کن برین چیز گفت یا یاسفیان
هر که عزت طلبد به خویشان و بهیت خواهد به سلطنت گوید از خواری نصیحت بسوز
عزت طاعت گفتم زیادت کن گفت یا یاسفیان هر که با صاحب بد صحبت دارد هرگز نیک
نماید و کسی که در جای بد در آید به تنگ گردد و هر که با کلب زبان خود نگردد و پشیمان شود و نیز عمو
کنند از جعفر رضی الله عنه که گفت هر معرفتی که مقارن نبود او را دوام مراقبه از خدا
غرض و جل و خوف تسلط آن معرفت نکرت است و همچنین که مقارن نباشد او را دوام مراقبت
آن محبت و فی نفس است و اسد راج و گفت شیخ ابو عبد الرحمن حمزة الله علیه علم این طبقه
مشایخ صوفیه رحمه الله علیه است که مخصوص اند بدان قرن اول و ثانی و ثالث از اهل طاعت
رضوان الله علیه جمیع تابع جعفر صادق رضی الله عنه و بعد از جعفر صادق هر که بگوید یا یاسفیان
محبت فقر از حق اقران خود از اهل بیت بر سر آید پس گفت شیخ ابو عبد الرحمن که از چند
نکات گفت صاحب ما درین کلام آنکه اشارت کرد باحوال که گرفته است او را و اما و ایاکر
بجای آن آن دو تا و ایل نموده آن را بعد از این پیغمبر با صلی الله علیه و سلم علی بن ابی طالب است
و فی الله عنه و ذکر امام موسی کاظم رضی الله عنه و ولادت دس روز یکشنبه

صغر سنی قال وعتیق ویا است در رساله فتح عبدالحق است که ارثه را طبعاً لیا هم
 و قبل ابو الحسن موسی کاظم بن جعفر صادق والو علی است رضی اللہ عنہم و لودوی شیخ
 صالح و عابد و حواد و علم و کبر القدر و مانده سے شدہ اور العبد صالح ارجمتہ صلح و عباد
 و اجماد و کتبہ اند کہ ہر ویرسمہ ہفت ہزار سید بدل آفتاب تاوست ردال و ہجری
 و کریم و ما جوں اندر جہ دہاروں رسید و ایت کردہ کہ گفت مر بسیران خود را و دیوی
 بن جعفر رضی اللہ عنہم اس امام ہمد آدمیاست و محبت خداست بر خلق و سے و طبع و ادب
 بر مدگاں و سے اس امام تا علم در ظاہر حکیم علیہ و قدر و درسی و راستی و کی اسوگندانی
 من ہر قدر او سے سزاوارتر است بحالتی رسول صلی اللہ علیہ وسلم از من دار مار طین
 و کی اسوگند اگر او سے پس من بر اع کسی میں راہر سلطنت سے ستھام ار لو بچہ جسم راں
 زیرا کہ ملک مارا میدہ است و گفت رشتہ دای بسیران این و ایت علم میر السال ابی
 بن جعفر محمد اس رضی اللہ عنہم اگر علم درست طای ار نزد و سے طلب ماموں گفت
 اذال مار در جنت محبت ایشان در دلس نیست و مر اور رضی اللہ عنہم اخبار مشہور و در لوار
 سیار است و مقول است ار جعفر صادق رضی اللہ عنہ کہ لعن را بن خود اشارت نکرد
 کہ اس فریدان من اند و اس رضی موسی کاظم بن سیران ایشان است و فرمود وی در رس
 ار دہا سے حق نقاب کہ سروں سے آردار و سے عورت این است و نو ز این اس را
 ستریں مولود وی و بہترین سدا شود و دو فانی کاظم و در جمعہ نیم ماہ حبسہ ملک را
 دمانہ و ایام امامت سی و پنج سال بود و عمرش سیماہ و پنج و نقول ہمار سالہ بود و فرما
 در بعد و مشہور است و حاسے جس و سے سر ہمد را کہا است و لود و سے رضی اللہ عنہ
 بر گن قصبات فراح بحسب رساں دل خود را بخدا پرستہ و گفتہ اند کہ کساں و سے
 میگفتند عجب اراں کہتہ کہ بیایا اورا مشہور موسی بن جعفر رضی اللہ عنہما دیگر کا
 از فقر و قلب کد و سے رضی اللہ عنہ ساہ فام لود آوارا است اسم شہر جس موسی

و کتاب و سب از غایت و اوقاف بیرون چشم کاظم بخوانند و صاحب بر مصالح و امین نیز ذکر امام
 علی رضا رضی الله عنه ثبت و سب ابوالحسن و ابوجعفر القاسم رضا و ضامن و صار و مرضی
 در ساله شیخ عبدالعزیز است که از امام طایفه امام ششم ابوالحسن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی
 بن الحسین بن علی است رضی الله عنهم معروف به رضا و ولادت و سب رضی الله عنه بکند بود و در پنجشنبه
 یازدهم ربیع الاول سنه ثلث و خمسين مائت و بعد از وفات امام جعفر صادق پنج سال و بقول
 روز جمعه بود یازدهم ذی الحجه سنه ثمان و اربعین و مائت و بقول سبست و خمسين مائت و مدت
 عمر شریفش چهل و نه سال و شش ماه ازان جمله سبست و نه سال و دو ماه در محبت پدرش
 گذرانیده و بعد از پدر در ایام امامت سبست سال و چهار ماه که از عمر شریفش باقی مانده بود
 با مروت و ولایت قیام نمود و مادر رضایت و ولادت و از اشراف عجم و بهترین زنان بود و در عقل
 و دین و کلمه تمام داشت روایت می کنند از امام رضا رضی الله عنه که گفت چون به پسر خود علی
 حامله شدم هرگز در خود گرانی حمل نیافتم و در خواب خود می شنیدم سبج و تملیل و نجید که از وزن
 آوز می آید پس پشایده آنحال مرا ترسید و هرل می آورد چون بیدار می شدم چیز
 نمی شنیدم و چون او را از ایندم دست بر زمین نهاده و میسوس آسمان برداشته
 بیرون آمد و لبها می جذبانید که یا سخن میکند و روایت است از موسی کاظم رضی الله عنه
 که گفت رسول خدا را صلوات الله علیه و سلم در خواب دیدم و سب اکرم الله وجهه با در
 پس گفت رسول خدا را صلوات الله علیه و سلم علی پسر من می بیند بنور خدا غر و جل و گویا میزد
 بکلمت و سب سیمانه و سب و در آنچه ادعوا ب کند و بر خطا زود و بداند و چیز
 از و نادانسته مانند پرورده کرده شده است و سب بکلمت و علم و در میان خواب
 ابن دو کلمه نیز آمده که الکمانه سلطان الله و العصا ثوة الله سیمانه یعنی دستار علما محل
 سلطنت الهی است عز اسمع و عصا ابشان مظهر قوت و سب تعالی و از موسی کاظم
 می آید رضی الله عنه که گفت علی پسر من کمان ترین اولاد من و شنوا ترین و طبع ترین

هر دست است از ابو الصلت بر السلام بن صالح بن سلیمان العروسه مولی عبد الرحمن بن مروسی
 در یافته است حماد بن زید را و مالک بن النس با و سفیان بن عقیق و غیر ایشان را رحمهم الله علیه و بود
 صاحب قناعت و در ابو الصلت را دیگر در اهل اکثوا و ما نهب باطل از حمید و حمید زنادقه و قناعت
 و معروف ابو الشیخ احمد بن سیار مردی که با و س مناظره کرده اند دیدم در و س با و افراط و دیدم
 او را که تقدیم میکرد ابو یکر و عمر رضی الله عنهما و یاد میکرد اصحاب پیغمبر اصلی الله علیه و سلم مگر بنی سبکت
 این است نه سب من که میان من و خدا است و بنی بن معین میگوید که ابو الصلت الله است
 و حدودی است الا آنست که شیخ میکنند و وفات ابو الصلت در ثمان سنه است و شش
 و نایست است و در تاریخ امام یافعی مذکور است که وفات رضا رضی الله عنه پنجم فی جمادی الثانی
 گویند سیزدهم ذی القعدة سنه ثلث و اثنین بدین طریقی است تا زکاد بر و س مامون
 و دفن کرد او را بر پهلوی قبر پدرش رشید و سبب وفات و س رضی الله عنه آن بود که انگور
 بود و بسیار خورد و بعضی گویند نه بلکه زهرش داد و گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله
 علیه شنیدم از منصور عبد الله اصفهانی که گفت شنیدم از قاسم بن عبد الله روح بصره گفت
 شنیدم حسین بن نصر رحمه الله علیه که گفت پرسیدم از عثمان بن موسی الخاضی الله عنهما
 از فوت پس گفت فوت فوق و فجور نیست فوت طعام مصنوع است و نایل میزد و بشیر
 و عناق معروف و اذا سلفوف و از کلام رضا رضی الله عنه هر که از مائیک کند او را و چند
 نواست و هر که بد کند او را و چند عذاب است هر که از مطاعت نکند خدا را و جمل از مائیک و او را
 مخاطب چون طاعت کنی خدا را زمانی که اهل بیت پیغمبر صلی الله علیه و سلم و س برضای
 عنه گفتند بخدا سوگند تو بهترین آدمیانی فرمود و س فلان سوگند مخور زیرا من است
 هر که پرسید نگار تراست و طاعت کننده تراست هر خدا را و جمل بخدا سوگند این آیت
 منسوخ نشود ان اکبر مکرر عند الله انک کثر و نیز مردی برضا گفت رضی الله
 عنه مردی که از میان سبکت است شریف از توجه پدران فرمود که تقوی شریفتر ساخت پدران را

و لود رضا سیاه قام بامد مدس کاظم رضی اللہ عنہ در اس سال رضا علی بن موسی رضی اللہ عنہ
 از اہل علم و فضل بود و خود شرف است و محللی در دروازا و ادوار و اماں او سب و و اما
 رضا رضی اللہ عنہ در غریب سنا و اولی کرام و در مسجد مدس گوید در رستاق نو فال
 و مدس دے در دراز حیدری قحط طائی در دے کہ در دے با و ل رشتید مدون اسب ادعا
 فله و اک رور حنہ اسب و کم مصال و تقوی آہ صغر بود سہ ملاک و مائتین رضوی اسب
 تہاں و مائیں دار لاد رضا رضی اللہ عنہ موسی و محمد تقی و فاطمہ بود و سکتہ عتسہ گدا
 و عقب ادا و لاد و تقی است و کرام امام محمد مجتہد و تقی رضی اللہ عنہ در رسالہ
 شیعہ عبدالحس است از ہمدانہ لیت الو معصر محمد حوادس علی رضا است و ارا ابو معصر
 گوید و در کست و نام با امام محمد ماروانی بود و لقب دے حواد و تقی اسب و در اد
 سعد اسب ناقر حدش موسی کاظم بر یک صہ او را ماں دتر حواد امام الفضل رضی اللہ عنہ
 و دے دتر مائیں از مدیہ آورد و مائیں در ہر سال ہزار ہزار و دہم سو دے
 روانہ مساحت و اورا قلم ہم بکرد و دے مات حواد محمد اسب عطار رضا رضی اللہ عنہ ہادیہ
 شتریں و مائیں و عمرادست و ہج سال بود و کار کرد و دے الوائیں ابو معصر و ل
 بن معصوم محمد بن ہارون رشتید و ماد حواد و حارہ بود و ماس ہزاراں و در میر آب الہ مرآ
 کہ نام مادرش رہماہ و ماسکہ است و لادش اسب محمد مار دہم ہامعہ ہم رضال شہیں
 و شہیں و مائہ دزدیدہ واقع شد در مائیں و مات یہ وجود ہجعت سال ہجرت اسب و دے
 ہجعتہ سال بود و در رسالہ کہ کور اسب کہ روایت کرد حواد محمد بن رضا رضی اللہ عنہ ہادیہ
 کہ در مدای خود و از فائیر المومنین علی اسب اطفال صبی اللہ کہ گفت در شہاد را ہنر علی
 میں میں و ہجعت کرد و ادگفت ماعلی ناخبات میں استخارہ و مائہ ہم میں استخارہ ہم کہ اسما کہ
 ہر کرد مالک مسود و ہر کہ کا یہ ہجرت کند ہر کہ پیمان نگرد و یا علی لا ارم گیر وجود و در دے
 روا تر سہ ریہ کہ محمد و مسود میں و شرب کہ در درو آجیان پیچیدہ مشو و ماعلی کا می گئی

در بامداد کن که حق تعالی بیکت داد و استامت مراد بباد یا دمیغرمود هر که برادری یافت و درین
 خدا سے غزو جبل خانہ یافت و در پشت و اعتقاب از اولاد ابو جعفر ثانی محمد جواد ادد و مرد است
 علی ہادی بن محمد جواد و موسی بن محمد جواد اما سے ازو سے نسل ماند و لیکن بسیار فائد و اولاد
 در جانب ری و قم و لاسی آن موجود اند و اولاد جواد علی ہادی و موسی آنکہ مذکور شد دیگر سن
 و حکیمہ و بیہ و امامہ و فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین ذکر امام علی ہادی نقی رضی اللہ عنہ
 در سالہ شیخ عبدالحق است کہ از نیک اہل بیت ابو الحسن علی ہادی بن محمد جواد رضی اللہ عنہم
 کہ معروف است بکرمی و لقب او نقی و زکی است مادر او ام الولد است نامش شہامہ
 بقول امرات مادر او ام الفضل بنت مامون است ولادت و سے رضی اللہ عنہ و زمانہ
 سنہ اربع مشردائین و بیست و یک روز غرقہ و مولد او در مدینہ بود و وفات در ستر من رانی
 روز دوشنبہ او از خوادسی آلا خرد و بقولے دوم رجب سنہ اربع و خمیس و دائین و دفن کردہ
 و سرایش کہ بسامتر ابو د و شراع یعنی شاپراہ اسبے احمد رشیدی و چون سنایت و رقی او
 نزد المتوکل علی اللہ جعفر بن المقصم بسیار شد متوکل او را بدینہ بیغداد آورد و از آنجا بصر
 را بے فرستاد و اقامت در آن مقرر کرد و ایند پس و سے رضی اللہ عنہ بصر من را بے آمد
 و مدت بست سال و نہاہ در آنجا اقامت کرد و در زمان المعتز با اللہ وفات یافت المتعز
 با اللہ و سے ابو عبد اللہ بن بیہ بن متوکل است و بیایعت کردہ شد او را روز شنبہ ششم
 از محرم سنہ اثین و خمیس و دائین و خلع و عزل کرد و سے خودش را پس از سہ سال و
 شششاہ و بست و دور و ز و عسکری نسبت بکرم سمر من را بے گویند کہ آن شہر است
 کہ بنا کرد او را مقتضی وقتے کہ لشکر او ابنوہ شد و شہر بغداد و سے تنگ آمد و مردم از اقامت
 او در دستے متاخری شدند پس حرمین موضع شہرے بنا کرد و خود بالشکریں با بنجا انتقال نمود
 و عمارت خوب و را بنجا ساخت و او را سمر من را سے نام نهاد و او را سمر و سمر ایزد
 از جہت نزل عسکر مقتضی و سے و این واقعہ در سنہ احد سے و عشرین و دائین بود

[illegible]

در دنیا و آخرت دبو و مادی ابو الحسن علی بن جواد رضی الله عنهما متعبد فقیه امام و از وسع
 نزد متوکل سعادت کردند و کشته که وسع در منزل سلاح نگاه میدارد و در عیش انداخته که در
 طلب خلافت میکند پس کس را فرستاد و یا یکا یک بر وسع در منزلش در آمد و او را دیدنها
 در خانه بر وسع مردم بسته و جامه موئینه پوشیده و شمشیر بر سر سپیده و استقبال قبله نشسته
 و پنج ایستای و میان وسع و میان زمین خبر ریگ و سنگ نریا نیکنده آیات قرآن در ده
 و عید ترنم میکند باین صفت او را برداشته و نزد متوکل آوردند چون ویرا بدید تعظیم کرد
 و در پیش رو خود نشاند و گفت از شعر بخوان که خوش آید مرا فرمود من شعر کمتر دایت کنم
 گفت ناچار تر اشعر باید خواند پس چند بیت بر خواند مثل بر بند سب حال جباران که
 ایشان را از جاسایه یلند و قلده های که و که نقر زخم ده و از مرگ گریخته آنجا اقامت کرده اند
 و آوردند و بصد خوار می و زیر زمین برد آواز بر آید که آن بختها چه شد و آن تا جاکم یافت
 و آن حمله که و آن رو با کس تو تازه که برد و پیش آن یکا یک نیکو است از تعب جواب آید آن
 قانی شد و بر باد وقت و آن رو با اگر مر خود و خاک شد حاضران همه ترسیدند و گمان بردند
 که بباد این ساعت بلایی بر سر آید و متوکل بگریه درآمد و گفت یا ابا الحسن بیج و امی بر خود و او
 فرمود و ارم چهار هزار و دینار پس متوکل بدفع چهار هزار دینار بوسه حکم کرد و او را معز و کرم بخش
 باز گردانید و نسل از او و اد علی مادی در ابو محمد حسن بن علی مادی که او را عسکری ثانی گویند
 و در برادر و ابی عبد الله جعفر بن علی مادی باقی ماند و ابا برادر ایشان ابو جعفر محمد بن علی
 مادی بجانب حجاز ازاده منفعت نمودم در حالت حیات بر او شمس عسکری سفر کرده بود
 چون نزدیک قریه که بالا از او متصل است هفت فرسنگ رسیدیم و در سو او آن وفات
 یافت و قبرش رفیقش نیز همانجا شد و بر وسع مسجدی بنا یافت و در آن است که در
 یا علی مرتضی و علی رضا موافق بود بنا بران امام علی مادی را ابو الحسن ثالث گویند و ثالث
 نقی مادی و عسکری و ناصح و متوکل و قاسم و مرتضی است امام ابو الحسن علی نقی در زمان

بود امام محمد بن شمس سال نو و نوکر امام حسن عسکری رضی الله عنه
 بن محمد الحی است که از آنکه اهل بیت الوعد حسن بن علی عسکری است رضی الله عنهم
 مادر او ام الولد بود نامش موسی سماه و ولادت و سه رضی الله عنه روز دوشنبه
 در جمیع الاول سال هجری و نامش در این روز و قات و سه در جمیع الاول
 ستمین و نامش در روز جمعه ششم ماه مذکور است اسم ماه مذکور و بعضی میگویند که
 در ششمین است و در این کرده سعد در بعلو سه رس در این مله و امامت او پدر حسن
 در این مله بود و بعضی گویند که سعد علی اادی رزم اسب و این قول صحیح است
 در قلم سعد فاطمه است موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم و مقول آن را صاحب خط
 بن موسی رضی الله عنه گفته هر که را رب کند فاطمه است و موسی را او را اسب در دنیا
 سود و حسن عسکری رضی الله عنه بر دامیه والد الوالد اسم محمد اسطر صاحب بر اسب
 و در سال حسن عسکری یعدا بدین علی الهادی رضی الله عنه شش سال است
 و نگذاشته حسن عسکری رضی الله عنه ولد بی راه ظاهر و در این غرار الوالد اسم محمد و در
 اسب که کس و سه امام حسن بن علی بن اسطالک موافق بود و بعضی از کس و عسکری
 و فاطمه و سراج است و سه روز جمعه هجری سال اول با هر سه سب و نامش در روز
 سلطنت معتدلیه سی عباس بعد و در این علی لعل و مود و در این عمر برایش است و در سال
 نقول اسب و هجرت سال و امام امامت شش هجرت سال بود و یک اسب داشت که امام محمد
 است و نوکر امام محمد محمدی رضی الله عنه در سال شش عبدالحی اسب الوالد اسم
 محمد اسطر که سببی اسب لایم بر دامیه مولدش رضی الله عنه سبب محمد یحیی سعال
 سه حسن و حسین و نامش مادر او ام ولد اسب که او را از حسن میگفتند او در وقت و قات
 در شش سال و پنج سال بود امام باقی در یار کیش ذکر کرده که سه حسن و شش
 ناست امامت محمد بن حسن عسکری الوالد اسم که او را امامیه حجت و قائم و محمدی و منتظر و صاحب الزمان

که بکشد و در سینه زوایشان خاتم دوازده امام است و در سینه ایشان آن است که دست در سینه
 راسته در سینه راست در آمد و مادرش میباید که سه در یکدیگر بنشیند مادر بر و نشاند تا مدتی این دست نشاند
 و سینه را تا این که در سینه است و سینه است و این قول صحیح است و در سینه ایشان تا این
 پنهان است و چون ابی عبد الله بن ابی الحسن علی انکار کرد که برادرش ابو محمد حسن عسکری است
 فرزندی نگذاشت و دعوی کرد که برادرش حسن عسکری رضی الله عنه امامت بر سر داده او
 و این دعوی که ابی نام کرد و دو سه معرفت است باین لقب و این چه خبر است که بگوید
 بر سر بود علی بن جعفر و این علی را سید پسر ابو عبد الله و جعفر و اسمعیل و از ایشان بنسب
 و ابو محمد حسن عسکری و لدا و محمد رضی الله عنهما معلوم است و خود خاص است و این
 و روایت کرده اند که حلیه بنت ابی جعفر محمد جواد رضی الله عنه که محمد بن محمد حسن عسکری است
 عنه باشد حسن عسکری را دست میداشت و دعا میکرد و تضرع میکرد و او را پس بر سر بود و
 به پند و ابو محمد حسن عسکری رضی الله عنه جایز را برگزیده بود که هر چه میگفتند چون شایسته
 شعبان سه شنبه و نهمین و دهمین و یازدهمین و بیستم و بیست و یکم و بیست و دوم
 القاسم نمود که یا عمیه که اشب نژاد باش که کار می دیش است علیه السلام حسن عسکری
 در خانه ایشان بایستاد چون وقت فجر در رسیدن حسین بدر دهنه مطهره شد و پادشاه
 مولود و دید بود و آمد و مختون مفرغ منه یعنی خفته کرده شد و فارغ از خفته و کار نشست و شوکه
 مولود را کنند مولود را بر حسن عسکری آورد و می گرفت و دست بپشتش و پشتش را
 و زبان خود را در دهنش در آورد و در گوش راست او اذان و در گوش چپ او اقامت گفت که
 یا عمیه برادرش پس حلیه او را با مادرش سپرد و حلیه میگید پدید از ان پیش ابو محمد حسن عسکری
 رضی الله عنه آمد و مولود را پیش و سه ویدم در جامه های نر و او را نور و حلیه
 که دل من تمام گرفتار او شد گفتم سیدی هیچ علمی داری بحال این مولود مبارک که آن علم ازین
 التا کنی گفت یا عمیه این مولود منظر است که ما را پدیدان بشارت داده بود و ندیدیم که بشارت پس من

بریں میں قائم و لشکر اہل مسجد در غم و دیگر بر والو حسن عسکری آمد و رفت میکردم روز سے
 نرو دے آدم مولود را ندیدم بر رسیدم ای مولای من اس سجد و منظر رایج شد و موداد را
 سر و حکم نا انگس که ما و موسی علیه السلام موسی را الو سے سرده لود در آیت کرده شده اس
 ار الو الحسن صراطی المذنبه که او سے بر رسیدم که چه چیز است نام فاکم تمام و موداد را حکم
 کرده اند که من اولاد دے نام و سے بر حکم من شیعہ امام میرا سکه الو العاصم حکم کند
 رعی الفیض امام قائم اوست و عمر او مرد و فات پدرش رعی اللہ صبح ساله لود و در اولاد
 حق تعالی حکمت و فصل خطا داد و کرد ایداد را آسے بر اسے اهل عالم حاکم یحیی عسکری را
 علیہ السلام در حالت صدا کتاب داد و موت داد او را عمر در تختید جماعت حشر علیہ السلام
 کسید و هم شیعہ امامیکه سکه که قائم حیدی مسجد و سے در شتر من اسے اسد و اولاد حشر
 می علی با وی من محمد جواد من علی رصله الو الرضا گویند و ایما جماعه کثیر از دام اس حضرت امام لود
 و قمر او در سراسے مدرس است در سامر او دے حمل و پنج ساله عالم وقت سکه
 و ستمین بانقش امامه اولاد اس حضرت بعضے مشر و بعضے متمر من سارده من لود و گویند
 که اس حضرت من ارموت خود را اس دعوی که را در اس او را امام گردایده است که است
 و ما شت شد و خلی من حضرت صادق رعی اللہ عنه تیرا بار در شتر محمد من حضرت صادق که ملهو
 کرده لود ستر امامت کرد و در اس امامه و جموع مود و شیعہ علما و الدوله احمد من محمد سنانے
 قدس الدن روحه در در کرا دال و اقطاب مگویند که تحقیق بر رسیدم بر تہ طاعت محمد من عسکری
 رعی اللہ عنه و من آمانه الکرام انما اهل الطهاره دے در وقت که محض شد و اهل مره
 ابدال لود دس تری کرد در جده در خطبه طمعه نا انکه سعید او را و گشت قلب در اس را
 علی من حسین بعد اوی لود و حلی دے در گشت و در تنو سرب و من کرده قدح من عسکری
 بر دے مار که او د کاے دے شست و نا لورده سال در مرتبه طاعت باقی اند
 من حق تعالی او را ررح و رکاس اس عالم در گذراید و حتما من معقوب بخونی جاسانی

دوران مقام برپا کرد و نماز کرد و دے و جمیع اصحاب و سبے بر محمد بن حسن عسکری و دوقین کردند و اور
 در مدینه رسول صلی اللہ علیہ وسلم و چون جوینی و قات یافت احمد کو چاک از اولاد عبدالرحمن
 بن عوف بجای دے و سبے است و سبے در عجم تربیت یافتہ بود و بر جوینی نماز کرد و قبر با سبے
 این مذکورین است است پرستہ بر زمین و بناے ندارد و غیر ایشان آنها را نشا سند و ایشان
 ہر سال زیارت آنها میکنند و یک تن از اقطاب در طبرستان کہ قریب الیست در کوہ مابین بسطام و دہسا
 پیش از ظهور نبوت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم دفن کردہ اند ازین جامعہ ماموران و مبتلا بہت اینجا
 علیہم الصلوٰۃ والسلام و سبے بشرا بچ ایشان و اقرا بیکمیتین شہادت و ایشان را بدلا اند و او سبے
 کہ ایشان کن بدلا ما باشد و لیکن بدلا ایشان را نشا سند و بلال رضی اللہ عنہ در زمانہ پیغمبر صلی
 علیہ وسلم از جہل بدلا و سبے بود چنانچہ در آسمان و دو قطب اند قطب جنوبی و قطب شمالی و
 و نزدیک زمین کو کہما بقطب جنوبی سمیل است و قطب شمالی جہدی حق تعالی در زمین نہ
 و دو قطب ساختہ و ہر یکیکہ رام تہ تعین بنودہ و پس مرتبہ قطب ارشاد مرتبہ سمیل است کہ بزرگترین
 کو اکب است از دے جرم و ضو و نفع و قلب سے بر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ قطب
 قطب ابدال اقطاب بر قلب اسرافیل است علیہ السلام و مرتبہ قطب ابدال مرتبہ جہدی است
 مخفی از چشم اکثر مردمان و قطب مبارک کہ حق سبحانہ زمان مارا بوجود غریب دے مشرف گردانید
 است عماد الدین عبدالوہاب باریسنی است و باریسن قریہ الیست از قریہ ہاسے قردین قریب
 باہر حق تعالی اورا بر تخت رتبہ طہلیت بعد وفات عبداللہ شامی قدس اللہ تعالی روحہ و سبے
 سبے است عشر و سبے تہ نشاند و عمر و سبے ہفتاد و شش بود پس حق تعالی عمر و یاد را گردانید
 و وجود و شرف اورا میان خلایق و حوادث سبے ساخت و این قطب نہم است از اقطاب زمان
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا زمان ما اینجا کلام شیخ علاء الدین سمنانی است رحمہ اللہ و اورا
 در انیمغنی کلام دراز تر ازین کلام است و اللہ اعلم و بعضی از کبار اعرافا جہم اللہ گفتہ اند بسا باشد
 کہ القائل شیطان بر آدمی اصل صحیح را کہ صحت او مشککی ندارد و چون بدانند شیطان پیدا میشود

من یعلم آدمی الدین اصل معانی ممکنه که در پیش بزرگواران رسا حاکم الدار و اهل مدین و
 اراخه و ساسانه را علی الخصوص با امید ایشان را حصول صحیح را که در آنها مشک ندارد و ستم ندارد
 ستم ایشان بیسانی که نفقه کرد و در حق یعلم ایسان یعنی یسانی و اسباط که یعلم ایشان
 ان ستمات او بیکه سلطان امان گزاهی سامور و پستیا طس حن را و بخواه که در یعلم ایشان
 باشد و ستمناچ اول اراخه محمد اهل بیت رسول الله علیه السلام ایسان بر ایسان و بخواه که
 اصلی صحیح است و در پیش بر و مله ترس حمرایه است که در ان تقریب بخدا و پیوسته در حق
 اراخه ان ال کما و کرد و ما آنکه سمع صیایه و سب ایسان و انکار فضايل ایسان و صیایه الله
 ستم ستم ما آنکه محبت ایشان بتر از مله ترس موحیات قرص آتی است و در حق ایسان که در
 اهل ستم ستم در و لایق تر بود و در انشان ماس صاص و شاد و پیوسته است و در که راه شده
 و دیگر ایسان بزرگوار که در دنیا که شطان در ان ماسای که انشان دارد و بخواه که در انشان
 که غلو در ستم انشان را در ساید و از حد بر آورد و قسید و عکس است و بهم در رساله بر کور
 که ستم الدانین ستم حسین رضی الله عنه است و ستم حسین رضی الله عنه علی ابراهیم و ستم علی رضی الله عنه
 که گفت رسول الله علیه و سلم بجهاد من اذنه من استند و الی انما یقول علی اکبر ایسان
 ای که فتح کند حق لعنه بر دست و ستم شاری از حق و مغایر آن را و حدیث الی انما
 حق ستم ستم و حق انما امر المؤمنین علیه آرمه که گفت رسول الله علیه و سلم و اذنه من استند
 اهل بیت من که داده است حق انما ایسان را بهم و حکمت من و پیدا کرده است انشا الله
 من من و ستم بر سر انشان لحدار من و اذنه من رفته الله علیه با ستم و ستم و ستم
 حسن من علی رضی الله عنه است و آرمه که گفت اذنه و اذنه من مهدی باشد اذنه علی
 را از انشان مهدی قائم نمی رده و بزرگوار حق ستم ستم بر سر را بعد از موت و بخواه که در
 نوسه و حق را بر همه و دنیا اگر چه با حق آید و شکر کار و اذنه من محمد الله جعفر صادق رضی الله عنه
 ستم آرمه که گفت اذنه و اذنه من مهدی است و ستم ستم و بخواه که در انما

اللہ تعالیٰ در ششم آنچہ دوست و اوفور و ایت کرده شده است از جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 کہ از دوسے حدیث کتاب اللہ و غیرتی سوال کردند کہ عزت کیست فرمود من و حسن و حسین و ائمت
 با محمدی جدا کننکند ایشان از کتاب خدا جدا نمیکنند کتاب از ایشان تا وقتی کہ در این دنیا
 بر خوش و منقول است از امام رضا رضی اللہ عنہ کہ گفت اگر خوش داری کہ بجز ملافتی شوی بجا
 کہ بر تو هیچ گنا ہے نباش زیارت کن حسین رضی اللہ عنہ را و اگر بر حسین بگفتی داشکمای تو بر
 رخسار با سے نور دان شوند بیا مزد ترا خدا تعالیٰ هر گناه را در خوش داری کہ ترا ثواب نقد
 کہ آن نارا کہ با حسین اہل بیت دے شب بگذشتند و مثل ایشان بروے زمین یکے بنویس
 بگو ہر گاہ ایشان را یاد آری یا لکنی کنت معہم فاقو ذوقاً عظیماً اسی کاش سے بودم
 من در ان روز با ایشان پس سنگاری سے یا قسم سنگاری عظیم و تحقیق فرود آمد بر من چہا ہزار
 فرشتہ از برائے نصرت او و اذن دادہ نشد مرا ایشان را نصرت پس این چہا ہزار فرشتہ بر سر
 قبر او پدید ایشان مونی غبار آلودہ نارد و سے کہ بالیند قائم رضی اللہ عنہ پس دے باشند
 و نصرت دہند و ہم از امام رضا رضی اللہ عنہ روایت است کہ فرمود ہر کہ بار بر بند و قصد زیارت من
 مستجاب شود دعا سے او و آمرزیدہ شود گناہان او و ہر کہ مرا و بقیعہ زیارت کند گویا زیارت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کند و بنویس او را خدا سے ثواب ہزار حج نیمہ و ہزار
 سہرہ مقبول و من و پدر ان من رو قیامت شفیع او باشند و این بقیعہ روضہ ایست از زیارت
 جنت و بجائے آمد و شد فرشتگان ہمیشہ فوجی او ملائکہ نزول میکنند از آسمان و فوجی دیگر
 معبودان انکہ نفع کرده شود و حضور روایت میکنند از رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم کہ گفت
 زود باش کہ دفن کردہ شود گوشت پازہ من در زمین خراسان زیارت کنند او را بیج اند و زمین
 در ماندہ مگر انکہ گنہا دی دہد او را حق تعالیٰ و نگنہ کاری مگر انکہ بیا مزد حق سبحانک گناہانش را
 و مثال این اخبار و انوار در زیارت اہل بیت اطہار رب یا نقل کردہ اند و تربت امام رضا رضی اللہ
 مبارک سے کہ خلائق آنجا طلب شفا نمایند و شفا یابند و از بعضی و زرار سے خوازم آورده

[illegible]

عليه السلام على انتخاب السنية فرائض فقرهتم وجعلهم طلبة فلو لم يبقوا لكان الله عليه السلام لم يبقوا لكان الله عليه السلام
فمن بقي من انتهى على النعت الذي انتم عليه راغبكم بما فيه فائدة من رفاق في الجنة ترجمه ليدرس
خير انتك كه چون بنفیر صلی الله علیه وسلم را ایشان بگذشت و مرایشان را بدید بالیناد و نوحی
دل ایشان را اندر فقر و محاربت بدید گفت بشاره بادم مر شمارا و اما لکه پس شما بیایید بصفت شوار اند
فقر خود را صی باشد ایشان هر فقیه ای من اندر بشت سیک از ایشان منادی حضرت جابر
و بکر بن زید محمد بن بلال بن رباح رضی الله عنه و دیگر دوست خداوند را در محرم احوالی
بنفیر ابو عبد الله سلمان الفارسی رضی الله عنه و دیگر سرنگ مهاجره انصار در مترو رضای خدا
جبار ابو عبیده بن عاصم بن عبد الله بن البراء رضی الله عنه و دیگر بزرگوار اصحاب و زینت انبیاء
ابو القیطان عمار بن یاسر رضی الله عنه و دیگر سالک کعب بن علقمه بن اوس و عبد الله بن مسعود
و دیگر رضی الله عنه و دیگر شمسک درگاه حرمت و پاک از عیب و آفت متنبه بن مسعود و در
جسد الله رضی الله عنه و دیگر اسامی مقام تقوی در ارضی بلا و بلوی خباب بن الارت رضی الله عنه
رضی الله عنه و دیگر اسامی مقام تقوی در ارضی بلا و بلوی خباب بن الارت رضی الله عنه
و دیگر در مرج سادات و بحر قناعت حثی بن عفره ان رضی الله عنه و دیگر برادر فافق و
مرض از کوفین و مخلوق زید بن الخطاب رضی الله عنه و دیگر خداوند مجاهدات اند طلب
مشایدات ابو کثیره لای بنفیر صلی الله علیه وسلم و دیگر بزرگوار و از کل خلق حق آیت ابو اهرنیکاته
بن الحنفین السدوسی رضی الله عنه و دیگر عام طریق تواضع سپیده و محمد تقی صالح مولی خاند
النبا فی رضی الله عنه و دیگر قاضی درگاه رضا و طالب بارگاه بقا اند رضا صهیب بن سنان
رومی رضی الله عنه و دیگر خائف از حق و بار از طریق مخالفت حکاشه بن النضر رضی الله
عنه و دیگر زین و جاجین و الا انصار و سید بنی و قاضی و بن ریح الفارسی رضی الله عنه و در
اند زهد را بنده علی بن و اندر شوق بر ربه موسی ابو ذر جندب بن جنادة الفخاری رضی الله عنه و
و دیگر و افلا الناس بنفیر صلی الله علیه وسلم و مر جرات را در نور عبد الله بن عمر رضی الله عنه

و دیگر اندر استقامت مقوم و اندر سادعت مستقیم صفوان بن سہام رضی اللہ عنہ و دیگر صاحب استقامت
 و عالمی استقامت ابو الذر و ابو جحیم بن عامر رضی اللہ عنہ و دیگر متعلق درگاه و نگاه نگریه رسول
 یا و شاه ابو تکاس بن عبد اللہ المذہبی رضی اللہ عنہ و دیگر کمبای بحر شرف و مرقد رسول کل را منشا
 عبد القدوس بر انشائی رضی اللہ عنہ و اگر جمله ایشان را با و کم کباب درار کرده و دستخ عبید الرحمن
 محمد بن حسن السلیبی رضی اللہ عنہ که نقال طرقت کلام مساجح بوده است مار بچه جمع کرده و در
 نسیه را مسرود اما قاف و فصایل و اسامی و گنائی ایشان بیان آورده است اما اسطبل بن اذین
 بن عمار و از جمله ایشان گفته است: ل او را دو سب مارم که اندک ایام ام المومنین عاتق
 رضی اللہ عنہا و سب کرده بود اما آنو هر پره و تو مان و معاد من الحمارت و سبکس غلاد
 و مات من و دلقه و سی و جحیم بن ساعد و سالم بن عبید بن ناس و ابو الکعب بن عمر رضی
 عنہ و دہشت بن ساف و عبید القدوس بن انس و محتاج بن عمر و الاسلمی از جمله اند یک و بود
 و محققان و صحابه جیروان بود و اندر هر درجه که بود ما از هر دو قسمی بهتر و فاضلتر
 همه مبنی بود و در هر آیه که خدا تعالی مرایا را صحت میفرماید صلی اللہ علیہ وسلم از ان و شہید
 و اسرار ایشان از جمله عصب و نگاه داشته تا اگر میفرماید صلی اللہ علیہ وسلم خیر المؤمنین و من فی الدنیا
 یلو تم الحمت و مدایع کف و انسا لقون الہاک و کون من المہاجرین و
 الہاک مصان و الدین استغفونہم و احسان ذکر خواجہ اویس فری
 و کف المحبوب است اوقات و سمع دین و است اویس فری رضی اللہ عنہ از کائنات
 مشایخ اہل تصوف بود و او را بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بود اما ممنوع گشت از دربار
 میفرماید صلی اللہ علیہ وسلم درو چیزیکہ علیہ حال و دیگر حق والدہ و میفرماید صحابہ را گفت تمرد
 از من اویس نام او را انقیامت میجد و مقدار گو سعاد رسیده و مصر شفاعت خوا بود
 انرا اسب من درو کے لغو علی کرد رضی اللہ عنہما و گفت تمام او را یہ بینید و است مایہ
 مالا و مرد و شعرائ است و بر پہلو سے چب او مقدار و رم سعیدی از میسے است و کف

دستش بهمان و دیر بعد گو سفند ان ربه و مفر شفاعت باشد اندر امت مری چون
 بهیندش سلام از من بدو رسانید و بگوید تا است مراد عا کند چون عمر رضی الله عنه بعد وفات
 پیغمبر علیه الصلوة بکه آمد علی رضی الله عنه بادی بود اندر میان خطبه گفت یا اهل نجد قوموا الیه
 بنجد برخاستند گفت از قرن کسی است اندر میان شما گفتند بل قومه را بدو فرستادند عمر
 رضی الله عنه خبر از او لیس بر پرسید گفتند بوالله است او لیس نام که اندر آبادانیا نیاید و
 با کس صحبت نکند و آنچه مردمان خورند او نخورد و غم و شادی ندارد چون مردمان بنهند
 او بگیرد و چون بگیرند او بنهند و گفت و دیر اینها هم گفتند و بصراست نزدیک اشتران
 ما امیر المومنین همراه علی برخاستند و نزدیک و س شدند و دیر یافتند اندر نماز نبشتند
 تا فارغ شد و با ایشان سلام گفت و نشان کف دست و پهلوی ایشان نمود تا ایشان را معلوم
 و از و دعا خواند و سلام پیغمبر را صلوات الله علیه و سلام بدو رسانیدند و بر عادت صیبت
 کردند زمانی پیش و س بودند تا گفت رنج کشیدید اکنون باز گردید تا قیامت نزدیک است
 از گاه مرا آنجا دیداری بود که مرا آنجا بگشتن نبود که من اکنون بساختن برگ راه قیامت مشغولم
 و چون اهل نون باز گشتند و بر احرمتی و بیاسی پدیدار آمد از آنجا برفت و بکوفه آمد و هر مری جان
 روز و دیر دیدنشانی که امیر المومنین عمر و علی گفته بودند از آن بساخت و انیس آن پیغمبر
 او را ندید تا بوقت رفتن حرد ب علی رضی الله عنه از گاه بیامد و بر موافقت علی باعدای او خبر
 میکرد تا روز صیفین پیغند هم شوال در سندی و هفت یازدهم شهادت یافت عاش و حید
 و مات شهید رضی الله عنه و از و روایت آرند که گفت السلامه فی الوحده سلامه اندر شما
 بود از آنچه دل کسی که تنها بود از اندیشه غیر رستد باشد و نیز هر مری چو میان بن از بزرگان
 طریقت بود و با صاحب کرام صحبت کرده بود و قصد کرد تا او لیس را راضی زیارت کند چون
 بقرن شد او را آنجا یافت یک باز آمد و باز خبرش بکوفه یافت بکوفه رفت آنجا هم نیافت
 مدنی در آنجا بود و خواست که از آنجا بصره آید در راه دیر ایافت بر کناره فرات که طهارت میکرد

صفت کئے کہ ہمہ ماں سودہ ماسد و ہمہ ملہا مصول کہ لو اذ گشت ریائات و محاپرات او بکلو
و مشاہدات اور انبایت مود و در اصول طرکات و وروع شریعت در حد و قیاس و نظری تاہ
و سیار صحتی بہ متنازع را و مدہ نو دتوں اس میں مالک حاکم بن عبد اللہ و عبد اللہ بن ابی اوفی و دو
اس الاصف و عبد اللہ بن جریر و عبد اللہ بن و ما امام حمزہ صادق و عبد اللہ بن محمد و عبد اللہ بن
چما کہ خود کہہ است کو لاسناب لملک لعمان یعنی اگر سوہمی دو سال و بعد است امام
مالک بن عبد اللہ ان گاہ کہ رمارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت سلام گشت و امر و ر
آں سر رجا اب علیک السلام تنبیہ و تقویٰ خاں نو کہ مقدار ماضی گل در بار ارجائہ
اور سہر و جلد فوت و سہ شنب گئے گشت امی امام مقداد بن عیسیٰ است راجعہ
رجعت میدہی گشت آری آں فتویٰ است و اس فتویٰ جیما کہ رسول حملہ السلام تمام کردہ
تاں ملال را اجارت مدادہ کہ دیر و کند و زیادہ ار یکسالہ رمارا قوت مداد و نقاب کہ سہرا و
الو حلیفہ چون زانو شتر نو دار سیاری کہ در سیدی و نوہمی لغات کہ داؤ و طائی گشت
ست سال مش الو حلیفہ نو دم و در بیدت اورا نگاہ دشتم و شلا و ملا سہر سہر سہر
و اورا اسد اح ماسے در بار کرد اورا کفہم اسے امام دس در حال حیات اگر باہمی در بار
کسی حیات گشت ماحد لے ادب نگاہ و اسن او لے تر و مر اس اس امام یائے
گوید کہ دے ار مالی می ہم بود و در عرب قبیلہ الوکر صدیق را اسی تیم گوید وہم دے گوید
در سہ مائیں بحر می گوید و متولد ستادہ نو و در سہ حمیں و ناتہ در زماں ابو جعفر عبد اللہ
و والقی و مات یادہ و در لیا و مدوں گشت رحمتہ اللہ علیہ و کرامتہ شافعی در کتب
است کہ امام مطلق و اس علم ہی الوعدہ اللہ محمد بن ادریس الساسی رحمتہ اللہ علیہ ادر
و مت نو و در جملہ علوم امام نو و معروف لغت و کلام عالی و شاگرد امام مالک نو و ماہر پیر
و حوالہ اوراق آمد احتلا طائیفہ حسن سر و رحمتہ اللہ علیہ و ہمیتہ و طبعش ارادہ غلبہ بود و طلب
میکرد و تحقیق اس طریق را مکرر سہ مدافعت کرد و دواجم من جملہ ارباباں نو و ان گاہ نورش

امانت مشغول گشت و در ابتدا احوال او متصرفه در دوش خشتی بود و تا سلمان را دید و
 بدو تقرب کرد و بعد از آن هر جا که رفت طلب کننده حقیقی بود و از وی سئوال میکرد که گفت
 اِنَّكَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِشَيْئَلِ الرَّحْمَنِ فَلَيْسَ بِيْكَ مِنْ شَيْءٍ يَعْنِيْ جَوْنَ عَالِي رَابِعِيْ كَيْفَ جِئْتَ
 تَاوِيْلَاتِ مَشْغُولُ كَرُوْدَ بَدَا لَكَ اَنْوَاعُ حَيْرَانِيَّةٍ يَدِيْكَ اَعْلَامُ رَايَتِكَ كَيْفَ نَبِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَرَجَا بَدِيدِمْ كَقَتْمِ يَارَسُوْلَ اللهِ اَنْ تَوْبِيْنَ رَايَتِكَ رَسِيْدَهُ اسْتَكَرَ خَدَايَتِ عَالِي رَاوِيْنَ
 اَوْ تَاوِيْلَاتِ لِبَاوَايِرِ اَرَايَتِكَ كَقَتْمِ اَنْ رَاوِيْنَ اَزْ مِنْ بِنُوْجَرِ اسْتَكَرَ رَسَانِيْدَهُ اسْتَكَرَ قَتْمِ يَارَسُو
 مِيْخُوْا هِمَّ كَيْفَ رَا اَزْ اِيْشَانِ بِيْنِيْمِ يَسُوْلُ كَقَتْمِ صِيْدِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مَحْمُوْدِيْنَ اَدِيْسِ كِيْ اَزْ اِيْشَانِ
 اسْتَكَرَ وَدِيْرَ اَبْرَ اِيْنِ مَنَاقِبِ بِيَارِ اسْتَكَرَ وَرَمَدُ كَرَةِ الْاَوَّلِيَا اسْتَكَرَ هِمَّ حُجَّةِ الْاَيْمَةِ
 مِنْ قُرَيْشٍ وَهَمَّ مَقْدَمِ مِنْ قَدِيْمِ الْقُرَيْشِ دَرَسِيْزِهِ سَاكِلِيْ دَرْجَمِ مَبْكَفَتِ سَلْطُوْنِيْ مَا سَيِّمِ
 وَدَرِ بَا زَوْدِ سَاكِلِيْ قَتْمِيْ مِيْدَاوِ اَحْمَدِ حَبْلِ سَهْ صَدْرِيْ اَرَحْدِيْشِ بَاوِ دَاوِ اسْتَكَرَ بِيْشَا كَرُوْمِيْ
 اَحْمَدِ كَقَتْمِ وَرَمَقِيْ اِيْنِ حَدِيْثِ كَمْ مَصْطَفَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمُوْدَ كَمْ بَرْمِ هَرْ صَدْسَالِ مَرْدِيْ
 بَرَا كِيْ اِيْنْدَا دِيْنِ مِنْ بِيْنِ زَوَاوِ خَلْقِ اَمُوْزَرْدُوْ اَنْ شَا فَعِيْ اسْتَكَرَ وَبِلَاكِ خَوَاصِ كُوْ بَرَكْتِ
 بُوْ سِيْدِمِ كَمْ دَرْ شَا فَعِيْ چَكُوْمِيْ كَقَتْمِ اَوْ اَوْ اَوْ تَاوِ اسْتَكَرَ نَقْلَتِ اَزْ كِتَابِ مَذْكُوْرِ كَمْ شَا فَعِيْ كُوْمِيْ
 رَسُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَا بِنُوْابِ دِيْدِمِ مَرَا كَقَتْمِ كُوْمِيْ كُوْمِيْ كَقَتْمِ يَارَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَزْ كَرُوْ
 قُوْ كَقَتْمِ نَزْدِيْكَ اَسْ نَزْدِيْكَ شَدْمِ اَبِ دِيْنِ بِيْ هِيْنِ مِنْ اِنْدَا خْتِ بِيْسِ كَقَتْمِ اَكُوْنِ
 بَرُوْ كَمْ بَرَكَاتِ خَدَا بَرُوْ بَاوِ وَهَدَرَانِ سَاعَتِ عَلِيْ مَرَقَضِيْ رَا بِنُوْابِ دِيْدِمِ كَمْ اَكْمَشَرِيْ خُوْدِيْ
 كَرُوْ دُوْرَا كَقَتْمِ مِنْ كَرُوْمَا عِلْمِ رَقَضِيْ نِيْزِيْزِيْ مَرَا بِيْ كَرُوْمِ شِيْخِ اَبُوْ سَعِيْدِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
 نَقْلَ مَبْكَفَتِ كَمْ شَا فَعِيْ كَقَتْمِ عِلْمِ هَمَّ عَالَمِ دَرْ عِلْمِ مِنْ بَرَسِيْدِ مَرْ عِلْمِ مِنْ دَرْ عِلْمِ صَوْفِيَانِ نَزْدِيْ
 كَمْ كِيْ بَارُوْرِيَا نِ دَرْسِ وَهْ بَارَبَرِ قَا سَتِ وَبُشْتِ اسْتَكَرَ مَحَالِ اسْتَكَرَ كَقَتْمِ عِلْمِ زَاوَا
 يَرُوْ رَا بَزِيْ مِيْ كَنْدَرُوْ اَبُوْ دُوْ كَرُوْمِ بَرَبَرِ مِنْ فَرَزْدِ رَسُوْلِ اللهِ اَيْدُوْ بَرِيْخِيْزِمِ دَرْ مَرَا قَةِ الْاَسْرَارِ
 اسْتَكَرَ بَا بِيْ سَتِيْ كَلْبِ اَبُوْ حَلِيْفَةِ مَنَقِبَتِ اِمَامِ مَالِكِ كَرُوْمُوْ وَهْ بَعْدَا اَزْ اَنْ حَوَالِ اِمَامِ شَا فَعِيْ مِيْخُوْمِ

هو الاصل من الزمان الا انما يعني انما اصل انست که از آفات افعال خلاص باقی وقت
 یا انشور کل رسول چه باشد گفت انست باشد با در داشتن خدا را بر دهنی اندر رسانیدن و در
 گفت ما را که خدا را چه باشد گفت انست باشد الامور الی انما انما کار باست خود بخود و در بسیار
 گفت ما انما انست چیست چه باشد گفت این از بشر طایفه است که تا دوسه زند و است من این را
 جواب نمودیم و احمد بن حنبل اندر بعد احوال متحیر بود اندر حال حیات از طایفه معتزله و اندر حال وفات
 از وقت باست که انست باشد که اهل سنت و جماعت بر حال دوسه واقف نگشته اند و در وقت
 دوسه ازان بولست و انست اعلم شیخ فرید عطار و زین کمره الاولیاء میگوید که احمد بن حنبل
 اما بر زمان بنده او خوردی گفتی این زمین را امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه وقت کرده است
 بر غازیان و در بعد حصول فرستادی تا ازانجا آورد و در می ازان با خوردی و چون وفات کرد
 و جنازه او برداشتند مرغان سه آمدند و خود را بر جنازه او میزدند تا دو هزار و دو کبر و دو
 مسلمان شدند و زقار با میزدند و نفر میزدند و لا اله الا الله محمد رسول الله میگفتند و
 محمد بن عرقم گفت احمد را در خواب دیدم بعد از وفات که سه کتاب میگفت این چه رفتار است
 گفت رفتن بدو السلام گفتم خدا ایتالی با تو چه کرد و گفت بیایم زبید و تاج بر سر من نهاد و غنیمت
 در پای من کرد و گفت یا احمد این از برای است که قرآن را مخلوق نگفتی پس فرمود مرا
 که بخوان بدان دعا های که بتور رسیده است از سفیان ثوری من بخوانم که بآیه کل شیء
 بقدر یکم علی کل شیء انصر فی کل شیء و لا تکتفی فقال کتابة و تقدس یا احمد بنده الجنة
 او فکلمنا فقلت ما رجعت الله علیه و هر ایت الاسرار است در منتخب التاریخ منسوب که امام
 احمد بن حنبل بن هلال بن اشیبانی در سنه ثلث و مائت متولد شده بود و در سنه ثلث و مائت
 در حبس ابو الفضل جعفر بن معتصم خلیفه وفات یافت رحمه الله علیه و در چهارم سپهر کربسین
 بنده که حضرت شاه یعنی علی مرتضی بالا گذشت اما چون که ایشان اول سپهر طریقت اندک اندک باز
 ذکر ایشان در جمیع واجب دانستم اول سپهر امام حسن در گفتن محبوب است آن

حکیم سید و یکجا دل مرتضی و ذوق العس بر الوعد حسن بن علی رضی الله عنه را از
 طرقت نظری تمام بود و در میان محاسن طری را و تا حدی که گفت اندر حالت و شش تنگ
 محفظه الاشراف انبیا علی الصلوات علیهم اجمعین را و تا حدی که گفت اندر حالت و شش تنگ
 و محفظه اس آن بود که سده محاط است محفظه امیر بهمن که محفظه اظهار اس محفظه امیر
 از التفاس با عیار باید و محفظه اظهار را محالست تا و به آید اما در حکایم ما فتم که امرای آن
 را و به دو سه روز هر اسه خود شسته بود اندر کوفه ویرا دو سام داد و دو سه روز
 و گفت یا اعرابی مگر گرسنه یا تشنه شده یا را مرضی رسیده است و دو سه بهماں بشما
 میداد که لوح حسن و مادر و پدر لوح حسن رضی الله عنه غلام را و در مودنایک مدره سم آورد
 و در و داد و گفت یا اعرابی من و در را که اندر خانه مگر اس مود و الا را و در پنج بداشمی چون
 اعرابی اس سمی شد گفت اشهد انک اس رسول الله صلی الله علیه و سلم من گواهی میهم
 که تو سپهری و من ایما تو به علم تو آیده ام و اس صفت محض است متابع با سکر است که در
 و در خلق بر دایساں برابر بود و محقق گفتن معبر نشود و در م پر امام حسین آن شهید
 مع محبت و ما آن مست تهراب ما دأع الصخر و ما طعنی و شمع جمع الی مژده دار حلاله
 مجر و سید ما نه خود ابو عبد الله حسین بن علی که شد وجهه از مختصان اولیاء بود صاحب
 العباس الا الوار که با علت که تنجیه حدیث سوال کرد که سبکی چیست و بود که نهایت مدده است
 که از احتیاج خود در جیره یعنی در دانت احد است بهماں عرض کرد که خود را در میان بر میدار سبع سال
 میر لعل کرده است که در سینه امیر المومنین حسین رضی الله عنه با جمعی از بهماں در سر خوان
 حادثش با کاسه اس گرم مجلس را آمد و از غایت و شبت بالیش با سینه ساطع بلغم در بر
 شاهزاده احماد و شکست و اس بر حصاره ترفیع و در بخت امیر حسین علیه السلام از در
 نادید نه از در سینه لعید و در مگر است نرمان حاد م جاری گشت الکاحط من العظ
 میرا ده فرمود چشم خود و در خود م و بار خاوم گفت دال الف من عین الناس امام حسن

که غفور کرم و باز خادوم گفت واللّٰهُ یحبُّ الحسینین امیرزاده گفت که دمال خود ترا آرد و کرم
 محمود پیر کیل خواجیه پیر کیل بن زیاد قدس سواد کمالان روزگار در مشد زاده خود بود و در
 پاک اعتقاد و خلیفه علی مرتضی کرم الله وجهه است کمالات و خوارق عادات او بسیار است
 در سلسله او اکثر شاه بازان خاصند یکدیگر خواجیه حسن بصری به انکمال تو لایه دومی نمود و شیخ
 رکن الدین علاءالدوله سستانی در چهل مجلس میفرماید که روزی امیرالمومنین علی کرم الله وجهه
 بدو شتر نشست و کیل بن زیاد در ردیف خود ساخت و علی رضی الله عنه در سم چوئی کیل بن
 علوم و اسرار و باطن او موج زد و کیل را پیش خود بنشاندی و اسرار گفتن گرفت و بعضی اوقات
 خواجیه کیل بن زیاد سوال کردی قال کیل بن زیاد یعلی بن ابراهیم السیّد کرم الله وجهه گفت کیل بن
 مر علی مرتضی را اما الحقیقة حقیقت چیست فقال ما لک و الحقیقة فرمود علی مرتضی را با حقیقت
 چه کار است فقال او شتر صاحب ترک گفت کیل مگر من صاحب شتر نیستم فقال با تو
 هستی و لکن شتر شمع علیک ما یطبخ منی و لیکن چون دو گیسو سینه من بخوش می آید بر تو میزد
 فقال و شکر لا یحبیب سابقا پس گفت کیل که مانند تو سایه را محروم نگذار بعد از ان اسرار
 حقایق و توحید به انواع طریق فرمود فقال الحقیقة کشف مسلمات الجلال من غیر اشاره فرمود
 که حقیقت کشف و اظهار کردن جمالت و بزرگی ذو الجلال است از غیر اشارت که اشارت
 دو سه میطالب و غیرت میخواید آن فی نفس الامر باطلست فقال زدنی فیہ بنیانا پس گفت
 کیل بن زیاد بکن براس من در ان اظهار حقیقت بیان را فقال نحو الموهوم و نحو المعلوم پس فرمود
 علی کرم الله وجهه که نحو و نا چیز کردن امر موهوم و خلاف واقع را که خود عالم اضافی سوای حق پرست
 و بیدار بودن و دانستن امر معلوم و محقق را که وجود حق باشد فقال زدنی فیہ بنیانا پس گفت
 کیل بن زیاد بکن براس من در ان جواب حقیقت بیان را فقال شکر الصبر عن حقیقة السیر
 علی فرمود گفت کردن و پرده دریدن از سر و امر پنهان نزد یک غلبه سیر فقال زدنی بنیانا پس
 کیل بن زیاد بکن فقال جذب اللاحقة بصیقة التوحید پس فرمود علی مرتضی جذب کردن و گرفتن

احدیت نصحت و حدیث قال و یا ایها السکندر کتب لک بر ما ده کس را سب من قتال و در لشکر
 من صبح الادل فیلورج علی کمال التوفیق ما نه لس و در علی مرعی لو ما ست که مید رسد است
 ادل میں طاهره در اکل مشور با الوحدان اراک نور فعال بر ذی را ما سب کس را ده کس
 مرا سب من سال اطلب السیرا ح حدیث الصبح و این در مود علی مرتضی سز و کس و کس در طبع
 پس کس طلوع کرد و طاهر کشت صبح و احصاح مرد مسائی حرام و حقیقت در طاهر موجود
 در میان شجره نوح من سب اس اس بر عماره اة الا بر آد دوم و عمارت درنی بر و کانی
 و هم مصعب مره الا مره است آد سماحه مسح عید الرراق کاشی قدس سره شرح آن تفسیر
 است و هم در مجلس سے آد که در رے امر المؤمنین و مود که ماکمل و در سب چود اشارت
 که در انما علیما سب ما ده ادا اهل آل سبیم که و گویم دیاں که دامانی در بریک سے سیم
 سبیم که اس علوم را دام و ما و ما خواہ نو اید کر و در اکر در دس و کس حاه سے یام دامانی
 در بریک ما ده که اس علوم هم لو اند کرد و این بر و در کس کس جمع یا هم اما اسد ما ده که صحت
 حالی که در دس ما ده که لمانے اسان ما س علوم مود دارد و ایشان نمایاں یک
 ما شد از دسے عدد از زیادت ارجمه استند امد و سب سب لمانا راں بر و دوا شوا و الی
 رانم و حوا کمل ریاد و جمیع عروا ت و هم و ست خدمت علی کرم الله وجهه ما ده و دوا
 مشہادت آن حضرت کرم الله وجهه گوشه عزلت اختیار کرد و ترقیہ کیا که ار امیر المؤمنین ما ده و دوا
 و در ان متحول گشت و مریدان صادق الاصل را از ساد سے مود و در ماں سلطنت
 حد الکک من مردان تاریخ اسی و ثامن دست حلاج من بر سب سب سب سب سب سب سب سب
 چهارم پیر حسن بصری آن پرده و لاس موت آن کان حقیقت و موت آن عود
 و علم آن کچ عمل و حاتم آن محقق علیہ الصاحب خدا سے صدری امام النفس الواسع حوا
 نصر سے رحمة الله علیه در کتب المجمع است امام عرو و مود و علی الحسن من الی حسن
 بری الله عنه و کرم سے کیش الوحد گوید و کرم سے الوسعید ویر اقدر سے و کرم سے

نزدیک اهل بیروت و طیفه اشارت بوده است اندر علم عالم است شیخ عبدالحق در رساله مذکور
 می نویسد که جامع الاصول آورده که ابو سعید من بن ابی الحسن بسیار بصیرت از بزرگان است
 اول زید بن ثابت و دو سال از خلافت عمر رضی الله عنه باقی مانده بود که حسن بعد از آن رسید
 و بعد از قتل عثمان به بصره قدام آورد و عثمان رضی الله عنه را دیده بود و بعضی گفته اند علی را
 بدین ملاقات کرده اما در بصره دیدن او علی را نرسیده چون علی به بصره قدام آورد حسن در آن
 قری بود متوجه بصره و گویند طلحه و عقیله را دید اما سماع و حدیث را از ایشان بصحت نرسید
 و همانند دیگر از صحابه و خلافت کثیر از تابعین و غیر هم از دست روایت کرده در مرآت است که در این
 عمر بر دو سه رضی الله عنه گفت نام این حسن کنی که نیکو رو است و هم و سه گوید که در کتب
 سلوک منقول است که و سه خلیفه علی مرتضی بود و با امام حسن بن علی علیهما السلام و خواجگان
 نیز صحبت داشت و در انضام کل بسیار مناقب به شمار است انشی حوالا ناخرالین در رساله
 فخر الحسن تحقیق تمام بیعت و فرقه از علی که ایم الله و بعد از آن ثابت کرده اند و کشف الجوب است
 اندر حکایت یافتیم که اعرابی نزدیک و سه آمد و بر او خبر رسید گفت خبر بد و گونه است یکی از
 متعبدات و اندر بیایات است و دیگر خبر از چیز با سه که خدا تعالی اذن بیا بختن امر فرموده
 است و از متابعت این منی فرمود اعرابی گفت اثنت و اکر ما را کثرت از بختن یعنی تو را همی
 که برگزیده را بختن تو ندیده ام و صابر تر حسین گفت یا اعرابی از این با بختن چیست است و معبر من جز
 اعرابی گفت تفسیر این سخن مرا بگو که اعتقاد هم مشوش گفت هم من بر بیایا اندر طاعت باطل است
 و ترس من از آتش و فرخ و این من جزع بود و در من در دنیا غیبت است با خفت و این من جزع
 بود و من جزع آنکه نصیب خود را از دنیا بکنم و تا صبرش مرخص را بود و مرا من من خود را از دنیا و من جزع
 مرخص را بود و مرا رسیدن خود را به پیش و این علامت صحت اخلاص است و هم او به سه
 سه از آنکه گفت رضی الله عنه این صحیح الا شریک و نورش و انظر بالاختیار هر که با بدای این ملاقات
 صحبت کند برین مکان این ملاقات بگمان شود و این قول سخت متفق است و اندر نور اهل این زمانه که

منکلام مرعہاں حضرت حق مادہ ذکرہ الاریا است کہ جس لہری دامن خوب و حریفی او باور
 گرفتہ و مادر سے ارموا الی ام سلمہ بودی انشد عہا جوں مادر میں لگا می رسول شدن جس
 آمدی ام سلمہ سببہ ساک خود و رہی او ہما دے رسلہ چیدیدہ آمدی حدیں ہر بار کربان
 و کرامات کہ حق تعالی درو سے پیدا آورداراں شیر بود ام سلمہ صی اللہ عنہا موسد و عاگردی
 این را معندی خلق کردان تمامان شد کہ صدوسی تن را از اصحابہ در یافت کہ ہما داراں مدنی
 و آراءت او کس تن علی بود و در علوم مجموع مدو کرد و ہم ارو سے نفعت کہ جوں علی کرم اللہ
 و جہ در عصرہ آمد ہمارا ستر بر ماں است و سہ روز ماندہ و مود تا حلقہ سر را بیکستند و نکران را
 مع کرد و مجلس جس معنی ستدہ در آمد و سوال کرد کہ ہوا عالمی ما متعلق گفت میں ہیج تمام ہر جہ
 انبیر علیہ السلام میں رسیدہ است آرا خلق ہر سام مرتضی صی اللہ عنہ او را مع کرد و نمود
 کہ این حوال شالیستہ سخن است پس بہت تواتر جس دانست کہ اعلی است از سر و داند
 عقش رواں گشت تا ند رسید گفت یا ایزد زہر جدا مر اظہار ک کردن ما نور جائے کارا
 باب الثنت گوید او اظہار صوری و معنوی ما موح و رح و یکبار در عصرہ شکستہ
 دولس ہر اطلاق بعد ہستقا و سری ہما مد جس بار میر و سادہ تا دعا کند جس گفت
 اگر سبب امید ما دن آید مرارہ صوری و کیمید آں خوف روی عالمی و کے کہ حال تکلیف
 کہ جوں شستہ بودی گھی کہ کلمہ میں خلا و شستہ است ہر گر کسی او را حیدان دیدی و روی عظیم
 و استہمت کہ روز سے مروی ما وید کہ می گریست گفت چہ امیکر نمی گفت مجلس محمد کعب و علی بن
 و نقل کرد کہ مرد با ستارہ موٹان کہ موسمی گاہاں چیدیں سال در ورخ ماند گیت کا شکی
 حسن اذ انکاشی کہ بعدا ہر سالش بیرون آرد با آتش و ہم آوے نفعت کہ روز سے
 این خبر متواتر دید کہ اگر میں کفر متحرک میں انار نقال کہ پنا و اتر کسی کہ از دور جہ بیرون آید اس
 بعدا بہت اذ سال ہما دانت گفت کا شکے حسن آن مرد بودی ہم نفعت کہ حسن سنی و ہما
 سہا لید گفتہ ایں نالہ لوازمیت با جمیں روز گاہ کہ تو داری گفت ازاں بیگر کہ زیادہ سے علم

و قصد من کاری رفته باشد یا قدری بخطایم ننهادم با شتم که آن سیر درگاه حق پسندیده نه بود پس
حسن را گفته باشند بدو که ترا بر درگاه ما قدری نماند هیچ طاعتی ترا قبول نخواهیم کرد و هم از او
نقاست که بر پیام من معنی چند آن گرفتند بود که اشک از ناودان روان شد یکی میگذاشت بر روی
سپید گفت آیا این آب پاکست یا نه حسن گفت بشتوی که آب چشم عاصی است یکبار تبار خوار رفت
چون مرده را دفن کردند و خاک راست کردند حسن بسم آن خاک نشست و چند آن بگریست که خاک
گل شد پس گفت ای مردمان اولی آخری هست آخر دنیا گو است اولی و آخری است لکن قبر من از میان اینها
چیزی نماند بجا می که آخرش نیست و چنانچه ترسید از عالمی که او شایسته نیست چون اول و آخر دنیا
انست ای اهل غفلت کار اول و آخر بسیار تاجراعتی که حاضر بودند چند آن بگریستند که همه یک
شدند و هم از وقت است که یکدیگر بر گورستانی بگذشت یا جمعی گفت درین گورستان مردانی اند
که سمرت ایشان بهشت نیست فروغی آمده است ولیکن چندان حسرت با خاک ایشان آمیخته است
که اگر دره از آن حسرت بر اهل آسمان و زمین عرضه کنند همه از هم فرو روید و وقتی عمر بن العزیز نامه نوشت
به دو که مرا نصیحتی کن چنانکه یاد دارم و آنرا امام خود سازم حسن بشت که چون خدای باشت بیم دارد که
واری دادگر خدای با تو نیست امید از که واری وقتی ثابت بنانی رحمة الله علیه نامه نوشت که عیون
که هیچ خواهی رفت میخواهم که در صحبت تو باشم جوانی رفت که گذار تا در سترخ استقانی زبده گانی کنیم که انبیا
بودن عیب یکدیگر بجاصل آید و یکدیگر را بدستزدان گیریم وقتی سعید جبر و نصیحت میگفت سه کار گریستن
یکی قدیم بر سباط سلطین نه اگر همه محض شوق بود و دوم پانچ زدن پوشیده بخلوت شمشین اگر همه با هم
بود و تو او را کتاب خدای انوری سوم هرگز گوش خود عاریت نده فرامی یاد اگر چه در حیر مردمان مرد
واری که از آفت خالی نبود و آخر الامر خورشید زبده مالک تبار گفت از حسن پرسیدم که عقوقت
عالم بود گفت مردن دل گفتم مردن دل چیست گفت حرف نیا عبادت گفت یا عبادی بر حاکم
تا بناز چاعت روم بدر می حسن بدم و رسته بود حسن عاسیکد و قومی من میگفتند گفت یا حسن نیا از
زمانی صبر کردم تا صبر بر آید دست بر دارم باز شد در رفتم حسن را استهوا دیدم متحیر ماندم چون نماز بگذارد و دم

قسمہ اگر کلام گشت ماکس گوئے ہر سب آدمی پر ماں سے آیا پس بابائیاں عالم سکونم و دما سکون
والہاں انہیں سکون مدوہم اگر کھلت کہ اور در ہر سب عالم حال رہے سو کہ ان ارجحیت و ادب
ماستو اللہ مرگست حوں مفرہ رسید سو کہ حور کہ دیگر در میا سکون و عاقب کارش معلوم
س خود را در اذلال و محامد و عبادت ادراخت کہ ال عہد کہے راما لالان راحا صاب و جوا
محکم نبود و در برت از ہر مردم الصلاح کر دیکہ گشت حسن چرا ہتر و ہتر راست مرگ گشت
اذا کہ امر و حاکم حلالی را عالم او حاجت است و اورا بچہ حق حاجت نیست ہمہ نامزدین نام و صاحب
میداد و دیا ارجہ سابع و دوسے در ہتہ کنار و عطف کفشی و حوں و محاسن رالہ رادہ می
رک کردی بھتہ گشت کہ چندین مرگ گشت و جوانہ گان نامزد اگر پیرینی ماتہ نہ نشود گشت
کتہ کہ ار راستہ جو علیہ ایماں ساحہ ماسم سیدہ موران بنواں بھتہ و حوں در حق کریم خدایا
رہے الہ کریمی و کفشی ہر اس حرکۃ فلک ماستہہ ایس گری اگر می دل ست کسی سوال کرد
کہ دس مری کہ در و عطف تو حاضر ہستو سادہ میوی گشت ماکر سب مراد تو ہم انکار درویش اپن
سارہ ستاد تو ہم سوال کرد کہ مسلمانان حیت و مسلمانان کیست گشت مسلمانان
و کتاہہ ہست و مسلمانان و زیر پاک ال کہ و مدکہ اصل بر حیت گشت و جہ گشتہ
ہیں حیت کہ و جہ راما گشت طبع آدے سوال کرد کہ طبعی یا معاہدہ و گران حوں کہ
کہ با طبع خود کہ مدہ علاج و گران و گشت ہما سمن میں ہیو مدظم میں شمار شود و از
و سب میں میں شمار ہیاں مادی سوال کرد و ماسے ماستہ است سخن تو در و اثر میکندہ حکم
گشت کاشکی مہیہ بودی کہ تغتہ را بدار تو ان کرد اما و ماسے مردہ است کہ ہر چند میں مدام نذر
میتو دگتا لا و حوائق عادات حوائج حسن از ان فیل نیست کہ در حق گشتہ و حوں
چند بادایاہ انقیاد و رحمت اللہ علیہ و سلسلہ بابیت و ارشاد و اوقایا سب مانی اسب
حون و فائش مرد یک رسید یکمدید و ہر گر کسی اورا حناں بدیہ بود و میگفت کلام
کہاد را سب و جان مداد و بر گے اورا کھاٹ یک گشت و حال حیات ہر گر بخندیدی وقت

نزع آن چو حال بود گفت آواز سشنی هم یا ملک الله است بکیر که بنورش یک گناه ماند
 ملاز ان شادی خنده آمد گفت که گام گناه و جان بداد هم پیر سگه در آن شب که وفات کرد و بنور
 که در آن آسمان کشاده اند و میگفتند که حسن بصری بخدا رسید و خدا اوست از دست نشو و نشود
 صاحب مرقه الاسرار و منتخب الآثار میگوید که در زمان هشام بن عبد الملك بن مروان بن ابی
 غره حبیب الله مشهور و نام او سعید حسن بصری در بصره وفات یافت مدت حیاتش هشتاد و
 بود و در وقت شریف دس که از بصره سکه کرده واقع شده و خلیفه بنی عباس داشت عبد الوهاب بن
 و خواججه حبیب شیخ عنه ابن علقم و شیخ حمزه و اسع سراسر اینها را بعد از آن در خلافت اوی بسیار
 و لیکن تحقیق آنست که زن به چند کمال برسد قابل ارشاد نشود و اقبال است چهار کس
 سر حلقه ارباب تصوف اند هر یک ازین از چهار امام انشا بر بنیت حاصل نموده اند یکی حسن بن
 با علی مرتضی دوم ابراهیم او پنجم با امام محمد باقر سیدم بانی دین با امام جعفر صادق چهارم شریفی
 با امام علی رضا رضی الله عنهم ذکر را بعد بصری در تذکره الاولیاء است که وقتی را به حج میرفت
 و در میان بادیکه را دید که با استقبال او آمده بود را بعد گفت مراد رب البیت باید بیت را چنگم را
 استقبال من تقریب الی شبرا تقریب الی کثیر ذرا عایید یک کعبه را چه بنجم مرا استغفر الله که بنیت
 بکمال کعبه شادی تا میوم و هم از او نقلست که حسن را بعد از آن گفت شوی که گفت و بعد از آن
 بر وجود و ارد بود اینها وجود کجا است که من از آن خود نیم از آن اومدم و در سایه حکم او خطب از او بابت
 کرد گفت ای ابوالعین در چه پیاپی گفت بدانکه همه یافتیم که دم در می حسن گفت او را چون دانی
 گفت چمن چمن دانی چون دانی هم در نیمه چهار درم یک کسی داد که کلیم بزرگان مرگ گفت کلیم سیاه یا سفید
 گفت درم بازدم باز گرفت و در دجله انداخت و گفت این کلیم با خیره تفرقه پرید از نقلست
 که جمعی با عثمان پیش او رفتند که همه فضائل و کرامت بر سر مردان نقل کرده اند هرگز بنهری بهیچ
 نیامده تو این لاف از کجا میرنی را بعد گفت اینهمه که گفتی هست اما منی و وجود پرستی افاد بگو و حق
 از کربان هیچ زن بر نیامده است و هیچ زن هرگز نمیشد بنموده است و نمیشد در مردان پدید آید

که بخوندند لاجا بنخواجہ عبدالواحد بن زید درخواست کردند که ما را حلوائی مطلوب است بخواجہ حسین بن
 رابی اختیار دیدر و سبب سوی آسمان کرده مطلوب آنها را بکفرت غرت درخواست نموده فی الحال
 و نیازهای زر باریدن گرفت فرمود همان مقدار ازین بستانید که حلوائی بقدر کفایت موجود شود
 همچنان کردند و خواجہ از آن حلوائی بخورد و آنام عبداللہ یا فی رحمۃ اللہ علیہ اکثر حکایات غریب از وی
 در روضۃ الرایحین نقل میکند از آن جمله بعضی نوشته می آید نقل است که عبدالواحد زید گفت
 زانوهای مرا بیماری مثل رسیدہ بود و من بغایت آزار میکشیدیم شبی استادم بجهت ناز
 پس طاقت نماند بنشستم و سرور محراب خسیدم ناگاہ دیدم دخترے و رعایت حسن صورت
 در میان جمعی دختران نیک پیکر بجانب من نگاہ کردہ بآن دختران خطاب کرد کہ بزارید ایول
 چنانکہ بیدار نشود پس من سے دیدم کہ مرا برداشتند فرمود کہ بساط نرم بگسترانید و بالین بنشیند
 بهفت نہائی گسترانیدند کہ در دنیا آن قسم ندیدہ بودم و نگاہاے سبز بر آن بستر نهادند
 و مرا بالا آن خوابانیدند و انواع عطریات و گلهاے بر من ریختند پس آن دختر قریب
 من آمد و دست خود بر جای دروینہا و دامن شفاے کلی حاصل شد گویا گاہی آزار داشتہ
 بود و ہم سے در روضۃ الرایحین نقل میکند کہ روزے مردم از اہل قریش نزد عبدالواحد
 آمدند از تنگی احوال خود شکایت کردند و سے سبب سوی آسمان برداشتہ گفت الہی سوا
 میکنم بنام تو کہ بلند است و بزرگ میکنی بآن نام کہ خواجہ ای و او را لیا خود را در دل سے آنگاہی آن نام
 بر گزیدہ را انیکہ روزی دہ نایان آزار نزد خود ہمین وقت پس آواز سے سخت از آسمان بخار
 وید و پراگندہ افتاد وینارها و درجہ برداشتند آن محتاجان دینار و درم را و کمالات و خوار
 عادات و سے بیشتر از آنست کہ در قلم آید و فات و سے در سنہ ست و سبعین و مائہ و
 در نیت المعرفت است کہ وفاتش ببت ہفتم صفر در سنہ ثمان و سبعین و مائہ و در ہفتم
 رحمۃ اللہ علیہ و ذکر خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے مرید و خلیفہ خواجہ حسن کہ
 ذکر کمالات و ریاضات شامل داشت در رسالہ شیخ عبدالحق است شیخ کہیر قدسہ اربابا

حکایت
 خواجہ
 حبیب
 عجمی
 رحمۃ اللہ علیہ

طریقت و تحقیق کیم الحس و الدین الی الخ اس احمد بن عمر بن عبداللہ الصوفی رحمۃ اللہ علیہ داریا فرمایا
 کہ معصی اراصالش دادہ گھنٹہ اس کہ حبیب عجمی ماحس بصری صاحب واسطہ وارو
 علم طریقت گروہ و حس بصری صاحب ماصحاح رضی اللہ عنہم دانستہ دار ایساں علم طریقت
 گروہ و این قدر صحت رسیدہ و در کشف المحجوب مذکور الاولیاء اس من مسترار الی گیر
 استیاح طریقت و مشکلم سرچیت حبیب العجمی رحمۃ اللہ علیہ لم یحب و ما محب بود و بود
 او در آستانہ دست حس بصری بود اندر اول بعد از با خودی و در ہر جلسہ سادہ کردی و ہوا
 و پرانہ و صوح از رانی داشت بعد از آن کہ دست حس آمد در آن حس حیرت رشت
 کہ یک بارگی دل حبیب عمارت کرد پس بہر کرد و ارادت آورد و لجنہ ار علم و معاملت
 یا موت و بالکما کہ گویا کردہ بود ہمہ را راہ حق تعالی صرف نمود و در اس عجمی بود و بر رشت
 جبار سے گشتہ بود و جدا تعالی و پرانہ اس بسیار مخصوص گرد آمد مادہ رسید کہ وقت
 ہمار سام حس بر وضو نمود و سے گشت و دی افاست گشتہ بود و شمار ایستادہ حس
 دید کہ حبیب الحمد را اللہ می گشت اقتداء و ذکر و دآں شمس حق تعالی را الخواتر ی گشت
 مارحہ یا ربہ تعالیٰ و ماں متدای حس رضا اس افتادہ بود سے قدر شمس مداسی حس گشت
 مارحہ ایایا آن ہمہ بود گشت تو اگر دوس اس حبیب مار میگردی من ار تو را می بودی مار
 از راستی الحمد عمارت اس سدی دار صحت یب مار مادی پس نفاذ گشت از زبان را
 کردن تا اول اس کردن و آرد سے رسید کہ رضا خدا ایساں را جہ حیرت گشت
 فی قلب کبیر و غفار الشفاق اندر دل کرد راں غفار الشفاق ناشدار ایچہ عفاق خلاف
 وفاق باستد و صابین وفاق نفاست و ان بیان اس طائفہ معروفست کہ حوں
 حس بصری ار کساں حاج مکر بخت و وضو نمود سے پنهان شد گشتہ مار حبیب حس
 کجا است گشت وضو نمود من است وضو نمود حس بصری حس گشت بہت بار دست من
 نہاد و مرا یہ گشتہ ایچہ حاج با شما می کند اسے سماست کہ دروغ میگوید و سے گشت

راست میگویم اگر شما او را نشنیدید مرا چه گناه ناسه نوبت اندر رفتند و نیاقتند و باز گشتند پس حسن
بیرون آمد و گفت یا حبیب منم که بیکرت تو مرا بدین ظالمان نه نمودند راست چه اگر گفتی و حق
او ستادی من نگاه نداشتی و نشان دادی گفت ای او ستاد و نه برکات امن ابو حبیب
راست گفتن من ترانیدند اگر من دروغ گفته بودم و اگر راست میی نقلت که روزی سخن
و جلد رسید حبیب نیز رسید و گفت یا امام چرا ایستادی گفت گشتی و پیوسته میگفت
یا او ستاد من علم از تو آموختم ام حسد مردمان از دل بیرون کن و دنیا را بر دل سزد کن
و بلا را با عنایت غم و کار را از خدا سپه بین پس پامی بر آب نهاد و برقت حسن بهوش شد
چون بهوش باز آمد گفتند ترا چه شد گفت او علم از من آموخته است این ساعت مرا ملاقت
اگر خدا آواز آید که برصراط کشین بگذرید اگر چنین فروماندم چه توانم پس حبیب گفت این
بچه یافتی گفت من دل را سفید میکنم و تو کاغذ را سیاه میکنی حسن گفت علی نفع غیرتی
و علم یفتی علم من دیگر از اسفقت داد و مرا نه و باشد که کسی را کمان افتد که درجه حبیب
بالا، درجه حسن بود و نه چنانست که هیچ خیر در راه خدا بالا، درجه علم نیست که فرمان آه مصطفی
و قُلْ دَعَبْ دُنِی عِلْمًا جَنَانًا دَر کَلَامِ مَشَاجِجِ اسْتِ کَرَامَاتِ درجه چهاردهم است از علم
و اسرار علم در درجه پنجم بحسب آنکه کرامات از عبادات بسیار خیر و داسرار از فکر بسیار
و مثال این حال سلیمان است که آن کار که او داشت در علم کس نداشت در فرمان او و جوش
و طیلور و زبان مرغان مفهومی و کتاب که از عالم اسرار است موسی را و سلیمان بان عظمت شایع
موسی بود و در بده المقامات است در بیان خوارق حسن بصری چون بعالم اسباب فرد داده بود
با و متوسطه اسباب معامله میفرمودند حبیب چون اسباب را درست از نظر انداخته بود و بی
اسباب با و زندگانی میکردند اما فضل حسن راست که صاحب علم است چنان یقین را بعلم
هم ساخته اسباب را چنانکه هست دانسته چه نفس الامر قدرت را در پس پرده حکمت مستور
ساخته اند و حبیب صاحب سکر است یقینی بقاعل حقیقی دارد و بی آنکه اسباب را ندانست بود

اس در سالن نفس الامر سر بر پا که توسط اسباب بحث واقع کاس است نقلت که از محمد بن
 و سافعی شسته بود و در عیب پیدا شد گفت از دو سوال یکیم سافعی گفت ما اندک دارم نوم که ایضا
 تو سے محبت است در حول صحبت پیدا شد گفت که کوئی در حق کسی که از اس حق مارکی
 از دست فوت شده است و مندا اندک کدام است مایه دیگر گفت اس دل کسی بود که از
 مائل بود از اداس ناپید کرد و هر چه مار را نقصا ماید و موافق جواب او میجوید شافعی گفت
 را به گنیم که از این نوم سوال ماید که به معنی مصال در سه یکصد و ست و یک ذکر فضیل
 بن عیاض آن مقدمه تا مال آن محکم تا مال خواص فضیل بن عیاض قدمه مرید و حلیه
 خواص بعد از واحد ربه بود در لغات اس که او طبقه اول اس و کیت او الو علی است و الو العیاض
 ماعل از کوه است و گفته اند اصل از اسال نوده اس از ناحیه مرید و گفته اند که سیر قدراده
 در مادر در برگ سده کوئی الاصل اس و سر گفته اند که محاری الاصل اس و الله عالم و فاس او
 در محرم سده سبع و مایں و ماه نوده فضیل عیاض گوید حدس سره که من حق سجاد نامزدی
 پرستم که یکیم که پرستم و هم از اس شیخ السلام گفت فصل عیاض از سری بود علی نام
 از پدر زیاده بود در بر و عبادت و من روی در سحر حرام مرد یک رمرم خواص از حوائج
 و کوم القیامه فی فی المحرمین الا و سب سید زعفران و دحان و اسخ الاسلام
 گفت از دو سب لقاں و ادعای حال در دیگره الاولیا است فضیل بن عیاض از کاشان
 نود و عبادت و معرفت سے ہما نود اول حال او حیاں بود که در میان پیاپاں مرود
 ماورد و حیمہ رده نوده ملاسی نوستیده و کلاه لبین بر سر نهاده و شمشیر در گردن انگنده و بار
 سیاه پیرد و راه رں ہر مال کہش را آورد و می او قیمت کردی کہ ہر ایشاں بود و انکہ
 جو اسی نقیب خود برداشتی در ستر نام آن کالاسے داسم استخص مسلوب مرقوم سافعی
 و ہر گرامار عیاض دست داشتی و ہر خدنگاری کہ جماعت کردی او را و در کردی و در
 کار و لای عظم سے آد آدہ در دایں سیدہ بود و میردے دیگر کار و الی القدرے داشت

حلقہ حاکم
 عیاضیان
 ویتو
 ویتو
 ویتو

گفت درین بیابان جاسته بمانم تا اگر کاروان نیرنگ نقد بماند درین سیابان فروفت خیمه دیدم
 شخصی پلوس پلوشن الشبیخ مسجاده گفت نیکو یافتم زباده سپارم آنجا رفت محال گفت اشارت کرد
 که در خیمه بروی بنهاد و بنزد کاروان آمد و دروان کاروان از ده بودند این مرد چینی که از کاروان مانده بود
 برداشت در وی دیدن خیمه نهاد چون بدان خیمه رسید در دانه که مال قسمت میکرد گفت آه زبده
 خود بزد و دادم فضیل چون او را بدید و از دادم در ترسان ترشان آنجا رفت گفت بچه کار آمده گفت ایامت
 میخوانم گفت آنجا که نماده برادر داشت و در کاروان کردی این فضیل گفت که درین کاروان هیچ
 نقد نیافتم چه این بار و او می گفت این دهن گمان نیکو بدو من نیز بختی گمان نیکو بدو من مان
 او را اگر دانیده ام تا حق تعالی بگویم خود گمان من است اگر دانی با بعد از آن کاروان دیگر نبودند و مالها برین بود
 خوردن نشسته مردان کاروان این اشارت گفت که در شکر نیست شما را گفتند هست گفت که است گفتند
 بکار آید باز بنگار گفت وقت نماز نیست گفتند طوع میکند گفت چه میبخور و گفتند زوره میدارد
 ماه رمضان نیست گفتند طوع میدارد آنم در عجیب پیش فضیل شد و گفت روز و در وی نماز نیم کار
 دارد فضیل گفت قرآن میداند گفت ایام گفت این است بخوان و آخر و آن آخر و آن آخر و آن آخر
 خا ط و اعلا صا لحا و آخر مسیما و درین بر زنی عاشق بود و بچه در آه فی بدست و در دست
 و گاه گاه پیش کو فنی و در دعو او اگرستی کرد و کاروان رز بودی محبت آن زن آنکاروان را برین و در
 و بهی مسلح او بود یکی را که مایه کمر بود و گفتی و بر سر بمقدار بیه چیز بگذشتی و بهیسل او بصلح بود که
 اشبح عا و الدین سرور و در و با جماعه یاران قریب کار و آسید یکی در میان کاروان این آنه میخواند
 اَلْهٰی اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَلْاَنْفُسَ فَاَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِیَّاهُ وَقَدْ نَبِیْاهُ مَوْثِقًا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوا
 بیدار گرد و گفتی تیری بود که بر جان فضیل آمد و بر رفتی پیدا شد و از آن فعل تم به کرد و فریاد بر آورد و گفت
 اَنْ وَاَنْ قَتَابَ قَتَابَ گفت آمد و تیر از حد گذشت سر سیم و بقیار و بجزئی بنهاد و جمعی کاروان
 فریاد و داد و گفتند فضیل بر راه است نتوان رفت فضیل گفت بشارت شما را که او توبه کرد و ایمان
 شما میگردد و میگردد است محمد خصلان نشسته و کرد و انداختی در کتابی دیدم بوی را از توید فضیل را گفتم

ما فهم کردیم که بسیار اول فوت سید رسیده بود و هر کاری که حق دوست دارد من هر
 مایل حوس باسم احمد چهل کشف از فصل سیدم که ریاست حس حواری سید کشف را می
 کنی گفت استیع مایش و مقودع ماس اسحقانی گفت او در سیدم که در پرتو بار خفا کشف
 رسا در راسه انکار اسی هیچ مرل طلب کند مالانی مرل توبیتش و حواری فصل کوفه
 آمد ما امام الوعد صحت و انک و سارا اول امارت امارت انکار انکار در مرل امار
 کرد و در سید آید من عرف الله حق معرفه عقده کفلی طایفه هر که ملای را حق معرفت می ستانم
 انکل طایف خود هر سیدس که هر که او سنی زاده بود و حوس طایفه زیاده کرد و در نادانی
 دوسنی را حقیقت معرفت بود و حوس و فالس نزد یک سید و دو حتر است عیال خود را
 گفت که چون مراد من کید اسارا که که حوقیس رید و گویند که الی فصل مراد صیت کرد
 که اسارا مو سپردم من و سید لعدار و فالس همس کرد و در حال ایستش باد و سپرد گشت
 و انک را بد و حوالش رسید هر دو و حتر را نا هر دو لیس حتر و خلج که و بیس رود و فاق
 او در ماه محرم سید سبع و تائیس دانه در که جنین و انک که مفری سورة العا ایه حواری
 حواری در حال انور مرد و حان بد و در تائید علیه خا که کسی گفته سه مانج او مصر می گفت
 با لک با محبت می و عیب الهی دوی هیچ خلعه داشت سلطان ابراهیم ادهم و سبع
 حواری بر سید اری و حواری سربانی و شیخ الی را عا عطار و حواری عبد الله سربانی حواری حواری

و ذکر ابی سید سلیمان حواری و او دین نصیر الطائی قدس الله
 ارطست اول است که از مشایخ و سادات اهل تصوف بود و در زمان خود بنی عظیم
 در کشف المحجوب لغات است که اگر ابو حنیفه و از اقران فیصل و ابراهیم او هم و میرزا
 بود و در طریقت مرید صیب راعی بود و در حلقه علوم حنبلی و افراست و در حد اعلی و در حد
 فقیه الفقها بود و عزت اختیار کرده و او ریاست امراض بود و طریق زهد و تقوی می شکوف
 و بر اقصایل بسیار است و می گفته میرزا که این ابرو ث الشلامه سلیم علی الدنیا و ان کنه

در حواری
 قادریه
 ۱۴

که گفته کبر علی الاخره اسمی اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن و اگر ارادت خواهی بر آن مرتبه
 تکبیر کنی و از آن مرتبه کنی قدس سرور روایت کنند که گفت بچاکس را ندیدم که دنیا را در چشم
 و سینه قدر خطم کند و او را و طاعتی که همه دنیا را و اهل آفرینش و یک و سکه هیچ مقدار نبود
 و در فقر این چشم کمال نگرستی اگر چه بر آفت بود ندیده و هم در کشف و تذکره الاولیاء است
 و درین حکایات مشهور است که و سیه پیوسته اختلاط با امام محمد بن حسین داشتی امام
 ابولیسفت قاضی را نزد خود نگذاشتی او را گفتند این هر دو در علم بزرگ اند چرا یکی را غرض
 و سیه را پیش خود نگذاستی گفت از آنچه محمد بن حسین از سر لغت و نیائی بسیار بجا آمده است
 و علم سبب عز وین بود و ذل دنیا و ابولیسفت از سر ویشی و ذل بجا آمده است و علم
 سبب غر و جاه خود کرده پس محمد بن چون و سیه باشد و نقل است جنید گفت حجامی او را
 حجامت کرد و نیار می زد و داد گفتند اسیر کن کردی گفت هر کرامت نبود عبادت نباشد
 لا یرحمک الله الا و نه که نقل است که فضیل عیاض در همه عمر و بار او را دیده بودید ان فقر کردی یکبار
 که زیر سقف شکسته نشسته بودی گفت برخیز سقف خواب افتاد گفت تا من درین صفت ام
 این صفت را ندیده ام یعنی بناتکه فضول در سخن مکرده است همچنین نظر بر غیره الا بعد طرام است
 کانه ای که یونان فضول البیر که میگوید یونان فضول الکلام دوم بار گفت مرا پسندید و گفت
 از خلق بگریز نقل است بخت دنیا را ز او میراث یافته بود و در بخت سال می خورد و مشایخ
 بعضی گفتند طریق اثبات راست نه نگاه داشتن او گفت من این قدر از آن نگاه دارم که سبب
 فراغت من است تا باین بیسازم تا بمیرم و هیچ کار کردن نیاسود و تا حدیکه نان و آب زدی و
 و بیا شامیدی و گفتمی میان آشنایان تا خائیدن بخواه آیت از قرآن میتوانم خواند پس چرا
 روزگار ضایع کنم ابو بکر عیاش گفت بخج و داؤد رفتم و را دیدم که پاره نان خشک در دست داشت
 و میگفت گفتیم یا داؤد چه بوده است ترا گفت میخواستم که این نان پاره بخورم و غنیانم
 که حلال است یا حرام و از اول کار در اندرون او خندید و غالب بود و پیوسته از خلق میپرسید

خواجہ داؤد طائسی در زمانہ ابو سعید المدنی محمد بن عبد اللہ درویشی کہ لقبش حمدی بود تاج
 بست ہشتم ماہ ربیع الاول در سنہ خمس و ستم و مائتہ واقع شد رحمۃ اللہ علیہ صاحب
 کشف المحجوب مینوب دے ابو جلیح حبیب بن سلیم اسے سید سلمان بود و سنگش
 بر کنارہ فرات و طریقش نزالت از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روایت کند نیک المؤمن خیر من
 دہم یکے از شاہخ روایت کند کہ رتے من بدو کند شخم ویرا دراز یا فتم و گرگ بر گوشت
 اورانگاہ میداشت زمانی بودم تا از ناز فارغ شد سلام کردم گفت ای پسر بیکار آیدی
 گفتم زیارت تو گفت خیر کہ اللہ گفتے اسے شیخ کرک را ہمیش موافق مے بنمیت
 از انچه را می پیش با حق موافق است این گفت و کاسہ جو بہین اندر زیر سنگی داشت
 دو چشمہ از ان سنگ با شادابی شیر دیگرے عمل گفتم اسے شیخ این در جیب پاشی
 گفت بمشابت محمد مصطفی و گفت ای پسر قوم موسی علیہ السلام با انگہ مراد از حق
 بودند سنگ خارا ایشانرا آباد و موسی ندید و مجرید بود و چون من مجر را متابع با
 آخر سنگ مرا شیر و انگین ندید و محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیر از موسی بود گفتم اینچہ
 گفت لا تخجل فلنک صدوق العرب و طبیبک و عار الحرم یعنی دل را محل از کمن
 و شکم را موضع حرام ذکر حضرت ابراہیم او ہم رحمۃ اللہ علیہ طبیبہ
 اولی است کنیت او ابو اسحاق است و نسب او ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن
 منصور البلیغی رحمۃ اللہ علیہ در کشف المحجوب است و اول حال او امیر الخ بود و روزی
 از لشکر خود جدا ماند چہار بار آواز شنید کہ بیدار گرد پیش از انکہ بگفت بیدار کنند او را
 ناگاہ آہوی دید و از پے آہوی اسب ناخت آہو بہن در آمد کہ گفت اللہ اخلصک
 او بعد از امرت مگر ترا از برائے این کار آفریدہ اند و رے اذ آہو گردانید جان بہن
 از غاشیہ زین شنید و از گوے گریانش بہن آواز آمد و آن کشف اینجا تمام شد
 در ملکوت بر دے کشادہ گفت و واقعہ فرو دآمد و یقین حاصل شد و جلد و پ

ار آب دیدہ او تر تند تیز السبح کرد و در سے ار راه میک سو ہوا دستانی را دید کلاہ معرق
 و حائر لرعت مدو داد و حاتم کدی و کلاہ کدی او برس و سر خود نوشتید و گو سید
 مدو کسید و حاکم کو سطرارہ او آند در سب سلاطنت کرد و ساراہیم بود و حاکم
 در نوشتید و مدو در کورہ و بیابان سے کتب یگانہ بود و در طریق خود و مرید حصر علیہ السلام
 و بسیار سے ارداسے متابع را دیدہ بود و امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اصطلاح استاد علم و حکم
 یا موحہ و عمر خود بخوار کسب خود بخور و سے و برادر حقایق لغت و کلمات مدح است
 تخلیہ گوید رحمہ اللہ علیہ نتائج العلوم ابراہیم کلید علمائے اس بر لقیق ابراہیم است و ارد
 و ابیت می آرند کہ گفت ابرجد اللہ صا جاد و الناس حایا خدا میانی را یا وجود و او خلق
 کما سی نگدا رہو گوید مدو است کہ حوں اندو لولاسے بحق محفل و صحت احوال بخیر ابراہیم
 ار خلق لغت اگدا رکد ار حوضت خلق را واحدیت پیکار است و صحت حق اصطلاح ناشد و ہم
 گوید اندر کایا ابراہیم و ہم است رحمہ علیہ کہ حوں مادہ بر سیدیم سیر سے مادہ و مرا گفت
 یا ابراہیم میدانی کہ این صہ حالت کہ تولی زاد و در اعلم مروتی گفت من دانستم کہ آن شمس
 چهار دانگہ سیم ماس بود کہ در کوہ زمبلی و در حوضہ بود و مرا از حبیب را و دوم و مدو ہم و در کوہ
 کہ ہر ملی چارہ صد رکعت مار گداوم و چارہ سال در بادہ مادہم خدا میثالی نوقت بی شکست رہی
 سر سبز اندر اں وقت حیرت علیہ السلام ماس طافات کرد و مرا امام سیدک خدا میثالی بہتو
 انگاہ دلم بکارہ ار حیران سد در ذکرہ الاولیا لغت کہ یک روز میں امام اعظم ابو حنیفہ
 اصحاب و کشم حقارت در ابراہیم مگر سیدنا ابو حنیفہ گفت سیدنا ابراہیم اصحاب گفتند
 ان سادات کی یافت گفت ہذا کہ دہم کی مدت خدا و مشغول است و نا کار ہائے دہم
 مشغول ہستیم و مرا اں لغت گفتند در اندام حال رخت حصہ بود ہم شمس گفت محمد
 آواز داد کہ کیست گفت استنا است ستر سے کم کردہ ام سے ظلم گفت ستر سر نام جگہ بود
 گفت اسے عامل تو خدا را رخت ریں چرا یہ طلبی و در سے و مکر را عام داد و ناگاہ

مردی در آمد و بیچسب ناز و نره نمود که گوید تو کیستی می بچیان می آید پیش تخت ابراهیم ز سبک گفت
چو میجویی گفت درین راه یارایم بگویم گفت این باغ نیست این بهر اسب است گفت من از تو برین راه می آید و از تو
گفت ازان پدرم گفت و پیش از دوسه ابراهیم گفت ازان پدرش گفت پیش از دوسه ابراهیم
ازان فلان کس و همچنین چندین شعر و پس گفت این را با من بود که یک سینه آید و دیگری می رود
این گفت و نا پدید شد ابراهیم تنها و عقیب او شد تا نور یافت گفت تو کیستی گفت خضر بودم
در جان ابراهیم افتاد و در روشن منیر نمود و گفت اسب ندین کمیند و قوی باقی با گذشت الغرض و بعد
تا و تا بمرد و در رسید احوال این است تا ایشان ازان پل می گذشت ابراهیم گفت الا حفظه الله
و بعد با استاد و ابراهیم را بر گرفت و بر کشید ابراهیم خیره باز داشت از انجا برخت بنیت پور رسید
و آنجا خانه مشهور است نه شال و زان غار ساکن شد بزرگوار و عیسی خانه بومی که خانه که در آن
غار چه مجاهبات کشید و در بنیشت بالا ایستد تا از آمدی و پشت به نیم گرد و در می و سحرگاه
بنیت پور بدوئی و نور و شعله و آتش و بیدار و صبح و مان خریدی و یک نیمه بزرگ و
دادی و با هفت و یک حالش این بودی نفیست که روزستان پیشی و آن غار را
سخت بود و او بیست و شش بود و خست کرده تا سحر در نماز بود و وقت سحر نیم بود که ملاک شود
در خاطرش آمد که آتشی بایستی پستی بنیت او در آید و بنیت او را گرم کرد و چنانکه در خوا
شد و چون بیدار شد که در آتش دانی دید که او را گرم میداشت خونی دل و آتش گفت خداوند
و در انصورت لطیف و ستاد می اکنون بصورت قمرش می نیم طاقت آن پیدا می و حال
او در بار و در زمین بالید و درخت و نا پدید شد چون مردان او کار او آگاهی یافتند ازان غار برگشت
و در یک نماز و آن وقت شیخ ابو سعید ابو الحیر رحمه الله علیه بر زیات آن غار رفت و گفت
سبحان الله اگر این غار پر شک بود می چند می بوی خوش می آید می که جو انور می و روزی
در اینجا بوده است که چندین روح و راحت کشیده است نفیست که چون ابراهیم و بنیاد
یکه ازا کار رسید و اسم اعظم بدو آموخت و بدان نام خدا را بخواند و حال خضر را بدید گفت

اسے اراہیم آل ہاد میں اللہ اس کو دکا اسم اعظم تو ہوتی است پس میان او و حضرت سار سحر ف
 و نیز اول ارحم خود و در مادہ میر حب و دوسے گفت چوں سات العراق رسیدیم ہستاد و
 را دیدیم ہاں دادہ و خون از ایساں ہاں شدہ کہ ایساں را آمدیم یکہ ہر ہی ماندہ بود رسیدیم
 کہ اسے حوالہ ہواں آجیہ بالیت گفت اسے ہسرا ہم فلک مالہا و الہراب دور دور و
 کہ ہم کو گردی و سر دیک نزدیک ما کہ رنجو گردی کسی ساد کہ ہسرا سلا مس اہل کسائی
 و ہر سارہ دوسی کہ حایاں را چوں کاواں روم یکتہ و ما حایاں غرا یکتہ ہا کہ
 ما دوسے بودیم تنونی قدم ہر کو کل روسے ما و یہ ہا ویم و غم کردیم کہ حق نگیم و ہر حد
 اہریتہ یکم و حرکت و سکون اہرہا و کیم و بعیرا و الفاتہ ما تم حوں اہرہا گذارہ کردیم
 و با خرافہ گاہ رسیدیم حضرت سار رسید سلام کردیم و شاد رسیدیم و گفتیم الحمد للہ کسی ہا حکو آمد
 و طالب ہللو رسید کہ جس کسی باستقال ما آمد و حال ہا ساد ما ادا کرد کہ اسی کا نام
 و مدعیان قول و عمد اس بود کہ ہر روز موس کردید و بعیرا ہستو کہ تبتہ و مدتی ہا اس ہاں شمار کرد
 شمار یزیم رباعی حوں ہر بود ہیبتہ و کتور ما ہا حال ہو و بود ہیبتہ و کتور ما ہا داری سر گذار
 و دوار ہر ما ہا مادوس کہ ہم دلو داری سر ما ہا اہل حواہر و اہل کہ شہیدی ہمہ ہو حواہر
 ما رجواست اہل ہا اسے اراہیم اگر کو سر میراں داری ما سے ورہ والا و شوا اراہیم گفت
 حیراں شدیم و گتہم را چہ را کہ گوندہ گفت ایساں پچتہ آمد و مس ہو و خاتم جان مسکہ ما کہ
 شوم داری الشاں ہر دم اہل گفت و ما داولت کہ ہمارہ سال سفت رہا ماد و طبع
 ہر راہ و تصریح و غار لو دنا مکر رسید ہیراں حرم ہا فقتہ باستقال ہیر و ن آمدہ اراہیم
 حود را دیش فافلہ اداحتا کس اورا نشا سہ حاد ما فی کیش از ہیراں ہیر و ن آمدہ و
 اراہیم ہا دید ہر رسید کہ اراہیم ہر دیک است کہ متاح حرم ہا استقال او آمدہ اند
 اراہیم گفت جہت ہو اہل ہاں زندیق ہا دماں سہا و ہا د و ہر کون او میرد کہ ہر
 ہر دے را ہر دلق ہو اہل رہدلق تنونی اراہیم گفت مس ہاں میگوم کہ زندیق ہم چوں اہل

در گذشتند با نفس گفت همان اس نفس سزا سزا خود دیدی میخواستی نامشایح حرم بقبا
 نو آید الحمر لیکه بکام خودت دیدم تا آنگاه که بشناختند و عذر خواستند پس در مکه ساکن شد
 او را یاران پدید آوردند و ابراهیم از کسب خود خوردی گاه بهیمن کشی کردی و گاه بالیزبانی
 نقلست که چندین حج پیاده کرد و از چاه زمزم آب نکشید زیرا که لوطیاه سلطان بود و نفی
 است دست در ظرفیت نیکو زد بکافرت و اینجا با سفیایان توری و فضیل عیاض و ابوالیوسف
 شمسلی صحبت داشت و بشام رفت آنجا کسب میکرد و طلب حلال ناظر ربانی یعنی شمس
 میکرد ویرا حدیث است و از اهل کرامت و ولایت است و بشام از دنیا رفته در سنه احدی
 او شین و ستین و مائه و ثانی فی سنه ست و ستین و مائه و هذا اکثر شخصی بابر ابراهیم اوم
 همراه شد و همراهی و سیر کشیده بود و چون خواست که جدا شود گفت شاید که درین صحبت
 از من بپوشیده باشی که بجز منی فراوان کردم ابراهیم گفت من تیرا دوست بودم دوستی عیبی
 بر من پوشید من از دوستی تو خود ندیدم که نیک میکنی بابر ابراهیم اوم و علی بکاء و خلیفه مر
 و سلم خواص یاران یکدیگر بودند بایکدیگر بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است
 و مرآت است آن تبارک ملکات و بنا خواجہ ابراهیم اوم خرقه خلافت از دست خواجہ فضیل
 عیاض پوشیده و نیز از امام محمد باقر رضی اللہ عنہ خرقه خلافت یافته و در صحبت خواجہ فضیل
 عیاض تربیت یافت صاحب شرح آداب المریدین میزوب که خواجہ ابراهیم مدتم
 در جلع بصره متکلم شده بود و در سه شبانه روز یکشب انتظار کردم و آن شب که روزه
 از رها در و نره کردم چون شهرت بپای شد از خلق بگریخت نقلست از تذکره لاولیا خواجہ
 عطاء سلمی قدس سره او سجاد و عبد اللہ مبارک گوید که و س اکثر مسافر میبود و در یک سفر
 بخد مت و س بودم زاده ش مانند چهل روز صبر کردم و کل میوز و ویکسی نگفت خواجہ ابراهیم
 گوید که شبی که به خالی یافتم طواف کردم و دست در حلقه زدیم و عصمت خواستیم از گناه
 تا شنویم که همه خلق از من بپسین خواهند اگر من همه را عصمت دهم و راسه غفوری در حشر من

[illegible]

شفيق بن ابراهيم بن ابي جعفر ادلی است و می در اول صاحب را بود و صاحب شاکست و بابا ابراهيم
 صحبت داشتی قتی بابا ابراهيم او هم گفت که شاد و معاش چگونه میکنند گفت ما چون می بایم شکر میکنیم و چون
 نمیبایم بمر میکنیم شفيق گفت سگانه انسان همچنین میکنند ابراهيم گفت پیش ما چون میکنند گفت ما
 چون میبایم ایشان را کنیم چون نمیبایم شکر کنیم ابراهيم او هم بوسه بر سر و داده گفت استاد توئی و در کتاب
 سیالست این حکایت را یکس این آورده و اینجا اینجا نسبت بابا ابراهيم او هم نه آنجا نسبت شفيق کرده و اینجا
 نسبت شفيق کرده آنجا نسبت بابا ابراهيم او هم الله تعالی علم از نفحات احمد بن خضر علیه السلامی از طبقه است کینت
 ابراهيم است از بزرگان مشایخ خراسانست و می گوید که ابراهيم او هم گفت التوجه فی البرجوع الی الله بعفار
 از نظیر این باینرید و ابو جعفر خداست صاحب مرآت از شیخ علاء الدوله سمنانی نقل میکند
 که روزی سفیان از ثوری پیش ابراهيم آمد و دست زیر مصلا کرد و موشی درم آورد و در بخارم
 که سه من نان گرم و غسل بیا سفیان گفت ما دو کس پیش نیایم این امران باشد ابراهيم گفت
 در ماکولات این امران باشد اگر زیاد آید و بگران بخورند و در تذکرة الاولیاء است سفیان ثوری
 را امیر المؤمنین گفتندی و در علوم ظاهر و باطن نظیری نداشت و از مجتهدان نبیگانه بود یعنی ابو جعفر
 و شافعی و مالک و احمد و حنبل و سفیان و روح و ادب و تواضع و تقوی نهایت داشت و از اول
 کار از آنکه بود و دره گفت ابراهيم او هم او را بخواند که بیا سماع حدیث کنیم در حال بیاید ابراهيم گفت
 من ثقی و راستی از مودم والا و در درازما بزر بود و دیر انوار از آن گویند که روزی بغفلت پانز
 چپ اول در مسجد نهاد و از من شیند که ای ثوری ثوری مکن و برو ایست پای در کشت زاری
 نداشتند بهوش از من رفت و دیگر میشد دهم از من نفاس که جوانی راجح فوت شده بود
 آهی بر کشتی سفیان ثوری گفت چهار خج کرده ام بتو دادم این آه بمن ده گفت دادم آن
 بخواب دید که او را گفتند که سو و س کردی از همه عرفات قسمت کنی تا تو فکر شوند دهم از من
 نفاس که هرگز مریخ نه نشستی از آن سوال کردند گفت یکس از مریخ شسته بودم ندانم
 که اسیر ابراهيم بندگان پیش خداوند چنین شنید و تو بگردم و راست نبشتم این ندانم

نیست و هیچ بی خود و مجز و بی تنگد که تو سبب محتاج لبغسل بنده نیست که اگر از او سبب ترا گویند
و غلط است سوال جز او ندانند و تذکره الاولیاء است که آن مفت است و این طریقت قرآن عارفان را
و تنها حقیقت و سید محالین و خلاصه عارفان بود اگر عارف بنودی معروف نبودی
نقاست سری گفت که معروف مرا گفت چون ترا بخدا حاجتی بود سوگندش ده که یارب
بجای معروف کنی که حاجتی من و فاکتی که حالی اجابت افتد نقاست روزی مسافری
در خانقاه و سبب رسید و قیامیداشت و سبب دیگر نماز گذارد و بعد از نماز معروف
با صواب و سبب سبب قبله کرد و نماز گذارد آن مسافر خجیل شد گفت چرا امر را خبر نکردی گفت
در ویشم در ویشش را با تصرف چنان آن مسافر امر را باستانیا کرد و سبب مشرب صلح داشت
نوحیه ابراهیم و سبب از سبب و صلیت خواست گفت تو کل کنی چنانکه از برای تو بهم بود و اینس
کرد و نقاست روزی یزد و رضارضی الله عنه در بارعام داده بود و در اجابت از دو جام کرد و یاد
پهلوسه معروف بشکستند و یار شد سری در آن گفت مرا وصیت کن گفت چون بمیرم پیران
بصدقه و کمال از دنیا بر بندم و مچنانکه از ما در بر پیران بزم لایحرم در تجربه پیران نداشت و از قوت تجربه پیران
که بعد از وفات او را تر با یک مجرب میگوشید که نه حاجت که خاک او آوردند و حق تعالی را روگردان
پس چون وفات کرد مردم همه اریان دعوی درو سبب کردند و جودان و در سببان و سببان
خادم گفت او فرموده است هر که بخانه ما بر داند از زمین من از ایشانم جودان و تر سببان
نقاست بر داشت الا اهل الاسلام برداشتند و نماز برو سبب کردند و آنجا دفن کردند و بقوت
صاحب النجات و مات داود الطائی در سنه خمین و سبب و مات و معروف سبب محرم سبب
ماتین از دنیا رفت و بقول امرأة الناصر در زمان خلافت ابوالعباس عبداللہ بن ہارون
که قبش نامون است واقع شد و در بغداد خون گشت تا سبب مقبول ایند است و سبب
علیه و در حضرت خواجہ خدیفہ العرش رحمة الله علیه از کبار شیخ روزگار و شیخ
اولیاء صاحب اسماء و در نزد و در و در ترک تجربه سبب نظر وقت بوده است و در خفا

و معارف کلمات عالی دانت و حرقرار و سار دست حوالہ اراہیم ادہم یوسید و پرستی اراہیم
 کہ خواہ اراہیم ادہم از حضرت علیہ السلام و امام باقر و ار خواہ مصیل عباس مادہ و ار حواس
 تمانے نوے اتنا کر و و حالتیں جو کر و اید و سے سالما و سر و حضرت عیسیٰ مکت حوالہ اراہیم
 ادہم نوے و جمیع مشایخ وقت را دیدہ نو و ویرا کراوات و حوارق عادات بسیار است
 صاحبہ راۃ الاسرار نقل میکنید کہ امام محمد باقر یا معنی در روضہ الراجلین اکثر حکایات
 احوال و کمالات و سے و کر کردہ است ارا تخلیک یک اس است کہ بعضی سریراں ار حد لہ
 مرعشی پرسید کہ دریں مدب مکت حوالہ اراہیم ادہم نوے کہ امام حشر عیسیٰ اودیا
 ویدی گفت جید و و سے در راہ کہ طعام یا میتم حوں آیدیم مکوفہ و حاسے یا میتم مسجد ہر
 پس دید حوالہ اراہیم کاس مس گفت اسے حد لہ ترا کر سنہ سے نیم گفتیم بر حوالہ معنی مس
 پس رکاعہ نوشت سم اللہ الرحمن الرحیم است المقصود نقل حال محمد کلمات دیگر در اں
 نوشتہ مس و او کہ ار شہر پیروں روادل کسی کہ ترا متش آید این کا عدد الو سے دہ حوں
 بر آدم مرد سے رسترا دہ سواد متش آید کا عدد دست و سے و او م ہر گاہ مصموس
 واقف است گفت صاحب رعدہ کما س گفتیم و در اں مسجد اس پس کہ را بند
 مس یک ہمالی کہ در و سے شت عدد دینار نو و دست صاحب اقتباس الاواراد سیر ^{کتاب}
 میوید و سے صاحب اسرار نو و ظلم ساک تصایف بسیار و ار عدد و سنہ
 و کاسے عدد اربع و شش ہر و اخطا کر و سے و ودا وقت ہم را دہ ار سنہ القمہ تناول
 ہر نمودی و در نمودی ہر کہ ہر و در طعام خورد و ار اعضاء السانی ہر و را بد کہ این اشیاء
 ساعل را ار کر زید اتنی مانع نو و و داسے حد و شت شعل و کر لا الہ الا اللہ است کہ سے
 کہ لہت این عدا یا قنہ است او بعد اسے طعام ہا ساید و دست خود سالاید و اگر عیس و ش
 ورم ہی متش او۔ شبی زبیر کہ در ویش انس و قرب کد ابتعالے داد و در ورم اسقر
 و بعد است کہ عیس پرست مقام در ویشے تر سیدۃ و در کاسے امر ار و می او سید

همه پیران تنی شکم بوده اند و هر یک فقر و فاقه کشیده اند و رویش که میر خور و او صحبت و مؤثر
 که نخست کسی که خود در ملاکت بود دیگر براس که در مقام رساند نقلت که خواجه از اهل دول
 و اختیار اعراض کرد می و اگر از اهل دنیا کسی تارک دنیا شدی پهل روز خواجه رومی او بنیاد
 بعد از چله او را بحضور خود طلبید و در کنار گرفت و فرمود می بیا اے ولی الله نقلت
 که خواجه از زمان جوانی تا پیری و رویش بود هر جا که درویشان را شنیدی ملاقات
 آنان رفتی و مهمت از آنان طلبیدی و هر یک گفتی که حذیفه مقبول درگاه است و در نظر
 خواجه فضیل بن عیاض درآمد و خواجه پایزید بطلامی را دیده بود گویند چند سفیهان
 بسفاست پیش خواجه آمدند و گفتند که ما ترا از مشغل خدا باز داریم نفس زن تا ما را نکستی
 انگاه و رویشی تو پیدانیم خواجه سخن آنها در گوش میگردید که ازان دست خواجه گرفته رنجانند
 چون خواجه را تفرقه باطن شده آه آه سه بار گفت و آتشی از دهن خواجه بر آمدن سفیهان
 بطرفه العین خاک تر شد و نقلت از شیخ عماد الدین سهروردی رحمه الله که خواجه حذیفه
 را بعد از ترک علالت خواجه خضر علیه السلام آمده گفت که سالک را از راهبری چاره نیست
 برو صحبت خواجه ابراهیم ادبهم اختیار کن پس از خلوت بیرون آمده بجماعت خانه خواجه
 حاضر شده میر بر زمین نهاد و س حضرت برخواست و بر کنار گرفت و فرمود ای درویش
 خاطر جمع دار که کار تو زد و کشاید انشا الله تعالی بعد مبر کرده مشغول ساخت خواجه شش
 بخدمت آن مخدوم شش بار افطار کرد و شیخ بسیار راضی شد و گفت که از خدا خواستم تا که
 تو هر روز دعا بشود و در میان درویشان مرتبه بلند کرد و اکنون خرقه خلافت بپوش
 بمقام من بنشین و دست بیعت مخلق را بده و رهنمونی کن فوینا را هرگز قبول نکنی
 و چون با اهل دنیا ملاقات شود توبه و استغفار کنی و گریه و زاری نمانی و شجره پیران خود
 شفیع آرے و درویش چون حکایت کند باید که از قرآن و حدیث و مناقب بگوید و گویا
 گوید و خواجه دایم الیک بودی خلق التماس کردند که بنشین گنجینه رحمت گفت آه امری

هرید آن نفس قوی و شانی عظیم داشت چندین شاه بازان در سال او بر نه استند
 و طریق مریدانش محض تحریک طاهر باطن بود و صف و حضرت ذکر حلی میگفتند و هیچ وقت
 آنکس طمع نیکو ندید هر چه بطلب حق تقاضای میفرستاد و نیز در دنیا تیار میکرد و نیکوکار
 با اهل دنیا آمیزش و اختلاط نموده و در همین غرق او را بسنجید که جمیع خواجگان
 پشت بوی حق پیوندد و سه قدس سره بنای چهاردهم شوال در و اسبیه بست و چهارم ماه
 سنه اثنی و خمسين و مائین بسراے باو دانی انتقال از نو و تاریخ و ذاتش صاحب سیر الاقطار
 قطب الزمان بود گفته است رحمه الله علیه ذکر حضرت شفیق بلخی رحمه الله علیه آن کن
 محرم آن قبله محتشم آن قلاوڑ زاهد طریق ابوعلی شفیق رحمه الله علیه یگانہ وقت بود و چهارم
 و توکل رفت و در انواع علوم کامل بود و تصانیف بسیار داشت صاحب قباوس سیر الا
 میگوید که خواجہ ابراهیم ادهم قدس سره و تالیف داشت سبک نوا و چندین مثنوی و دو مثنوی خواجہ
 شفیق بلخی رحمه الله علیهما و صاحب تذکرۃ الاولیاء میگوید در فنون علوم تصانیف بسیار داشت
 و استاد حاتم اصم بود و طریقت از ابراهیم ادهم گرفت و یا بسیار شاخ صحبت داشت و گفت
 یکبار و هفتصد استاد را شاگردی کردم و چند اشتر پر از کتاب حاصل کردم و دانستم که ضایع
 خدا تعالی در چهار چیز است سبک آموختن در روز سه و دوم اخلاص در کار سوم عداوت
 شیطان چهارم ساختن مرگ و توبه او آن بود که به ترکستان شد تجارت و بنظر او بخت
 بت پرستی را دید که بت سے پرستند و زاری میکرد و شفیق گفت آفریدگار روزنده و قادر
 او را پرست و بت پرست که از هیچ نیاید گفت اگر چنین است که تو بیگونی قادر نیست که ترا
 در شهر تو روزی دید که ترا اینجا نیاید آمد شفیق ازین بیدار شد و روئے بپنج نهاد و گوی بار خدای
 با شفیق گفت در چه کاره گفت در باز رگانی گفت اگر اند پس روزی میروی که ترا نقد
 نکرده اند این را عمر ضایع کردن گویند و اگر اند پس روزی میروی که ترا نقد نکرده اند
 مرو که خود بت پرست شفیق چون این بشنید نیک بیدار شد و دیار دلش سرگشت پیش

مار آمد چنانست و دوستان بر دوسه جمع شدند که او لعایت تو امر دلو د اکثر اوقات مار مارا
 بود علی بن عیسیٰ بن امان امیر طبرستان بود او را گفتم سده هجری استقیق را بگو گفت که سده هجری
 و میر کجایند و او التماس استقیق کرد و استقیق پیش امیرت دو گفت تا سده هجری دیگر گفتم تا تو باز گفتم
 او را اعلان ما و اعلان او و اعلان من در سده هجری استقیق ال سگ را یا مته بود و میرت کرد که این سگ را
 پیش استقیق باید برد که مردی است مرا میرت و پیش استقیق آورد استقیق پیش امیر
 و نکل را در دنیا اعراض کرد و گفت که در طبع قطعی علیم بود علامت را در بار دید سادان گفت
 اے علامت حیرت من است و استی که منی که خلق را گرسنگی چگونه اعلان گفت مرا چایاک
 و الامیر را دینی است حاصله و چندین غله دارد مرا گرسنگی نگذاشت و استقیق از دست رفت گفت
 الهی علامت من است و است که مالک اللوکی ما را آمده و روی جویم در حال شغل
 و ما رجوع نمود و توبه کرد و در دوسه مدرگاه حق نهاد و در توکل بحد کمال رسید و گفتی من ساگرد
 علامی ام در لغات است که شعیق گفت که ما الیوست قاضی در مجلس الوحده و می انتم
 حاضر میت مدنی در میان ما معاشرت افتاد و تول سداد آدم الویوسف ما دیدم در مجلس و صا
 که در زمان کرد گرد و دوسه جمع گشته من نگاه کرده گفتم ایها اینج حدوده است که تو را بر
 کرده گفتم ایچ تو طلب کردی یا سی و ایچ من طلب کردم یا منم لا یم ماتم رده و سوگوار کرد
 پس گفتم ام الویوسف گریا شد و دوسه گفت که من از گناه ماکردم پیش ادا من نیز سم که
 از گناه کرده می دادم که چه کرده ام اما دادم که چه خواهم کرد و روی گفته که توکل است که
 دل تو آرام گیرد و ایچ حدایتعالی و عده و موده است و هم دوسه گفت انصحی الناس بما
 انصحکم انما نرید سعادتکم و اعذرنا فی ذلک و در سعه لواج طبع مذکور است که شعیق
 در سده هجری و سده و ماته در ولایت متلا شمس کرد و در وقت دوسه ایما است فکر حلقه
 خانوادہ حضور یان خواجہ حاتم من انهم دوسه از طبقه اول است بکیت دوسه
 ابو عبد الرحمن از قدامی شایخ حراسا است از اهل طبع بود و در بدو وقت شعیق بدو و دوسه

شعیق
 حاتم

خبر وید است و نجات است گفته اند که دے اسم نبود ضعیفه بادے سخن میگفت و ان
سخن بادے از دے جدا شد دفع خیالت ویرا گفت آواز بلند تر کن بادے چنان فر
که گوش دے کر است و آنرا نشنید این بنیضه شادمان شد و آن لقب برو دے باند دے
گفته است هر که درین طریق در دے آید دے باید که چهار موت را بخورد که موت امیض آن
ترسنگی است و موت اسود آن صبر کردن است بر ایند اے مردم و موت احمد آن محاف
نفس است و موت اخضر آن پاره پاره شدن است پوشش را دهم دے گفته بهر باد
شیطان میگویی چه خواهی خورد میگویی مرگ و میگویی چه خواهی پوشید میگویی کفن و میگویی
کجا خواهی بود میگویی در گور شخصی از دے پرسید که چه آرزو داری گفت عافیت روزی
تا شب آن شخص گفت این عافیت نیست که در همه روزها داری گفت عافیت روزی است
که در دے عاصی نشوم خدایا شخص از دے طالب مغنط کرد و گفت اذرا و ت آن
مملو لاک فاعطی فی موضع لایراک بزرگی ب دے چیز دے فرستاد قبول کرد گفتن چرا قبول کرد
گفت در گرفتن آن دولت خود دیدم و غرو دے و در نا گرفتن آن غر خود دیدم و ذل دے
غزو دے را بر غر خود اختیار کردم و ذل خود را بر ذل دے از دے پرسیدند که از کجا اینچ
گفت و اللّٰهُ یَخْلُقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ لَکُنَّ لِلنَّاسِ فَقِیْرًا یَفْقَهُوْنَ مَا تَبُولُوْنَ
و شجر و من لواحقی بلخ سینه و تلشین و مائین در کشف المحجوب است حاتم هم اندر جمله احوال
خود از ابتدا تا انتها یک قدم بر خطا و صدق ننهاد تا جنید گفت صدیق زمانت حاتم الا صم
وید الکلمات عالیست اندر دقایق ردیف آفات نفس و دعوات طبع و تصانیف مشهور و علم
مساومات از دے آرد که گفت اَشْهُوَّةٌ لِّشْهُوَّةٍ فِی الْاَکْلِ وَ شْهُوَّةٌ فِی الْکَلَامِ وَ شْهُوَّةٌ
فِی النَّظْرِ فَاحْظِ الْاَکْلَ بِاللِّسَانِ وَ الشَّقْبَةَ بِاللِّسَانِ بِالْصَّدَقِ وَ النَّظَرَ بِالْعَبْرَةِ شْهُوَّةٌ اسْتَمِعْ
و طعام دیگر در گفتار سوم در دیدار پس زنگه دار خویش خود را بیاد داشت و با اعتماد خوار
وز باز راست گفتن و چشم را بعیرت مکر بستن در روزی با یاران گفت اگر از شما پرسند که از

چون روز شد خواجہ محمد بناریا آورد و شیخ را داد و گفت این جزای یک شب
 نماز است و در احوال می پدید آمد و گریان شد و گفت راه غلط کرده بودم یک شب از هر حد
 کار کردم چنین اگر آمد که توبه کرد و زرقبول نکرد و از مردیان شیخ شد نقاست که یکی از بزرگان
 گفت اخراج را دیدم و کردی نشسته و بر خیرای زرین آن گردون آفتنگان می کشیدند و بگوئیم
 یا شیخ بدین منزلت کجا میروی گفت بزیارت دوستی گفتم ترا با چنین مقام بیا که کسی چه احتیاج
 گفت اگر من بچشم میباید نگاه در حد زائران او را بودند مرقونی رحمة اللہ علیہ سہارن بابتین
 و قبره بیخ مشهور نیز از پیشک به ذکر حضرت بابا نیرید بسطاطی رحمۃ اللہ علیہ در تفاسیر
 از طبقه اولی است نام وی طیفور بن عیسی ابن آدم بن سروشان است جد او کبری پو
 مسلمان شد از اقران احمد خضرویه و ابو جعفر کجی معا دست و شقیق بلخی را دیده بود
 و او ستاد او گوی بوده و جیت کرده که قبر من فروتر از استاد من نهید حرمت استاد را
 و دوسه از اصحاب رای بود یعنی اصحاب قیاس و اجتهاد بودند و لیکن وی را ولایتی کشاد
 که مذہب در آن پدید نیامد و کشف است از جمله اجله مشائخ بود و حالش که بر و شانش
 عظیم تا حدیکه جنید گفت ابو نیرید من تا بمتر لہ جبریل بن الملک لک و اورا روایت عامیست
 اندر احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و آنکه سکر افضل ندیدم و حوآن ابو نیرید است و ازین دهان
 معروف مرصوف را یکی وی است و هیچکس را پیش از وی اندر حقائق این علم چندین
 انبساط نمود که ویرا و اندر همه احوال محب العلم و معظم الشریعت بود و از وی می آید که گفت
 عَلِمْتُ فِي الْمَجْدَةِ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَشَدَّ عَلَى مِنَ الْعِلْمِ وَمَتَابِعُهُ وَكُلُّ الْاِخْتِلَافِ
 الْعُلَمَاءِ وَتَجَسُّبِ وَاِخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُ الْاَلَا فِي تَجْرِيدِ التَّوْحِيدِ كَقَوْلِي سَأَلْتُ مُجَاهِدًا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 بِنَاقَتِهِ كَيْفَ يَمُوتُ سَخَتْ تَرَاوَعُ عِلْمُ وَمَتَابِعُ اَنْ لَبُودَ اَلْاِخْتِلَافِ عِلْمًا بِنُورِي مِنْ اَرْبَعَةِ جِهَاتٍ
 مَانَدِي وَحَقِّ دِينٍ نَهْ تَوَاسْتُمِي كَلَّا رَوَيْتُمْ اَرْبَعًا كَقَوْلِي اَيْدِي كَقَوْلِي اَيْدِي كَقَوْلِي اَيْدِي
 اَهْلُ حَقِيَّةٍ وَاَهْلُ حَقِيَّةٍ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ رَا حَقِيَّةً مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ مَجْهُوْلُونَ

مشاور خانان و طیفور بن عیسی و مشهور ای که شفیق بلخیان ۱۲

و در پوشیده انداز محو محبت خود با یعنی هست مخلوق است پس مخلوق مردود و مستثنی از حلال
 و دوستان و دوستی محو سدا را چه و خود دوستی و دوئی اقتضا کند و آرد وی می آید که گفت
 یکبار یکبار من حانه معروض دیدم که حق قبول نیست که من سگهار این مجلسی بسیار دیده ام و بار دیگر
 بر من حانه و خداوند خانه دیدم که حق حقیقت توحید نیست ما را تو هم بر من حانه و خداوند خانه دیدم
 و حانه دیدم که سرمد اندک که یا ما نیز دید اگر خود را ندید و همه عالم را ندید و شرک بودی و چون
 همه عالم را ندیدی و خود را ندیدی شرک ماستی انگاه تو به کردم و آردید این هستی خود ویر تو به کردم
 در هیأت است میگوید که چون ما بر دید ما بر دیدی که حق استخوان سینه وی بر دل
 آمدی و پیشید مدسه است حق و تعلیم است بعیت ما بر دید قدس سره بدر مرگ گفت
 الهی ما در تک الاعم و ماعدتک الاعم فتره هر که با و کردم ترا اگر از سر علت هر که
 ترا بر سیتیم که اگر سر قدرت این گفت و برت انوموسی گوید که گردوی که ما بر دید گفت
 الله تعالی را بحواب دیدم که راه تو چو هست گفت از خود گذشته رستی رسیدی شیخ الاسلام
 گفت راه به است الله تعالی است راه میاقت او عزیز است ما بر دید رات قدس الله
 سره پس از مرگ بخوان دید که گفت حال تو چیست گفت مرا گفتند ای بر حیه آوردی گفت در دوزخ
 در گاه ملک آید او را گوید حیه آوردی گوید حیه تو ای و وفات او در سه احدی و حسین
 و مائتین نوده و در سه اربع و تلتین و ما پیش نیز گفته اند و اول درست تراست و در شرح
 شیطیات شیخ و در همان نقلی شیرازی آورده است که وی از اسما دال ما بر دید است
 ما بر دید گفت که من از الو علی سیدی علم صادره حیدر منی است و ابو علی از من الحیدر و
 قل هو الله در تذکره الاولیا است که توحید حنفی گفت بهایت میدان حمله و دنگال که توحید
 دو اند یک است میدان ما بر دید است و شیخ الو سبب الو الحیر گوید قدس سره که هر دو
 هر دو عالم را ما نیز دیدیم و ما بر دید در میان نه سلیه ایجه ما نیز دید است در حق توحید
 گفت تذکره الاولیا که از حانه او نامی بهی که کام بود و هر که را بهی بهی احتی حضرت سید

نقل است در دوازده سال یکصد و هشتاد و یک مرتبه نماز کردی پس یکصد و هشتاد و یک سال
 بدین نیت گفت ادب بنویسم و بهتر از شیخ زیارت کردن دیگر بار جدا گانه سه اهرام گرفت و در راه
 شافعی عظیم شمع او شعله بانی زد مگر نیست و پس سیدانها گمانند گفتند یا تو صحبت خوانند پس
 خواست که صحبت خود را از دل ایشان بیرون کند بعد از نماز بامداد روی بخفت آورده گفت آنی
 انا الله لا اله الا انا فاعجبه فی پس مردم روی از روی برگردانیدند گفتند دیوانه است شیخ
 فریدالدین عطار گوید شیخ اینجا بنیان خداست سخن میگفت چنانکه بر بالاسه منبر گویند
 عن ربیب پس در راه سه آمد کله سری دید بر نوشته که ضامن کله شریفی فی سه کلا
 یُعقلون انصر بود و برداشت و پوسه میداد و گفت سه صوفی مانده که در حق محو شده
 نه گوش دارد که خطاب نام نیرلی شغور و نه چشم دارد که جمال لایزال ببیند و نه زبان دارد که زره
 معرفت او بداند نقاست که یکی مجاور از وی نامه نوشت که چه گوئی در حق کسی که قدحی خور و
 دست ازل و اید گشت خواه چه بانی دید جواب نوشت که اینجا مردی هست که در شهاب و زهره
 دریا می ازل و اید در می کشد و نغمه بل من مرید منیر نقاست خواه چه ذوالنون مصری مصلا
 پیش بانی دید فرستاد خواه چه بانی دید و پس او که مرا مصلا بچکار آید بندی می یاید تا بروی
 تکیه کنم یعنی کار از نماز در گشت و نهایت سه بد نقاست خواه چه حضور و یه بانی از مرید پیش
 وی آمد که هر یک برابر و در هوا می رفت و خواه چه امی گفت هر که طاقت دیدن الو پدید دارد
 اندر بر یاد هم میرسد اندر رفتند مگر یک بر در مانده بانی دید گفت هر که پیش شما است بر در مانده او را طلبید یحیی
 از آن خواه چه بانی دید گفت امی احمد تکی سیاحت کنی گفت چون آب بکس جالب بنشیند شود
 گفت چهار دیوانه شای تا منیر نشود پس الو پدید در سخن آمد احمد گفت فرو تر کنی که ما فهم نمیکنیم خواه چه
 فرو تر آمد باز گفت فرو تر کنی همچنین تا هفت بار آن زبان سخن بانی دید فهم کرد احمد گفت یا خواه چه
 ابلیس را دیدم بر سر کوی تو چاره کرده گفت آری یا احمد کرده بود که در و سلطانم نکرد و اکنون یکی را
 و سوسه کرد تا در خون افتاد و شمر است که در و اثر ابراهیم پادشاهان پیردار کنند و چون شیخ

ابوسعید الوالدی را بر روی آمد ساسی مالسا و چون مار گشت کعب ابن جانی است
 هر که میری گم کرده باشد اینجا مار مار بگوید و لا دلتش در شش سستین و نهم و
 مد جیاس میدوسی و سه سال و بقول هفتاد و سه سال و در بیت السمعت است
 تاریخ و فالتش کوه قلن و فالتش در زمان الوالعصل جعفر بن مقفر که منوکل لفت
 داشت تاریخ بخت و هتم تعال در سه ربع و تلمیس و مانگین واقع سد و نظام
 مد فون بقول مرات الامرار رحمة الله علیه و بقول تاریخ و لا دلتش بر صوفی و تاریخ
 رقتش بازید و اصل حق ذکر حضرت خواجه همیره البصری هر حلقه خاکی
 همیر بان رحمة الله علیه و بیوای علما اولیا و وفات لود و معرفت حق و اول
 میان ملک که معروف و درجات رفیع و مقامات عالی داشت حرفه فقر و ارات ارد
 خواص حد فقه العزیزی قدس سره نوشته وی در بابا صا و کرامات بسیار بوده است
 و در نه ست مریدان دسی قوی و قبولیتی تمام داشت و طعرب ما بین الدین گشته
 و صاحب خا لوده لود و مریدانش خود را همیر بان گویند و در طریق اصحابی آن بود
 که سادوری همیشه با و صوفی لود و در مار با حضور دل میگذاشت و در کفر در مجلس دسی
 هر که میگشت و در صافی ماطل بسیار میگویند ندی که بعد از سرور یا چهار روز و ازین
 حگل و یا سیری اعطاء کرده و دائم در مرقه و محاسنه لود و در مجید و در میان ملک
 و شهر یاد و سکونت نمیکردند و با خلق امیرش السلام استند و ظاهر انیسر ماطل
 جمع ساخته فاد و در توحید حاصل کند بر یکی گفته است شمع نظام و ماطل خوشه تسلیم
 دوست و ماکنون حقا مسلمان میر و ثم صا است اقتناس لود و از سیر الاقطاب می کرد که
 حضرت خواجه همیره البصری قدس سره و همت ده سالگی استمد شده و در سال خط کلام الله بود و چنان
 در هر روز و همت در آن کردی و هیچگاه بی و صوفی بجز متوفات است تاسی سال در بابا صا و تافه
 نمود و روی از نامادی بایلی گفت الهی همیره بخاره در راه تو میسوزد و با همی گشته دل تو بسازد

بیام ز اورا آواز از عالم بالا رسید که ای همیره مارا که بخشیدیم بآنکه بخدمت خدایت عرش بر روی پس
 بکلازمت حضرت خواجہ خلیفہ عرش آمد و سر بر زمین نهاد و حضرت خواجہ خلیفہ تقطیعش بسیار کرد و در میانی
 نمود پس فرمود ای همیره چون بی سال چنانچه کردی از حکم بیرون بود و این بخایده اشترک تمام
 ندارد که بخودی خود کجایده نمی آید پس در هر هفته بمقام قرب رسید بعد یک سال خرقه بزرگان
 بدو پوشانید و دهم دی از سیر الاقطاب می آرد که حضرت خواجہ همیره البصری بخدمت
 خواجہ خلیفہ عرش ارادت آورد از عالم غیب بدار سیدی همیره البصری من ترا
 مقبول حضرت خود گردانیدم و از تو رو یک آن حضرت خرقه پوشید ثواب و شکر بگرز بخشید
 و هر کس که منظور نظر آنحضرت شد از عرش تا تحت المشری در ساعت بدو شکفت گشت
 و آنحضرت قدس سره بعد پنج و شش روز افطار کردی و چند آن گریستی که مردم گمان
 میکردند که بسا دایلاک شود و بعضی اوقات خون از چشم مبارک فرو میچکید و آنحضرت
 قدس سره اکثر در صومعه میماند در روزه اهل دنیا نمیدید و اگر طعام و آب از خانه ایشان
 میبودی هرگز نخوردی و میفرمود عند طعام ملوک زیر قاتل است و آنرا تریاکی نیست بخور تا
 الهی و دل را سیاه میکند و تمام شب را بگریه و زاری و با فقر ابرام لقمه شندی
 و قوت از لقمه حلال حاصل کردی چنانچه در او امل و قوتش از وجود کثرت بود و گاهی
 طعام نیاده از سه لقمه خوردی و قوت اهل و دل قبول نکردی دهم از وی نقل است که
 حضرت خواجہ همیره فرموده است و قتی که خرقه پوشیدیم روح حضرت صلی الله علیه و سلم
 وارد حج بزرگان حاضر بودند هر یک مراد عامی کردند و من در گریه بودم از ترس آنکه
 در ویشی شکل کار است و امر و خرقه پوشیده ام نباید که از من فردا کاری آید که شاید حضرت
 نباشم و قتی که میگفت و میگفت الهی پیاره همیره غریب است اگر حساب افطار از وی پس ملافت ندارد
 یا پیاره حساب بر تو آسان کردم و وفات خواجہ همیره بتاریخ هفتم ماه شوال سنه تسع و سبعین مائتین
 و آن ششم عشر ثلثین بعد و سبت و یاسی سال رسید بود در حقه الله علیه که حضرت سر می استغلی

رحمة الله عليه وذكروا الاولياء ونحوها وكتف المحبوب است شج اهل حقائق بمقتل
 ارمله علائق سری من تعالی السقطی رحمة الله عليه اریطه اول است کسیت وی الوالحسین
 حال و استاد صبا و استاد سائر بعد ایاں است و اراقران سارست محاسن ولسر سالی
 مرید شاگرد معروف گری و آنکه اریطه مایه اند اگر سسیت یوی درست کسید و ارا اید و نشو
 شانی عظیم است و اینه که اندر بعد اوسخن حقائق و توحید و تزیین مقامات ولسط احوال
 خصوص کرد وی بود و دستیری اریطه شرح مزاج مریدان او اند و دی صیب راعی اید و بود و
 با و سعت و شسته و دی در اینه ارا ارا بعد اوسطه و روشی کرد و سچون مار ارا
 بسوخت گفت من نیز فارغ شدم چون نگاه کرد مدد کاں او لسوخته بود چوں ایی حال
 دید اسیچ داشت مدد و نشان داده طریق تصوف درین گرفت اریطه یاد کرد که اید او
 سالت چگونه بود گفت روری صیب راعی مدکاں من بگرفت من حسرتی شسته یوی
 وادم که مدد و نشان بده گفت خیر که اینه ازان روری و سار و لم و گشت روری معروف
 گری س آید و کی ما و گفت این بنیم راجا که من حاکم کردم معروف گفت حدایتیالی
 و سار ارا دل بود و تمس گرد و امد و سکیارگی ارا و سار ارایع آدم ارا برکت و ساری او بید گفت
 مارایت احمد من السری است علیه شیعون شسته مارعی من صلح الالانی علیه الویش حکیم
 را دیدم در عبادت کامل تراز سری هفتاد سال بگرفت که بیلو سارین سباد کرد و بادی
 مرگ سری در وقتی که محقر بود و بید را گفت آیا که و صبیته الا شرار و لا تقطع عن الله
 بصحفة الاحیاء هم وی گفت عذایة الموعظة بخیر یه النفس و التقصیر للمحی و هم وی گفت
 من شری اللباس بالایش میة سقط من عین الله عز و جل مار گفت و اری می اندر گشت
 الله هم عذایة فلاتع بی مدل الحجاب مار سدا یا اگر مار بخیری سدا کنی نال عباد
 عداک کن ارا سچو چوں محجوب ماسم ارا سدا و بلاذ کرد و مشاهد و تو سراساں بود و
 ارا تو محجوب ماسم لیم بولال س بود مدل حجاب نویس بلامی که اندر مشاهد متعلق بود

نباشد علی بن عبد الحمید القفصا سیری رحمه الله علیه گوید در خانه سمری بگویم شنیدیم که میگفت
 اللهم مني مني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني فاشغلني
 روزی که در قفص است هر روز چند کثرت آیه میگوید که میاد از شومی گناه و دهم سیاه شده باشد
 و دمی یکبار یعقوب علیه السلام را بخواب دید گفت ای رسول خدا این چه شور است که در
 بهمان انداخته چون ترا از حضرت حق محبت کمال است سخن یوسف با داده پس نذر رسید که یا
 سمری دل را نگاه دارد یوسف علیه السلام را بد و نمودند لغو نبرد و سیزده شب بار و سیزده
 افتاد چون بهوش آمد ندای شنید که این سزای آنکس است که عاشقان ما را اقامت کنند
 وی گفت هر که خواهد بسلامت ماند دین او و بر احوال رسد تن او باید که از خلق غزلت کند
 که اکنون زمانه غزلت است وی گفت که شوق برتر مقام عارفانست و گفت عارف آنست
 که خوردن او مثل بیار آن بود و خفتن او مثل مار گزیدگان و عیش او چون خرق شادگان
 بود چینی که بد چون وی بپا رشتد او را یاد میکردم گفت ای جنید از با و آتش تیز میشود
 گفتم مرا وصیتی کن گفت مشغول شو بسبب خلق از صحبت حق جنید گفت اگر این سخن پیش ازین
 میگفتی با تو هم صحبت نداشتی یا مداور در سه شنبه بتاریخ سوم ماه رمضان مبارک سه شنبه
 و چهلین و هشتین در زمانه معتد وفات یافت مدت حیاتش نود و هشت بود در بغداد و وفات
 گشت رحمه الله علیه ذکر حضرت ابوالحسن احمد نور می سر حلقه خانواد
 نور بیان رحمه الله علیه در نفحات است از طبقه نایبه است و نام احمد بن محمد و گویند
 محمد بن احمد و احمد و دست تراست و معروف است باین القوی بدروی از نقشبور است که
 شهری بود میان هرات و مرو و منشأ و مولود وی نجاد بوده صاحب تذکرة الاولیاء میگردد مشایخ
 بر تقدیم او متفق اند او را امیر القلوب گفتندی و قمر الصوفیه خواندندی و مرید سیری سقطنی
 بود و صحبت احمد ابوالخواری یافته بود و از اقران جنید بود و در طریقت مجتهد و صاحب کتب
 بود و از مریدان و مشایخ بود و در طریقت اهل تقوی بود و او را در طریقت پراشتی قاطع است

و مخ لا مع و فاسده مد بهش آنست که تصوف را بر هر تفصیل بسد و معالایش موافق
 حیدر بود و او را در طریقت او یکی آنست که صحبت بی اعتبار تمام داند و در صحبت اشتراحت
 صاحب سابق فرماید هر حق جویش و گوید صحبت مادر و پستان فریضه است و عریک
 باید داده و اختیار صاحب بر صاحب هم فریضه گوید و او را بوری اراا کشته که چون در شب
 تاریک سخن گفتی نور از دهاں او بیرون آید و دیگر گفته اند که بهر فراموشی اراا را بر ماطل حیر
 وادی و دیگر گفته اند که او را صومعه بود در صحرا که همه شب اراا مار کردی و غلبی اراا آنست لویا
 و مددی که می در حیدر می ارمو معه او یا لا می شدی در کشف المحجوب است شیخ المتناج
 در طریقت شاه اهل تصوف و سری آراقت تکلف الواحس احمد بن محمد النوری اهل الکلمات
 و اطراف الحجابات بود که روی اند متصوره که ایشان را نور که سد و اقداد قوی ند و کسد و دیگر
 صاحب کشف گوید که اندر حکایات یا منم قتی سیت سار و ز میجر و شید و سیکیا ایساده
 حیدر را جگر کرد و حیدر حاست و سر او شد و کف مالواحسن اگر دانی که مادی حروش
 شود و اردگو تاس سیر بخروشیدن ایم و اگر دانی که حروش سود ندارد و دل برضا تسلیم کن
 تا دلت خرم شود بوری اراا حروش بازا ساده گفت سیکو معلمی بازا آواری می آید که گفت
 آخر الاستیاد می رانما شیار عالم تعلیل علیه و مایف یطلق من حقیقه غیر تریز حیر اراا
 و دیگر است یکی عالمی که عالم خود کار کرد و دیگر عارفی که اراا حقت حال خود سخن گوید یعنی علم و
 معرفت هر دو عزیز اند اراا حیه علمی عمل لم ساستد و معرفت بی حقیقت معرفت ندارد و در همه
 این هر دو چیز بر سر بود است و دیگر گفت عالم عارف کند و بیاید خود مستعمل باید شد و اراا
 سحر اراا حروش که داری می آید که گفت من فضل الاشیاء باله و حروش فی کل شیء الی الله
 هر که حیر باران خود داد و اراا وی ستا مد اندر همه چیز بار جو عشق بد و مات دیر
 اراا حیه اقامت ملک و ملک مالک بود پس استراحت در روت کهون بود و در روت
 کهون اراا حیه اگر استیاد را غلت افعال و اراا میرسته زحور ماتد و هر چیزی رحن کردن اراا

ترک باشد چون اشیا را اسباب فعل دارند سبب قایم بخود و سبب قایم بود و چون رجوع
 بسبب الاسباب کند از شغل نجات یابد و هم صاحب الفهم میگوید با تری و محو علی تصد
 و احمد حواری صحبت داشته و ذالنون را دیده بود از قرآن بخیر بود و اما بیوقت تر از جید بود
 جید بی علم مده بوده و نوری بزرگان می شوری داشت وقتی جید را از صبر و کمال چیزی پرسید
 خواست که جواب دهد نوری یا نگ بر او سبب بزرگ بود وقت محضه صوفیان یک سنو
 باز شدی و دست پر شمشیر می نزدی سخن این طایفه مگو نوری قدس سره همیشه
 داشته در دست ویرا گفتند تشبیب الذکر گفت لا استحاب الغفلة گفتند باین تسبیح میخوانی
 که الله تعالی در یاد تو بگرفت فی بلکه این تسبیح غفلت میخوانم بهم و سبب گفته لایونک
 صفا العبودیة فان فیہ نسیان الربوبیة و ویرا گفتند که گفتند که الله تعالی را بچشناختی
 گفت با الله گفتند پس عقل چیست گفت عاجز است و عاجز را نهاید و هم و سبب گفته که نگاه
 که الله تعالی خود را از کس با دوشده هیچ دلیل و خبر را با و ترساند از اشتغالش سخن را بگویم
 بنده استدلال و لا خبر تسبیح الاسلام گفت جوانی خراسانی بابر ایهیم قصدا آمد و گفت
 میخوانم که نوری را به بنیم گفت او چند سال نزدیک ما بود تسبیح از دشت بیرون نیامد یک سال
 گردش بر سبکشت با کس نیامخت دو سال در ویرانه خانه بگردا گرفت تسبیح بیرون نیامد و بکار
 و سالی زبان باز گرفت با کس سخن نگفت آن جوان گفت البته میخوانم که ویرا به بنیم ویرا بنو
 ولادت کرد چون درآمد نوری گفت با که صحبت داشته گفت با تسبیح او حمزه خراسانی
 گفت از قرب نشان میدهد و اشارت میکند گفت او کس گفته چون با و رسد و ویرا
 سلام گوئی و بگوئی اینجا که ما ایم قرب بعد بعد است ابن الاعرابی گوید قرب بگویند
 تا مسافت نبود و تا مسافت بود و گاهی بجای بود پس قرب بعد بود و هم نوری گفته
 که ساخته از عمارت بر موسی گرامی تر از بعد بعد ان هزار هزار سال و هم می گفته
 نظر یو ما الی النور فلم ازل انظر الیه حتی صرت ذلک النور یعنی روزی نظر بصورت او

کما سور مطلق یعنی آنکه نحو ظاهر است و کلمه رخصه را و سدر نظار و س . انشم که آن نور
 یعنی در نظرم جزو سے نامد شاید و در لوری ہیں اسد و سے متش ارعید رفت ارد بایسہ
 حسن شعیب و انیس و فی الایح الیای فی ابہ ثونی سہ ست و مایس و مانیس جوں نور
 رفت حسد گشت و ہست نصف ہذا العلم الثبوت السور سے ذکر ذکر الاولیاء نقل کر دے
 سدید پیش لوری شد لوری تنظلم پس حسد رخاک افتاد و گشت حرب س صحت شدہ اس
 و طاقت س طاق آمدی سال است کہ جوں اویہ سے آید پس گم میتوم و س جوں سدید گم
 او غایب میتوم و حسد و اور و عیب س است ہر حد را می یکم میک و یہ یاس ماشم یو حد
 گشت اصحاب را سکر دے کہ در ماند و ممتحن و متحیر حق اس پس عید گشت اسے لوی
 جہا ماید و اگر سال و اگر آتش کا کہ تو دنا سی ہمد او مانی و کر حضرت خواجہ علوی
 منشاد و نورانی منشاد چشتیان رحمۃ اللہ علیہ حرۃ ارادت اوست
 خواجہ سیرہ لہری بوستیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے در مشاہدات و مسامات عالی فی نظر
 وقت بود و حجاب متابع وقت یکمالات صوری و معنوی و سے مقبول و اصل و سے
 ار بیور است کسکس وال و سکوں یا و فصیح لوں مام شہریت ار شہر لگو کو ہستال و در
 لعداد لعدد و نمایات اسم تشریفش خواجہ علواست و لقب سرفیش کریم الدین
 مسم و حداد و مقال بود کامی مال و متاع لبصر اوادہ و فقر و فاقہ اختیار کرد و ہمسج
 و ہر اسے اعطاء نکرد است لعدد و متوجہ کلمہ شد گشت آہا بحر نور مارا صبح می اند
 و خیال و اطفال را موسیر دم مدائید کہ تو ناما مانی عیال اطفال را ماد اسم پس رای
 طس طعام ہر و ریر سایداہل حانہ و سے یوسید کہ اگر کجا آوردہ اید جواب داد کہ راہی
 ار جرآنہ عیب میفرستہ صاحب اقتناس الا لواء میگوبید کہ اگر کتکت تو ایچ کہ در احوال مشا
 نوشتہ اند خناں معلوم نمود کہ خواجہ ممتاز و علو دیوری ہماں متاد دیوریت حد
 ار بیوران و ہر ہمچن استماع دارد انتہی لکس صاحب مراث الاسرار خواجہ مسعود علوی بیوران

جدا نموده پیر خواجہ ابوالاسحاق شامی نوشته و مشافذہ بنور ہر بزرگی دیگر علامتہ نوشتہ ہم
 و سے از سیر الاقطاب مینویسد کہ حضرت خواجہ علو مشافذہ بنوری از بزرگان شاخ عراق
 و یگانہ روزگار و حافظ قرآن و جامع علوم ظاہری و باطنی و از اقوان شیخ جنید و ردیم و غیر
 بوده و بصحبت شیخ المشایخ خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ رسید و پیر قول عماد الدین
 سہروردی است و از ان بزرگواران نیز خلافت دارد و در ان طریقہ نیز صاحب سلسلہ است
 و مشایخ دیگر را ہم دریافته و خدمت کردہ و پیر ان ارادت سالہا در ریاضات و مجاہدات بہتر
 بعد از ہفت روزہ افطار کردی چنانکہ بحجت دفع خشکی دہن اندکی آب خوردی و بیک
 خرقا قناعت کردی و ہمیشہ صایم میشدی و در ایام طفلی ہم روزہ میداشتی و گاہی روز
 نیز شیر مادر خوردی یعنی مدت عمر عزیز صایم بودی و افطار ببقاے حق کند و او عارف باوراد
 بود و ہم او از کتاب مذکور مینویسد کہ در صحبت با خضر علیہ السلام داشت و با اشارہ خضر
 علیہ السلام بخد مت خواجہ بہیرہ البصری شنافت و ارادت آورد خواجہ بہیرہ گفت بیا
 علو کہ کار تو ہمیشہ در علو است از حق تعالی خواستہ ام کہ بجای من نشینی و دست بحجت
 بخلائق بدی پس فریاد لا اله الا اللہ تلقین فرمود و در خلوت نشاند تا فی الحال رفع حجاب شد
 او عرش تا تحت الشری در نظر نمایان گشت و ہم و سے از سیر الاقطاب مینویسد کہ چون خواجہ
 علو مشافذہ بنوری چند گاہ ریاضت و مجاہدہ بخد مت پیر و سنگیہ خویش کشید حضرت خد
 و یا فرمود ای علو برو کار تو تمام شد و علو کردہ بیا خواجہ علو حکم بجا آورد پس حضرت بہیرہ
 دستش بگرفت گفت الہی علو را بمقام و ردیشی برسان بمجر و گفتن این سخن علو مشافذہ
 بہیوش گشت و بعد از ساعتی بہیوش آمد همچنان چہلبار بہیوش شد حضرت خواجہ بہیرہ
 لعاب ہن خود در دہن و سے انداخت فی الحال بخود باز آمد خواجہ فرمود ای علو دیدی مطلق
 خویش خواجہ علو سر بر زمین نهاد و عرض نمود سی سال مجاہدہ کردم این گنج نیافتہم کہ از دست
 پیر و سنگیہ طریقہ العین یافتہم و از نیابت صاحب یکت نامہ صحتہ او لیا بہتر از صد سال بودی

ليس ان حضرت بگویم که اگر مرگال بدو رسیده بود و بخواجه علو کوساید و رسخاوه نسا امانان
 مار حواجه علو مسیح کا بخروماں حق بکرمی و حوّل طالب ماراوت مادی مراوه کردے
 اگر اساره بین می و سرام نامودی والا فلا و هر که مرید می شدی هم در و ناول بار بر سر
 ماستری کشکستی و حضرت حواجه پیسه بکرمولی و ملا و س قائل مشغول بودی و ابریح
 علو الدین سهروردی گفت که دے اهل سماع بود و سماع اکثر شیدائی و عرابین پیران خود کز
 در و عرس سماع سے متید کی مدت دے بر سید با سماع سیدان و مار محمد ص در و
 عرس مار کما آءه است گفت ممر ما سماع علی مرتضی و جمیع پیران ماسماع ستینده اند و ممر
 در و عرس بیکه ایسا را دران رور وصال دوست بمر شده اسبابس مں مشادی رو پنهان
 سرائ خود و سماع مسدود قرار بود اسال مار بوعام وصال بر سیم اسی مقولست که رور می
 نت بر سمانه ایدید و مودا سے مردمان شمارا نمر مے آید که غیر حدائیر استن میکنند
 بخود تبدیل اس سمن دل بهار حمل بر کشت و اسلام آورد و نمحس می بین دے آمد و اطلب کج
 و مود مکتوبه مار ادعائی مشا و حاجت نامدا و گفت که حد اکجاست و مود او کما که تو توانی
 پس آنم و عزلت گرفت مار تیر رسید که مقتار مود مود ر آمد حلی بخدمت حواجه اوارا و بد
 که تهاں مود سجاد و بر بوا اکلده و در اول سیمے آید حواجه بدو رسید که ای سیمه حالت اس
 گفت اربو و دعای است بچوں والی مارا ر مں بی بی برسی دے گفت حمل سال اس که پیش
 با هر یک در دست مں مں یکمده مکتوبه حسم آن نگاه کرده ام سخن گفت دل خود
 و مود سی سال است که دل خود کم کرده ام مے با هم دوی ستمه خلیفه است الواسع
 و الو عامر سنج احمدار و دینوی که او در سهر و دیان صاحب سلسله است و دقات دے
 و بعد مقتدر را لکند راج حیار و هم محرم ستمه تسع و تسعین و این واقع مود و اولیا الحق
 مارج او است رحمة الله علیه و از طلقه مانده است و اگر حضرت خواجہ سید الطائفه
 جنید بغدادی پیشوا می علم طریقت حقیقت صاحب سبب خود حجه الیه

نسا و عارفا
 حیدر آباد
 قادیان

در لغات ست شیخ المشایخ اندر طریقت و امام احمد اندر شریعت جنید بن محمد بن حنیف بغدادی
رحمه الله علیه از طبقه ثانیست که پیش از ابو القاسم و لقبی قواییری و جاج و خراج است و ایری و بیج
از آن گویند که پدر وی آئینه فروختی و فی التاریخ ایفا فی آن الخراز بجاء المعجود الزکریا
المکرمه و اما قبل که الخراز لانه کان یعمل عمل الخراز گویند اصل و س از نهادند است و مولد
و متشاور و بعد از او است ندر سب ابو ثور و داشته همین شکار و شافعی گفته اند سب
سفیان ثوری داشته خواهر زاده سری سقطی و مرید و س بود و با حارث محاسبی
و محمد بن قصاب صحبت داشته بود و شکار و ایشان بود و س از آنکه و سادات این
است و همه نسبت بو س درست کنند چون خراز و دریم و نویری و شبلی و غیرهم ابو العباس
عطا گوید از آنانی که از علم و مرجع المقتدی به الجید مخلص بغداد و دریم را گفت است و او را
و س گفت نیم روز با جنید صحبت داشته اسم هر کس که با دین نیم روز صحبت داشته
باشد از دس بے ادبی نیاید فیکه که بیشتر شیخ ابو جعفر حداد گوید اگر عقل مردی بود
بر صورت جنید بود س گفته اند این طائفه سه تن بوده که ایشان را چهارم نبود جنید بغداد
و ابو عبد الله حدادی بشام و ابو عثمان حیرمی به نیشابور و در کشف المحجوب است جنید مقبول
ایل ظاهر و ارباب القلوب بود و در اصول و فروع و معاملات مفتی و امام ادا صما
ثور بود و در قنون علم کامل تا چاه اهل طریقت بر امامت و س متفق اند و هیچ مدعی نیستند
را بر و س اعتراض نیست و دسی از س سری پرسیدند که هیچ مرید را دیده بلند تر از پیر
باشد گفت بلی برمان این ظاهر است جنید را در ج فوق از وجه من است و این قول سری
تواضع بود و آنچه گفت به قصیرت گفت اما کس را فوق خود و یدار نباشد که دیدار بختی
گیر و قول و س دلیل منخص است که دید جنید را اندر فوق مرتبه خود چون ند اگر ج فوق
نخت باشد و مشهور است که در حالت حیات سری مریدان مرید را گفتند که شیخ ما را سخنی
گو تا دلهما س ما را را حتی باشد جنید گفت تا شیخ ما را بجاست سخن نگویم تا شبی که

علیه وسلم با حیوات دیگر گفت که علم الناس سخی کوی مخلق را که کلام ترا حیاتیه باشد
 سبب بحاث عالمی گرد آمده حوال میدار شد در روش صورت گرفت که در کتب من اردو شد سری
 که سبب که انزعوت آمد حوال نامداد شد سری مرید پیرا و سعاد که گویند که مکلفه و دیال
 و سعادت مشایخ بعدا و در معام من سخی مکلفی اکنون رسول صلی الله علیه وسلم فرمود
 و ما ان را احاطه کن حدیث گفت آن پندار در من پیشه استم که و سه را اسرار و احاط
 ظاهر و باطن من مطلع است و من اردو کار و سه سحر و زرد و سه آدم و استغفار و کم
 و برسدیم که کما دسی که معتمد صلیم با حیوات و پیغم گفت حدیث با حیوات و پیغم که گفت رسول
 و ستادیم با حیدر انگویند و عطف که مخلق را و درین حکایت دلیل واضح است که سران کبر
 که ما ستد مشرف احوال مریدان باشد و ویرا کلام عالمی است در مورد لطیف اردو
 شایسته که گفت کلام الانبیا و انما یفهمون کلام القصد لیسر اشارت عن المشاهد و سماع
 صریح شد از حضور و کلام صدقان اشارت از مشاهدات صحت حصار لظهور و آن مس
 از فکر و حرکت و عین توان داد و اشارت خضر لغیر نباشد پس کمال و هاست صدقان
 اندازے رود گام ایما بود و ورق میاں سی و ولی واضح است و تفصیل انبیا و اولیا
 مات خلاف و گذره از ملاحظه که انبیا یا از اندر فصل موخر گویند و اولیا را مقدم دارو
 نفیست که مرید پیرا سخی بدل آمد و بیداشت نگراد در کعبه رسیده است اعراض کرد و روی
 بیاید ما ویرا نخره کند و و سه حکم اشرف آن مراد و سه پدید از و سه سوال کرد و
 گفت جواب حصارے خواهی یا معصومی گویا بید و گفت اگر حصارے خواهی اگر خود را بید
 سه کردی تخریم کردن من محتاج سه گشتی و اعجاب سحر سه می آندی و اگر معصومی خواهی
 از ولایت معزول کردیم در حال مریدار و سه سیاه شد تا نگ بگرفت که راحت
 یقین اردو لم شد ما استغفار مشغول شد و دست از ازاں فصول برداشت انگاه حدیث گفت
 رحمه الله علیه این را انداخته که اولیا بے حدا و مدد الیاں اسرار اند لو طاعت نهم البقا

نداری نفسی بروی افکند و بلبس مراد خود با زر سیخید از دوسو سه تصرف کردن
 مشایخ تو به کرد حضرت قطب عالم بنویسید امام جنید را در خلوت و سی سال
 خطر غیر خدا بنعلی در دل گذر نکرد و بوی خوشی نماند چرا که اگر دهم در کشف است که
 از وی می آید که گفت دست از دوسو خواستم که ابلیس را بنیم بر در مسجد ایستاد
 پیر را دیدم روئین آورده چون بنزدیک من آمد گفتم تو کیستی که چشم و دل من
 طاقت دیدن ندارد از وحشت گفت آمم که ترا از روی رویت من است گفتم ای ملعون
 چه چیز ترا از سجده کردن باز داشت مرا دم را گفت یا جنید ترا چه صورت بند که من
 غیر او را سجده کنم جنید گفت من متعجب شدم از سخن و بلبس مراد که قل که گدایت
 لَو كُنْتَ عَبْدًا لَأَمْتُورًا مَا خَرَجْتَ عَنْ أَمْرِ وَبَنِيهِ سَمِعَ إِلَهًا مِنْ قَلْبِي فَصَلِّ وَقَالَ آخِرُ
 بَالِدٍ وَغَابَ بَكْوَايَا جَنَدٍ وَرَوَّحَ كَوْنِي أَكْرَبُ لَوْ دُمِي أَزْأَمُ دُمِي بِيَرْتَن تِيَادِي وَبِش
 تقرب نکردی و می آن ندا از ترن شبنم بکلی برگرد گفت بسوختی مرا با شد یا جنید
 و ناپیدا شد و این حکایت دلیل حفظ عصمت است از آنچه خدا بخواهد اولیا بخود
 نگاه دارد در همه حال از کید های شیطان و بهم و نفقات است و روی جنید را نگاه
 صغریا کو دکان باز میگرد و سری سقطی گفت اَلْقَوْلُ فِي الْكُفْرِ بِالْعِلْمِ كُفْرٌ
 اَلْشَّكْرُ اَنْ لَا تَعْبُدَ بِنِعْمَةٍ عَلَيَّ مَعَاصِيَهُ سَرِي كُفْرٌ بِيَارِ مِي تَرْسَمُ كِه بَرَهُ تَوْبَهُ اَزْزَابِ
 توشه جنید گفت همیشه از آن سخن ترسان میبودم تا که روزی بروی در آمدم
 و آنچه محتاج الیه و بلبس بودیم را همراه در آوردیم گفت بشارت باد ترا که از حق
 حق تعالی درخواست بودم که این را بر دست مصلحی یا موفقی بمن رساند جنید گفت
 که سر می مرا گفت مردم را سخن گوئی من خود را متهم میدانم و استحقاق
 آن نمی داشتم تا آنکه آنحضرت را صلعم بخواب دیدم و فرمود و
 تَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِنِشِ اِنْ صَحَّ بِدَرْجَانَهُ سَرِي رَفَعَمُ و در یکایم گفت مرا راستی

ماستی مائر اقدس باد و مجلس بهام و آغار سخن کردم چهره شربت کن یا سخن میگردد و خواست
 و یاس ترسیان کما مجلس بپسداد و گفت ایما الشیخ ما فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 اتقوا و استلموا من فایه یطرحو و رابعدی گفت ساهی سر در پیش را فکرم پس سر بر آوردم
 و گفتم اسلام آورد که وقت اسلام آورده است امام یامنی که مذکر مردم می یارید که حمید را درین
 یک کرامت است و من میگفتم درین دو کرامت است یکی بالملاح که بر او و دیگر آنکه در حال اسلام
 خواهد آورد و حمید را گفتند این حاکم را که میگویی یعنی علم تصوف گفت اگر آنکه او می یعنی اگر عمل
 و فکر بود پس پرسید یعنی متناهی شدی و امدی بودی و دے دے گفت تصوف است
 که ساحتش بی شیمی به ساحت اسلام گفتم لی ساحتی بود و امدت دے حقیقت و دیداری نگریستن
 که سید و در دیدار ملت است یعنی دے کلمتی ویرا باد و خود را و دیدن خود را بپسداد بر آنکه
 که دیدن دے غیر است و علت دهم دے گفته استغراق الوحدی العلم حیرت استغراق العلم
 فی الوحد دهم دے گفته اشرف المجلس و اعلاها بالحد من مع العکرة فی میدان التوحید دهم
 گفته اسرف هکت الی ابدی و حل و ایاک ان میسر بالعیس التي بمانت ابدی و حل الی
 غیر التضر و حل و تضر من عیش الله دهم دے گفته است که موافقت با ما را سر استحقاق
 شیخ الاسلام گفت ملا محمد داری دار حرم داری حمید را پرسید که ملا حمید گفت البتة
 بولاء الله بحسب التلبی کلمات دے از هر قسم عیش از پیش است و فالتس دے سید و
 و ما نہیں رشت از دیگدانی کباب الطقات و الرسالة القسیة و فی تاریخ الیامی ارباب
 سته نماز و تسبیح و قیل و دلیع و داسین و الله تعالی اعلم ذکر ان
 پیشوا و خالوا و که طوسیان و سه و رویان و فردوسیان
 ممشاذ و بنوری رحمته الله علیه در لغات است از طبع تال است
 از هر گاه مناج عراق است و حوال مردان ایشان یگانه در علم با کرامات ظاهر و احوال
 میگویند و محیی تخلص به دے از مناج سمحت و استغناء و اقرار حمید و روح و نور و دیر

و صاحب مرآة الاسرار ایشان را از اصحاب جناب بنیاد می بیند و صاحب سلاسل الزمان
 فی سیرالابرار رساله و شجره سهروردی بعد ذکر جناب رحمة الله علیه ذکر ایشان و اسم
 ایشان بنویس صاحب اقتباس بعض روایت در ذکر علو مشاود و بنوری رحمة الله علیه
 می نویسد آن روایات صاحب فتوحات و تذکرة الاولیاء در ذکر مشاود و بنوری می آید
 بیکه آن این است و گفته که الله تعالی رافع را آئینه داده است و در سر که هرگاه
 که در آن نگرد الله بنید و دیگر از آن انیکه مشاود گفته چهل سالست که بنیاد با هر چه درست
 برین مرض میگذرد گوشت چشم ببارت بان نداده ام شیخ الاسلام گفت که در صحبت و حضور او
 تکلیف نبود و غیر او شکرست با و الله تعالی پیغمبر خود را صلوات الله علیه و سلم میگید یا نزع الخلق
 ما طغی قلب الله ثم ذکرهم در کتب قطب عالم است شیخ مشاود را قدس سره مرض
 بزرگ بیا و در این کتب و جذبات المرض مشاود در جواب گفت سل المرض کیف
 و جذبتی یعنی آن بزرگوار پرسید که خود را مشغول مرض می دانی و مرض ترا بنحو مشغول
 می آید یا نه مشاود در جواب گفت که مرض را هر چه که مرا چگونگی میاید یعنی مرض را گویان
 و من در آن گویان من با حق مشغولم که از غیر حق خیر ندارم و سهوم از آن انیکه مشاود گفته
 هر که برد دوستی از دوستان و من کار کن که منی است عقوبت و من است که بزرگوار
 آن هر یک که و سه داشته بگرداند و بکند و چهارم از آن انیکه مشاود گفته هرگز بنیادست
 شیخ پیر تشنه ام و سوال بنویس ام بادل صافی با و نشده ام تا او خود چه گوید
 قال الشيخ عبد الله الطافی رحمة الله علیه سمعت محمد بن خفیف یقول رأیت مشاود
 الدینوری فی النوقم کانه قائم رافع یدیه الی السماء و یقول یا رب القلوب السما
 تدعون من راسه حتی وقعت علی راسه فانشقت و عمل مشاود تا اینجا مطابق و آیت
 است در احوال هر دو بزرگ و هم مشاود گفته همه معرفت صدق افتقار است بالله تعالی
 و هم و گفته طریق الحق بعید و البصر مع الحق شدید شیخ الاسلام گفت راه بحق دور

نگر او دست گیر و در وی مشتادار در سر اسے خود بیرون شد سگی با ملک کرد مشتاد و
 لا اله الا الله سگ ریجاسے پھر دستج الاسلام گفت کہ الوداع کرید ساگر و مشتاد کہ در
 پیش مشتاد نشست بودم جو الفری از در حادہ درآمد و مانی اعانت خواست ستم گفت
 توانی ایو میا را نکلہ ری و مارا در میاں بہ دستج نہا بہ جست اعانت کرد و چون سہل
 اصحا گفت دستج ہرگز جیس نکردی ایو بود دستج گفت او اریں جو اہم وان بود
 دنیا بہت وسے در آہاں اردست اولشد اکسوں می آید و جیسے لہا شہید
 میخواند کہ سر ماہ بار یا منما ہران اردل بیرون کند اس بار نیامد و گفتہ اند و جہاد ہم
 محرم سہل و شعیب و انبیین رفت اوسا و ہم وسے گفت کہ آداب مرید است
 کہ للترام کہ در دست مشائخ را و حاست برادران طریقت او دیگر آنگہ بیرون متعاضد اساسا
 و محمود عقل اراں و نگاہ داشتن اوس شرح بر نفس خود کہ اولی اراداب شریعت
 فوت شود ذکر آن پیشوائی کا زور و نیالان شہار و حکیم رحمۃ اللہ علیہ
 در تذکرۃ الاولیاء گفت المحبوب و المحب است اطمینان بہ است کیت او اجماع
 و گفتہ اند الوکر است والو الحسین والہ شہداء یہ کہ سہل سیر رہیم مبین است
 کہ تراہ قرآن از نافع روایت کہ اسل ارعہ ادا است املہ و سادات مشائخ و جہاد
 و امام دہر بود از حلقہ مشائخ آنوقت فقہ بودہ و عالم بہر ہندہ او دصہا سے
 دستج الاسلام گفت کہ رویم خود را شاگرد جیب میموزان یا راں و نیست و تیرا وسے
 دس موسے ار رویم و دستدارم کہ صد از صبا لہول کشف المحجوب صاحب کمال
 عیدد اراقرآن وسے و تذکرۃ اولیاء است و برہم سداؤ و طانی فقیہ النقا او
 و صاحب و راست دہمت بود و اندر ماہم تفسیر و قرأت جملی او در اہم و در آخر عمر
 خود را در میاں دنیا و اراں بہنماں کرد و او را تقاضا یہ است اند طریقت فی السع
 میسے و سماح جیاسے کہانی کہ از انظار الواحدین نام کرد کہ مس غنہ اکہم یکرا و انما

عشر اشراک و کافر و کافر

وگفت که منی حال من دین و عبادت و نیا و لیس و بصلح لیس و الباری و لیس
 چگونه باشد حال کسی که دین و عبادت و نیا و لیس و بصلح لیس و الباری و لیس
 بود و خلق رسیده و نه عارفی بود و از خلق که مرده و این اشارت بعرب نفس کرده از آنچه درین
 نفس بود و در میان نفس بود و این نام کرده اند و متاع بخت آرزو و زرش شریعت است
 هر مرد ایشان را و اگر چه بتدریج باشد و از ایشان و نیندار باشد و هر که بر خلافت ایشان
 اگر چه و نیندار و متقی باشد بیدیه بود و این آفت و زمانه نازیک دیگر شایع است اما آن پیر و کجی
 روزگار سائل اشارتی کرده است و نیزه و البود که در احوال او را با و باز گذاشته باشد
 تا از وصف از خود و عبارت کرده است و اضماع و صفات خود بداده و بفرمایند
 ابو عبد الله خفیه که یکدیگر از دیده من کس ندیده که در توحید سخنی گفتی چنانکه رویم و سبیل
 رویم عن التصوف فقال یزید از منی الامتیک شیدا و لا بلک و قال الضیاء التصوف یک است
 بین شکیمن خود را در دنیا دارن پنهان کرده اما با این شغل محبوب نگاشته چنانکه در باقی مشغول رویم
 فارغ و در فروع حیات مذکور است که رویم گفت مکره قدیم الصوفیه و کمال فقه فی شئی مما یشققون به
 نزع الیک کوز الایمان مکره یا بر و حق کسی رویم را چنین گفته بود و از ان احتشام و لباس
 گفت بدان منم که با شما بر سر بر بندم و بیازار بر آیم و با کس ندارم ابو عبد الله خفیه
 بوسه شد چون باز میگشت رویم دست بر کف و سه نهاد و گفت ای پسر بوی بل الروح
 فلا تشغل بمرآت الکنوفیه گفت این کار جان فدا کردن است نه مرآت مرآت صوفیان
 مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت بذل روح نه آن بود که نیر استومی تا ترا بکشند آنست
 که باشد تقاسم بر جان خود و منافعت و رنگیری جان و تن و دل و سر کار او کنی و بهر منست
 بر خود باقی کنی نه که هیچ رنج که از و بهر رسد شکایت گیری و سئل رویم عن الامتیک فقال
 ان یشتر حش من غیر الله و حق من نشک گفت رویم علامت انس بحق سبحانه آنست
 از آنچه مشیم بهر خیریت است و حش باش تا که از خود و سئل عن المجته فقال الموافقه فی

و از طهارت نماز شوی آبروی رود و بای و بیدار و با حشید نور می و ابو حمزه و موسی و با آنان که در شب
 ایشان بودند از شایخ قدس الله سرار بهم صحبت داشته و در شام با ابو عبید الله سلامی از بغداد دست
 آمدند و بقیه گشته شیخ سر بیان و صوفیان ایشان بود و از شعرای صوفیان گفت علامه اعظم
 قاسم بن العبدان شیخ بکمال انقیاد و بی نشان براف حق تعالی را ایام مشغول کن پندار بجای کرد
 مانع بود بحسب آخرت و هم که گفته اند تخریج من کتیک لم یخل فی حد الحجة و رد و ضم شوال
 سیزده صد و بیست و یک و فارغ یافت و در آن روز که آن پیشوا در آن انصار
 محمد جری رحمة الله علیه در قرات است از طبعه الله است نام و سه احمد بن محمد بن
 و گفته اند حسین بن محمد و گفته اند عبد الله بن یحیی از کبار اصحاب بنید بود بعد از بنید و یار کجا
 بنید بنشانند از بزرگی و سه از اولیا شیخ قوس بود و در طاعت اوست و بود تا بعدی که بنید
 با مریدان خود گفته بود که این ولی عزم است و سه بحال در مکة مقام کرد و غنفت سخن
 نکفت و پشت باز نمود و پاسه دراز نکرد و می گفته التصوف عنوة لا صلح تصوف بصلح فاجدا
 بجنگ بستانند بصلح شیخ الاسلام گفت که تصوف بطلب صلح نیابد که آن قهر است
 آن تیر است چون برق از نور اعظم که از بالا درآمد تا که اندازد و آنکه طالب است از وزیران
 است و آنکه اهل است اگر چه گریز است آن بوسه شتابان است و هم شیخ الاسلام
 گفت آن جنگ است که میگریزی و آن بتوسه آویزنده است که دست بان بمنزلی و
 در دست نمی آید آنکس که این سخن گفته از چاشنی گفته و بعیان بگرفته نه از علم میگوید از علم
 سخن نیاید و سه با سهل عبید الله شتری در سال هجری در جنگ فراموشی بمرده در
 و عشره و قیل رابع عشر و ثلثه در و شیشه میگوید من آن سال بان مردمان بودم از دست
 قرامط بحکم چون بر فتنه باز آمدیم بنزدیک قافله تا که خسته را آب هم با نظاره کنیم که حال ایشان
 میان خشکان می گشته ابو محمد جری را دیدم قدس سره میان خشکان افتاده و سال و سه
 در گذشته بود و گفتم یا شیخ دعا کنی تا خدا را تعالی این بلا بگرداند گفت کردم مرا جواب داد

طیبه و الطاهره

کہ ان کچھ خواہم دروس گفت دیگر مادر اس سخن را بر دست گردایا ہم ہر کسب اسے بر آورد
 و عایت وقت رضا و سلیم است یعنی دعای اس را بر دل لایا بد چوں آمد رضا نامداد
 فعلت مک حاجتہ فعال انا عطا س مجتہ ہا ہر حاجتہ و اید اس اسیر مضر الی فعال
 ہولاء اعطاس فاما ترست لاکان ہدانا ہا اتمہ خردی و ات جمہ اللہ راحۃ دینی
 حوں حققالی ربدہ گردا ربدہ راناد از تو پیش و سے ہر گرمید و ہم دست گمستہ حوں
 علیہ السلام نظر کرد حتی حق را دید باقی حق میرماں و مکان را و صاف او جو گشت با ہم
 حق حل علا ذکر آن ملک المشائخ با اتفاق و آن خطیب ابدال را با تحقیق
 و آن فضا و متقداد خانوادہ چہستان ابو اسحق شامی شامی جہتی
 رحمۃ اللہ علیہ کہ مادشاہ عالم بیار و سلطان دار الملک را ر لود و حرقہ ارادہ سازد
 خواہ مستاد علو دیوری کو سید در سالہ ہمارہ سلسلہ اصل ہم در سلطانہ ام
 بیولید کہ و سے ہم بسبت ارادت ار ولایت شام در بعد اورسیا و ہم مذکور خواہم بخور
 ست خواہم رسیدہ نام داری گفت الواسحاق سامی گوید خواہم رہ را ر امرورہ
 الواسحاق جیتی خواہم کہ حلان جیت و دیار آل از تو ہدایت یاسا ہر کہ در سلا
 ارادہ لود را بد آہما میرا قیامت جیتی خواہم بعد از تربیت الواسحاق را بحیث
 ارار و ر مار خواہم کال جیت پیدا شد و لقت سے تمزید الدین است صاحب
 مرات الاسرار سیر الاولیائے آرد کہ خواہم الواسحاق جیتی در ماتہ شغل
 مکاشفات کو سیدی و صورت صحرایہ را بر ایہ خود مساختہ لود ما خواہم ارکامال حال
 مطلع شود و اس مقام بسی بلند و نزدیک اس طائفہ صاحبان الاسرار سیر الاولیائے
 سے آرد کہ حضرت خواہم الواسحاق جیتی قدس سرہ بعد شمس با ہم عشت رذائل کردنا
 و در حالت افطار زیادہ ارسلہ لقمہ تامل لہرمودی و کعتی و رجوع کام نمک برود
 اس و کر سگی و ر سگی و شکی کار ہمہ دنیا و اولیاست و در کر سگی لذتی یا ہمہ ہم

مشا و خانوادہ چہستان

چیز نیا نمیدانم بر آن خواب خواست که می‌باشد و پهل روز استخاره میکرد و آواز آمد که علود دست بکشد
 روز چهارم در شب بعد از چهل روز چون بخدمت علود بنودی قدس سره پیوست هفت سال موافق
 فرمان حضرت خواب در خوابات ششصد و یک لاله الا الله اشتغال نمود و درین ایام بعد هفتم طی
 احوال میکرد یعنی بعد از بیست و یک روز بیاچه چنان و پاره آب دست میبرد تا با لطف آواز داد
 که ای پادشاه بیا به ابواسحاق تمام شد و بمرتبه اعلی رسید خرقه باد و پوشان و بجای خوش
 بینان در آن حضرت با پیر خرقه خلافت پذیرد و عتایت کرد و خلیفه نمود ساخت مهر داشت
 آواز داد که ای ابواسحاق تو قبول حضرت ماضی پس همچنان شد و بسیار کس از چنین
 تهریت وی بمنزل کمال و تکمیل رسید و هم از دوسه سده آمد که خواججه ابواسحاق شایسته
 چشتی قدس سره سماع بسیار شنیدی و همیشه در سماع مستغرق بحق بودی و هیچ یک
 از ملایمه سماع مخال اعتراض داشت و هر که در مجلس سماع حاضر شد
 هرگز بگوید مصیبت نگشتی و از تاثیر وجد و سماع حاضران را نیز وجد و ذوق پیدا آمدی و
 در منتهای کمال و سیر قفس برخواست و در دیوانچه مجلس درآمد و هر نوع مریضی که در
 دوسه درآمدی در سماع شفا می‌گذاشت و باقی و لیکن ارباب بنیاد و امار در آن مجلس سماع
 راه ندادی و اگر ایان خودی صاحب گشت در آن حال حاضر میشدی تا آنکه دنیا گشتی
 و اگر بگوید بگوید بیمار شادی که چون دوسه سماع در سماع پیش از دوسه روز پاران جبار
 جنر میگوید و در آن روز طایفه میداشت و قوالان را نیز نائب نمیداد و در صراحت است
 و طایفه خواجگان خیریت است که از دوسه سماع و در شهر و قریه خواند کنند و خلق
 بخت شش آید و در آن روز در آن روز بار شد از آن روز و مانند همیشه در باطن گوشه
 و در هر روز که در آن روز در آن روز رسید و پاشد در آن بنای است حکم
 یا شست و از دوسه سماع را در آن راه دهند که شایسته کار و تعیین مذمب صوفیه است
 و یا شست و از دوسه سماع را در آن راه دهند که شایسته کار و تعیین مذمب صوفیه است

توجه تمام کند و سماع و اهل سماح را عینیت عریضه آمد و در سران و در رگال نشوونما
 گسند و هر قوم با وجود بهتر و اسد و ما هر روز راه صالح نصیحت آمد و همیشه بطریق وحدت و نزد
 دایم و جمال احدیت را در چش کثرت مساهله کند تا دل مرید را مرا قه لا موجود الا الله فرماید
 که اراکان حقیقی است و هر عبادت که بر خود مقرر کند مالک آن آراء و ارباب کند و دائم مسب
 و مدبوس یعنی جامع میان سکرو صحو مات و در اصل سرب آیتان عشق و انکسار و در
 و ایثار است و در کلمات است که شیخ الاسلام گفت من کس را ندیده ام قومی سر در طلبی
 ملاست و تمام تر از اراحمه شبی و حیثیتان همه حیا بود و مدار خلقی ناک و در رباط ساداس
 همان و همه احوال انسان باطلان و ترک را نه و بی هیچ گونه سستی روانه استندی در
 سریع تا انتها دل همه رسد و کلمات است که توحه ابو اسحاق بسیار برگزیده است و از
 شیخ علو و موری است و القصه حقیقت رسیده است و حواء الوهم ابدال که مقدم است
 هست بود و محبت و راد رافه و از شیخ عاقل است که توحه اوده سفر کردی که
 و در صد مردم شتم سه لطفه العین بران سرک سیدی و قهر الواسحاق و عکله است
 از ملا و شام و مراب است که تاریخ و فائش چهارم و پنج الاحمر است اما سه و فایب نظر
 ساده و لیکن اطمینان مالت بود و لقولی در سه حسنه و است و نه بوده رحمة الله علیه و کمال
 قادر مان و آن صاحب است ولی و قطب اواراد الوکر بحسب رحمة الله علیه اربطه بالحد
 مام و سه حصص یونس است و گفته اند و کف من حصص و گفته اند و کف تخذرو و رقر و سه
 و بعد از حصص یونس نوشته اند شیخ الاسلام گفته که سه مصرع است بعد از آن و بحسب
 حیر السامح تونه ساکر و حمید بود و عالم بود و مقف و مدکر مجلس دی مذهب مالک و دانش
 و مویا حفظ کرده بود و دید و سه صاحب الحجاب خلیفه بود و فی طبقات السلمی است و خراسانی
 تعداد منی النساء و المولود و اصله من شهر و شده من فرغانه مولیده که مایل سافره که در
 خراسانی بوده نشوونما و ولاد و سه و در فخر ادست و اصل او اراش و سه و فرغانه است

جانبه گفته است لا تنفذوا الی ابی بکر الشبلی بالیین التي تبتلوا بعضکم الی بعض فانه یبین من یجوز
 انکاد نکیند بالشبلی بخشمی که بآن یکدیگر را می بیند زیرا که او چشمیت از حیثی ان باتعالی که در سه
 سیمانه در مرتبه فوق ناظر است در اشاد و بوسه ظاهر این کلام یعنی است بر سلسله تو حمید و چشم
 گفته لکل قوم تاج و تاج هذا القوم شبلی هرگز و سه را افسرست و افسر این طایفه شبلی
 و دوبار در بیمارستان بوده شبلی گفته الحمد لله بحریة القلب لا غیر یعنی آزادی آزادی
 دل است از قید تصرف غیر حق سیمانه و هنر این نیست در کشف المحجوب است از بزرگان مشایخ
 بود و در اشارات لطیف و معنیه است چنانچه یک گوید ثلثه من عجایب الدنیا اشارات
 الشبلی و نکات المرنش و حکایات الجعفر و س از کبار قوم بود و سادات اهل نظر
 و تعلق ارادت بچندینود و بسیار س از مشایخ یافته بود و از و س می آید که گفت در معنی
 آیت قل لیس منین یفصو امین ابیهم اخی البصار الرؤس عن المحارم و البصار القلوب
 محاسن الله تعالی بگو مومنانه از چشم سر نگاه دار و از نظر شهوت و چشم دل نگاهدارند
 از انواع فکرت بجز اندیشه رویت پس متابعت شهوت و ملاحظه محارم از غفلت است و معصیت
 همین مر اهل غفلت را آنست که از عیوب خود بی اهل باشد و آنکه انیجا جامل بود و انجام جامل
 بود من کان فی هذه غفلی فیه فی الاخری فیه غفلی و بحقیقت تاحق تعالی ارادت
 شهوات از دل کس پاک نکند چشم سر از غوا مض آن محفوظ نگردد و تا از ارادت خود ببرد
 کس است اثبات نکند چشم سر از نظاره غیر محفوظ نگردد و س گفته ر و س
 در بازار آدم قوس گفته که هذا مجنون گفتتم انما عندکم مجنون و انتم عندی احمق
 جنونی من شده الحجة و صحتکم من قوة العقل فزادنی الیه فی جنونی و فزادنی الله فی
 صحتکم یعنی من نزد شما له این ام و شما نزد من بشی مجنون من از شدت محبت
 است و صحت شما از قوت غفلت پس غاف و جمل و دیوانگی من زیادت کند
 تا قربت بر قربت زیادت کند و در شما بشی س زیادت کند تا بعد بر بعد

ریاوت که اس دل از غیرت بود و لغت از تذکره لایا که استع حیدر و موم که س طاعت و ذکر است
 گفت کل من و کل طاعت و هم طاعت که مکار یک مائی الشکسند به قطره حو که بر ش
 میجک لیس الله میت و طاعت که نه سیر می تیش و س بر اس ار یک طرف حیدر
 از طرف دیگر آب پیرو س آمد لیس اصحاب را گفت اسے بر عیاں میگویند که در اول اس
 سوق دایم حیرا اردنه سما اتک رواں بیت لغت که س حیدر متلی را گفت که چگو
 خدا بی عالی ریا د کسی یوں صدق و ابلت یا د کردن او داری گفت بخار س خداں ما د کم
 که او را تحقیق ما و کند شح حیدر و رد و هیوش متلی گفت نگارید که بر دگاه
 حاجت بود و گاه ماریا به دهم در لغات است متلی عبد الرحمن جزا سالی را گفت با حراسانی
 ال راب سراسلی احمد یقول الله قله فقال فعلت و ما آیت التلی لوما یقول الله
 قال محو اسلی مفتیا علیه که اسی جزا سالی هر کسی را دیدی هر متلی که گوید الله در حواس
 هر که متلی را به یام که گوید الله یوں جس گفت متلی در و س در افتاد و هیوس مدانی
 دو احوال دار که متلی را دیدیم و موم که متلی را در ماں بدیدیم عبد الرحمن جزا سالی گو
 که تحس در سراسے سلی آمد و در و سلی را در آمد سر سبه و مار سبه گفت که احوال است
 متلی را گفت سیدی که مات کا و افلا رحمة الله لعی نفس متلی هر دو مکر برین حمت مکار
 سنی عالی و بر استیج الاسلام گفت که و س خطاب کهر نفس جو دیگر دقتی حاسے
 در حاه و سے لود در افتاب مگر بیت دید که بهر و سار و یک است گفت وقت ما را
 رحاستند که مانو دیگر نگذار بد متلی بحدید و گفت چه گفته اس س است الیوم من
 عتیقی صلواتی فلما ادری عذائی من عذائی ما عذکرک سیدی اکللی و تشری
 دو حمتک ان رأیت شفاء دانی یعنی و اموش کردم درین وقت از حمت اسلامی
 عشق ناره خود را و ما را در ارشاد نگاه مساحم فدکرک الخ لعی ما د نوای خواهم من خوش
 دانم این صفت و و س ترا اگر موم شفاء در دمن است حوای خواهم حیدر شند متلی

سخن بی پرده گفتن آغاز کرده است نامه نوشت که سخنان من در گوشه انجمن لک شود گفتند بودم
 از آنرا سر بر سر بگوئی در جواب نوشت که شما خود فرموده بودید که این امر از پیش غیر می بود این
 گفته و الحال در نظم من غیر مانده است انا قول و انا استمع بل فی الدارین غیر می از وی پرسید
 که کدام چیز عجیب است گفت ولی که خدا تعالی را بشناسد و در سعادتی شود و دینوری گوید
 که دین بیاری گفت مراد خود و دیر و ضو دادم و تحلیل لیس فراموش کردم زبان وی گفته
 بود دست مرا گرفت و بمیان کف خود آورد و جان بداد و بهم دست گوید بعد وفات شبلی
 گفتند در فلان موضع مرویست صالح که غسل مردگان میکند سرگاه بر خانه سرفتم
 و آیه دین دم و گفت السلام علیکم از درون خانه بگفت شبلی بفرمودم که می آید
 آمد و دیدم همان مرد بود که در راه مسجد پیش آمده بود و شجب گفته تا الله الا الله گفت تعجب
 از چه میکنی سبب را گفتم پس سوگند بر و دادم که تو از کجاستی که شبلی مرد گفت
 ای نادان از اینجا که شبلی دانست که دیر امر و زیامن کار نیست قبل ازین در در جمعه
 شبلی گفته مسجد جامع میر و دیم و حقیقت بر دست بگیر کرده بود و میرفت بگیر گوید ما در راه مرد
 پیش آمد شبلی مرا گفت ما را فر و اباین مرد کار نیست پس نماز گذاریم و بخانه آمدیم
 فوت شده هشتاد و هفت سال عمر و بود در سنه اربع و ثلثین و ثلثه هجری
 از نوید راه ذی الحجه رحمة الله علیه در پیشوا دکان و شیخان ابو محمد الشیرازی
 خفیف رحمة الله علیه الشیرازی قدس سره از طبقه خامسه است تا نام وی محمد بن
 خفیف بن اسفکشار القصبی است بشیر از بوده مادوی از نیشاپور است در وقت خود
 شیخ المشایخ بوده و در شیخ الاسلام میخواند شاگرد شیخ ابوطالب جوزجانی
 و رویم را دیده بود شیخ الاسلام گفت هیچکس را و علوم ظاهر علوم حقائق چندان تشنه
 نیست که دیر اعتقاد پاک و سیرت نیکو داشته شافعی فریب بوده و شیخ الاسلام گفت
 که از و و سخن دارم که گرایش کند که باز گویند یک آنگاه از و پرسیدند که تشنه است

شیخ الکاز و شیخان

گفت و حوّه اللّٰه من العلة ویکراکما روئے رسیدند که عبدالرحمن اصطخری در اسلام
 است یسود و قاسم با دگفت یجفت ممس نقل ماغایه گفت یستود تا اراا که در کس
 و سیم بر دما را مار و حوّه سیکتر گرد شخ الاسلام گهت که در حوّه لدت مود و در حوّه
 سکتست و صدست نو که در اراا حواس مرد مات و اشد نیایوه سکه اید با سلی
 و کرا و کما تا ما متئل لی لیل کل مکان یعنی مستوا هم که در کوه و اراوش کم بالخطه بر عالم
 لیکس نتوام حیر و س طرف که ارم اراا طرف سلی متمئل و متصور سگرد و ساجف
 کشف المحجوب بود ملک وقت حوّه در سونف و عالی طمس از لصف و لطف الو عیال
 محمد بن حنیف رحمة الله علیه امام زمانه حوّه و در الزواح علوم و در حقائق میاا سانی
 اندر نصاف پیدا است و در گار اس عطا و سلی و حسن بن منصور با قته نو دیکه
 یعقوب مهر جوری صحت کرده و اسفاد میگردد و ا روئے سکه اید که لطف الو عیال
 عن الطبیقة یعنی بوجید اعراض کردست ارا طمع ارا پنجه طلیا بع حمله محجوب انداز ارا ای
 بلغالی و امیا سهای او و ویرا آت ویرا ہیں بسیار است و در مرات الاسرار اس حواس
 حمید و محمد و دم و محمد جری و اس عطار و حسین بن منصور و عمره اکثر مشایخ را دیده نو
 و مرید شیخ الو طالب الخا دلیست و در حاسے دیگر او را مرید محمد و عیم نو سست است
 عال که خبر گرفته باشد شیخ مرید عطار در مد کرده الاولاسے آرد عبد الله جعفر محمد
 و در لقت و مدھی خاص دارد در لقت و جماعتی ارا متصوره نو لاند و کسد و در سیر حیل
 نصیبی ارا عوامس حقائق ساحتی و در علوم ظاهر سنی تصیف لطف دارد و آن سطر
 حقائق و اسرار ارا لکه اجداد کسی بدانت و حد اروئے در فارس خلقی نادرینا که
 مد و درست کردی و ادا ارا نامی ملوک نو و در تحریک سنی سهر با کرده نو و وصال او
 یجدان سست که نتوان تمرد و در عیم و تحریر سے و اس عطار و حمید و منصور و جلال را دیده
 نو و در ابتدا و در کشتی مار و هرا مار قل بهو الله احد بنو اند و بسیار لودی تا شالنگاه

ناز کردی و لباس از خود بیرون نکردی و در وقت او پیرسے بود از محققان اما از علمائی طریقت
 نبود اما بزرگ بود و در لباس بودی و او را محمد ذکری خواندندی و هرگز مرقع نبوشیده بود و از عبد
 خفیف پرسیدند که شرط مرقع چیست و پوشیدن مرقع کرا ستم است گفت شرط مرقع آنست
 که محمد ذکری در میان پیران سید بجای آرد و ما در میان پلاس نمیدانیم که بجای تو انیم آورد یا نه
 و او اخفیف ازال گفتند که شب غذاے آورد و در وقت افطار هفت مویر بنفش نبود و یکبار
 بود و یکبار پنج و یکبار بیست و یک خادم را گفت هفت مویر بیار خادم هشت مویر داد و تا بخورد و
 حلاوت طاعت بر قاعده هر شب نیافت بد آنست که مویر هشت بوده است از خادم
 سوال کرد خادم گفت ووش هشت مویر آوردم گفت چرا گفت ترا عظیم ضعیف دیدم دلم در گرفت
 گفتم تا راتوقی پیدا کرد شیخ گفت پس تو یار من نبوده دشمن من بوده که اگر یار من نبوی
 شنش آوردی پس او را محجور کرد و خادمی دیگر را بخدمت نصب فرمودی گفت در ابتدا
 عزم حج کردم چون بغداد رسیدم چندان پندار در سرم بود که زیارت خواجہ جنید ز فرتم
 چون در یادیشدم حسنی و دلموی داشتم تشنه شدم چاهی دیدم که آهویی از وی آب
 میخورد چون بسجاه رفتم آب بجایه فرد شد گفتم الهی عبد الله را قدر از آهویی کمتر است آواز
 شنیدم که آهوی دلمو رسن نداشت اعتماد او بر من بود و قتم خوش بشد و دلمو رسن بیندشتم
 و روان بشدم باز او آو شنیدم که یا عبد الله ترا بخیر بیکروم تا صبح کنی اکنون باز گرد و آهوی
 باز گشتم آب بر سجاه آمده بود بخوردم و وضو ساختم تا مدینه حاجت آب خوردن نشد چون
 از مکہ باز گشتم و رجاء بغداد رسیدم روز آدیند بود چشم جنید بر من افتاد گفت اگر صبر کردی
 از زیر قدمت آب بر آمدی نه است از دس که گفت یکسان بودم بودم روزی بصورتم
 ریحانی را دیدم که بیاورد و چون خیالی بسوختند و خاکستر او در چشم کوران یکشیدند وینا
 میشدند و بهاران میخوردند شفا سے یافتند عجیب استم آن شب پیغمبر صلی الله علیه وسلم
 را بخواب دیدم گفتم یا رسول الله اینچہ میکنی فرمود از بھر نو آمده ام گفتم یا رسول الله

ایچہ جاست رسول رمو کہ اس امر صدق و دراضب است کہ باطلست اگر در حق بود حکومت
 نہ دوہم در لہجہ التسمیہ کہ اگر طبع ثالثہ و بعدا دیسہ حاوہم ابراہیم خواص است و در سماع میں
 ا دیار سہ عشرین و ثلثا و ما حید و لوری و مروان الطغہ صحت داستہ می ار حید
 رسد کہ دل کی خوش شود و حید گشت آلف کہ او در دل بود و ما ظہر و حاضر شرح الاسلام
 گشت کہ او سخن باحوال مردان می گفت در دل یاد او و محرو و صحت او بود و وار و دار
 کتافہ و یو مساس التمس الزاری الوالحسن الحسن الدراج والوالی
 و طاہر مدسی والو ظفر و مشقی و عمر الشان یسار مساح مرزوق بودہ سبح الوجل
 حمیف گفہ است کہ الوطالمہ سیرجس علی الحسنہ روح رحمہ اللہ علیہ راسما حید بود
 سہراراء و علت شکم داشت متنازع گفہ کہ حدیث او را کہ احتیاد میکند میں اسرار کرم
 و یس ہر سہ اسامیہ ہمدہ مار بر میخاست سکے ارستہا التسمیہ بودم و ثملی ادب
 گشتہ بود و چشم میں کرم شد مکارا و ار دادہ بود تسمیہم و دیگر مال و ار داد بر حاسم
 و طشت غش بر دم گشت اسے و زند و قے کہ حدیث مخلوق را ہیچ خودی بیکو تو
 کہ حدیث حاتم اچلو نہ کالوالی آورد و ہم گفہ است کہ دے غایت بودم او ار داد
 کہ شیرازی میں تسمیہم و دیگر مارا و ار داد و گفہ شیرازی میں لعک اللہ میں شائم
 و طشت لوسے بر دم ملی و ہم ار شیخ عبد اللہ رسید کہ تو ان لعک اللہ ار دے
 چون تسمیہ می گشت چون رحمت اللہ شیخ الاسلام گفہ فلاح ناشد مدی می را کہ دل
 او ستاد و پیر کشیدہ ماتد و فحائے دے بخورہ باتد و لعک اللہ و لشندہ شد
 و بر حکما اللہ برد استہ بود و بد و نا کامی ریدہ مگنہ ماتد دے ار خود سہ ہمد
 کہ لا یفلح است و پیر دمی یا بد مرد بے پدر حناں مستورۃ ولا یفلح ماتد کہ دے او ساو
 دے پیر شہ آوار طر گشت آمد شیخ الوطالمہ گفہ شیرازی ایچہ آواز بود عبد اللہ
 نصف گفہ کہ میں در شمار دمی یک با قاضی شک میجویم و ہر روز یکم سے آورم آلکون

نورده باقی آورد ام در ایسی شیخ ابوطالب گفت: ششیر از بی این را باز دارا نمی بر افتاد
از ان افتاد که با الوحسن مزین در دعوت حاضر شد هم بر بریانی بر مانده آوردند و من غم داشتم
که بریانی نخورم دست از ان کشید و دهم ابو الحسن گفت: کمال آفت یعنی بخوبی آنکه خود را در بران
بینی گمان بردم که حال خپالست که یکا یک یک لقمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بر
رفت و من از ان وقت هر روز باز پس ترسمه روم شیخ الاسلام گفت: یعنی ویرا بوشش
و استنار افتاد که ایمان دسے معائنه بود ایمان تو شهادتست و ایمان عارف مشاهده و ش
عبد اللہ خفیف گفته است: هیچ چیز نیست مریده از ایمان مگر تراز و ساه نفس در رخصت بین
و قبول تا و بلا ت دهم شیخ عبد اللہ خفیف گفت: که اول مجلسی که ابوطالب ششیر از داشت
پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته آمد و دیگر کسی نشست و من پہلوئی او بودم
بمردم تار نیست و گفت: بنید انم چکویم گنگاری ام میان کنه گاران دیگر نیست و مردم
را بگریامند و فریاد و گریه از مجلس برخاست ویرا قبول عظیم پدید آمد که خاک قدمها و بی به
مشغای بیمار ان میگرفتند بعد سببی واقع شد که هیچکس بوی التفات نکرد از ششیر از بنسار
آنجا بهم با و التفات نکرد از آنجا با صنفان رفت من بلی سهل چیزی نوشتم و شرح محل و
مقام و سے کردم و سے بعلم در نیامد و در باره او سخنان گفت علی از و سے اعراض
کرد از آنجا بکوهستان عراق رفت بهمدان در آمد ابو علی و ارجی عامل بهمدان بود پرسید
که حاجت تو چیست گفت: ادا سے دمی که دارم ابو علی ادا کرد پرسید دیگر چه حاجت داری
گفت: در فلان موضع بر اے من با ملی بساز بساخت با آنجا در آمد و آنرا سیاه ساخت
و پلاسی سیاه پوشید و در آنجا سے بود تا از دنیا برقت بعد الرحیم صلواتی رحمة اللہ
عیلہ کنیت و سے ابو عمر است سفر حجاز و عراق و شام کرده بود و بار و نیم صحت داشت
و سهل بن عبد اللہ ششمی را دیده بود و طریقت و سے ستر و اظہار شطارت بود و اما
شاطر از سے پوشید و سگان داشت که پیشکام بر سیم بود و کبوتران نیز می داشت شیخ عبد اللہ

حقیقت گوید حوں ریم در آمد مرا حال عبد الرحیم اصطخری سوال کرد گفتم در بین سالها
 از دنیا رفت گفت خدا روے رحمت کما دالمسی اریں قوم کو نه گام و عیال حضرت
 ا دے صار رس بد م الویکر اسکاب رحمہ اللہ علیہ شیخ ابو عبد اللہ حقیقت گفته است
 کہ الویکر اسکاف ہن سال رو رہه دامت حوں وقت رخ آمد یارہ چہ تاب کر کرده
 و عیس دہاں وے رود آرا بعد احوال و دروہ ریت ملی س تلویق رحمہ اللہ علیہ
 شیخ ابو عبد اللہ حقیقت گفته است کہ سال ملی س تلویق و یکے سخن میگفت مست ملی س
 گفت من مردے سے ساسم کہ مر کر کو ہے لود دآں مرد وے لود کو د ویت باز شد
 و آب بر دیگر کوہ لود در رار آں جو اسب کہ طهارت کد ہر دو کوہ سر فراہم آورد دماے
 خود ازیں کوہ رآں کوہ ناد و طهارت کر و مار کرد ارب الوالصحا کہ حمہ العبد علیہ السلام
 حقیقت گفته است ارب الوالصحا کہ تنیدم کہ گفت رما م حواء لستہ لود و م المسرا دیم
 کہ در کوہ مگد س گفتم اے ملوول اسما چہ مکی یای اریں رد اشب دمام ہر آ
 در ہم افتادیم سیلی مردے روم و در امید احم و ازاں سالما گد سب مر اللطاف حج لود
 کوئے رسیدم کہیل لستہ لود ناگاہ بیر می دیدم کہ آب در آمد و شربت سے دآں
 آں بیر ماے خود بر کار رما د و ریت من در ماں آئی رسیدم آب رین بنکر کرد و حق
 در آب سے مرد ما خدا تعالی اعاس کرد و مرا آب بر کار ما داحت آں پیر ایسا دہ لود و
 مکر د حوں ردول آمد م آن بر گشت حوں دیدی یا انا الصحا کہ کہ دی کہ ویکر اسبلی
 زنی شیخ ابو عبد اللہ حقیقت و رسد احدے و تلئس و تلئما نرف ارد و نا رحمہ اللہ
 علیہ شیخ ابو الحسن بن محمد الکاف رحمہ اللہ عابد سے ازاں اسب
 ابو عبد اللہ حقیقت است و شیخ الواسحق کار و نی ہم گویند کہ شیخ ابو الحسن الکاف
 رسیدت اسب آغا من سے جمع شد و شیخ الواسحق مہور کرد کہ لود وے بیر اسب
 آمدہ لود ویرا گفت کہ کو دق واک یکو مہو اند ویرا فرمود تا قرآن خواند ویرا فرمود
 پیش از کار و در بیان

چون فایز شد ویرا از مشایخ طلبید و بشیر از برد و از مشایخ وقت و اصحاب شیخ ابو عبد الله
 حقیق سہل ع حدیث فرمود و باو سے بعراق و حجاز مسافرت کرد و میرکت صحبت و
 رسید با نچر رسید شیخ حسین بعد از ثلثائے ازدنیافت و قبر و سے بر در و حدیث شیخ
 عبد الله خفیف است و در شیراز رحمة الله عليه شیخ ابو اسحق ابراہیم بن ہشیر
 گازرون نے منشأ کار و تیان رحمة الله عليه سے فارسی الاصل و
 و مولد و منشایش نوزاد گازرون بوده و شہر یار پدر شیخ مسلمان شد و ولادت شیخ
 و سائر اولادش در زمان اسلام بوده و انتساب شیخ در تصوف شیخ ابو علی حسین
 بن محمد الفروزی آبادی الاکار بوده صحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیدہ بود و
 گازرون و شیراز و بصرہ و مکہ مدینہ و از ہمدہ روایات حدیث و آثار داشت و در مکہ
 شیخ ابو الحسن علی بن عبد الله بن جعفر ہمدانی را دیدہ بود و ازو سے روایت کند
 کہ ذوالنون گفت علیک بالقصد فان الرضی القلیل الرزق بزی کی بسیر العزل یعنی
 بر تو باد کہ توسط احوال اختیار کنی یعنی بصورت وقت قناعت کنی و طالت یاوت
 نباشی بدرستی کہ رضا برزق اندک عمل اندک را پاک گرداندا از انچه بناید چہ عدم قناعت
 مستلزم افتاد نیست و شہد و حرام و ہر آنہ عمل پاک شائستہ قبول حضرت پاک باشد
 یکی از ذریار یا شیخ ارادت تمام بود ہر چند چہ کرد شیخ ازو سے چیزی قبول نکرد و بیجا
 بشیخ فرستاد کہ ہر چند چہ کردم و از من چیزی قبول نکردی از ہر تو چند بندہ آزاد کردم
 و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ جواب فرستاد کہ رسالت تو بمن رسانیدند و شکر نکوی
 تو گفتیم لیکن آزاد کردن بندگان مذہب من نیست بلکہ مذہب من بندہ گردانیدن
 از ادا ان است برفق و احسان شیخ رضی اللہ عنہ حضرت رسالت را صلی اللہ علیہ وسلم
 بخوابید پس پدید آمد اللہ ما انتصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت انک لا تمای
 او کتمان المعانی دیگر پرسید کہ ما التوحید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ کتمان المعانی

میگفتند از رود بیارن از بزرگی و قاعی عالم و سگ کوید که هرگاه چیزی به من شکل شد می مصطفی را
 صلوات الله علیه و سلم بخوابانید و آن را پرسید و شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوعلی کاتب را
 در هر یک مرید بود که چیرنه بوی داد و دس بهر و شیخ بسیر قبر و گفت الهی یا این مریدان
 واسطه بود و شکر و سبقت و توحید من درست کرد و حق آنکه توحید من ترا درست شد بزرگ و
 که با و سبکبوی کن و سگ گفت که الله تعالی گفته که واصل الینما من یمکن حکمتنا شیخ
 ابو القاسم من صرا با و سگ کوید ابوعلی کاتب را گفتند که بکدام یک مائل تری ازین دو و بفرمای
 بنما گفت با کلمه بلند ترست درجه و مرتبه آن پس ابن دو بیت بر خواند و دست بختارالی
 جانب الیفی اذا کانت العلانی جانب الفقیر دانی الصبار علی ما یخون منی و شک ان الین
 اثنی علی الصبر و یازدهم شعبان سنه سه صد و چهل و شش و نزد بعض بنجاه و شش و ن
 یافت در مصد فون گشت و ذکر ابو بکر الشومی قدس سره المحدثا علیه
 و ذکر محمد طبرانی رحمه الله علیه در تفحاش نام و سگ محزون ابراهیم الشومی الشوی
 ست بشام بود و کشته شد که شیخ محمود احمد کوفانی ویرا دیده بود و توفی به شش فی ذی الحجه
 سنه ست و ثلثمائه شیخ الاسلام گفت که و سگ شیخ گفت که ما را کسی باید که چیزی بنما
 الحی جستن یا قند شیخ ابو بکر یحییان طلب میکرد از پس که و سگ بگفت که گفت ای شیخ
 کس نمی یانیم اما دین نزدیکی برنامی ست مطرب اگر بایه تا یاریم آنکس لطیف گفت شیخ
 گفت باید برید و بیارید و رفتند و ویرا آوردند چیرنه خورده بود و ویرا بنشانند و و سگ
 بنما و القوم اخوان صید فی بنهم من الموقر لم یبذل بسبب الابیات کار
 بنماست و نیکوئی و خوشی وقت همه کس خوش گشت و شیخ در شورید چون قانع شدند
 از سماح مطرب را قذوف افتاد بر سجاده شیخ فی کرد پیر گفت هیچ گوید یحییان نش بسجاده
 و بیچید و پیر کنده شود و چاسه و دیگر خواب کنی چون زود شد مطرب بهوش آمد خود را
 در سجاده و بیچید و در صند قبل او بنیته نخیه ماند بانگ بر آورد که از بر خدای ابن چچا

بود مرید ابن محمد عبداللہ الطبری است و دوسے مرید ابو محمد جریسے صاحب کرامات تعلیم فرما
 تیز بود و قبلہ و غوث زمان خویش بود و تازندہ بود ہمراہ حلت لبسے بود و سبک گفت ابن
 بار از ما رخسار خرقانی افتد پس از دوسے با خرقانی افتاد و پراگشتہ کہ شیخ سلمی طبقات
 کردہ مشائخ را گفت نام من در آن میانیاوردہ گفتند کہ گفتہ ہیچ نکردہ و سے امی بودہ
 اما کلام و نمکناہ عالی داشت یکے از انئمہ طبرستان گفتہ کہ از افضال خدا یتما سے یکے نیست
 کہ سے را بنی تعلیم چنان کرد اند کہ چون مارا و راصول دین و دقائق الوحدہ چیزے شکل شود
 از دوسے برسم و ابن ابو العباس قصاب است شیخ الاسلام گفت کہ دوسے در ایام
 سن بودہ است ہموارہ با شیخ عمومی گفتیم میخواستہم کہ سہ پیر از یار ت کہم شیخ ابو العباس
 را بابل و شیخ ابو نصر اینشاہ پور و شیخ ابو علی سیاہ را بھر و وی میگفت کہ من بہار
 میخواستہم رفت ترا بخود بیرم او خود بھر و روزے بنود لیکن بہر پوستہ کس می آوی
 از نزدیک و سے بخانقاہ شیخ عمومی من احوال و سے و سخن دوسے پیر سیدہم ہمچین را
 احوال و سخن وی چنان معلوم نیست کہ مرادی گفتہ کہ وقت کہ میاست شیخ احمد
 کوغانی گفت کہ ہمہ شب فریاد میکرد می و سخن میگفتے با خرمی گفتن با یکی شمی کچھی
کمشلاہ شمی یعنی باقی شمی شیخ الاسلام گفت کہ ابو الفارس کرمانشاہی
 کس فرستاد و شیخ ابو العباس کہ اینجا قحط افتادہ ست دعا کن شیخ سیدی اسحاق غریب
 و یاران آمد قحط برخاست شیخ ابو سعید ابو الحیر گوید قدس سرہ کہ شمی نزد یکے
 شیخ ابو العباس درآمد و زوی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت نمی بینی کہ چہیت کہ آن نماز کرمان
 است اسیر قصابی بود از پدر قصابی آموخت چیزی با و نمود و ندویرا بر بود بد بخت تاجندہ پیش شمی از زبان
 یکے از کلمہ سیدہ از مدینہ بہ بیت المقدس تاخت بہ بیت المقدس خرابا و نمودند شیخ ابو العباس نماز سیکہ کرد
 وقتے نماز میکرد سیکہ از درویشان در زنی کرے میکرد و جامہ مید و خست ہاننا
 تکلف مید و خست ہرزمانی کہ شیخ الاسلام نماز یاد دمی اورا دید می کہ ہر روز نماز

كبر راسه مایه لودی مار میگردی سنج گفت است نصیحتی است نصیحتی بوس مستی که
 آن راسی رستی ذکر الو یعقوب التوسی رحمه الله علیه در لغات است حضرت
 رسالت ماه صلی الله علیه وسلم بر حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه وی سر کبیل را
 دومی سر عبد الواحد بن رید و دومی سر الو یعقوب التوسی رحمه الله علیه امام دومی
 یوسف بن مهدا است او ساد الو یعقوب کمر حوری است او قدما می مساح است
 عالم نوده است صاحب اصناف در نوره و در امله که شهرت در چهار و سگی
 نوره دار نوره قدیمی ترو قفل کتابش حای الدیار دیا رسد و سگی کعبه هر که علم نوده
 نگوید تکلف متکسر سنج الاسلام کعب هر که علم نوده گوید تکلف او در متکسر و هر که
 سخن گوید و در هر وقت نوده گفت رقت سخن بر دگانی باید گفت و آتوت مادر کعب
 که در سکوت از حد امتحالی ترسی گاه حیات است تحقق آراساح کعب کلام اس طالع
 به چون کلام دیگر است چون رید گانی ساد می رود مار مدقه و ااحت باید که چون
 ناشی از جمیع و توحید نگوئی آتایون خود ساد می تصرف را تا توحید کار جزا گوید لا یصلح
 العالم الا لیس لیجبر بعض و یطوق من فعله ذکر الو یعقوب بن خضر حوری قدیمی
 ارطه رانده است امام دومی است حق بن محمد از علما مساح است با جید و مدرس عمال
 صاحب دامت سا کرد الو یعقوب التوسی است سالها در مکه محار و نوده دانه خا رفته و در
 در سه ملتین و تلمیذات شیع الاسلام کعب که من یک تن دیده ام که سبک است که من در
 امام اقیس سده الو یعقوب بن خضر حوری گوید که مابین کار نرسی با سر که علم نوده و علم نوده
 و همت از علم خبر نگردی نه امله سب از داری و عمل او خضر ثواب کبکی یعنی او را بر برای
 ثواب ناشی و در حلاله و مادی ماعل و ثواب آن از اینهم اس فاک گوید که خضر بن خضر
 گوید لایحه آخره ساجل و المکتب التقوی و الساس علی سید و انشد للتوسی حوری
 العالم بن یکت و طالع در عاک فی یکتی التقیق فالتقدیل لم یهم و امام یک کالی و امام

شیخ ابو جعفر
 شیخ ابو جعفر

در این کتاب

والد بزرگ خود شیخ محمود رحمه الله علیه داشته و حرقه ارباب است و حسن شیخ ابوال
 عبدالقادر سهروردی حرقه ارحم خود شیخ و حیدر الدین الوهمی داشت و ذکر شیخ محمود
 رحمه الله علیه در لغت است کیست که حاصل نموده است و نام وی اس حرمه العسوی
 شیخ الاسلام گفت شیخ محمود مادام حراسان بودی بیرون رفتی و استیاضی آداب بر تو
 صوفیال اردو است و پخته ام و محمود مدیسی بود و مادر مدیسی و برادرش هم کاسه مدیسی و
 و حوین بودی بر حاسی وی مس بودی و چون سهروردی با جمعی پیوسته و ساداتی
 نهادیده بود شیخ ابوالعباس بهادری و برادرش کرده و چنانچه که شت شیخ ابوال
 خوارزاده بود و در این شهر اول و حج اسلام ما شیخ احمد بن طالقانی کرده بود
 شیخ ابوبکر قالیب را را دیده بود و به کار او وی حیدر و شیخ ابوبکر عید اید بود
 دومی حیدر و ما شیخ مردانی صحبت داشته بود و ما به شیخ حرم چون ابوالحسن هم
 و شیخ ابوالخیر حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی و شیخ حرمی
 ابوالعباس سانی و ابوالعباس قصبات غیر اینها از شیخ و برادر دیده بودی
 و او حرمی و دومی و حرمی و حرمی و حرمی و حرمی و حرمی و حرمی و حرمی و حرمی
 طهر سوسی را دیده بود و در حرم سهروردی و در حرم سهروردی و در حرم سهروردی
 تود و و سال نموده و در حرمه الاصل است شیخ محمود اس عبداللہ ارحم شیخ
 وقت خود بود و ارات محمد شیخ احمد اسود و بیوری داشت خلق را حق بیاید
 سهروردی و وفات یافت و شیخ و حیدر الدین سهروردی ارا حرمه شیخ عظیم
 است سلسله طریقت ایشان را و طرف است یکی از شیخ محمود و و برادر شیخ احمد اسود
 از شیخ مستاد و منوری و دیگر ارا حرمی و دیگرانی و و برادر شیخ ابوالعباس سهروردی
 محمود هم مریدانند می است که در حال بهر و حرم شیخ حیدر عید اید میسر برادر
 البیان شیخ سحاب الدین عمر بنیض باطل ارات البیان یافته اند و سهروردی

و شصت و شش و فوات یافتند رحمه الله عليهم فرخ زنجانی آنی در سنه چارصد و پنجاه
و هفت و فوات یافت ذکر آن ترجمان اسرار سر و فقر زمره مشایخ کبار
امام ابدال حضرت خواجہ ابوالاحمد چشتی رحمه الله عليه با انواع حالات و
کلمات آراسته بود در فناء احدیت کم گشته و بیج سری از اسرار و دست بیرون
نداده خرقة فقر و ارادت از دست حضرت خواجہ ابوالاسحاق چشتی قدس سره ^{نشد}
صاحب اقتباس الانوار زسیه القطاب می آرد خواجہ ابوالاحمد چشتی که ملقب بقدره
الدارین است پسر سلطان فرسناقه است که از شرفای چشت و امیران ولایت بود
وی قدس سره تصحیف القب از سادات چشتی است و کجین ثقی میرسد بدین ترتیب حضرت
خواجہ ابوالاحمد چشتی نورانی مرقده ابن سلطان فرسناقه بن سید ابراهیم بن سید محمد بن
بن سید حسن بن سید محمد البستانی بن سید ناصر الدین بن سید عبد الدین بن سید حسن مثنی
بن امیر المومنین حضرت امام حسن رضی الله عنه ابن امیر المومنین علی مرتضی کرم الله
وجه صاحب مراه الاسرار ینویس که خواجہ ابوالاحمد چشتی سر حلقه مشایخ قدیم و
خاندان کریم چشت است و بالاتفاق قطب ابدال بوده که بر تمام ربع مسکون تصرف داشت
در لطائف است که از سر حلقه پیران چشت خواجہ ابوالاحمد ابدال گرفته تا این زمان اکثر خواجگان
چشت ما ابدال بوده اند و کرامات از ایشان بچودے آید در تفصیلات سلطان فرسا
را خواجہ میری بود بغایت صالحه شیخ ابوالاسحاق شامی چشتی بجانہ وی آمدی و طعام خودی
روزی ویر گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که دیرا شافی عظیم بوده باشد میباید که محافط
حرم برادر خود بکنی تا در ایام حمل چیزی که حرمتی و شنبی باشد نخورد آن ضعیفه صالحه بمحرم
فرموده شیخ ابوالاسحق بدست خود و لیسان شستی و بفروختی ما تخرج حرم برادر خود و میباید
تا در سنه ستین و اثنین که زمان محترم باشد بود خواجہ ابوالاحمد متولد شد و همان سال که در آن
از وجه حلال پرورش میداد و گاه گاه که شیخ ابوالاسحق بجانہ وے آمدی و در آن

بر صلی خواجہ احمد راندی گھم گھم کدیں کو دکھائی دے آنکھوں سے غافلان سرگ ظاہر
 خواجہ بدشہ و احوال محمدیہ تار و پود بہت سادہ امتدھیکہ خواجہ سلسلہ سائگی سید و
 بود ہرگز مدر لعل شکار حاس کوہ ریت و دراما شکار راز و خود و افتاد و در کوہی بود
 و یہ کہ حمل تن ار جبال اندر بر سگی اسادہ اند و شمع الواسع سامی در ایٹیاں سادہ
 بروئے انگر گشت و اسادہ و درامی سچ الواسع افتاد ہرگز دست نگاہ
 و بتسمیہ دیو شید و اسال رواں شد ہر چند بد و اسامع در اسعد نیافتد و بد و بد
 حمد کہ ما شیع الواسع در فلان کوہ ہما بودہ اسادہ جس را و ستاد ما ویرا آوردہ
 ہر چند مداد ند و نہ نما و نہ دیرا را بچہ دران بود ما متوال شستہ کرد و رومی در جمہاد و درام
 و در آن را محکم بسبت و جمہاد را شکستہ گرفت مدرس را آگاہ کرد و نام درام و درام
 عایت و غصہ سگی بر رک برداشت کد و رورہ مالائے نام بروئے زمرہ و رورہ و ہرگز
 و سگ را گرفت یا سگ و در ہوا معلق یا سادہ چون مدرس آن حال سادہ کرد
 بروست او کوہ کرد و او دوسے اسال اس کراناس و حواری عادات و حداد ظاہر ہرگز
 کہ تفصیل او لوں نمود ہم صاحب افلاس الاواراد سیر الافلاس سے آوردہ
 الواسع بدشتی قدس سرہ سہ سال خواجہ سکر و ہم سہ سال و صولس بحر متہ صاحب
 و گاہے آب سیر بخوبی و ہر شب بعد نماز تہجد دعا کردی آگاہی کہ نگار امت محمد مصطفیٰ
 صلوات اللہ علیہ وسلم را میامر آوار آمد کہ اسے احمد دعای تو قبول کرد ہم وہ سہ اگر گاہ
 امت محمد علیہ السلام متوختہ ہیم و را رتو در شستہ در آریم و تسامع اشتغال نام
 و ہر وقت کہ در سماع نمودی در آن رہر کہ لکڑ کردی صاحب کرامت سند حق ہر گاہ
 مسلمان گشتی و ہر مریض صحت یافتی و در حال سماع لکڑتیں دسے تا آسمان رفتی و ہم
 شہر نور معیارہ بنودہ شے آمدند و امید السند کہ امر و زواجہ سماع میتو و در سماع
 سائگی مجلس الواسع حاضر بود و در عین سماع نظر آنحضرت سجد افتاد و فرمود انرا

و برا جاذبه الهی در گذشت و عالم لدنی بکشف و چنانچه در ایام هفت سالگی چنان اسرار علوم بیان
 میکرد که علماء آنوقت حیران میماندند و پس سیزده سالگی مرید شد و خلوت گزید و بندگی
 اشتغال نمود و حجاب ده شاقه اختیار کرد و بعد هفت روز افطار کردی به موجب سنت
 خواجگان چشت رحمه الله علیه هم زیاده از سه لقمه نخوردی و موافق همان آب خودی
 و بعد از پهل روز احتیاج بول و غائط افتادی چینی می خوردی و بی چراغ در خانه تاریک
 نشسته قرآن یا غراب بوجه احسن میخواندی ولیکن بر دایت صحیح درس سبست سالگی از خلقت
 انقطاع نمود و جانه نو پنهان میشدی و برابر غنی نشستی و حافظ قرآن بود و باخواج سراسر سقسط
 اکثر ملاقات کردی و در مجلس سماع وی حاضر بودی و از محبتان آنوقت هیچکس نگار سماع که
 نمیکرد و در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم نمودی و خواجده ابوالسحاق بعد از تربیت
 وی معاودت بجانب روم نمود وی در قصبه چشت برسد ارشاد و نشست در زمان
 خلافت معتمد بالله که خلیفه هشتم از خلفای بنی عباس است توفی رحمة الله علیه در سنه
 خمس و خمسين و ثلثمائة و هتم در قصبه چشت که سی و هجده سال از مرگ است مدفون گشت
 تاریخ وصال وی قطب العالمین بوده عمر شریف نمود و پنج ساله بود ذکر آن عارف
 نورانی غوث وقت خواجده ابوالحسن خرقانی وی سر خلقه خانواد
 نقشبندی و پیشوای شطاریه عشقیه و انصاریه رحمة الله علیه در دنیا
 نام وی علی بن جعفر بن سلیمان خرقانی قبله وقت که در روزگار و سرحلت بلوی بود
 و شیخ ابوالعباس قصاب گفته بود که این بابا از ما بخرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت
 پس از وفات وی بخرقانی گشت چنانکه گفت بود و اقتساب شیخ ابوالحسن در تصوف باسلطان
 العارفين شیخ بایزید بسطامی است قدس سره و تربیت ایشان در سلوک از روحانیت شیخ
 ابوزید است و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ ابوزید میماندانی است روزی با صحاب
 خود گفت که چه چیز بهتر بود گفتند شیخانم تو بگو گفت ولی که در وی هم یاد کرد او بود از وی پرسید

شیخ ابوالحسن خرقانی و انصاریه و سراسر سقسط

از برای چه چنین خاموش گشتی گفت از یکدیگر عجارت کهنده بس بود و از دوسه می آید گفت
 راه خدا و است سیکه راه صلاله و دیگر سه راه هدایت آنچه راه صلاله است آزاره بنده است
 بجز او ندانم آنچه راه هدایت است آزاره خداوند است به بنده پس هر که گوید بدو رسیدم پرست
 و آنکه گوید بدو رسانیدم بدانکه رسید از آنکه رسیدن و نارسیدن بسته است و نارسیدن
 در رسیدن کار و رسیدن و نارسیدن درستن و نارسیدن بسته است بلکه رسانیدن و
 نارسیدن و رسانیدن و نارسیدن بسته است و الله اعلم بالصواب هم و میگوید و از اسناد ابو
 القاسم شریفی که من بولا بیت خرقان اندر آدم فضا هم رسید و عبارت هم مانند از ششم آن
 پیروین استم که از ولایت خود و مغزول شرم صاحب مراتب الامیر میگوید که انساب خود
 ابو الحسن در تصوف چهارم واسطه خواجہ ابویزید میر رسید قدس سره بدین طریق و سه از
 شیخ ابوالمظفر مولانا ترک الطوسی و سه از شیخ ابویزید الحنفی و دو از شیخ محمد مغزی
 و سه از سلطان العارفين بایزید بسطامی و دو از امام جعفر صادق الی آخره و تربت او در سال
 از روحانیت خواجہ ابویزید واقع شد شیخ فرید الدین عطار در تذکره الاولیاء نقل می آید که
 شیخ بایزید هر سال زیارت و هستان شدی که آنجا قبور شهداست و چون بر خرقان گذرد
 بایستادی و نفس بر شیدی مریدان از دوسه سوال کردند که شنیده ای بوی می شنوی یا اولی
 و بی دزدان بوی مردی می شنوی کم کیفیت وی ابو الحسن علی نام وی و سبب درجه از من
 پیش بود بار عیال کشد و درخت نشاند و کشت کند و هم از وی نقل است که شیخ در ابتدا و در
 سال نماز خفتن بجماعت و خرقان بگذاردی در وی زیارت شیخ بایزید بنامی و چون
 رفتی بایستادی باز باز صبح در خرقان گذاردی بطهارت نماز خفتن و چون از زیارت او
 می آمدی پشت بر خاک روی نیکروی چنین روی چاک او از پس و از پس آمدی تا خرقان
 بعد از دوازده سال از تربت بایزید آواز می آمد که ای ابو الحسن گاه آن آمد که شنیدی
 شیخ گفت اسے بایزید همی میدار که ای ام آواز آمد که ای ابو الحسن آنچه مراد اوند از تو

تو بودا الوالحس گفت تویی در سال تیرا من بودی گفت بل و لکن چون سحر قال که که که که
 کوری دیدی که از جرفان آسمان بر می شدی شیخ الوالحس گفت بیچون سحر قال
 آمدم به دست دیوار و در محله تران سیاه توتم در روایتی گیکه آست که مایه گفت فانتکه آکار که حیل
 سحر قال سیدم تو ان حکم کردم نقلست که ماع داشت یکبار میل مرو و در شهره بر آمد دوم بار و رو
 سیدم بار و اخر و مر و اید بر آمد گفت خدا و خدا الوالحس من بر لفته گره دس من دیار تو
 تو خدا و بدی که کردم نقلست که که دوری موقع پوشی از هوا در آمد و میش شیخ پای بر زمین میرد
 و میگفت حمید و تم تلی و تم مایه دید و تم ویر شیخ بر حاست و پای بر زمین میرد و میگفت خدا می
 و تم مصلی و تم مصلی سماست که در انا الحق حسن معوض شرح داده ایم که او مخو بود و گوید عیب
 سید و لیا صلا و سنت چنانکه فرمود علیه السلام انی لا احب العزائم من کل العزائم نقلست که سید
 که از دنیا شنید که بان ان الوالحس جوابی که ایچ از تو میلام ماحلق گویم تا سگسارت کسد
 شیخ گفت خدا و ما جوابی تا ایچ از رحمت تو میلام ماحلق گویم تا سگسارت کسد
 آواری شنید که که تو گوی و من کم نقلست که شیخ هر که سماع مکر دی چون شیخ الوسعید بر بار
 او اند بخوابان بعد طعام خوردن شیخ را گفت دستوری هست که چیزی گویند شیخ گفت ارا
 سید و اسے سماع نیست لکن بر موافقت تو این استویم پس تو الا ال سبت الش متی گفتند
 شیخ در همه عمر پیش ازین مکتوب سماع مکرده بود و شیخ الوسعید گفت ان شیخ و قس
 که بر چیزی شیخ بر حاست دست ما را آتش بحسابید و بهت ما قدم بر زمین برد دیوار ارا
 ساقاه بر موافقت او در حشر ان بعد شیخ الوسعید گفت یا شیخ پس که سماع ارا ب تو بدس
 گفت لعنت خدا که آسمان در من بر موافقت تو در رقص آید شیخ گفت سماع کسی را منم
 که مالای دی تا سرش کشاده معید و از زیر پاتحت الری لیل صحاب را گفت اگر سمارا گویند
 که این رقص جرایم کنید گویند بر موافقت قومی که بر حاسته اند و انیان ایحسین سید
 نقلست که وقتی جماعتی سفری شدند و دو گفتند شیخ را راه جو مست از ارا دمالی یا مورا ناچ

بلائی دفع شود شیخ گفت چون بلائی پدید آید از ابوالحسن یا کندینه قوم را آن سخن نموش
 نیامد آخر چون برقتند و راه زنان پیش آمدند و قصه ایشان کردند از ایشان شخصی
 در حال از شیخ ابوالحسن پا کرد و از چشم ایشان ناپدید شد عیاران فریاد و گر گفتند که اینجا
 مردی بود کجا شد که او را نمی بینیم و نه بار و نه ستور او را تا بدان سبب و و بقیاش او پیش
 نرسید و دیگران مال برده و برهنه ماندند چون شخص را دیدند بسلامت بچوب باند تا او
 گفت سبب چه بود چون پیش شیخ باز آمدند پرسیدند که شد تعالی بفرمائی که سر آن چیست
 که ما همه خدا تعالی را خواندیم کار ما بر نیامد و این شخص ترا همخواند از چشم ایشان ناپدید شد شیخ گفت
 شما که حق تعالی را بخوانید بجا خوانید و ابوالحسن حقیقت اما ابوالحسن یا کندینه تا ابوالحسن بر می شما
 ما خدا تعالی را یاد کند که کار شما بر آید که اگر بجا و عادت خدا تعالی را بر آید و کند و سود دارد
 و شیخ شب شنبه دهم عاشورا سه فرس و عشرين و اربعه ائمه از دنیا برفت و در خرقان مدفون گشت
 ذکر ابوالعثمان المغربي رحمه الله علیه در فحاش است وی از طبقه پنجم پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم
 سلام المغربي است شاگرد ابوالحسن صاحب دنیوریت از احویت قیردان مغرب بوده سالها در مکه
 مجاورت کرده و آنجا سید الوقت و یگانه مشایخ بوده آنجا ویرا قضیه افتاد و بنشینا پور آمد و صحبت
 داشته با ابو علی کاتب حبیب مغربی و ابو عمر در حاج و ابویقوب مهر پوری را دیده بود و صاحب
 کرامات ظاهر بوده فرست نیز صاحب رشحات گوید که وی پیر و صورت ظاهر ابوالانعام
 که کافی است در مراتب الاسرار است وی گفته که حقیقت اعتکاف نگاه داشتن جوارح است در تحت قنبر
 حق سبحانه و صورت اعتکاف در سجده و هم و گوید که عاصی بهتر است از مدعی زیرا که عاصی بطریق
 تو میبطلد که این عبادت نفس است و مدعی همیشه در خیال مدعی خود ضعیف میکند و در مقام ضائع
 است و این عین گناه بود و هم در فحاش است شیخ الاسلام گفت که ابوالحسن کوشانی را گفت
 که ابوالعثمان مغربی گفت که آن روز که من از دنیا بروم فرشتگان بخاک پاشند ابوالحسن گفت که چون عمر
 نبوت من نبرد و دم در دنیا بود کس را نمیدید از بسیاری که شیخ الاسلام گفت که وی سی سال در

که بود و در حرم لول بود و در حرم را و قسم می گفتم که هر که صحت تو کما این بر صحت و در پیش
 بر گریه حقیقی او را هرگز دل ننگا که داند و در پیش او بر رفت از دنیا و رسته نشد و پس از آن
 قمری در پیش او رستا بیلوی الوهنا حیرتی و الوهنا صبی هر سه بیلوی یکدیگر را
 رحمة الله علیه ذکر آن خو کرده جمال محمدی آن پرورده کمال حمای
 بلجای او تا داند به قهرین افراد آن منزله آن طمطراق و درشتی و از جمیع
 اوصاف فشرقی پیشوای قوم خواجہ محمد شتی رحمة الله علیه مطلع گردان
 و حارق عادات مشهور و در صفتا ذاتی معرف و بر تفرقه و حلاوت و از ارباب
 ارباب دست یار خود خواجہ الواح حشتی پوشیده و لقی می با صبح الدین بود صاحب سیر اول
 میوید که اعلی سال را عالم تحریر بودی و سالها بیلوی مبارک وی سر بر من بر سیده و در
 و از عایب محابه در عیبات شوق ما معکوس گردید و در عیاب خویش بیاید داشت
 در آن سیاه خود را سرگون او بکینه حقیقی را عبادت کردی و در عیاب داشت و بعد از و
 بیدر قائم مقام وی بوده و بموجب فرموده بیدر با آنکه است و چهار ساله پس بود تحصیل علوم
 دینی و معارف یقینی کرده بود و زهد و ورع تمام داشت و از دنیا و اهل آن احتیاط داشت
 و همواره بیدر و ترک سیاحت و تحصیل میبرد و میگفت چون اول و آخر ترک دنیا خود را از
 عذر و فریب می نگاه می میداشت و قتی که محمود سلگیس بقره و موسات رفقه بود خواجہ
 را در واقع نموده که بکار داری وی ساید رت و درس به عتقاد سالکی مادر ویسی بود بود
 شد و چون آنجا رسید نفس مبارک خود را مشرکان و عبده اصنام نهاد و کرد و در می سر کمال
 علیه که در لشکر اسلام پناه به پیشه آورد و در یک بود که شکست ایشان را آید خواجہ را
 در حقیقت مریدی بود و سیامان محمد کا کو نام خواجہ آواز داد که کا کو در باب در حال کا کو
 را دید که اضطراب میکرد و ما را به میمود و نا لشکر اسلام نصرت یافت و کا کو را آن بهرین
 خود در در خانه وقت محمد کا کو را در حقیقت بیدر بود که لکلمه بسیار را بر دشته سر در

دیوار سیامند از وی سبب پدید بود و در همین قصه را گفته بود است و مردان رحمة اللہ علیہ
 از قصبہ سبحان خوف از مردیان خواجہ بہت و سالما کونخ استخوان آب و شنود و سیرا حیات
 روزی کہ او را بہر حاجت وطن امر کرد دیگرست و گشت من طاقت مفارقت شما کجا دارم خواجہ
 کرم نمود و گفت ہر وقت کہ تیر از روی دیدار ما باشد حجابہای حیوانی و مسافتمای مکانی
 مرتفع گردد و ما را ہم از انجانی ہمچنان بود و انما استاد میگفتی کہ من از سبحان بہشت را ہیثم
 انتہی منقولست کہ شیخ عماد الدین از زبان پیر خوش شہا الدین سحر در وی ریوا میکند کہ شیخ محمد چشتی کہ در
 در مجلس شیخ بزرگوار خود شیخ ابوالحمد چشتی حاضر بود و قالان ابیات بالفات انما کرد و شیخ ابوالحمد
 چشتی تواجہ در ان شیخ محمد چشتی بہوش افتادہ بود چون بہت در شیخ محمد چشتی را بہ سہو سہو
 گذشت خواجہ ابوالحمد چشتی گوید گانہ از خاموش ساخت نام محمد چشتی بہوش باز آید درین اثنا
 شیخ محمد چشتی چشم کشادہ و رموی آسمان کردہ گفت کہ تو تو تو تو کو حاضران مجلس بہ
 می شنیدند کہ او از آسمان بال الحان ترنات و ابیات بالحات پیدا آمد کہ ہرگز آنچنان
 اصوات نامو تلفات نشیرین بر لذت می گاہی نشیدہ بودند ہر کی در سماع درآمدند
 شباروری دیگر سماع شنیدند و وقت نماز ہوشیار شدی و نماز او کردی فقط شیخ
 ابوالحمد قدس سرہ گفت اکنون عشق عاشقانہ از غارت و لیکن انجام نیست خوف فتنہ
 عاشقان تمام عمر اگر سماع شنود ہم سیر نگردد بعد از آن آواز انسانی باز ماندہ شیخ محمد چشتی
 بہوش آمد سربہ پای شیخ ابوالحمد چشتی نهاد و گفت خندہ مانع کار عشق و این نوع مشاہدہ کہ
 در حالت سماع حاصل میشود در پیروی دیگر ہم بہت فرمودای محمد سماع سرست از اسرار
 پیر و کار پوشیدہ نباید داشت اگر اظہار کنم تمام جہان مبتلا بسماع شود و فرمود السماع و صلیو
 در ویش را کہ صد سال تجاہدات در ریاضات فتح باب شود میان طرفہ العین در سماع حاصل آید چنانکہ
 یکی را گوید در راہ در آئی و سر در باست ما ہم خواہم رسید و دیگر بر او نماید تو محرم اسرار من
 بر در زدی کہ ویرا خواہد شد میان ہر دو فرق فرق بسیار انتہی منقولست پس اہل سماع

را ناید که مجلس سماع نماید در احوال مستی و بهیمنه اهل فن را جمع نمکند همه اهل ریاضت
 و محامدات باشند تا ذوق سماع یابد اگر بر طریق دست امر و سماع یا فاسقی حاضر آید سماع دست
 سار و اما حکم مرا عظیم راست اگر اهل فن خال باشد و یا انار و آنگاه سماع رواست
 در تربیت و در طریقت مگر آنوقت که اهل سلاح و تقوی غالب آیند و اولی آنست که
 عابار و اعیان حاضر یابند قلست که چون شیخ محمد حجتی به عده سالگی رسید مدیریت هم را
 روز تا و در ده سال محرم متغول بود و بعد از هفت روز یک حرما افطار کرد و بهر که بر سر
 حواصی در گندی اگر چه او کافر بود و در میان مسلمان تندی و تارک دیباستی و در و نیز
 کامل صاحب نعمت تندی و در عهده می حضرت در آن دیار کافر بود و هر کافر که در
 چیت آمدی مسلمان تندی و بهیجت پاکت روست صیر تندی و چون حواصی انوار
 چستی و در اصلاحات داده و حاکم و آوار آمد قبول کرد و محمد حجتی را و سر قوم در ویتان
 کم و او در ویتان ماست هر که محمد حجتی را دوست دارد و او در ویتان سر قلست
 که او در ویتان اندک حواصی مار با جماعت میگذاشت و او در ویتان سال حرمت اختیار کرد و
 در ویتان کلمه طیب و تلاوت قرآن متغول بود که حواصی در ایام کوکی و آنکه حواصی
 آوردند و صاحب اقتباس اعلی سوار و او را حواصی بود که گفت او محمد حواصی
 شکم بود و موت کلمه گوتم اقتاد و سید شکم در مودت تارک و او که در ویتان
 از لطف تو موجود در آید و می حواصی الواح و سوی حمل کرده گفت السلام علیکم ورحمة الله
 یا ولی الله ویکفیتی آواری آید از شکم که کسی مفهوم او لغت و هم اریه الاقارب و آرد که
 او محمد حجتی است حواصی و او در ویتان حواصی الواح و هم اریه الاقارب و آرد که
 بحواصی دید فرمود مساک مادامی الواح در حواصی تو فرزند تولد شده است مایه او
 سام من موسوم گردانی و سلام بد و ساسی یس حواصی سید تارک دید که یس تولد شده و
 بهت کرت کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله را و آمده و مادر حواصی او محمد گفت

از آن مدت که ابو محمد متولد شده مدت دو نیم سال وقت بر علوه خمس چشمان خود را
 بسوی آسمان کردی و لا اله الا الله محمد رسول الله بعد گفتی و هم در وی می آرد که خوا
 ابو محمد حتی خلیفه اشتقا خواجه ابو یوسف و محمد کاگو و استاد مردان و وفات خواجه ابو محمد
 بنایچ چهارم ماه ربیع الاول در سنه احدی و شتر و اربعه و مدت حیاتش هشتاد و سال بود
 تاریخ و حال آنکه صاحب پیر لاقطاب امام بر حق گفته است رحمه الله علیه که عارف و
 قطب است و شاویش ابو القاسم که گاهی رحمه الله علیه نام وی علی است و در
 خود بنظیر بوده نسبت ارادت وی بسوی واسطه که شیخ ابو عثمان مغربی و شیخ ابو علی کاتب و شیخ
 رودباری اندلس الطائفه جنبی میرسد الی آخره ویرا حالتی قوی بوده است چنانکه همه را
 روی بدرگاه وی بوده است و در کشف واقعه مریدان آیتی بوده است ظاهر صاحب آثار
 بنویسد و شیخ ابو القاسم بحسب باطن از روحانیت خواجه ابو الحسن قانی نیز تربیت یافته بود چنانچه
 در مقدمه رشحات ذکر افتاده است را قیوم میگویی که مصنف رشحات علی بن حسین الوظعی بنویسد که
 شیخ ابو القاسم را نسبت باطنی بجانب ایکی شیخ ابو الحسن خرقانی و ویرایش ابو یزید بسطامی
 تربیت بحسب باطن روحانیت بوده است نه ظاهر و صورت ویرایش حضرت امام جعفر صادق است
 رضی الله عنه و بقل صحیح نسبت ارادت و تربیت بحسب معنی و روحانیت
 ثابت شده است نه بحسب ظاهر و صورت و باز ابو القاسم که گاهی را نسبت ارادت
 باطنی شیخ ابو عثمان مغربی و ویرایش ابو علی رودباری و ویرایش الطائفه جنبی بنویسد که
 و میگویی از پر عبارت رشحات مذکور شیخ ابو القاسم را نسبت باطنی روحانیت خواجه ابو الحسن
 خرقانی یافته می شود و اما خواجه ابو الحسن از روحانیت باینکه رحمه الله علیه ثابت است
 و تربیت روحانی ثابت است علی بن عثمان بن ابی العلی الجلالی الغزنوی رحمه الله علیه
 کنیت وی ابو الحسن است و در هندوستان پیر پیر علی حنفی میگویند و این حنفی
 قریب شتر و طبعیت بسیار از مشایخ رسیده است و مولف کشف المحجوبین که کتاب مشایخ این

شیخ ابو القاسم
 بنویسد که عارف و
 قطب است و شاویش
 ابو القاسم که گاهی
 رحمه الله علیه نام
 وی علی است و در
 خود بنظیر بوده
 نسبت ارادت وی
 بسوی واسطه که
 شیخ ابو عثمان
 مغربی و شیخ ابو
 علی کاتب و شیخ
 رودباری اندلس
 الطائفه جنبی میرسد
 الی آخره ویرا
 حالتی قوی بوده
 است چنانکه همه
 را روی بدرگاه
 وی بوده است و در
 کشف واقعه
 مریدان آیتی
 بوده است ظاهر
 صاحب آثار
 بنویسد و شیخ
 ابو القاسم بحسب
 باطن از روحانیت
 خواجه ابو الحسن
 قانی نیز تربیت
 یافته بود چنانچه
 در مقدمه
 رشحات ذکر
 افتاده است را
 قیوم میگویی که
 مصنف رشحات
 علی بن حسین
 الوظعی بنویسد
 که شیخ ابو
 القاسم را نسبت
 باطنی بجانب
 ایکی شیخ ابو
 الحسن خرقانی
 و ویرایش ابو
 یزید بسطامی
 تربیت بحسب
 باطن روحانیت
 بوده است نه
 ظاهر و صورت
 ویرایش حضرت
 امام جعفر
 صادق است
 رضی الله عنه
 و بقل صحیح
 نسبت ارادت
 و تربیت بحسب
 معنی و
 روحانیت
 ثابت شده
 است نه بحسب
 ظاهر و صورت
 و باز ابو
 القاسم که
 گاهی را نسبت
 ارادت باطنی
 شیخ ابو
 عثمان
 مغربی و
 ویرایش ابو
 علی رودباری
 و ویرایش
 الطائفه
 جنبی بنویسد
 که و میگویی
 از پر عبارت
 رشحات
 مذکور شیخ
 ابو القاسم
 را نسبت باطنی
 روحانیت
 خواجه ابو
 الحسن خرقانی
 یافته می
 شود و اما
 خواجه ابو
 الحسن از
 روحانیت
 باینکه
 رحمه الله
 علیه ثابت
 است و تربیت
 روحانی
 ثابت است
 علی بن
 عثمان بن
 ابی العلی
 الجلالی
 الغزنوی
 رحمه الله
 علیه کنیت
 وی ابو
 الحسن است
 و در هندوستان
 پیر پیر علی
 حنفی میگویند
 و این حنفی
 قریب شتر
 و طبعیت
 بسیار از
 مشایخ
 رسیده
 است و مولف
 کشف المحجوبین
 که کتاب
 مشایخ این

شیخ ابو القاسم
 بنویسد که عارف و
 قطب است و شاویش
 ابو القاسم که گاهی
 رحمه الله علیه نام
 وی علی است و در
 خود بنظیر بوده
 نسبت ارادت وی
 بسوی واسطه که
 شیخ ابو عثمان
 مغربی و شیخ ابو
 علی کاتب و شیخ
 رودباری اندلس
 الطائفه جنبی میرسد
 الی آخره ویرا
 حالتی قوی بوده
 است چنانکه همه
 را روی بدرگاه
 وی بوده است و در
 کشف واقعه
 مریدان آیتی
 بوده است ظاهر
 صاحب آثار
 بنویسد و شیخ
 ابو القاسم بحسب
 باطن از روحانیت
 خواجه ابو الحسن
 قانی نیز تربیت
 یافته بود چنانچه
 در مقدمه
 رشحات ذکر
 افتاده است را
 قیوم میگویی که
 مصنف رشحات
 علی بن حسین
 الوظعی بنویسد
 که شیخ ابو
 القاسم را نسبت
 باطنی بجانب
 ایکی شیخ ابو
 الحسن خرقانی
 و ویرایش ابو
 یزید بسطامی
 تربیت بحسب
 باطن روحانیت
 بوده است نه
 ظاهر و صورت
 ویرایش حضرت
 امام جعفر
 صادق است
 رضی الله عنه
 و بقل صحیح
 نسبت ارادت
 و تربیت بحسب
 معنی و
 روحانیت
 ثابت شده
 است نه بحسب
 ظاهر و صورت
 و باز ابو
 القاسم که
 گاهی را نسبت
 ارادت باطنی
 شیخ ابو
 عثمان
 مغربی و
 ویرایش ابو
 علی رودباری
 و ویرایش
 الطائفه
 جنبی بنویسد
 که و میگویی
 از پر عبارت
 رشحات
 مذکور شیخ
 ابو القاسم
 را نسبت باطنی
 روحانیت
 خواجه ابو
 الحسن خرقانی
 یافته می
 شود و اما
 خواجه ابو
 الحسن از
 روحانیت
 باینکه
 رحمه الله
 علیه ثابت
 است و تربیت
 روحانی
 ثابت است
 علی بن
 عثمان بن
 ابی العلی
 الجلالی
 الغزنوی
 رحمه الله
 علیه کنیت
 وی ابو
 الحسن است
 و در هندوستان
 پیر پیر علی
 حنفی میگویند
 و این حنفی
 قریب شتر
 و طبعیت
 بسیار از
 مشایخ
 رسیده
 است و مولف
 کشف المحجوبین
 که کتاب
 مشایخ این

من است و لعلنا نعلم و متایق بسیار در آن جمع کرده است و مرستیخ الوافصل محمد بن حسن
 است و مرستیخ الوافصل بن حسن مرستیخ است و مرستیخ الجس و مات
 کرده است که دهری است بر سر عقده بر یک بدستق صاحب کشف المحجوب چه دگوید که
 اقتدار من در طرقت ماوست عالم بود و عالم تفسیر روایات مرستیخ بن یوسف و صاحب
 اراقران الوهم و قزوینی و الوافصل است و تصدق سال حکم عزت مگوشتها میگوید و نام
 خود را در میان خلق گم کرده بود و منتیتر بحیل بکام نودست مرستیخ یگوید و آیات و کرامت
 او بسیار است اما اساس رسوم متصوره داشتی و ما اهل رسوم متایف بود و من هرگز
 مهیب تر مردم میدیدم او را و من ندیدم که گفت الدنيا يوم و لکما میگوید و دیا بگوید و است
 ما را در ایام طبعه روزه است وقتی من بر دست و من آب میخورم که طهر من گشت که
 کاراته تقدیر و قسمت است چه آثار او را سنگی بیاور که میگوید که امتی را گفت اسی بیاور
 آنچه اندیشیدی هر یکی را پس است چون حقیقاً لے خواهم که خواص بخیر راجع ملکیت و بدست
 ویران تو دهر و خدمت دوستی مشغول که تا این خدمت که امت و دیا بگوید و دهر
 کشف المحجوب گوید که وقتی او لیکن احاطه می نمود و یادیه پیر من ابو الحسن بن حصری مرا حو و بر
 و کردی را دیدم که هر یک یکی آمدند حصری را ایشان التفات کرده باحو و دیدم می آمد باطن
 گسسته و عصا شکسته و یار کار شده سر بر سر امام سوخته نخوت و زار گشته حصری
 و پیش و بار دست ویران درجه بلند نشاند و تنوع است بعد از آن از تنوع بربیم که آن که
 گفت ولایت را و لیکن احدی تعالی که متابع ولایت نیست بلکه ولایت متابع و است
 که اوقات التفات میباید یعنی مقید ولایت نیست بولایت و دنیا و نه که مطلوب و کلمات
 ولایت مقید یاوست و هم صاحب کشف المحجوب گوید از تنوع الوافصل که کانی
 که در پیش از کترین چه چیر یاید تا اسم قهر را بر او گذارد و گشت سته حیران و کم راست
 غیر نشاید یکی باید که پاره راست بپا زند و دخت و دیگر سخن راست نماید گفت و

و دیگر پایی راست بر زمین توانند و دیگر پهن از درویشان با من حاضر بودند که این سخن
 گفت چون بمنزل خود باز آمدیم گفتیم بپایه تا هر کسی در سخن چیزی بگویم هر یکی چیزی گفتند
 چون نوبت بمن آمد گفتم باز راست و دشمن آن بود که بقدر دوزند نه بر نیت چون رفته بفقیر
 دوزی اگر ناراست دوزی راست باشد سخن راست آن باشد که بحال گوید و دشمن
 نه بنسبت و بحق و جد در آن تصرف کند نه بجزل و به زنگانی مرا آنرا فهم کند نه بعقل پایی
 راست بر زمین نهد آن را باشد که بوجه بر زمین نهند و این سخن را بعینه پیش آن
 بزرگوار نقل کردند گفت اصحاب علی خیره اند و هم صاحب کشف الحجب گوید که مراد واقعه
 افتاد طریق حل آن برین دشوار افتاد قصه شیخ ابوالقاسم گرگانی کردم و دیدم مسجد یافتیم
 که در سرائی وی بود تنها بود واقعه مرا بسنیا یا استونی میگفت من تا پیر شده جواب خود
 یافتیم گفت ایما الشیخ انواقعه من است گفت ای پسر این ستون را خدای عزوجل در کیست
 با من ناطق گردانید تا از من این سوال کرد و دوزی شیخ ابوسعید و شیخ ابوالقاسم در لباس با هم
 نشست بودند بر کتخت و جمعی درویشان ایستاده بر دل درویش گذشت که ایانزلت این بزرگ هست
 شیخ ابوسعید روی بان درویش کرد و گفت هر که نواید و باد شاه را نیم بند بر کتخت گوید و اگر آن
 درویش در هر دو بزرگ نگرست محتعانی حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ
 بر دل وی گفت گشت و بزرگوار ای امیرا بیدار پیش کش که میگوید انشائی را امر در در زمین
 هیچ نبوده نیست بزرگتر ازین هر دو شخص شیخ ابوسعید باندرویش گفت که مختصر ملک بود که هر دو
 در آن ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم شهادت قرار فراتر رسد و شهادت قرار برسد او صاحب شهادت
 رحمة الله علیه وی از حاضران صاحب کشف الحجب گویند که سبب سال بر پای ایستاده بود
 خبری تشنه تا نه نشستی از وی بزرگتر که بر پائی نشستی گفت مراد وجه آن نیست که آمد و شهادت
 حق نباشد انتهی سنه وفات شیخ ابوالقاسم شهادت بر پاید رحمة الله علیه صاحب شهادت الاسرار که
 صاحب کشف الحجب پیش شیخ ابوالفضل وی مرید ابوالحسن چغیری بود که از طبقه چهارم است

نام وی علی بن ابراهیم السمری است اصل وی از لره بود در لره دانه مرید خواستگار شد
و میراثی عراق کوید علم توحید مخصوص بود در آنوقت بنیکین توحید و تفرید چون او سخن گفت
و خواستگاری را ترویج شاکردی سودی اگر چه سخن شنو بسیار بود اما الوالحس بنیوی مرآت
شکلی گرفته بود شکلی مای گیتی که تود یوا که مثل من میان من و تو الفی است اری مسامتی
است دانی ابوالحس حمیری و عبد الله حنیف هتای میگید که لوده اند و ما الویر قردی و ابوالحس
معا مود مدتی ابو الفصلا کمالات بسیار است ذکر ان قلب مداری ابو اسمعیل بن
ابی منصور محمد انصاری الهروی وی نشتار خواوده انصاریه القاب
وی بیر مرآت و شیخ الاسلام است هر جا که در لیهات و مرآت و درین کتاب مطلق شیخ الاسلام
واقع شده است مراد وی است ارادت وی بچار واسطه که شیخ ابوالحس جرقانی و شیخ ابو الفصلا
قصاب شیخ محمد بن عبد الله طبری و شیخ ابو محمد بریری اند سید الطائفه حدید بغدادی میراث
لیحات گوید و در دیوان ابو منصور منتب الانصاری است و وی بسیار دیوانه انصاری است
که صاحب حل رسول الله صلی الله علیه وسلم در آنوقت که آمدت مالی بنده علیه السلام است که بگوید
که در خود را در سرال دیوانه انصاری زده بود و منت انصاری در زبان حال امیر المؤمنین
عثمان رضی الله عنه همراه اخفش قدس سال منی یکم از هجرت محمد اسان آمده بود و در مرآت
ساکن شد شیخ الاسلام گفته که بیدرس ابو منصور محمد بن علی الانصاری در بلخ ماضی لایف خواص
همه عقلی می بوده است وقتی ربی ماضی لایف گفت که ابو منصور را بگو که مرا نزدنی قبول کند
بیدرس گفته است که من هرگز آنرا نخواهم و آنرا رد کرده است شریف گفته است که آنرا بگو
و مرالسری آید و بیدرس چون بمرآت آمده است و رن خواسته و من برین آمده ام خواص
شریف بیدرس در بلخ گفته است که ابو منصور ما را بمرآت بیدری آمده است سل من بجامع
مطامات شیخ الاسلام گوید که این کلمه آخرین است که همه مکه های در صحن است یعنی حیاسیه
صفت متوان که در شیخ الاسلام گفته است که من لقه در زاده ام و آسمی بر گشته ام و ولاد

خواص الانصاریه

من روز جمعه بود در وقت غروب آفتاب لسانی من شعیان سه ست و شصت و شصت و شصت
 وی گفته که ابو عالم سر و خولش انداخته است من در کودکی بوی شدی و هم وی گفته است
 که من سیصد هزار حدیث یاد دارم با سی صد هزار اسناد و هم وی گفته که من چهل و نه تفسیر آن شاکر
 خواجہ امام بحی عمارم و من چهارده ساله بودم که خواجہ بحی قنذریان را گفت که عبد الله را بنابر
 دارید که از وی بوی امامی آید خواجہ بحی بن عمار الشیبانی رحمه الله علیه
 وی عجب احد خفیف را دیده بود بشیر از دویرا مجلس نهاده بود شیخ الاسلام گفت که رسوم
 علم هرات خواجہ بحی آورده مجلس نشستن و دین احمد با ست موافق کردن بسبب تازیانه گشت قاضی
 ابو عبد الله السطامی بجات آمد و گفت از شرق تا غرب بر دو گزشتم دین تروانه بجات یافتم قاضی عمر و بن
 و امام و لیکانه جهان بوده شیخ الاسلام گفته که امام بحی عمار بیار شده بود چون هرات گشت مجلس کرد
 بر بنبر آمد و گفت که چون مصطفی علیه السلام پای در کشیدند خلقای را شدند بجای می می نهادند
 چون من پای در گزشتم عباد بجای من بنشین شیخ عمر را گفت آن عبد الله تو بودی فی حدیثین الشیخ
 توفی امام بحی عمار الشیبانی السجستانی نزیل صرات شیخ الاسلام گفته که دیدار مشایخ بزرگ نسبت
 مر این طائفه را بهترین مرتبه که این قوم را گویند که فلان پیر را دیدی و با فلان شیخ صحبت داشتی و این
 مشایخ را عنایت بگیرد که دیدار پیران اگر از دست بشود آنرا باز نتوان یافت آنرا اندازد که نبود
 نه همیشه نبود در فترات همیشه بود و هم وی گفته که مشایخ مرید حدیث و علم و شریعت بسیار از پیران
 درین کار یعنی در تصوف و حقیقت شیخ ابو الحسن خرقانی است اگر من خرقان را ندیدی حقیقت ندانستی
 همواره این با آن درستی یعنی نفس با حقیقت یعنی باست نفس حقیقت هم در می آمیخت و تمیز
 نمیتوانست کرد و گفت که وی پیر من است بیک سخن که گفت اینکه من خود من خشنود چیزی دیگر است
 بوی نفس ازین پیچ چتری مانند که عالم حقیقت را دیده و دانسته شد و هم وی گفته که عنایت رج
 اسلام کردم تازی بر ختم و قافله را در آن سال یار نبود و در باز گشتن خجند مت خرقانی سوم مرا
 بدید گفت درائی ای من ماشو که تو یعنی معشوقه تو از دریا آمدی از دریا آمدی از دریا آمدی

نیز انشد تعالی کس مراد که آن بیهوده گوئی گفت اربعیت شیخ الاسلام گفت مرا از کلمات
 وی آن تمام بود که مرا گفت اردو را آمدی و از علم آنکه گفت ایکه بخورید و میخسید و حیرت
 دیگر است ریختن این سببیدم حرفانی من لودم وی مرا تعلیم میداشت و در میان سخن میگفت با من
 مسطره میگلن یعنی در من جریا سیرس که تو عالمی و من ساطلم وی گوید که من محکیم را ندیدم و تسلیم
 اری و دوش سرگ تر حرفانی بحرقان و طاقی در هر اوقات مریدان حرفانی من گفت که سالی آن
 سببیت وی بیانشیم هرگز ندیدم که کسی را حسین مرزانی و تعلیم که ده سند چیا سجد ترا شیخ الاسلام
 گفت زیرا که مرا لوی فرستاده بودند و قی سجدت وی حرص کردم که سوانی دارم فرمود
 سیرس ای من ماستو که تو اردوی پنج سوال کردم سه بران و دو بدل همه را جواب فرمود
 و هر دو دست من دران خود گرفته بود و دران سجد و لغو میداد و آب حوض حوی آن را صیم وی میرفت
 و اس سببیت شیخ عبدالعزیز الطاقی امام دی محمد بن فضل بن محمد الطاقی السحانی
 الهروایت مرید موسی ابن عمران خیرتی است عالم بوده تعلیم طاهر و علوم ما طس شیخ الاسلام
 گفت که وی سیرفت و استاد من در اعتقاد و حلیا که اگر من او را ندیدی اعتقاد
 حلیا بر استی من بر یا مینا دیدم و هرگز هیچ بزرگ ندیده ام با بیدت ترا طاقی تو تی
 طاقی می مرید من و استاد شیخ الاسلام گفت که مرا بختیم و دل محمد قصاب سرگ بود و
 حرفانی مرا تساحت محمد قصاب تعلیم تمام شد این قصاب اما لا تساحت و حرفانی تفصیل در
 مراتب این شیخ ابوالحسن سحر شیخ الاسلام گفت وی ایر بر این است شیخ الاسلام گوید که من شنیدم
 و دو سال انواع علوم آموختم و دوشتم و بیج مردم در اعتقاد و ادل محمد ایدر خود آموخته بودم و در این
 من شری دشت و در حق من حوالی دیده بود اما اس میگفت اما ایق را میگفت که هر روز نصیر
 می کنم راست می آمد شیخ الاسلام گفت بدیدم من سجد جانور کشتی این سبب است و دی ابدال بود
 شیخ الاسلام کار خود و خدمت حرفانی تمام کرد و کمالات و عارفی عادات شیخ الاسلام سجد
 که درین مختصر محمدی را محققان ایضا الله و ارحم بایان حق بود و واقعتا سرسحد و تمامین را

در زمان شاه الب سلطان سلجوقی واقع شد و در کاظمیه گشت و قیام می نمود
 بهر منتهای درویشی کاظمیه گشت و ذکر آن مستغرق در مباحثی گشت
 فیکون بعد و در زمره مالایکمون قطب الاقطاب خواجه ناصر الدین
 ابویوسف حشمتی بن محمد سمعان قدس سره از رجال معرفت و کمال حقیقت آن
 بود از عایت حضور در ریائے احدیت غرق گشته و غرقه فقر و ادا از خواجه ابویوسف حشمتی قدس سره
 پوشیده صاحب نفحات گوید و خواهرزاده خواجه محمد بن ابی احمد حشمتی است و مرید
 تربیت از آن یافته بود خواجه محمد تا شصت و پنج سال متاهل نشده بود همیشه داشت که خدمت
 وی کردی و نور دین پوشیدن از دست زشتن او بود و حسن خواهر فاطمه بیست سال
 بود و بسبب خدمت پرادر و اشتغال بطاعت خدا و غرض میل تزوج نداشت شبی خوا
 محمد پدر بزرگوار خواجه ابواحمد را در خواب دید که گفت در ولایت شاکان مریدیت محمد صفا
 تمام تحصیل علوم کرده و در کمال بصلاح گذرانیده خواهر خود را با دسی عقد کن خواجه و سلا
 کرد و همیشه را با دسی عقد کرد و دوسه هم در حشمت متوطن شده خواجه یوسف از ایشان
 شد خواجه محمد بعد از شصت سالگی متاهل شده بود اما ویرای پنج پسر بزرگ رسیده بود
 خواجه یوسف را بمنزل فرزند میداشت و تربیت میکرد و تحصیل علوم و سلوک او را فر
 جل دالالت مینمود و بعد وفات وی قائم مقام و کشنده خواجه یوسف را بعد از پنجاه سالگی میل
 و انقطاع شد خواست که نزدیک بمزار حاجی بر یکی که بسیار بزرگ بوده شیخ ابواسحاق شامی
 زیارت ایشان بسیار میکرد و چله خانه در زمین بکند با شارت با تقی غیبی معنی که حال اولیای
 و است اختیار کرد چون بیل کلند آوردند زمین بغایت محکم بود چنانکه هیچکس آنرا نتوانست کند
 خواجه کلند داشت و بدست مبارک خود از پاشنگاه تا نماز پیشین آنرا با تمام رسانید و دست
 دو اوجه سال در آنجا بسپرد و چندان سکه و حیرت عالم فناد و هشتاد و دویست و سه
 شده بود که گاه بود که چون خادم آب و جنوب بدست و برنجی در انشائی آن بند خود عایت شد

ویکه ساعت که پامیتس را غیب نمادی و بار حاضر شدی و وصو را با تمام سایه در
 وقت که شیخ الاسلام علیه الله الساری عمر احتیث رسیده بود و ما دسے ملاقات کرده است
 بعد از معاودت محفل و مجلس محافل استخوان دسی میکرده و در وقت رفتن سیر میبش خود خواسته
 قطب الدین مودود را تحصیل دست کرد و قائم مقام گردانید صاحب مرات الاسرار سیر الاسرار
 و صاحب اقتباس الانوار سے آرد که وقتی خواصه الولیوسف در راسته میرفت دید که مسیحه سے ملاقات
 میکند و سبب تیری مالائے مسجد پیرد و آن شش تیر از مرثعات مسی تقدیر یک گرم کرد
 هر چند فکر کرد در بار سے آمد و احداثات سے کرد پس از اسب مرو آمد مالائے مسجد
 یکسیر خوب شش تیر راست سارک خود گرفت و گفت اسم الله الرحمن الرحیم پس آن شش تیر
 شمرات مسی که انت یک که از جامی که خواصه گرفته بود از سمارت سیر زیادت آمد تا مال
 الشایخ آن مسجد در میان حیت و صریح پیاووده هم دسی از سیر الاسرار و صاحب اقتباس
 سیر اقطاب می آرد که خواصه الولیوسف را مصحف حفظ سو دین سبب خاطر مبارکش تر و دینار
 بیرون خواصه الولی محمد را در واقع دید و مود که صد بار سوره فاتحه بخوان تا این تر و دینار
 محمد خواند سوره مذکور تمام قرآن خواصه زیادت و چنانکه در هر ستار و دسی پنج حتم قرآن
 میکرده و هم دسے از سیر اقطاب می آرد که شعی خواصه الفس خود گفت که امتب اگر اس
 موافقت کنی رد و کیمت ما ختم قرآن کنم و نفس آتیب موافقت کرد و الا آن دو کیمت
 این شش کاهلی اس شد که آب سیر خورده بود و سیر حاجه تا ست سال آب بدو داد و هم صاحب اقتباس
 می آرد دوی صبح دستت می جوسی است دین ترتیب خواصه ناصر الدین الولیوسف دین محمد سیر
 سید المرحوم سید محمد بن سید عبد الله الملقب علی اکبر بن امام علی نقی بن محمد نقی المودود
 علی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین
 بن امیر المومنین امام حسین بن علی المدینه بن علی مرتضی کرم الله وجهه و خواصه بیت
 و خواصه صاحب دستت و سبب تیر یا به شعی و تعظیم ایشان کرد سبب و گاهی تیر یا بل دینار

نموده و عبد الواحد مصنف سنابل می آرید که به محبت خواجه یوسف سکه رور بودی صاحب
 گشت و کرامات شدی و از عرش تا تحت الثری نظر دوی اقتادوی و حصار و زنگار گشتی شیخ شبلی
 بملاقات خواجه یوسف رسیدی هر بار که روی خواجه دیدی بسجود آمدی پس دیدی که چندیست که بدیدن روی
 خواجه بسجود می آئی وی گفت آنچه من در حقیقت خواجه می بینم اگر شما هم ببینید بیضاقت میقرار شود خواجه علم
 کمال داشت شیخ محمد حشمتی گفت ای ناصر الدین علم خدا علم نیست که عقل نرا نتواند یافت مگر بتعلیم خدا یعنی
 خواجه ناصر الدین چیزی سپیدی و چندیست منقصه جواب گفت خواجه ناصر الدین گفت نیده میخواید که در ملک
 مریدان مخدوم کرد و قبول فرمود و مرید کرد پس گفت ای ناصر الدین هفت بار نام من بگو و صوی زمین نظر کن
 و هفت بار نام من بگو و صوی آسمان نظر کن آنچه بچنان کرد نظر کن تحت الثری و تافوق عرش پس شیخ محمد
 اسم اعظم که از خواجه خضر علیه السلام یافته بود خواجه را آموخت بگوید که او اسم اعظم ما گرفت علم لدنی بگشاد و فرمود
 باید که فقر و فاقه اختیار کنی و هم صاحبیات اسرار می آر و دخوا رقی عادات خواجه بیشتر از آنست که در عالم دید چون
 خواجه فرسید پس بزرگ نمود خواجه دوده و چشتی را تحصیل عظم کرد و قائم مقام خود گردانید و در پرده و فاش
 و زغره جامی لا اول نیست و حسین را به زان خلائ ابو جعفر عبدالله نقشبست قائم بن قاضی خلیفه بنی عباس که معاصر
 سلطان طغرل بیگ بن کایلی بن سلجوق بود واقع شد و مدت عمر خواجه ناصر الدین بقول نصیحت هشتاد و چهار
 سال بود و در وقت تاریخ وصالش بقول سیر الاقطاب عارف کامل بوده و رحمة الله علیه
 ذکر آن پیشوای ارباب الایمان و هدایت امام شیخ ابو علی فارمدی قدس سره
 نام وی فضل الدین بن محمد شیخ الشیخ خراسان بوده وقت خود منفرد بوده بطریق خاصه خود و
 تذکره و خطبات شاگرد امام ابو القاسم قشیرست و انسابی در تصوف بدو طرقی شیخ ابو القاسم
 طوسی و دیگر شیخ ابو الحسن قانی که پیشوای مشایخ و قطب ناخون شین بوده شیخ ابو علی فارمدی گفته است
 که در ابتدای جوانی در مشایخ طلب علم مشغول و مشغولم که شیخ ابو سعید ابو الحیر از مندا آمده است و مجلس بدین رقم
 تا دیار پیم چون چشم من جمال دوی خدا و عاشق دوی گشتم و محبت این طائفه در دل من بشیر شد مگر در یکباره
 بدرخانه خود نشسته بودم آن روی دیدار شیخ در دل من بدید آمد وقت آن نبود که شیخ بیرون

شیخ ابو القاسم قشیرست

آید جو استم که مرگم رخاستم و بیرون آدم تحول بسیار سوخیدم شیخ را دیدم مامعی اسوده میردت
 من هم برابر ایشان رفتم بجویش شیخ بحای درخت و میج در رفتند من در رفتم و در گوشه تن چم چم
 شیخ مرا شنید چون سماع مشغول تو مشغول بر اوت خوش گشت و صدی بر می نطاشند و صادر میش کرد
 چون خارج شد مدار سماع شیخ صادر بیرون کرد و میس می ماره میگردید و میرا بد شیخ یک آستین با هر تری
 هم می داد اگر دو سه بار داد که ای الو علی طوسی کجائی من حوائث دم گفتم مرا می مید و محمد ابد
 مگر از مریدان شیخ کسی الو علی نام دارد شیخ دیگر بار آرد او حوائث دم سوم بار آرد او جمع گفتند
 شیخ مگر ترا میخواند رخاستم و پیش شیخ آدم شیخ آن تربیه دانستین را من داد و گفت لود را چون این
 آستین و تربیه ای آنجا می نمودم و حدیث کردم و در حوائث عربیه نمودم و بیرون می نمود شیخ آدم و مرا
 در حدیث شیخ بسیار یادیده و در حوائث می دید اید و سالها روی نمود و چون شیخ از دنیا یور بر رفت
 من میراث استاد که امام الو القاسم قنیری رحمه الله علیه بود نام دی علی الکریم من حوائث ای تفهیمت
 و صاحب سواد و تفهیم طائف الاقاربات و مرید الو علی و باقی است آدم و حوائث که سید امی آید آید
 میگفتم و او میگفت بر دای بسیار آموختن مشغول باش و هر روز آن روشتای زیارت می رود
 و سه سال دیگر تحصیل علم مشغول بودم تا یک در قلم از مجده بر کشیدم سعه بر آمد بر حاستم
 و پیش استاد رفتم و حال مادی گفتم و استاد امام گفت چون علم دست از تو بداشت تو بیرون
 از دی مدار کار را باش و معاطه مشغول کرد و رفتم در ختنه از مدرسه ما خانقاه آوردم و محدث
 امام مشغول شد امام در گرما در رفتن لود و تها من و بلوی چند آب در گرما بر کشیدم چون او بنا و امام
 مار بگیرد و گفت این که لود که آب در گرما بر کشید من با خود گفتم بخیزی کردم حاضرتش لودم که
 مار بگفت حوائث آدم چون بار گفتم گفتم من بودم او بنا و گفت که ای الو علی هر چه الو القاسم
 بهتاد سال یافت تو بیک لود آب باقی لبس مدتی بخا بدیش او بنا و گفتم بگرد و در حوائث من
 در آنکه در احوالت گفتم و الوافعه با او بنا و امام گفتم گفت که ای الو علی رو دست من از حوائث
 مرا تربیت هر چه ازین فراتر بود راه فرا آن ندانم من با خود دانسته کردم مرا پرست

بانیستی که مرا از بیم مقام فراتر برد و آن حالت زیادت پیدایی و من نام شیخ ابو القاسم کرگانی شنیده
 بودم و در بطوس نهادم و جانگاہ و سه نداشتیم چون بشهر رسیدم جای وی پرسیدم نشان
 دادند رفتم با جماعتی از مریدان خویش در مسجد نشسته بودم و در کعبه تحیت مسجد بگذاشم
 و پیش روی و اندام و سر در پیش نشست سر بر آورد و گفت بیای ابو علی تا به داری
 من سلام گفتم و بنشستم و واقعه از خویش بگفتم شیخ ابو القاسم کرگانی گفت آری ابتدا
 مبارک باد بنویس و بدرجه رسیدی اما تربیت با پستی بدرجه بزرگ سی من با خود گفتم بیرون
 پیش او مقام کردم و بعد از آنکه مرا مدتی دراز با انواع ریاضت و مجاهده فرمود و من اقبال
 مجلس فرمود و فرزند خویش را بچکم من فرموده بود و هم خواجہ ابو علی فارمدی گوید که پیش از آنکه شیخ
 ابو القاسم عقد مجلس بپای شیخ ابو سعید از مہنہ بطوس آمدہ بود بخدمت وی رفتم گفتم ای ابو علی بود
 که چون طوطی زار در سخن از ندیش بر نیاید که شیخ ابو القاسم مرا عقد مجلس فرمود سخن بر من کشا و گفتم
 ریح الاول سہ چار صد و ہفتاد و ہفت در طوس محبت از دنیا در اینجا شوقم بر آن آورد که ذکر شیخ ابو
 ابو الخیر پیشاے وی بکنم ابو حفص احدا و قدس سرہ در نقیضت اہلبقہ اولی است
 نام و سہ عمر بن سلیمان بود و از دینائی بنشا پور است با و شاه مشایخ بود شیخ ملاست پیر ابو عثمان
 و شاه شجاع کرمانی پوی نسبت درست میکند شیخ الاسلام گوید کہ وی منوہ جهان بود یعنی اظہار
 کمال و ولایت با مرتب تعالی میکرد و خود را در جهان مینمود بصورت و معنی و در وقت خود حق تعالی
 فرما فرمود کہ مرا چنین باید بود ابو حفص فنیق احمد خفردید و خواجہ بابزید است و شاگرد است
 و استاد طریقت او خواجہ عبدالرحمدی با درومی است و با وی صحبت داشت و احوال صاحب مکرر الایمان
 یکی از وی و صحبت خواست گفت اسی انی ملازم بکدر باش پیور را بگو بکشتانید و ملازم بکشد بکشد تا به دنیا
 را گردن بنہا و ہم و گفتم ہر کہ در ہر وقتی افعال احوال خود را بمنیز ان کتاب سنت نسجد
 و خواطر خود را منہم ندارد ویرا از جملہ مردان شہر ہم دہم وی گفتمہ الفتوۃ او و الا تصاف و ترک مطاع
 الانتصاف تو فی فی سند اربع و ستین و مائتین و قیل سبع و فی تاریخ امام باقر فی خصال الخ و گویا کہ

ظاهر عنوان حسن ادب ماطل است معطی گوید صلی الله علیه وسلم کو متع قلبه لم یسبح نحو انما
 حواجه عند العبدین محمد مرعش قدس سره ۱ طبقه را انداخت کبیتا و الوهم دست الوهم
 از محله اخیر انداد و نگار مساح عراف و انکه ایسا و معسر ایل تقوی بود مقبول کاسه او بهما
 حواصا الوهم حس جدا است و ما حواصا حید و حواصا الوهم صا و الوهم صا صحت اثنت الوهم صا
 سیاحت و مرده بود هر سال هر روز شیخ سفر میکرد و پاشه سر به سر به میگشت صبح هر روز
 روزی ده سوئی و گاه ده و نیمه و نیمه هم میخوردند بلکه من بهما بسیر بودم در میابا بورا گاه جوانی
 و بهر کس اشارت کرد ما تو گفتیم که احمد حواصا است شرم مدار که سوال میکند و در حواصا آدم مایه
 که دارا رسیدیم سر گفت ماه میگیم کشفی ارا آید در سر بود آمد و در سیه نو غیدار میسر
 سدم حواصا حیدر دت خود آدم آخوال روز بود چون غصه سید لغات نمکین حواصا حیدر دت
 کرم الله و حمد کواثیدم و آخوال سر ماوی بود حضرت ابریس اشاب بنمود و هر روز میخورد
 الله لا یحکمنا یسائله حواصا سید ابریم هر چه واسم لفرقه کردم و روی بسیر آوردیم تا انما قول
 حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 آنکه او را حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 گفت تقوی حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 سه نمان و حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 در اطاوس العفر گوید در حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 نقایص سارا است و کس می طوس ده است و قمر می آکا است و در بد تقوی ده و سر سبطی
 سیر براده بود و قس شب رستان بود و در آتش حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 مدید آمد و تا نشاند براد و در میان آتش حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت
 سوال کرد و گفت کسی که پذیرد گاه او آروئی خود در بخت بود آتش روی تواند سوخت آروئی
 که گفته هر حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت حواصا حیدر دت

خاک روی آوردندی و زمانی بداشتندی انگاه بردندی شیخ ابو الفضل ^{الحسن}
 السمرقندی قدس سره در لغت نام وی محمد بن الحسن است وی مرید ابو نصر سراج است و پیش
 ابو سعید ابو الجوز است و نیز صاحب لغت است صاحب لغت می آرود که کتاب کشف المحجوب نیز یکی
 نام میبرد و میگوید که بخشن از دست شنیتم گفت که دلی بودم و محلی رفته بودم و بلبلت که توت از بر
 پیکه کرم در درختی شده بودم برگاماسه و شاخهای آن درخت نیز دم شیخ ابو الفضل در آن کوی
 و مرا اینچنین شک نکردم که از تو غائب بودم بر حکم ابنساط سر بر آورد و گفت باز خدا یکسال پیش است که
 مرا آنکی نداده که موی خود ترا شمر باد و دستان چنین کنند گفت در حال همه اوراق و اعصاب و معلوم
 و دختان زرین دیدم انگاه گفت که عجب کاری که کشایش دل را با تو سختی نتوان گفت در لغت است برگاه
 که شیخ ابو سعید راقضی بوی قصد خاک پیر ابو الفضل کردی خواجده ابو طاهر فرزند شیخ ابو سعید
 گوید که روزی شیخ مارا قاضی رسید و در میان مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریان شدند گفت
 برگاه مارا قاضی بودی و مئی سوی خاک پیر ابو الفضل کردی بسبب بدل شدی متوبین
 و وقت بر ستور نشست و جمله اصحاب با و بر رفتند چون به حرم رسیدند شیخ کشته گشت
 و وقت رحلت بدل شد و در ایشان بغیر و فریاد برآمدند و شیخ از این هم می سختی میرفت چون بخسید
 از راه بسرخاک پیر شد و از قوال این بیت در خواست است سعدن شاد است این سعدن بود و کرم
 قبله ماروئی یا قبله هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و گرد آن خاک طوان میگردند و بغیر نیز
 در ایشان سرو پای برهند و خاک میخاطبند چون آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تا بحیث
 که بهتر از این روز نبیند بعد از آن هر مرید را که اندیش حج بودی شیخ ویرا بسرخاک پیر ابو الفضل فرستادی
 و گفتی آن خاک را زیارت کن و رفت بارگرد آن خاک طوان کن تا مقصود حاصل شود و بهم صاحب لغت
 که شیخ المحجوب آرد که روزی لقمان نزد یک ابو الفضل حسن آمد ویرا دید جزوی در دست گفت ابو الفضل
 اندر این جزو چه میخوانی گفت همان که تو اندر ترک آنی گفت پس اینها و چراست گفت خلاص
 تو می بینی که از این جزو کسی که چه میخوانی از مستی بهیاش شود و از بهیاشی بیدار گردد تا غلظت بخیر و دلی که

چہ نظام شیخ ابو العصل جس بحر سی وقتی ار ہو اور آمد و برد حتی شست یکی آن مدیتع الو العصل
 گفت پیر سے مگر می این راز سے باید گفت اران بمیدانی کہ سے باید بیست کہ کس طلب کردہ ام
 شیخ لقمان شہر سی قدس سرہ وی استلہ نماز بسیار دس و عالمہ ماحیا لانا
 کشی افواض کہ مقلش رت گفت لقمان آن تہ لود و اس حبیت گفت ہر چند مذکی متش کر دم
 بیش می مایست و یام گفتم آئی مادتا ہمارا حوں ملہ فیخوہ از او تن میکید تو یاد شاہ میری
 مذکی تویر گنتم از او کس گفت مد استیدم کہ ای لقمان آما اوت کریم لساں آادی آن لیکہ عقل
 اروسے گر گنتدوسے از علما می محاسن لودہ است شیخ الو سعید لیا کہتہ است کہ لقمان تاراکر د
 حدای است سماہ ار ہر چہ شیخ الو سعید کہتہ کہ شعی عاتقی جمعہ لودہ و در حانہا لستہ لودہ مایار الو
 ریر صہ لستہ لودہ می مرق و در عارف مسئلہ مشکل لستہ لقمان را دیکم کہ ار نام حالقاہ و ریر
 و دیریش ہست و اس مسئلہ را لیکت خاکہ اشکل رحاست ماریرید و ریرام سرور
 پیر ابو العصل گفت ای الو سعید مرتہ این مردی می گفتم می ہم گفست اقتدار انشا یگفتم حرا
 گفت ارا کہ علم ما و شیخ الو سعید کہتہ لقمان محوں را یجاری بدید کہ گفت پیر ابو العصل را لیکہ
 کہ لقمان پیر و پیر حوں لستہ با جماعت آکا شد ہر چوں لقمان را و آمد بدیسمی کرد و پیر مالیں
 مست و سے ریر سے مگر لیت سیکہ ارجع گفت لا الہ الا اللہ لقمان قسمی کر و گفت آخر حوت
 اما یاد می باید داد لقمان گفت مارا عر مدہ میفرمائی رد رگاہ حق پیر ابو العصل را حوں آمد
 شیخ ابو سعید الو الخیر قدس سرہ در لہا است نام وی اصل اللہ فی الو الخیر است
 کہ و سے سلطان وقف لودہ و مال اہل طریقت و ترف القلوب و در وقت وی بہر حاج
 اورا مسخر لودہ و تیر و سے در طریقت ابو العصل جس بحر سی است شیخ الو سعید کہتہ کہ لیکہ کہ
 لینے برو دہرستان بحر تنل کا کستہ لودہ لقمان محوں سریر آن لستہ لودہ و قند دے کر دم
 و مر آن بالاست دم وی مارہ ریر پوسین مید رحمت وادی می مگر گنتم و حقرت شیخ حانہا
 لودہ است کہ یا یاد و ریر پوسین لقمان افتادہ لودہ حوں آن مارہ ریر پوسین و در حوت کہتہ یا ماسن

باین پاره برین پوسن و ختم پس برخواست و دست ما گرفت و در خاتمه پیر ابو الفضل بر
 دیر او داد و می پیر دن آمد گفت یا ابا الفضل این را نگاهدار که او شما است پیر را دست گرفت
 و در خاتمه برو و در صدف نشست و بزوی برگرفت و در اینجا منظر میکرد یا چنانچه عادت داشتند
 طلبی در سینه پیدا کرد که در آن بجز صحبت پیر داشت گفت یا ابا سعید صد و بیست و چهار هزار پیر را که بخت فر
 گفتند با خلق بگویند که الله ایشان آمدند کسانی که این کلمه را گفتند و درین کلمه مسخری شدند و گفتند
 این سخن آتش برادر خواب نگذاشت با ما و پیش از آفتاب بر آمدن از پیر دستوری محاسب
 و بدرستی پیش ابو علی فقیه آدم چون بنشینم خواجہ ابو علی اول رس این آیت بود قل الله
 ذکر کلمه فی خواصه بعد یلیعون در آن ساعت درمی در سینه با کبشادند بسامع ابن کلمه یعنی بگویند
 و بگذارد دیگر آنکه در باطل خود رو بد بفرماید ما را از ما فرستادند خواجہ ابو علی آن تغیر در اندیشه گفت و
 کجا بود که گفتند پیر ابو الفضل گفت بنظر و با نجا شو که حرام بود ترا از آن معنی باین آمدن مانزد پیر ابو الفضل
 و الله تعالی باین کلمه کشید چون پیر ابو الفضل را دید گفت یا ابا سعید مشک که می ندانی پیش
 یان گم کنی تو این شربت نوش بگفتیم این شیخ چه میفرمائی گفت رأی و یقین این کلمه را باش که این کلمه
 با تو کار دارد چون پیر ابو الفضل بر حمت حق پیوست ما در مدت حیات پیر هر شکل که بودی می رجوع افتادی
 حل شکل را با هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس آملی با من رفتم و یکسال پیش می بودم گویند که شیخ
 ابو العباس را در جماعت خانه صوفیان موضعی بود که چهل و یکسال در آنجا نشسته بود و در میان
 صبح اگر شب و دریشی نماز اقرونی کردی گفتی ای پسر تو نجیب که این پیر چه میکند برای شما میکند
 ویرای این همه هیچ کار نیست و بدین حاجتی ندارد و هرگز در آن یکسال شیخ ابو سعید را نگفت که تو
 نجیب نیازی کن چنانکه دیگر از او ویرا در بر تو و خاکلی داده بود که شیخ ابو العباس قصد کرده بود و در
 کشاده شده بود شیخ ابو سعید فرماست از آن دو جامه خود بیرون آورد و دست می شد و جامه از روی
 باز کرد و جامه خویش پیش می داشت شیخ در پوشید پس بنیام شیخ البندش نمازی کرد و هم در پیشگاه پیر
 نوازد پیش شیخ آورد و شیخ اشارت کرد که ترا باید پوشی شیخ ابو سعید در پوشید چون جامه شمع جایت حاضر آمد

چو بطلبم شیخ الواعظ حسن حسنی وقتی ارادو آورد و روزی شصت یکی آن بدشیخ الواعظ
 گفت چو بنگری این براسه مایه گفت اران میبانی که سے باید بیستی که من طلب کرده ام
 شیخ لقمان خنجر قدس سره وی استله نماز بسیار داس و معالیه احتیاجا مانگا
 کتبی احوالش که عقلش برکت گفت لقمان آن حدود و اس حسب گفت هر چند مدگی پیش کردم
 نش می مایست درامدم گفتم آئی ماو شایا را حوین منده پیر شود از او ش میباید تو یا و شاه میری
 مدگی نویر گفتم آند کس گفت مد اشیدم که ای لقمان آرا اوت کردیم لسان آندوی آن بکف عقل
 اروسه رگر فندوسه از عقلانی محاسن لوده است شیخ الواعظ لیا گفته است که لقمان آرا کرده
 خدا می اس سجاد را هر چه شیخ الواعظ گفته که شنسی جماعتی حفته لود و در حلقه نشسته لود ما را الواعظ
 بر صحنه نشسته لودیم حتی میرفت و در معاف مسئله مشکل شد لقمان را دیکم که ار نام حلقه و در پیر
 و در پیش است و آن مسئله را بگفت چنانکه اشکال رحاست بار پیرید و در نام سر و
 پیر الواعظ گفت اسی الواعظ مرتبه این مرد می گفتم می نمیکه گفت اقتدار است و گفتم چرا
 گفت اکه علم نما و شیخ الواعظ گفته لقمان محوین را بجاری دید که گفت پیر الواعظ با گفتم
 که لقمان پیر و میر حوین استید با جماعت اکامته بد چوین لقمان او را بدی قسمی کرد پیر مایس
 مست و سه ریر بر منکر است یکبار جمع گفت لا اله الا الله لقمان قسمی کرد گفت آخر حوین
 انا بادمی مایه و او لقمان گفت ما را عریده میفرمائی مرد گاه حق پیر الواعظ را حوین آمد
 شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره در لقا است نام وی اصل الله بن ابو الحر است
 که دس سلطان وقت لود و حال اهل طریقت و طرف القلوب و در وقت وی بهر تاج
 او را سحر لودند پیر و دس طریقت الواعظ بن حسن حسنی است شیخ الواعظ گفته که یکبار وی
 لیته برد و ظهر شتان حسن قل حاکست لود لقمان محوین بر سر آن نشسته لود قصد س کردم
 و بر آن مایه لادم وی باره ربو سبت مید رحمت و ماوی می بکریتم و حسرت شیخ حال اساده
 لوه است که مایه ربو سبت لقمان افتاده لوده حوین آن باره ربو سبت و در حث گفت یا مایه ربو سبت

باین پاره برین پوسن و ختم پس برخواست و دست ما گرفت و در خاقاه پیر ابو الفضل برد
 ویرا آواز داد و می پیرون آمد گفت یا ابا الفضل این را نگاهدار که او شماست پیرا دست گرفت
 و در خاقاه برو و در صدف نشست و بزوی برگرفت و در اینجا منظر میکرد با چنانچه عادت داشتند آن
 طلبی در سینه پیدا کند که در آن خبر حبیب پیر داشت گفت یا ابا سعید صد و بیست و چهار نفر از پیروان که گفتی
 گفتند با خلق بگویند که الله ایشان آمدند کسانی که این کلمه را گفتند درین کلمه مستغرق شدند و گفت
 این سخن آتش مراد خواب نگذاشت با ما و پیش از آفتاب بر آمدن از پیر دستوری محو است
 و بدرین تقیه پیش ابو علی فقیه آمدیم چون نشستیم خواجہ ابو علی اوان رس این آیت بود قل الله
 خير كله في خوضه ليعبوا در آن ساعت درمی در سینه با کیشاد و لبساج این کلمه یعنی بگو خدا را
 و بگزار دیگر آنکه در باطل خود رو بد بقاء ما را از ما فرستادند خواجہ ابو علی آن تغیر را ندید گفت دو
 کجا بود گفتیم تو پیر ابو الفضل گفت بر خیز و با نجا شو که مرا م بود ترا از آن معنی باین آمدن باز و پیر ابو الفضل
 و الله و تیریم این کلمه کشید چون پیر ابو الفضل را دید گفت یا ابا سعید مشک مشک که می ندانی پیش
 مان گفتمی تو این شریعت خویش گفتیم الشیخ پیر میرانی گفت رأی و غنیمت این کلمه را باش که این کلمه
 با تو کار دارد چون پیر ابو الفضل بر حمت حق پیوست ما در مدت حیات پیر هر شکل که بود می روی جمیع افتادگی
 حل شکل را با هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس آملی با مل رفتم و یکسال پیش می بودم گویند که شیخ
 ابو العباس را در جماعت خانه صوفیان موضعی بود که چهل و یکسال در آنجا نشسته بود در میان
 جمیع اگر شب و روزیش نماز و قزونی کردی گفتی ای پسر تو نجیب که این پیر هر چه میکند برای شما میکند
 ویرا باین همه هیچ کار نیست و بدین حاجتی ندارد و هرگز در آن یکسال شیخ ابو سعید را نگفت که تو
 نجیب نیازی کن چنانکه دیگر از او ویرا در برابر خود خاکلگی داده بود که شیخ ابو العباس قصد کرده بود و درش
 کشاده شده بود شیخ ابو سعید برخواست از آن دو جامه خود بیرون آورد و دست می شد و جامه اندوخت
 باز کرد و جامه خویش پیش می داشت شیخ در پوشید پس جامه شیخ را بستند و نازی کرد و مردم در میان
 نوازید پیش شیخ آورد و شیخ اشارت کرد که ترا در باید پوشید شیخ ابو سعید در پوشید چون جامه را پوشید حاضر آمد

در شمع الوالداس نگر سجد جانم سج الواسعید و ما در و در شمع الواسعید جانم سج الوالعاس در شمع
 سج الوالعاس گشت آری و در سن تار هارت همه نصیب من حوال منکی آمد مبارک کنش با شمع الواسع
 گفت سدر رسد و کس من سج الوالعاس آمد و دست در گفتم باز ایا یکدیگر سخن گفته است یا نه
 ادوه ارن اندام ترو کی میگوید سادی ارن اندام تر سج حدیگویند شمع و سبر و و او در گفت
 که میرنگاه یوسف است ادوه است و سادی کنش حدیگویند صلح و الامسا دوه و سادی
 است و هر چه صفت است محمد است و محدث را اندام راه نیست پس گفت یوسف صفت و حدیگویند
 و می مصطفی علیه السلام در تالعت سنت اگر کسی عوی راه حوال مردی میکند
 گواهی است حوال آمد و کس بیرون شد بدید رسیدم که آمد و کس نمود گفت کل الوالحسن حوال
 الوعد الله و اسانی است شمع الواسعید را برسد یعنی اس حدیث که گفت سادی حدیث
 شمع گفت اندیشه یکساعت درستی خود ستر و عباد یکساله در اندیشه هستی خود شمع حوال
 وقت ما رحمت چهارم سبیا سبه العین دار لعمانه ارد مارفت و ستر ایساں بهر راه رفته
 ذکر آن مهر حلقه امشاح کبار آن بپتوای اولیا ذان اندازان موصوف
 حضرت وود و خواجه قطب الدین مودود و حشمتی بن ابوالیوسف حشمتی قدس الله
 امر ازیم یاسانی عظیم معاناتی عالی بود جمیع ساله وقت رکعات عالم نوی و معوی او معر فوید
 و در تربیت مریدان باین طریقه را ن نووی حرقه فقر و اراد ساز دست در خود و خواجه ناصر الدین ابوالو
 حشمتی نوسنده کمالات و حوار و عباد وی یکدالت که در من محمد گمراهی قطب الدین
 است و اکر کمالی نقل است که وی حضرت در حال صلح بود و چشم بر او اسپر گاهی گریه می کرد
 قسم رمودی در وی شرح شنبی رسیده که بر جلیب در مود که معوی در صلح لمساده انوار
 سرحد میگردد و دوست گوید العلال من ترا حسن و عیال ادم اهل صلح لی قصد و رسم آید و
 کایمی در حال حال خوف علال ترس فراق خداوند گریه شود و دیگر سرارد دریاں ما که اگر
 طاهر که دود گوید که اس را برادر است صاحب العیال گوید وی رسیده بهفت سالگی تمام قرآن

چند روز در میان
 از سبب این شمع
 است

برو به حسن خصلت کرد بود و تحصیل علم اشتغال میداشت چون بسین بست و شش سالگی سید والد
 بزرگوار او خواججه یوسف است از دنیا برفت و ویرا بجای خود بنشاند وی بخصال حمیده موصوف بود
 افعال پسندیده معروف و مرموز آن ولایت بهم در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و ارادت
 و سی بود و در توفیق شریک صحبت و دولت تربیت شیخ الاسلام احمد اناسی الجامی قدس
 سره نیز یافته بود در آنوقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام به راه تشریف آورده بود
 خواص عوام مشایخ کرامات و خوارق عادت که از ایشان ظاهر می نمود همه مرید و معتقد می
 و این قصد در اطراف و اکناف آن ولایت انتشار یافت و از لواحق همراه متوجه مرزا تبرک حشمت
 شد خبر آمد که خواججه نمود و و چشمی مریدان بسیار جمع کرده است می آید تا شیخ الاسلام احقر را بخوا
 بیرون کند اصحاب شیخ الاسلام احمد از آن پوشیده میداشتند و وی خود از همه پنهان میداشت چون
 روزی بامداد سفره در آورد و گفت که ساعتی صبر کنید که جماعتی رسولان در راه اند چون ساعتی بگذشت
 درآمد که انجماعت رسیدند ایشان را در آورند و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و سفره برداشتند
 شیخ الاسلام گفت که شما میگویید یا ما بگوئیم که شما بچکار آمده اید ایشان گفتند که حضرت بفرماند فرمود که شما
 خواججه نمود و فرستاده است که احمد را بگوئید که توبه ولایت ما بچه کار آمده بسلاست بازگردید چنانکه باید
 گردانید ترا باز گردانیم رسولان تصدیق کردند پس فرمود که مراد از ولایت این دیست است همگی مردان
 است نه از آن اوست نه از آن من و اگر مراد از ولایت مردمانند انبان رعایا منجر اند پس شیخ القیاس
 باشد و اگر مراد از ولایت آنست که من میدانم اولیا خدا عز و جل میدارند خود با ایشان نایم که
 کار ولایت چیست و چون است این سخن بگفت ابری عظیم برآمد و شبان روزی بسیار دیدم منظر
 روز دیگر بامداد آن شیخ فرمود که ستوران ساخته کنند تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد درین
 دو سه روز بعد از آنکه دیگر شمار هیچ ملاحی از آب تو اند که شت شیخ گفت که سهل باشد که سرز
 ملاحی که پس روان شدند چون بصبحه بیرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد و دید که جمعی از بنوه سلا
 بسته همراه ایشانند پرسید که انبان کیانند گفتند مریدان و محبان شما اند شنیده اند که جماعتی بودند

و با استغفار سرور مهند کرد و گفت بر شمار دشمن است که این نوبت من باین فرماندا ششم شیخ گفت راست
میگوئی اما چرا بایشان درآمدن موافقت کردی خواهی نمود و گفت بکردم عفو فرماید شیخ گفت
عفو کردم بر او این قوم را باز گردان و دو خدمتگار نگاه دارد سه روز توقف کن چنان که بر و پیشتر
شیخ آمد و گفت چنانکه گفته بودی کردم و دیگر چه میفرماید تا چنان کنم شیخ فرمود که اول مصلی هر طرف
نه و برو علم آموز که زاهدی علم سخنه شیطان باشد گفت قبول کردم دیگر چه میفرماید فرمود
که چون از تحصیل علم فارغ شوی احبابا خاندان خود کن آبا و اجداد تو بزرگ برده اند و صاحب
کرامات خواهد نمود و گفت چون ما بجایا خاندان میفرماید هم شمار برو چه بزرگترین را اجلاس فرست
شیخ گفت پیشتر آئی پیشتر آمد دست و سه بگرفت و بر کنار چهار بالش خود بنشاند و سه باگفت
علم پس سرور بخدمت شیخ بود و فرمود گرفت و نواز شما یافت و باز گشت بعد از آن باندک تر
بتحصیل علم و تکمیل معارف بجانب بلخ و بخارا التشریف برد و مدت چهار سال بقدر وسع و امکان
در انساب اجتهاد نمود و از صفائی باطن در جمیع علوم صوری و معنوی کامل نگاشت چنانکه در
و باز هر جا که شوازی آیات غریبه و کرامات عجیبه که تفصیل آن بتطویل می آید انجا ظاهر شد و بعد از آن
بجانب چشت مراجعت فرموده بترسیت مریدان مستفیضان مشغول شد و از اطراف طالبان را در دست
بخدمت می آوردند و بمقامات اعلی رسیدند یکی از انجمله شاه سنجان لقب که نام می کردن المیر محمد دست
و از ولایه سنجان خوانف بود شرف صحبت خواهد را دریافت است و چند مدت در حشمت اقامت نمود و گریه
در مدت اقامت هرگز در شست نقض طهارت نکرده خواستی طهارت کن میوار شدی و در حشمت بزرگ آمدی
و در رفتی و طهارت ساختی در حاجت نوی و میگفتی که از چشت منزل بسیار و مقام بزرگ است و آیت
که در بنجانی ادبی کنند و گویند پیشتر در خواجه سنجان میگفتند خواهد فرموده و پیشتر در خواجه سنجان
وی همیشه آن می نازید و مفاخرت میکرد و ذات سنجان بود و سینه می زد و تسبیح می خواند و در وقت
افتخار سالانوار از سیر الاقطاب می آرد که خواهد نمود و در چشتی با فقر و مسکینان همیشه صحبت می نمود
نویزگر نمی پوشید و در کشتن ثواب کشتن قبول و کشتن ارواح بسیار حاضر در وقت بود در انوار

سجده مت شمامیرسم اسم الله الرحمن الرحیم خواند و آردیوار بر جست و لبان برقی از دریا گنجش و با هم ملاقات
واقع شد شیخ با یاران خود فرمود که ما غیر واقع خیال کرده بودم خواه بود و در محلاتی روزگار است
الحمد لله که از دیار شمشرف شدیم پس ایام نشستند و تادیری حرف و حکایات در میان آوردند بعد
خواجگفت شما را همین باید و نیز بچانه قدم و نیز بفرمانید و زیارت خواجگان شما نیز دریا باید شیخ
گفت مقصود ملاقات شما بود آن بوجه احسن میر آید و زیارت خواجگان از اینجا میسر است از آنکه تصرف و حر
اولیاء و اثر دلاست ایشان همه بجا است پس شیخ بچشت وی کرد و زمین بوس نمود و فاتحه خواند و بر
و در زمانه خواج علی حکیم که مقتدر شیخ بود فرمود آمدن خواه بود و نیز تا آنجا همراه بود آن هر دو بزرگوار
صاحب سر اسرار و زراعتا نماندند و مجلس سماع در آوردند و پیش ازین خادم شیخ احمد عرض نمود که
رخت خواب کجی بپند از شیخ فرمود باش که مسمی در پیش است چون شب آمد هر دو بزرگ در سماع مشغول
شدند آن مردمان ناهنجار که قبل ازین بار با گفته آنها بجناب خواه پیش رفته بود و خدمت را غنیمت
دانسته سلاخی بسته مجلس آمدند و خواستند که کار شیخ بدین و خیر تمام رسانند تا تمت کشتن خواه بپند که
تا گاه نگار شیخ بر ایشان افتاد و لرزه بر اندام آنها مستولی شد درین اثنا هر دو بزرگ اتفاق بسوی ایشان
منظر غضب نگاه کردند که میزب خود افتادند تا آنکه لعب از سماع بدیشان افات دست داد شیخ آنها را بدید و بخواج
متوجه گردید و فرمود بان خواه این چیست که دیده خواه تمامی سال از اوقات آخر بیان نمود شیخ احمد بجام
گفت ایشان سزای خود میاقتند حالا در گذر باید کرد خواه بود و گفت که ایشان گناه و شاکر ده تا
شما عفو فرمائید فائده نمیکند شیخ گفت من اگر گناه ایشان در گذشته شما نیز معاف نمائید خواه گفت که
چون شما عفو فرمائید من نیز معاف کردم بهر نشان بجال خود آمدند و دریای شیخین افتاد و تو نیز بپند
پس حضرت شیخ احمد بجام فاتحه خواند و بجانب بجام مراجعت فرمود خواه بود و خشتی متوجه چشت گردید و
احمد بجام در رخت خواه برای تحصیل علم تاکید بسیار کرد و گفت در ویشی تعلیم چیزی نیست خبر علم
مهرت کمال داری ولیکن علم ظاهری نیز در کار است تا طاهر و باطن کجی گردد و حضرت خواه از این امر
قبول کرد و هم در آن سال تحصیل علم غنیمت بلخ نمود و هم صاحب اقتباس الانوار مینو سید چون در

حضرت خواجہ سلیمان که در رم در آمد بقدرت معینیت است افتاده و احدی علم بالصواب و دهم وی از
 سیر الاقطار وی از خواجہ عبدالحق عجدانی نقل میکند که در ایام ما مشهور است در جمعی حضرت خواجہ
 در معرفت بیان نمود ما گاه خوانی آمد بصورت را بدان خرقه در در سجاده بر دوش او داشته گوشه به
 نگاه خواجہ افتاد و خواجہ فرمود چهره است که گوئی که آن حضرت صلی الله علیه و سلم فرموده القوا من
 و است المؤمن فانه بطر تور الله شراب حدیث حیثیت حضرت خواجہ فرمود شراب حدیث است
 تار تار رنگی و اما آن خواجہ است حق حل و علا آری دارم تویی گفت نمود با الله مرار بار باشد
 خواجہ خادمی را اشارت نمود تا فرقه را و کشید زبانی بر آمد وی محل گردید دیگر گشت و در این خواجہ
 افتاد در نار بیکت و مسلمان است در تمام سال است در عاقله خواجہ نمود و چشتی هر که رفته در زبانی
 کار رفته او کشاده تنی یکی از او لیاضه کشتی لقرن الله بیوتی دوی شخصی با عمار و عمار محرم
 اسرار و محقق بر گواره فرمود مقررین و ابرار بود و مقولست که چنان خلق و توابع چشت سید اسلام
 وجود را از حاکم شمردی و علام و دیگر که خود را سلام کردی و قیام نمودی استی تمامه الاسرار
 از سیر الاقطار و لیامی آر که چون خواجہ طه الله بن مودود چشتی را رحمت مراحم شد مردی با هدایت تمامه
 و حریر یار به شست دست خواجہ نمود و داد و خواجہ مطالبه نمود و حریر یار به را به شست خود و عمار و حاکم حق سلم
 که بعد از تحمیر و تکفین خواجہ که حصاره سردار در دست مردم تحمیر بود که او را رخصت بر آمد به
 رفتند آریان مردمان حیات بدید و عمار حصاره که او بد لعدنه احدی بر اثر که مردمان خواجہ آقا و
 اعداد وی بودند حاضر گشتند و عمار که او بد و لعدنه خلق عمار را دانمود و پس خواجہ شدند که حصاره مردان را
 خود خود در سپهر است و میرت تمامه صبح که خواجہ قبول کرده بود و فرود آمدن بر کرامت خواجہ چندان که آثار
 و یار مسلمان شدند که در شمار سید تونی فی عوده پنجم رجب سنه و چشتی و چشتی در میان مزار الله بن
 سحر و چشتی مدون گشت به ت حیاتش بود و بهشت نیال بود و چشتی رفته علیه تاریخ سرور او لیاضه
 آنکه مودود چشتی شمس است و چشتی جاریع اسلام است و عماره خانان است آمده دوی ساسان
 به تاریخ نقاشان سحر و گوشت آب از مودود و خواجہ بر از طریق عمار و او لیاضه که در دست

تواجیه احمد بن محمد و دین ابو یوسف و شیخ ابی حمزه علیه در نفی استیسا
 بزرگ بوده و بعد از پدر تواجیه و دوشی بمقام وی نشسته و مقبول همه طوائف بوده که آن نام شفعی عام
 و مروی تمام داشته است گویند شبی آنحضرت صلی الله علیه و سلم را در واقع دید که فرمودند که ای احمد اگر
 تو مشتاق منیستی مشتاق تو ایمن چون بیا و شد بسیار موافق اختیار کرد و جمول و اچانکه کسی ویرا
 زیارت حرمین شریفین را و ما الله تعالی تشریفاً و تکریماً میفرمود چون قامت از کان و شتر الطرح کرد
 بکرم محرم مدینه و در نه شریفیه مصطفویه علی نه وار ما تحف التجانیان توجه نمود و در نشانه میاورت کرد
 گویند که مدامت و موافقت وی بجا ورت آن حرم خدا و آثار اگران آمدخواست که در ایران بجا ورت از روضه
 شریفه آواز آید چنانچه همه حاضران شنیدند که ویرا میخوانند که از حله شقائق ما و بعد از مراجعت از مدینه بخدا و
 و در نالقه شیخ شهاب الدین سحر دروی فرموده است شیخ ویرا تعلیم و احترام بسیار کرده و خلیفه بغداد و بنا بر خواهی
 که دیده بود ویرا طلب کرد و طائف اکرام و احترام بسیاری آورد و دوی خلیفه را الفلاح جای گیر و مواظ
 دلپذیر گفت و همه در محل قبول نهاد فتوی آوردند بیکت استمال خاطر خلیفه محقری برداشت
 چون بیرون آمدن مقر را قسمت کرد و بجز اسان توجه نمود و ولادت وی سنه سبع و خمسمائة بوده صاحب
 مراة امرای آرکا ملات و خواجی عادات وی بسیار است و گویند که تا امر و سجاده وی در حشمت
 سجال خوب است و هر طبقه گیر و اهل معنی از فرزندان وی ظهور نمایند و این معنی از کمالات تواجیهان
 شست است و شاخ باران آلساسه پاک و تمام هندستان اهلر الشمس اندونی فی سبع و سبعین و
 در زمان ابوالعباس احمد بن محمدی رحمه الله علیه شیخ ابی حمزه علیه السلام را که در کربلا و کربلا و کربلا و کربلا
 رحمه الله علیه در نفی استیسا میفرمود و ابی حمزه علیه السلام را که در کربلا و کربلا و کربلا و کربلا
 زوی سینه که در بار طلبی بچو توان دید گفت بدیده صدق و آئینه طلبی می فرمود که تقوی را بطلبی
 بنامه ذکر است آتش گرمی نمید و دعوی طلبی را بزرگ و هم وی گفته است می نمودم منوخته نشود و دیده
 ان بسوزان غیبت از غیر ارد و خسته نشود و خانه جان و شمع تجلیات جیایان از خروخته نگردد ویرا که ششم
 زمین کاشته نگارند نقش بر کانی نوشته نه نگارند گویند مایه و و امشاده و زانبر و در

سایه سیرش ماکوید که اسه ساح مادر و طاف قنات کس ته ایات چه کار و هم و سکه تزل
 است که منع و عطا را در حد تعالی سیمین عیس القضاة همدانی و در صفات خود آورده است که احمد
 عزالی گفت وی یحیی او که مسلح در ماحات گفته الی ما لکنته فی خلقی خدا و در او آفریدن من حکمت
 است خواب که لکنت فی خلقتی فی عزیزی فی عزیزی و حکمت و قناتی فی قلک گفت حکمت است
 که جمال خود را در آئینه روح تو سیم و مت خود را در دل تو آنگاه حجت الاسلام محمد بن محمد بن علی الطول
 رحمه الله علیه کیمیت وی ابو حامد است و لقب وی ریس الدین شهاب و در تصوف شیخ ابو علی
 فارابی است عزالی همی است اردیه نامی طوس اکنون اتران باقی نیست وی گفته اند سمعیت شیخ
 اما علی العارفی قدس الله تعالی روحه و در حدیثی عن تنحه انی علی القاسم الکرکالی قدس الله تعالی روحه
 قال ان الاسماء التسعة و التسعين تفسیر او صفات العبد السالك هو کف عینی الشاک و در اصل این تفسیر
 سبع اناطی که در او اربع شیخ خود را و القاسم نامهای او دو به گانه حق سبحانه و معصیه سالک میگردد
 و سالک خط خود را در آن میگردد و حال آنکه سده همدی و در سلوک است بهایت سید ویر که مایه
 الله متعالی گرد و سیر فی العبد بهایت میاست و وی اهل در بطون شیخ ابو خلیل علوم نموده
 بانظام الملک ملاقات کرد و قول تمام یافت و اما حاصل نظام الملک ماسطره کرد و در ایتان فاست
 تدبیرش را به او را بوی تفویض کرد و در سه اربع و تمانیس و اربعه بعد از وقت نهد همه را بر کف
 و طریق به او القطار گرفت و قصد حج کرد و در سه تمان و تمانیس و اربعه حج گذارد و بتام راه رفت
 و مدتی آنجا بود و اربعه بیت المقدس رفت و اربعه مضر مدتی در اسکندریه بود و بعد از تمام
 بعد از آن بوطس خود را برگشت و بحال خود مشغول است و در خلق خلوت گردید و کتب آینه تصدیق
 و نوده هم در بیت ابودرس گفت و بعد از چه گاه ترک کرد و بوطس با کشت صوفیه تا نوا و بر علم طریقه ساز
 و اوقات خود را در وظائف و در بیع کرد و در حتم قرآن و صحبت ارباب قلوت تدبیر تمام ما ان کمال
 رحمت حق میبویست و در بیع عیش وادی الاخره و خمس مائتة حالات کمالات وی بسیار و در تفسیر
 و درین مختصر مکی رحمه الله علیه سبب العیب حجة الاسلام ابراهیم سمرای سبب حیات حیدر میا

پایند و پنج شیخ احمد غزالی رحمه الله علیه در نفحات مستوی از اصحاب شیخ ابوبکر نساج
است تشفیات معتبره پس اهل دلی خلیفه دارد و یکی از ان رساله اسونج است که لغات شیخ خوالدین
عراقی برین آن واقع است چنانکه در دیباچه لغات میگوید اما بعد این کلمه چند در دیباچه مراتب شوق
سنن سوانج زبان وقت املا کرد و یکی از فصول سوانج نیست که معشوق بهر حال بنوع معشوق است
پس استغنا نیست اوست و عاشق بهر حال خود عاشق است پس فقار صفت اوست عاشق را
همیشه در باید پس افتقار همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ چیز یعنی باید که خود را دارد لا جرم ^{صفت}
استغنا باشد و عاشق بهر حال است یعنی ذات معشوق بملأ حظه صفت معشوقیت محتاج عاشق
اما بملاحظه صفت معشوقی محتاج است بعشق و عاشق که خود را دارد یعنی نفس ثابت است ^{ویرا}
درین ثبوت احتیاج با حد نیست بخلاف عاشق که ویرا معشوق ثابت نیست رو بگرگ کسی و می از
حال سار شحجه الاسلام پرسید که وی کجا است گفت وی در خون است سائل ویرا طلب کرد
در مسجی یافت از قول شیخ احمد تعجب نمود و قصه را با حجة الاسلام بگفت گفت راست گفت من
از سائل محتاجه فکر میکردم یکی از صوفیان از فرزندین بطوس رسید حجة الاسلام درآمد ویرا از جا
براد خود شیخ احمد پرسید آنچه میدانست گفت او گفت با تو از کلام سوانج است گفت آری خبر وی دلمه
پیش آورد و در آن تامل کرد و گفت سبحان الله اینو ما طلب کردیم احمد یافت در سنه سبع و عشرين
از دنیا برفت و قبر و در فریشت ذکر آن محب و محقق صاحب اسرار آن مقتدر
عالی مقدار انعام معلوم کرد فی قطب افرا و آنخواجہ حاجی شریف زند
قدس العبد سرمدی در ریاضت و مجاہدات و ترک تجربه خدمی ثابت داشت و در کلیات ^{و داشتند}
و نوارق میان قوم مخصوص و در نکات و اشارات و معانی توحید جمله این حقیقت فانه توحید بود
و در تربیت مریدان عدم المثل بود منیر الدین لقب داشت و فرقه فقر و ارادت خواجہ قطب الدین مودود
چشتی پوشید ایشان فرمودند از سماع آلاش حسد و کینه و غل و غش کللی زائل میگردد و بسکه شوش و کبر
میل ننگند اهل سماع از وی اقرار کنند و اگر کنند صاحب مراة از سیر الاولیایمی آرد که خواجہ حاجی

صرف در سال اول خلق برکت گرفت و ترازو اختیار کرد. بگرفتارتن موسی و هارون
 و در عالم صوب لعنت لعنت است احیا اگر کسی خواست که بمردت و در حاد گشتی سازد که
 دیبا و حکایت آن کسی که اسادت رات نمودم گردن بروی صبحی بخدمت توارنه سلمی صبح آورده و در
 مایهین حاجت دارد هم این صحرای می است از راه بیت مسموم است چون آسمان نظر لعل اگر دید که توی را در
 در صحرای و آن شده است می باید مقصود خواست آن بود که مار کسی را هم احوال دی شود در سمانی
 بحمد بیت گرفت و در صاحب سماع میگوید که حواصی تریب بدنی مرید و حامیه خواسته بود
 جیتی اسامی بر لب و آنم در خلوت بودی بعد شد. اسه لقمه سری بیک قطار کردی پس خورد
 بخواه که خوردی محراب گشتی نظر اکسیر لعنت بود او شب و یاست سال عمر را از چهارده
 سالگی تا آخر عمر و خودی حرد در قضا حاجت ماطل شدی و ایم در گریه بودی و ما را معجزه کرد
 و آن آه گهی و دیوس سلطنت گشتی آن سرودی او میزد و همه تن می آید پیریه که چندین گریه
 و بعد از وصیت فرمود هر که این آیت مرا یاد می آید که اسفقت الله بالاس الالیف و آن صبح
 و سلطنت میگردم که خداوند تعالی اراده سادت آید است و او را بر سر است و ما را معجزه کرد
 شعل میبویم میبویم باید که در اقیامیان در دیشان شمرده گدم و گوید حاجی و یار و دوستی با خدا
 داشت و ماطل هم میبویم است و از صبح و در میان شغل صاب و در دست او را در جلد با نال
 بدید و احتیج کسی مان حرق سادت حقه کسی پوشید که در دل و کمر محبت خدا و رسول مبتدا دیگر
 بدیدیم می آید که چون حاجی تریب بدنی بدیدیم و در شمع حرد دایمی بودیم و در شمع
 از صبحی نزد تریب خواستیم که در مقام من شمس و خلق را دوست میبویم و هر یک مراد از نور خرم
 در دیشان است و در خلوت نشین خواجیه کرده که سیر و شکر بر خلوت کسی تشبیه که جمع است
 سده الی حاجت بیت خواجیه بود و در اعظم که سیر خود یافته و در حاجی شریف را بیا محبت
 بحر که آن اسم را یاد گرفت علم بود که کشا و دشت به بنده و ایمان و یار کسی که در مقام محمد
 صلی الله علیه و سلم و در تمام بر این تشبیه را و هر که محافل داشته خستنی بر و علم لدنی که ساید و راق

ار کرد مدتی آنجا ساکن شد و بعد هرات رفت و وقت آنجا بود که دمار عزیمت نمود
 از هراتی بار دیگر هرات رفت و بکشد آنجا بود که دمار عزیمت نمود و چون از هرات بیرون آمد
 در راه وفات یافت و در همان موضع که وفات یافته بود و در ارض کرده و گویا بعد از آن
 این الحاکم از مریدان خود بود و بعد از وفات او در قفس ساکن می آنجا ساکن می گردید و در قفس
 حضرت خواجہ لطف را و اباب بود یک سیده است که کس از میان اصحاب مرتضی را ندانند
 کمال و ماست خود و بعد از صاحبان می آید و سجای الدین اس العزلی تدیس الله سر و بعضی از
 مصنفات خود و مسکو یک در سه نطق و سمانه سج او حد الدین کرمانی در شهر خود در منزل خود
 و سگفت که در این دو ماه خود یوسف همدانی که ریاد سار شصت سال بر حاد و شبی شصت بود
 و در سه در راه خود بود که با طریقی بیرون رفت و در این می چلو کرد و عادت وی آن بود که در
 محمد بن آدم و آل بروی گران آمد و نمیدانست که گامی نماند و در مرکز میوارند و در مرکز
 ماهر که که جدا افعال خواهد بود و در آخر که بر اثر شهر بیرون رود و مادیه در آمد تا در اسفند در راه
 رساید و بایستاد و شمع فرو داد و مسند در آمد و یکده شخصی سر در کشیده است بعد از ساقی بر آنجا
 حوالی بود ماه است گفت ما یوسف را سله شکل شده است و اگر در شمع آریا می و در آن وقت که در شمع
 هرگاه در آن شکل شود و شهر در آنی و در این سرین را در این می بگفت که است که آنجا می نظر کرد و گفت
 مرا شکلی نمود و هر سگی را موسی است مثل تو سجای الدین اس العزلی میگویی از آنجا است که مرید صابان
 مصدق خود و در شمع کماست خود و می تواند کرد و حلقه و خواجہ یوسف چهارید عید الله مرقد و خواجہ
 حسن اندنی و خواجہ احمد لیسوی و خواجہ عبدالحق و خواجہ الدین محمد خواجہ هر یک در مقام معجزات
 و حلقه و دیگر لطیف ادب در حدیث و می نموده اند و چون خواجہ احمد لیسوی بطریق ترکستان علی
 مسج یاران را مسالت خواجہ عبدالحق دلالت کرد و همچنین در رساله بعضی از متاخرین این
 است لوفی فی سه حسن ثلثین و سمانه رحمة الله علیه خواجہ احمد لیسوی منشأ
 خاندان لیسویان رحمة الله تعالی علیه می علیه سوم بوده اند و حلقه می خواجہ لیسوی

منشأ خاندان لیسویان

بدانی قدس سره و در شجاعت که ایشان را تا بسوی کونین و انار که ترکی پدوست بر شایسته
 بزرگ الملاقا کنند مولد ایشان میسی است که شمر لیست مشهور از بلاد ترکسان و قبر مبارک ایشان در نجف
 صاحب آیات و کرامات جلیله و مقامات رفیع بوده اند و ایشان در طغلی منظور نظر پاپ سلمان شده اند
 که از قدما مشایخ ترک بوده اند باب ارسال با اشارت شتمل بر بشارت حضرت رسالت علیه السلام بر
 وی شغل گرفته اند و خواجهداد در خدمت ایشان ترقی کلی واقع شد و تا پاپ سلمان در قید حیات بوده اند
 خواجهداد بسبیل و ام بلا مرت و قیام بنموده اند بعد از وفات وی هم بشارت وی بنجار آمده اند و بسبب
 ایشان در خدمت خواجهداد یوسف تا کم شسته و دیده به کینسل و ارشاد رسیده اند و در رساله بعضی از متاخرین مشایخ
 اینخاندان چنین گویند که بعد از وفات خواجهداد عبدالمجید بنی و خواجهداد حسن بنی چون نوبت خلافت بنجار
 بسو رسید و بدعت خلق بنجار مشغول شدند بعد از چند گاه که ایشان را بشارت غیبی بجا آمد ترکستان
 عمریت افتاد و در وقت رفتن بهر اصحاب بجا آمد خواجهداد عبدالحق بنی و حیات نمودند بعد از آن بنجار
 میسی تو به فرمودند و پوشیده ماند که خواجهداد احمد بسو حلقه مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک او در طریقه ایشان
 پدیدشان است و در خاندان ایشان میسی بزرگوار و عزیزان بوده اند که در مجموع ایشان را علیهم السلام
 و بدانکه خواجهداد احمد را چهار خلیفه اند اول منصور اتاد و هم سعد اتاد و هم سلیمان تا چهارم حکیم اتاد و بقول
 هزار طالبان از کصاحب شاد شدند در سنده یا نصد و شصت زده و برقت از دنیا و در قصه میسی در خون
 نوکر خواجهداد عبدالحق بنی و دانی قدس سره ایشان خلیفه چهارم خواجهداد یوسف
 اند و در طریقه خواجهداد و در طریقه سلسله عزیزان در شجاعت مولد و در فن و در علم و در
 از ولایت بنجار و آن دهی است بزرگ شمر مانند بر شمشیر سنگی از بنجار و نام پدر خواجهداد
 است بعد از امام معروف است از اولاد امام مالک بوده و والد وی از اولاد ملک روم است و
 گویند عبدالجلیل امام صحبت و از خضر علیه السلام بوده و خضر او را بوجود خواجهداد بشارت داد و عبدالحق
 نام نهاد و بعد عبدالجلیل امام از ولایت روم بدیاریاد را و النهر و ولایت بنجار آمده و بنجار
 ساکن شد و حضرت خواجهداد بنی متولد گشت و در بنجار و ان نشود و تمام یافته و در میادی حال و بنجار

تأیید از حضرت مولانا

محبوب علم و شکر داشتند و در تحاشات و قتل اسان و در لطف تحت است و معلوم بود و او را
 علی الدوام در راه صدق و سقا و مالهف شروع و دست مصلحت علی الله علیه و سلم و محال
 اهل مدینه و بهر کوشیده اند و شش یک خود را در لطف اعیان کوشیده اند التانی را
 سقی و کردل در جوانی از حسرت علیه السلام نوده و بران سخن موانع نموده اند و خود را
 ایشان را سر بریدی قبول کرد که در جو صلب و آتشی و عوطه شور و بدل نگذارند
 ختمه تنوان السخا کروه و اس سمن اگر خنده و نکار مشغول شدند و کتاد با ما فتنه اول حال
 آخر حال در نگار اسان بر دیک خلق مصل و محمود نوده بیدار ان شیخ الشیوخ عالم تواضع
 به ان سخا آمدند و حوائج صحت اسان در ماف و معلوم کرده که اسان را هم
 و کردل نوده در صحت اسان می نودند مادی که در کار او نودند گفته اند که حوائج صحت
 الشاسد و حوائج یوسف بر صحت و ترقه و لغز حوائج یوسف حوائج محمد الخالص بر صحت
 مشغول شدند و احوال خود را یوستید بیداشتند و لاس ابسان خنای سده در کوفت با یکدیگر
 و می آمدند و هم در رتبه السنت رتبه و موده و اندک و صحت حکم بر امی ایسر من علم و انوار
 مع احوال بر تو ما که متع کمار سلف کسی رکار جماعت که از سلف طبرک امام و مودل مانی
 حاله ها ناکس و در حاله های سماع بسیار که سماع بسیار لفاق بیدار و در و صفا
 سماع دل را بهر اید و بر سماع انکار بکن سماع را اصحاب سماع بسیار که گوی و کم خود کم
 و از خلق مکرر بچیا که از تبه مکرر مد و تیم در لطف است در لیس خواس که ت سطلان را
 بر و در گان راه هیچ دست باشد حوائج و موده که هر و نکه که سجد و السس سیده مانی چون
 شود سطلان و دست باید اما آن روده که سجد و السس سیده باشد و بر انهم
 بود سیرت لود هر کجا غیرت لود سطلان بگیر و انجین صحت انگس السس لود که روی راه
 دارد و لاس خدایا غر و حل دست راست و دست رسول است و کبر و در میان
 این دو در شانی راه را سلوک کند در و در دهم ربع الاول سه شمس و عین چشمه

برفت از دنیا خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ در رفتی است عبدالحق را
 خلیفہ بوده است خواجہ احمد صدیق و خواجہ عارف ریوگری و خواجہ اولیاء دکان و سلسلہ
 نسبت ارادت حضرت بہاد الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ ازین چاہہ خواجہ عارف میرسد
 در شیمات است ایشان خلیفہ چہارم اند از خلفاء خواجہ عبدالحق قدس سرہ و مولودین
 ایشان ریوگرہ است کہ موضع است بر شش فرسنگی از شہر بخارا اما عیدوان یکفر سنگی شری
 است خواجہ عارف رازنی بسیار دینی داد و سلسلہ وی اشاعت گشت و نسبت ارادت خواجہ بہاد

بوسہ میرسد در غرہ شوال سنہ ۸۵۵ قمری فوت یافت عمر طویل داشت
 خواجہ محمد بن نجیر فغنومی رحمۃ اللہ علیہ در رفتی است وی از خلفاء خواجہ عارف است
 در شیمات است مولد ایشان انجیر فیضی است و اعظم خلیفہ خواجہ عارف است و انجیر فغنومی مسمی
 در ولایت بخارا از مشافعات ابکنی کہ دیہی بزرگست و مشتمل بر چندہ مرزخہ سہ فرسنگ از شہر بخارا
 خواجہ محمود در ابکنی سکونت داشت قبر وی آنجا است و بحجت و جد حلال کسب کنگاری میکرد
 و چون از خواجہ عارف اجازت و ارشاد یافتہ بود و بدعوت خلق بحق ماذون و مامور شد
 بنا بر وقتقائی وقت و مصلحت حال طالبان ذکر علانیہ مسمول گردانید اول بار کہ مشغول
 شدہ اند در مرض موت خواجہ عارف بودہ است نزدیک زبان تسلیم ایشان بر سر تار
 و خواجہ عارف در آن محل فرمودہ است کہ انوقت آنوقت است کہ ما را اشارت کردہ بودند
 و بعد از نقل ایشان خواجہ محمود در مسجدی کہ بر دروازہ ابکنی است بگرسلا نیہ مشغول شدند
 و مولانا حافظ الدین از کبار علماء وقت کہ بعد اعلیٰ حضرت خواجہ محمد با رسالہ اشارت اوستاد
 شمس اللہ الخاوری رحمۃ اللہ علیہ در بخارا از خواجہ محمود سوال کردند بخدمت جمعی کثیر از ائمہ علماء
 کہ خدمت شما ذکر علانیہ بچہ نیت میگویند خواجہ فرمودہ ما خفتہ بیدار شود و غافل آگاہ کرد و زنی
 آمد باستقامت شریعت و طریقت در آید و بحقیقت توبہ و انابت کہ مفتاح ہمہ خیرات و مصلحت
 سعادات است رعیت نماید مولانا حافظ الدین گفتند نیت شما صحیح است و شما را این شغل حلال

نقشبندی

[illegible]

مولانا سیف الدین فقیه از اکابر علماء آریزان بوده از حضرت غریزان سوال کرده که شما ذکر خلاصه بیچ
 میگویند ایشان فرموده اند که با جماع همه علماء و نفس آخرین گفتن و تلقین کردن بحکم حدیث
 لقنوا موتاكم بشهادة ان لا اله الا الله جائز است و در ایشان هر نفسی نفسی اینجاست و در بیت
 رمضان سده شمس و سیمانه برفت از دنیا و بقول احد عشرین خواجه بابا اسماعیلی رحمه الله
 علیه در نقی است وی خلیفه حضرت غریزان است و خدمت خواجه بابا الدین نقیب در انچه
 بفرزندی از ایشان بوده است و ایشانند که بار بار فقر میهند و ان میگذشتند میفرمودند که اینها
 بوی سروی می آید و زود باشد که فقر میندان قصر عارفان بشود تا روزی از منزل امیر کمال
 که از خلفای ایشان بطرف قصر عارفان میفرمودند و فرمودند و ملا و ملا حضرت خواجه بابا
 بود که بعد ایشان معامله بر سینه ایشان گذاشتند تا تمام خدمت خواجه بابا بدو فرمودند که فرزند
 ما است و ما او را قبول کردیم و توجه با صاحب کردند و گفتند این آنرا است که ما بوفی می میدیدیم
 مقتدای روزگار شود و امیر سید کمال را فرمودند که در حق فرزند بابا الدین بر بنیت و شفقت و بیخ
 نداری و دنیا بجل کنیم اگر تقصیر کنی امیر فرمودند مرد دنیا شوم اگر و همیشه خواجه نقیب کنیم و در شجاعت است
 ایشان افضل و اکمل صاحب حضرت غریزانند مولد ایشان قریه سمانج ده است که از جمله ده
 شین است و یک شهر می دور است از رامتین و از پنجاه راسه به عیست و قریه ایشان برانجا است
 منقولست که چون حضرت غریزان را وفات نزدیک رسید خدمت خواجه جمر بابا را از میان صحابه
 اختیار کرده و امر خلافت و نیابت خود را با ایشان تفویض فرموده همه اصحاب را بابت ایشان اگر
 ورد هم جمادی الاخری سده بیست و پنج برفت از دنیا و ذکر شیخ جنید الدین بن النجیب
 عبد القاهر السمری مد ظله العالی و از ده سهر در میان رسته الله علیه و عا و من لا یحیی
 و باطنی بکمال بوده و صفات و در فن بسیار دارد بقول نقی است وی بدو زده واسطه بابا ابو یوسف
 رضی الله عنه میرسد و نسبت ارادت وی در طریق شیخ احمد غزالی است و در تاریخ امام یافعی میگویند
 که یکی از اصحاب شیخ ابو النجیب سهر در وی رسته الله گفت روزی با شیخ در بازار بغداد و میگفتند

تا سائر عورت نماند استخوان خروج نمودن درین نظر کرد و گفت در آئی که نیست در ساختن چون ایدم تمام غلو و شتاب
 بدین شیخ ابوتیج حاجت برکشید و دیگر شیخ روزی میان کیم مصری وی اصل کار بر دهن و دانام مصری بوده از روی شیخ
 ابونجیب سحر در دست داشت و او را مقام مستحق می بود و شیخ نجم الدین کبری را بر سر سیل در مقام تکمیل سارین و دیوانه
 قبول کرد و فی کتاب بنجد ایره که تصنیف شیخ محمد الدین بغدادی میگردد به معنی شینا ابوالخیر یقول سمعت زید بن سنان یقول
 قيل لي مرارا انك اصار فانك لا تحتاج اليها فاستسألت ابا الطيب ذلك فنفى شينها فنفى زيدا فتركك كن كذا احتياجا
 نمانده است لغتم پروردگار من چنان بر منده ام مرا گفتم كن بخير يا عني اين گفتن بر سبيل انجان بوده و دیگر شیخ اسماعيل
 قصری قدس سره نیز از اصحاب ابونجیب سحر بود و شیخ نجم الدین کبری را به سبب دوستی او خرقه اهل استرود می پوشید
 و شیخ اسماعيل قصری اول خرقه از شیخ ابونجیب سحر و روی یافته دوم خرقه از شیخ محمد بن مالکيل
 که سلسله وی به نهم دانسته شد مت کميل ابن زياد سحر چنانچه بعد ذکر احوال به تقدیم شود و ابونجیب
 سحر توبی نام بران سلسله محمد بن مالکيل بالانگشت و این هر دو سلسله را این سلسله در
 مقدمه این کتاب بیان خانواده فردوسیان مفصل ذکر افتاد و اولاد شیخ ابونجیب سحر القاهر
 بن عبد الله سحر و دی در سنه تسعين اربعه که بوده او و فالتش بعد از روز جمعه بفرمود چندی از
 در سنه ثلث و ستين و خمسمائة و زيان ابوالقاهر يوسف بن مقتضى نقشبستى سحر از خلفای
 بنی عباس و العبد ذکر ان امام ارباب طهر لقيت ان مشيواي اولياي اهل حقيقت است
 نامی انی انا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله و لا اله الا الله
 بارونی رحمته علیه و مقتدای اهل طهرت بود و از علمای مشایخ چشتیه و چشتیان طبع الف صوبه
 و در علوم صوری معنوی از اقران و فائق بوده و در ریاضات مجاہدات الهی نیز در کشف حقایق
 تقدیر و تشریح و فائق توحید عظیم الشان و ابوالمنصور کنیت داشت و خرقه قمر و ارادت از شیخ حاجی نقشبستى زندانی قلعه
 ابد بکاش سرقه و بهر قلیب الدین مودود نیز یافته چنانکه از طوفان وی که حضرت خواجہ بزرگوار جمع نموده
 معلوم میشود مسکن خواجہ بزرگوار ملک خراسان است و بقصد بارون که نواحی نیشابور است و بقولی آنکه مقصود بارون
 درد یار فرمان از ملک در انصرا و لیکن اکثر اوقات در مسافرت کوشیدی و بنایت تحریک و تفریق بود

سحر و دی و شیخ ابونجیب سحر

شیخ

و مجمع متابع وقت را در پرتو لود و محنتها و آتش در هر بنیشتی بود که کالات ولایت ملی را بر جای قیاس کرد که در کمال
خواه بر گنبدین الدین سحری تا به نام را در دام ترتیب خود آورد و تفسیر العارصین می آید که خواسته همان را در
مارا فرمودی که معین الدین با محبوب افتد است و مرا از مریدی دی تاسا می ماتد خواسته را در ایل در ایل
میو بسید که در شهر بغداد کسی خواسته سعید بغدادی رحمه الله علیه ولت یا نبوت العارصین در العارصین شمع عظیم
خواسته همان را در دینی قدس سحره حاصل کردم و متابع که از حضرت حاضر بودیم که این دینش بر دینی را برین
فرمود که و گاه مارا که از کد را در دم گفت مستقل فخر مشیتیم فرمود سورة القدر نام خوان بگوایم هر دو سوره را
کلیه سحران الله بگوایم انگاه خود را بیاوردی سوئی آسمان کرد و دست مس گرفت و گفت می دای ساسه ام پس
که این گفت دست مبارک معطر اسر بر این رویش را در ده کلاه سر بر باد و کلام خاصه بخانند انگاه گفت همین
چون مستقیم فرمود که هر بار سوره احلاص بخوان بگوایم هر دو که در جان داده ایم پس بکشتار و به مجاهدت
امر در بر دست زده و از پس کرای در ولایت حکام اشارت بکشتار و در طاعت بگذرید و چون دو دم در کد
خواسته بگفت مشیتیم پس که ششم گفت لظرف الاک چون سوئی آسمان نظر کردم گفت تا کی می سنی گفتم
ما عرض عظیم فرمود در برین میگفتم بگوایم سوئی آسمان نظر کردم گفت تا کی می سنی گفتم
بخوان چون بگوایم فرمود ما سوئی آسمان گردیدیم گفت کما می می گفتم تا تحت السری مار فرمود سورة احلاص بخوان
سند که کردم باز فرمود مبارک چون مار کردم و دو انگشت خود را مرا سمو و گفت می می گفتم سوره بنار عالم
می می پس که این گفتم فرمود که کار تو تمام شد بعد از آن حشمتی میش بود فرمود که هر که در حشمت
کلیه یار ز لود فرمود در ولایتان صدقه بده چون بدادم گفت حیدر در در حشمت ما سانش گفتم بران
بالا و سحر انگاه مساوت زیارت حاکم که رسیدیم انعام را دست گرفته می دای سیر و در بریر ما و دان
ساده کعبه با حاکم کرد در پرتاب در ولایت او را آمد که معین الدین سحری را قبول کردیم چون اباها و
آیدیم بر سر روضه ثوابه کانیات محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم سلام گفتم آواره آمد علیکم السلام قطب الشان
پس که این آواره فرمود و در کمالیت رسیدی بعد از آن در شکر بختشان آیدیم بر سرگی را
در یانتم که از پیشگاه خواسته سعید بود و عمار و صد و پهل رسید و لود در حشمت انما یکپای می بداشت

سوال کرده شد جواب داد وقتی بهوای نفس خواستم که ازین صومعه بیرون آیم همین که پای از
صومعه بیرون نهادم آواز برآمد که ای مدعی عهد کی بودی که فراتر خواهی کردی کار و موجود داشتیم آنپای
را ببریم و بیرون انداختیم پس از هر چهل سال است که این پای را بریدیم و در عالم تحریر مبتلا شد
نمیادیم فردای قیامت میان درویشان این وی چه خواهیم نمود از آنجا در آنجا را آیدیم نزدگان آنجا
را در یافتیم صحرای در عالم دیگر توجه داشتیم که وصف ایشان در قلم نیاید پس همچنین تا ده سال سخت خواهیم بود
بعد از آن خواهی در بغداد آمده متکلف شد بعد چند گاهی باز سا فرستاده سال دیگر به اریق جاد خواهد
خواهی سیر کرده برابر برقم همین که است سال است نشد خواهی باز گشت و در بغداد غلت گرفت این بر و شتر
را فرمان شد که درین روز من بیرون خواهم آمد اما شما را میاید که هر روز وقت بیاید تا ترغیب
فقر شما را بگویم تا بعد از تو یاد کاری ماند پس این درویش همچنین میگردد هر روز بخت خواهی در مقام عزت
میرفت و آنچه از زبان مبارک خواهی شنید آنرا در قلم می آور و چنانکه در این احوال تمام موقوف
خواهی عثمان هارونی در سبب شست مجلس کرده و این تصریح کنایش آن ندارد لیکن شربا گید و مجلس از کتاب
ند که ششمی آید مجلس چهارم و پنجم سخن در فضیلت نماز با اقاده بود و فرمود که شیخ یوسف حبشی رحمة الله علیه
در رساله خود مینویسد که در وقت خفتن فاتحه سه بار داخل است بار بخواند در قیامت پس پیغمبران
پیش از وی کسی بهیشت نرود و در بهشت رفیق عیسی باشد آنگاه فرمود شنیدیم از خواهی محمد
مرحشی رحمة الله علیه که در وقت خفتن یکبار الحمد و سه بار اخلاص بخواند چنان از کنا بان پاک شود
گوئی از مادر زاده است آنگاه فرمود در صحیفه خواهی ذوالنون مصری رحمة الله علیه دیده ام تیر و
این عمر رضی الله عنهما که در وقت خفتن قل یا ایها الکافرون بخواند هزار فرشته بدین خواص شنید
در بهشت آنگاه فرمود در وی بایر خود مسافر بودم در بختان بزرگی را دیدیم که خواهی محمد حبشی
گفتندی از حد مرد مشغول اند و شنیدیم که او فرمود هر که در وقت بر آمدن آفتاب رکعت نماز یا چهار
رکعت نماز کند از ثواب حج و عمره و زکاة اعمال او بپسیند و در خبر است هر که در وقت بر آمدن آفتاب
دو رکعت نماز یا چهار رکعت نماز کند فاضله از آنست که خوان بر از درم صدقه کرده باشد همین که خواهی

اين دو انعام كرمه مشتمل است و دعا گوي بازگشت مجلس است و يكيم سحر روا كردن حاجات نماز
 و نوحه و كبر استقال و دست دار موس را كه حاجات روا كند موس را بهشت حاكك و او مانند
 هر كه موس را گرامي كند خداي عز و جل همه گناهانش را بياورد و اگر ديان مقداره كرده تعليس
 راست كه بياياري ايراه داره و ناموس را محله استقال و ارامياں صد يقين تهديد اگر در
 الحمله لئاليس پس كه نوحه و انعام مشتمل است مجلس سبيو حرم سحر يا كردن حوت و نوحه بود
 انگاه رسول صلى الله عليه وسلم گهت كه فاسل ترين اهل جنت يا ابد و يا يا كردن كركت هر كه سبيو
 باشد گور خود را مزار علي يا مزار ابي است انگاه فرود هر را كرس ايا سبطه و نوحه استقال
 كه بهشت يار مرد اگر چه كه بان او را دياد است و منت ابد مثل انش و روح حرام داده و بهيگي
 انبيا در دست عاقله و ابد اعلم پس كه خواه اين و انعام كه سحر سحر تمام حواجر مرگ در ناي
 كتاب مذكور مجلس آخر مي رسيد كه حواجر تمام باره في قدس سره اين و انعام كرد عصاره
 بيتش بود بان در و نيش داد و مصلحا و حرقه و خطا فرمود بعد از ان فرمود كه اين يا و كار حواجر
 مات اين را بستان هر كه را بعد از خود در ديان اين در گردن او كسي و ديدي هيست كه حواجر
 و انعام كرد در دي برين آورد و در كسم صاقت به سائل مي آرد كه خواه عثمان باره في قدس
 و در سال لعن را طعام داد و بعد هفت روز برين دهن آت ساهي مي و كفتي آني ما را از و ساهي
 سران لعن برين ساهي آيد اين آب سحر ابد برين دهن او را آب مبيهم و حواجر همان ابد دني
 سماع سيار گر هستي گاهي از و رفتن آيد به خشك گشتي و حواجر در ابدام نمايه كند و نوحه نيز در
 رقص مي آمد و هم دي سبيو كه حليفه وقت مي رسيد و در ديان بود و پير از سماع منع كرد و گفت
 اگر سماع بيك نودي حصيد نوبه نكروي هر كه از سماع ما را ما داده اس و ايك كند و قول انرا بگشود و
 حواجر قدس سره فرمود سماع سر است از اسرار ميان سده و نموني اگر ما از سماع تو كه كيم بر كار
 سويك بيك را كفته باشم از سبيو حرم سبيو يا ايم ما تو از سماع كو ايم كرد و در مجلس عاقله
 حاضر شويم سبيو كه عاقله سماع ما را قبول كند يا كند حليفه گهت سياهيد حواجر استخاره كرد و در

شكره در مجلس علما حاضر آمد علما بحمد و دیرین روی خواجہ بہیت خود دند و علم فراموش کردند و هر کس
 در پای خواجہ افتادند و فریاد کردند و گفتند کہ سماع بر شما مباح است خواجہ گفت در عصری کہ خواجہ چند
 تریہ از سماع کرد و میگفت کہ سماع در اہل را حرام است آنوقت خواجہ ناصر الدین در حشمت بود و گفت کہ اگر
 چند در حشمت بودی یا ناصر الدین در بغداد بودی چند توبہ از سماع نکردی شما چہ دانید سماع را انخوان
 شرط است توبہ چند بر حاجت نیست پس پیران ما توبہ نکردند ہر یکی سماع شنیدند ہمہ علما سبہای خواجہ
 نہادند خواجہ بکرم و لطف بر آن علما نظر کرد ہر یکی اہل تہ شدہند و ابواب علم لدنی بر ایشان گشاہند
 تیرہ دنیا و اہل دنیا گرفتند و خلوت اختیار کردند خلیفہ گفت من خواجہ را رضادادم کہ سماع نشیند و دیگر را
 سبہ زہرہ بود کہ سماع نشیند و خلیفہ قوالانرا گفت اگر شما پیش کسی سرود بگویند شمار ابرہہ کنیم صاحب العارفين
 شنید کہ خواجہ بزرگ از خدمت خواجہ عثمان مارونی رخصت گرفتہ روانہ گشت بعد از چند روز خواجہ عثمان
 مارونی از فرما محبتی کہ داشت و طلب خواجہ از مقام خود انفعال نمود اتفاقاً در مقامی رسید کہ آنجا مغان ساکن
 بودند و یک آتشکہ بود بالای آن گنبدی ساختہ و ہر روز قرستہ را برابہ میزد و آن میسوختند چون خواجہ
 عثمان رسید سر آہنجا سید از قضیہ و تہذیب درختی کنارہ جوئی فرود آمد و فخر الدین نام خادم را فرمود تا
 پارہ آید و آتش از قضیہ و تہذیب درختی کنارہ جوئی فرود آمد و فخر الدین نام خادم را فرمود تا
 رفت مغان گرد آتش نشستہ بودند نگاہ داشتند کہ دست در آتش کند خادم واقع حال را بآہنجا گفت خواجہ
 نخواستہ اند تا در کار شدہ بخاست و بکنارہ آتش رسید آہنجا معنی دید چنانکہ نام بر تہذیب چوب نشستہ است و سپرد
 ہفت سالہ در کنارش دارد و دیگر ہمیشہ می دیگر مغان بسیار بطرف آتش متوجہ نشستہ اند خواجہ دوی
 پیسیدہ کہ از پیستیدن آتش چہ نفع است کہ باندک آب معدوم میشود چہ افتادہ مطلق را ہم پیستید
 تا شمارا بکار آید آتش مخلوق است منعی ہوا را کہ در دین من آتش را وجودی نیست چہ آہنجا
 خواجہ فرمود چہ سال است کہ این را می پیستی بیاد دستی در دکن تا تہذیب نشود او چو گفت کہ با طبع
 انصافیت و موضوع است کہ ایا را می آہنجا شد کہ قریبی شود پس خواجہ آن سپرد از کنارہ منع نمود
 کشیدہ با دوی متوجہ آتشکہ شد فریاد از مغان بخاست خواجہ بسم اللہ الرحمن الرحیم گفت و آیت

قلما یا مارکونی سر تا واسطه اعلیٰ انرا هم خواهد در میان آنکند و آمد و چهار ساعت کامل آنجا بود و مسج
 اری از آنش بخواجه آن میرس رسید بعد از آن مونسیر را آنکند میرد آنجا معان را لیسیر سید
 که اسماحه مدی گفت بوزنش و گنگد از جری دیگر مطر رانده از ایام معلوم شد که خواصه را و لایس را هم
 علیه السلام بود پس بیکار حمله مسلمان شد و خواصه آن محیا مع را عند انقام کرد و لیسیر را هم
 نام نهاد و هر دو را تربیت در مود تا که مرثیه ولایت در رسیدند و مقصود لیسیر العاریس میبود
 که پس در مقام رسیده ام و در مردم مقترای تحقیق نمودم که خواصه و بیچ سال بخت ترست آن
 و لیسیر در مقام مانده بود پس از آنجا سار شد و میر میبود که آن آنکند را اسرا هم انداخته
 عمارتی و مسجدی خوب ساخته اند مفره شیخ عبدالله و امر لیسیر هم در آنجا است و در بلومی آنجا
 سسی گویان ترک خود و حافظه ایال در آنجا موجود است ویر می میگویی که دو هفت روز آنجا
 اقامت نموده ام فیصل بودم صاحب مرآة الاسرا میگویی عبارت کتب الاسرا معلوم میشود که تو قبلا
 فاروقی بخت دیدی خواصه رنگ تا مدتی تشریف آورده است این روایت دعایت معین است
 شیخ نصیر الدین اودهی اراکام میبوده است بعد از آن ولایت هب ماستارت ماطس حواله خوا
 ریک نموده محاسب گفته متوجه گشت و هم در مکة معظمه وفات یافت عفر ایتان در آنجا مشهور
 و معروف است و س فائق در تاریخ شمع حللی ایستیم سوال در سه ملت و تالیس و ستاره
 واقعتا یاد گرفت بگر بر سر رانده و لیک شیخ محی الدین عبدالقادر علی معاصر او بود و قتل شیخ
 لقیس بمسائیه ذکر شیخ عبدالغفر بن میثمی علیه حبیط الله صاحب بیت المودت
 میبود در مشایخ مشاهیر له و احوال ایشان در ریاست رسیده و ذکر عبدالواحد بن ابی
 محمد که بیت او انوال الفحل و مرید او مکر تالی بود و در بعضی مریدین بود و دید ایشان مرید او که
 تالی بود در مشایخ کیا بود و تمیز قبیله است و در بعضی نسخ یعنی بسوب هم نوشته است صاحب
 طریقت و حقیقت بود و بهب علیه التمت و گوید برید بهب بنیدیر بود و تالی شد
 شد و فائق در مرادی الاور رسیده و مرید است و بیچ جری او در قمرین سفر امام محمد

رشته آمد علیها ذکری شیخ ابو الفرح طرطوسی اسل ایشان از طرطوس است از اصحاب شیخ عبد الوهید
 بن عبد الغفر است وفات ایشان جامع الکملات در سال چهار صد و چهل و هفت بالغفاق اهل توارخ بود
 و ذکر شیخ ابو الحسن بنکامی نام علی بن محمد بن یوسف بن جعفر قرشی بنکامی است از اصحاب
 ابو الفرح در سلسله النوار است یکی از اکابر ویرا گفت انت شیخ الاسلام گفت ایانا شیخ فی
 الاسلام و خرج من اولادی و تقدی جماعته تقد موکند الملوک و علکت مرایتیم متهم فقره و متهم
 آمرایینی من شیخ ام و در اسلام و بیرون آمد از اولاد من گروهی آن که پیشی میجوید و در بابان
 و سیرت شود مرتبه ایشان بعضی از انها علما اند و بعضی امراء و بنکار بفتح بار تشدید کاف بمعنی
 باغبان و در لغتات نوشته که جبل بنکار توابع موصل است و لاوتش در چهار صد و نه
 بود و بقولی بعد سه روز لقمه طعام خودی و دو ختم قرآن بعد از نماز عشا تا نماز تهجد که می و
 و قاتش در محرم سنه چهار صد و هشتاد و هجری است و تاریخ وی لفظ فوت است و ذکر شیخ
 ابو سعید مبارک بن علی بن حسین محرقومی ایشان را در سلسله النوار این محرقومی
 نوشته که از اصحاب ابو الحسن نقل است از غوث الثقلین که در ابتدای حال با خدا عهد کرده
 بودم که نخورم تا نخورانند و بنیاشام تا نیاشانند چون چهل روز گذشت شخصی قدری طعام بگذاشت
 و سیرت نزدیک بود که نفس من از گرسنگی بالائی طعام افتد گفتم و الله از عهدی که با خدا کردم
 سیرت کردم ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم الجوع الجوع شیخ ابو سعید محرقومی بر من بگذاشت
 آن آواز را بشنید و گفت عبالقادر این چیست گفتم اضطراب نفس است اما روح برقرار خود است
 و در مشاهده خداوند خود گفت بخانه من بیا پس ریفت من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه
 خضر علیه السلام آمد و فرمود بر خیز پیش ابو سعید برو رفتم دیدم که بر در استاده انتظار هم کشید
 گفت ای عبدالقادر گفتم من بس بود که خضر را نیز بایشی گفت پس مرا بخانه برده طعام
 لقمه لقمه بدست مبارک خود در دهنم نهاد بعد از آن که پویشانید و قاتش در محرم سنه پانصد و
 هجری ذکر آن غوث وقت محبوب سجانی شیخ محی الدین عبدالقادر چیلانی رحمه الله

کسیت ابو محمد لقب محی الدین مام نامی محمد القادر بن ابی صالح موسیٰ بن ابی عبد اللہ بن یحییٰ راہ
 بن سید الدین محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ الجول بن عبد اللہ بن محض بن حسن بن
 بن امام حسن بن علی کرم اللہ وجہہ و ما در بن ام الخیر فاطمہ بنت ابو عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ
 متخرج گیلان لودار بن سست ویرا گیلانی میوسید و لیکن مسکن وی قفسہ جمال لود و این سال
 لعایت حائری بر حصین است و ہوایش در عایت اعتدال رنج کوه خودی و اعتدہ است کہ کسی
 علیہ السلام آجا و ار کر مہ لود و ار بعد ہفت دورہ راہ است مابین سست ویرا جیل و جیلانی میگوہ
 صلاں بریر برایش است و لغر بدل خود وقف ساحہ و سست حرکہ تصوف مدوہ صاحب شہد کئی ار
 صاحب نامی سرگردا خود و دوم از شیخ الوسیع الخرومی کہ پہنچ واسطہ سید الطائفہ عبد اللہ بن میر
 جیا بنی مالہ کو رشتہ دیر بین دل صاحبان است و کچہ از دست تاج العار میں شیخ الذوالفلاح امی
 ہم پوئیدہ لود و شیخ عبد القادر در ابتدای حال رحمت علیہ السلام بیزیریت یافتہ است و القدر یا صاحب و صاحب
 کہ تقدم توکل و تجربہ شیخ عبد القادر کردہ است مکمل مسیت کہ کسی بریطال کہ کردہ است و لغر و حواہی
 عادات کہ اردی طہارت مدیح کئی را ر میقوم در الوقت لود و سادہ وی جمیع مقامات عونی و فلی
 قلمت افغانی ترمی کردہ معام محوی رسیدہ لود کہ فوق المقام اولیا رایت دیرامی الدین ارال گوہ کردہ
 جمیعہ لود آمدید کہ مردی بر بہا مبعیر اللوف بدل افتادہ گفت ای عبد القادر مرا مارا رسل خود
 حسدی مارہ رنگ و صورتش ظاہر شد گفت من در اسلام حقتالی مرا توریہ کردہ این دانت می الدین
 ار الوقت طرف کہ دیرت دیرامی الدین میوادہ در ریدہ المعائن است حضرت محمد و میر طہارت یا بہا
 می خطبہ کہ در حیثیت کہ اولیا کمال این امت بسیار گشتہ اند اما آقا کہ کہ حواہی ار رسیدہ می الدین حواہی
 شرفا گشتہ است اما ہمیکدام ہا طہارت آخرا حضرت حق سماء ستر این معارف است و معلوم مرہ کہ کردہ
 ایساں لکرت اولیا و سستہ تر و ان شدہ است و در صاحب دل معام روح خود تر تا طہارت کہ عالم اسباب
 مساست اسبہام حکایت خواجہ نصر علی بن محمد است متقی و آل در کین لکرتہ شیخ حواہی و یاسر
 عبد علیہ بر لعائن است وی ار حلا متاخر شیخ محی الدین عبد القادر است کال امیا و فتح علیہ اللہ

والا انه ارمى صارق وده لشيخ الكلبا شيخ عبد القادر جوهان بود در صحبت حماد ميبود و روزى بادب
تمام در صحبت دى نشستند و چون برخاست و برون رفت شيخ حماد گفت اين عجبى را قلمست كه در وقت
وى بركردن همه اوليا خواب بود و سرانته مامور شود بانكه بگويد قدمى نهاده على رقبته كل ولى الله هر آينه
انرا بگويد و هم اوليا گردن نهند و قفى الشيخ حمادنى شصت و نه رمضان سنه خمس و عشرين و حساسه و هم در نفي است
يكى از علماء شام عبد الله نام گفته است كه در بغداد مى اين سقا بوديم در آنوقت در بغداد غزيرى بود كه ميگفتند
وى غوث است و نيز ميگفتند كه هر كه ميخواهد بيدار ميشود و پنهان ميشود پس من اين سقا شيخ عبد القادر دى بنه
جوهان بود و بارت غوث رفتم اين سقا در راه گفت كه از دوى مسلك پيچم كه جواب آن ندانند من گفتم كه از دوى مسلك
پيچم تا بچشم بگويد عبد القادر گفت معاذ الله كه از دوى چيزى پيچم من پيش دى ميردم و انتظار
بيكات دى ميرم چون بروى در آمديم و بيا بر جاي خود نايديم كيا صحت بود و بديكم كه بر جاي خود نشسته
است پس از نشستم در اين سقا فكر است و گفت اى ابن سقا از من مسلك پيچى كه جواب آن ندانم آن
مسلك انيست و جواب آن اين مى بينم كه آتش كه در تو زبانه ميزند عبد از آن بمن فكر است و گفت اى عبد الله
از من مسلك پيچى و من بينم كه چي ميگويم آن مسلك انيست و جواب آن اين هر آينه كه فردا تو را نيايد و گوش
كه با من يادى كه عبد از آن شيخ عبد القادر فكر است و بديكم كه نشاند و گرامى داشت و گفت
اى عبد القادر خدائى در رسول خدا يار خوشنود ساختى با دنى كه نگاه داشتى گوياكه حى بنم تراد و عبد
كه بر من پياده و ميگوئى قدمى نهاده على رقبته كل ولى الله و مى بينم اوليا قوت را همه گردنماي خود را
كرده اند اجلال و اكرام تراليس در هان ساحت غائب شده و بديكم كه نشاند و گرامى داشت و گفت اى عبد الله
عبد القادر گفت واقع شده اين سقا خليفه و يار پدرم و استاد و ملك هم علماء نصرانى را با دوى مناظره
فرمود همه را الزام كرد در نظر ملك بزرگ نمود ملك را و خبر بود بوى مفتون شدند وى را خواستگارى كرد
نشر را انكه نصرانى شوى اجابت كردم پس اين سقا خوش را ياد كرد و داشت كه انچه رسيد وى رسيد
من بيشتر رفتم و دنيار دى بمن نهاد و سخن غوث در سخن من را است شده روزى شيخ عبد القادر در باب
خود مجلسي گفت و نامه شايخ قريش نجاه من حاضر بودند از انجمله شيخ بتي بود و شيخ ايقان بن ابله و شيخ

ابو سعید قیلوی و شیخ ابو العباس سهروردی و شیخ حاکم و قسطلانی موصلی شیخ ابوالسود و میرزا
 ارشاد کاشیغ سحر می گفت و ایستاد و حسن گفت قدیمی به علی رفته کل دلی او بتیج علی تنی سر
 آمد و قدم مبارک شیخ را گرفت و گردن خود را دوسری از شیخ دراز مبارک شیخ کرد و گفتا و پیش
 داشت شیخ ابو سعید قیلوی گفته که چون شیخ گفت قدیمی به علی رفته کل دلی الله حضرت حق مردی
 حکم کرد و رسول علی الله علیه السلام درست طائفه ملائکه مقربین محصور اولیا و متقین متذکرین
 آجا حاضر بودند و امیاحا خود و اموات و احوال خود جلعتی بروی یو تناسید و ملائکه در حال عیب
 محاسن و برادر بیان گرفته بودند و صفا در پوا ایستاده و بروی زمین شیخ و سله نامد مگر که گردن
 خود را ایست کرد و بعضی گفته اند که یک کس از علم تواضع کرد و بروی متواری شد صاحب مزاج
 تکلمه میگویی که شیخ عبدالقادر جیل سیرا بتیج حماد آمد شیخ مطهر سوسی او کرد و گویند که ماری را سعید
 او دو و شیخ حماد در و حیا اتر کرد که در حال شیخ عبدالقادر بیرون آمد و سبیل تحریر و راه
 حق میبش گرفت و شیخ عبدالقادر قدس سره که قطب اولیا بود که اسرار و جلال و بود و در لقا
 کسیت می نمود و دست طلوی بود و جسی مادی می گفت چون در مدین عبدالقادر متولد است هرگز در
 رمضان شیر خورد و یکبار ببال ماه رمضان است ایستاد به نامدار مادر و سیر رسید و گفت امروز
 عبدالقادر شیر خورد است آخر معلوم شد که آنروز رمضان ده است و ولادت وی در سده هجری
 و الهاماته بوده است و بحار الامیاء شیخ عبدالحق محدث دهلوی میگویی عیوث التفلیس ابو عبد القادر
 مدت کلام او در مردم و ایشاد و خلق جیل سال و عمر وی او سال و سال و عمر وی هریده بود که سعا اقدم
 ساعات مردم را بی دشت و هم اروی قلست که انحضرت میبود در ساعه نحس من مسو و صلاح
 کسی سو که او را سنگیری کند و از لغزتی که او را تله بود بار دارد و اگر من در زمانه او میبودم او را
 دستگیری میکردم تا کار او با چای کندی و من دستگیری میکنم هر که از مرپای من مرکب ملحد
 و از پائی درآید تا روز قیامت و هم اروی قلست از عمامه متاخر قدس الله سرهم که فرموده
 صاحب سده است شیخ عبدالقادر مریدان خود را روز قیامت که میروند و هیچ یکی از ما مگر توبه و فرمود

بر کارها و از این چنین خواهد بود سیله من خواهد تا خواستش شما با حاجت رسد و فرموده که استعانت بکن
 در کتب کشف کرده شود آن گریته از و هر که منادی کند بنام من در شدتی کشاده شود آن شدت
 از و هر که توسل کند بمن بسوی خدا و حاجتی قضا کرده شود آن حاجت مرا و از فرموده که سیکه دو
 رکعت نماز بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه سوره اخلاص یا نه بار یا زبان در و در بفرساید
 پنجاه مرتبه صلی الله علیه و آله و سلم و بخواند تحفرت صلی الله علیه و آله و سلم بعد از آن یا زده کام نیاید
 عراق رود و نام مرگید و حاجت خود را از درگاه خداوندی بخواند حقیقتا له آن حاجت او قضا گردد
 بمنه و کرمه اما کلام آنحضرت در پائینست از علم ناقتنایی آلهی ممکن نیست احاطه عبارت و اشارت
 بیان کماهی کالات و خوارق عادات اظهر من الشمس و کرامات وی بیش از میشست و این
 گنجایش آن ندارد و فالتشیر و ترجمه تاریخ یا زده هم ربیع الآخر سنه احد و ستین و خمس مائه و در زمان ابو
 یوسف بن یسحق و واقعه شد و در بغداد در فون گشت مولانا محمد اسحاق دهلوی در ماته مسافر نشو
 بر شربت ولایت و کرامت حضرت شرف اعظم قدس الله سره بسیاری از علماء و اولیا که احصاء آن ممکن
 نیست و نه اندیش منکران باید که خاطی باشند شیخ محمد الدین کبری فاشاء و خانواد و فرزند
 رحمت الله علیه و در تفصیلات کینت وی ابو الجواب است و نام وی احمد بن عمر النخعی و لقب کبری
 و گفته اند که ویر از آن لقب کردند که در او آن جوانی که تحصیل علوم مشغول بود با هر که مشاظره کردنی
 و سبب غالب آدمی فلقبوه بهذا السبب الطاهره الکبری ثم غلب علیه ذلك الملقب فخذوا الطاهره
 لیسوا به بالکبری ثم غلب علیه ذلك و هذا وجه تسمیه قلعه جماعه من اصحابه بمن علق بهم و قال بعضهم
 بفتح الباء الموحده اسی هو شیخ الکبری جمع تکیه الکبر و الصبح الاول کذا فی التاریخ امام الیافعی و در تاریخ
 ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات و حین نظر مبارکش بر هر که اقتادی بجهت ولایت رسیدی
 روزی بازگانی بر سبیل تفرج بخانه شاه شیخ در آن شیخ حالتی قوی داشت نظرش بر آن اقتادی
 حال بمرتبه ولایت رسید شیخ پرسید از که ام مملکتی گفت از فلان مملکت ویر اجازت ایشان
 تا در مملکت نو خلق را بحق ارشاد کند روزی شیخ با اصحاب نشست به و در بازی در هوا

و در تاریخ
 و در تاریخ
 و در تاریخ

۱۱

فوت شود آنرا این ششم بابا فرج را دیدم که از در درآمد و گفت که شیطان ترا تشویش میدهد بدین سخن ساز
منویس دست و قلم را بیدار ختم و خاطر را ز بهرید ختم و هم در نقی است امیر اقبال سیستانی در گفت که در اینجا
همه سخنان شیخ خود شیخ رکن الدین صلا و اله و قدس سره جمع کرده است از شیخ نقل میکند شیخ برجم
کبری بهمان وقت و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که وایسکن در یه محمدی بزرگ هست با استاد صالح
از آنجا با اسکندر رید فت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در شبی رسول با صلی الله علیه و سلم در خواب
و از آن حضرت درخواست کرد که مرا کنی بخش رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که ابو الجناح سپید که از خواب
مخفیه فرموده که شد و چون از او اقامه یازده و معنی این ویرا و وی نمود که از دنیا اجتناب می باید کرد
و در حالی تجوید کرد و در طلب مرشد ساغر گشت و بهر کس میرسد یاد دات درست نمیکرد سبب انگشت
بود و سر او هیچ کس فرو نمی آمد چون بلبک خورستان رسید با آنجا رنجور شد و هم میگیس او را مقامی نمیداد
عاجز گشت از کسی سید که درین شهر هیچ مسلمانی نباشد که رنجور و غریب را جامی دهد آنکس گفت
اینجا خانه ای هست و شیخی اگر آنجا روی ترا خدمت کند گفت نام وی چیست گفت شیخ اسمعیل
قصری شیخ نجم الدین آنجا رفت او را جامه داد و در صفت مقابل صفه درویشان و آنجا ساکن
شد و رنجوری وی در اکثرش و میگفت باین همه از رنجوری چندان رنج بمن نمیرسد که آن آواز
اسماع ایثان که من سماع را بقایت منکر بودم و قوت نقل مقام کردن نداشتم بشی سماع میکردند
شیخ اسمعیل انگهی سماع ببالین من آمد و گفت میخواهی که برخیزی گفت بلی دست من را گرفت
بکنا کشید و بمیان سماع برد و در آنجا یک مایه گردانید و بر گردید و مرا میگردانید من گفتم که در حال خواب افتاده چون
آدم خود را بتند راست دیدم چنانکه هیچ یک را ندانم و نمیدانم مرا اذات حاصل شد و دیگر بخیر نیست و رفتم
از اذات گرفتم و بسوگ مشغول شدم و مدتی آنجا بودم چون مرا از حال باطن خبر شد و علم او داشت مرا شوی
در ظاهر که از علم باطن خبر شدی و علم ظاهر تو از علم شیخ زیادت با دانش مراد طلب کرد و گفت برخیز و سفر کن که ترا به
عما را پیرانیت من دانستم شیخ بر آنجا آمدن اقامت شد اما هیچ نگفتم و بر فتم بخیریت شیخ عمار آنجا رفتی و سگ که کردم و آنجا
مرا نیز همین بجا آمد با دانش عمار فرمود که نجم الدین برخیز و بخیر و خیر شد و زیه آن که این قبیله را بادی سیلی از

مردی سوزی در درجاسم و معصوم چهل کالهاه وی در فیم شیخ آقا محمد مراد الی او هر دو در دوزخ
 و همکس میسر در احب آقا کسبی نکر سو دارد وی رسیدیم که شیخ که اسکت شیخ در سر و لب و لب
 من بیرون رفتیم شیخ رو بر مارا دیدیم که در آب اندک و صلو ساحت مراد و خاطر آنکه که شیخ میداند که در این
 آن صو حائر است بگو شیخ باشد او و صلو تمام ساحت و دست زد و من افشام چو آنکه که
 رسید و من بخودی پیدا شد شیخ بخالهاه در آمد من بیرون آمد شیخ لشکر و صلو متحول شد و من
 منظر آن که شیخ سلام دارد و من او را سلام کنم چنان رمانی استاده عاتق تمام و من در
 قائم شده است و در ج طاهر گشت و مرد مارا میگیرد و ناگه ای اماره و در من ده که آتش کشید
 و من منظر آن پیداست است و هر که سگود که من غلق لوی داریم او را را مسکند و دیگر را
 و آتش می اماره ماگاه مرا نگرند و مکتید و حو آنکار رسیدیم گفتم من غلق لوی داریم
 مر پشته ما را فهمیم که شیخ در میان آب پس او رفتیم و دریائی او را دم او سیل آب و من
 چنانکه قوت آن سر و در او دم و گفتم من از اهل حق را انکار نکنم من عیاد و من
 شیخ سلام دارد او ده لود متوسل من و دریائی او قدام شیخ و تهادت بی و چنان سل و من
 و مان لفظ گفت آن بخود می ارا مطلق من رت بعد از آن امر کرد مرا که اگر کرد و من شیخ عاتق
 چو ن مار بیگشتم کسوی شیخ عمارت است که هر چه در من اری میبرد س تا به حال من میگویم و مار رو
 میسر سم ارا که بگوشت شیخ عمارت من و من آنجا لودم حو سلوک امام کردم مرا گفت که ای
 روده می گفت آقا مرادان عجب اید و اس طریق را و متایده را و قناعت بیسر مرا اندک است برد
 و باک ندارد پس بخوارم آمد و اس طریق قشنگ کرد و ابید مریدان سار و روی جمع آمدند و عمل ایشان
 متحول شد چو ن کفار مار بخوارم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد و یادش شمس
 لود و سلطان محمد خوارم شاه که ریخته لود و کفار مار پیدا شدند که وی و حو از من است بخوارم
 شیخ بعضی اصحاب لئون شیخ محمد الدین حموی و شیخ صبی الدین علی الا و غیره سال را
 تلف است و گفت رو در تیرید و بیلا و حو در و یک که آتشی از جاست شرفی بر او و حو که مار و

بمغرب خواهد سوخت این فتنه البت عظیم بعضی از اصحاب گفتند چه شود که شیخ دعائی کث
 شیخ فرمود که این قضایست بر من دعا دفع آن نمیتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که شیخ نیز
 با اصحاب موافقت کند و در بنیاد شیخ فرمود که من اینجا شهادت خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون
 پس اصحاب متوجه جزایران شدند چون کفار شبهه در آمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند و گفت
 تو مواعلی اسم الله تعالی فی سبیل الله و بجانم در آمد و فرقه خود را پوشید و میان مجلس است
 و آن فرقه را کشاده بود بغل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرد و نیزه بدست گرفت و بیرون
 چون کفار مقابل شد در روی ایشان سنگی می انداخت تا آنکه هیچ سنگ نماند کفار ویرا
 تیر باران کردند یک تیر میسینه مبارک وی آمد بیرون کشید و بندهاخت و بران رفت گوید
 که در الوقت شهادت پرچم کاوان را گرفته بود بعد از شهادت ده کس نتوانستند که پرچم را
 از دست شیخ غلامی هند عاقبت پرچم ویرا ببرد و کانت شهادت قدس الله سرور فی سبیل
 ثمان عشر و ستائنه در روز شنبه دهم و یکصد و شصت و شصت در خواجه خود مدفون است حضرت شیخ
 مریدان بسیار بوده اند چون شیخ محمد الدین بغدادی شیخ سعد الدین حموی و ابیالکمال جنبه و شیخ
 علی الاکبر و شیخ سیف الدین باختری و شیخ نجم الدین رازی المعروف بابی الامین الزمان شیخ جمال
 کیلی و بعضی گفته اند که مولانا ابیالدین ولدید مولانا جلال الدین رومی نیز از ایشان بوده است صاحب
 سیر العارفین می آرد که شیخ شرف الدین ابن منیری که در بار آسوده است وی مرید حضرت شیخ نجم
 محمد فردوسی که در دهل آسوده است وی مرید شیخ عبدالدین بقرقندی و مرید شیخ سیف الدین باختری
 ذکر شیخ شهاب الدین السهروردی قدس الله سره صاحب غنائات میگوید از نام باغی القاب
 چنین نوشته است ستاد نه مانده فرید اودانه مطلق الا و از منج الاسرار دلیل الطریق ترجمان الحقیقه
 استاد الشیوخ اکابر الجامعین علمی الباطن و الظاهر قدوة العارضین و عمدة الساکین العالم الزمان
 شهاب الدین ابی تفضل عمر بن محمد الیکبری السهروردی قدس الله سره العزیز از اولاد ابی بکر صدیق
 رضی الله عنه و انتساب می و تصوف بجم وی التوحید بهر وی است و غیر ایشان بسیار از مشایخ

سهروردی

وقت ورافقه است و لعل شایع عبداللہ اور کمالی رسیدہ است و کلمہ اندک یعنی بالعسی انا مال
 ہر روز نماز و ال لودہ جسٹر حضرت علیہ السلام ہا در نافہ شیخ عبداللہ اور ویرا کلمہ است کہ است احقر
 العارف ویرا نصایف بسیار است چوں عوارف و شرف الصلح و اعلام المعنی و غیرہ عوارف را در یک
 مساکین تصیف کردہ است ہر گاہ کہ بروی امری مشکل شدی بخدا اقبال را کشی و طو اس حاکم کردی
 و طلب تو حق کردی در رفع اسکاں و داستان ای حقیقت در وقت حوض شیخ التبیح بعد از
 و ارباب طرہار ملا و در و در مک اسما و مسائل را و کسے کردی کتب الیہ صہم ماسی
 ال مرکز العمل احدث الی الطالہ وال علمت و الحلی العجب و کتب فی حواء و عملہ استعظم اللہ
 من العجب و در سالہ انما بدکور است شیخ کس الدین ملا و الد و کلمہ کلمہ است کہ از شیخ سعدی
 حموی رسید مکہ شیخ محی الدین عمری ایچوں یافتی گشت بحر موح لاہانہ کہ کلمہ شیخ سعدی
 سہروردی ایچو بہ یافتی گفت لور تالیقہ الی صلی اللہ علیہ وسلم فی حبس السہروردی شہی نامہ
 و لادب وی در جنت تبع و ملین و مسماۃ لودہ است و وفات وی رسید اصل و شہادت
 و مسماۃ لودہ و بعد از در و در جمعہ عمرہ محرم و لقول النساں سملع تشبیدی و بمعزود کہ ہمیشہ کہ
 ممکن در شہر است سہاۃ اللہ و اوہ اندا لادوق عا ذکر آن واقع ظلمات شہر
 شخصی و حلی آن مرکز دائرہ یرکار و وجود آن جمہط تجلیات النوار شہرستان
 گوی از ہمہ بردہ در حق پرستی قطب حدیث حضرت خواجہ علی الدین
 چشتی اس عاب الدین جس سحری را کہ ارمی ارباب تقوی و معرفت لودہ و رکات حوائج
 توحید معانی اعالی داشت و در فقر و مایگانہ روزگار لودہ و در علم طاہر و باطن لودہ و در آفت
 بدانت وی خرقہ عیاشی از دست تواجہ احوال ہارونی یوسیدہ است رحمہ اللہ علیہ انما
 دی در قضیہ سحر سہ و ملین و مسماۃ قدس سہر و سیارات صبح اسب اسب در طر
 حوائج معین الدین بن عمارت حسن سحری اس کمال لہ اس سید احمد حسن بن سید طاہر بن
 سہ الغریز اسرار عین امام علی صاں موسی الکاظم علی آجرہ حواء قطب الدین کمالاوشی کمال

در دلیل العارفين میگویند چون دولت پادشاه فلک دستگاه حاصل کرد و پیمان زمان
 از کلاه چارترکی آن نادر صفیا بر سر این ضعیف زینت یافت الهی بتدلی ذلک آنروز در بغداد
 امام ابو الایث سمرقندی اشرف بیعت مشرف شدیم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ اوحدی
 و شیخ برهان الدین حبشی و شیخ محمد صفهانی همه حاضر بودند سخن در نماز افتاده بود و بلفظ مبارک
 که مردم در منزلگاه قرب نزدیک نشود مگر از نماز زیرا که معراج مومنان همین نماز است چنانچه در حدیث
 مسطور است قال علیه الصلوة والتسبیحة الصلوة معراج المومنین بالاتر از جمله مقام همین است
 و پیوستن بحق همین انگاه گفت نماز از اینست هر بنده را که پروردگار خویش میگوید و ذکر
 کسی قرب پیدا کند و لائق ذکر است و ذکر گفته نشود مگر در نماز و آن حدیث مسطور است که للمصلی
 یناجی مع ربه یعنی نماز کننده را میگوید یا پروردگار خویش بعد از آن رومی بدعا گوئی که در این
 بخدمت شیخ الاسلام سلطان المشایخ شیخ عثمان هارونی نور الله مرقدہ پیوستم و بارادت
 بیعت مشرف شدیم و مدت بیست سال از خدمت کردن ایشان بگزافی نفس است و کی ندامت چنانچه
 روزی انتم نمیشد با که خدمت ایشان مسافر شدند می دعا گو برابر بودی چون بندگان خدمت کردی
 و جامه خواب تو شد بر سر کرده بر فتمی چون خوابی خدمت این فقیر دید نعمتی بمن روان کرد که آن نعمت
 حدیث و نهایتی نبود انگاه فرمود هر که یافت از خدمت یافت مرید را می باید که دژ از فرمان پیروی
 نکند و هر چه از نماز و اوراد و تسبیح و غیر آن میگوید گوش بهوش بدان تعلق بود و آن را بنفاد
 رساند تا به مقام توان رسید که بر مشاطه مرید است زیرا که هر چه مرید را ترغیب خواهد کرد از پیر
 کمالیت آن مرید خواهد گفت همچنان شیخ شهاب الدین سهروردی برخواست تیام کرد بارگشت و خوا
 ایست انگاه فرمود که برادر من شیخ شهاب الدین سهروردی را همین مسأله پویده است که برادر
 سهروردی تو شد بر سر کرده در حج رفتی و باز آمدی انگاه نعمت یافت که آن نعمت را مدتی غیبت
 و نهایتی نبود انگاه فرمود که در تنبیه ابو الایث سمرقندی که دانشمند فقیه امامالت و دان پند
 که هر روز از آسمان دو فرشته فرو می آیند یکی بر بام کعبه میبارد و بآواز بلند ندا کند که ای آدمی

و بر ما رسول الله صلی الله علیه و سلم با نکر دارد و از عیالی بیرون آمد فرستاد دوم
 بر ما رسول الله صلی الله علیه و سلم با نکر که ای حسد آرد ما را و بر ما را نداید و سید
 سبای با نکر دارد و بجا دارد شفاعت می شود و نکر آنگاه فرمود که در سجده شکر می ران اول سبای
 حاضر بود حکایت و در حال آنکه سال مرتب نوبت و وضو می نمود که یکی از چهار سبب است و در حد سبب
 است از رسول صلی الله علیه و سلم که هر یک دم همراه را می خواند الله جلیم همین در حال آنکه سال که
 نماز آرد آنس و روح بروی حرام شود و را سبب است باشد آنگاه فرمود و سبب است که در سجده شکر
 باشد که سبب حال آنکه سال را میوش سبب آنف آواز داد که اجل دعوی دوستی محمد صلی الله علیه و سلم
 و اما او با سبب و سبب است که بی بعد از آن حوائج اصل می شود که در کاران دارد اس آواز و سبب است
 پنج سبب می رسد صلی الله علیه و سلم که در دم آنگاه فرمود و وقتی که حوائج اصل شری را بدیدی از هر حال
 حوائج ندی رسیدم که ما را رعیت فرمود که در کاران روزی که از سال آنکه سال را خوب شده و سبب
 که در ای قیام حکومه اس که خود را ندان حوائج است حوائج بود آنگاه فرمود که در سجده شکر
 را در اس الوهیه و صلی الله علیه و سلم است که یک بار می رانده است سبب است که در سجده شکر
 سبب است از رسول صلی الله علیه و سلم که سبب است هر کدام سبب است و سبب است که در سجده شکر
 که پیش از آن بود پس سبب است از سبب است که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر
 عیاض رحمة الله علیه و در وقت وضو شستن دو بار در اموس که در سجده شکر است که در سجده شکر
 صلی الله علیه و سلم با در حوائج است که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر
 من و همی در وضو و در وضو لغضال است حوائج است که در سجده شکر است که در سجده شکر
 آن در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر
 عسق ما ماند که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر
 قبول افتد از سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر
 حسن سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر است که در سجده شکر

نواب گزیده و پشت پزیرین نهاد و هفتاد سال فرمود و در قضا و حاجت بالمال نشد و چشمها بسته شد و وقت نماز
 میکشاد و بر هر که نظر شمع افتاد می آید شدی خواجه ذوق در سماع و شربت و سماع بسیار شنیدی هر که صحبت
 پاک نواله بودی او هم صاحب شادی و اهل گشتی شمع عبد الحق محبت و اخبار الانبیا نبویه نواله بزرگ
 معین الحق و المله و الدین حسن الحسین منجری قدس سره که حلقه مشایخ گویا و اقدم سلسله حشیته این دیار
 و اهل عصر او اخلفا و هم میدان فرخیم تعیین پذیرفته بست سال در خدمت خواجه عثمان مارونی بود و در سفر
 و حضر بانه نواب اجز گاه داشتی انگاه و نعمت خلافت مشرف گردید و زبان پتهورا را سه هندوستان
 با جمیع آمد و بعبادت مولی مشغول شد و پتهورا نیز در آن زمان در اجب بود و در وزه پتهورا اسلا
 را از پیوستگان خواجه سببی از اسباب رنجانید آن مسلمان التجا خدمت آورد و خواجه شفاعت بر
 پتهورا گفته فرستاد پتهورا گفته شیخ را قبول نکرد و گفت این مرد در اینجا سخنان غیب میگوید چو
 این سخن بخواهید فرمود که پتهورا زنده گرفتیم و او هم پتهورا را با هم خالیدین شام از غزنین رسید
 و پتهورا مقابل لشکر اسلام بایستاد و بدست مغزالدین شام اسیر گشت و از آن تاریخ باز درین دیار
 اسلام شریع کفر و فساد متاصل گشت و هم و گویا آورده اند خواجه باوس رجب ثلث
 و شمانه در اجمیر که موضع اقامت او بود و دفون گشت اول قبر خواجه از شربت بود و بعد صدوقی
 از سنگ بالائی آن ساختند و قبر نخستین را هم بحال خود گذاشتند اول کسی که در مقبره خواجه عمارت کرد
 خواجه حسین ناگوری بود و بعد از فوت شدن در پیشانی خواجه این نقش پیدا آمد که حبیب ابدیات فی
 حجب ابد و از کلمات قدسی سمات اوست در دلیل العارفين که خواجه قطب الدین مختیار اوشی از خلفا
 خواجه بزرگ قدس سره جمع کرده مذکور است دل عاشق آتش زده محبت است هر چه در خود و آید آنرا بسود
 زیر که هیچ آتش بالا ترا از آتش محبت نیست فرمود از جوها بآب و آن آوازی میشود چگونه آواز
 بر آید چنین که بدیاری رسید گشت فرمود که شنیدم از زبان خواجه عثمان مارونی قدس سره که خدا متعالی
 را دوستانند که اگر زن در دنیا از دوسه محبوب مان تا بود که در فرمود که شنیدم از زبان خواجه عثمان
 مارونی در هر کس که این تسبیح خلعت باشد تحقیق بدین که حق تعالی او را دوست میدارد اول حقا و

چوں سخاوت و بیا و تحقیقت چوں تنقید افتاب تو اجمع چوں سین مرآت صحت یگان - ابرار یک
 و صحت این مدترار کار مدبر و مدبریت در تو که بران استیا که در تنه جیب اولست سال بیخ گمبای
 نویسی تیج مدتی محدث دهلوی میگوید که این سخن بعضی اکتاف تقدیس بر نقل کرد و باید حقیقت معلمی بر
 سخن حبابی بصیرت تافیرین از علمای صوفیه فرموده اند است که توره است عمارت عالم حال مرید است کوکبات
 گما ان ما خود توره است عمارت صورت به مدد آنکه اصلا او سگما به خود نیاید و لمد او صیت کرده
 اند بالهرم ورد است عمارت در جواب رقت تکالیفات گما ان رو در که بحر بیان حادث رحمت الهی تا بقوت
 موقوف مانده است لایزال و یاد مرآت در ریا حواصی عثمان باره بی سیدیم که مرآت مستحق فقر کی شود انگاه
 کرار در عالم عالمی بیخ ماتی مانده و مرآت در شان محبت است که مطیع ماستی و ترسے سایه که دست مراد
 فرمود که عارفان را مرتبه ایست چوں بدین مرتبه رسد حملگی عالم و بیجه در عالم است میان دو گشت
 خود سید فرمود عارف است که هر چه خواهد پیش آید ما هر که سخن کند جواب او را بگوید و فرمود که اگر بخواهد
 و در عارف در محبت است که صفات حق در وی نود و کمال نه به عارف در محبت است که اگر کسی
 برود دعوی آید بر القوت که امت ملزم گرداند و فرمود سالها بدین کار مجاهد بودیم حاققت حریت پسند
 است و فرمود گاه تمام این دنیا سرمد را در که میرمتی خواهد داشت ساله سلمان مرآت مادت اهل معرفت یاس
 العاس از مرآت است تفاوت است که معصیت که و امید دارد که مقبول خواهد بود و در عارفان است
 چوں عیال الدین حسن فخر از حاکم مرگ که لایزال اصلاح آراسته بود و وفات یافت حضرت اختر سراج
 نیست را در یاد و سالگی گذشت ماسی استیای در ملک خود و است بدان آفتاب حال خود و بدین
 امر ایم قسری محرم است مانع خواهد کرد و حضرت خواجہ درختان آب میداد چوں امر ایم یاد
 مدوید دست نیای او لوسید و نیای حتی مستان و خسته انگور و فواکد دیگر پست از نهاد خود داد
 مستقیم امر ایم باره که عارفان خود غایب و درین خواجہ برادر و مجبور در کجای نورس در عالم
 ولی لامع گشت چنانچه دل می خواهد را ملک و عارف و مانع سرگشت آن همه در وقت و در پیش
 در او خود مسافر گشت مدتی در هر قدر و سخا را در خط قرآن و علوم ظاهر سے تحصیل کرد و از آنجا

انوار العارفین

بمعرفی رفت چون بقصیه مارون رسید حضرت خواجہ عثمان که در دینی را برپا داشت و مرید گشت و درت و دو
 نیم سال نخست دی انواع ریاضات و مجاہدات نمود و از شیخ خرقہ خلافت یافته متوجه بغداد شد و در
 قصیه بنجان رسید شیخ نجم الدین کبری را دریافت دو ماه در ملازمت ایشان گذرانید و از آنجا بقصیه بن
 جیل آمد و شیخ عبدالقادر جیلانی را دریافت پنجاه و در صحبت ایشان ماند انواع فیض حاصل نمود و سیم
 صاحب سیر العارفین میگویی دل آلان نیز حیرت خواجہ در اینجا است مردمان مرمت میکنند و این را پیش
 آنجا رسیده دو گانه شکر اندا نمود و حضرت خواجہ بزرگ را بخواباند و از شیخ ابو نعیم حبیب الدین
 سهروردی را دریافت و از بغداد بگردان آمد شیخ یوسف ہیانی را دریافت و از آنجا به تبریز آمد شیخ ابو سعید
 تبریزی را دریافت و و سه هم نقل میکنم از آنجا خواجہ قطب الدین بختیار او شکی که دی خواجہ بزرگ نفس را
 هرگز برادر نرسانیدی چنانچه بفرموده بلب نانی که از پنجهتال کمتر بودی افطار فرمودی و بقیست
 از شیخ نظام الدین اولیا که پوشش خواجہ بزرگ بیامه دقتای بود و هر جا که پاره شدی التامی پایا
 از هنر نوی که یافتی پیوند کردی چون باصفهان آمد شیخ محمود اصفهانی را دریافت و از آنجا خواجہ قطب الدین
 احمد بن موسی اوشی میخواست که مرید شیخ محمود شود چون خواجہ بزرگ با همان دقتای دید سر در قدم ایشان
 سود و بقیست تمام مرید گشت حضرت خواجہ بزرگ آن دقتای را بقطب الدین اوشی مرحمت فرمود و
 خواجہ قطب الدین وقت ولایت بخدمت گنج شکر قدس اندا سراریم داد و وصیت فرمود که شیخ خرمی و اوقا
 حمید الدین ناگوری سپارند پوی در آن وقت شیخ فرید الدین در نانی بود و چته امین شیخ نظام الدین
 اولیا در فرائد الفوائد آورده که آن دقتای مرقع را من دیده ام شاهد با خبر الامر با ایشان رسیدن باشد و بقیست
 که آنجا از اجیمیل و اف خانه کعبه میرفت و خلعتی که بر اسب حج جمع میبودند و سه در طواف میریدند فرم
 خانه میدانستند که در خانه اندا خبر معلوم شد که هر شب در که نماز فجر با جماعت ادا میکنند صاحب باس
 از بیار الکلیج آر که حال حضرت خواجہ بزرگ گاهی جمال و گاهی بیضی و چون جمال استیلا بنمود
 چنان مستغرق بودی که هیچ خبر ازین عالم نداشتی چون وقت نماز رسیدی حضرت خواجہ قطب و قاضی
 حمید الدین ناگوری پیش روی دست بستاند و با او از بلند الصاوة الصاوة می گفتند

حواصی را از حق بخت میزد و دم دیگرش ستم الفیاضه السلوه میگفتندی بیخ انگامی بشد بعد دوش
 مساک را میخدا مدد انگاه جیسیم یار میگویند از شرع محمدی چهاره مست سحان الله انکما اودند
 پس مودیه ساخت رنار میگذازد و چون حالت حلال روی مستولی شدی در حجره بسته کردی و
 مستعمل میبودی حضرت خواص و قاضی معاضل و حمزه از سکنا مرده ساسانی و قضا او بهمان
 سندی می حاضر میبودند چون وقت نماز شد محو و سرور آمدن او محو و نظیر بر سکنا می افتاد و
 حاکم بن سید بن مروت مرده حواصی اتنا یکدیگر مدد و بعد سلام بخش را که حواصی قاضی مستعمل
 اگر کعبه بهمان سید میزد و در لیل العارین حضرت خواص و طلب الدین بختیار او می شد و در
 که سید جبر است اول خوف دوم رحمت سوم محبت و چهارم خوف ترک گناه است اما آنس که
 در دهم است ایده پشت ماه و سر بر سر می رود حالت یابی و در دهم است احوال که در باب است
 مار ضاعی حق حاصل شود حراف کسی است که هیچ خبر ندارد دست دارد و گوید که نفس با او را
 رسیدن جسم بر آب کرد و در مود که سافر مسووم و اینکه مدقول است بجا تو اید است یعنی که جبر بر
 هر کسی را و اول میگرد و دعا گوئی را بر او میخواند و بعد از آن او را ام الله لقوا همد و دوا در
 او دم بعد از آن در تعمیر رسیدیم و آنرا را جبر است پس در او انود و میخواند و در مود و در
 چنان بود چون قدم مساک را آنجا رسید جیدان اسلام شد که آنرا بعد و بهایت مود الحمد
 علی ذلک مجلس باز دهم همان بود در مسجد جامع حمیر دولت مائوس حاصل شد و در
 و در بران اهل صمد و مریدان که بایر بود و در دست حاضر شد و سخن حکایت ملک المود
 بر لفظ مساک را اندک زمانی مرگ صلیبر رو گفتند از چه گفت از آنکه رسول صلی الله علیه و
 فرموده است الموت جبر یوحیل الحب الی الحب یعنی مرگ بلی است چون مرگ آید
 را در دست بپسند انگاه فرمود که حرافان آقا صفت اند که مملکی عالم می باشد که از او
 همه عالم رویش است چون خواص این خواند نام کرد و گریست و فرمود که ای درویش مرا میخوانی
 تا منم و ما اینجا خواهد بود میان چند روزی با سفر خواهم کرد و شیخ علی سمریه فرمود که مثال

بنویس تا شیخ قطب الدین بختیار بدلی رود شرافت سجاده قطب الدین را دادیم که دلی مقام دوست بعد از آن
مثال تمام شد بر دست دعا گو داد دعا گوئی بر زمین آورد گفت نزدیک بیاید نزدیک شدم و دستار دکل
بر سر دعا گو نهاده و عصائی شیخ عثمان بارونی داد و خرقة در بر دعا گو کرد و مصحف و مصلی و غلبین داد
و گفت این امانتی است از رسول صلی الله علیه و سلم که بخواجه گان ما رسیده بود من تراروان کنم
چنانکه یا حق این بجای می آوردیم باید که شما نیز حق این بجا آرید که فردا امر در میان خواجگان جنت ثمرین
نیاید دست دعا گو گرفت روی سوی آسمان کرد و گفت بخدا تعالی سپردیم و ترا بمنزله نگاه عزت رسانید
از نگاه گفت که چهار چیز است که گوهر فقر است اول درویشی که توانگر نماید دوم گرمی که سیر نماید
سیوم اندوه کبشی که شاد نماید چهارم مردی که اگر او بادشمنی بود دوست نماید از نگاه فرمود که تبه
اهل محبت جهانیت که اگر گرد ملک الموت گردد و مادر ماندگان را از افساد جانها نجات دهد از ایشان آزاد
گردد چون خواجه این فواید نام کرد دعا گو خواست که سر ورق دم آورده روان شود ضمیر روشن که
در شیخ بود بر نور روی سوی من کرد و گفت که بپا برخاستم سر ورق دم آوردم فاتحه بخواند و گفت
هر جا که بروی بخیر باشی و بهیول باشی مرد باشی و بهیول باشی و بهیول باشی و بهیول باشی و بهیول باشی
کردم صاحب اقتباس از سیر الاولیایم آورد فاتحه حضرت خواجه بزرگ رو در دو شنبه ششم
رجب سهندی و ثلثین ستمانه واقع شد و بقولی ششم رجب سهندی و عشرين و ستمانه و
در افتتاح التوابع است و ثلثین و ستمانه و بقولی دیگر ثلثین و ستمانه در زمان سلطنت
شمس الدین التمش واقع شد و عمر شریف بود و هفت سال و بقولی یکصد و هفت سال بود از آنکه
چهل سال در اجمیر سکونت داشت بقول مرآت حضرت خواجه بزرگ سیزده خلیفه داشت خواج
قطب الدین بختیار و خواجه فخر الدین و معین الدین و قاضی حمید الدین تا گوری و شیخ و حمید الدین
و سلطان التارکین و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برهان الدین عرف شیخ احمد و شیخ محسن
و شیخ سلیمان غازی و شیخ شمس الدین خواجه حسن خیاط و اخیال جوگی المعروف بهیول سنان
و شیخ احمد الدین کرمانی را نیز بعضی از خلفاء و خواجها میفرمایند و حضرت خواجه قطب الدین در آخر عمر

حضرت خواجہ ابوعلی ماتمیر رسیده است بدین مجلس می رود و تمام مدعوین حاضر بودند از حسن سخن
 مسال نو لسانداتش را و بدین مجلس که در حاکم بود و شد صاحب افتخار اسیر الاطلس که در
 آوردن خواجہ عزیزک در میدان مسال می آید که چون خواجہ برگ از خدمت بیرون آمد و به جایگاه
 مرتجع گشته که بیدار است حد گاه او است نمود در می آید آوار و معدسید کائنات علیه السلام که از
 در آئی اندوخت و بحال آسور و شرف گردید و در آمد و مسال بایده رفت و بیخ کفر را از دوار
 بر انداخت اسلام آشکارا ماند ساخت پس یک امارت دست خواجہ داد و در میان بطریق نظر کرد و در
 به نظر آمد پس مودع شد و مسال گردید چهل صفوی چهاره خود گرفت العرص بدین رسید بدین اریه
 متو را باطلاع همان ما بجا نموده بود اگر در و لسی بدین قشاده در راه نگردد و پاک سازد هر
 خیال فاسد کردی لرزه در اندام دی افشادی کشتی قدرت نیافت بدین رسید و در می
 کارون بر کار دی بر لعل کرد و رسید ریت آنگه دست در آید کند خواجہ نصر است باطن در
 و مودای فلان حاکم در آگاه نشانی من حاضر هم لرزه در آید است افتاد کار در اندام
 و مسلمان گشت آرد و مکار با حق مسرف با سلام گشتند خدمت خواجہ از دهم بسیار متوجه
 و در آریان بهود را ماتمیر بود و چون خواجہ برگ را می رسید بر و حتی افاسه نمود که سران
 آنحالی اسلند سارانی گفت که در به اشتراک را چه می بینند اسمای سما نیست خواجہ را که
 رتاجت و گفت ما حیرم اما اشتراک ما شنیده است و رواه شد و در سر حوص الامه ساگر
 انده لندس حول شتران آنها آید استندار و فاستش به تو اسلند سارانا ان اس افوا
 را که گنبد را بچه گفت پس آن در و لسن الحاج ما بید میرا برین علاجی نیست همچنان که در
 همچو شال وید و مود شتران ما رتاجت اند را چه در حیرت ماند و اندیشه ناک شد و لندس
 خواجہ یک گاه عریه و بچ کرده را ساگر محله خود و تالکهارا برین واقع آگاه شده تا لیل
 عصب بدینو خندیده پس است و ساگر گشته که در خواجہ تلفقه نمود و قصد کرد که آسوی رساند
 خواجہ در بار بود و دما ان حیرت ساید بد خواجہ را ما فارغ شده و رتاجت شتی بحال را بایش

انداخت آنجا که بر سر که افتاد زن از شک گشت چون کافران تاب مقاومت نیاوردند پیش دیو می
 دران تنجانه بود فریاد و پند و تمام ماجرا بیان کردند و خاموش ماند پس گفت این درویش صاحب
 کمال است با دیو سر میجو انیم آمدن مگر بسیر همچنان کردند همه پس آمدیو ایستادند و عقب آن پناه
 گرفته سر آغاز کردند مریخی خواجه را خبر داد خواجه فرمود که سوار اینجا عید را از سرخواهر کردید ایستاد
 خواهد آمد این یک گفت و در ناز شد تا که کفار ترسیدند نظر آنکه بر خواجه افتاد زبان او گفتار و پا
 از رفتار باز ماند و به آنجا که بودند ایستاده ماندند خواجه از کار فلان آشفته و می بجانب کفار کرد و دیو
 خواجه را دید ایمان آورد کفار آن دیو را پسند کردند و سودمند شد و دیو بر آشفته ایستاد و شک چوب
 بر سر کفار میزد خواجه او را شاد می تمام نهاد چون خبر را چه رسید جوگی اجبال که پیر را چه فرمودند
 چیلید داشت تمام ماجرا را چه بیان کرد و می پوشیدند به چیلما می خود را جمع نموده نزد خواجه
 خواجه وضو کمال نموده برخاست و برگرد خود و خطی کشید چون کفار نزدیک تر رسیدند و صدای
 آغاز کردند خواجه روی بسوی ایشان کرده فرمود که چرا از ما پیچیده اید اما میجو ایستاد که میست
 و نابود گردید گفتند که شما را از ما که غسل و وضو کردن را منع سازیم غرض اینست که شما بطاعت
 و رغبت خود بروید چون خواجه پیشین نشینید غصه آمد شادی دیو را قبح بدست داد و فرمود
 این قبح را از این ناسا که برگزیده بیار تمام آب اناسا که در این قبح آمد اجبال از میان اینحال
 بسخت و گفت که این قدر جاندارانی از بی آبی به پلاکت رسیدند این کدام فقیر است خواجه
 فرمود اگر نمیتوانی از این کاسه آب را برداره و در بخون بریز اجبال آن کاسه چنانچه این خواست
 شد خواجه قبح بدست خود گرفت و آب دران حوض انداخت حوض چنانکه پر آب گشت
 چون کفار اینحال دیدند جدا و بسیار کردند که از کوبه ناصه هزاران بار بجانب خواجه رسید و او
 آن مارها بخاطر حصا میسر رسیدند و سر بر خطه دایره نهاده میبایند خواجه بیاران فرمود که
 این ماران را گرفته بکوبهها بر تاب نایند چنان کردند پس کفار آتش از هر طرف بارانیدند و کفر
 در دایره نینفاد همه کفار را جز آمدند آخر از اجبال نشینند که گشته گفت الحمال نرا کار من آتش

همه خواجه خود را بجهت شخص حال بر حرم شیخ فرستاد و حرم شیخ حال را بروی کشف کرد و بعد قمر صیدان شد
از شیخ نظام الدین اولیا و هم وی نقل می کرد که میفرمود شیخ معین الدین با القصد دم قلوب الدین را
آدن داد و بود که قمر صیدان کند چون کار کمال رسید از آن نیز دست برداشت صاحب قیاس منوید منقوست
حضرت خواجه در ایام قیام خود در دلی آمدند در خانه کاک بزرگ درویشی اختیار کرد و چندین آر و ملک زاده سید الدین
یکایک بر آید تا که بزرگان کاک بزرگ را در تنور انداخت و خود بخوابید و خوابید و سرنگان حکم ملک
داد و آنرا ذلت و شرم کشتید و خواجه گفت این را بگذازید من کاکامی شاد دست کرده میدهم خواجه
همه را در تنور انداخت چون باز کشید همه سپید و خوشبختند ملک زاده و مردمان را خبر شد خواجه از
دکان گرخت و در خانه قاضی حمید الدین ناگوری رفت ملک زاده مرید شد و یکی از اولیا را اند
گشت و قاضی خوشحال شد و گفت که از چند روز مشتاق لقای تو بودم و هم وی از سیر الاقطاب می
که وقتی شمس الدین الشمس التماس طعام غیب کرد و خواجه هر دو استین برافشاند کاکامی گرم ریخته
سلطان بلذت تمام تناول کرد و هم وی میگوید که یکی از نظام الدین اولیا سپید خواجه را کاک بزرگ
سبب بگیرند گفت رفیق حضرت خواجه بر کنار عرض شمس با صاحبی نشست بود یکی از آن میان
گفت چه خوش باشد که درین سوای سرد کاک گرم هم رسد حضرت خواجه دست و روض کرد و کاکامی
گرم آورد و پیش صاحبان گذاشت همه آنها سیر خوردند از آن در یکایک میخا طلب گشت صاحب
اقتباس از سیر الاقطاب می آورد و پدر شمس کمال الدین احمد بن موسی او شی از سادات او ش
بود او ش قصبه البیت در دیار فرغانه یا در ماوراء النهر است نسبش با امام نقی بن موسی رضا
رضی الله عنهما الی آخره میرسد صاحب جبه سنابل می آورد و نمیشی بود که خواجه متولد شد تمام
خانه را نوز گرفته بود مادر خواجه را بهیبت در گرفت خواجه سر بر آورد و نور آهسته آهسته کم شد هالفت
آواز داد که ای مادر خواجه این نور از اسرار است که در دل فرزند تو نهاده ایم که تا اکنون از اسرار
مانور شد چون خواجه چهار سال و چهار ماه و چهار روز و بقولی پخیال شد مادرش پیش خواجه
فرستاد خواجه بزرگ شده گرفت تا بنویسد طائف نداد ای معین الدین توقف کن که حمید الدین ناگوری

قلنا يا معلم جاهد قاضي حميد الدين را در ماکور مائف بدار و که ای حمید الدین قطعه دار تعلیم
 کن که در او شست ایس حضرت قاضی جتیم بوسید و در او شست بوسید و شجعه گرفت سپیدی قلیت الدین
 سید لیسیم فرمود نویسنده شیخان الدین استی می نگردد که لایق من است که در این قاضی
 بوسید و قرائت پیش که توانی گفت اوم یارده بسیار به یاد دارد و مراد تکلم لایس بر دل مایه و با کرم
 قاضی آیت ماکور و توت و در بهار و در قاضی قطب قرآن هم که سید لیسیم آید قطب الدین خواه
 کرد و گشت تربیت کید بطلت الدین خریجه است بعضی گویند ایشان را شیخ اما بعضی یارده حسنه علیه السلام
 بدل و همان کرد و تا اقصای الی و ابریکو بدین شیخ نصیر الدین محمود و او بی قدس سر و در الحاح لیس لعل مکر
 که گفت از کت صحبت مولانا اما بعضی گفته اند علیه حضرت قطب القاضی شریف حلق طاهر و مایه و او
 شریعت و طریقت و سادات دینی و حالات اقبی طاهر و مایه حاصل کرد و آراسته گشت بسیار یکایا و از
 و محاهدات یا سودنی در شمار زوار به و در صد و سیاه رکعت ماکور دی بیست و پنج مشغول شدی بعد
 از این دیدار بهشت اثنی عشر و جسمانه و لفظی مفتاح التوابع اتی و عتیرین و شانه و بلند و مسدود
 سمرقندی که صبح به تنه الدین بخت و روی و شیخ اوج الدین کرمانی و شیخ سربان الدین حبیبی و شیخ مجید
 اصحابی شرف ارادت حضرت زاهد بزرگ نایر گشت ماکور و زاهد بزرگ مدقی و بلند و با صفت سادگانه
 و سبک حال چهرانی خواه بزرگ و زانکه ایام سیر سلوک را تمام کرده و معام از ساد و سید بی آری که حضرت
 سر یک چهل تنه محبت علیه السلام را در آرد در مایه و دیدار و اوج دیگر عظام سیر بهر چه صلی الله علیه و آله
 و مرود ای مین الدین قطب الدین و روحیه است او را در قریه یوشان لیس قطب ال قطب شرف و ترقه طایفه
 خواه بزرگ به مکتب و محرم حکم آنحضرت صلی الله علیه و سلم و لغز آل الهی ولایت دینی در لاند
 و بعد از آنکه شد خواه بزرگ از لاند اما ساد و سیر خواه قطب سیر امینی را استیاج نمود برای خدمت خواند
 متعاقب سید مسان آمد و دینی سید و دیگر که کنایس سلسله ذکر اقامه است که خواه قطب سیر به مایه بود که
 سرف ارادت خواه بزرگ در آمد و در سن است سالکی فرزندان صادق را تربیت کما معنی میفرمود و احاطه
 الاخیاری آید انماست که می در ادل و بلند و توانی بر می محقق و در آخر عمر آنهم سربان

شد و شیخ محمد یوسف در سلسله الزمیه کبریا چنین کرده است بختیار الاوشی کان من اللہ ولیا و السالکین التاراضین
 المجاہدین بالخلوۃ و الغزوة و قلة الطعام و قلة المنام و الکلام و الذکر بالبرکات و الامور فی احوال الباطن
 شان کبیرین المکاشفین هم نقلست که او هر شب خسار بار در دو گفتی گفتا یعنی مگر بعد از ان ایام منی را نکاح
 کرده بود و سه شب این بود از وفات شد و می آمد نسیب نام پیغمبر صلی الله علیه و سلم در خواب دید که میفرماید بختیار
 کاکی را سلام برسان و گوهر شب تحفه که بر من میفرستادی سه شب است که رسید و از تحفه جدا اقتباس از انوار
 فی آرد چون آن مرد از خواب بیدار شد پیغام پیغمبر صلی الله علیه و سلم را بخواجه رسانید حضرت خواجگانان فی که خوا
 بود طلبید میزد و میگذاشت لید از ان متوجه بچنان شد و شان گشت چون در میان رسید شیخ بهاء الدین که در آن
 جلال الدین تبریزی که در آن ایام در میان بود میان هر سه بزرگ صحبت گرم و واقعت در هم دی از اسیر قضا
 می آمد و وی از سلطان المشایخ نقل میکند و سبکخواه قطب الدین و شیخ بهاء الدین و شیخ جلال الدین با هم
 میان بودند سبک کفار بیای حصار میان رسیدند قباچه میان بدیع کفار بخدمت این سه بزرگان در خوا
 نمود حضرت خواجہ قطب سیست قباچه را در فرود این شیر را بجای کفار رسید از او همچنان کرد چون شد و محاکم کفار
 نماند بود شیخ فرید بخش که اولی در میان بخدمت خواجہ بهره مند گشت قدس الله اسرارهم شیخ فرید الدین بخش که
 قدس الله سرور و فوائد السالکین تالیف و تالیف است و انیسو سیرتایخ و در جمیع غره رمضان المبارک سه رنج و ثمانین
 و جسماته دعا گوی فقیر حقیر برده در و نشان بلکه خادم ایشان اضعف العباد فرید اچو دینی را چون لبث و دو یا نبوک
 حاصل شد بهمان روز که چهارم شد که بر دعا گوی نهاد و شفقت بسیار از انی فرمود آن روز منی قاضی حمید الدین ناگور
 و مولانا علما و الدین کرمانی و شیخ نور الدین مبارک و شیخ نظام الدین الیوا لم یجد مولانا شمس الدین ترک خواجہ
 میزد و موزه و در و غیر تران و دیگر حاضر بودند خواجہ قطب الاسلام ادام الله بقاره بر لفظ مبارک را که که شیخ را اعتقاد
 قوت ذات تعجیب خاطر می باید که چون یکی بر دی بیاید بری بیعت او را و است که بگوشه نظر باطن را که است
 آنکس که بیاید و تران آلوده با صیقین و پیچیدگی که در قی از غل و غش و غش و الا نشین و دنیا و در سینه و مانند
 بعد از ان سبت او را بگیر و بخدای رساند و اگر این وقت پیران باشد پس حقیقت باید که پیر و مرید هر دو
 با و متلازم اند و بعد از ان که در محل فرمود که اهل سلوک در شرح خویش بنویسند که کمالیت مرید و پیر را اول

و حقیقت این بود که ویست که گفتگان خیر تسلیم را به هر زمان از غیب جان دیگر است به چنانچه دعا گوئی
 ناصی حمید الدین ناگوئی این بیت و گفت سه شنباره در دین بیت شنیدن متحیر و بهوش بودیم بعد از آن
 بخانه آمدیم هر یک از گویندگان میگفتند این چنانچه چهار شنباره و متواتر در دین بیت بودیم خبر از خوشبختی و امانت
 نماز را تمام دادیم و باز در عالم مشغول میشدیم همچنین هفت شنباره و در دین بیت بودیم هر یک از گویندگان
 این بیت را میگفتند حالی صحرایی که از نگاه بر لفظ مبارک اند فرمود که من قاضی حمید الدین ناگوئی در
 شهری رسیدیم و از ده نفر آدمی از جماعت متحیران دیدیم ایستاده و دو چشم در هوا داشته شب و روز متحیر بماند
 مگر اگر وقت نمازی آمد در نماز میشدند و باز همچنان متحیر ماندند صاحب اخبار را از اخبار نقل میکنند که در
 خانه شیخ علی سحری صحبت بود و خواهر و برادر آنجا حاضر بودند این شیخ علی در ویش از آثار بخواهر بزرگ الدین
 سحر خیز بود و همسایه خواهر قطب الدین بود و در حوالی خواهر احوال این شیخ احمد جام را بر خواندند
 و بیت گفتگان خیر تسلیم را به هر زمان از غیب جان دیگر است به چنانچه راین بیت و گرفت چار
 شنباره و در تحیر بود درین بیت و وقت داشت شب پنجم حلت کرد میرسن بلوی در غری که درین منزل
 گفته است اشارت باین قصه کرده است جان باین یک بیت و دست آن بزرگ پادشاهی این
 گوهر کان دیگر است که گفتگان خیر تسلیم را به هر زمان از غیب جان دیگر است و کان ذلک لیل الاربع عشرین
 ریس الاول سنه ثلث و ثلثین ستمائة و هجده سال فوت سلطان شمس الدین شمس انار الله بر کنه چهاردهم
 ماه شعبان سنه که در عمر وی پنجاه سال بقولی پنجاه و دو و در وایتی هفتاد و چهار و بقولی بیست و یک سال تمام
 بنود و دوا می نمود گفت صاحب اقتباس السیال تطاب می آرد وی است و در خلیفه در شیخ فرید الدین
 گنجشکه شمس پدر الدین غزنوی شیخ بر کن الدین بلخی و شیخ ضیاء الدین دمی و قاضی حمید الدین ناگوئی
 صاحب اخبار را می آرد که نام او محمد بن عطاس است از شیخ متقدمین هندوستانست جامع بود
 در علم هر باطن و بی از صاحبان شیخ قطب است و مرید خلیفه شمس الدین بن هروردیت و الله اعلم اما بزرگ
 او و بعد و سماع غالب و موسیقی بود و سماع همگی در زمان او اعتقاد توکل در سماع داشت که او داشت علماء
 بر سر او محضر ساخته بودند و سلطان شمس و مولانا محمد الدین ملوانی و خواهر میر و شیخ سعد الدین

است و هشتادم جلدی الاولی سند اثین و سبعین چنانچه بخت اندیشاؤ اگر آن کشنده بخت
 نفس رضا مولی آن عارف و زریحان الدی اسیری شیخ فرید
 الحق و الله الدین بخشکر و معاصران و مریدان ایشان مقرر شده
 که شیخ فرید الدین مسعود قدس سره خلیفه خواجہ قطب الدین است و از خواجہ بزرگ نیز نعمت یافته
 از اعیان اولیا و از اکابر ایشان است بقایت ریاضت و مجاهده و فقر و تجرید داشت و کشف
 و کرامت آتینی بود و در ذوق و محبت علامتی همیشه در انحصار میگوشتید و خود را از چشم خلقت
 میپوشید از شهری بشری میگشت عاقبت در مقام اجود همن که مردم و سوار شدت خود
 و ظاهر پرست و منکر و ایشان بودند آمد و گفت این محل چون من است آنجا سکونت کرد و هرگز
 آنجا کسی حال ایشان پرسید بیرون قصیده خندان کریر بودند یکدخت بود و ابنوه زیر آندخت
 با حق مشغول بودی و بیشتر احوال در مسجد جمعه مشغول بودی آنجا او را فرزندمان شدند فاقها کشیدند
 و خفته ها و شته ها میدیدند آخر چون بران قوه داشت پوشیده نماند بقول اقتباس که صاحب
 سیر الاولیا سید کرمانی که مرید سلطان المشائخ است نسبت وی بفرخ عاوشاه کابلی رسانید
 با امیر المؤمنین عمر رضی الله عنه میرساند و میگوید که مادر وی دختر مولانا وجیه الدین نجف بود
 و هم وی از سیر الاقطاب می آرد نام وی مسعود بود و شیخ فرید الدین عطار نام خود پوسه عنایت
 کرد و بدوایتی بقبرید الدین از غیب تلافی گشته چنانکه نجف صاحب اخبار الاخیار نقل می آرد
 که وقتی جائه و بسیار پاره در تمکین و در وی پیرایشش آورد آنرا پوشید و حال از تن کشید شیخ فرید الدین
 متوکل را و او فرمود من فو قیکه را انجام دهم درین نیا فقم و هم از دسے نقلست که بیشتر اقطار او
 بشریت بودی قدسی از شربت بیاوردندی و قاری میوزدان کردند می از ان شربت مقرب
 بلکه و ثلث جعفران تمت کردی ثلث خود بکار بردی و از بقیه آنهم دیگر یاد و بیره و دوان پیر
 پاره از ان خودی باقی را بخاضران دادی بعد از آنکه پیشش آوردندی و در ان از بهر ان طعام بودی مردم
 میخوردند و خودی مگر بوقت اقطار و نو بگرد و وقت شربت بگرمی از ان شربت میخوردند و میخوردند

گایتم تا ما بهیما میرسد و هم اردوی لعل است که وقتی براسه شمع خام میگذرانک مکانم کرد و چون
 افطار طعام پیش رود و در مائیل دریافت و فرمود این طعام لوی شتر می آید و در اسات که طعام
 محرم و هم اردوی لعل است که وقتی خام می گذشت آنوقت انخواه امرو در لال سیرست که سسکی
 معمر صیلاک رسیده شمع فرموده شود و منده چه کند اگر لعل بر حق و آید و در حال سیر کند و سی و در
 او مدید و بیرون افکند و هم اردوی معولست که حول وی خواست که میباید به پیش کیم و در باب
 کدست خواست طلب عرض کرد و خواست فرمود که طی کس وی طی کرد تا سه روز و در معلوم روز سینه
 چند نا میس آورد و است که در عت است اما افطار کرد و بعد از ساعتی در و نه سحر بخوابد
 بیرون اما احسان معنی کدست بیرون عرض کرد و فرمود که ای معمر بعد سه روز از طعام تمامی افطار
 کردی اما احسان ماری در باب نوگارا گرتند از طعام در معده لوجای ناپا به حال بر و سید
 دیگر طی کس و دیگر جیب رسد اما افطار کس در رسد دیگر طی کرد و چون وقت افطار شد
 طعامی سید است یا یکسان شمس گدست معصع عالم شد لعل اسرار است سوختن گوشت و
 رسد و از کرد چند سگوه و در است و در و با احسان سکره شکر گشت چون احسان بار
 اندو گشت امی علی کمار کماش اردو بیرون اما احسان در مشول حق شد تا به یک شمس معصع
 شمس سکره و دیگر در رسد است آن سیر شکر شمس با صیدار این کماست جان و بود و شمس
 که امی اردو است چون روز شمس کدست خواست طلب است فرمود که سکره کدی که اما افطار کردی و
 فرمود خوشتر تیر خواهی بود و او را دارد که شکر خواست و معصع قول سید لال است و به هم لعل
 دیگر است که میگوید که نوگری شکر بار کرده بیرون خواست و در طلب سیر و اگر کدست سکره
 است و اگر کدست سکره سکره و اگر کدست سکره سکره سکره سکره سکره سکره سکره سکره سکره
 که ما کید که این کدست شکر کرد و فرمود که شکر کرد و در و حای ما من محمد سرم این قصه را لعل کرد
 گفته است سکره کال کماش شکر شمع خورد و با آن سکره کدست و در کدست شکره
 کال کدست شمع وید که کدست شکر کال کدست شکر کدست شکر کدست شکر کدست شکر کدست شکر

شیرین تر ازین کرامتی کس نشیند و بعد از ان در جاه مسیحی جامع حاج که در مقام اجماع است چنانچه موعود
کشد تا چهار روز هر شب در ان چاه بد نشینی که بر ان چاه بودی آو کفتند و چون روز شنبه بیرونش
می آوردند از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که داشتمندی بود ضیاء الدین نام در زمین او
در سکنه اود می شنیدم که وقتی که دست شیخ فرید الدین رفتم و من غیر علم خلاف چیزی نمی دانستم
و خاطر من گذشت که اگر شیخ مرا از علوی پرسد که من بنیدانم چه جواب گویم این اندیشه در دل من
بود ناگاه از من پرسید که تنقیح مناط چه باشد تنقیح مناط مسئله ایست از مسائل علم خلاف من خوش
شدم و در بیان آن شروع کردم و نفی و اثباتیکه در ان معنی است بر او گفتم و هم از نقل است
که شب پنجم محرم رحمت بروی غالب شد نماز خفتن بجاعت بگذارد بعد از ان بهوش گشت ساقی شد
که بهوش آمد پرسید که نماز خفتن گزارده ام گفتند آری گفت یکبار دیگر از ایم که در ان روز خفته دوم
گشت نماز گزارده باز بهوش شد این بار بهوشی بیشتر بود و باز بهوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام
گفتند و دوبار دیگر گزارده ای گفت یکبار دیگر از ایم که در ان روز خفته سوم گشت نماز گزارده از ان فرمود
یا حی یا قیوم و جان بحق تسلیم کرد و هم می گوید بعضی از لغو فطرت گشتن شک که بنده شیخ نظام الدین
یافته اند کتوب میگردد و فرمود چهار چیز از هفتصد بی طریقات سوال کرد و پنجم یک جواب فرمودند
مَنْ أَغْلَى النَّاسِ تَارِكُ الذَّنْبِ وَمَنْ أَكْبَسُ النَّاسِ الَّذِي لَا تَغْيِرُهُ شَيْءٌ وَمَنْ أَغْنَى النَّاسِ الْفَالَسُ
وَمَنْ أَفْقَرُ النَّاسِ تَارِكُ الْقَنَاعَةِ فَرَمُود اندکی شیخی من العبد ان یرفع الیک یدیه و یرحمهم یا خیر من فرمود
اگر هست نعم نیست و اگر نیست نعم نیست فرمود و فرمود ای شب معراج مردانست و فرمود کار کردم خود را سخن
سر مردمان نباید گذاشت و فرمود شیخ الاسلام جمال الدین نور الدین فرموده گفته است در مسکن القلوب
الْأَوَّلُ الْكَلَامُ وَآخِرُهُ إِنَّ كَانَ بَدْرُ فَكَاكَمْ وَالْأَفَاكُتْ فَرَمُود چون فقیر جامه پوشید بنیاد که
کفن می پوشند فرمود آن نما که باشی در ته باز نایزت فرمود حدیث من حدیث ابی القحیف من عباده
فرمود قال علیه الصلوة و السلام طوبی لمن شغلته عیبه عن عیوب الناس فرمود و الصلوة فی یصومونه
کل شیء ولا یکدره شیء فرمود و لو اردتم بلوغ درجه الکبایر فاعلموا انکم لستم الا لثقات المذنبات و المذنبات

فرموده و مشیه هم دل بر هم گرفتند و ایدیه کار مار هم گرفت گفتیم سرود و در هم
 بر در تو ما اشک آمد و آسمان گرفتند و در هم آرومی لغت که در پیش او در باب اما حسب
 و حسب سماج که در آن اختلاف علماء است گفتند و فرمود سمان التذکی بحاکم شری و دیگری
 بهر در اختلاف است و فرمود الالف فی الدیر و السلامه فی السلیم و فرمود العلماء اکثر و انما
 و الفهره اکثر و الاثر فی و فرمود العقیقین العلماء اکال الدین کواکب السماء و فرمود اولی السان
 من استعمل بالاکل و اللسان و هم اودی نقلت که مروی بخدشت شیخ مدر الدین قدس
 سر حدیث است که در کتب مجاز سلطان عیاب الدین طبعی سعادش نامه را می من در قلم آورد
 نوشت و گفت قصیدتی الی الله ثم البیک فان عطیه سنیاً فاعطی به و الله و انما الشکر
 فان لم نقطه سنیاً فالما فی به و الله و انما الله و در شیخ نظام الدین باولیا در احسن العباد
 سنی آید و در چهار صد و پانزدهم ماه و حساسه حسن و حسین و مستقامه دعا گوی سنی
 قدس من سجد الدین حاصل کرد و همان خطه کلاه که برفق مبارک داشت بر سر او میگذاشت
 و در حدیث حاصل انکمال تحقیق و محبت و تعلیم چون بر خطه الحمد لله علی و کذا این
 که ما سحر اسم و ولایت بهر دوستان بدگری میهم اما شاد و راه بود و در سر ماند که در
 نظام دادنی میرسد این ولایت او سباده شکی انگاه دعا گوی خواست هر چهار سال
 مبارک شیخ الاسلام شوم و در قلم آرم بنود مذکور در خاطر دعا گوی نگذشته بود که فرمود
 سعادت آخر بد که هر چه در میان میرشد و بهوش گوش بران متعلق بوده است از برادر
 اولیا آمده است حول مریدان بر سر میستند و از انمولید بهر حدیث او در قلم آورد
 تو اسطاع بهر رساله و زائمه اعمال او موبسده میزدن حامی او و طبعی با سدا
 درین مجلس این سخن هم فرمود مردم را همه وقتش خمس بیاید بود و ریاچه هیچ لحظه و لم حسب
 که در این کس ندانست که مدینه آن دانی است که در محبت و استیاق با شری است که در
 در و در پیشی افتاد و در میان مبارک را که در پیشی برده و بستی و عرقه بوسیدن حق او

که سبب برادر سلمان و غیره کسا پوش شد رسول الله علیه و سلم از علی بر سر می راندند و عتقه
 ایشان را بتو دادم چه کنی گفت یا رسول الله اگر تفرقه بین من و بی پرده پوشی کنم و عیب بندگان
 خدا بجائی را بچشم رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود که فرمان بگیری که این جوابی است
 این خرقه را بدو دهی چنانچه ذکر آن مفصل بالا گذشت است انگاه شیخ الاسلام چشم پر آب
 کرد و با می تا بگریست و بیوشش شد زمانی شد که از بیوشی باز آمد بر لفظ مبارک را اندام معلوم شد
 که در لیشی پرده پوشی است فرمود شیخ شهاب الدین بهر روی تقدیر الله صلی الله علیه و سلم سال
 چشم پر آبست سوال کردند که از کجاست فرمود از سبب آن تا عیب مردمان الله تعالی و انگاه
 دید و خود بیوشم بعد از آن شیخ الاسلام روی سومی و دعا گوئی کرد و گفت که چون دروشی
 چنین شود بعد از آن هر چه بگوید و بخواهد همان شود شیخ بدرالدین غزنوی نزدیک شیخ الاسلام
 بنشست بعضی در سماع افتاد هر کسی چیزی میگفت چنانچه شیخ جمال بالنسوی فرمود که سماع را
 دلهاست و جنبش اهل محبت و بجز ارشاد ثنائی مشتاقا می کنند شیخ الاسلام فرمود که آری
 رسم ایشانست چون تمام ارشاد شنوند که در شنائی نمایند بعد از آن شیخ بدرالدین غزنوی
 عرض کرد که بیوشی اهل سماع از کجاست شیخ الاسلام بر لفظ مبارک را اندام کرد و باز که
 ایشان نه از است بر یکم شنیدند بیوشش شده آن بیوشی ناخایت در ایشان مرکب است
 پس چون ایشان نام دوست میخوانند آن بیوشی در ایشان اثر میکند بیوشش میکرد و اندویم
 از دست شیخ الاسلام بر لفظ مبارک را اندام که راه طریقت بهم تمایل است اگر شیخ برگردن نمهند
 راضی باشی در اخبار الانبیا راست از شیخ نظام الدین اولیا نقل است که میفرمود که شیخ
 فرید الدین قدس سره بیشتر نان زنبیل خوردنی البته وقت اخطار بکاید و پنهانانه نان زنبیل پیش
 بودی از شیخ نصیر الدین محمود نقل است سالها بخد مت شیخ فرید الدین زنبیل گردانیده اند
 و خدمت شیخ نظام الدین را فرمودی که در ان شب که در یاکل کردی در خانه شیخ سپید و دیگر را
 روز عید بودی و آن را یگان بودی یاری میدادی آورد و همه بخوردند و چون وقت دیگر

و کریم زودی رعیل میگردد امید ندرده و مود که در خدمت شیخ نظام الدین هم سالها زینل کرد
 ندره و مود و سپس خورده اندگاه کاهی رسیدند در سیاهالین است که وقتی ایشان را
 سخت و اراد و اسیر شدند بهر ساله بودند که در میان نیست مولا نامهاح الدین زودی
 کتاب باقی که در وقت است بخواند و چند را از سجده می نامد و حفظ کلام محب کرده و در هر
 یک جنم میسر شدی باگاه و روزی حضرت حواء قطب الدین در اسب خود تشریف آورد و در
 صحبت کما آوردند حول چشم اسب بر تیره حضرت حواء قطب الدین اصدا و ادل نگاه دل
 بدیساں داد و هر ر قدم نهاد و قطب العاتقین دیدند که حوالی جو سحوی ناگیره روزی
 کس در دست دارد و رسیدند که بدست عرراں چه کس است عرض کرد که باقی فرمود
 که اسب الله تعالی ترا اس کس باقی میگردد و ما بر صحر کرد که اسب الله تعالی در دست برآید
 حوا پادشاهان لحظه شرف ارادت شدند گشت حوا حضرت حواء متوجه مدلی سدر
 ماسه سمرل همراه بود و از انجا حوا فرمودند که ما فرید الدین همین مطر و ترک و تحریک تحصیل
 علوم طاهر می مستول میباش بعد ازاں در مدلی پیش ما یا که است الله تعالی بر آگاهان و
 از آنمزل مار گشت و آنجا بعد از رفته بحال تحصیل علم مود و چون مدلی سبک ایام
 عالم الدین گشت و آنجا مود خدمت حضرت حواء شدند و آن وقت طلب از آمدن او کسی
 شدند و نزد یک دروازه عرفی در جوی محو اشاره فرمودند که آنجا مستول باشند بعد از آن
 ملا و دست میر می آمدن کلاف در دیساں دیگر که بیوسته حاضر می بودند حوا در مدلی شهر
 بسیار شدند و تعلق مراحم اوقات شدند و اساره حضرت حواء کخطای نشی آمده اقامت نمود
 صاحب اقتباس از سیر الاولیاء آمد که خدمت سلطان المشایخ رسیدند که شاد و
 لعل گشت که حاضر بود و مود مراد راه سوال مدلی روانه کردند و چشم مجرم لعل واقع شد
 لیکن وقت رحلت مرایا و مود و گفت تلال در مدلی است من بیرون و در خطای
 حاضر شد و در آنسی بود پس هر قدر خلافت حواله شیخ مدالدین اسحاق نمود که اسب الله

بمولا نظام الدین پداؤنی خواہے رسا میں بعد نماز مفتوح باحی یا قیوم کو بیان جان پشادہ حق
تسلیم کرو در سنہ ثمان و ستین چستمانہ و بقول تسع و ستین و ستانہ و بروایتی تسعین و ستانہ
در زمان خجاش الدین بلین و اقصیٰ در عمر شریف پیش تو دو چنبال و بروایتی بود و سلا و انجل
سید و چنبال بعد از وفات حضرت قطب الاقطاب بر قید حیات بود و در پاک پیش و زفر
گشت کلمات ذکر انش درین کتابهای مذکورہ پیش از پیش است لیکن درین مختصر تکبیر است
رحم فرما شد اول بعد از اداء عمرہ شد فرید اللہ سال و عت سعو و عفو کر شیخ الاسلام
بر او الدین ابو محمد زکریا المصطفیٰ الشریفی الاسدی رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیست رحمۃ اللہ علیہما در سنہ پانصد و شصت و پنج
در کت کرد و سلطان اول شد و در قلم صحر سال ششصد و شصت و پنج بود بعد سال
ازین جهان در گذشتند و اکابر اولیاء ہند است کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ و در حیات
اخبار الانبیاء آرد میر حسینی سادات و صاحب نثرہ الارواح و شیخ فرید الدین عراقی
صاحب لمعات بلال است از رسیدہ اند و تربیت یافته و ہم از دست کہ در وقت کہ از بلند او آیتا
آند اکابر سلطان مبروس حسینی پدید آمد بطریق کتاب کاسہ پرا ز قیصر کردہ بخد مت او فرستاد
خرمن درین شہر گنجایش بکری نیست شیخ انیسادی یافتہ گلی بر کاسہ شبہ تار و پیش از آنجا
فرستاد مقصد و آنکہ جای مادرین شہر این طور کہ کل بر شیر ایستادہ است خواہ بود و کا برون
لطافت این ادا حیران اندازد و منقاد کرامات او گشتند و وی از اغنیاء اشاکر است
فرمودی کہ دنیا تہا ما چه قدر دارد قتل شرع الدنیا قلیل معلوم است کہ از ان چه قدر پیشانی
و کا ہی فرمودی کہ صحبت ما کسی را ضرر کند کہ افسوس آنرا اندازد و فرمود کہ غنائیل خسارہ
حال ما است آودہ اند کہ بیان او شیخ فرید الدین قدس سرہا مودتی عظیم بود و سالہا با ہم
و نیز گویند پسرخالہ یکدیگر اند و قتی از خدمت او شیخ فرید الدین کنجگر سخن رسا بندہ بودند
کہ ز موافق مجلس شیخ فرید الدین بود و در معذرت این سخن شیخ بہاء الدین شیخ فرید الدین قمہ

کوشت و مسخره یا لود که مانا و او سیمایست جواب آن محدث است و بعد از این که
 که میان ابو ساعس است باری هست سلسله است نظام الدین اولیا که در موشح و بعد از این
 او طایفه بود می اگر چه است آمد می یا نقد کرد می و سنج سعاد الدین و کرار معلوم که در موشح و بعد از این
 اگر سئل گفتوا من استیجاب و اعلموا صلیا و فرموده دارا اما لود که اس آید و حین را در
 صاحب اجمار به حیار می آورد سنج کس الدین فردوسی مرید خوانده در الدین محمد قدسی است
 در پلای لود سنج کعب الدین فردوسی مرید سنج کس الدین فردوسی است قبر او صاحب رانی
 و صفتی بر صفه عالی بر دیک بهر مولانا بران الدین بلخی است سنج شرف الدین بلخی
 میری که بر آداب المردس سرچی دارد می مرید سنج کعب الدین فردوسی است که در سنج
 شرف الدین بلخی است سنج نظام الدین اولیاء بلخی و قصار است که در بلخی است
 سنج نظام الدین بر ماس و صوال حرامیده لود سنج کعب الدین فردوسی در انما لود
 حول عمارت او رسید و فرمود و نش سالماست که مظهر توسته ام امانتی دارم که بر
 سر دیت مرید شد و لغتی که برای او داده لود در مکتوب و بطول اصلی خود رجوع کرد و در
 احبار الاحیاء بگوید که در مخطوطات سنج شرف الدین میری معلوم میشود که سنج در الدین
 مرید سنج نجم الدین کسری است انتمی و در سیر الاولیاء نوشته است که وی جلالت سنج
 سیف الدین باحرری سنج نجم الدین را در رافقه لود مرید لود شرف الدین در بنیامر و لود
 صاحب سیر العارفين بود که حضرت سنج کعب الدین محمد فردوسی مرید سنج شرف الدین
 من کجی میری است که در بهار آسوده است و پیر ایشان حضرت سنج در الدین سحر قد
 که خلیفه حضرت سیف الدین باحرری است و در ربه چهارده خانجاده لود
 است سنج نجم الدین کسری فردوسی و سنج علاء الدین طوسی و سنج صیا و الدین لود
 سهروردی هر دو در یک محدث است و صیه الدین ابو جعفر سحر عمویه آمدن سنج
 و صیه الدین سنج علاء الدین را اختلاف دارد و در او سنج

مجسم الیوم الشیخ ابو نجیب میر کرد و گفت این را بنمود کبریا بعد از هفت ماه شیخ ابو نجیب
 بشیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما شیخ فرمودیم از روز فردا صیام بپایان ندهد بقول افغان
 شیخ سیف الدین باختری خلیفه شیخ نجم الدین کیست رحمۃ اللہ علیہم ذکر آن شمس بدین
 محمود فنان عنقه فریادیه الا حصی ثنائی مصداق شتائیا با خلاق الیوم
 آن متصرف تصرفات حضرت الشیخ علامه الدین علی احمد صابر
 رحمۃ اللہ علیہ در اقتباس الانوار است وی محبوب ترین خلفای و خواهرزاده شیخ فرید الدین
 گنجشکر قدس سره در ارادت از اکثر اربابان اعلی سابق بود اذ اکمل باکان افراد و روسای عباد
 در طریقه صوفیه حامی بلند و مهمت قوی داشت و از غلبه استغراق ذات مطلق بر کز و بند و عجبی
 نمی آورد و هم وی از سیر الاقطاب می آرد وی خدمت حضرت گنجشکر بسیار کرد و چنانچه از شیخ
 مهربانی و در بابی فرمود که علم ظاهر و باطن من نیز شیخ نظام الدین بداولی رسید و علم ظاهر
 و باطنی نیز شیخ علامه الدین علی احمد صابر برود و منی میفرمود که علم سنی من در ذات شیخ نظام
 بداولی و علم دل من در ذات شیخ علامه الدین علی احمد صابر رسیده کرده صاحب اخبار الاخیار
 از سیر الاولیاء می آرد که در پیشی بود ثابت قدم و صاحب بیعت مرد شیخ فرید الدین است
 و شیخ فرید الدین وقتی که با و اجازت بیعت می کرد فرمود صابر زنگانی خوش خوابی گذرانید
 و همچنان بود تا زنده بود و پیشش نخش میگذاشت و او را سر و خوش باش کشاده پیشانی بود و غالباً این شیخ
 صابر غیر شیخ علی احمد صابر است و او را شیخ فرید الدین و خلیفه او بود و قبلاً در قصه حکایت و سلسله شیخ عبدالقادر
 و غیره بوی منتهی میشود که او در سیر الاولیاء اصلاً نگذاشته و آنچه در همین شیخ صابر را ذکر کرده بر آن نمی گذارد و عنوان
 مذکور شد ذکر آن را و خالی از غایت نیست تا آنکه مراد از شیخ صابر همین شیخ علی احمد صابر باشد و الله اعلم
 اقتباس از سیر الاقطاب می آرد و او اعلی حال بوی قسمت نکرد بقررت او داده سال مقرر بود و بنود صام
 مانده بخورد و حضرت گنجشکر بکشف در یافته پرسید که بابا علامه الدین شما قسمت میکنید و خود میخواهید بماند
 بنده را بی اجازت بیرون بچال است که یکدانه اذان بخورد فرمود که شیخ علامه الدین علی احمد

شیخ
 نظام
 الدین
 علی
 احمد
 صابر

صارت آراثر رخطاب صابر محاط گشت دهم دی ار سیر الاقطاسا بنید که در کتب
 از حدیث حضرت گنجشکر سال صارت نامه گرفته نسخ حال بالسی آمد و پیر امر آورد و بدست
 شیخ جمال داد و حقیقت حال اظهار کرده رخصت دلی در خواست نمود و در الوقت تاریکی
 شب مایاں گشته و جراح صابر بود و سائر آن نعمتی اجمال واقع شد بعد جراح او و دند و سال
 گشتا و ماوی جراح را گشت حضرت محمد دم و مرد و جراح و روش گشت حضرت شیخ جمال سال گشت
 و یار ه ساعت و گشت مایاں بنما دلی کجا آرد که بیک مردن تمام دلی را جراح پدید ساخت و سر
 محمد دم گشت پس سلسله ترا یار ه کردم شیخ جمال گشت ار اول یا آخر گشت ار اول پس ر حارت
 و حرکت و بیدمت پیر شکر آمد و کیفیت حال مار گشت و حضرت شیخ پیرید که چون شیخ جمال شال
 سراناره ساعت و تو گیه کسی گشت ار رانم همین سخی آمد که چون شال مرا یار ه کردی من
 سلسله ترا یار ه کردم گشت ار اول یا آخر گشت ار اول حضرت گنجشکر فرمود تیر سبب رسید
 اما بچه گشت که اول گفتی و آخر سلامت ماده ار مریدان تو شخصی خواهد بود شیخ جمال الجلی
 یابی تیر برکت دعاوی سلسله شیخ جمال جریاں خواهد دید بریت صاحب مرامه الاسرار مگر
 که ار سر رگان این سلسله انقل متوابع مقولست که حضرت گنجشکر محبوب خواست حضرت محمد
 مثال دلی عطا نموده فرمود که اول شیخ جمال را مایاں لعه دلی رو چون حضرت دی
 در بالسی رسید و مثال سبب قطعی حال داده تحمیل که شیخ جمال گشت صاحب لایت مدینه
 را سر داری می مایاں و شطاطت یک ساعت نذر پیر یکار چه طور پیش خواهد رفت شیخ جمال
 مثال را یار ه کردم گشت که من سلسله ترا سریدم که هرگز ار تو سلسله مشایخ
 صابر می شود آخر همچاں شد چنانچه در کتب سیر مشایخ میں گشته چون شیخ علی احمد صابر
 ار بالسی گشته محدث شیخ گنجشکر رفته واقعه حال مار نمود حضرت شیخ را گشتا فی حق
 پانده در حق محمد علی احمد صابر مرانی بسیار فرمود و گشت که ترا ار ان شوم میدیم و انکب
 بعد سال دستخط خود نوشته عیایت فرمود و بجا نشکر رخصت کرد و صاحب لایت مایاں

بنايت آباد و هوامی آن نهايت پراعتدال بودم صاحب اقتباس از سير الاقطاب ميگويد چون در غوغا
 ذريت گنجشک ذکر مخدوم علي احمد صاحب کرم واقع شد و احوال وی را قتي شربت گشته است يک شب به معلوم
 ميشود که سبب بی آنست که مله فطرت گنجشک با اتفاق شيخ جمال قدس سره جمع گشته اند و هر که نبشته
 است ويرا خاطر داشت شيخ موصوف لازم بود و خيار خاطر يک گير خود روشن است بنا بر آن ذکر مخدوم
 واقع نشد و حجت کماليت و ولايت وی قدس سره از وجود مریدان و خلفاء سلسله اش نظر من الشمس
 است الغرض چون حضرت مخدوم از خدمت گنجشک رخصت گرفته در کليد رسيد و سکونت اختيار کرد
 علماء طاهره بعضی مشايخ آنجا بالکار پيش آمدند و وی قلندر مشرف ابدال روش ميگردانيد و در باطن
 مستغرق بود و در بيستم ناهری اتفاقات نه داشت چون مخدوم نشود نمايافت و مردم اطراف رو کرد
 بوی آورنده علماء و مشايخ را حصد پيدا شد و قتي حضرت مخدوم با صوابی ای نماز جمعه رفته و مسجد
 جامع قریب منبر ششست آنجا نشست پیش آمدند و گفتند که از اینجا برخيزيد و جایی ديگر بنشینيد
 مخدوم متواضع گردیده و در جایی خالی نشستند آنجا زياده و در شش ایثار کردند که اینجا می نشینم
 آبا و اجداد ماست شمارا هرگز اینجا نميگذاريم چون سخن سپاريد شد حضرت شيخ سر بری اختيار کرد
 فرمود که صاحب ولايت اين و يار منم برای نشستن چنين نزارا است آنجا حجت کبار غلو کرده
 گفتند از کجا معلوم شد که صاحب ولايت شما ميشيد برهان بيايد پس حضرت از مسجد برخاست و گفت
 به پادشاه منيت که شما بر پادشاهت پير پير چو گفتن اينکه مسجد در افتاد و چندین هزار کس در آن
 پاک شدند پس رخ و فان افتاد و قيامت ان بعجز در پيش آمدند فرمود و سو و مند منيت من ان حقتا لي خواست
 اجماعيت نه چيکس از ساکنان اين قصه زنده نمايد باز هرگز آبا و اجداد من براني اینجا آبا و اجداد من است
 پس از آن زمان هر سال عیای افتاد تمامی بل تيار را شيت و نابود ساخت بعد از ویرانی حضرت مخدوم
 نبذوق خاطر بر داشت مجاهد اشتغال ميوزيد و دوش و طيو با وی انس گرفته بودند و شير بر درختان
 کشته ميشود ميگويند که هر شب بجهت شرمي آمد و جين و ساسمک و دوزيک ايات استعجاب ياب ميگرد و چنانچه
 راتم الحروف و ميا صاحب الرحمن چو عبد الله شاه که از مریدان شاه نظام حسين خليفه اخون فقيرضا

زکریا بن نجالدین ولد رضی الله عنه میرد و تولد ایشان در سنه ثلثین و ستماست بوده و
 چون قدری بزرگ شد والده او را در کتب با نخت کلام اصد میخواند و کتابها خواندن گرفت
 و هم در عمر دوازده سالگی کتاب لغت میخواند مردیکه او را ابو بکر توال گفتندی حکایت کرد که من
 پیش شیخ بهاء الدین زکریا سماع گفته ام و این قول میگفتم لکن استجیه النوائی کنیدی مصرع دوم
 یاد نه آید شیخ یاد داد و بعد بنافه شیخ بهاء الدین گفتن گرفت این معنی در دل او نه نشست بعد حکایت
 کرد که از اینجا در او جوهر من آمد شاهی و پیدم چنین و چنان اسماء انکلمات در دل او محبتی وارد
 پیدا شد که از خود رفت و محبت شیخ فرید الدین در نیه او نشست روزی روز خفیه تربیت می یافت در
 نشست و برخاست و خواج خور ذکر شیخ فرید قدس سره و میکرو بعد از آن بقصد تعلیم عبد علی آمد
 و تحصیل علم کرد و مقامات حریری را پیش شمس الملک که صدر ولایت بود تلذذ کرد و یاد گرفت و علم
 حدیث خواند و او را در طالعلمان نظام الدین بحالت گفتندی بعد از آن لشوق ارادت
 شیخ فرید الدین با جوهرین رفت و وی در آن زمان بستان بود و شش سیاره قرآن پیش شیخ
 فرید الدین تجوید کرد و شش باب از عوارف نیز سنجید کرد و تمهید ابو شکور سلمی و بعضی کتابها
 دیگر نیز پیش شیخ خواند و بقلی که در چهارشنبه در پانزدهم رجب شمع ع و ستماست مرید شد و هم
 از وی نقل است که وی فرمود چون سعادت پانچوس شیخ فرید بخشید حاصل کردم نخستین سخن
 که از شیخ شنیدم این بود که خواهر بیست ای آتش خراقت و لما کباب کرده سیلاب اشتیاق
 جانها خراب کرده و بعد از آن خواستم که شرح اشتیاق خدمت ایشان باز نمایم و هشت حصه
 غلبه که همین قدر گفتم که اشتیاق پانچوس عظیم غالب بود چون اثر و هشت در من مشاهده کرد
 فرمود و لکن داخل و هشت همدین روز منجذبت شیخ بیعت کردم عرض شد که درم قرآن چیست
 تعلیم کنم و با دراد و داخل مشغول شوم فرمود و اکسری از تعلیم شیخ گفتیم که این هم کن تا غایب اید و بیشتر
 را قدری علم باید بعد به انعمت خلافت مشرف شد و عبد علی آمد و تافیح بود قید حیات بود سنه بار هجرت
 او رفت اما در وقت رحلت شیخ حاضر نبودم چنانکه شیخ فرید الدین در وقت رحلت خواهر قطب الدین و خواهر

سفر جاده سرگت قدس ابتدا سرسبز هم حاضر بود و در اندازان و در دلی اشارت صبی در حیات بود
 الا ان حالقه او در آنجا است سکوت کرد و هم او وی تعلست که وی مرمود در واقعه کمانی بود
 در آن مسطور و دلاوی را حیات رسائی که دل بوس محل ظهور و بوسیت آید و میسر بود که در بار ارتقا
 هیچ کالای را ایمان بر دهنده بود که در پات و انداز دهم او و نقلست که وی گشت و تنی ناشیج
 خود در کشتی همراه بود و هم شمع مرا بپیش طلسمیه فرمود و بیا تره چیری گویم چون بدلی بر وی بود و بیا
 مانی بیکار بود و در هیچ نیست روزه داشت و ای اعمال و دیگر چون نماز و حج می راه
 و تنی دیگر فرمود و تر از خدا خواسته ام که هر چه تو از حد اکتفا بجای میانی و تنی دیگر فرمود و تر
 تو قدری دنیا نیز خواسته ام و در تن خلافت و مرود محابده نماید کرد برای اسفند در راه و تنی دیگر
 در غره سر بر نه کرده و لشکر سارک متیر شده میگشت و این مای میگشت بر مای می توانم که بپیش
 در رصای تو نیم، حاکمی شوم و در زیر پای تو نیم، مقصود من هست که کوی توئی باز هر تو نیم و
 برای تو نیم و چون بیت تمام در سر سجده و ۱۰۰۰۰۰ کرد و تنی این دیدم در حجره در دهم سر
 شمع نهادم فرمود و خواهی بیاوی من چیری دینی خواستم شمع مرا بجشد بعد از نیشاں شد که او
 محو استم که در سال بمریم صاحب کعبه العارفين میگوید که در خواب دیدم الفواد از الیسان لعل
 که گشت چون شرف اراوات که شکسته شمر گشتم در آن ایام بخانه وی عسرتی تمام بود که در دیوار
 ششعلقان ایشان را در بخت ده سده فاقه ردی میداد و از برکت صحت النشان میخواست و
 سودی مولانا را بدین آیتی میرم آوردم و تنی جمال السودی از جنگل یله آوردمی که سر آن
 کریم آواز که مردم آمد و سر که انداخته اجار می سارده و مولانا صاحب الدین کاظمی آب می آورد و در
 مطبخ می شست و من آن کباب را می بختم و در کاسها انداخته برای طایر صحت النشان و در دیشان
 و در الطعام گاهی یک میسر شد و گاهی نمیشد حکایات کمالات حضرت نظام و لیا بسیار حاجت آن
 و از حق تعالی آن را در و نداشت و بعد طلوع افتاد و در بیا شنبه میرم به بیع الاسیر و جیس و شتر و
 تار و شمشاد در سبزه میرم اخوان من بود و بیا رسائی رسید و قرب هشتاد و نایا شد

نصیر الدین محمود در ابتدا نماز ظهر روز چهارشنبه فرقه و مصلای تسبیحی کاسیجی بین انچه از شیخ خوانده بود
 عطا کرد و فرمود شمار در پای باید بود و جفا و قضا در دم بایک شپه بعد از این نماز عصر در شهر
 بر حمت حق پیوست و در آن ایام خواجم خسرو و همراه سلطان غیاث الدین بلبل و در کمال
 بعد از استماع این واقعه امیر خسرو بی رغبت سلطان تبجیل تمام در غیاث پیر رسید و در کمال
 آلوده خود بهر از بر انوار آن بزرگوار بالیدن گرفت و لباس سیاه پوشید و بعد از آن در وقت شکر
 با نذر رسیده ماه همدان روز چهارشنبه سنه خمس و عشرين و سیمائمه و نینجوا رحمت حق پیوست
 و مر از آن بزرگوار در پایان حضرت شیخ واقع است و کر آن آئینه جمال و جمال حقا
 آن منظره نمایش لا انسانی آن صورت حالش نمونه تجرید و ترک آن
 قطب ابد ال حضرت شیخ شمس الدین ترک قدس سره وی از کبار
 خلفا و حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابرا نذ صاحب اقتباس میگویی بقول صاحب سیر الاقطار
 از حضرت کتبشک نیز خلافت داشت وی را در مطریق شانی بزرگ در امانی و افرومیتی بلند
 و تجریدی که مال داشت و از غایت تجرید اکثر لباس قلندرانه چرم پوشیدی و میران این نقل
 متواتر سلسله نسب او چنین روایت کرده اند که شیخ شمس الدین ترک بر سید احمد ترک ابن
 عبد المؤمن از فرزندان حضرت خواجه احمد بسوی بود قدس سره که نسبت وی بحضرت محمد
 بن علی کرم الله وجهه منتهی میشود و بهم صاحب اقتباس الوزاری پیوسته از مرآة الاسرار که چون شیخ شمس
 بسید او را در اعینه تحصیل علوم پدید آمد تا مدتی در دیار ترکستان کسب علم نمود و بعد از آن که او را
 خارج گشت و کشتی کار خود را آن نیافت در هر چه بود از آن برآمده تجرید کلی اختیار نمود و سر صدق راه
 سبک و طریقت نهاده روانه شد و از ترکستان بطلب شد کامل با دوا النضر و آمد اکثر بزرگان
 در یافت اما هیچ یکی از بزرگان وقت انجا و بستگی پیدا نشد لاچار قریم بطریق هندوستان نهاد
 و سیر کتاب بعد مدت بسیار در کلیه خدمت حضرت مخدوم علی احمد صابرا رسید قدس سره و بعد از
 جمال شریف مقامات علمی که چنانچه راه شده بود مد فراموش کرد و بی اختیار سر در قدم حضرت

و در کمال
 آن منظره
 قطب ابد ال

آورده تشریف معیت بهره مسکند و بدو بعضی کلاه امارت فائز گشت و بعد از آن ساعت حضرت
مردوم فرمود که ای شمس الدین تو مرا هر روز می از حد احوال استم که سلسله بازار بوجاری شود
العرض حضرت شمس الدین ترک اعدا را در آن در حدیث محمد و من متغول سدر و زور و سلوک و
رفی میگرداندا که سیر سلوک تمام کرد و در کمر تکیه گیل داشتاد و سید خنا که بر سبط البان مشغول
گشت و اکثر احوالات و حواری عادت ارومی ظاهر شد گشت او می از دعوات لایق بکار
مدین جیر یا الساعات عادت است آخر الامر حضرت محمد و علی احمد صابر در آن محرمات خود می از شمس
خوانده و حرقه حلافت و مینما که از حدیث حضرت شیخ و بد الدین که مکتوبتین سر و مائه لود لوی عطا
و اعمارت نامه بدست خود لوسته مرمت نمود و اسم اعظم که سید سید ابراهیم حساب رسد
تلقین فرمود و اعدا را ل و صیت کرد که حوس در برده شوم از سر و زریاده ایجا کجای طبع
حق سبحانه تعالی تر احصای لایت و اماراتی بیت گردایده است آنجا روی و در قصه آنجا
سکونت احباب کسی و کم گشت کجا اعدا را را به است فانی و من بختی و معاود لو خواهم از سر
۹۱ ما من بود که ولایت شما حضرت حاضر است اراده من است که فانی و معاود کسی که بکار
حضرت صرف ما یم و حال افران چنین است که در یابی است مردم آنجا شیخ شرف الدین ابو علی
مناشد ما را ما می چه طور صحبت بآید و فرمود بآل ندا که وی تا حر رسیده است محمد و من
بیرول آید و بعد از حیدر و در اربع عالم فانی نقل مینماید و هم صاحب قناتس از ارباب اعلی
است آرد که شیخ شمس الدین ترک قدس سره بعد یافتن خلافت از محمد و من علی احمد صاحب
گرفته جد مدت تو کرمی سلطان غیبات الدین ملین احیا کرد و در کمال خود و در لباس ملین
میداشتند و فی سلطان عیالات الدین ملین هر یک قلعه لشکر کشید و قلعه را می صحر کرد و در
مکه است و آن قلع فتح نیشد تا شبی بهرانی تند و رید و مارا است در بارید و چنانکه خیمهای لشکر
را افتاد و سرهای صحیفه می نمود و آنش در هیچ حال نماند و در خوابگاه سلطان هم شمع روشن
نمانده بود و میعاد آفتاب سلطان حیت و حوی آفتاب میگردانید و می نمود سلطان آن گشت

نگاه از دور بدید که در یک نیم چراغ روشن است چون نزدیک آن خیمه آمد دید که درویشی تلاوت می کرد
 تمام میکند پیش رفت لیکن از پیشش آتش خواستن نتوانست درین اثنا حضرت شمس الدین ترک سر برداشت
 و گفت آتش میخواهی پس سقاچوبی روشن کرده بجای خانه خویش بیا و او را بر این واقع قرار بوقت
 مشک گرفته بسوی خیمه وی روان شد چون نزدیک رسید و برادران بخاندید برگشت و بزبالایی که بدن
 لشکر بود رفت دید که همان درویش وضو میکند و بگوشت یا بشاوی حضرت وضو کرد و نماز ادا نمود و بسوی
 خیمه خود و متوجه گشت چون آن سقا مشک را از آب پر کرد آب را چنان کرم یافت که بگوید که از آتش کرم سقا
 و او بدانست که ایه از برکت آن درویش است و دیگر سقا پیش از رسیدن درویش بر آن تلاوت
 بطلب آب را سر یافت مثل پنج شب سیوم آن سقا پنهان نشست تا وی حضرت بیاد وضو کرد و
 نماز ادا کرده بخیمه خود رفتند بعد چون آن سقا آب را باز بدید کرم یافت مشک را از آن آب پر کرده پیش
 سلطان آمد و آنچه دیده بود و جمله پیش سلطان اظهار نمود سلطان سقا را همراه گرفته بر سر آن آب پنهان
 شدند تا بوقت صبح وی حضرت بر سر آن آب رسید و وضو ساخت و نماز گذارده رفتند سلطان
 آب بدید که کرم است بخیمه ماند و پیش از آن سر دیده بود و بعد تعاقب می حضرت نمود و دید که در خیمه
 تلاوت قرآن میکند سلطان دست بسته بایستاد چون وی از تلاوت فارغ شد سر برداشت
 سلطان را بدید و تعظیمش کرد و سلطان گفت که زهی سعادت من که مثل شما دست خدا و زمان من موجود است
 و این قلعه چنان غنی شود و چند وی حضرت دفع میکرد و لیکن سودمند نشد الاچار دست بعباید افتاد و فاتحه
 خواند و گفت همین ساعت سواری کنید انشاء الله تعالی فتح شود و سلطان همچنان کرد و قلعه مفتوح
 سلطان روز دیگر ملازمت اراده کرد وی حضرت بنور باطن دریافت همه اسباب و اموال را بر سر رانجا
 بگذاشت و بخدمت پیوست و چون گاه آنجا ماند و بعد از وفات مخدوم علی احمد صابری سرور رانجا
 بعد موافق و صیبتش متوجه بانی پت گشت و هیچ جامی و مکانی معین نکرد الا چار و رسای دیواری مشیت
 صاحب افتاب سبکد از کتابی چنان معلوم گشت که چون حضرت شمس الدین ترک در بانی پت رسیده
 سکونت اختیار کرد روزی خادم وی حضرت شیخ ابوعلی قلندر البصیرت شیر شسته دید خادم آنچو دید

شد نیست و می حضرت ارادت می خدمت نمود که و اینست و اگر ویرانم این شکل می سلام من برسان و
 گو که تیرا منتهی باید چوین سلام بیت ویرانان سکون بدو گفت که شیخ من سلام رسانیده است و گفته که سیرا
 عیسی می باید در حال شیخ شرف برحسب بپای سیرت سیرت باگوتی بیت باگوتی نام باانیت بیرون
 تضرعات شرف چوین روی شکل سیرت در آسمان است از این حدیث باگوتی نام بافت باحال بر بارنگا
 حلال شیخ چوین حضرت شیخ شرف در باگوتی افادت که گویت حضرت شیخ شمس الدین سیرت را معلم باگوت
 که پیش می رود سلام گو که این تضرعات و مصافات همس مرتبت شده است خادم حسرت مرتب
 و پیام می حضرت شیخ شرف در باگوتی رسانیده پس می تقدس سیرت را انشا سحر صبح بود که گویت که با
 است از مصافات تضرع که بالی محاسن است اختیار کرد و اگر چه گاه گاهی بیانی بیانی می بود و لیکن اکثر
 اوقات بود که تضرع می نمود چوین حضرت شمس الدین ترک بریانی سکونت کرد و نامی حلالی روی می
 می آورده مریدان خود را سالار را رساند و مریدان متحول نوده بایات می نمود و در می رود و تضرع
 ماصیای شمس علم متقانی و معارف بیان میکرد و اتفاقا شیخ حلالی لباس عاجز پوشیده و بر سر کلاه
 ت در آن کوی که شدت لطردی حضرت بر حال می افتاد و جلی مائل گشته می است احتیاج حلال
 و مرود که نعمت خود بر حسن این برکتان می نیم و تضرع گفتش این کلمه شیخ حلالی بر قطره آفتاب
 ولایت اخلاقی اختیار را سپید و آه سیرت قدیم می حضرت صادق می حضرت سیرت را از
 حق بیست خود سرشته فرمود که مار سب سوار شده و نگه بان می حبیب را بار گردانید پس
 می حضرت بر دل او تضرع نمود و خود حدس کرد شیخ حلالی بعد از ساعت به بیت شرف
 گشت و از لطیفین شرف و فائز گشت و کلاه حیرتی که می حضرت صادق سیرت را در دست خود
 او نهاد و فرمود که ترا اینهم دادم و آنم دادم و بر آه الا سیرت که شیخ شمس الدین در آرمه
 حریف خلعت شیخ حلال الدین علما فرموده جای نشین خود گردانید و تباریح نذر و تم تعبان چشم
 حق بیست و روایت سیرت القلاب و هم حمادی التانی منتهی است و حضرت سیدنا شیخ شمس الدین صاحب
 بیگوید سید و فائز سطر نیامده و لیکن با خر شیخ شمس الدین او می بود و یکی حلیه ایال نشا

و لا اله الا هو شهور است و حضرت شیخ ویرا خطاب شیربانی داده بود نام وی سلیم الدین است و چون
 اگر بهواری شیرسیر میکرد و بشاه شیربانی شهنش گشت صاحب ذوق و شوق و وجود و سماع بود و سودا
 وقت نماز شب روز متعلق و بنویسی بهیسی غالب بودی بعد انتقال سبب الوهیت وی در سال
 به قصد چهل و نه اراخ آباد و در بیان حید ویرا لاهوری آوردند چون بیرون شهر لاهور شب قیام کردند
 فروای آن جنابزه ویرا از آنجا بداشتن نتوانستند هیچ انجام فرمودند معلوم شد که فرموده بود اگر ازجا
 که جنابزه مراد داشتن نتوانند به انجام فرمایند تا حال نهائی سلسله وی در لاهور موجود اند شیخ محمد
 لاهوری خلیفه شاه عبدالرحمن لاهوری وی خلیفه شیخ عبدالجلیل المشهور شیخ شهنشیان که پیش از وی به باغیان
 قریب مراکش پیش است او وی خلیفه شیخ محمد رفان و وی خلیفه حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پور
 و در علوم شریعت و طریقت و فقرتانی عالی و تبه این دشت در لاهور تا آنجا که گنبد لاهوری و بنام مبارک
 طلب حق مشغول بودی و در حالت سماع مردمان را به نظر فیض اثر فرموده دنیا بیکار نمودی و چشمه فیض
 انصاف نمود و در شهر لاهور وفات یافت شیخ محمد سلیم از خلفای کاملین شیخ محمد بیگ است صاحب عشق و محبت
 اهل سماع و وجود و جذب سکینه بود و فقر صاحب مقام عالی و در حالت سماع تا در فرسوده و در بنیاد
 مردم نیستند که طایفه روح و از قالی و از بنود و رسوم ذی الحجه سیکه از وی در لاهور وفات یافت و در لاهور
 بهجوار زیر پر خود دفن گشت شیخ ابوالخالد از اوت بنده است شیخ محمد سلیم و او شایع کبار اهل این دین و در لاهور
 و تقوی عبادت بود و تا آخر عمر در این ظاهر اشراف باطن مشغول بود و در شایع و هم از سیکه از وی که یکصد و شصت
 بعد از یکصد و شصت و پنج در لاهور وفات یافت و گریه نصیر الدین محمد و در لاهور وفات یافت و در لاهور
 بهایمه اخبار الاخبار است شهر اعظم خلفای شیخ نظام الدین ابولیا است و صاحب واریت احوال و ولایت
 و ملی بعد از شیخ نظام الدین بوانتقال یافت و بغایت اتباع شیخ داشت و طریقه او فقر و صبر و عبادت بود
 بهرام و نقلت که سرور یا میر که محرم خلوت خاص شیخ نظام الدین بود و التماس که از وی بنده است شیخ محمد
 که من به او داده میباشم و از سبب این محرم خلوت مشغول نمیتوانم بود اگر فرمان شود و میر محمد انکار از این خاطر عباد
 کم اخیر و راجع بود که بعد از این بنده بنده است شیخ رفیق و شمس و این گنبد بودی نقل کردی در بنو

و در لاهور
 و در لاهور
 و در لاهور

بزودی است و پیر او را در نه سالگی گذاشت والدۀ او در تحصیل علوم ظاهری ستمی بلین نمود
 و در ابتدا حال پیش مولانا عبد الکیم شیرانی بدایه و بزودی تحصیل نموده و بعد رحلت القریب خیریه
 افتخار الدین محمد گیلانی از سهر علی نصیری کامل در گرفت و در سب و پنج سالگی ترک و تخرید نمود و بحج سینه
 مجاهده نفس اشغال شد و هشت سال پویرانهائی آنرا باریک و دور ویش میگشت و نماز با جماعت
 فوت نشده بود اکثر افکار او بزرگ سینه او بودی و در چهل سه سالگی از انجا بدلی آمده مرید حضرت
 شیخ نظام الدین محمد بدائی شد و مدتی در خدمت وی حضرت لیسر بود چنانکه همه درویشان او را
 نصیر الدین محمود گن میگفتند او بسی محبوب قلوب شیخ بود و قوله یاران حق است نگاه دارینا و باقی
 شریف خداست و رسول صلی الله علیه وسلم نباشد جفا کشید و فاکتیه تا گندم نما و جو فروشن بنامشید و در
 بعد ادای نماز طهارت با جماعت بجزه خاصه نموده بودند ایشانرا سهر گردیان نبود و خادم ایشان خواجه زاده
 مولانا زین الدین علی بود او نیز در وقت خلوت گاهی حاضر بودی گاهی نبودی عین شغلی قاندری بیگانه ای
 در خلوت ایشان در آمده از کار بازده زخم بر وجود مبارک ایشان و حضرت ایشانرا از استعراق بجا نشد
 در آن حجره ها و دان بود خون مبارک ایشانرا و دان برآمد بعضی میان چون آن حال بدیدند اندرون
 و دیدند دیدند که قلندر بی نایاک نهائی کامه و میرند و حضرت ایشانم نمیشد مریدان خواستند که
 آن بخت را اندازانند حضرت شیخ نگذاشت و فرمود که هیچکس مرا هم او نشود قاضی عید المقتدر رثا سیر
 که از مریدان خاص حضرت ایشان بود شیخ صدر الدین طیب و حضرت شیخ زین الدین علی را بحضور خود خواند و
 و او را کسی قلندر را آزاد نمیداد و شب که قاندر را العام فرمودند که مبادا وقت و کار در آن بدو آید می پرسید
 سبحان الله در عالم تسلیم و رضا چه نشد بعد از آن یا سائل مر قیامیات و ندویم هر جمعه ماه رمضان
 و درین من که از گل شست صلا بدو خواستند که طایفه روح پاک از نفس قالی و از دهنه مولانا زین الدین علی
 عرض نمود که اکثر مریدان شما صاحب حال اهل کمال اندکی را اشارت نمود که بجای شما بنشینند تا این
 اکسیر نگر و فرمودند بر دهم درویشان که بر ایشان حسن ظن داشتند و توبه بسیار تا ملا خطه تا جم مولانا غفور
 رقت سه فرغ نموده ایشان مرقوم نموده اعلی و اوسط و ادنی بنظر گذارند و بطالع فرمود که مولانا ایشان

شیخ نصر الدین طریح دہلی است و ذکر او در مجالس معلوم ثقات است مست یافتہ اس مولانا ابوالحسن
 حیدر این مرید اوست و مدح او در ادب چید این کرده اس قدر او در گنبدیت کہ ما مال کہ گنبد
 نصیر الدین محمود در حسن حلیہ و حسن واقع است انتہی و بقول و یہ گنبد ہا صرح کمال الدین اس
 و کردہ اس کثر و سنگ صرح است اولاد و علما و ایشان در احمد آباد مذکور سکونت اس
 ذکر سید گیسو در اسید محمد بن موسی الحسنی الدہلوی جلیفہ راسخ سید نصیر الدین محمود
 چراغ دہلی است جامع اسیمیاں سیادت و علم و ولا بی سالی فتح دہلی بیچ و کلام عالی
 عارف اور امیاں مساجح چست سرتی حاصل و سیمیاں اسرار حقیقت طریقی مخصوص اس و اول
 حال دہلی تشریف داشت و بعد از رحلت سید یاد رکش و بقول عظمی فاف اہل اہل ہا
 مسدا و مطلع او گشتند و ہمدان و یارار و دیا افعال و زود او را سید گیسو در اگر گویند و
 او ہا بی لقب ہر اچہ سیدہ است آنسب کہ در روی او ہا چہ می دیگر اہل مران الکی سید
 نصیر الدین محمود در دستہ بود و در وقت بود استن گیسو سید است راری کہ در است
 در الکی بدستہ او و سبب غایت اذت استعراق عشق و محبت بر آرد و گیسو مقصد اس
 دہم راک و محبتی کہ واقع است مساف لعیہ قطع کروند اما مکہ شیخ را زہد بی الطالیح افا و کمال
 سند در صدق حقیقت و حسن صنعت او آہو ہا کردہم در حال اس بیت و مود صفا ہر
 سید گیسو در ارشد بد و لہذا خلاف بیت کہ او اعتقادات بدہن مسافر اہل طاب اس
 مسی خواص الکلم کہ بعضی ار مرید ال او کہ او بر محمد نام دارد جمع کردہ در اہل مایوب و زہد
 ہر حیرت آفتی دارد و حسن را در وقت اس کی آفت ابتدا و دوم آف امہا آف امدا
 کہ حیدر ان در عشق و غم طلب مستوف روی طاری شود کہ او را محیط کرد و مدلی راس آید
 تا اراد ال لذت کامل رسد و ہر فتح راہ و حصول محبوب روی مکتاہد اما مکہ دارد و در غم
 لغتی دیگر نیست ہمیراں اما لعیہ مرور با ہم در و غم طبیعت او منور و عادیہ کیہ و در دنی
 در نہادہ دولت و معلول بدستہ و در وق الم ار حقت بمعین ضائع شود سرگرد و در جہاں جز

مانند هیچ از وی با وی نماند عاقبت او به خسران و حرمان باز آید بنوعی با الله متعالی آفت انزلی است
 که چون بربال معشوق برسد مشغول بلذت وصال گردد و حرقت فراق و الم بهر آن از وی برود و
 مرور را بدم وصال عادت و طبیعت او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوب از حالتین شود و خوشی
 و خوشی در راحت محبوب نیست و صالی بنیدق و فراق بی بخت الم او چه کار آید مرد و سر و شوق
 از وی با وی نماند عشق برود و محروم از ذوق جمال محبوب گردد و لغو ذوق با الله متعالی اگر چه وصال
 باشد ذوق کجایان راحت گیرد و وصال چه کار آید اما عشق بر خود را آنست که حالت
 ابتدا مشغول بلذت فراق و ذوق الم و حرقت بهر آن باشد در انتها هر چند که وصال او
 زیاده گردد و ذوق او فزاید تر شود و طلب یاده گردد و در برود و فزاید ذوق بر ذوق بیانی یافتن را کند
 که باقیست او بجز شود از عشق بر خورد و خط کامل گرفت اگر چه عارفان این را نقصان گویند
 اما ذوق اینجا نبی آنکه نظر بر کمال و یا بر نقصان کنی فرمودند و عوارض میگویند که کامل
 ذوق سماع نباشد اما این کاملی است که آفت انتمای عشق بدو رسید و از او برود
 عادت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق رفت و سر و شد انتمای محدود که آفت
 رسیده باشد آنست که درین بیت اشارت میکند **سبحی نیست که گشته شود**
 طالب دوست به معجب نیست که من و اصل و سرگردانم به فرمودند حالت محدود
 در سماع نیست که از خود نشود و با خود باشد هر چه کند و بگوید بداند لیکن حالتی او را فرود
 باشد که از آن حرکات و سکنات که در الوقت از وی صادر میشود انتفاع نتوان آورد و چنانچه
 مرد و غنوب در حالت غنوب و سماع وقتی بهوشی هم آرد لیکن آن حالت محدود نباشد بقصود
 در سماع جمع هم و توجیه دل بر یک چیز است و خالی کردن از هر چه نه آن یک چیز است
 پس آن حالت توحیدی میسر و صفات این نباشد هر آینه محدود نباشد و هم دین و دنیا
 در سماع نیست و نیست و پنج بیت از دیوانه که شیخ ملا الدین الحق شیشه نامیدین است و لا یورثی علی
 خلیفه شیخ انخی سراج الدین است و را بنیاد و حال از اعتیاد اکابر وقت بود بنیاب معظم

و لا یورثی علی

در امر سلک مرغان سنج آلام یاسه فقر را روا اصرار نمود و گوید که من سنج ای سراج آسمان
 علامت از من سنج نظام الدین حضرت ماته و حواست که با من فلان اسمی منسوب شود و منسوب
 الهامس کرد که در آنجا سنج علاء الدین مردی استمد و عالیه اسم مرا و می گوید پس اگر مردی بود
 که وی خادم تو خواهد بود و آنجا سنج شد که سنج فرموده بود سنج را حریج و ادا الی و ادا الی
 داشت و در ناح که در رگال ایسا که حاصل آن است هرگز که نفره بود کسی که سنج و
 در میان بیاد و در مجلس بخت بهائی انداره میکرد و میگفت که عشرتیه را که خدمت من داشت
 اینچنین دارم فرموده و رسیده چینه نظامیه است و آنچنین ثنائیه و در سنج فتح الله و می سنج
 حمد الدین حکیم است و ادا الی حال بار علمای مملی بود سالها در مسجد جامع دلی که این
 سمنی است رسیده و ادا الی و ادا الی و در آخر مرشد سنج صدر الدین حکیم شد و در
 ابیطربه مشغول گشت گویند که وی ریاضات بسیار میداد و لیکس بود و این عالم السلام
 حال او رسیده بود شکات اینحال من سنج رو و فرمود که ترک مدریس کن و گویا
 از ملک خود مد کش ایچیناں کرد و گشتانی حید که سمت داشت و لطافت بود و در
 او زبرد خود کاهداست بهر وقت باب معرفت در توقیف بود و تالیف کتب را نیز از
 حد کرد و او را دید که بر لب آبی شسته اخرا را می شست و آب از چشم او میرفت
 صیرش از نفس سنجی پاک شد و در میل آن علم ماطس سبب یافت حضرت و علم
 در مکتوبی میگوید ایسا سینه رخت میبویست و در سماع بود مد فارغ و سبب ادا کرد
 بعد سینه و در چو فرود داشتند از آن مرض که فرود که سینه روید که سینه برسد و با
 گفت ادا گشت بعد سنج میبوی که حلیه ایشان بود و سینه که فرود این نماز جایز است
 محمد میبوی جواب نوشت که نماز جایز است که حضرت مخدوم که ادا نماز است و
 شروع باید کرد و این سنج قائم او و می دلموی از میدان او سبب ادا کرد
 تا و اب السالکین رحمة الله علیهما و در می میبوی در و ایشان متصل و سنج رسیده

و این
 است

و عندما تفرأ من سورن و ابرق و کاسه و مکدر آن و طشت و آقاب و کفش و غلین که بر آن
و یاران میدهند بهر یکی دلالت بر خصل و دلالت بر استقامت میکند و تسبیح و زکات میکند
بر جمیعت یعنی خواطر بر ایشان که فراحم وقت او بود و جمیعت رو نمود و کینه گشت چنانچه آنها
متفرق جمع شده است شانه نشان خیر است یعنی شتر از وقوع شود و در صالات میکند بر
آنکه تکیه هم بر آن یکی باید که واحد حقیق است و تفران دلالت میکند بر قطع علایق و بر قصر مال و موزن
دلالت میکند بر پیوند صورت و معنی اما سورن را بی شسته نه میهند سوسون و رسته از پی پیوند
آن بدو این بدست حاجت دهند و ابرق و کاسه دلالت میکند بر رعایت فقر و دهمنان و
بابی و نانی و مکدر آن و طشت و آقاب دلالت میکند بر کند روی یعنی کند روی پیران حواله
شد و کفش و غلین دلالت میکند بر ثبات قدم و اگر شانه یکشی دهند در جامه با کافدی
پوشیده دهند که آلت مفارقت است چون کار در یک میهند باید که در پیام کرده میدهند و خرنه
یا گوشه همراه او کند و ابرق و مثل آن آب بر کرده دهند چون شانه در شانه و آن
کنند جانب دندانها باریک درون شانه و آن کنند که در کار جدای موی ابلغ است یعنی چو
سبب تفریق و جدانست و در تر باشد بهتر است و اگر شیخ سراج الدین که ایشان
قائم مقام و مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ کمال الدین علامه مذکور بودند و خلافت از شیخ
انصیر الدین محمود چرخ دلی نیز میداشتند عالم بودند و علوم طاهر و باطن که مولانا حمزه و
ناگوری شاگرد ایشان بودند و شعر هم میگفتند چنانچه این شعر ایشانست ششصد بار و یکم
همین گوید سراج ذیل بامینت الاروی یارب در سیت و یکم چادوی الا دل شب نخبه
سنة سبع عشره ثمانمات و فوات یافتند در پیران پشن تهر و اله در محله میر پوره المشهور
برکات پور خاگاه ایشانست در محن استخا فاه گفته به غیر ایشان و اقصیت پنج پسر
عقب گذاشتند اولی شیخ معین الدین محمد و ب عقب گذاشتند ثانی شیخ علم الدین
که قائم مقام ایشان بودند و اولاد کثیر داشتند ثالث شیخ محمد الدین و اله انصیر الدین ثانی مرید و خلیفه

توضیح

پدید بر سر گوازه بود و دم اولاد کثیر داشتند و طریقه ایساں ایدین و دیس سر راست و ذات ایساں
 درست و دویم تنوال و اعتد و در گنبد مرقد پیدر سر گوار بود و چون گشتند بر این شیخ معالی
 حاکم شیخ محمد عقیق گداشتند و مرید شیخ کرک الدین کاس شکر بود و در کمر شیخ نور الحق
 والدین المشهور شیخ نور قطب عالم در مد و مرید و حلیه علاء الحق است از شهاب پیر اولیا پسند و شهاب
 است صاحب عشق و محبت و دوق و تصرف و کرامت نفاست که جمیع حد سہامی حقرا حائز
 پیر خود از بارہ نشوی و آب گرم کردن او میکرد اول خدمت یائی حابہ نومی حوالہ بود و اتفاقا قدر
 را در دست کم بود بیوقت یا بیحاجت آمد و شیخ نور وقت معهود برای برداشتن آن رفته بود
 تمام نماز سہار جہانہ اندام و اتفاقا و شیخ علاء الحق آنجا میگذاشت و او را باین حالت دید و حال
 متد و بود حتی این خدمت بجا آوردی حالا خدمت دیگر کن در رفیق العارفين کہ ار
 ملعون بت شیخ حاکم الدین ماکویری است کہ شیخ نور الحق قدس سہ ماہست سال در
 سائیم بود ہمیشہ کشتی میکرد و قتی اعظم خان برادر سرگ انکہ رارت داشت از این
 حالت دید گفت قاضی نور سہ نعمتہای شما عارت گردید و ہم وی میگویی کہ شیخ نور الحق
 فرمودہ کہ مستأج میشینہ بود و سہرل قرار دادہ اند تا سلوک تمام گرد و بعد واسا را الی
 پیراں مایا تر دہ سہرل تعیین کردہ اند این فقیر سہرل اختیار کرد و سہرل اول خاصہ پو نسل
 آن محتاج سہرل دوم سہرل استوای یوماہ ہمو مقبوض سہرل سہم عبادۃ القیصر فی الخواکہ
 مدیس علما کار سالک تمام گرد و انتا اللہ تعالی و ہم میگویی کہ شیخ میفرمود نہایت ریاضت
 آنست کہ ہر وقت دل را بخوبی ملازم حق سجائہ یا پد پیہ در خواب جو در بسیاری سہا طبع
 حین سر محنت حیرت خواب کہ بعد انتاہ ہمان جیسہ را طلسم شیخ نور قطب عالم را کہ
 لعایت سہرل و لطیف بران اہل در و دمحبت و ایچیدہ کلمہ از مکتوبات ایشان است
 سہ راہ ما امن است و سہرل دورہ مرکبت و لکبیا رحت عبور نہایت حق آن انتاہ
 اگر کہ جو در میان نگذاشت ہر کہ بغیر او برداشت او را کہ داشت و نیز در مکتوبات قرار در ویس

در بقعاری و عبادت در ولایت از غیر حق بیزار میشتولی بغیر حق گرفتاری و طاعت بی اشتراق
 باطن بیکاری و ظاهر آراستگی بدکاری خون چگونگی بزرگواری روضه او در شهر بنده است
 و وفات او در سنه هشتصد و سیزده است و کمر شیخ هم عیسی از کبار شیخ جوینده است
 و از صد و قان راه خدا است صاحب مقامات سلطیه و احوال سینه مرید شیخ فتح الله او همی است
 و الله و شیخ اسمعیلی از افاضه های است در قرانی که از اندن این شهر و بصورتی اقامه اکثر
 از اکابر بجانب جوینده و او نیز در آملیان بود و شیخ محمد عیسی در آملیان هفت هشت
 بود و هم در صغر سن مقتضی سعادت ازلی و استعداد جلی مرید شیخ فتح الله شد و وجود الهی
 باشارت پیشین ملک العلماء قاضی شهاب الدین تلک کرد و شرح احوال بشود و همه
 که قاضی دار و تقرب است و نوشته است و بعد از فراغ از تحصیل علم
 ظاهر خدمت شیخ تصفیة باطن مشغول شد و مشغول باطن پر دست
 بغایت استیلا یافت یکدیگر میگوید که در پنجاه او درختی بود و سالها گذشت که شیخ را از آن خبر
 نداشت و روزی بگمانی آن درخت بر جای نداشت او افتاده بود و رسید که این برگها از کجاست
 آن زمان معلوم کرد که درختی بوده است و از بسکه سرد مراقبه داشته بود که استخوان مهره گردن
 دیگیده بود و در بخدان بسیده روضه او در جوینده است و کمر شیخ حلیه الدین الشافعی
 مرید و خلیفه پیر بزرگوار خود شیخ سراج الدین بودند و هم از سید محمد گیسو در اختلاف میباشند
 در سبب و ششم صغر در چهار سینه سنه تسبیح و ثمانه بقولی سنه احد و تسنات وفات یافته
 و در گنبد بر اثر قبر پیر خود و فن گشتند و آن گنبد در پلین مذکور است که بلده قدیمه ولایت گجرات
 است بسیار کبار و در آنجا دفن اند سرزمین آن عشق خیز و محبت انگیز است الوارثین و ولایت
 از ویرانه های آن میباشند که سید شمس الدین طاهر سیدی بزرگ بود و در ولایت نرتمور
 توان داشت کبیر الدین بود عمر او صد و پنجاه رسید بود مرید شیخ ذریه خطب عالم
 بنسب ابی الدین حشمتی اعتقاد و محبت داشت بدین درازی شهر نگاه

شیخ
 حلیه
 الدین
 الشافعی

شیخ
 حلیه
 الدین
 الشافعی

از شیخ یافت بجانب دولقه شخص شیخ مهاباد الدین دست پد ارمان شیخ آورده التماس ارادت و اجازت
 نمود و گفت سیرت درین شهر است و از ما ترا همین مکتب نصیب بود و بعد از مدتی شیخ مهاباد الدین را در
 بملازم شیخ محمد سیسی کشید و بعد از مدتی سابقه در متفقه ان او در آمد و در مدتی و نعمت هایات و منور به
 خلافت مشرف نشد و بعد که وقت رحلت شیخ در رسید فرمود مهاباد الدین بخود خلافت تو پیش رسید می آ
 که از مالک و لشکر ترا بپذیرد و در زمانی که بود و در اجماع سید حامد بچون پور رسید و شیخ مهاباد الدین نیز
 با استقبال او بر آمدیم در آنجا اولی خرقه پوشان بزر و خلیفه ساخت و فوات شیخ مهاباد الدین در سه
 قمر شیخ محمد در این ایام ایشان مولانا مرید و خلیفه پیروز گردید و شیخ علم الدین بود و در خرقه
 خلافت سهروردیه و شلماریه از دست شیخ قازن پوشیدند و خرقه چشتیه از دست محمد کسینو دراز
 و شیخ ابو الفتح سید کشتند و نیز از دست شیخ غریب کشتند و کل و از رکن الدین کان شکوه خلیفه را به
 پیشین خرقه چشتیه پوشید و خلافت سلسله مغربیه از او بچون پور رسید که شیخ غریب کشت و کل و شیخ
 قازن در اخبار الاضمار مرقوم است در روز جمعه در سبت دوم صفر سنه تسع مائه و فوات یافت و در جمعه
 گجرات در فون کشتند شیخ ابو الفتح عماد الدین قرشی مرید و خلیفه سید محمد کسینو دراز است جامع بود میان
 علم طاهر و باطن و بیاریت در بین شریفین رسیده و کتاب حواری المعارف را پیش حضرت سید
 گدازانید و مثال خلافت اقتدا و یاقه او را مصنفات است مثل تکمیل و رنخ و مشاییده و در قوف
 و غیره و نیز بکمال است شیخ ابو الفتح چوپوری مرید و شاگرد و حیدر خود است قاضی عبد القادر
 او نیز سبط القادر حیدر خود فاضل و دانشمند بود و در حکم وصیت او به دوام درس فاده علوم مشغول ماند
 بود و زبان عربی فصاحت و زبان فارسی هم می آید او را با قاضی شهاب الدین در اصول کلامیه
 فقهیه شهاب بود شیخ ابو الفتح اهل مدینه بود و در واقعه صاحب قرآن امیر متوکل با بعضی دیگر از اکابر شرف
 بچون پور رفت و قاضی شهاب الدین سهراردان واقعه را بنجارت است تا شیخ و اولاد شیخ ابو الفتح چهاردهم
 محرم سنه اثنین و سیمین و ده مائه و فوات او یوم الجمعه الثالث عشر من ربيع الاول سنه ثمان و خمسين و ثمان مائه
 رحمة الله علیه و شیخ جمال الدین چمن ایشان الملقب بحکیم بودند مرید و خلیفه

سید حامد بچون پور

۹۰۰

۹۰۱

سید حامد بچون پور

بیح الاول سنه یکم از چهل و یک وفات یافتند و در بلیه مذکوره مدفون گشتند و چهار پسر و عقیب
 که داشتند اول شیخ سراج الدین دودم شیخ عزیز الله و سیدم شیخ حسن محمد و چهارم شیخ محمود و پنج
 بود چیشی محمد اکبر الصبا و اصل حق محمد چیشی و خلفا بسیار داشتند و از انجمله مشهورترین و ایشان
 شیخ محی مدنی بن شیخ محمود است و که شیخ محی مدنی فی ایشان مرید و خلیفه جد بزرگوار شیخ محمود
 نام نامی ایشان محی الدین و لقب شریف محی مدنی کنیت ابی یوسف است عالم بود و علم شریعت
 و طریقت چنانچه تفسیر حسنی و چهل و دو سنه که در آن چهل و دو کتاب است از تصنیفات ایشانست
 و از اهل و عبید و سماع بودند و ولادت ایشان در اجماع آباد گجرات بتاریخ سیم ماه رمضان بر ذریع پنجمین سنه
 یکم از روده واقع شد قطعه حوس سلطان الولايت شیخ محی که بروی از خدا صد آفرین باد و تولد یافته در
 تاریخ مسعودیه سعادت ذات پاکش را قرین باد و عمر شریف در سنال سیزده بود و آخر عمر چهارده سال
 پنهان نموده گذرانید بود و هم مدینه طهر در شب است و هشتم صفرت یکم از و یکصد و دو و در وقت سفر
 وزیر تبه حضرت عثمان غنی رضی الله عنه مدفون گشتند و در کتاب مفتاح الکرامات که از تصنیف میر
 محمد فاضل بن فیروز ایشانست ملفوظات و احوال ایشان مرقوم است و در معارج الولايت فی ملایم
 العبادیت بیان احوال ایشان مفصل است و از اکابر خفایای ایشان شیخ کلیم الله جهان آبادی بودند
 که ذکرش خواهد آمد و ذکر راجی حاشیه میر شیخ حسام الدین مانگیر است بزرگ بود و صاحب است و در
 و حال صحیح و صفای باطن نقل است که در زمان شمس الدین التمش سید شهاب الدین که از اجداد است
 از اسادات کرد و نزدیک بود اولاد او در بزرگان ایشان متخرد مکرر بوده اند در زمان مردم اندر بار ایشان
 اسم راجی غالب آمده و او نیز در احوال در لباس سپاهیان بود و در آخر بصحبت شیخ حسام الدین رسید
 و ریاضت شاکه کشید صفای باطن و حضور وقت نصیب او گردید و از علم طاهر بقدر ما محتاج کفایت کرده بود
 و لیکن انشمنان اسیر حلقه ارادت او بودند و در مانگیر است شیخ حسن بن شیخ میر راجی حاشیه
 و از پسر وی راجی سید نور نیز نعمت خلافت یافته و الله او شیخ طاهر از ملکان بنده و از اجداد
 مدنی در بلیه بار سکونت کرد و پیش پده حقانی تحصیل علم نمود و هم در بار شیخ حسن از مردم بود و آمد

وچشم را بشا به تحصیل علم و طلب نفس کبریا ل او تنیده و بصیرت درویشان اقامه نمودن و سرنگی با حق تعالی
 و در میان خاص و عام امتیاز حس بدین سید لشکر تقیه امتحان است و هم بقیاده ولی سلسله اول را در اول کس که بر
 علم و طهارت سید در آنجا بودی که از مشایخ حیدر است و او را واسطی است در طریق سلوک و عالم توبه و طهارت
 سکندر بن محمد و سده قدوم او را ایچا سالیما س محمود و سالیحه استیاق زیارت مشایخ دینی است طلسم سکندر که
 ایچال شد اول در گذر آید بدین و آنجا بود بعد از آن مری رسید و سکندر کی مدتی که در حصار سلطان مجید بن
 مایل و عیال سکونت کرد و با راجا وفات یافت و قرا و کرا اول او هم را سقا است و کلا را سقا را سقا
 سلطان است و در کسیر ایسیان محمد حسنی بعد و کسرا و طبع که مرارش در او آید است و سقا خواهر او و دختر است
 روح الاول سن و سینه و فکر آید و در مشا و خان او و نقشه بیان خواجہ محمد میرزا و الدین نقشبند
 الله در رحمت ولادت ایشان در محرم سه سال و شش و سمانه بوده و در عهد عریان خوانده علی اخیان
 قلندر و مات حضرت عریان در سن و سمانه و سیرک و سمانه بوده و مادرش حضرت آقا علی بن سمانه و پدرش
 قهرمان است که بی است و یک مرگی از سهرکار از طاعی آثار ولایت و کرامت از شرف و مبارک الدین
 بوده است و در حق است نام ایشان محمد بن محمد الحارث ایسیان را الطوفان حضرت زیدی از حدیث خوانده و از
 است و تلمیذ آداب طریقت حضرت ابی امیر کمال حاکم که شد اما محبت حقیقت ایشان با دینی بوده اند و بسیار
 روحانیت خوانده و الحاقی و فی الواقع از جوامع غیر خود که در کشی در علمات خدایات تسبیح مرار مرار بخارا
 رسیدیم هر روز از جوامع قدیم افروخته و در جوامع اول و دوم و غیره تمام امانت را اندک حرکت میاست و اما در عهد
 آید شایستگی را در روز و در روز آخرین متوجه قلبه ششم و دین تو جهتی علی فتا و مشایخ که در دم که دیوار مشایخ
 تحقیق بر یک پیدا شد و در سر و پیش می کشیده و گرداگرد آن تحت حمایت خواجہ میرزا سمانی را در میان ایسیان
 از انجاعت یکی مرگفت رحمت خواجہ عبدالحق محی وانی اند و انجاعت خلفاء ایشان انکا آسمان گیس
 گوشه ای که خواجہ در یک محال خواهند فرمود از انجاعت و رحمت که بر خواجہ سلام کم در حال مشرق به برده
 سیری دریم نورانی سلام کم جواب داد و انگاه سحالی که سمانی سلوک و وسط و سمانیت معا لار مان
 بیان آورده و گفته ایچا غلاما تو محمود و در اشارت و اشارت است ترا با استعداد و قابلیت این را با انکسار

مشا و خان او و در نقشه بیان

را حرکت میباید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در احوال قدیم بر
 چاره امر نمی و محل خبر نمی و سنت بجا آردی و از رخصتها و بدعتها دور باشی و دایما احادیث و
 من مطلق را سالیانه بلیه و مسلم بشوای خود سازنی و متجسس اخبار و آثار رسول الله صلی الله علیه
 و سلم و صحابه کرام او رضی الله عنه باشی و گفتند بعد از آن متوجه شرف نشوی بخیر مت امیر
 کمال چون بگریب فرمود بنسب رفتم و بخیر مت امیر سعید کمال رسیدم خدمت امیر الطاف نمودند
 و مرا تلقین فرمودند و بلبرین نفی و اثبات بطریق شفی مشغول ساختند و چون در واقعه مامور
 بودم بجل خبر نمی و ذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان سوال کرد که در ویشی شمار امور و شست
 یا مکتب ایشان فرمودند که حکم خبر نمی من خدایات الحق تباری عمل الثقلین باین سعادت مشرف گشتم
 باز ایشان را پرسیدند که طریقه شما ذکر چه و خلوت و سماع عبادت فرمودند که نمی باشد پس گفت بنابر طریقه
 شما چه است فرمودند خلوت در انجمن ارباب باطن و بیابان باطنی و سبحان و تعالی میفرمودند که تعالی
 یا ایها الدین آمنوا انما ابلیس اشارت بآنست که در هر طریقه العینی نفی این وجود و طبعی عبادت ایشان
 مسبب حقیقی میباشد نمود و میفرمودند بسبب توحید نمیتوان رسیدن انال سیر معرفت رسیدن و شوار است
 و هم در شرف است و خدمت امیر کمال علیا رحمة در مرض آخر خود اصحاب را بمناجیعت خواجہ نقشبند اشارت فرمود
 اند و در انجمن اصحاب از خدمت امیر سوال کردند که خواجہ بهاء الدین و ذکر علانیه متابعت شما نکردند از غیر خود
 هر کسی که بر ایشان سگینه زانند بناء حکمت الهی است و اختیار ایشان در میان نیست سخن خلفا و خواجگان
 اگر تباری تو بیرون آورده اند شرم اگر تو بخود و بیرون آورده تیر سق فای ایشان و در شب شبته میوم
 بیج اهل سلاحدی و تسبیح چنانچه واقع شد رحمة الله علیه و ذکر خواجہ علاء الدین عطار قریب است
 سر و در تفخیم است نام وی محمد بن محمد النجاری است از کبار اصحاب خواجہ بهاء الدین بوده است و حضرت
 در ایام حیات خود حواله شریعت بسیاری از طالبان با ایشان سیکرده اند و میفرموده اند که علاء الدین
 خیلی بار بار بسک کرده است لاجرم ولایت و آثار آن علی وجه الامم الاکمل از ایشان ظهور میجوید است
 و همین صحبت و حسن تربیت ایشان بسیاری از طالبان از یانگاه عبده نقصان مشکاک و ثرب کمال رسیدند

و مرتبه کمال و کمال مقتدر و میگوید **معبود** از این طوطی در دل حکایت تالسان طوطی را با خود دارد
 مرارات مستحق کار زیارت کنندہ ہما مقدار فیض تواند گرفت کہ صفت آن بزرگ راجعہ است و ہر
 نسبت تو جہ نموده و در اصفت در آمدہ اگر کسی حرت نمودی را در زیارت مشاہدہ و مدد سے آثار بسیار
 ادا و تحقیق تو جہ بار و ارج مقدسہ را بعد میں مال نیست در حدیث حوی کہ قصای اعلیٰ معین الکریم **علیہ السلام**
 و ہر سال این سخن است و دعوات وی بعد از نماز حق تعالی شب چہارست شب سیم شب دوم شب اول و ہر سال
 بودہ است ہر سال بعد علیہ ذکر خواجہ **شیخ یار** ساقدس اللہ تعالیٰ اسم را در سر سحائب بسیار
 حلیہ دوم حضرت خواجہ بزرگ **سماؤ الدین** آمدہ وینادی احوال کہ خواجہ **شیخ یار** آمار را بر سر
 خواجہ بدوری در اتماخی محافل مدراجیہ خواجہ آمدہ و بدوریوں در سطر ایستادہ اتفاقا گیر کہ
 از حادمان خواجہ ایریوں در آمدہ حضرت خواجہ ایری **پیر** کہ بدوریوں گیسب وی گفت خواجہ
 ما را کہ بر در سطر ایستادہ خواجہ ایریوں آمدہ و فرمودند شما **یار** سالو ہا یا از از در مابین اصفت سرور
 اند و در لغات نام ایشان محمد بن محمود الحافظی الحالیست ایشان از کبار اصحاب ہواد
 بزرگ آمدہ حضرت خواجہ **رحمۃ** ایشان فرمودہ اند و محمود اصحاب خود را ایشان خطاب کردہ کہ حق تعالی
 کہ از حادمان این خواجگان قدس **السلام** ہم مابین صغیر رسیدہ است و اجماع بدین را کہ کہہ آمدہ
 آن امامت را تاسیو و اجماع کہ کردہ وینی مولانا عارف **سید** قول ما کہ کردہ آن است را کہس بن سید **سید**
 ایشان تو اصعب فرمودند و قول کردہ و در مرزا **پیر** و سمیت ایشان در خصوص اصحاب حق ایشان فرمودہ اند و علم
 از طوطی را خود داشت اورا **سید** و طریق خندہ و سلوک تربیت کردہ ام اگر متحول میشود ہمانی از ہنوز میگوید
 محلی و گیسب صفت برج سطر بہت دیر اگر امت **تجدید** نام ہر جہ کہ بدین خود و در محلی ہر فرمودہ ہر سید و دیگر ہر
 آئینکہ حکم حدیث صحیح آن **سماؤ الدین** لو انکم علی اللہ لآ ترونہ میگوید کہوں او میگوید و در محلی و دیگر از
 مابین دیگر سخن فرمودہ و اورا احارت دادہ و بعد از ہر موصیای و ہر موصیای و ہر موصیای و ہر موصیای
 و علم آن الی غیر ذلک من التسمیات التي **السلام** و لا تحصى و ہر موصیای و ہر موصیای و ہر موصیای و ہر موصیای
 طوطی سیت الحرام و زیارت **شیخ علیہ السلام** از کار ایریوں آمدہ و در اصفت بسیار

کے
 ہوا
 ہوا

خبر
 ہوا
 ہوا

و بچ و به انت بقصد و دریافت فرار از تبرک روان شد چون در کف صحت و عافیت و سلامت
 در قاضیت بکام می رسید و اندواریان حج تمام گذارده اند ایشان را مرضی عارض شده است
 بنام طواف و دایع در عمارت کرده اند و از آنجا می شود بدین شد و در راه اصحاب را طلبید و در اول فرمود
 که بسم الله الرحمن الرحيم جانی سید الطائفة المجتهد قدس الله تعالی سره فی حق و حقاً یوم السبت الثانی
 عشرین ذی الحجة سنه اثنین و عشرين و ثمان مائة عند انصراف من مکة المبارکة زادها الله تعالی کراماً
 و برکات و تحن لیسیر مع الکر و انما بین النوم و اليقظة فقال رضي الله عنه فی زیارة و بشارة
 مقبول فحفظت هذه الکلمة و صیرت بها ثم استقصت من الحالة الواقعة بین النوم و اليقظة
 الحمد لله علی ذلک و در چهارشنبه بنیت و رسوم بدین رسید و اندواری حضرت رسالت
 صلی الله علیه و سلم بشارت یافته و آنموده امارا طلبید و اندواریان زیادت کنند چون مطالع
 کرده اند فرموده اند که کمیندا است و زیادت ننوشتند و در پنجشنبه بجزار رحمت حق میوخته
 مولانا شمس الدین قناری رومی و اهل بدین و قافلہ پریشان نماز کرده اند و شب جمعه در منزل
 مبارک نزول فرموده اند و در جواب الرقیة شریفه امیر المومنین عباس رضی الله عنه دفن کرده شده اند
 و شیخ زین الدین الخوافی رحمه الله تعالی از مصر سکنی سفید تر آشفیده آورده است
 و لوح قبر ایشان ساخته و بان از سر رفو ممتاز است و حضرت خواجه بار اسوال کنند
 که طریقت بچه توان یافت فرمودند بشرع و دیگر بعد المی فطنة علی الامر الوسطی فی الطعام
 لا فوق السبع ولا الجوع المفرط و در تقییل الشام علی طریق اعتدال المزاج کوشیدن
 علی الخصوص احیاء بین المشائین و قبل الصبح بحیث لا یطلع علیه احد بتوجه در خود رفتن
 ذکر خواجه عظام و الدین محمد و انی رحمه الله تعالی و از تفحات خدمت خواجه عبید الله
 فرموده اند که خواجه عظام و الدین محمد و انی از اصحاب خواجه بزرگ بوده و خدمت خواجه را
 بصفت خواجه محمد یار سا فرموده بودند و استغراق تمام داشتند و بغایت شیرین سخن
 و گاه بودی که در میان سخن خود غائب شدی و قتی که خواجه یار سا بسفر مبارک تفرغ اندواری

میرسد و اندکی اگر سر قندگنه که حدس نخواهد و خواست کرد هم که خواهد عطار الدین سبزه صوفی
 شده است اردوی مصری آید اگر در این سفر معدود دارد و در اینجا خواهد فرموده که با وی بی
 کار ندارم چرا که چون و برای میسر است عمر آن مادی آمده است سحاب سولدا نشان محدودان
 سارک ایشان درختی است که مرز دهری است قریب عیدگاه که راه دریا لائی مل درون است
 تو که آن بحر وصال و آن بهیرون از قیام رجال مشرزه از عوارض
 آن ناظر جمال او بودیم آن مجلس سخن البقی قطب العالم حضرت عطار الدین صوفی
 از حمان و مجوینان ایطائف بود آن عظیم و لطیف عظیم و حالت مستقیم است و القدر با صلا
 و محاهدات موجود نهاده بود که راهایت شدت حوص النفس اداره لیسورت و بهر هم محکم شده است
 مساکتس جدا افتاده در استقامت او هیچ فتوری راه یافت و وی در کشف و کرامات بی نظیر
 و قسید و در تربیت مریدان و سنتی قوی داشت و یکسایط مقام را و به ماسوت را به راه
 حرورت و لا بهوت مشرف به ساحات و عالم برنگ است ساسگر و اید و جلیله و جلاله
 شمس الدین برک است و اسم شریفش خواهر محمد بود و لطف می عطار الدین در مام در هر
 شمع محمد بود و بسا ائمه و می که تامل الیومین عمار صوفی الله عیبه میوند و وی در
 ولی ما و در ادلود و از ایام طفلی محبت و عذب الی گریبان گیر وقت وی بود که سر
 و مشغول در کردمانندی و آخر حال چندان استغراق در ذات مطلق بود که هرگز از غیر خدا
 نگرد و اوقات نادر همه بر آن جبردار به اعتقاد و سماع اکثر می شنید و اعراض مشایخ کرام
 و در مجلس و سماع خلایق و علماء مشایخ آن عصر بسیار پیش و بهیگی مردم زمانه وی قدس
 روی تو حمد و اعتقاد لوی میداشتند و یکسایط کرام صوفی میگردد و بر آسینفی است
 نزاع و لایر استی حقائق و معارف در وی درج کرده و وی جیل سال مسافرت کرد و کمر
 شریفین او را نمودار بسیار مشایخ کرام و اولیاء عظام نعمت یات و کمالات وی از یونانیان
 باید کرد که مثل محمود استیح احمد عبید الحق که هیچ مشایخ و بی دآمد یار را در ریاضه بود و در

هیچ یک بر دست نیتقاد آخران در کینه شیخ جلال الحق و الدین افتاد و بدام تربیت او پرورس یافت
 در اخبار الانبار نقل است که شیخ احمد عبدالحق مرید شیخ جلال الدین یانی بی بی است مرید بی بی
 شیخ همانی کرد شیخ احمد را نیز طلبید و آن مجلس بعضی از خطرات شیخ نیز حاضر بود وی چون شیخ
 را معائنہ کرد فی الحال تبری کرد و بعد از آن ساعت طاقیه که از شیخ جلال یافته بود باز گردانیده و
 و سر بادید نهاد و راه گم کرد و در آنجا درختی بود بالای آن درخت برآمد و کس را ندید که بجانب او
 می آیند از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه کدام است ایشان گفتند
 که راه بر در شیخ جلال الدین گم کردی گفتند همچنین است گفتند همچنین است و انست که ایشان
 حق این باز گردید و از اعتراض کرده بود تو برگرد و ادب سرانامت آورد صاحب اقتباس الانبار
 می آرد گویند پدر شیخ جلال الحق بغایت مروتی عالیشان و صاحب دولت بود و در مقصود
 یانی بی بی سکونت داشت شیخ جلال همان کمال داشت و ادب دولت پدر اصراف در لباس و بساط
 میکرد و عیش بی دفعه میراند و شهنش اندازده نمیداد و می آید که وی منظور شیخ بود علی قلند
 قدس سره بود حضرت شرف الدین ادا یام طفلی ویرا بغایت و دست میداشت و بخت موی
 قندی برای وی تیش هر روز میرفت و هم وی از سیرالاقطاب می آرد که روزی حضرت شاه فرمود برادر
 شسته بود که حضرت شیخ جلال بر حسب سرور از پیشین بگذشت حضرت شرف الدین ویرا بدید
 نیند و از آن گفت زهی اسپه دمی سوار از پیشین حالت شیخ جلال بگشت ادا اسپه فرد واقفا که بیان
 بکامی و در آنجا که در دیوار نهاد و در آن بیاحت گذرانید و هم صاحب اقتباس میگویی که سینه توست
 بیکر در آنجا که شیخ عبد السميع و انشعده مفتی یانی بی بی که روزی حضرت جلال نشسته بود که پسر زنی صحیفه
 رسال مسازند که آیه خالی گرفته برای اب میرفت چون نظر حضرت بر او سب افتاد گفت که هیچکس
 بکمال آوده بدیدوی عرض کرد اگر کسی میبود یا مرا طافت بودی که اجور بکسی او را بکمال
 بکمال تو انستی چرا این محنت بر خود اختیار کردی وی حضرت کوزه از دست او گرفت
 بر چاه رفته و کوزه را آب پر کرده و بر دوش خود نهاده و بخانه او رسانید و در آنجا که حضرت

لکونیکو
 فرمود که
 و در آنجا که
 الانبار نقل
 سره بود
 جلال الدین
 هم گفتند
 رت سر
 مادر که
 مانا و پسر
 بدو خنده
 جلال الدین
 مدعی بود
 قندی بود
 شسته بود
 نیند و از
 بکامی و در
 بیکر در آن
 رسال مساز
 بکمال آوده
 بکمال تو
 بکمال انستی
 بر چاه رفته

درین آب حرکت کن پس ارار و در حدال سر را لی آب اران کوره جج بیکه مطلقا کم بپسند
 و عملح تا در دل آب نگر و نه و مقوس رو بر می کیمیاگری محدث کنی در فریدان و بی آب
 چون مقود فاه ایساں بد بگفت گنگه ایزس یا مورو مخدوم راده خفقت حال بی س
 حضرت مار گفتم وی حضرت لع بر دلو از تجربه انا احتسلس نام محره ار طلا مطر در آب
 حضرت رو لع بر دکرده گفتم دندی این کیمیاچی سعادت سامور دسم وی ار سیر الاطفا
 می آر که دس حضرت برای ناز محمد بیکه میرفت و مایع صلی الله علیه و سلم عار جمعه بکارد
 دور می کا طر که سب اگر احارب و مایه گاهی درانی بی و گاهی در دگر بکارد و بعد فراخ
 آن حضرت علیه الصلوٰه و سلم بود که شمع حلالی بها کار فرود آمدن سید محمود است ماز تها
 بیکه آمده ماس انداران وی حضرت سار و ز تعویذ بر سر و صد سید محمود میرفت مار حمو
 او ایمن و ده سینه فاب وی حضرت سیم و نقیاس حسن و حسن و سمنه است
 و قول مراده سیر دهم ربع الاول ما بعد دس و فاس مطر ساه و لیکن معاصر ساه
 محمود و محمد و فیور شاه بود و سلطان محمود در سلسال دو سلسله دکرده
 سارح تم و بعد سده حسن عشر و ماماه در که ست و عشر شرف سح حلال النجی الدس
 از یکصد و یاهشت و سال نما و در لود شیح سلسلی سح حلال الیین مانی می طینه
 در بر گوارا خود است عالم بود و علوم تیر لع و طریقت و حقیقت و زید و شهر دسانی علم
 داشت و در یاد اهل آن مختصر بیکه سده هر دو یای وی هر صی لک بود اما از ماس سو و در دق
 در وقت سمدن سر و در حایسی دلو احمد بود وی روزی مانند نار سسال و زین سلسله
 و حد سکر دین اما شیح او پس علم وی هر دو دست و دیگر و مود که شلی از ماسلس بود و حای
 خلق مگو مکه شلی انکارا کراس که وی با شمع اسمی سست و بار تاحیات خود کاهی توانید
 بر حاست لعلس روزی ماسا مال که مریدان وی بودند و مود که از حدایت عالی حواس
 که شتر تها کاهی خطار و در وی تحقیق از افعا مال شتر یا سمان یز تا س کرد و نگفت که بر آسمان

جبهه پند تیرانخواه شد چون تیر بر زمین آید دید که پیکان تیر از سر گذر کرده است حیران بماند و دانست
که کرامت اولیا حق است و برین شست صد و پنجاه و دو وفات یافت شیخ بهرام حشمتی مرید و خلیفه صاحب حال
شیخ جلال الدین بابی بی است و در عهد جوانی لب عطا خرقة و محلات در قصبه زیاده مامور شد چون در یک
مهرن قریب قصبه میزدی آید ساکنان قصبه ندید که مرید حضرت شیخ بود و بنیال خرابی قصبه از طغیانی دریا
استغاثه بنجد مستشخ در آورند حضرت شیخ بهرام را نوشت که تاحیات خود در بریدگی باش و در بار از خراب
قصبه بازدار پس شیخ بهرام در بریدگی رفت و برکناره دریا قرار گرفت و عصاره زمین زرد همان روز دریا را بنجا
بفواصل و فرسنگ دور افتاد شیخ بهرام نازنده بود در اینجا بود و قریب سه راجا است لب بحر که دست
در سینه مشت صد و پنجاه و دو وفات یافت و مشهور است هر مرضی که در دره و سینه می آید شفای باید کرد
مولانا یعقوب چرخ رحمة الله علیه در شجاعت ایشان از کبار اصحاب خواجہ بزرگ خواجہ
نبی الدین اند و عالم بوده اند ایلوم طاهری و باطنی در اصل از چرخ اند که وی است در ولایت
غریب و قبر ایشان در رفته است که یکی از دمیهای حصار است ایشان فرمودند که پیش از آنکه کلاه
خواجہ بنویسم ایشان محبت تمام داشته و بعد از آنکه از اکابر علمای اینجا را اجازت نتوانستم غم غمیت آن کردم
که بوطن اصلی مراجعت نایم بودی مرا بنواخته بزرگ ملاقات افتاد و اضع بسیار کردم که گوشه خاطر
بمن در دنیا فرمودند که این زمان که غمیت کرده تروا آمد گفتم دوستدار چندم فرمود که از چه جهت گفتم
از آن جهت که بزرگتر فرمودند که دلیل پنهان بین میباید شاید که این قبول شیطان باشد گفتم حدیث صحیح
است که هرگاه حق سبحان نهد راه بدی گیرد دوستی او را در دلهای منیدگان خود اندازد ایشان
متبسم کردند و تم حضرت مولانا یعقوب چرخ قدس سره در بعضی از مصنفات خود نوشته اند که بضایت
حق داعیه طلب در تفسیر شد فضل الهی بصحبت خواجہ بزرگ کشید در بنار ملازمت ایشان میکردم
و کبریم عظیم ایشان التفات نمیدادیم تا یقین حاصل شد که ایشان از خواص اولیا اند بعد از واقعات
کثیره تفاول یکلام آمد که دم این آیت برآمد که اولئک الذین ہم فی الله فسدیم و فسدیم
و در آخره در در قبح آباد که مسکن این فقیر بود متوجه بنواشته شیخ سیف الدین الباخری نشسته بودم

توضیح

بودند که تو در صحبت مانوایی بود پیش ایشان رفتم و ما را هم در حیات ایشان در صحبت ایشان بودم و
 خواجۀ ناصر الدین عیاض صاحب صحبت ایشان رسیده اند و فرمودند ما را ادب و خدمت مولانا یعقوب چرخ میسر شد
 متوجه ولایت صنعانیان شدم و بهشت بسیار رسیدم چون صحبت ایشان شدم بر روی ایشان انگ
 بیانی که موجب نفرت طبعیت میباشند بود با من در لباس درشت گویی ظاهر شدند و درشت گفتند که
 نزد یک بود که باطن من از ایشان منقطع شود مرا یاس تمام حاصل شد و منموش شدم و بار دیگر بمحضر رسیدم
 برین محبوبی ظاهر کردند و لطف بسیار نمودند و در نیوقت که خواجۀ انیسرین منفرمودند و در نظارین فقیر بصورت
 عزیزی برآمدند که مرا را الطراروت و محبت تمام به نسبت وی بود و چند گاه بود که از وی یارفته بود و فی الحال
 خلع الثوبت کردند مرا تصور آنشد که شاید انصورت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن از بعضی از آن
 شنیدم که وی هم آنرا مشاهده کرده بودند و عقیده این فقیر آنست که آن خلع و لبس صورت بشود
 اختیار ایشان بود و اثبات اینم را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کرده اند مولانا یعقوب منفرمودند
 که طالب که صحبت عزیز می آید چون خواجۀ عبید الله میباید آید چراغ همیا ساخته در غن و فیلد
 آباد کرده و پیران کو کردی بآن میباید داشت رحمه الله علیه در نیم صفر بر حمت حق پیوست
 آن محو حید بات حلال آن بر بوده تفحات جمال آنخو رشید و لا تمیض بن قباب
 آن ماه هشتین بحال انفرق در شهودات مطلق قطب ال محمد و شیخ احمد عابد الحق قدس سره در
 اخبار الاخبار است مرید شیخ جلالانی پی است در ویش صاحب تصرف و نظر خوارق عادات و کرامات
 و صاحب شوق ذوق و مکر و حالات فقر و تجرد بیوی داشت و نظر مؤثره و لفرنی غالب مولد او مقام زودلی
 و مرقد او نیز در نجاست صاحب اخبار الاخبار و اقتباس الانوار از انوار العیون نقل می آید و در طلب عالم
 شیخ عبد القدوس انگیزی در رساله ملفوظات و مقالات ایشان شنیدیم که شیخ العالم هفت سال بود و چون
 مادر او را برای نماز تحفیر ریختی وی نیز بر ریختی بطریق که مادر را خبر نمودی و نیز او بیخانه نماز نشو
 شدی چون مادر را خبر شدی بسبب مهربانی که داشت بخش کردی محبت حق غالب بود با خود گفت مادر
 رهن است که مرا از عبادت حق باز میدارد و در عالم نهاد و در طلب حق در آمد و گویند که اندر آنچنین

سیر دل آمد و در ده ساله بود و در باره دوی لودش لقی الدین نام در دهل سکوب داشت و انشیر لود و در
 او آمد و قصد تعلیم کرد و لقی الدین ویرا حیرتی از علم علمای هر آنکه میخواست و دوی نمیخواست و سکعت که مرا
 علم معرفت حق بیاموزید مرا این علمی که تمامی امور به کار نیست برادر او را در پیش داشت و دوی در
 سر و گفت این بچه مرا میخواند میگوید پدر علم آموزید من آنچه می آموزم در دوی در میگوید و شما او را
 نیدیدید تا که سده دوی کار کرد ایشان بر کتاف حرف پیش آورد و دوی گفت مرا این کار نیست مرا
 علم خدا بیاموزید که من جز او را دوست ندارم همه در حال او حیران بود و بعد از آن صحبت برادر میگذشت
 و کار خود متوقف شد و هم در رساله مذکور است که برادر او شیخ لقی الدین خواست که او را تهرود کند چو
 این قصه آنکه و شنید پس لقا و رفت و گفت که من عظیم مراد خود میدویدم که نمیدانم و چند روز است که می شنید
 دارا را و دیگران سده خود داشتند و سده خود هم در رساله مذکور نقلست که از آن بچ دوی در طلب سیکست
 علامت شمع نور و لطف عالم رفت و ما خود حیرتی داشت برگ گیاهی برداشت و پیش شمع نور بر ساد و گفت ما
 صفاست شمع نور در نمود و ما عرت است ساعتی ما دوی ملاقات داشت و دوی آنکه میگوید که تکلم واقع خود گشت
 و ما شمع نور شمع لاری لقی است که در کیش ما گذشت و هم صاحب انعام میگوید شیخ عبد القدوس الوارثی
 میگوید که در دین چون صفا یا بدیگی ظهور حق در دوی لودیس غیر نماید دوی از شیخ نور تهرود حیران شد
 و شیخ از جواب عرت و مود که در منزل فرو تهرود از انشت لیس دوی سر بر طلب از شیخ نیات و بارگشت انشتی
 کلامه را احکام تهرود در احکام و دیوانه بود یکی از شیخ علاء الدین میگفت دوی سر بر نه مانی و دیگر
 را هم لکونی که لثه دیدیش داشت و ساس پس بر سه لودی از ایشان بی فشارتی از مقصود باده یافت و از
 افسردگی که اولی استانی مقصود و باده یافت و دیوانه شد و در طلب بیفرو دارا کار تهرود
 و شیخ فتح انشد او دوی ملاقات کرد و طریق شیخ طریق دهلان بود و مشرب دوی عشق و محبت و محبت
 نا خود گفت احمد از بدگان جز مقصود یافتی ماری و صحبت مردگان باش تا که لودی از آن علم است
 چند سال در مقام و پادشاهان است و ما دوی یا با دوی گویان میگفت ما رفت احمد اکون
 بمیر و هم در زندگی و تهرود درانی قری بیست خود کاوید و در آمد و دین ستس ما و در آن قهر و حال

شده و هم در رساله نموده که نقل است که شیخ العالم قدس الله سره اندر آن پنج بجزارت محطش باطن در
 سه وقت که گریست آخر است و سینه او بجزا حضرت پناهی گفت ششم پیر که گریست آخر آمده است و سینه
 او بجزا حضرت آمده است و از شوق و حبه کمال فراق و لذت لایزال در که در عالم میگردیدند و نشان بر آتشانه نه میآید
 ناگاه در مقام بابی پت پاپوس حضرت شیخ جلال الحی والدین حاصل شد قطب الاولیا حضرت شیخ جلال الدین
 شیخ العالم را باذن حضرت صمدیت و وزارت حضرت احدیت قبول فرمودند و طایفه از سر خود کشیده بر سر عالم
 نهادند و فرمودند که حکم فرمان اوست چندان که میگردند که در تحریر بنویسند و در تحریر بنویسند شیخ العالم را بعضی
 صریحان شیخ جلال ممانی کردند و از بعضی مخطورات هم آوردند شیخ العالم را چون نظر مخطورات افتاد و در حال
 شبری نمودند و بعد از وقت طایفه که از شیخ جلال یافته بودند باز گردانیدند و روان شدند و سر برآیدند و راه
 گم کردند و در اینجا بر رخ رفتند و کس را ندیدند بجا نیان دو کس بر سپیدند که راه گم است گفتند که راه چه
 شیخ جلال الحی والدین گم کردی پرسیدند که همچنین است گفتند همچنین است اما سه کت سوال جواب شد و عادت شدند
 دانستند که ایشان رسولان خدا اند و فرمودند که ای احمد مقصود تو خبر پدر شیخ جلال نیست یا گشتند
 و تو برگردند و در زیر پای شیخ خود افتاد شیخ ایشان را در کنایه خود گرفتند و فرمودند که ای عبدالحی امروز تو همان
 من باشی شیخ العالم سربزین میزدند شیخ جلال خادوم را فرمودند که از هر جنس طعام که ممکن باشد و از
 هر جنس مخطورات که مستعمل باشد موجود کن بعد چون طعام موجود شد شیخ العالم را طلبیدند و خادوم را
 فرمودند که آنچه موجود کرده بیا از عرض از هر جنس طعام که موجود بود آورده دند و بعضی مخطورات هم آوردند
 و شیخ جلال الحی والدین از مطلع مقصود و مشهود و مشیرانی اصمد و میرانی و همه انشیخ العالم را
 فرمودند که ای عبدالحی هر آندی را که از حضرت احدیت اوجه ادانی بران آورند دست مزین وادی
 اعراض کن شیخ العالم را بجز این سه نظیر به حال حدیث حق افتاد و در برای آن فی خلق السموات و الارض
 و اختلاف الليل و النهار عبرت داد و انواع تعالی القدر السموات و الارض ل شیخ العالم را تا حق آورده شیخ
 از خود بخود شدند و در عالم حیرت افتادند و مدتی در راه خانقاه شیخ جلال نشستند شبی در سیکه تسبیح
 خانه اطلاع با سواهی التبتیر ابو دین علی شیخ جلال بر سر وقت شیخ العالم آمدند و فرمودند ای عبدالحی خبری نقلت

بهوتس مارانی شیخ العالم ارکمال رد عیش ماطل اردل سر سب و بیج احیاء قادیان
 مانایب من اسم که جو محمود واکما ذکر محمود ویکاروی کارم دارا عرض کنم قافه دکان اما
 چون سوم چون شیخ حلال کرات و مرآت میسر نمود شیخ العالم عرض کرد که اگر قدری مان سالت
 باشد ما به محمود شیخ حلال ان مزاج شایع شیخ العالم خود را به اردو و بودهای خود
 حدائی پاک است و پاک ماناک سالت دارا پاک پاک به پیوسته پاک دارد و بی سوکل و موهبت حضرت
 پاک مانک مانس محمود و احوال و کار خود را از پاک پاک دارا و پاک مانک بهج مانده انگاه مانای
 و بهی که در و جمال حضرت پاک بهج سب و بهر که مانده انگاه شیخ العالم را سکین
 ماطل آه الحوشت علی و پاک یکی مریدان سلسله مریدان شیخ مدرالدین دروکر اساکانی
 سوه اند آن نمویب که شیخ مدرالدین حلقه حضرت شیخ نصیر الدین محمود و بیست خود
 شیخ احمد عبدالحی رودلی امامت سرود و فرمود که در دم شیخ نصیر الدین خود سالت
 و قیامه مستحق و عامل اس امامت گرد و مای اورا سلیم نامید سب گم شدن اول آن
 نام لسان کات مصف معلوم کرد و بعد فوت مد خود و مقام را بی افتخار و مراد و کلام
 ماطل علی بر وصول آن امامت ماحول بود که مانگاه در ولایتی کسوت قلدر راه و لباس خرواه
 و حریمه در رود کلاه بر سر ساده در حاله ساده و بهر است کجا دم بخوار مانده و سب
 محمود و محمود مراده و عین سلق بود چون آمد و ولایت را برین هیب ویدار لور ماطل نمید که آن
 و دایع رسید و در حاسته و دید و مواجب نعظیم کجا آورده برسد عزت مسامد و سالت
 و نظر تحمیل امامت انداخت چون اسادالتال را متوجه کماست قلدر وید و در سب
 نمید گفت که کما سده از دایع ماساج کلمات سمراساساج بر دار و لسان آن کلمات اغان
 حاسن مگو سید مدنی ظاهر سومی سلق اشتغال داشت و ماطل لسان نظر سومی اکتاد و
 کات سب که سبش علم ابر ظاهر بر در ولایت را در حقیقت او روحیه حضرت کات سب که جلالت
 رد شیخ احمد عبدالحی نظر ترقه آید بران اساد انداخت هم در حلقه استانی خود سب

آن استاد فی الحال بر زمین افتاد پس این مخدوم مزاده بر اخذ و بعت و امانت سپرده بخود
 بیقین متعین گشت انقلب بر سر چید که مارید ایند و میثاسید و وصیت پدر بقویض و دالعی یاد
 ایشان گفتند آری میثاسیم که شما شیخ احمد عبدالحق ساکن دولی هستی بخت تسلیم امانت
 من بشیر لیتا و در عاید آنحضرت خوش دل گشتند و خشم را فرو نشاندند بعد مخدوم مزاده از برا
 اقامت استاد التماس استعفا کرد شیخ احمد نمشکاسب بروی آورد و مولا ثانی الحان بهوش
 و برخواست و بر امت اولیا عقیده محکم ساخت بهمدنیمیان به لغمتی و امانت که موعود بود
 بمخدوم مزاده زد و سپرد و بروانی چهل روز در بلد را پڑی بخانقاه آن مخدوم مزاده اقامت کرد
 آنچه دالعی و امانت بود بتدریج تقویض نمود و بعد بطون خود مراجعت فرمود و نفکست چون
 شیخ احمد عبدالحق حق بجهت ارباب سپرد و دانستند در الطرقة العین از بهوش بر دغلفه که است و دبی
 عظمت شیخ احمد در افواه عوام همه افتاد خلق بلده را پڑی و نواح آن بزیارت شیخ مخدوم
 در ایستاد و افغانان دو تانیان نیز بیدارش مشغول گشتند و نوجوانان بقسط خان که حاکم
 آن مقام بود التماس نمودند که اینجا را مرید شیخ احمد کنند او هر چند پند آن گروه گفت و کرد
 بفرزان برادران و کان را با طبقه سائی پر از دنیا رد دیگر نذر و نیاز پیش آن مخدوم بر دواظما
 اعتقاد مروض نمود مخدوم فرمودند که من برای سپردن لغمت این فرزند رسیده ام و من نیز
 از اینجا ندان خوشه برداشته ام شما انشاید که از پیران آبا و سء و اجداد خود روی گردانید این
 همراه خود پیش شیخ نصیر الدین بر دو گاه و مقراض بآن سپرد و اشارت کرد که بر سر اینها
 مقراض را بیدار نما فرمود که شما خود را زیر قدم مخدوم مزاده افگیند همچنان کردند و مخدوم
 آنها را مرید ساختند و شیخ احمد بطون خود متوجه گشتند و نقل است در ساله مذکور شیخ الشافعی
 شیخ بدر الدین که خلیفه شیخ صدر الدین حکیم بود و بدو شیخ داود پدر شیخ العالم و
 شیخ بدر الدین که سنجاده ایشان اولاد مقام پیاده بودند در مقام را پڑی است
 توصل و قریبی جیزی بود و محبت و مودت تمام داشتند و شیخ داود آگاه اوقات آنها

الخیر شیخ مدرالدین وقت سفر آتوب پس خود شیخ نصیر الدین را که صیقل و حمامه و اجابت دادند
 و احسانات ماطی توالی شیخ العالم کردند و فرمودند که در ویستی از هندوستان تو ایستاده
 نام او شیخ احمد است نعمت ماطی را نصیب آورد و او پیش ما من نصیحت کرد و در حلت فرمود و
 بعد شیخ نصیر الدین را سجاده در خود داشتند بعد از آن مسند عوامی معال در ایتری فرستاد
 و در اسرار و التمسیدی که علمانی با ما داشت علم تحصیل کردند و شیخ نصیر الدین هم در آن
 شده بود و العرص روی شیخ العالم فرمود که ای کعبه یار تکیه به سدر و آل تنویر بهیم باقر را
 شیخ مدرالدین چه یکم شیخ العالم در ایتری است شیخ نصیر الدین رسیدند ملاقات کردند
 یکدیگر گریستند و ما و شیخ نصیر الدین در جلال کسب متحول شدند و سبق آغاز کردند حضرت
 شیخ العالم فرمود ای شیخ نصیر الدین بیرون مگر بهیمن میروی و بهم بدین علم متوسل میگردی شیخ
 نصیر الدین سخن پذیرد و شیخ مدرالدین با او در مد و محاط خود گفتند شایسته با ما در این
 مات که در دم وقت رحلت ما را توالی او کرده بودند بعد شیخ نصیر الدین تقییم نام کرده پس
 شیخ العالم با دما نام شد و لب و دست ساکت شده بودند مگر در کعبه می ایستاد
 و التمسید و ریست جایگاه مالک داشت چون آنرا التمسید میخواست آمد دستار در گلوانه آمده و بای
 شیخ العالم افتاد و گفت ای شیخ امر و رای که ایضا ما را معلوم شد میگوید ای شیخ میرا التمسید و در هیچ کس
 ایضا معلوم دیدیم حسین عمر در تحصیل علم در شغل سبانی صرف کردیم و اما در این مقصود جوی را
 یافتیم که امر و رای در لب شما مشرف شدیم چون آنرا التمسید را حسین حال شد بشور در تمام شهر
 افتاد که حسین شیخی کامل و اصل کن رسیده است بعد شیخ العالم چهار ماهی غلطیدند و در خانها
 شیخ نصیر الدین غلطیدند و سه شماه روز را لا اچار ماهی غلطیدند و بعد و چشم را ماطل اطاهر
 میگویند و بعد سه روز شیخ العالم را سست و طغان حاکم آن مقام تقدیر شد و خواست از او
 آرد ما ستم صراحت و طغان در خانه شیخ نصیر الدین عم واده میشدند کعبه یار حضرت
 شیخ العالم عرض کرد ای سرور سنگ در خانه شیخ نصیر الدین با هم نشو و چرا که قطبان میجوایزید

پیردسگیر شود این نامم دارو شانت که چون اینجای قطب خان مرید شیخ احمد خواهر شد مدار که خواهد
 پدید حضرت شیخ العالم فرمودند ای بختیار ایشان نگردد اراشد الغرض قطب خان بعد از آنکه
 جای مریدان آمد و یک اسپ فتوح آورد شیخ العالم فرمودند علی الصبح خوابی آمد و بختیار
 فرمودند اسپ بفروش و زر آن عجز گزار برسان بختیار همچنان کرد و باز علی الصبح چون
 قطب خان آمد حضرت شیخ العالم فرمودند ای قطب خان آنچه من بگویم قبول خواهی کرد و عرض
 کرد هر چه حکم شود و بر جان است در آنوقت شیخ نصیر الدین پیش می حضرت بودند وقت
 لغت دادن بود شیخ العالم فرمودند ای قطب خان مرید شیخ نصیر الدین شایسته اندکی
 سنگین شد شیخ العالم فرمودند ای قطب خان کلاه شیخ نصیر الدین کلاه انبیاء است و حال
 کلاه شیخ نصیر الدین برداشته قطب خان را داد و او را مرید شیخ نصیر الدین گردانید و فتوحی
 دیگر که او آورده بود پیش شیخ نصیر الدین شیخ العالم دادند پس سبب تمت ثناء و بطن
 شیخ نصیر الدین شد که چون شیخ نصیر الدین را شیخ العالم اجازت داد و کلاه ایشان
 کلاه خود فرمودند کلاه شیخ نصیر الدین بر مانده فائده ولایت برآمد و مقصود حقیقی رسید
 و هم دنیا و دین را حواله کرد و دلی یونان را در خانه شیخ نصیر الدین سوگم کرسی سپید است
 دولت دنیا و دین بسیار است و امید است که تا انقضای عالم خواهد بود و نقل است که شیخ العالم
 بیشتر اوقات این سخن میفرمودند که چه شایسته مرید و متفانان ما است مراد این سخن چه باشد
 لیکن اکثر مریدان ایشان عشاق صفت مرست و حدت می باشند و عاشقان این حدت
 شایان و دو جهان اند و نیز فرمودند که بجز تر یا صید بخور و الله اعلم که مراد این چه باشد که مرید با
 از بایه اعتقاد و صدق قلندر دیگر می یابند و در سوگم در رساله مذکور است و این چه بود
 طاقت نیاورد و اسرار بیرون زد و بعضی مریدانند که دریا با فر و صید و آرزوی آنند و میفرمودند
 که نظامی شاعر ناقصی که گفت سه صحبت نیکان در جهان دو گشت و خوان و غسل خانه
 ز بنور گشت و زبیر که صحبت معصوم صلی الله علیه و سلم با پنج صحابه را در همچنان از باب

سال را محاسن دو الخلال را آنکس هست حضرت قطب عالم شیخ عبدالقادر و من گوی
در مکتوب سد و سار و هم میباید شیخ احمد عبدالقادر را این محبت در و یک مال بود و در
بیلا و نماز احضرت محمد و من را همین نظام بود کمال بهو سیاری در ظاهر حیا که می آرند
محمد و من در یک محل با سماه سال در سحر جامع جمع گردار و در و جارب دست میدارند
و هر بار می رسیدند سحر جامع کدام طرقت و چون در راه میرفتند یکی دست میبند و تاوار
اسم حق میگفت و یاران سر بلند میگفتند راست آورد در محبت ما سر سار میرفتند
و هم ساحس احسان الاجاری آورد که وی میگفت ذات پاک تنی نام و بی نشان است اما اگر
اسمی را بیاوی آن ذات پاک را اطلاق میکنیم بهتر در رگتر از اسم حق باشد که معنی اسم حق سر
همه کمالات و قامت بابت است پس اطلاق اسم حق مردات پاک را اطلاق بر وجه کمال
نات و حضرت شیخ عبدالقادر و من در رساله الوارثین در توجیه این فعل بعضی سخنان
موافق این شیخ الیتاب گفته است و چنین گویند که اکثر مریدان او همین کلمه بیان داده اند
و در حال فاه او از غیب همین آواری شدند شیخ جمال کوثری دی مریدی بود و در
ماستع احمد عبدالقادر مصاحت داشت شیخ احمد گفته است که مگر نایده مسافرت کرد
ما پیوسته ای ملاقات نشد الا در او ده یک که را دیدم و انشانت شیخ جمال کوثری در دهم
لقبت کرد و ان را بام که شیخ را و در او دو تنگ ما و ده همراه داشت و می برانند شیخ در
لا و او کرد و همه اعیان و کار و امر او شهر را میمالی است و در رگتر جمال کوثری که
کرد که تمام شهر را طلبید و ما را طلبید گفت جمال الدین میرانی سگ بود سگ از اطلبید
که اگر با خبیثه و طالعها کند که تو از جمله آدمیای راجول طلبم و هم از صاحت حباری آن
که در خانه او بسر می شده بود عمر پر نام و در و قبیله متولد شد و در حق رمان را مد نظر یک
چاه الی در رگتر از وی شنیدند و حوائق عالم بسیار از وی ظاهر میشد و در می
سابقی ظاهر شده بود و در دم حوائق او در هر که میخواست با سب و درجه ت با حوائق

این گفت و بیرون آمد و در کورستان رفت و مکانی را اختیار کرد و گفت اینجا قبر غریز است
غریز را بعد از آن غریبی حادث شده و در سه روز از می عالم بگذشت شیخ بختیار مرید
شیخ احمد عبدالحق است و محرم اسرار و احوال او در سفر و حضر با وی یکجا بود و از مریدان
گم کسی بود که در ایست و قرب شیخ مشارک او بود و وی غلام سوداگری بود و بهر حال
در ایست شیخ آمدی و بایستادی بعد شش ماه نظر عنایت بحال او افتاد است
و بنمود شد و در آن بنجودی بگستاخه درآمد که احمد انجمن لغت داری و بندگان خدار
خودم بگذاری وی را قدری آب نوشانید و از مستی بهوشیاری آورد فرمود بختیار
برای خود بیوی چون حال انجان پیدا و آزاد کرد و بختیار را آتش عشق و محبت چنان غالب
که یکدم قرار داشت گویند که شیخ شرف الدین باقی تپی در عالم اسرار با شیخ احمد عبدالحق
سفر را ش بختیار کرد و گفت احمد ترا هیچکس در عالم چنانکه تو می شناسی بکاره بختیار از
انجان جان ن گرفت از جویند برودنی آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر چه از صدق
معامله و خلوص محبت بود وی آورد و بهم از اخبار نقل است که روزی شیخ احمد سپر خود را
شیخ عارف بالله بیدین بختیار بفرستاد و شیخ عارف ترا و فرستاد و او داد و وی میخواست
که باز از خود مجامعت کند و اثنای آن بود که دخول کنفی الحال زن را بگذشت و بخت
پیریشافت گویند که بختیار را شهوت جامع با کمال بود و در قضاء آن بر طاقت شاید که مطلب
از جسم استخوان او بود تا در الوقت مطاوعت کند یانه و و سه روزی پیش شیخ آمد گفت
که قصد بکایت دارم چه فرمایان میشود فرمود برو اما تا ماداری دریا مرو که تا دریا و ولایت این
فقیر است گویند که و سه هیچ خوانده بود اما بیکت صحبت شیخ بعالم معرفت عالم بود هر چه
گفتی از کتاب اللہ و سنت رسول اللہ بیرون نگفتی رحمه اللہ تعالی در اقباس است
سلسله نسبت حضرت شیخ احمد عبدالحق بپند اسطه بامیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی
یستود و بعد و سه شیخ داود و قدس سره یکی از فرزندان عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ تعالی

ما بعد و می خیزد قدم قدم خود در خانه پادشاهان ار و لایت طبع هم در میان رسیدن اهل
 علمی ما و شاه دلی سخاوت او را و انصاف او و دهنده سارا و در قصه و دلی سکوت است
 شیخ داود دست ارادت شیخ نصر الدین محمود چراغ دلی داشت و تربیت از وی باو بود
 اما شیخ داود و حال خود را نکسوت اهل صورت بهمان ممد داشت و بهم صاحب افتاد و لاله
 ار و ال و الیون میو بسوی حضرت شیخ احمد میفرمود هر که در دایره می گذر کند آتش روح
 بر وی حرام باشد و نزدیک خود میزاد در دایره مشرب اس ملائکه است و مراد از آتش روح
 شرک و فحش است یعنی هر که در حلقه اراد می در آید آتش روح که مراد از سرک و فحش است
 اران کات یا مدیس یعنی که در اصلان خود را آتش شرک و فحش حرام است کما لای و فحش
 ولایت وی حدیثی است که از امام احمد بن محمد بن حنبل است و درین مختصر کلمات
 دیدیم در میان قلم را ساکت گرداندم و فاشانان و هم جادی الهامی سه سبب ملتین و تها
 مآثر در میان سلطان ابراهیم شرقی واقع شد و الله اعلم رحمته الله تعالی علیه و کثره علیها
 ادام الله علیه و کثرت علی مفارقت الطالبین در شجاعت است خواه محمد اکبر علی
 در حضرت ایشان لوده اند و در اصل از تعداد و بعضی گویند از حوازم و شیخ عمر غفاری
 ارده ما عسا لوده اند که از کوه یا بیای ما شک است و می شیخ حداد علی ماوری حضرت
 الساسه دست شیخ شازده و اسطه احمد المذنب عمر بن خطاب میرسد یعنی الله تعالی
 و از کبار است شیخ محمد و حسن طعاری لوده اند و ولادت حضرت ایساں در راه رمضان
 سه است و زمان مآثر لوده است یعنی از غریبان و اعمام حضرت ایساں مضطرب بودند که بعد
 از ولادت حضرت ایشان تا والد الله ایساں را لباس یکا شده اند و غسل کرده ایشان
 ایساں در نگریده اند و چهار و شیر و می نیکه حضرت ایساں مضطرب بودند که یکسال لوده اند
 سخاوت که مراد از استعداده و ساحت لوده اند که ماگاه فوت این تیمور در افقاده و مراد
 بر هر ده شده اند جایگاه آنها که می بختند از فرصت شده است که اگر خود ندیکه عالی کرده اند

و بکوه برآمده و در آن ایام آباد گرام حضرت ایشان در باغستان بوده اند حضرت ایشان را
 از سر چهار سالی باز نیست که گاهی بی جنباب حتی سیمانه حاصل بوده است میفرمودند که در طاعت
 بکتاب اندیش میگردم دل من هم وقت بحق سیمانه حاضر و آگاه میبود و در آن وقت مرا عقوبت
 بود که میفرمودم عالم خرد و بزرگ بر نیو جان میفرمودند که تا من بحد بلوغ نرسیده ام نه استم
 که مردم را غفلتی پیدا شد و در می حضرت ایشان بعضی است انا عظیم که اکثر میفرمودند
 که در تفسیر این آیت چنین گفته اند که او میترک که ثریبی شود و حدیث و کثرت است که میفرمودند
 مقام اوست بر آئینه هر ذره از ذات کائنات او را آئینه است که در آن جمال و جلالی
 مشاهده میکنند بیکان کعبه ملاقات حضرت خواجیه مولانا یعقوب چرخ حضرت ایشان میفرمودند
 که اول که بهی رفتم بچیل خنجران رسیدم باز گاهی بر در باط نشسته بود فهم کردم که بطریق
 خواجگان قدس الله ارواحهم مشغولست پرسیدم که اینطور بقیه ادا کدام عزیز بشمار رسیده است
 گفت عزیز نیست در بلقیه که ایشان را مولانا یعقوب چرخ میگویند بعد از آن بلا درت مولانا
 شناسم چون بولایت جفانیان رسیدم بعضی در لواهی جفانیان نیست مولانا را کردند
 بسبب شنیدن سخنان بر ایشان فتوه عظیم و در اعینه ملاقات کو واقع شد آخر الامر با خود گفتم
 اینقدر اسافت قطع کردی نیک نباشد که ملاقات کنی چون رفتم و ایشان را دیدم بسیار
 نمودند چون روز دیگر رسیدم بسیار بفرمودند و بخشونیت پیش آمدند بجا طهرم که بسبب
 استماع آن عنایت است بعد از ساعتی باطله پیش آمدند و عنایت بسیار نمودند و در وقت
 دراز کردند که بیامیعت کن طبعیت بگرفتن دست ایشان اقبال نکرد و از محبت که بر ایشان
 بیاضی بود مشابیه مرضی که موجب نفرت طبعیت میشد ایشان که ایت طبعیت مراد یافتند
 و دست خود را بهیچل کشیدند و بطریق خلع و لبس تبدیل صورت خود نمودند و بصورتی
 ظاهر شدند که اختیار از دست من رفت از دیکر شدیم که بنمود و از بهر خدمت مولانا چندین بار ایشان
 دست خود را دراز کردند و فرمودند که خواجیه با الدین دست من بود و فرمودند که دست

مرا بر آن آورد که تلاش کتاب مذکور را بجم الغرض جستجوی آن که سفر به بیستم و فرقم نشانی بنما ختم آن کتاب است
است و سپس باز آدم نگاه بعون الله تعالی غرضی چند اوراق کشفه حاضر آورده داد الحمد لله
و کرده صنف هر دو کتاب یکگویند خواهی چه بجم الغرض است او در کتاب شمسات قدس بنویسید بر دل خلاص
منزل همی آمد که احوال اکابر متاخرین این سلسله شریفه را که بعد از روزگار صاحب شجاعت
یومنا هذرها فی طالبان حق نموده اند از کتب رسائل فراسم آورده کتابی مرتب کردند فرزندان
شیخ بابا سترضائی والد عالی مقداری این حقیر را بجمع مقامات حضرت ایشان امر فرمود و بخوا
الله سبحانه آن کتاب اخذ تمام پذیرفت اگر چه احوال حضرت ایشان که بعد از اقسام آن این
کتاب در مدت بعید انصرام پذیرفت در مقامات تفصیل رقم یافته بود اما این کتاب را نیز در
آن خالی نگذاشت و هر نکته از نکات لطیفه و هر کلمه از کلمات شریفه که درین کتاب رقم یافته بود
آنرا به نسیه تعبیر نمود و این کتاب را از بنویسند شمسات القدس من حدائق الانوار مود کرده انبید
چه هر نکته روح افزا که از انقباس نفیسی این فرزند دلالان رسیده نستی است از شمسات قدس
که بر یاض قلوب بن سیار ان اساتین روح زریه روح الله سبحانه ارواح الطالیین منسبا اقم
آغاز و ذکر مولانا محمد زاهد خوشی و خوش موصنی است از مضامین مملکت حصل
آنرا و شوار نیز خوانند از بعضی اصحاب فرزندان حضرت مولانا بزرگ نواحی المکنی
قدس سره شنودم که مولانا حمزه از اقربای حضرت مولانا معظم یعقوب چپه نخی رحمه الله
سبحانه بوده اند و تلقین او کار به تعلیم اطوار اکابرین سلسله علیه از بعضی اصحاب کار
کرده حضرت مولانا یعقوب که در آن حدود بود و نگرفته وقت ایضا معمو میباشته اند
چون آوازه تربیت و ارشاد حضرت نواحی احرار آویزه گوش روید گذارنده مولانا محمد زاهد
دلق عزلت و قناعت را از سر کشیده متوجه آستان حضرت نواحی گردید و اندک مدتی
زاهد بهشت و خلوت و دامنه پاکشید چون از بهار دامن صحرای شت شد که از عبادت فی سائر
بعضهم الله تعالی حضرت نواحی را که معنی است شهر قهر و از پیران و از پیران و از پیران و از پیران

جناب الشیخ ابوالرشحات دوقی و دهمال ان کلمه در کجوات حضرت شیخ محمد بن محمد دوقی
 را سیرت و مناقب و سجاد و ششین پدر بزرگوار خود شیخ علامه ابن شیخ احمد بن علی بود و قدس الله تعالی
 اسراریم دوی سر حلقه باده نواشان بهام توحید و سر دفتر و زلیشان تکریمه و اخیره در دفتر و نواشان
 ذات مطایق استخراق تمام داشت و در اقتباس است که حضرت شیخ رکن الدین فرزند شیخ عبدالقدوس گلکوی
 در لطائف قدسی میفرماید که ارادت پدر بزرگوار من چنان بود میخواست که بجای دیگر است که چون که حضرت
 شیخ محمد بن سبب پدر ابو الولید الثقات بوی نبود هر بار با خطی اندی و روح حضرت شیخ احمد بن محمد بن
 حاضر شکست بر پایدم میفرمودی که تو از ان بای هیچ چاره و پدرم سکوت میکردی افزون اینها که
 یافت پدرم داشت که بی شک از ان ایشان شتم اما بحسب طریقت میباید که چون انچه غائب بود و حق
 شیخ محسن طارکشت و گفت که هنوز تر است یا قیست و ما را مرده و در میدان هیچ بجای مرده که تو از ان بای
 اگر خطری بیعت ظاهری داری به نیرهن من محبت کن بعد از ان پدرم مرید حضرت شیخ محمد دوقی تعلیم و
 احترام پدرم بسیار میکردم و می در لطائف قدسی میفرماید که پدرم القیود عیال تقید شد ان از او نبود
 حضرت شیخ محمد بن محمد بن تمام عقد نکاح پدرم با همیشه خود است مادر حضرت شیخ محمد بن خاطر داشت که در نزد
 خود را بشوید که حضرت شیخ احمد بن حجاب او اشاره فرماید بعد چند گاه پدرم را در خواب دید که بحال سماع الشیر
 شکسته است و حضرت شیخ احمد میفرماید که ای ام کلثوم این فرزند ادرکنار خود انداز و پدرش کی چو
 سیدار شد تعبیر خواب چنان کرد بای شکسته از است که بر سجاد و ششین در بر و غیر حق نزد و در زلیشان
 کرد و مرا در زلیشان است که دختر خود بوی تسلیم کنم و پدرم در ان ایام حاکمهای تمام خانه حضرت پسر
 خود را در که در زلیشان است و سر فرزند که پیدا میشد با یک درگوشن وی میگفت چون حکایت تفریح
 و ریاضان این پدرم عرض نمود ما کلون دست شماستم خواه شکستید خواه بداند حضرت شیخ محمد بن محمد بن
 ارادت حق تعالی شریح شمارفته باشد چنین محل کجا باید که عجزه خواهر من است و دختر شیخ عارف
 شیخ احمد است بر الدین سبک کرد چون نشسته ازل بود شب کار خیر آمد پدرم در خانه بخد متحارب
 بی و آب کشی مشغول بود مردمان از اینجا گرفته بودند جامهای از شمشیر و شمشیر و زلیشان سر آمدن آن

بیدرم بحال و صد عالم که سادای لوتیهای باره سعادت و کفایت لطیفه که ما عیناً صحبت کردیم
 در حیات و شهادت بهر ارفاق سیم حلالی ام کفتم تا در آخر طاعت کرد و گفت که در حضور و احوال
 مدیون بسیاری دوی چنان که در وقت ازل حسان تو ذیجوانان کرد و هم دوی در لطائف قدسی
 میبود که چون آخر عمر حضرت شیخ محمد را مرض موت پیش آمد سیرکشان خوشیج الاولیا عریضه را یاد کرد
 او در آن امام متین میری در ساه آباد و کشتی علی میگرد و حاضران عرض کردند که در شاه امام است
 پس نوع حضرت شیخ احمد را بدین من فرمود که خرد شیخ نده را زود در دلی خیرش دوی برنج
 امر ماضی حضرت شیخ احمد سرعت تمام شیخ غیبه را زود دلی آورد آلوده حضرت شیخ محمد قدس
 در حالت سیر و دو گاهی در استعراق اوقات احلیت خود و ششم باز چوین بسیار میگشت و میفرمود
 که لطفاً اقدس هم کردم بدین سر و گوار من بپسندید که نیم کرد و یک گشت توحید مطلق فهم کردم با روحانی
 سعادت روح قریب رسید استخرا فی علی نمود و بعد از علقه قدر من بعد و قصد است که ای وقت هر
 مردان حق است پس فرمود که از طرف اینک بنشینید اکنون خردات حق در سینه ماسیگی بر است
 و مدوق تمام ششست و خرد و جمیع امانت نیز این حیثیت قدس الله تعالی اسرار هم معلوم اعظم
 که از بدین خود حضرت شیخ عارف تعلیم یافته بود و حالا بدین من فرمود و اسپی گفتن بود و وصیت کرده و خالفت
 خود کرد و امید با بدین من التماس نمود که خردش شماس غریب خواهم ماند و مرا طاعت معارفات رات
 با رکات شمانیست فرمود که ما تدریه اندیشه است تو را که اولیا حق هستی و مقام مقام است
 که کجا خواهی باش من از توحید هر گز نیست و در حقیقت فرزند خود شیخ بدیه حواله کرده ام که خواهی که مقام
 مرا رعیت کنی ویرا از امر ما ماضی کما فی حق محرم ساخته و نعمت میران لوی عطا کرده نیابت خود مقام
 این گداری چون حضرت شیخ محمد قدس سزا این وصیت تمام کرد خوش و حرم عالم القارعت فرمود
 من مجیدم را نعمت ماضی سرده نیابت خویش را بخوانش و در هر صاحب اقتباس میگوید که در اکثر نسخه مشهور
 لطائف قدسی دیده شد که شیخ محمد امانت میران اعیانست معتمدی حواله فرزند خود شیخ بدیه کرده و در
 شده پس قول صاحب مرآة الاسرار است که حضرت محمد و شیخ الاولیا عرف شیخ بدیه بعد از وفات

مجلس فیضی
مجلس فیضی
مجلس فیضی

خودش محقق مقام وی شد و دست در فایده خیرش میخیزد و بنابر خبری یاد شده همه ائمه شیعیان و اولاد
 مولانا در ولایتش تحریک جسمانی مییادند و در ولایتش خود را برزیده مولانا محمد را برزیده بودند
 و والدیه بر شمع مولانا خواجگی انبیا میروح الصدیه و چشم از علم طایفه بر سر نه تمام داشتند و غریزی گفت
 از ایشان رساله دیده ام و در اثبات آنکه عیسی حق سبحانه وجود مطلق است سخت نیکو و مولانا امیر علی
 پیر روی محمد ابد نیامی در رساله خویش منقبت ایشان را چنین بر نگاشته حضرت مولانا می اعظم و
 قطب ائمه الهی صیقلی العالم حضرت مولانا در ولایتش تحریک انبیا کمال در خدمت خال نیز برآید
 خویش نموده اند و بعد از انتقال خال نیز بر گوار خویش نائب با استقلال ایشان بوده و پیش از خال
 گرامی سرشیده جنود گنهای مینگد بر این گویند و بعضی قرائی نکرده کش که بشهر سر نامو است
 به تعلم اطفال اشتغال نموده باینکه که معر و بر احوال ایشان اطلاعی نمید و گریه زوری یکی از نشانم
 ترک را به اینجا عبور و مرور واقع شده بمقام مکاشفت استقام حال مولانا فرموده گفت از اینجا
 بوی مروی می آید و اشارتی بمولانا نموده بعبادت تو گوئی مشک خونی تو ام آید که از صد برده صیقل
 آید حضرت مولانا خواجگی قدس سره میفرمودند که پیشتر با حضرت اشتهار و الد نیز گوار ما انشد که در ذکر
 در ولایتش نزد ایشان مدح بزرگ و سالار شیخ نور الدین محمد خوافی که از اکل خلفای شیخ حاجی محمد
 جوشانی بود قدس سره میفرمودند ایشان را می طایفه خسته نموده با این شیخ بسیار بزرگ طایفه مشهور
 بدین حد و گداری کند و شیخ سید زوری چند فرقه بود که شیخ مذکور باین نواحی تشریف آورد و چو
 بسج والدیه رسید فرمود امشب جهت شیخ ماست و شمع آراوده گداز و اقامت است سحانه نزد اویم
 چنان کردند و رانی تکفانه با جامهای شوخ کنین او در دیند که بکمال شیخ در آیدیم شیخ نیز با طایفه
 پیرین تکفانه نقشه بود والدیه را سخت معالقه نمود پس عمامه و فرجی خویش طلب فرمود و در راه
 و مراقب نشست والدیه را نیز تا نقشه بود و مراقب بودند و عیبت خلوتان میقوم اند را نمین خواندند
 لب چوب بستند از هر جاسخی خواب شدند و آنگاه والدیه را به خدمت خواستند شیخ قدیمی چند شبانیت نموده
 بنواضع تمام و دواعی فرمودند بعد از دواعی ما شیخ از مردم آتجایی رسیدند که طالبان این راه را اینجا

ایمیر آید شدی هست مردم گفتند که در شیخ میت فقیر است گفتی میدار و دین شیخ نور الدین فرمود که آن
 مردم ایما خوش بایایان بوده اند که سجدت اچمیں در دیشان استفاده می جویند بعد از
 استماع این سخن آید شد مردم مصیع اوقات والد باشد و از آن سمت تسکین بوده اند و مصداق کلام
 عاروق اعظم رضی الله عنه و انتفی الرزق من خذنا الا انشیر کنت و کار راعی و انتقد و کارای را
 آنجا خود میکرد و در مقام مولانا اسکی اربابیت اکسار و در قصور حال فرموده اند بیدران ما هم
 ممکن و حاصل بود چون فوت ما رسید به عیالت ماند و به سکت و یکی از اصدا و خویش بکایت
 کرده اند که عالم بوده و تحصیل بوده و مراعی بسیار بود که در انشای زمین را ندان و با هم افتاد
 در پس طلسم علوم می برداشته و تخم رواند بر زمین دل ایشان می انداخته و عیله را در عتد بزرگ زاده
 بود که رعایت حساب تقوی میمود و هرگز آنفرز نماند آن رفعتی دار شراب و طعام او تنه اول محمودی
 نادر و می که آن بزرگ را و در گذشت آسود و بجا به او سمار خناره خاک گشت حاشیه گلبرگ گردانید
 بر خاک نشست و گفت ای فلان غفر الله لک معاذی کردی که توان در کنار گل نشست بعد از روزی
 چند هست عیله و لباسی مرستاد و گفت غسل بر آرد این لباس بپوشیده بحاله مایا تیرت مولانا در اسطر
 است که قریب است از توان کس بقولی بود و هم محرم سه نه قصد و بهتاد در استقرار سفر آخرت کرده
 خواجه میرک کنبد سبزی رحمه الله ارا حقا و خیر الدین اندک بود که از او دمال سادات ست
 رحمه الله و از حلقای بزرگ سجدت مولانا و ویش محمد قدس سره دار و حیرت و اکسار و حشیت تمام
 داشت در کعبه سبز میود که فریه البیت از قزاقی تالان صامیان و حصار شاداب و بامکار و دیار بخت
 و در منزل آن حاجت پیراه و تبرک خواجه محمد صابرا و نیز از اصحاب صاحب مولانا در ویش محمد بود
 و آنجناب قزاق صورتی غیر داشت و سالهای بسیار مولانا بسیار بوده بود رحمه الله سحابی بولانا
 شیر محمد او نیز مولانا در ویش را از بایان قدیم بود و صاحب حوال غلیم شیخ صلواتی
 او را صلواتی را از ان گفتندی که دی و در بای جمیع سارا بود و و کاهما رفته مردم اذیان و نظام
 صلوته کردی او نیز از اصحاب کبار مولانا در ویش محمد بود و صاحب مینی و شکستگی علم در سمرقند

نوشته شده

نوشته شده

نوشته شده

نوشته شده

سکونت داشت چون مولانا خواجگی سیرت قدس شیده اندیشتر احوال بمنزل او فرو می آمدند و در آسنة
مردم آن دیار چنان مشهور بود که شیخ صلوئی صحبت دار خضر علیه السلام است موبدا نمی فی است اگر غیر
از مریدان منظور شیخ قاسم قالینی علیه الرحمه باین فقیر میگفت که روزی در خدمت شیخ خود و پیش
مسجد شیخ صلوئی میگفتم شیخ صلوئی بر بام مسجد بود چون شیخ را با بدید سلام کرد و گفت حضرت
خضبه یا سلام ساینده رحم الله سبحانه و ذکر آن ساقی خنجرانه اسرار آن سرشار
یاد دینی غما آنفرا صحرای الوهیت آن شهباز هوای بهیوت آن شناسای رموز معراج آن
قطب عالم شیخ عبد القدوس اسماعیل الحنفی صغی کنگو می خواجده محمد یاشم در کتاب زیاده المقامات
که در احوال خبر و کل حضرت شیخ احمد مجاهد الف ثانی تالیف کرده بنویسد قدس سره شیخ عبد
القدوس قدس سره از شیوخ مشهوره هندوستان است و از کبار ایشان از فرزندان
شیخ صغی الدین است که در اصول و فروع علوم از فحول محققین بود صاحب تصانیف مفیده مشهور
سکه و شورش قومی داشت و بعد و سماع کثیر با وجود کثرت جذبات و توقیر غلبات در اتباع
سنید لغایت متقین بود و در الزام غرائم امور دینی سخت شکن اورا کتابیست مسمی بالذوالعیون
مرتب علی سبع فنون که در هر فن اسرار و الایه صحائف اماره و در فن نخستین بر نگاشته که هر چند
الایه من بختی و جم شیخ محمد است لیکن شتر اخذ فیوض را از باطن جبار شیخ احمد است قدس سره
و متانش او در این فن بسیار فرموده و نیز آنجناب از درویش قاسم اودی که از بزرگان سلسله
سهروردیست است اجازت خلافت داشت و خبر آن کتاب مذکور اورا رسائل و مکاتیب
نیز هست در غایت زیبایی و دلربایی حضرت ایشان یعنی حضرت مجدد قدس سره العالی از او
آخر حال شیخ حکایت میکردند که ساعت بساعت غیب بخودی بر آنجناب مستولی میشد و استعزاق
غلبه داشت یکی در انحال از و شیرین سپید فرمود دل را بزرگوار بسیار که فتم اکنون سلطان ذکر زبان باز
هر من خلیگ عباد و مرا از من می باید از فرزند شیخ احمد که ثالث بود می آمد که می گفته و برین نسبت
منازاده ناست که نخست فرزند این بزرگوارات منوری آراسته می سازند و انگاه بجا بدات در ریاضات

امام شریف محمد بن حسین
در بیان

انرا حقه حایه طبیعت رسانند و در آن بدستال حضرت ایشان قدس متوسم کدران ایام کم و بیش
 تنج ذره ای گرم تحصیل بودا اگر ایشان را اشدیاق و یار یار بر سر گوار علیه کردی بحد متشنق و تشنه
 که اگر امری عالی و ذمه و یا بدقتیل است یا مستحق شمع گفتن آید ایشان از مانوس و شویب
 و تخیل تحصیل علم است ما را از ایشان نماند و ناگفته که در و ناخوانی خود مدتی آمدی که تنج را
 به طبع لیسیر که هر یک در طایف و قال تمثیل بود و ناگفته ایشان قدس متروار و الدنایه خود
 بر وایت کرده فرمود که چون شمع ناحیه القدر و من قدس متروار و ناگفته خود مدتی آمدی و خیر لک را
 رسیدی بدین راه و شدیدی که لک خوانان و مطرمان نیز او را استعجال نمودی و تنج که لیسیر
 بود و سماعتش در حایه حورتن و مسکر در صحن سماع شناسا و مستانه اردوی تسمیر و وقتی در دلی در
 محفل تعلیم که علمای غیر حاضر بودند و تواضع بر حاست در میان گفت منصور را مادامان کشنده چون
 اسبک کرات و در قفس بر دایان و اندکی از قول علما و صافی آرد شده مام کی از عالم علمای انوار
 را برده گفت چون آنحضرت را ما خوان توان گفت که چون آوی در میان ایشان بود و تنج محاسن
 شد و تنج گفت من همایه امیگویم من همایه امیگویم باز عالم گفت شیخ چون مثل باونی و نادان توان
 گفت که چون آنحضرت رسید که از قطرات حوض تصور لغش اما الحی طاهر شد آن سر برگ دو آب
 خود را بر زمین زد و گفت اگر حق است این حسیت سیاهی که در دولت اورحیت لغش لغش طاهر گشت
 تنج اگر گرم تر از پیشتر شود گفت که این ماوان که سبایان حق در دماوی طاهر شود و دوران دوم
 حضرت ایشان قدس البذر الخیر بدین تقریب و دور یکا تنج مدتی آمد و تنج حاجی عبدالواکب را
 که از اول رسید علما الدین بخاری بود و صاحب علم و محال القسیرین نوشته بودند و تنج خود را و تنج کشند
 ایة تاملی است سرور کائنات علیه علیه الصلوات و التحیات که تنج خود را و تنج کشند
 بود و لادنی سیمه مومن الهی که تنج در طاعت شان علی القیین ما تنج شمع محمد القدر و من یکا را
 که تنج که در اختلاف سبب اهل الشیعه و الحیاه و کتاب را در فرشتا و بر شیخ بر در میان علما و
 ملا و لکرات وقوع پیوسته اما آخر عمر آن شد که تنج عبدالقدوس گفت قدس متروار و ناگفته

[illegible]

مقام تجلی شمس عالم عقول پدید آید و العالم ملکوت است و مقام روح لسانی است و در مقام اگر چه
عائده بطوریکه لغین معرفت بطور پیوسته اما مقام تقدس میدان تسبیح و تهلیل است و این اسامی قدس
بوده و مقام ملکوت هم پس غش را مظهر غریب گشت و عائده کمال معرفت که مقام عروج مسمی
روح است بطور نیز پیوست باز در مقام تجلی اشتیاق عالم احسام پدید آید اینجا بطور تمام انجاسید
و عالم غش مروج بر اوج نزدیکی ملکوت و حریت و حریت افتاد و این تلمیذ اول و آخر و مظهر
الاسمیت بطوریات و لغویات و این الی در این عالم که بحر محض وجود صرف بوده است شمس بدان
سبب که حوس سور عشق مقام یاخت که در کرم ذات سر بحر صفات در مرتبه محض وجود و وجود داشت
سروان ایدانت معلومات را علم برود علم را با معلومات در سر ذات که بحر صفات سر ذات را با
صفات داشت و صفات را که سر ذات است وحدت در کثرت گردانید و کثرت را که سر ذات
وحدت پدید آید وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و علل در محض و محض در علل و عائده سراسر
و حامد و عائده قنادر حسن و قبح سرود قدیم در محراب وجود بر آراست و این عالم علی الغش
استوی علم را و اشتیاق فی حسیه و فیه فی السعیدین عیش بهر داشت تا بدان صفات که
للمویدة الی نظام علی الاکمل و حوس را آورد و شور و فغان در کون و مکان ایدانت و امار
و امار عاشقان بهر جاست تا هر یکی بر استعداد مظهر از نوعیت الوداد الیک الیک الیک الیک الیک
بهر جان و جهان تاخت و چنگ در امن محبوب و مطلوب شود و ایدانت معنی آن گرسنگی که در معده
بیشتر در نهاد دنیا و افتاده است و آن تیز تر و دگر تیز تر از آتش دوزخ است که گرسنگی کتیف را ملین
رساند و متقی را مطلق نشاناید انسانیت بهر جانیت بر آید که اگر گرسنگی مردم بخدا ایتجانی تواند رسید
و این خاصیت در حیوان دگر نهاده اند اگر چه گرسنگی و اید که از حیر و مضطرب اند طایفه دار و جان
اگر چه از حیوانات اند اما آتش گرسنگی در اندام لاهم از مقام خود بخا و در تو اسید که این کار تشر
است بار و در وجه عشق ایست اکنون بداند که گرسنگی را بهر مقام است مقام اول را آتش
گرسنگی خوانند که عدلی آن دلب و طعام است مقام دوم را آتش و بهر و محبت و عشق خوانند

که غذای آن خون بکشد و خاشاک غیر است و مقام سوم را آتش محبوب و معشوق خوانند که غذای
او حسن و جمال و اوصاف کمال است این الله جمیل و بحسب الجمال بهیبت عاشق حسن خود است
آن بی نظیر حسن خود را خود تماشا میکند انتهی در مکتوبی بنویسند که یکی از مریدان او را از خواطر
فاسده پرسیدند در جواب نوشته بهیبت پرسیده بودند از بلای سخت و ابتلائی عام که هیچ دلم
و دینی نبوده که بشکاید آن نبوده از اینجا که بشر بودند و گذر بدین حبس مجازی داشتند اما فرق
آنست که یکی را گاه گاه و بطریق ابتلا و مستحقان باشد و او بدان مأخوذ نگردد
بلکه سبب قرب و علوهست او بود و یکی را از راه خسران بشکاید و او بدان مأخوذ گردد بلکه سبب بعد
حرمان اندمی از یاد خدا باشد چنانکه حال بد نسبت اینها قیمت مردان و نامردان ظاهر گردد که لایزال و
لا یفترق و السادة الرجال و اللقطة الرجال که تفرق و تفرق خورد و دیگر است و آنکه کار نسید و شریک خورد و دیگر
و نیز صاحب یدة القامات بنویسید و اکثر مکاتیب از انکسار و افتقار و خوف خاتمه کار سخن کرده بسیار
بنویسند حضرت ایشان قدس سره العالی از جناب او نقل کردند که با وجود غلبات احوال در رعایت
عظام ابر و سینه آید داشت که وقتی امام سید او پیدا شود و پیر از زاده او شیخ عبد الباقی فراموش آمد
و امانت نمود میان آن بین الخمت از دور فقه ظاهر گردید شیخ نماز را باز گردانید و بخشیم تمام گفت احداث
را منع نمایند اما امت نگذرد و نماز مردم را فاسد نسازند بنده الله اند که موصول با صلح حکم یک کلمه دارد
که قطع آن درست نیست و دقت بیان آن روانه انتهی کلماته الشریفه انتقال شیخ ازین دایره بر طالع
بسالیت که شیخ اجل حسین آنست و در بیت شرفش در قریه لنگه است که بر ساحل دریای جمن خیز
گرنال است رحمه الله سبحانه انتهی مکتوب و ششم بجانب کن الدین و قاضی عبد الرحمن در بیان معنی
آیه و تصدیق الله تعالی ان الله یطالعکم انما یتدرون ان الله یتدرون ان الله یتدرون ان الله یتدرون
تمام کتاب بانی و کلام سبحانی است اما آنچه در فهم تواند شد در علم آید یعنی عبادت کنید سر بر زمین
نهید و سر بر یقین نهید و زمین عبادت از مقام عدم است یعنی از وجود عدم زد و فانی گردید
تا بحق رسید بغیر مشغول گردید که لا غیر الا بالغیر و هو الاشارة بالشکر و الشکر بالانیر پس حقیقتا ان قول

بنوری استنهای رسد که گران ازل و ابد را محیط بود و هیچ کیف و بیهوده نبرد آن نور پاک حق سبحان
 بود لای پیرستیدن آن نور است که ذره از ذرات عالم نیست که آن نور آن نیست و از آن
 آگاه نیست وجود عالم از آن نور است و فناء عالم بدان نور است و آن نور حقیقت عالم حقیقت
 نبی آدم است مصطفی صلی الله علیه و سلم در مقام صفای انبیا فرمود در حق عالم من عرف نفسه
 فقد عرف ربه و در حق خود خاص من را بی تقدیر آئی الهی انا الحق منصور و سبحانی لطیف و ازین نور
 است عزیمت چون فقر تمام شود غیر کلی بر خیزد و در ویش در میان نماند و اگر چه صورت بشری
 در میان بود اعتباری ندارد و آنچه معنی است آن اعتبار دارد و العبرة لمنی لا للصره انبیا
 مصطفی صلی الله علیه و سلم وقتی گفتی آئی است کما جئکم وقتی دیگر خود را بشیر خواندی و انا انا
 بشیر شلکم گفتی و بصورت میان خلق با خلق ماندی و کسانی که مصطفی را مصطفی الله علیه و سلم
 میزدند یعنی نمیدیدند و نمیکایت از حال ایشان نیست و قَوْمٌ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاهْلُهَا
 كَذِبٌ و انا انا که مصطفی را مصطفی الله علیه و سلم همان بشیر دیدند و همان بشیر گفتند قَوْمٌ
 كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاهْلُهَا و انا جبرم چون در ویش در میان نماند و از کون در گذر خدا ماند بیل بیل
 و خدا همیشه باشد ادا در ویش در نپار بود اکنون از آن پندار بیرون آمد بدیده یقین دید و دانست
 که با وجود همان حق است و غیر عدم مطلق من الشیر ان یاقوی الی انا الله انبیا آدم زنده و در
 بر هم زنده فال معنی اذ اتم الفقر فی الفقیر فوالله تعالی ای لیس هو الفقیر لیس هو الفقیر فال معنی
 الفقیر اذ اتم فقره بالله فهو المتعلق باخلاق الله و لیس بر الا هو و لیس هو الا الله و لا سواه خدا
 خدای چون مس بزیر رسد و بعبارت زده شده بشمار زده صراف او را بقیت و حکم زیر کرد و اولیائی
 تحت قیائی لایعرفم غیری اولیا را خدا داند چنانکه باید دیگری نداند کار تا جائی رسد که ملک
 مقرب روح و ظهور حیرت افتد الا انسان سری و صفتی اینجا معلوم شود که چیست
 و هم حضرت قطب عالم شیخ عبد القدوس درین مکتوب میگوید
 که این فقیر گوید لطیف هم در ویش نیست آنکه بخندد خود در چون خیزد در ویش سر حق ابرو از دم

ما که در پیش هر چه هست خلی و خود او است و از عرش بر تراز است که کسی نزاع تر در پیش بر او
 همه و دیگر است و هم شریف که از آن و صبا مامور و در پیش عوطه توده در بر او و حق و دوست
 گشت فلان از او و شکست تر و در پیش راست بود که و ما بود مستوی و دل در حضور و اتم تر گان همیشه
 تر و در پیش در عبادت و اتم سرور و شرف و در پیش نیست آنکه کسی چو در جو حریف در مکتوبی میفرماید
 نه آنکه سده و ما چرخ محض بود و نه آنکه سده حد است و در لیکن در معاد خود حای رب که از وی
 خودی سرچیز و هیچ دوی نادی بیامیزد مکتوب بود و بجم محاسن قاصی عبد الرحمن سلوک است که مع
 آیت و من یخرج من قلبه حقاً إلى الله و ذو سؤل به تفرید ذلک المکتوب حد و وقع آخر
 علی الله یاس و ما میسر مقرر یاد هر که از ساء شریعت مهاجرت سوی شهر احدیت کند و شاق حضرت
 صمدیت گردد و هموز در راه بود که هزاران سارل راه بدر گاه بود که حضرت عا د عدم پیش می آید
 و از مالوفات شریعت بیرون می آید و سوی دوست حیران و سرگردان می رود و منتظر کمال
 حبیب میگردد و اگر کعبه مقصود رسید و مشاهده حد و رسول مشرف گشت فقد وصل العیب
 الی الخدیث در دادند و دولت ابدی بر تخت سرمدی ان اولیاء الله لا خوف علیهم
 و لا یضرهم شیء و من مشاهده و اگر درین مهاجرت پیش از وصول کعبه مقصود از جهان حیات
 نمود فقد وقع اخرج علی الله ی تحقیق ظهور دادند علیه علی با هو مراده در مکتوبات حضرت
 قطب عالم امر از دلکات بسیار دیده شد ایجتراحش آن مدار که تخریر میگردد صاحب
 الله سرار میگوید که حضرت قطب عالم بارشاد حضرت شیخ احمد عبد الحق سیر سلوک تمام نموده مرتبه تکمیل
 و ارشاد رسید حضرت شیخ احمد و یاد عالم روحانیت و مودت و اراد لایت بالا دست و آدم پس
 حضرت قطب عالم بعد از چند روز در سن ست و شصت و تمان مائده در استیضای زمان سکندر
 س سلطان بهلول بودی بموجب درخواست عمر حان کاشی که یکی از امرای سلطان سکندر
 بود و بخدمت ایشان اعتقاد داشت مع فرزند آن از رودی نقل کرده و در قصه شاه آباد
 که سواهی دلی بود سکوت نمود و شهرت بسیار یافت و مدت سی و چند سال تا ایام سلطنت سکندر

و سلطان ابراهیم لودینی در شاه آباد اقامت داشت چون در سنه نه صد و سی و دو طاهر الدین محمد
 بابر بادشاه از توران در هندوستان درآمد و تمام هندوستان را در تصرف خود آورد و بسبب
 کثرت سکونت قوم افغان قصبه شاه آباد را ویران و خراب ساخت در آنوقت حضرت قطب عالم با عیال
 و اطفال در قصبه گنگو متوطن گشت صاحب اقتباس سیکوید حضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت
 قطب عالم در لطائف قدسی میفرماید که چون والد بزرگ در شاه آباد آمدند برادر کلان شیخ حمید الدین
 ده یازده ساله بود بعد از یکسال در قصبه شاه آباد پنجم چادی الاول در سنه سبع و ستین و ثمانمات
 اثیقیر رکن الدین تولد شد و همه برادران من بجز شیخ حمید الدین در قصبه مذکور متولد شدند
 شیخ حمید الدین در ردولی متولد شدند و هم دی مینوید که دی حضرت هر چند خارق عادت
 و کرامات بسیار داشت اما هیچگاه با اختیار خود خارق طایفه نکرد و گاهی بجهت شوق بعضی مخلصان
 پیروی طاهر میکرد و هم دی مینوید که مولانا چندین که او ستا و این فقیر بود و در مد حضرت
 قطب عالم بودند برای شستن جامها طرف آب کنده رفت ناگاه عورتی صاحب جمال در نظر آمد
 قدم مولانا بغیرین پله خاصه چنان شد که محل خلوت ست با عورت فعل نامشروع و اخصو
 ناگاه حضرت والد را عصا در دست گرفته در عین دریا را بالای آب ایستاده دید مولانا سیرگون
 شرمند گردیدند چون مولانا پیش آمدند حضرت تبسم کرد و فرمود باک نیست پیران محافظت اند
 صاحب مرآه مینوید که حضرت قطب عالم زندگانی در زیارت از وقت سلطنت بهلول لودهی تا زمان
 سلف سلطنت نصیر الدین محمد هایلون بر سرند ارشاد مقیم بود و سلاطین آنوقت بخدمت دی اخلاص
 تمام داشتند چنانکه مکتوبات باسم محمد بابر بادشاه محمد هایلون نوشته بود موجود است محرر حرف گوید
 دیدیم در چند و نصیحت نوشته اند و غرض خود هیچ در میان نیامده اند حضرت شیخ رکن الدین لطائف
 قدسی میفرماید در سنه اربع و اربعین شصتمات یازدهم چادی الآخر در روز شنبه عرس حضرت شیخ احمد عبد
 بود بهر ران روز حضرت قطب عالم را تب و لیزه پیدا شد روز جمعه فرصتی حاصل شد نماز جمعه او انمودند
 بعد از نماز باز تب شروع شد چهار روز دیگر باز تب آمد در شنبه وقت چاشت تیار بخ بست سیوم ماه مذکور

و سه مطویران مساء و دو سه سر دلف شمع اصل محراب سال و فاس حضرت اوسا و تقویر
صاحب سال مال الحیار و مرات امراد سه جعفر العین و تسعانه و مدت عمری رحمه الله تعالی
هشتاد و چهار سال بودار احمده سی و پنج سال و دو و یک سال که الیاس نمود و سی و سه سال در
سأه آگاهان فاس داشت و چهارده سال در مقام مرگ گنگوه ارسام نمود و در دره نند سحر
که در مرص موسیج تفاوت و ریاضت طلبه شد تا آنکه محبوبیت رکمال بود در شعی شهادت به عباد
کرام تجدید و شکر و تحفه الوضوء ادا کرد و در آخر کار راسی و صو اسارت و مود و کرم و دکان
در کعبه و سجود با سار کرد بهان ساعف حال بخیر تسلیم کرد و فرید مسیح رکس الدین مکی و کماله
عسل کس لپوشانیده اس فقیر دست رسید به امداد حرکت دل و حرمان و کرباب و کربان و کربان
بود و بهم می گوید پدر مرگ من اولیا بود و ند ملا و و آن طبعه داشتند مسائل سری
بهیشته مطالعه سکروند و مار اسرار و چاشت و فی الروال و بعد فوت نکرد مدتی و وف و چاشت
میگفتند نامای نادر فرص دست و لواقل ادا می نمود و صاحب شغل ماطس و کسب بود و
کرامات و کمالات و توارق عادات حضرت قطب العالم در کتاب مرآه الاسرار و احیاء السال الخوار
و لطائف قدسی و غیره با شرح اعد و بین محضر کما نش تترج و یال آن نیست و عالم و فصل
ار مصاص و می حضرت میل الوارعیون در ساله قدسیه و مکرمات و غیره بر طاهر است و ذکر
حضرت مولانا خواجگی امامت کی قدس الله سره حضرت مولانا خواجگی امامت
رحمه الله العالیس بود کمال و ذوق الال ار مصاصی ماطس او کامی والد ماعد خویش مولانا در
او و جمال این نسبت از ایمانی استعداد و هدایت و ارشاد او رب و رمی دیگر یافت اید
حصول کمال تا مدت سی سال رسوه محمد والد مرگوار در گستر احوال میگویند شهادت اناول
حضرت حق سماء حقه ربیث طالان خویش میخواست که او را از او به اولیای مغرب انحر اولیا
حضرت آرد و او را حوامور بارشاد و حلق بند مردمان ارامه و فقر از خواتین اقد و پرا دمه ملازمت
تشانده و این صحبت او بسیار حقه و لال از حوام غفلت میدارند و مسود انیال این بحارت

نقش بندگی احراری

یوسف یحیی و غیره را آمدند و بسیار فضیلا و ربله را داشتند و آمدند از جمله آن فضلاست مولانا محمد
 علی بن محمد که از مشهوران حضرت مولانا بود و صاحب تقوی و صفا و اذعان تلامذه مولانا محمود و کیانی
 زیاده از چهل سال و ربله منظمه بلخ افاده علوم عقلی و نقلی نمود و کتب متبرقه تصنیف و تالیف نمود و در
 هزار و بیست و پنج یا چهار از جهان درگذشت حضرت محمدی مولانا خواجگی را برجاوه عمریت قدسی
 بس استوار بود و از انبیا آن رخصت برکنار او را بر مسجد خانقاہ نمود و از غایت تمکین در مجلس او
 رقص و سماع و خروش راز ۱۰۰۰ نبود و وقتی یکی از مجالش التماس نمود که پاشد اگر رفتی مولوی محمدی
 قدس سره مذکور محفل عالی میکردید باشد فرمود هر روز از مشکوه حدیثی چند که در مجلس میشود
 و مشک نیست که ذکر احادیث بنویس علی قائلها الصلوٰۃ و التیمت به از حدیث دیگر نیست یکی گفت
 اگر سوختن خمس بعد از ادای صلوٰۃ خمس چهار بار در مجلس شریف مقرر گردد و میشاید فرمود چه لازم است
 که چهار مقرر گردد و هر که خواهد بطور خویش شرا بخواند و دید تصور احوال او بلغاتی بود که روزی یکی گفت
 که راه مسجد بلند می دارد و از کبر سن ایشان ترا ضعف تن قویست اگر نماز عصر و مغرب
 و عشا را بیک آمدن گذارده بمنزل تشریف بزند النسب بنماید که در آمدن و رفتن تصدیق است
 فرمودند و نمازهای که میگذاریم همین آمدن و رفتن است چیزی دیگر مفهوم نیست و بنویس این نسبت
 علیه سیمای شکستگی و فنا از جمیع اطوار ایشان هویدا بود و نور شکفتگی و تواضع بر همه مسلمانان
 از بوستان کردار ایشان پیدا اگر همان بمنزل تشریف ایشان رسیدی با وجود کبر سن خود بنشین
 بخدمت او و بر داحت که و با آنکه از نجافت و متهامی مبارک می لرزد خود نزد میمان سفره آورده
 بنیاد افشندی و بسیار بودی که از حال مرکب خدمت میمان نیز خود خبر میگرفتند بالجملة صاحب
 عظیم بودند و برجاوه طریق خاصه حضرت خواجہ بزرگ و خلفای ایشان مستقیم هم شمر میشدند
 بدین آئین بگذشت و تسعین رسانیدند و در شهر و سال هزار و هشتاد و هشت تشریف فرمایند پیش از آنکه
 ازین دار ملال باندک ایام مکتوبی بحضرت خواجہ ما قدس سره نوشته بودند که بعد از اتمام رشتن از دنیا
 بسیار این دو بیت در آن مندرج بود بدیست زمان تا زمان مرگ یاد آوریم و اندام

ما پس آید مهادی ساد و مرا اردائی بد و در هر چو پیش آدم تبارم تا بقول و در سبب در
 شعال رحمت حق بویست آسم حضرت حواجه ما قدس سره در یکی از مکاتیب تشریف فرستاده
 سرل وجود و عدم و وجودی انگاش در موده اند حساب ارشاد مانی محرمی قضا گاهی مولانا
 قدس سره در تبارت نصای ایتم استینه ازین صیت روح و دست گرفتار و یکسکه به تفری
 که اوب یکسکه به مصر موده تا در روح دوم باید که آن توحید و شکستگی را که کجاست حق سبحان
 مرا هم ستود ما فانی انهم گوید بعد از نقل اینکلام حضرت حواجه ما قدس سره نوشته اند که از حال
 اسحق که از حواجه مرگ قدس سره مرویست که وجود عدم بود و بشریت خود که با وجود
 فاکر خود مکنده موم بدستود آسم و هم حضرت حواجه قدس سره در یکی از رسائل خویش مفری
 از خدمت مولانا بی خود لعل فرموده اند که انجذاب از والد شریف خود میر سبک و اسطار بر ملا
 اسمعیل مهم اند لعل کرد که در ذات تحت تجلی است من آنوقت یکی از حواری حضرت مولانا
 قدس سره است تبار که التمس فی وسط الهار است نصرب یافتن باقی جان است باریکه
 انجذاب بر میر محمد جان موخر این آگاه بعد از موت بعد از خان و بیسرش دانی مادر الهام
 پیروز جان است که از قائم خان نموده بود چون تعیم سلطان که از نسل عبداللہ خان عالم آ
 بود از ترکه شهادت یافت را درش باقیان مع بد و جمعی برادر و برادرزادگان و اولاد
 شتافت بر محمد خان حکومت هم قند را آنجا همه نقولین بود بعد از روزی حیدار احمد اعدا
 هر اسمی در خاطر آمد قصد قتل و منع آنها را مالشگر گران آن خان را بسم قتل شد آنجا همه
 حضرت مولانا الهام نسیم نمود و گفتند یا همه این سلاطین برادران زاده بسم قند مهاد
 و اطاعت او احتیاج موده او سر ما اس کفای قلیل اسار و مولانا مالشگر بر محمد جان خود
 العزم نصالح و التماسات نمودند و چون او را نصبت و رگ را و لودینا یرفت مولانا بحکم نام
 و باقیان را فرمودند البصر عارقات عسکر خویشین معیدتس و این گریه رحمت اندام من در میان
 علمت فیکم کتب کاذون الله و دست اجماعت بر پشت او نهادند و در میان کار طرا

و گفتند که کل بر خدای عزوجل کرده خود را بر لشکر دشمن بزن ما و ادا التمر ترا مبارک باد و سلطان بیل
از آن پنج نایت و بشارت ول یافت و یا آنکه لشکرش بیست چهار هزار تن غیر سید مستقد مقابل بنمایند هزار
کردید و روان شد حضرت مولانا با جمعی از درویشان خویش در قفای او رفته بیکار شهر در گشته
مسجدی مستقبل و مراقب نشست و در زمان زمان سرور داشته می پرسیدند که خبر چیست تا آنکه
خبر در رسید که باقیان ظفر یافت و پیر محمد خان براه عدم شتافت و همه مردم آن اطاعت
این را کم بستند انگاه مولانا از بخار خواسته بمنزل آمد درویشی از مخلصان آن جناب باین
ترا بعتاب حکایت کرد که شبی حضرت مولانا بجای سوار می رفت و من بر پهنه پای با چند از خوا
و عنان میرفتم ناگاه خاری بر پاهای من خلید و خاطر گذرانیدم گریای افروزی غایت شدی
چونیکو بودی حضرت مولانا باین مشرف شده فرمودند ای برادر تا خاری در پای من خلید
بدست نیا پر لمو لوی بیت گنج بی مار و گلی بنیاریست بدشادی پیغم درین بازار نیست
و نیز از کبار محبان و فرزندان مولانا شنیدم که سرتن او طلب علم چنانکه عادت آن اطائفه است
به تنها بخت رسیده اند یکی را در دل آن بده که اگر ایشان را کرامت است فلان طعام
بماضیافت کنند و دیگر او خاطر آنکه فلان میوه بیارند و ثالث را مطلب آنکه در آن مجلس
پس صاحب جمال باین حاضر سازند مولانا آن دو تن را که مرادات مشرعه داشته اند بزم و ایشان
رسایند ثالث را تخصیص نموده فرموده اند که در ایشان اگر حالات و کرامات یافته اند باین
شرح یافته اند از ایشان تا مشروع نباید طلبید بعد از آن بجموع خطاب نموده فرمودند باین
بنیت امر شرع بهم نزد این طائفه نرود و ذکر حضرت مخدوم شیخ عبدالحق
والد حضرت شیخ احمد مجید و قدس الله اسماء ربها صاحب بده اللهات
می آرد نسب حضرت مخدوم بجزین خطاب پیر صدر رضی الله عنه شیخ عبدالحق بن شیخ
زین العابدین بن شیخ عبدالحق بن شیخ محمد بن شیخ حبیب الدین بن شیخ
سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبد الله بن شعیب بن احمد بن یوسف بن فرخشا

شیخ صاحب بده اللهات

من بعد الدین من محمود و سلطان بن سعد و من بعد النذ الواعظین بعد النذ الواعظ
 الکبر الواعظ من استحق من آراءهم من یأخیر بعد الدین من حمز من خطاب من الله ص
 شهاب الدین علی الملک فی حصاره العارفی الکاملی اراد ان یراد اعظم و در اسلام علی بن
 لوده و گویند که در سلاطین کامل لوده بحسب ریل همدوسان اوست که او در و کامل
 در یار همدانده و بهر آن مذکور است که سب عارف الکبر شیخ ویدالدین که مشکو قدس و الا
 سر لوی اتصال بیکر و و امام رفیع الدین مذکور جامع لوده میان علم ظاهر و باطن و مراح
 سید علا الدین الحارثی هموده و موجب امانت پدیدار شد حال لوده حال آدای سید
 و تفرقه و عمارات اکر اس مذکور یا بیست محقق آنکه در مال غیر و رساله اهل تبریز و اس
 سید جمال محمود و همایان که غیر و شاه مرید می لود و النامس هموده که ما بر عشر سادید و
 مسافت بدلی است تمام گویند که شاه آدای قهری را از نزدیکان یا حضرت محمد و همایان
 حوالی تحصیل علوم را می ناگاه بدین طوایف متوق پس راه گریان دل گرفته و خدمت
 السج بعد القدر و من قدس سره و آنجا که مدارات او در آمده تلمذین او کاند فیقین احوال
 گرفت حول از شیخ النامس حکومت را از استان و طلب صاحب آان در و نشان لود
 شیخ رضا ان نداده و هموده قدم عزمت در تحصیل علوم دین و تفرقت نداده اگر کرد و آرا اعتقاد
 رسال الله و با تحصیل با همه عالم که بهت مذکور و لیس بایم ایستاد کلی نیست بیخون محمود و الا
 ملاحظه که سر شیخ محمود و گفت که بهم که حوالی پس از اتمام علوم دین حقه علیه تشابه پس گرامی
 صحبت را در بایم سج و و و حوالی مرانیال مهر مردم رکن الدین محمود از و کجا میجوئی حقه
 به به تحصیل علم راحت فرمود و قضا را پیش از اتمام تحصیل محمود عمر گرامی شیخ او حجت را می
 کشد پس حضرت محمود بعد از اتمام علوم از منقول و مفهوم و لیس از راحت به بعضی بلاد
 حکم آن اشارت به اشارت به یکی نزد شیخ رکن الدین حقه او اشارت و الدج و لیس و ملاحظه که
 طالع ما کثیر لطیف خدمات سیر و لطرات تربیت و راه انصاف بکا بر دیون ملازم

خوش بهر که در امید خفته خلافت پوشايند از قادريه و چشيه و بتلقين تربيت ملایب فرموده اجازت
 بجاييت عالي در بلاغت معاني و فصاحت الفاظ بنوشت و آن نامه گرامی که نگاشته فرموده اند
 در کتاب مذکور بر سر طو است آغاز آن آيت که گذاريم مييا بيسم الله الرحمن الرحيم بشري الق
 الجزر الاقبال ما وعدا به و گوشت المجد من افعي العلي صعدا قطعه بشري ترا که دولت اقبال
 رو نمود به انجام داد و عده کرد و نقابي زنج کشود به در آسمان فوشت شمسي برآمده به نوري از
 بتافته اند جهان نمود به الحمد لله الذي خلق آدم على صورته و كرمه بجلالته و اخبره
 ملك السموات بين انبياءه و اوليائه الخ كتبه في سنة تسع و سبعين و تسعمائة و فوات مخدوم و در سنه
 سبع بعد الالف الهجري و اقعشده عمر شريفش هفتاد و هفت بود و ذكر شيخ ركن الدين
 در كتاب مذکور راست فرزند و دم خليفه اول حضرت شيخ عبدالقادر وس است که بعد از او بهر
 ارشاد او بهر شست و از سيد ابراهيم الايرواني القادري نیز طريقه قادريه را اخذ نموده خرقه
 و خلافت يافت شيخ ركن الدين صاحب حوال و اطوار عليه بود و تصانيف شائسته دارد
 از انجمله است مرجع المجربين محتوي بر اساس علم ديني و يقيني و نیز از ارماتوبات كثيره ابرار است
 در یکی از مکاتيب او بخط شریف حضرت مخدوم که در ميم یکی از محو مان راز نوشته و اما بهر
 كبريا في حداثه الحمد و المنه که در دیده شهود نموده بخبر خدا معند اجزا فلامس و عجز پیش
 نه و خبر حيرت و در ماندگی کيش نه انتهي تشنه از دريا جباري بيکنيم به بر سر کعبی که آنی میگيرد
 شيخ ركن الدين را در حل بعضی کلمات سكرية و الخ خوش تحقيقا نست انجمله است انکه
 و الله اجبرش بر روزی در انشای سماع بر زبان رفته بوده که خدای دادند ما کجا نيم يا فرمود اگر گوی
 خدای ندانند شاید شيخ ركن الدين بنویسد مراد علم الهی تعين علميت اجالی یا تفصيلی
 که بوجدت و واحدیت معاند سیر شيخ ما در الوقت فوق تعين علمی بوده غریبی این بنا
 در محفل مجد مذکور ساخت فرمود اینجل از شيخ ركن الدين خالی از تکلفی نیست بیکر که شيخ
 ابن عربی و تابعان او جمهم الله بيسر فوق تعين علمی قائل بنید و شيخ محمد القدوس رحمه الله

شيخ صاحب قدير

از آنجا که شیخ عزل نموده و سر لسان سیروف این نیست که سزاوار حال مال بر میسر و شیخ که
 در سه ملت قایل و تمامه این جهان رحمت ما بجا می آید متفق است او و سایر احوال و حسب
 والد بر گوار است الاشیخ احمد بر شیخ عبداللہ شہید صاحب کتاب سلس الہدی رحمہ اللہ کہ
 در شاه آباد آلوده انتقال شیخ احمد در سہ اسمی و سبعین شہما - نو - ہ ما اینجا عمارت و مہمان
 اس صاحب حصار الانخیری آرد شیخ عبدالقدوس را اولاد بسیار و بسیار و بسیار عالم
 و متعدد سلسلہ لباس متاع وادساں اشال شیخ رکن الدین مردی بر سر کہ بود و بیشتر
 و صوف بر عہدیم و التوجہ و قدمی ہما ذکر آنکر و میدان بجا ہوا فی اللہ ان قتل
 صہ صہام قتلوا فی سبیل اللہ و مقام دوق و ہمو و حضرت شیخ حلال الدین ان
 قدس سرہ صاحب مدۃ القامہ یگوید ہوں حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد صاحب
 شیخ فانی فی اللہ شیخ حلال تھا مسری رحمہ اللہ کہ محبت ہم ہر گز صہما می شالہ
 و محاسن شگرف روی دانہ مخفی از احوال اس بزرگ بر لارم است شیخ حلال تلمذ ہوا
 اساطیم حلہائی حضرت شیخ عبدالقدوس بود و ہما اللہ و در علم نظام نیز سرور عام داشت
 و استغراق و استہاک کام ناگویند سارا و وہ کہ برائی انافس حجتہ ادای ما و میدان آلودہ مادر
 حق حق سگفتہ اند ما از سکر سحر می آہ حضرت البشال ارد والد ماجد بود و نقل کرد کہ کہ منہ
 امام اختصاص دار حضرت شیخ حلال شدہ ما کہ تہاد اجمتہ استراہت توریس عظیم اذ اخلاق روحا
 گوید جن العباد سنا زندہ روز اندکی ہوش آمد نظام کہ ادعا علم حلہائی او بود و احوال شگدل
 گشت مخدومانیہ حالت شیخ و احوال کوشش و در تمام این بیت رجواندہ قومی و بود
 حوالیش فانی ۴۰ روزہ رحمت و دعائی حضرت ایتناں چون ایجا بیت را بنہار ساید
 کردہ و گلوئی سار کہ کردہ و قتلہا را در حصار سار کہ ان گشتہ مدتی تا کسار نام سرور در
 حضرت شیخ حلال را اساطیل مفیدہ است بتر کابیک سمدہ از سالہ ارشاد الطالہ اس الہا
 شہید ہوا کہ عشاق بر مسار کشف و کرامات توصف رواہ ارد و اداں مرقی شود و ہما

شیخ فانی فی اللہ
 صاحب مدۃ القامہ
 یگوید ہوں حضرت
 مخدوم شیخ عبدالاحد
 صاحب

بچیزی نگردد بریده و دریده از همه جهان باز و همان تا نباشند آن نیست که ایشان از عبادت
 وزند و تقوی و ریاضت احتراز کنند و اینها را زمینه و اساسی که جان کنند و خون خورند و کم شوند و پیش
 از مرگ بپایند و بحق رسند اینجا اکثر مدعیان اهل سلوک و جهال صوفیه راه خطا کردند و گمراه شدند
 العیاذ بالله من ذلک و می عن السلف یعنی اندک عظم اجمعین اما خیر موالوصول التفسیر
 والاصول رعایه الشیخ و الطریق و آنچه گفته اند تلامذه القرائن والاشتغال بالعلوم الشرعیة
 امور حسنة لکن شأن الطالب شأن التلمیذ بزرگوارند و افاضل گفته اند که کار طالب حق بعد از ادا
 فرائض و سنن و ادب منحصر شغل باطن است بکثرت نوافل اعمال جوارح انتهى الی هنا
 حضرت ایشان قدس الله سره و حکایت کرده اند و الله که فرمودند یکبار شیخ جلال بدین سخن
 رکن الدین رفته بود شیخ رکن الدین بن کلام صاحب تعرف را که عارف از و میت و مشایخ او
 سبحانه درین نشاء چه بچشم سر و چه بچشم سر جز ایقان بهره ندارد در میان تمام شیخ جلال گفت
 از پیشین متنی بر ستر اسرار است این توجه شیخ رکن الدین را خاطر نشین نکاشت حضرت ایشان
 فرمودند که من از حضرت والد پر سیدم آخر شما و شیخ رکن الدین آنرا چگونه توفیق داد بدین
 سال که گذشته بخاطر مانده اما آنچه الحال بر دل می آید آنست که در مقام اتقاد هم بر یقین است
 و بس چنانچه هر کس را بنویسند چه شهود و ثبوت مطالب و مشایخ مفایرت میخوانند و
 شیخ جلال عمر در ایافت بعد از نود و پنج سالگی در سنه تسع و ثمانین و تسعمائة با خبرت شتافت
 و در بلده خود مضجع یافت صاحب اخبار الاخیار بنویسند شیخ جلال الدین تالیفی الی الکتاب
 مرید و خلیفه شیخ عبد القدوس است از مشایخ مشایخ وقت بود و عامل مستقیم و شیخی کامل
 از اهل عمر تا آخر لطاعت و عبادت و درین دو عطر و ذکر و سماع و زوق و محال گذرانیدن
 طویل یافته بود و بر حفظ آداب و نوافل و رعایت احوال و اوقات تا آخر حیات مستقیم تقاضا
 که او را پسری فوت کرده بود در آنچند گاه که در وصیت او داشت سماع نکرد تا آن در و بدو تالیف
 نکرد و شریک نباشد اکثر مکتوب شیخ عبد القدوس بنام او است و او را نیز مکتوب است بزرگوار

ورد امن و می قدس سره محکم زد و لوازم معیت صوری و معنوی بجای آوردی حضرت کلاه چهار تری
 از سربلک نویش فرو آورده بر سرش نهاده ویرا از تطلقات فارغ ساخت و بشغل نفی و اثبات
 تلقین کرده بجلوت و مجاهده اشارت کرد و بعد مدت دراز رفته رفته اواز در ره و پیوستی در تمام
 اندامش کم مقدار نموده المات ذاتیه و صفایته اندامش کم نمود و بعد از آن اندکی بخود می پیوست
 و حقیقت حال را بخدمت پیر دستگیر معروض داشت انتمی میگویم در چند مکاتبات مثل همچنین
 و از ادوات و واقعات و حالات بخدمت حضرت شیخ قدس الله تعالی اسراره معروض داشته
 حضرت شیخ قبله مابندگان از استماع این خبر بامی فرحت اثر شیخ جلال منفرد و منبسط گشته
 جوابات باصوابه نوشته اند از اسرار شریعت و طریقت و حقیقت ویرا بجای اشارت
 و باز جای صراحت واقف گردانیدید چنانچه در جوابیه او را و بالا مینویسند که در مشرب من یار است
 میان دو سه سال باین دولت عظمی فائز میگشته شمار او کیشید آری هر چند دیر است
 این بچنگ شیدا است و یک مردان دیر بنده می شود و خوش و خرم باد خوف را بخود راه بندید
 دلاوری باشند در جای مینویسند همت در کار است و جاسی گویند مبارک باد و نیز در جواب شیخ
 جلال مینویسند مسطورید و گاه وقت اذ ذلک انما دض فی لیلها و انما خرجت
 انما دض انما لیلها و قال انما لیلها من لیلها یسر ما یقین یبکر و که وقت
 یومیند تختد دشمنان و هکما ان در یک او حی لیلها هست یا نیست مقرر باد چون وقت
 برواقع است تختد دشمنان و هکما ان در یک او حی لیلها ساطع است هر چند پوشید
 است عشق پوشیده نماند و یک جو شیده نماند کف از دهن بر فکند عاشق ناچاره دم زند در کار
 باش و اسرار باش و محرم کرد کار باش محرم دولت نبود هر سری مباد با سیمای کشد هر خری
 این و هم صاحب قیاس یکوید شیخ جلال حقیقت حال را بخدمت حضرت قطب عالم نوشته
 و می حضرت نوشت از خلوت بیرون آید خود را نزد ما رساند که کار تو تمام شد چون شرقی میوس
 حاصل کرد بهما وقت امانت پیران و خرقه و خلافت حواله کرد و نا شب مطلق و خلیفه بر حق خویش

توضیح

انست حول حلال الدین محمد اگر ماد شاه روز دوشنبه دوم محرم سده ستماد هجری
 ستمت و هجده قلمه مرا عهد حکم مادرش لشکر کما معلوم عیاس کشید و منزل در مابین واقع گردید
 وی حضرت رفته ملازمت نمود و اوقات و داردات و کمالات وی چنان است که درین محضر
 ذکر حضرت خواجہ محمد الباقی بالله قدس اللہ تعالی سرور العوالم
 ردة المقامات میگردد و والد بر گوار حواءه محمد الباقی قاضی عهد السلام است که از ارباب مصل
 بود و در رمی اول همواره مصداق فیلسوف اکبر اولادت حضرت حواءه در مده کامل ظهور نمود
 فی حدود سده سی ادا تکی و ستمس و ستمائة در روزگار صاحب مائی سرگی از همه ظهور
 ایشان میدانود که در این ایام نام روز در گزیده حریقه مکر میان توحشی مکتبه و اید
 علوم همی مساکردی مجمع علوم و الا نصادق حلوانی که از ملایم این ایام بود و احصاء نموده و
 مولانا کامل ماوراء النهر شده و نامک روزگار را بر سر فطرت مدرس آن علامه اشارت
 اعتباری میدار آمده و ارفصال هر دو نام روزی گشته اگر چه ارفصال علوم صوری الفیاض
 که مساکو اس او در آمدند و لیکن ارفکای مطرت و اس ایسا نایه بلند داشته و لیکن
 صادق الدل لقب روزی حضرت حواءه در دات ترک تحصیل علوم رسیده آغار بهوم
 آلمیه محفل کرا افصل در آمدن تقریبی الفاصل گفت اگر حواءه درمی چند دیگر بر سر مطالعه
 علوم بود و ی ممولوت السال لکمال رسیدی چه ریالومی حضرت حواءه فرمود و در راه
 ارکمال مولود است که گفت متداوله مشکله را چنانکه حق آن باشد لوال مطالعه و اقامه
 ملاذی گفتی آیا که مکرانی که حل آن حدیده المسمه اسعد ریای آرند امید که سنی تمام
 العرس حضرت حواءه را هم اوقات تحصیل علوم که روزگار را می بود حوس ماسد است
 که به نصرت ماریا و کمال محفل لی بخت میسر شده آنکه در ملا و ماوراء النهر که عدل اصطلاح
 عربی الوجود اس بسیاری اگر کبار متلخ العبد را در وقت و بعضی لغوی و لونه و امانت بر
 هم آغوش گردیدند که سخن میانه مقولاس کلامه الشریف همدرا الوقت در میان گذار ایشان

اوقات بعض اوقات ایشان که در اندیا صاحب جاه بودند غیر خواهی صورتی بران داشت
 که ایشان نیز در زمره ارباب محسوب گردند اما از آنجا که روزی ایشان دولت دین و توکلی متاع
 یقین بود سعی آنان بجای نرسید سلطان جذبات الدیه در کف خلعت خویش بگرفت تا بدین
 و چون جلوه تقدیر بهمینو است که نخست دل ایشان را یکی از دلبازان صورتی گرفتاری فراموش
 و پس از روزی چند میان ایشان و آن محبوب ایشان دوری ضروری بوقوع پیوست
 کان خال بجز دانه این دام نبود مدتهم مقارن آن اوقات آلام مفارقت بعضی متلب با
 محبت و معرفت بنظر ایشان در آمد بنائیکه آن لشکر آلی شوق حصول حوال این طائفه گریان
 دل ایشان بگرفت صاحب کتاب که گوید در رویشی باین دلش گفت از زبان در احسان
 ایشان که فرمودند بر سر مطالع کتابی از کتب اکابر بودیم که بر باطنی نمودند و ما از باز برگرد
 کششهای روحانیت حضرت خواججه باو الدین قدس سره بملقمین ذکر و القاء جذبات نوشت
 استین بهت بر اینه افشاندن شمر و امان طلب نمود و بگی و سرخ ارباب انجمنی در آمدند باجمعه
 حضرت خواججه باو در جست و جوی سالکان و مجذوبان معیهما بطور رسانیدند و بسیار پاکان لازم
 در بلاد یافته بهر گاه رفتند در سیاحت بصحبت یکی از عظمای مشایخ سلسله رسیده خواسته
 که اخذ طریقت وی نمایند و بتفصیل سلوک فرمایند استناره نموده اند حضرت خواججه مجید
 قدس سره الغرین ظاهر شده فرموده اند و حاصل سلوک بتفصیل آنست که تذبذب خلایق
 حاضر کرد و چون این دولت یسر آمده بتفصیل سلوک نمودن تحصیل حاصلست و آنحضرت
 قدس سره الغرین و از بدایت حال خویش چنین برنگاشته اند که ابتدای توبه از معاصی و ملازمت
 خدمت خواججه عبید الله کرده شد باز دیگر توبه در ملازمت شیخ که در سمرقند تشریف داشتند
 و از کبار غلامان او حضرت خواججه احمد سیومی بودند کرده شد باز دیگر بصیغ و اختیار فقر و بندگی
 حضرت امیر عبد الله بنی مطلقه تجدید توبه رسید مقرون بمصافحه آن نعمتی بود و غیر ترقب امید
 که بکرات آنحضرت الی یوم انقیام با ما القصه در خواب انشیر ملازمت خواججه باو الدین قدس سره

صورت تو در مشقه بند و میل طریقه اهل الله ظهور رسید گم آن طریق سبقتی کل حشس هر طرف دسی
 می انداخت عاقبت بعضی از مجادیم در مودید و گری که مقصود تا بحکمت رسالت رسید به پیوسته
 لعنش بر آن و آنت که از همان سر از طریق دیگر و مراقبه احد کرده شود در دو سال در آن
 و مراقبه و او را در سلسله آن بر پدید آمدن موده سد رسید بنده بود که در یک ملک مدتی و می چل بر
 مبدال لا از قطع مکده عمر ال لا الله بخوابد رسید ساده لویهها بر آن مداشت که در در ماراد
 عیست تمام و نهما صورت عبادت قیامت تمام هر حد که در اینجای استاراب عدد در مکر طلاق
 و مکر ظهور بیکر قدم استوار را از حار میباش و در در مکر کرم بر رگ و ادا ال اینطریق کم و نهما
 ما کثرتی لا نقش میباش اسما الله العزیز عاقبت و حجت کرم آن کم را در حو ثمار ما لا نقش
 رأیت و لا اذن سمعت سیرا گزاند ما لا حریکت بر سیده شد و بکار مت حضرت شیخ مامانی
 دالی قدس الله سره العالی اتفاقا و اقرار بر کتاب کطرس مهره مندرجه الحمد لله و المسکر آن
 فقرات سر ماب منول آمد چون حضرت شیخ از سلسله تصدیق بر مجاز بود و در استقامت و
 متوجه آستان آن سرگوار لعیاب را میباید و در یکجهال حال واده اقبال در مودید و اقبال
 بدار القرا عیبت محمود حضرت خواصها علیه گزیده و ادرح طبیب ایشان در سرات مورد
 گزیده و لطیفیاب و مودید همس تو مع ایتان آن است را قوی بیداد و دایره محبت دسی
 پیدا کرده و راه روش شده فی الحقیقه دست داد ما آنکه محبت حمایت ایتان کثرت مجر و
 حضرت مولانا حاجلی آنکی قدس سره رسید شد و لطوح و عیت خود محبت و مصافحه
 و لطیف ال بحکمت و ادرح حوا به نقصد و خلفا و ایشان در رسک بنارسدال اما رگاه
 شد استی کلامه الترفیع قول صاحب کتاب مذکور است از مجرای این خیمه در فشان
 هدایت احوال که ما اندکی ادا آن است و دریم جهان مستاد گردیده که حضرت خواصها و اوسعی لود
 و تربیت از روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه سلم و حضرت خواصها و اوسعی لود
 ایتان رضی الله عنهم با حقه و مطر اب غنایات آن بر رگ اراں کار را ما انجام رسانیده اند

موصول کمال چون از پیر ناپه نیز چاره نیست بباد را، النهر رفته از خدمت مولانا خواجگی می گذشت
و نیز قول صاحب کتاب مذکور است یکی از صاحبیدان صادق القول که آنوقت حاضر بوده بان
حقیر حکایت کرد که بن نیز از ان مقتدیان مخصوص آن مقتدا می انام بودم روزی در میان نماز دیدم
که حضرت خواجه را چنانکه رو بسوی قیامه است بچین بر ویست بسوی مایه و برامی نگرند از مشا
ایحالت بر من عشفه افتاد نابزش تمام نماز را با خرسایندم و آنچه دیده بودم معروض داشتم تبسم نمود
و از افشائی آن منع فرمودند با وجود حصول حالات و کمالات و رجوع طلاب باستانه بایشان
حضرت خواجه از زمین همت عالی و تفرید والا بر مشیخت و تعلیم طریقت نیا مند و بسیر باد و النهر و بلخ
و بدخشان شدند تا غریز از که ازین سلسله بزرگ و دیگر سلسله و آند یار بر سندا ارشاد بودند
و بر زانند فواید مستفیض گردیده نصیح احوال حاصله فرمایند دران سیر صحبت مولانا که شب غائی قدس
سره نیز رسیده برخی از احوالات حاصله را بسبع ایشان رسانیده از مولانا تحسینا دیده اند و از
متوجه بهر قدر شدند از راه بسوی بعضی دوستان هندوستان مکتوبی بزرگاشته اند که آن در مکتوب
ایشان معلوم است و اولش این بیت است بیت من از محیط محبت نشان همیدیم
که استخوان غریزان بساحل افتاد است در اثنای آنکه متوجه بلدی از بلاد ماداور النهر بوده اند
مولانا اعظم خواجگی امکنی در واقع بر ایشان ظاهراً شده فرموده اند الفی زنده چشم بابر راه قسما
سحرقت خواجه را وقت اینایت خوش گشته و این بیت بر زبان رانده میگذشتم زغم زغم
که ناگاه که زمین بد عالم آشوب نگاهی سر را هم گرفت چه مولانا می تبرک بزرگوار در آنوقت
دو یار از کیا رشتان این سلسله علیه نقشبندیه بوده اند و معر و بر طریق خاصه خواجه بزرگ چون
کو در مستقیم و نسبت ایشان بدو واسطه بحضرت خواجه احرار میرسد و چه ارادت ایشان بوالد
ایشان مولانا در ویش میگرد امکنی بوده و ایشان را ارادت بنیال و والاحوال خود مولانا محمد زاهد
و خوشواری و ایشان را بحضرت قطب الاخیار خواجه احرار رحمهم الله و هم صاحب کتابت کو میگویند
و چون امید است که عنقریب احوال این اکابر و خلفائی آنها در کتاب انبیا القدس اجون الله

لعلی تفلس مردم کرد و اینجا همسعدارالدوله آمده مالجه چهل حضرت خواهر مادرین سرود محبت مولانا
 مذکور رسید اندک نایت عیایات دیده اند حضرت مولانا بعد از اجتماع احوال طبعه ایشان سرش از
 لیلاً و سارا در جلوت مانتان صحت داشته اند و بر بعضی روایتها فواید اطلاع داده و فرموده اند
 که کارها نعمانیات الله سبحانه و تعزیت روحاست اکابر این سلسله علییه با تمام رسیده شما را
 ماند ما رسیده سنان شو یکسای سلسله علییه ای که از شما رفتی معلوم بدیدار آید و مستفیدان طبعه
 آنجا انیس ریت شما روی کرد آید خواهر ما هر چند راه انکسار و دیدن قدر احوال عدد را در میان
 نموده اند حضرت مولانا از احوال ما را نموده اند و راه استخاره هر موافق فرموده مولانا که شده
 عمر می اراقبای مولانا که احوال آنوقت بوده گفت حوالی بعضی یاران قدیم الحیدر حیات
 حضرت مولانا است که حضرت مولانا خواهر مادرین چند در صحت خلافت و احبار کماله داد
 و حضرت کشور بند و سنان فرموده ما رعیت مسورید و در حوالی عمر شورش آکان حضرت مولانا
 رسید فرمود که یاران ما است که کار این خواهر ما نام کرده نزد ما فرستادند و فرمایند
 که رد ما یقین احوال خود فرموده لا جرم هر که چنان آید عین رو و سپس حضرت خواهر مادر لال آسا
 بطالع لبی سگال یا یایا هندوستان متوجه آن کشاده بوستان گردیدند و در مکه زمان
 حال و صمیمی انیمفال را شکر گشت شکر شکس شود همه طوطیاں هندو یارین قید
 پارسی که بچکانه میرود و چون همه و سنان رسید مسالی در بلده لاهور ماندند و سلاطین
 بلده تنبیه محبت ایشان شد لیکن از آنجا که شهر دلی بقعه ایست دارالادلیا و مس العظمی
 آنجا آمده و قلعه فیروزی که سر میر لیست بغایت دلکش و متبرک بود و یا و متبرک بر مسجد
 در میان عظمت و درکت و صفا سکوت اختیار نمودند و تا زمان احوال اربین دارالادلیا
 دیگر انتقال نفرموده صاحب ردة المقامات کرامات و کمالات و کلمات حضرت باحوال
 از مردم تقاب که آنجا بودند حضرت خواهر دیده بودند و مگوش خود شنیده و نکات شده اند
 که در محضر نگین نسیم از آنجا اسب آنکه شیخ تاج الدین حکایت کردند که در رمی و رعایت نماند

در سبک ایشان بودم در میان نماز اگر چه ایشان احسان نمودم بعد از نماز که باریان بختند
 من نیز بجزیره درآمدیم و همچنان گریبان یافتیم بعد از ساعتی پرسیدیم که سبب این گریه چیست
 گفتند این بگذرد ما را بدین در و بگذارد پس الحاح نمودم فرمودند در همین نماز که معراج
 نمودن است روح من در طلب طلب او الوداع و عروج نمودم و در مستحوی آن چند آنکه مقدر
 داشت انیصرع پروبال زود پیش من هیچ نماند چاره از اگر باریان خود را و در نفس طلب
 انداخت و بسند هزار و دوازده بر و در شب بستان و پنجم چاوی ایشان را پانی بر زمین کور مانده
 که چرا بگذر اسم ذات مشغول شده اند و همچنان اندک گویان بچشم چلی سالی جان بجان
 سپرده رضی الله تعالی عنه فکر خواجهمحمد عید الله که خواجهمحمد کلان استمار دارند
 رستم است فرزند نخستین حضرت خواجهمحمد عید الله احرار بودند و راسته با انواع اوصاف
 علوم ظاهری و باطنی و دانشمند و متبحر بودند و در علوم نقلی و عقلی درجه کمال داشتند
 و در حقائق علوم کتاب سنت هر وجهی و دقیق النظر و حدیث البصر بودند که هیچ و قیقه از نظر
 حقیقت بین ایشان پوشیده نمیکشت و با وجود تبحر و علوم ظاهری از نسبت باطنی
 حضرت ایشان بنایت بهره مند بودند و بعضی میخادیم که در ملازمت ایشان مدوام
 کرد و بودند از تصرفات و خوارق عادات ایشان حکایت میفرمودند حضرت ایشان
 خدمت خواجهمحمد کلان تعظیم بسیار میکردند زیاده اذان که نسبت فرزندان بجای آن فقیر
 بشیر ملازمت خواجهمحمد کلان رسیده بود و ایشان در ظهور شاه میگان از سمرقند
 بجانب هند جان فرار نموده رفتند و آنجا رحلت پدارالقرار فرمودند بعد از فوت خواجهمحمد
 کلان از ایشان بکشند آوردند و در جوار مرار شیخ ابوبکر نقال شافعی در زیر پای دانه
 خود مدفون اند پوشیده نماند که حضرت خواجهمحمد کلان از حصیه سید تقی الدین محمد کریم
 سه پسر و دو حصیه بودند پس آن خواجهمحمد نظام الدین عبدالهادی و خواجهمحمد
 محمود و خواجهمحمد الحق و حضرت خواجهمحمد کلان از بعد از حصیه حضرت سید تقی دیگر حصیه

بیت بنده ای احمدی

خواجه محمد حسن خواجه نظام الدین را در خواجہ عسکام الدین که آوار اولاد صاحب هدایه نموده اند
 نواد صید وی بنز سه سپرد و وصیہ استند لیسراں خواجہ عبد العظیم و خواجہ عبد التمدید و خوا
 ابوالعین بر حضرت خواجہ را در ترکیه خاصه یک مسرور گویود خواجہ محمد یوسف امام حجتہ اللہ
 علیہم خواجہ کلال در سہ مصد و بارده وفات یافت ذکر خواجہ عبد الحق صاحب
 سلسلہ الوان میگود خواجہ عبد الحق بن خواجہ عبد الملقب کواجہ کلال ابن خواجہ عبد اللہ
 احرار قدس سرہم صاحب حالات و مقامات نموده در قہ از بدو وجود داشتند و بنیاد سر حری
 نو معین پادشاه و ہندوستان و عمد ہمایون بادشاہ آمد ہر اکامراں مرید او نمودار وی حضرت
 معلومت کہ مسکفت کہ چوں نکر رسیدم لغرم طواف حرم شریف کہ میر قثم ارجا و ان اکما
 فی او میا سادہ بندہ کاظم جلد کنازا بل ایتمکاں ایچیس و جو رس روی طواف
 تقد صلواہ میسر شد ناگاہ نگوش او آور رسید کہ ایماہ جاہ رادال در گاہ مانا احرا سر اراہرا
 و اسکاں مشور اید ہی الدین احراری در سہ مصد و نماہ و در سہ مقد و فاب ما قدر صاحب
 سمات القدس در ذکر مولانا خواجہ کانی کاشانی کلمہ تنوین و تنوین در اداں و اقتصاد وقت و
 زمان و استعداد و ماسب طال الالحی الموری کہ بر حضرت متعلق است مابین سلسلہ نقبت بند
 الحاق نمود چاکہ استغفار کہ بر سیل حقید ادا ہمار عصر لارم محاسنہ لومی ابطر لقاہ است ابراہیم
 و در دو سور دیار و کذا نام نام کلام آوار کرشیدی و اصحاتی سر بہنہ کردہ آیات بروز
 میجو آمد و ہمار تہجد را اہل الفراء کما عت قرار داد ہمار لس قلوں تنوین حد و سماع را کہ اکام
 ابطر لقاہ ملاحظہ اصل عزمت اراں دوری حسہ نمود و تنوین قوال راں رکشاہ و چوں یکی را
 خواجہ محمد عبد اللہ کہ روایت مشورہ خواجہ عبد الحق راستند صاحب در باب ترکاب اس
 رحصہ ہا شاہرہ نمود مولانا روح اللہ در حہر کلمہ المؤمنون و ذکر کتود ویر مستی تمام گفت
 خواجہ کلال ناظر لقاہ جامع صحر و سکون و اضطراب و سرور و حجت و عزیمت ہم
 در دست ہم ہر خواجہ علی را تہی و ابر سید کلال را در ہم رسید خواجہ عبا والدین و خواجہ ابراہیم

بعضی گویند بشویش تمام بخند و مراده گفت میخوابم و در گوشه سوخت جان و داشت با ششم که خلقی از
 گرم باشد این را منقول است که میفرموده اخفا نسبت بمبتدی و متوسط است و نسبت
 منتهی انکار است لایزم تا امر و منتیان او بر همان طریق وی انداخته مولانا در استیلا
 بخیر و عظم مامور اند و ذکر خواجہ محمد مجیدی بن ابوالفیض بن خواجہ کلان مذکور نزد انجم
 خواجہ عبدالحق داشتند خداوند اخلاق رحمانه صفات ربانیه بوده در صباح التوابع است
 محمد مجیدی بن ابوالفیض صاحب کمال و عارف کامل بودند و در اخبار الاصفیاء احادیث مسطور
 مفصل در او از سیم ربع الاول در سنی تسع و تسعین و ستمائة قوت کردند و برکنار
 در بانی حین بیرون بلده اکبر آباد مدفون گشتند و ذکر امیر عبداللہ احراری قطب
 خود بودند و مرید خال خود محمد مجیدی بن ابوالفیض احراری بظاهر وضع لوکری اختیار نموده در زمان
 اکبر شاه بمصب پانصدی بودند و منصب حکومت دہلی داشتند و آخر عمر بنظامت و صوبہ داری
 برادر پیر متا دیو وفات بست و دویم ذلیقده روداد و قبر ایشان و قبر پیر وی خواجہ محمد مجیدی برکنار
 شرقی در بانی حین مقابل راج گھاٹ شهر اکبر آباد اقصی راقم زیادت ایشان رفته بود و در
 کہ در رست شرقی خواجہ محمد مجیدی آسوده اند و در تربت غربی خواجہ امیر عبداللہ سرخورد و مقابل
 سینہ پیر خود نموده استراحت بنمایند و تربت سیوم نیز باین طرز است حال آنکه معلوم نیست این
 دفن مسنون است چنانچه در روضه منوره آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شیخین رضی اللہ عنہما
 مدفون هستند و ذکر امیر ابو العلی اکبر آبادی ابن سید ابوالوفاسیتی ابن عبداللہ بن محمد
 ابن عید الباسط ابن امیر تقی الدین کرانی قدس اللہ سرار ہم است که امیر تقی الدین ابن محمد سادات
 عظام و اولیا اکرام سهرورد است و از جانب مادی سبط خواجہ فیضی ابن ابوالفیض ابن خواجہ
 محمد عبداللہ ابن خواجہ احرار است و در سنی نصد و نود و پیری ولادت ایشان در سراسر
 کہ از دہلی بمنزل بجانب لاهور واقع است بطور آمد و جدش امیر عبدالسلام سبط خواجہ محمد عبداللہ
 بن خواجہ احرار در زمان خلافت اکبر بادشاہ از ستم قتل و بدستان آمده در بلده فخریہ بجا

توضیحی احراری

توضیحی احراری

توضیحی احراری

ملازميت حاصل نموده اقامت داشت با مراعات نموده رمارت ببيت الحرام رفته و هاجا و اما
 ياقتايسرس ايرالو الوفا مذكوره رلده مذكور وفات نمود و تقصير پرايد پيلي رده متشعل مذكور
 محل در واره مذكور ساحت ايرالو الوفا مذكور وفات و الوجود مذكور و اما محمد مصفى
 الوالعصف مذكور كه ياد رمارا ايشان بود مذكور بياقت و خواجه موصوف در مذكور مذكور
 ياد شاه همراه باجه ماسكه كه متعيق صوره مكاله بود و مذكور پرايد و ان قيامه ايشان
 چون خواجه موصوف تهيدت رمارا باجه پرايد متعصب مذكور دات و سه هزار سوار پرايد
 ايشان الوالعصف ساخت اكثر حضرت ايشان مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 كه امچ وضع اعتياد كردى روضع ماماش ايجادا ان يك مذكور مذكور مذكور مذكور
 و رركى مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 كاطر مانده كه بر مذكور نهاده بابه القصه و راد اكل سلطنت شنبى هما لكليه ياد شاه ايرالو
 و تكله امارا ايشان بغير تير كره ثمانى لمبو ترا از ميان تحلل و و ساخت رمارا بود و
 محبت بر محبت و بيا له تراب داد ايشان نخورند و رمارا بيزول آمدند و ان بيت
 مذكور اند ببيت ايشان هم ططراق كن فيكون و مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 ياد شاه را ر مستى افاقه مذكور مكافات مافات نموده كوشواره مذكور مذكور مذكور
 مير عبدالحى مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 مال و مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 ياد ايرالو آمده دست مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 و بعد وفات و سه حضرت ايرالو الوالى قدس امرا رمارا مذكور مذكور مذكور مذكور
 و مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 از بازديد و فرمايد و ديگر ان هم مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور مذكور
 در كتاب حقه العارفين تصنيف حيات القدا احرارى مسطور انظر مذكور مذكور مذكور

امیر ابو العلی بایاران ششسته بودند که ناگاه جوگی با قفس شکاری آمد و شد فرمودند که قفس را از جو
 بیاورید بایاران پنجان کردند آنحضرت وضو ساختند و دو گانه وضو داد اگر دوه قطره چندان وضو بر آن
 قفس و نیز مجرد آنشاک از قفس برآمده برقی زیاده و رغایا مثل گردید چون استفسار از ایشان کردند
 معلوم شد که دخترک هندی بود و این جوگی بر وی ملایم شده و بقرت سحر او را شاکر ساخته
 با خود میداشت و در شب باز او را بر حالت اصلی آورده خط نفسانی خود نموده آنحضرت زن را
 فرمودند اگر ترا همو می رفتن خانمان خود باشد رسانیده شود او گفت مقدر بن چنین بود
 حالا میخواهم که در کینه کنی شما باشم بعد از آن زن در جوگی هر ده مسلمان شدند و الله اعلم بالصواب
 او آنحضرت زن را بعد از کاح جوگی دادند و نام آن جوگی صفوی علی نهادند اینهم یکی از اهل الله
 گردید قبر او در جوار مرزا آنحضرت موجود است و نوشته اند که امیر ابو العلی از مدتی عارضه سوز
 داشتند اخلاص مرغلبه و استیلا آن صاحب فراش شدند و چند و بیش از رحلت طعام
 و آب ترک کرده بودند و قاتلش بر روز شنبه وقت صبح نیم صفر است بکینه از شخصیت و یک
 بوقوع آمد مدت عمر شریف هفتاد و یک سال بود مرزا لطیف در کبر آباد میرون شهر بمبای
 یک کرده بطرف شمال بر زمین سلطان گنج واقعست و چهار دیواری وسیع دارد و در هر
 روز عرس زائران در آن مقام جمع می آیند و فیض یابند توفیق قبر شریف از سنگ مرمر است
 و بر آن سیمای ربی الاعلی کنده است و بطرف بالین یک لوح از سنگ مرمر نصب است
 و بر آن اثبات تاریخ وفاتش تصنیف امیر فضل حراری منقوش است و قبر ایشان بطایف کعبه
 شده بود و ایشانرا هم موافق همان دفن کردند چون بعد قبر آکشا وند نفس شریف را بر
 قطب یافتند و نیز بجانب قبله چنان منحنی شده بودند که گویا ساجده شده اند این همه بیان در مصباح
 و تاریخ آفتاب نهالوشته است از رساله سید امیر ابو العلی است و فاسد است فانی الافعال
 فانی الصفات فانی الذات و آنبار رشت از دیدن و دانستن سالک ذات خود اتمام
 عالم را جزا حق را پیش ازین که میدانست که من منم عالم عالم است بمشهور بیاز

که حقائق بلند و قاطع و پسند بسیار از زبانش سر میزد و وی حضرت از عجزی الاوستادان
 ظاهر هیچ نتوانده بود اما از کتب نادر از بی تعلیم و کتاب یاد داشت که احاطه آن به علم الهی است
 و تصانیف وی حضرت مثل و شرح لمعات هکی و مدنی در سال حصین بیان هفت باطن جو
 و قرآن در بابش قدسی تفسیر و جزو اخیر از قرآن و غیره فلک هر یکی از اینها کنور مدافعت
 از صیاح ولایت است و وی قدس سره بسیار معانی در اسرار قدسی بر صفا و ظهور و نقوش
 و حقائق و معارف و ادشکوة نبوت و معادن حقائق نفیست ناشی از مقام کمالات نبوت
 و مقالو و معارف شیخ ابن عربی ناشی از مرتبه کمالات است و بقل متواتر از پیران این
 فقیر نبوت پیوسته این قول نیز صاحب اقتباس است که چون حضرت شیخ نظام الدین بلخی
 قدس سره شرف طاعت که به خط و زیارت رفته منور و آنحضرت رسالت پناه صلی الله علیه
 و سلم دریافت شرح لمعات بکاتیف فرمود آنرا اسمی هکی گردانید شرح و وی در مدینه
 تدوین نموده و این را موسوم بدینی ساخت و در وقت نوشتن این هر دو شرح وی حقیقت
 و خلوت می نشست و خادمی را بر در خلوت خانه میگذاشت تا کسی را در آنجا راه پیدا
 صلی الله علیه و سلم در مقابل باطن لمعات را بوی تعلیم فرمود و اسرار معانی
 واضح بساخت و وی قدس سره اینجا از آنحضرت صلی الله علیه و سلم از حقائق و معانی لمعات
 تعلیم یافته بود آنهم را کتاب نموده و شرح ساخت هکی و مدنی و گویند که بجانب سطراریاران
 لمعات که در وقت قرآن پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم نزد وی بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 اشاره فرموده بود و مدائن سطراریادی قدس سره بآب زرا احاطه گنایده بود آن نیز لمعات
 تالی الاان نزد بعضی فرزندان وی قدس سره موجود است و هم صاحب اقتباس که در ویرا
 بعضی از کتب بنظر این فقیر چنان در آمده که یکی از مریدان حضرت شیخ نظام الدین قدس
 میفرماید که سخنان حقائق و معارف که از زبان وی حضرت سر میزد و مدنی و خلقت آنرا
 می نوشتند و کتابی بساخته و اگر وی حضرت امی بوده و مدنی چنان استغراق در

که حرفی میباشد و چون مریدان در صراط و اسرار کار از آن وی قدس سره می آید و در آن
 عبارات و الفاظ آورده و بیشتر در حضرت میجوید و می حضرت حریز از دست او سال گرفته
 تا گفت اسارت میکرد که در این سطر تا آن سطر خط کشیده و باقی را که بعد از این مریدان حرفی مسافر را
 خط برده و باقی را میجوید بد اول تا حرف ط می یافت و عبارت ناهین که حکم می سر آن خط میزد و قنای
 میویدی دی حضرت تعایت صاحب می بود و در وقت عروج هر مسافران ذات بیان بر دی طاری
 بود که هر کس که سطر را طری می گفت در اول و در سطر و ذات ماریتند و مانند الملقب مسج ولی تر اتش اشتها از
 بود چون حضرت تیج نظام الدین در حلقه از اوت حضرت حلال الدین تمام میسر قدس سره را آید و چوب
 امیر و شکیبائی شد که در هر حرفی و اسامات و اسم ذات و نسبت مله و مراقبت ملاحظه و اسامی استعمال
 روزی در رجب که آیت را خطا می کرد که گاهی از تقیای روحیه و صمدیت است و این سطر را شش بر جاست
 گرفت و الطاع حالات اقسام الوار بر لیس دارد و میگفت و بمنی داشتند که مای جبر الملقب میگفتند و هم
 شتاق و جویان حضرت لاتقین را که میوید و سارا را که میوید و شکیبائی میوید داشت اگر حکم شود و چوب
 حضرت سید احمد بن الحقی در محرو را شست گل مسدود و ساخته در جلوت شش سیم باطلوب به سیم او و چوب
 سیم حضرت شیخ حلال قدس سره تحسین کرد و فرمود که کار با لال این است این شل سیم باطلوب که در جلوت
 و فرمود و گفت نه نام اسم ذات در یکیم که اسامه و آهسته آهسته ترقی نماید هر روز یکیم و اگر زیاده
 بیاید کم آورد و است مار گویند حضرت شیخ نظام قدس سره در محرو را مسدود ساخته شل سیم باطلوب که در جلوت
 رفته در یکیم سیم مسدود و در ایتی این را مسدود را سید حضرت شیخ نظام در وقت ششستن جلوت مرض کرد
 که کار با محبت از دست خواهد شد حضرت شیخ حلال گفت تکبیر گفته باز شمول شوی جماعت میجوید و چوب
 وی حضرت نوقت ادای مرض تکبیر گفته باز شمول میگفتند و آنکه سعادت اسان متل گشته امدا
 وی میگوید و بعد از سلام نماز از وی مانع میگفتند و عرض وی حضرت محمود میر میجوید و تکبیر میجوید
 شد بدیش گرفت بعد از یکماه و تحلی صورتی بروی حضرت وارد گشت و بعد از آن حضرت شیخ حلال در
 اکنون تمام حاجت جلوت میت و برای ارشاد مریدان بعد از فرموده است که حضرت شیخ حلال الدین

بیج مریدان و خلفا نمود و در همین حیات خود بکثرت شیخ نظام سید چون ولایت وی حضرت آسمان
 یافت و نسبت کمال الشریع در عالم تشریف نورالدین محمد جهانگیر بادشاها را بنجد نشانی اعتقاد پیدا شد و چون
 سلطان خسرو بن جهانگیر بادشاها بتباریح هشتم ذی الحجه در سن یکینار و چهارده هجری و از سال اول
 حیلوی بیخ زخود باغی شده از الکبر آباد براه تمانیسر گذر نمود و بجهت دیدن حضرت شیخ نظام قدس سره
 رفته بود بعضی حامدان کذاب یو فریان و شادوسانیدند که حضرت شیخ نظام خسرو را نوبی سلطنت داده
 بنا بران اعتقاد نورالدین که در حقیقت سیلان بکفر و الحاد داشت و بجانب جمیع اولیاء حق رسولی و را
 بنزد از وی حضرت نیز گشت و برنجیدگی پیدا کرد وی حضرت از بند و شان غدر خواست و بدارا اعلام
 بلخ هجرت فرمود و در حقیقت برای ارشاد و تکمیل مردمان آنجا مسکن نمود و در حیات خود امانت
 سیران و خرقه خلافت و سیاحی جو النبیة حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس بن بگی حضرت شیخ ابوسعید
 گنگوہی نموده بجانب قصبه گنگوہ رخصت فرمود و بعد از چند مدت مردمان را بغیض ولایت خویش
 مستفیض ساخته جان در مشا هت و دوست و رابخت و در پرده شده وفات وی حضرت در سن یکینار
 و سی و پنج و بقولی هزار و سی و شش و ششم ربیع فر جمعه در بلخ واقع شد و مرقد وی نیز در شهر خجست
 و اولاد وی بسیار بود و همه بزرگ و صالح و لیسر کلان شیخ محمد سعید تقریبی از بلخ به هندوستان آمد
 و در قصبه تمانیسر وطن قدیم اقامت گرفت چنانچه فرزندان او در القصبه تا امروز موجود اند و مرقد
 نیز در اینجا است و برادرش شیخ عبدالحق در قصبه کر نال سکونت اختیار کرد و اولاد او نیز در القصبه
 تا الی الان سکونت میدارد و مرقد او نیز در کر نال است و بعضی از فرزندان حضرت شیخ نظام قدس سره
 مالک اکثر ازیان در بلخ هستند و بخدمت روضه پذیر بزرگوار خود قیام میدارند صاحب خزانه الاصفیا
 از معارج الولايت منو سعید که شیخ نظام الدین العمري التمانیسری القیسات بسیار اند چنانچه شرح
 سوانح امام غزالی در شرح لمعات قدیم و جدید و تفسیر نظامی و رساله حقیقت و رساله الحقیقه و غیره
 از تصنیفات وی است و شیخ را در سلسله حشیشیه ندبیهی خاص و مشربی مخصوص است که در متن
 تصوف تابع بمکسب نیست بلکه انچه خاص بروی کمشوف شده در کتب و رساله خویش نقل کرده

و در آن پنج دره سید کبر و دست و چهار در پنج واقعه در علما رکس را ایشان اوستید شیخ گنگو
 است سید علی عوام است که او در دیره مان یسیر شیخ عبد الکریم خاکی و او شیخ ابو جریل السلام
 بر روضه قطیبت و سوختیت میوید و قتیله حضرت شیخ سلح سید علی عوام مرید گردید بعد از مس
 سیر خلوات و خطاب عوامی و در عهد شاه جهان ماد شاه در سیه هر اردی بهل در ملک یوسف را
 و مات بایات او لبیا کامل و کل بود سلحی برای میری شنید و بسیاری افعال را سخن و ساید
 و شیخ حان آمدت که طریقه وی تا حال از مولوی غلام مصطفی و برید آمادی در لاهور حارست
 ذکر حضرت ایشان اعمی حضرت شیخ احمدی دال تال قدس الله تعالی سره العریض
 ربه العانات میوید چون این قطبانی سوره الف مان قاسم سید سرونه ریات طلوع ایشان
 ولایت مدایج از تقریر شریف حضرت ایشان که تمیز میفرمود و میر این سده از لغتی هم از اقوامی
 ایشان شنوده چون ولادت میر بر گوار ایشان در حدود سده احمدی و ستمین و ستمانه
 نوعی بانه که کلمه حاجت بیان آن سال سعادت قریب است در مکه سیر میسند بوده که اما کس
 منوره مشهوره روح افزای ملک است هندوستان است و مرکز آن دیار برکت آثار و هم
 در ایام طلوعیت هر که ایشان را سید سید معصوم کریمه یکا و نه پانچویں و توکم شش و دو و یکبار
 حال و قال مسکوت و حضرت شاه کمال قادری الطار نشانه در حق ایشان مری سید است
 ماگو سید در ایام کودکی والد احد از علایت بی آر امی ایشان را سیدت شاه سده الفاس
 و حامی صحت بود و حضرت او علیه الرحمة بخنده و مشهورش تمام بر زبان را اند که حا طر جمع و اریه
 که این طفل عمر او خواهد بایات و عالم عامل و عارف کامل خواهد شد چون حضرت ایشان
 هفت هشت ساله بود بد ایشان شد مداند که در روضه قرآن مجید سموده تحصیل علوم
 والد خویش متعول گشتند و بخند و ده حتی تمام بودی داده بیشتر علوم از دید بر گوار بود
 اندکی را پیش بعضی علما که آرد و کار خواندند و بعضی کتب احادیث را در شیخ یعقوب
 کشمیری علیه الرحمة گذر سیده بودند و میر حضرت ایشان انعامه تقسیم واحدی را با جمعی مولا

ش

محمد و الف تانی احادیث
 دینوار محمد و بان

وزیر تنبیه میباید ایابا جمیع متقاتش و صحیح بخاری ایابا جمیع مولفات او و حدیث سلسلی را از
 عالم ربانی قاضی میباید و چنانچه در حدیث آمده است و اجازت یافته بودند و نیز قول صاحب باب
 زبده المقامات است حضرت ایشان قدس سره از غایت کرم باین را رقم محمد الهاشم بن محمد القاسم
 النعمانی الصدقشانی یعنی عنهما اجازت دادند این کتب مذکوره را با حدیث مسطور در اول شهر
 رجب سنه هزار سی و سه در بلد و سریند الحمد علی ذلک بعد از استماع بنده حدیث سلسلی مذکور
 را از حضرت ایشان مخدوم زاده خواجہ محمد سعید سلمه صدیکه تریا اشاره نمود و آن این بود که
 فرمودند در وصول حدیث رحم و میرحم سلسلا بالا و لایحه بجهت ایشان ایمانیت با آنچه آنحضرت در
 مکتوبی از مکاتیب در رزاق و وحشی از مرتبه و معامله خود اشارت نموده اند فهم من فهم چون حضرت
 ایشان از استفاده علوم معقول و منقول و فروع و اصول فارغ شدند بخدمت بمسند افتاد کشیدند
 و در تمام طلبه علوم را از بركات خویش بهره ور گردانیده و در این ایام که ایشان با گره تشریف برده بودند
 چون مدتی بران گذشت والد باجد ایشان از شوق دیدار این فرزند با وجود کبر سن و بعد سافت بگریه
 آمدند چون والد باجد ایشان را ایشان الفت تمام بوده همیشه بصحبت ایشان مشغوف بودند و از قائل
 علوم دینی و اسرار لغتینی و ربانی می آوردند حضرت ایشان نیز بعد از سفر مذکور بوطن مراجعت نموده
 بخدمت حضرت بصحبت والد بزرگوار شدند و همگی اقتباس الزوار آن بزرگوار عالمی قرار گرفته و دیده و فوائد باطنیه
 کثیره از ایشان دیده چنانکه خود در رسائل و مکاتیب تصریح بآن نموده اند از آنجا است که در
 فقره نخستین از رساله بیدار و معاد نوشته اند که این درویش را مایه نسبت ولایت دیدار و پیر بزرگوار
 خود حاصل شده بود و پیر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود عبد القدوس رحمة الله
 سبحانه و حضرت ایشان میفرمودند زبان اختصار والد بزرگوار حاضر بودم در آن سکران
 و غمرات ناگاه بزربان مبارک را ندیدم که سخن بهمانست که شیخ بزرگوار فرموده من مراد ایشان
 از شیخ حضرت شیخ ابن عربی دانسته استفهام معروض داشتم که شیخ ابن عربی فرمودند
 شیخ ما شیخ عبد القدوس گفتیم انکلام که ام است بعد از ساختن خاموشی فرمودند آن

سخن است که گفت سبقت اسما نهستی مطلق است اما کسوت که به پاک و جسيم نحوای می اندارد
 و دود و دود بسیار دهن آراں معروض داشتیم که مرا بر امر و دلالت نماید وصیت و امید که بران
 ما تم و فرمودید که ترا بر پیش کسی وصیت میکنم و هم حضرت ایتان فرمود که چون ما را حضرت
 والد ما را بران تریف میکندت محبت الیست حضرت سائیت مله و علیهم الصلوٰة و التحیة را
 و در حیرایان و حسن جانمید علی علیهم السلام است به گام سرج ایتان من آرا و ایا د ایتان و نام
 و فرمود الحمد لله و المنة که سرتار آن محترم و سرق آن درامی نعمت است که نمی سختی
 ما طمعه که بر قول ایمان کی سائمه - حضرت حق سبحان و تعالی و در امطالفا الشیخ عبد القادر
 رحمهما الله بهت لیسر عطا فرمود و بود حضرت ایتان در بد چهارم اید حضرت ایتان را همیشه
 شوق طوف بیت - زیارت روضه رسول صلی الله علیه و سلم بی آیام میدات لیکن چون
 والد ایتان با کرسی بر سر حیات نود ایتان را از حد مت والد دوری گردید پس سینه زده
 نمی نمود تا آنکه در سه سبوع بعد الالف الحمری آن بزرگ لیسرای ماتی انتقال فرمود و بعد از
 انتقال - الدیر گوار حضرت ایتان در سال هزار و هشت متوجه مصر تیر و ولطحا سعد
 چون مدارا و لیبای دلی رسید بد مولا ما کس تیری که از فصلای آستار ایسا که از
 مجلسا حضرت حواءه ماتی با بعد لوده حضرت ایتان را دلالت بد زیارت حضرت حواءه ماتی
 با بعد نمود و چنانکه آنجا حضرت بآن عمر بر بعد از جلوس بر سر بر المال و ایتاد و دیگر
 دلالت باین نعمت در نفس کموئے نگارستس فرموده اید ایست فقر در ادای شک نعمت
 دلالت شما اعتراف بقصور دارد و در مکافات آن احسان شما مغرور بحرین همه کار
 و با طبعی بران نعمت است و این دید و داد مر لوطا احسان بهمین تو سل شما آن بختیده
 اند که کم کسی خشیده از حواس عطا یا تقدیر عطا فرموده اند که اکثر از ارعم عطا یا تقدیر
 میسر شده است احوال و مقامات و ادوات و مواضع و علوم و معارف و عملیات و
 ظهورات همه از انبیا و راه عروج ساخته بمنزل قیمت و وصول رسانیده اند لطف و

و وصول از تنگی میدان عبارت است اختیار کرده است و الا فلا قرب بنده و الا وصول و الا عبارة
 و الا اشاره و الا شهود و الا حلول و الا اتحاد و الا کیف و الا این و الا زمان و الا مکان و الا احاطه
 و الا سران و الا علم و الا معرفه و الا جهل و الا حیره و الا بیگویی من از ان مرغی نشانه که باغقا
 بودیم آشنایان نیز غفا هست نامی پیش مردم نه مرغ من بود آن نام هم گم گم و آنحضرت
 بشوق تمام متوجه دریافت حضرت خواجہ شدند و گفتند نوشته این راه حجاز به از ان چه
 باشد که ازین مقصد او که مراقب این عزیزان نقشب پیرا اخذ نموده بران باشم چون
 رفته بدست بوس حضرت خواجہ مشرف شدند حضرت خواجہ بنباشت و مهربانی بسیار
 نموده از اراده ایشان پرسیدند غرضی که در پیش داشتند بعرض رسانیدند بآنکه
 شیخه مرغی خواجہ نبوده که کسی را از طلب دلالیت برانند طریق خویش نمایند یا از مثل این
 سفر بسبب کثرت خانقا و خود اشاره فرمایند اما از عادات خویش تجاوز نموده فرمودند
 هر چند اراده سفر مبارک در پیش دارید اما چند روز میخوان فقر صحبت داشت لا اقل
 ماهی یا هفته چه مانع است حسب الامر اختیار بودن هفته نموده در ان هفته بکارت تمام
 دو هفته می رسیدند و روزی بران رفته بود که از آثار تصرف و کشش حضرت خواجہ شوق
 انابت و اخذ طریق حضرت خواجگان بنبرگوار به حضرت ایشان استیلا نموده آنرا بحضرت
 خواجہ معرفه نمودند استخاره چون حضرت خواجہ شنیدند بی تا ملی ایشانرا در خلوتی طلبیده
 بنیکر دل دلالیت نمودند و توجهات عالیہ بکار برده که بعد از ان لحظه دل ایشان بنیکر گویا شده
 و آرام و حلالت و التذات تمام روی نموده و یو مافیومابل آفاقا ترقیات عالیہ بطریق
 نادیده اند آنچه دیدند کما سیحی بیات من کلامه بشوق طواف خانه کعبه میشدند و انام
 راه وصول لباحب خانه میسر شد برای در یوزه منیا از روضه منوره مصطفی سالی
 اند علیہ وسلم میرفتند در میان سفر اقباس برانوار ساکن آن روضه مطهره محصل
 گشت بالجملة آنچه در دو سه ماه بغایت اعداد از کین نظر و تربیت خواجہ باقی باشد در

حق حضرت ایشاں ظهور رسیده محلی اژاں که ہم حضرت ایشاں خود مقرب تحریس طالعی که
 سرگاست تہ اندر کار ایدر ایدر مودہ می آید و آن اسیت فرقی کہ این در ولایت اچوں ہوس
 این راہ بیدایت عنایت خداوند حل و علل اوی کارا و کتہ سجدت ولایت بیابان
 و امام محمد الماتی قدس اللہ تعالیٰ سرکہ کی اہلکار کہ راہ اہل حضرت لغت سجدت
 قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم بودہ اندر رسانید و ایشاں در ولایت را کہ اسم ذات حل
 سلطانہ قلیہ محمود و لطیف معبود تو سجدہ نمود تا التذاد تمام در مس بیدایت و احوال
 شوق گیرید دست داد و لحد اندیکہ در کیمیت خودی کہ تر دایں اکابر ان مقرب است و کسی
 است لعنت رومود و در ان خودی کیدریای محیط میدیدم و مود و انکال عالم را
 در رنگ سایہ در ان دریای یا تم و این خود سے رفتہ رفتہ استیلای پیدا کرد
 بہ اشد و کشید و گاہی تا یک پیر و در یک شیعہ و گاہی تا دو پیر و در بعضی اوقات
 شب معبود و چون این قصیدہ را حضرت ایشاں رسانیدم فرمود مدح خودی ارفنا حاصل
 شدہ است و اگر گفتش منع فرمود مد و نگاہ داشت آن انگاہی امر فرمود مد لحد ایدر و در
 مراعات مصلح حاصل شد لعرض رسانیدم فرمود مد کار خود مشغول ما سس ایدر اژاں
 مای فنا حاصل شد چون بعرض رسانیدم فرمود مد کہ تمام عالم را یکی می بینی و متصل
 بیانی حوس کردم کہ ملی فرمود مد کہ معتبر در فنامی فنا آنست کہ ما خود دیدن اتصال
 لی شعوری حاصل شود در ہماں شب فنامی مای صفت حاصل شد بعرض رسانید
 و حالیکہ لحد ایدر فنا حاصل شدہ بود بعرض رسانیدم و گفتیم کہ من عالم خود را سجدت بحق سبحانہ
 حضور می بینایم لحد اژاں نوری کہ محیط ہمہ استیا ست طاہر گشت و من آراستی کہ ہم
 جبل و غار و آن نور رنگ سیاہ داشت لعرض رسانیدم فرمود مد کہ حق مستودہ است
 جبل سلطانہ اما در پیر و نور و نور فرمود مد کہ اسما لہ در ان نور بیناید در عالم اشد
 لغت ذاب بیلشایہ مایستیا متعبدہ کہ مالادست واقع شدہ اند مسدہ مایستیا لہی انسا

باید کرد بعد از آن نور سیاه منبسط و با نقیاض آورد و تنگ شدن گرفت تا آنکه منقبض گشت
 فرمود آن نقطه را هم نمی باید کرد و حیرت باید آمد همچنان کردم آن نقطه موهوم هم از میان ناکل
 شد به تیرت ایشانمید که در آن موهوم نشود حق سبحانه و تعالی خود بخود است چون بعضی صاحبان
 فرمودند که همین حرف در حق خود نقیض نمیدیست و نسبت نقیضیدیه عبارت ازین حضور است
 و این حضور را حضور بی غایت نیز میگویند و اندر این در هدایت و درین موطن صورت نمی
 و حصول این نسبت مطالب را در نظریاتی در رنگ اخذ کردن طالب است در سلاسل
 دیگر از کار و او را از پیر تا بران حمل نماید و بی مقصود و برود این در دلش را این نسبت
 عزیزی الوجود و بعد از دوام و چند روز از ابتدا از زمان تعلیم ذکر حاصل شده بود و بعد از تحقیق
 شدن این نسبت فمائی دیگر که از اخفای حقیقی میگویند حاصل گشت و دل را القدر
 پیدا شده که تمام عالم را از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خرد قدری نبود بعد
 از آن خود را و هر فرد عالم را بلکه هر ذره را حق میدیدیم جل و علا بعد از آن هر فرد عالم را
 فردی فراوی بین خود دیدیم و خود را عین همه اینها تا آنکه تمام عالم را در یک ذره کم یا فتم
 خود را بلکه هر ذره را القدر منبسط و وسیع دیدیم که تمام عالم را با یک انحنای عالم را در آن
 باشد بلکه خود را و هر ذره را نور می یا فتم منبسط که در هر ذره سار نیست و صدور و اسکال عالم
 در آن نور منبسط و متلاشی بعد از آن خود را بلکه هر ذره را مقوم تمام عالم یا فتم چون بعضی
 رسانیدیم فرمودند که مرتبه حق البقیین در توحید همین است و جمع الجمع عبارت از تمیقام است
 بعد از آن صدور و اسکال عالم را چنانکه اول حق می یا فتم این زمان موهوم دیدیم و هر ذره را
 حق می یا فتم بی تفاوت و بی تمیز همان ذره را موهوم یا فتم بنایت حیرت دست داد و درین اثنا
 عبارت فصوص که از پیر بزرگوار علیه الرحمه شنیده بودم پیادیم آمد که فرموده است
 اِنَّ شَيْئًا قَالَتْ اَنْتَ اَمَى الْعَالَمِ حَقٍّ وَاَنْ شَيْئًا قَالَتْ اَنْتَ خَلْقٌ وَاَنْ شَيْئًا
 قَالَتْ اَنْتَ حَقٌّ مِنْ وَجْهِ وَخَلْقٌ مِنْ وَجْهِ وَاَنْ شَيْئًا قَالَتْ بِالْحَيْرِ لَعْدَمِ التَّمْيِزِ

سیمای این محراب فی الجملة مسکن آن اصطرار گشت بعد ازاں در طار مت الشال رخصه
 عرض حال خود کردم فرمودند که بهر حصو و تو تصاف مستنده است نگار خود مسؤل باش تا تم
 موجود از موهوم ظاهر شود و عمارت مخصوص که مستقر لعدم تشر لود خود اندم فرمودند که شایع
 حال کامل کرده است عدم تشر است معصی است است حسب الامر نگار خود مشغول گشتم
 حضرت حق سبحانه و تعالی محض توجه تشریف حضرت الشال بعد از دور و دور تمیز در خود و خود
 ظاهر گردد و امید تا موجود حقیقی را از موهوم متمخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال آنرا که موهوم تمام
 از حق سبحانه و تعالی یافتم و این صفات و افعال را نیز موهوم محض یافتم و در حاکم حرکات اسما خود و در
 چوین ایجاب را انحصار اترق رسانیدم و فرمودند که مرتبه و رفی اعلا الجمع همین است و هاست سی
 ثانیاً این است بیس این ایچ در نما و فاست با دیگر کس نه ده اء ظاهر میسود و این مرتبه مشایخ طریقت
 مقام تکمیل گشته اند اتمی کلامه التشریب ترج نام و کمال این افعال را که گشت کورالانایدست
 و حضرت الشال در پیدا و معاد میفرمایند که در رمی در حلقه ناما و دستتة لوم که در حساب
 ربانی الهام است و هالف حیث ادا و که حضرت کاتلس تو تسل یک لواء سطره و لغیر لواء سطره
 و افعال حضرت الشال از یمال بعد از بیس الجمال در سال هزار و دست و چهار بار هجری
 ستاره بود و آواس عمر کرامی الشال در روح سما و سه سالگی بود و هیم در زرقلمها است
 که حضرت محمد و قبل از دو سال وصال خود که سه هزار و سی و دوم بود و زیارت روضه
 حواء معص الدین حشمتی قدس سره هارفته بود و مدتی میامی صدر آن صدر الال و الیامرا
 نشسته چون سر آمدند فرمودند که حضرت حواجه اعطاف و اشتقاق بسیار نمود و در سال
 و اسرار در سال آمد و بنمایان حادمان الال و انص الالوار آمده بدشتموس حضرت اسال
 مشرف شده قبر پوتن مشر که حضرت حواجه اقدس سره که در هیر سال یکسار تاره میگردند و الف
 را یکی از مشایخ کما میفرستادند و آن قبر لوش رود آورده نزد حضرت الشال آوردند
 معروض داشتند که بشما سر اوار این که باشد حضرت ابشال با د تمام قبول فرمودند و آنرا

بخادم سپرده آه سر داول کشید و بر زبان آوردند و فرمودند که لباس این نزد یکتر بحضرت
 خواجہ بنویس و لایق از باطن نمودند برای تکفین مانگاہ میداشته باش ایضا شیخ غلام
 لاہوری از کبار اصحاب حضرت ایضا است بعرض قدس میرساند بعد از آن وصل عربانی اشک
 گشت مکالمه و مہاوہ نیز وقوع یافت بعد از آن جہل و فکر صرت روی نمود و حالانہ وصل
 و نہ نقد و نہ طلب است و نہ غیر طلب هیچ حکم محکوم علیہ نیست نہ اثباتا و نہ نفیاً ایضا شیخ حسن
 بزرگی در یکی از عمر القضا بعضی اصطلاحات صوفیہ را اپرا و نموده برانہا پیچیدہ بود و در آخر آن
 نوشتہ کہ معارفی کہ این بی بضاعت را شلی میدہد معارف شمرعہ است گوئیار یکی از احکام شمرعہ
 و ریجہ ایست کہ موصول است بشمر مقصود و نشانہ است از آن شاہ بی نشان و ہمین بیت
 نصب العین است کہ **س** با سفر میر و میم غم تماشا کر است **د** ما را و میر و میم کہ ہر عالم را
 حضرت ایضا از اعتراضات او سخت گران آمد و نوشتہ کہ اعتراض شما از نا فہمید است
 نہ ہمار این قسم سخن نگوید و از غیرت خداوندی تبر سید لا حظہ بزرگان ضرر و ایست اگر بریخت
 و مختصات مدعیان سخن کنند کجایش دارد اما آنچه مقرر قوم است و لا بد راہ آنجا سخن گفتن
 نامناسب است ایضا شیخ الہدای کہ مدعی بود بغایت مہر و عزیز و عزیزان دیدہ از بچہ
 کردند کہ میگفت ہر راہ را نہایت نیست الا راہ حق و جہل کہ از نہایت است حضرت ایضا
 در حل معنی آن کلام فرمودند کہ هیچ خیر را ذات نیست چہ حقائق ہمہ اشیا جز وجوہ و اعتبارات
 نیستند و وجوہ و اعتبارات را غایت نیست بخلاف راہ وصول با وسعہا کہ منتهی بذات
 اقدس او کرد و زیرا کہ عارف را چون بسیر محبوبی و طی الجالی بمحض غنایات از سیر صفات
 و شیوہات بگذرانند آنجا ہمہ وجوہ و اعتبارات مہفوق و گردند و سیرا و بذات بحث منتهی
 بعد از آن سیر در راہ ماند و دست او را کہ از دامان آن کوتاہ پس ان سیر کہ لا ینقطع ابداً
 گفتہ اند سیر اسماء و صفات است کہ سیر تفصیلی است و غایت ندارد ایضا حضرت
 در جواب علیضہ شیخ حمید بکالی مینویسند بدانند کہ بعضی از اغلاط صوفیہ آنست کہ ہر گاہ سا

و بنشین ازین بنده مسکین بپایند از ذمت عال نهایت رحمت و رافت خود را شامل من داشته ایشان را پیش من
 نفرستاد پس سید که خطبه قبر چون گذشت فرمودند که باشد اقل قلیل و گوید یا مولانا محمد ششم خادم که
 او بمحل صان قدیم است حاضر است و بخدمت سید یا ایستاده میگردد ایشان اقل قلیل برسد بل تواضع
 میکند والا این هم تشرف صاحب بدو المقامات میگردد سید جمال که از مقبولان حضرت ایشانست
 باین حقیقت گفت که در یکی از بودی ناگاه شیر می را پیش آمد از دوشش قتلها می درخت آن درنده
 لرزان شدم ناچار التماس بخدمت حضرت ایشان کردم بجز و تفرغ و توجه بجانب حضرت ایشان به نظر آن
 که حضرت ایشان عصبانیت سیدان رسیدند به نیروی تمام بر عصبانی بدان شیر فرو کردند
 چون ازین معامله چشمم گرم کردم نه حضرت ایشان را دیدم نه از آن شیر دران بدین نشان یافته و حساب
 خزشته الاصفیا میگردد سید صالح مجددی در رساله خود نوشته که آنحضرت وقتی مرا بخدی می بجانب
 بهراج فرستاد و فرمود که در راه سوره الایلاف بسیار خوانی در اگر شکلی پیش آید مرا یاد کنی چون روان
 راه غلط کردم و درویرانه افتادم ناگهان دیدم که شبیهی از نیت شان پیدا شد و قصد ملاک
 من کنونی الحال نام این جانب بآن نور شمع زیارت بکرات پیش کشید و بگریزید من با همراهم بیان خود از دست شما
 یافته و در آن روح جسم و لایست آن شمع قصه هدایت آن مردم از بلند می
 مردم نقره بل من مزید قطب ارشاد شیخ ابوسعید قدس سره و مراتب الاسرار است که شیخ
 ابوسعید بن نور الحقی نیز حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوهی است قدس الله امرار هم مادی
 و حضرت شیخ جلال الدین تمانیسری بود وی چند مدت جمال حال خود را در کسوت سپاه کری
 پوشیده میداشت بعد از آن شوق غلبه کرد و معشوق مجاوه داد ترک و تجرید کل نموده بخدمت
 شیخ جلال الدین تمانیسری پیوست و در پیشش و چون وی حضرت نهایت تعظیم و سیرتانی
 شده بود بلکه از قید مشیخت بی تعلل گشته کارخانه مشیخت را بر شیخ نظام الدین بگذاشت
 و بهم شیخ ابوسعید را بوی سیر و پس حضرت شیخ ایشان را ذکر هر بطریق نفی و اثبات و تعریف
 در هر جزا دست لیدار و نه آفرمود حضرت شیخ ابوسعید بحسب فرمان در شده خویش شیخ نظام الدین

صاحب

اینامی سری خود را تفت زرد کرد و هر مشغول میداد است اعداد مدت مدید و محاسبه ها مدوریانست
 میرزا الوار ملکوت و حشوت و محال و محال و برادر و ناکستند وی چون بهمت حالی داشت سر
 ماراح السرد و باطنی و در خیم کشید معانی محال و اب بنحو است و بحاس اس الوار اصل ملکوت
 است و دوم بل من مرید میر و طلب نمود و لاکب پیدا است یعنی طالع روات نمود و چون بهمت
 شبح نظام قدس سر و مل و متد و آکا اقامت نمود و بد شبح الوسعید و دین سر و متد و بد و در
 وی راه آرام داشت و در شغل و اموش کرده و در صحرای سیمه و از گسکت شعی در روضه قطب
 ما کی بعد القوس گنگو بهی حدس سر و در و معاقت وی میگرفت ناگاه در افرودی حضرت
 برآمد که الوسعید اگر طلبت اداری من نظام رطل کرد که حامل سلامت مادی بپوست وی است
 شبح الوسعید تاسیر شد و در روضه حضرت مادی و شرب هین مادی استید تاسیر موم حشر
 قطب العالم بصورت شخصی متمثل شده و در وی آمد و لیکن می مد است که کدام است
 حشر قطب العالم ما وی گفت من ترا و ملج رسام لبین دست وی مگرفت و در کپی
 موار کرده بحاس بلج روان شده و در تمام مرل همراه وی میبود و چون مرل برود یک
 میر رسید پیشرفته مکانی و گشت مقرر کرده و برافروزمی آورد و در اکل بار شهنائی خوب
 و شهنائی جاری و در حقال ریبا و مردان خوش رود و الطبع و تراب همایا بیت
 و تمام شرب در آن مقام بحر می بیند که باید و همگی ساکنان آکا بهمت حکایتش قیام میداد
 و همگی بطریق تمامی راه قطع کرد و چون طلع اردی سته کرده مادی حضرت قطب العالم و در
 شبح نظام فرمود که در ندیم شبح الوسعید لطلب حق پیش تو آمده است و در تربیت
 سعی طبع مائی و اماست او که مانتست حواله اس کمی تالو عی ار حق ما او کرده مانتی و
 ما استقلال وی بیرون روی و تعلیم تمام آورد و ماسه رور موافق امر موی صیاب
 کما آوری اعداد ان بعد ال تعلیم عیش بیانی که نگردد اما بیت او زیاده کرده و در حقال ریاست
 و بر او مائی که نفس حمد از ذلیل گردد و چرا که اندکی اما بیت و در می یا قیست چون حضرت شبح

نظام را یافت روی داد بموجب فرمان باطن حضرت قطب العالم شریک استقبالی و تخیل و تخیل
 کمالی بنی مبتدیان چون شیخ ابوسعید را با شیخ نظام ملاقات شد حضرت قطب العالم از نزد وی
 غائب گشت الفرض حضرت شیخ نظام بعد از چهارم شیخ ابوسعید را در خلوت برده تمامی مقوله
 حضرت قطب العالم با وی بازگفت و فرمود آن شخص کم در روزه دست نکرده و در پیراهن
 تو بوده و ترا بمن رسانید جد تو حضرت قطب العالم بود و بعد از آن شیخ نظام حضرت شیخ ابوسعید
 را شغل میگویم سه پایه تلقین فرمود و لیکن پوزش سه پایه تنها فرمود و گفت که کشاکش کار تو
 درین است و سه روز در کردن این امر مشغول باش و بشفلی دیگر التفات مینماینگی شیخ ابوسعید
 مدت دوازده سال شب روز در ورزش این شغل مشغول بود و شد و ذات لاکین روی نمزدی
 تجلیات صوری و مثالی سرور نشد و جوین مقام قلندری بود چنانکه مظهر حقه قلندر آنکه ذوق
 از وصل جوید بهای پس از دوازده سال حقیقت حال پیش حضرت شیخ نظام عرض کرد
 که معلوم شد که وصول ذاتی نصیب این بیچاره نیست و در کمال حضرت مرشد نقصانی نه این شغل را
 حسب ملات خود بنیایت رسانیده ام اکنون هر چه فرمان شود بر آن عمل نمایم حضرت شیخ نظام
 فرمود باعث عدم وصول تو اعمال و اشتغال نیست و ترا عجب فکند است اکنون دوی
 در تو آنست که نفس نخ و دانهات در دهنی پس سگی چنگ که فرزند آن حضرت شیخ نظام برای
 داشته بود دند با و سپرد چون چند مدت ویرا در خدمت و محافظت سگانش بگذراند بسیار عجیب
 و غرور و برخواست روزی حضرت ایشان پرچا لا خانه نشسته بود باران بسیار بارید و در کوه پیاو
 اکل و لای بسیار میخورد و آجال شیخ ابوسعید سگانش را بجانب محرابی بروناگاه سگانش دیگر در خدمت
 این سگانشان فکند کرد و دود و بدید بر آن و بنگی شیخ ابوسعید از قوت حله آنان بیفتاد و در میان آنها
 از دست نگذاشت کشان کشان ورا اکل و لای پس آنها غیثه برده میرفت و تمامی جسد و لباس می
 از این گل لای آغشته شده بود و را وقت در دل و می گذشت که خداوند آیه بنده تو شیخ نظام
 که همه عالم خاکپای و بر سر من چشم خود را میسازند و یک بنده من که بدین خواری که تمام میاست

[illegible]

بناخت دمنونه انبیا الی مع السد بلوه نمود در هات ساعت از نظرش سئو گشت چون اندکی از انحال
 فرد شد بجزایب حق تعالی عرض نمود که خداوند مالک این حالت واقعا تمام مرا بروی هر وقتی که دل بخواه
 میسر آید فرمان شد وقتی که تو بمیری چون وی حضرت بلا واسطه از معشوق حقیقی مامور گشت تا آنکه
 شده در حال برخواست و شغل سه پایه باشد و در دشت و فوق و جمیع شرائط دیگر بشدت ناگهانی
 گشت و قصد کرد که دم را هرگز نگذارد تا آنکه بمیرد چون یکپاس برین طریق بگذشت نور عالم اطلاق
 سلسله نمود بر وی ظهور نمود درخت هستی او را تاراج ساخت و سرلی مع الله نقد وقت آمده مفید
 سلسله گشت و سبب رب چنانکه دیوانه معهود قطب فست حضرت شیخ مسعود قدس سره بآن اشا
 کرده بهینت رفت بر مسعود یک جمله صفات بشری را چونکه همه ذات بود باز همان ذات شد
 و چون بر شیخ ابوسعید قدس سره عالم اطلاق ظاهر گشت ویرا از تقدیر رها نید و رنگ اطلاق
 انصاف داد و عقل جزوی او را تالیع نمود و در آن هنگام بسبب بی اختیار می دم وی بقوت
 رها شد و بفریب دم پهلوی مبارکش شکست و تمام شکم وی از خون پر شد و آن حضرت و شبا
 مغلوب الحال ماند در شب مسوم اندکی افتخیر روی نمود و دید که پهلوی وی شکسته است و نامی
 شکمش بر از خون شکرانه حق بجا آورد و گفت الحمد لله که پهلویم در راه دوست بشکست و چنان
 فدای او شود و جانب حق بر واسطه فرمان شد که اسی ابوسعید چون توجان خود را در راه با
 اکنون من ترا از سر نو زنده می سازم و صحبت میرسانم بکیر این دوا از دست من و دهن خود و کبش
 حضرت دهن خود و کبشاد و دید که دست غیب و او در حلقش برنجیت چون آن دوا در شکم وی قرار
 بر نور تمامی خون شکم رفت و پهلوی درست گشت و اندکی از اثر جراحت باقی مانده بود و از جانب
 حق تعالی بخوردن گوشت مرغ مامور شد وی حضرت بامر حق چند روز گوشت مرغ خورد و صحت کلی
 چون حضرت شیخ ابوسعید همه احوال خود من و عن بکذمت حضرت ایشان عرض نمود آنحضرت فرمود
 که هنوز ملکه حضور تو صاف نشده است روزی چند در می پاده باش تا حقیقت سیر نزولی بر تو ظهور
 نماید چنانکه کیفیت سیر حروجی را مشاهده کردی و تیر تیر وی حضرت وی را بر تیر تیر هوا فرمود

دست درمراغه اسرار گشت جسم وی صفت روح گرفت بلکه حق نور ترس گشت پس حضرت
 شیخ نظام قدس سره منکشف الوسیع را قدس سره جمیع امانات پیران ماحرقه حلاوت و هم
 اعظم حواله نموده مائت کل در حاشین نوشتن کرده امیده کماست قصبه گنگوه که وطن آما داد اعداد و می
 حضرت فرمود و در مراتب الامر است العزم حضرت شیخ الوسیع را حدیث شیخ نظام بین
 سر برافش گشته در قصبه گنگوه آمده رسیده بها و کی قرار گرفت لیکن خود را در اس گماهی مستوی
 چون حضرت شیخ محمد صادق مشرف معیت مشرف گشت علقه و لاس می در اطراف عالم
 انوار دطالال ابره دیار روی ارادت رأسانه می آوردند و هم عیدار عین تربیت و
 نه که و او را دست و توالا لوی نموده مدرسه کبیل و ارشاد رسیده و می عمر در ایا فیه بود
 و در گنگوه مدعوی گشت و س وفات می منظر نیامده و می حق جلیده است شیخ محمد
 گنگوی شیخ ابراهیم را میوری شیخ محب الله آما می شیخ ابراهیم سهار میوری شیخ حوا
 یانی تیری رفته الله علیه علیه امین ذکر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمة الله تعالی
 صاحب مدد الطاعات بنویسده تواند محمد معصوم در مد ثالث حضرت ایستاده ولادت ایست
 در سده هزار و یارده شم شهر توال میوری نموده حضرت ایستاد قدس الله سره العریض
 در دومینیت لروم محمد معصوم یعنی ولادت او را اس مبارک و بیا بون آمد که بعد از تولد او چند
 ماه ملازمت حضرت خواجہ بود مشرف شدیم و دیدیم ای دیدیم وقت دیگر بعین حلو استعدا و
 در زندان نموده فرمودند که اگر محمدی الشریع است ویرا حضرت در مکتوبی رکاشته اند که در
 محمد معصوم چه نویسد که می مالذات قایل این دولت است یعنی نهایت خاصه محمدی علی صاحبها
 الصلوة والسلام والتحية ویرا مال شریف را ندید که از اقتضای علو استعدا واد بود که در
 سگ لکی محاسبت استعدا و حقیقت تملی ذاتی و حرف لوحید یک شود و میگفتند اسام
 و من نفیم و من فلام و من فلام ویرا حق است بعینت حق را که اگر سیدال ماعود و مام علم
 میریوسف کرده بود و انگاه فرمود مدد در مکتوبی میریوسف ویرا برادره و نشاء و صیال در وصول الواسع

حضرت
 شیخ
 محمد
 معصوم
 رحمة
 الله
 تعالی

فیوض متساوی ذلک فتنل الله لولیت من انشا الله و انفسل العظیم حضرت ایشان همیشه
 بنابر مشاهد بلندی استداد و آثارش در دنیا و که ازین خردمند در ایام طولیت و صغیر سیرت و شایسته
 مینمود نظر عنایت شامل حال او میداشتند و منظر ظهور کمالات خفیه که در یکی استداد و موع
 میبود و میفرمودند که چون علم بدارا است از تحصیل مان پاره نبود از نیت تحصیل علوم ^{مقول}
 و منقول نیز ولادت مینمودند و از کتب قیمه علمیه لقا صغیر صفحه و ورق و ورق امر کرده میفرمودند
 با باز داد از تحصیل این علوم فراخ شود که ما را با شما کارهای عظیم است تا بتوجه شریف آنحضرت
 این نودید که ولایت نیز چون برادران بزرگ خویش در شانزده سالگی از تحصیل علوم فراخ
 یافت و اگر چه در ضمن تحصیل حال و تنویر بال نیز گرم میبود اما بعد از فراغ ازان
 بهنگی خود متوجه این گردید تا بعنایت الله سبحانه از احوال و اسرار خاصه والد بزرگوار خود صبی
 عنه بزرگواران گرفت بل مخلصان امیدوارند که بحکم واقع که این مخدوم مزاده اند و از والد بزرگوار
 در تعبیر آن اشارتی بمرتبه طلیت یافته باینجه برده الا بر سنده و انواقه انیت که بوض اشرف حضرت
 ایشان رسانیده اند که من از خود نوری یافتیم که تمام عالم ازان نور منورست و آن نور در بزرگوار
 از ذرات عالم ساری است چون آفتاب اگر آن فرورد عالم ظلمانی است حضرت ایشان ^{ایشان}
 داده فرمودند که لو خطب قبت خویش میشود و این سخن را از من یاد دار الله محمد الکیه الکیه انو
 کتاب مذکور گویند مخفی نماند که این مخدوم مزاده را غایه اطلاع است بر اسرار و معارف پدر بزرگوار
 خود چه آن معارف که در اخل بکتابت گردیده و چه غیر آن از اسرار خاصه که در غلوات از زبان
 مبارک آنحضرت شنوده اند و بعضی را از آنها در بیاض خاصه خود ^{تسلی} فرموده و چون
 باین بنده نظر عنایتی داشتند و محرم میداشتند که اکثر آنها اطلاع بخشیده بودند و منقبل بعضی اجازه
 فرمودند و بعضی ازان در احوال حضرت ایشان محبت تحریر یافت و برخی از آنها چنانست که
 انشا بر منی نماید از بعضی آخر که توان اظهار نمود این برکات بیگانه بترکای بنده تحریری آید
 مراد از رووند بودن تبرک در حدیث آمده القبر و ختم من ریاض الجبهه آنست که جمعی مسائلی که

آن بقدر قدرت و دود میگرد و هیچ حیوانی و الهی میاں آن هر دو تمام میاید گویا این بقدر
 و قاعده است بیدار یکدیگر با هم در این قول که اصل علی و سلم با هم قهری و قهری است
 الحقیقه این قسم بر نه احصا خاص راست دیگر از ارا در نوبت ایمان اگر بر قوی ارخت در آن لکن باید
 باین حیاتی که متعارف بر قوی غلبه دارد و بر مطلق حسن حرکت و حیاتی که سرچ متعلق است محس
 حاصل است لیکن گویا حرکتی که در حق سبحانه حکیم مطلق است موافق هر محل حیاتی داد است و در حق
 بسیار است تا نام و لذت و صورت سید حرکت هیچ در کار نیست باین علم که عبادت از انکشاف است و در
 است قسمی است که انکشاف اساطیر بود و قسم دیگر آنکه محض کساست مانند علمی که ممکن تعلق گیرد داخل
 قسم اول است و علمی که لواحق متعلق شود از قسم ثانی است و این علم را در پاک سید گویند و نشان
 عدم اساطیر است که کیفیت در دور گرد آید و در و ثبوتی محضی است که از علم است که آن محض
 انکشاف است لیکن گویا معلوم شود و چگونه معلوم شود که در آن حضرت کینیتی نیست تعالی نشانه
 حق در مقام رصا که فوق مقام حب است و اعتنا راست اعتنا را اول رصای حق است از حد
 اعتنا دوم رضای عباد است از حق و نشان اعتنا را اول اعتنا را اول است چه اول رضای
 حق است بعد از آن رضای عباد که اقال سبحانه رسی اعد علم در صواعده رومی حضرت ایشان
 که میگوید تا کنان شش خاتم علم را خوانده و مودت علمای کرام ازین استسلاح متسلح ملک اود میاید
 را عجزی میگوید امام از وی در حین تکرار این آیه مردل گشت که آیا در آنکه او تعالی استسلاح
 را خود نداشت داده و حقیقی خواهد بود متوجه شدم مشهور گشت که در آن مرتبه استسلاحی در این استسلاح
 ملک مات هست منی در فراده گویند من معروضه انتم که آیا استسلاح آن مرتبه مخصوص بعضی است
 یا عام است سر مودت مخصوص بعضی است که میان او تعالی و ایشان اموری بگذرد
 که میگوید که ملک را بران اطلاع دهد و الا فضل الله تو نبی من شاع و الله
 ذو الفضل العظیم هر که او تعالی را نفس تمام حویث کراما گاتیس را در میدان دیدم که بهر
 ماست رحمة الله علیه در متاع القوارح است میلاش در سه سب و الف و عمرشانی و سلمین

و فائز در سماع و سبب این است که آن مرحوم در حق راجح می نمود
 قلب در شمع المشایخ بزرگی شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله گنگویی الحنفی قدس سره وی برادر
 راد و خلیفه مطلق و جانشین بر حق قطب قطاب نمیدگی شیخ ابوسعید گنگویی الحنفی بودند و در وقت
 سماع و بدر و دوسوز عشق لطیفی داشت در اقتباس از انوار است سبب ارادت آوردن شیخ محمد
 صادق در خدمت شیخ ابوسعید نقل متواتر از پیران ما چنان بثبوت پیوسته که چون شیخ ابوسعید را
 شیخ نظام رخصت گرفته در قصیده لنگوه آمده بر مندا ارشاد عیشت و لیکن خود را از اختیار پوشیده و
 در آن ایام شیخ محمد صادق نو جوان بود و جمال با کمال داشت روز عید جامه های فاخره پوشیده
 بسلام عم بزرگوار خود نمیدگی ابوسعید بیاد می حضرت سجاد فخران مجلس خود فرمود که نور و لایت خود
 را در حسین این اسپرک تابان می بینم و همدرا ساعت دل ویرا یکدم بجز ببالن کشیده در حال منزل
 شیخ محمد صادق ارادت پدید آمد و بخدمت وی حضرت ارادت آورد وی حضرت اورا التعلیل نمی و
 اثبات و اسم ذات امر نمود پس می بمرحوب امر وی حضرت شب و روز بوزرش ذکر مشغول
 گشت چون مادر و پدر وی قدس سره برین امر اطلاع یافتند گفتند شیخ ابوسعید پس را راهی خود
 از کار دنیا بکار و معطل میگذازند چون این خبر شیخ ابوسعید رسید وی حضرت شیخ محمد صادق
 گفت که پدر و مادر تو چنین میگنید ارادت تو چیست می گفت که نمیده رایحه اختیار آراوده من
 آنست که حضرت پیر و مستگیر آن اشارت نمایند من خبر ذات بابرکات شما چیزی دیگر از دینوی و آخر
 نمیخواهم بلکه رویت حقیقی اگر سم بصورت حضرت پیر و مستگیر خواهد شد خواهیم دید الا آنرا نیز نمیخواهم
 اثبتول مثل قول حضرت گنجشکر است که فرمود اند اگر خدا تعالی مراد در قیامت همان بکمال خود بصورت
 پیر من خواهد نمود خواهیم دید و الا چشم بدانم نخواهم گشود و همچنین حضرت سلطان المشایخ فرموده
 اند چنانچه مولوی محمد اسمعیل شهید رحمه الله علیه که با شرف ضامی جناب مخدوم سید احمد صاحب
 قدس سره کلام ایشان را بزبان فارسی در آورده کتابی پرداخت و موسوم بصراط المستقیم
 در بدایت ثالث کتاب مذکور که در بیان حب عشقی است می نویسند آنرا ده سجود از جمله آن شد

لعلق فاب است نه شد و استقلال لایمی به ناس و احاطه که این شخص با دوا نینس حضرت مقسم
 و و اسلمه بایات اوست ملکه تحتی که متعلق عشق جان میگردد چنانچه کی باراک را یطریق در موده اگر
 حق مل و علما در حکمت درشت برین تعلی و باید هر آینه مرا و القات در کافیت استی را تم گوید معص
 برینا طریقی نالت و مصل الی الله تعلیم میسر یاب که آن فقط در لقا القلب تسبیخ خود است بقول مولانا عا
 و ان الله کرم طریق الوصول الی الله قلته و نالته الله الله تسبیخ و بقول حضرت محمد در کتبهای را الله مصل
 یست و را الله همای التزام و کرم مصل است تفصیل این سخن در مساله تقوی است که استی مولوی
 محمد اسمعیل بی دلیل تشری در بیجا سوائی سیه تعلیم امر شیخ علاج مرض خود مدید بد چنانچه در مدینه الق
 است حضرت محمد در سید لفظ را میو بسید که تا تو اند راه تعلیم از دست بدسید که تعلیم تسبیخ طریقت
 نرات دار و در علای طریقی او خطر است زیاده چه لوید استی العرض چون حضرت تسبیخ الوسیع مدبر
 و است که تسبیخ محمد صادق در اعتقاد و محبت صادق است و در طلب مولی مستحکم و راسخ است و در مود
 اما شیخ محمد صادق اراد در بدید خود آردی در حوا و تا ترا حق بود و کسند و در راه خدا و الله را بدیست
 شیخ محمد صادق محبوب امر سیر و سیکر محبت مادر و بدید رفته است مرصا شال محموده ارجی آهارد و خود
 خارج ساحت مالک لایم بحار و در یاصت مشغول گشت چون مدت او را در سنی و مشاهد گشت و واقعا
 ملاوتیه و جبر و تیر و می نمود و خود می چون حوصله وسیع و بهشت لمد افتاده بود و محاسن تجلیات القات
 میمود و خوبائی شهود حضرت لاکیف و لا مثال بود و در می ار در دمایات مطلوب تحقیق پیش بر و شتر
 صید حضرت تسبیخ الوسیع قدس الله سره شکایت کرد و گشت مرا شغل سوگویم و سته یار یلقین و باید شاید
 این دو کلید سعادت استغفار و کساید و حال مطلوب می نماید بدیگی تسبیخ الوسیع فرمود که ما با محمد
 صادق هر محبتی که در راه خدا گیت و ام به آنرا نام تو کردم انشا الله تعالی تر اردی فتح باب
 مطلوب حقیقی جواب ده پس حضرت تسبیخ و در اشتغال سوگویم و سته یار و مثال دلک عین لفقین فرمود
 گفت جید مدت سته یار را کار بردار محبت و محابه سر جو نه پس حضرت تسبیخ محمد صادق در در
 سته یار لیل و هم را اشتغال بود و در حرارت طلب مطلوب یکیم نمی آسود که ناگاه سلطان عشق

پدرش بتاخت و جلوه نسبت بحجرتی نقد وقت وی گشت و از رسوم بشریت و صفات انانیت پدر
 وی چیزی باقی نگذاشت چون حضرت شیخ محمد صادق باذن پیر شیخ ابوسعید قدس سره
 بر سنه سجاوگی قرار گرفت معیت ولایتش از قاف تا قاف رسید نورانیاتش عالم را محیا گشت و کائنات
 روی نیاز بر آستانه کوی حضرت آورد و خلقی کثیر بغیض تربیت وی بکمره تکمیل دارش وارد رسید و بیشتر
 عزیزان بدالات حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بخدمت رسیدند شرف بیعت یافتند و بر توبه بایست
 و ارشاد رسیدند و وی حضرت شیخ محمد صادق میگویند که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در امر
 نور بکس عطا فرمود و گفت این را در مشفقیت و کبریا در خلافت و نیابت مطلقه من است حق
 این نیکو نگاه داری که شمر دوام شود و ذاتی محض مقام مشیخت و ارشاد که از لوازم کمال نبوت است
 پسین را و است و حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه یعنی از نور خالص کبریا بخشید و گفت که این تنی است
 تصرفات ولایت مطلقه است که بتو ادا می شود و وحایت شیخ ابوسعید آئینه از نور سرخ و سفید در
 غایت صفای معانی مرا عنایت نمود و فرمود که این آئینه صورت عالم کلی است که بتو مرحمت نمودم
 و ارادت و واقعات و کیفیات کشفیات نبذگی شیخ محمد صادق و ترکیب ترش شعل بهو گیم و
 سته پایه در اقتباس الانوار مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش آن ندارد و محمود ابن محمد عالم
 مقولات سید السادات حضرت شیخ ابراهیم الحسینی الحنفی القادسی مراد آبادی را قدس سره
 در قید کتابت داد و رساله کشف الاسرار نام نهاد مولف رساله که در مینویسید مقوله چهارم و پنجم
 میفرمودند که وقتی در آنحضرت شیخ آدم بنوری غفر الله له در قصبه یاکل بطریق سیر آمده بود فقیر
 همراه ایشان بود و روزی در آن قصبه در مسجدی همراه یاران ایشان نشسته بودم که یکایک مردی
 که نور هدایت و اثر ولایت بر چنین مبارک اوسین بود از لباس حبت اساس حلهای پشت پادشاهی
 با جمال کمال منور بنور عنایات ایزد متعال چون آفتاب که از مطلع انوار بر آید از عروج بهر اوزان نورانی
 که شل شهاب ثاقب از بهرامی آمد تا برادر آن سجد از ملو افرو داد و تو بچین فرمود از دیدن جمال کمال آن آفتاب
 معانی مست و مدحش خشم بر چند نزد بکتری آمد حال من متعجب شد تا که جمیع عالم از نورم پوشیده شد و گمان

ز سانس مداران کلمات کس کام حال تن مرا مخاطب صاحب که فلانی تو در اینجا چه میستی
 مانی ایامی بومست و حرم ما همراه ما تو اینجا که بودی بیست و در برابر درون مدار آمد
 که ما با عراقی تو در حال کمال مانی که گمتم تا کیستند بودی چشتی ام گمتم اسم تری حضرت
 رمودند ماطر محمد و در بلا بهرام آنحضرت محمد صادق بود لکن بیرونی دوام دارد یکی در ظاهر و یکی
 و دوم در باطن عند الله نام آنحضرت ماطر محمد مانی نام که در استودید و یک بعد از دیگر در باطن
 ملازم است آنحضرت رومی در یا ایاں که گوید که منبر است که بیرونی را نام بیست و یکی در ظاهر و یکی
 در ظاهر و یکی در باطن عند الله و میساکم که نام حضرت بیرونی در باطن حضرت اس نامی را
 خلوت آنحضرت همین عبارت الهام بود و سوال کرد که نام حضرت در باطن چیست و فرمود
 ماطر محلیس حکم آن مجبوت مانی را ستم ما همراه آنحضرت شوم چون آنحضرت روح پاک مرده
 از میدان و گل بود و ساجد بود و آمده بود همان طور بار هوا روح نمود و رفت و من چون
 آب و گل بودم و توانستم که چون روانه شمع جمال آن آفتاب معانی روانه نام و همراه آنحضرت
 در بهار آدم قدمی چند بر زمین خفت آنحضرت رفتم چون مدیسی رسیدم چون که در رسیدم بر می
 دخی همانا یای و عمره داده بود و در آن حوض روانه سینه میگردم و بهوش خاستم که از او است
 و در کیم با بر و مالای او شده مردم با آن حوض این معامله دیدند و اسامی که بیخیر است و درده
 مرا نگرند و بهر آن مسمی شد اندک ساعتی که بهوش مانا آدم میان بهوش ماری روی نمود که
 گوئی آن خنده در سرم بود و نگرید و راری رو ستم و دور از روی و راف ملازم آن
 در ایام معانی من باهی بنیاب نامیدیم از شیخ آدم حضرت شده بهر حال هر تنه در طلب آن
 ذات پاک و دیدم بعد چند روز رفته رفته در قصه نگه رسیدیم در سواد قصه تیرت شفیق
 نداشت خود استاد و دیدم ایاں کس پرسیدیم که درین شهر کسی در ویش صاحب کرامت است
 گفت آری در ویسی هست بسیار در رک اهل محبت هست خدا رسیده بلکه دیگر امرای و پادشاهان
 نایز رسیدم و در کدام سلسله است که هستی است ازین خبر خوش مقدم آمد پرسیدیم که خبری است

کرامت ایشان شنیده باشی گفت روزی حضرت ایشان با جماعه یاران بسیر می نمودند و شکار سوار شده بودند
 گذر بر سرزمین فقیر بهین زراعت افتاد سلام گفتیم جواب سلام دادند و فرمودند که فلانی تو هم همراه
 ما بیا گفتیم حضرت سلامت من زراعت خود را قدری استراحت بده و دام و قدری زراعت باقی را آب
 میرسانم فرمودند آنقدر زراعت را که آب نداده اند خشک بگذارید و آب بسید بنام ما بگذارید
 انشاء الله العزیز وقت برداشتن غله زمین که آب نداده اند از زمین آب داده دو چند خواهد شد و اگر
 در رکاب آنحضرت شدم و باز از آن وقت آنرا آب ندادم و وقت برداشتن غله زراعت آن آب داده
 از غله زمین آب داده دو چند شد پس از آنجا روئی سوی خانقاه آنحضرت آوردیم چون بدو
 خانقاه علیا رسیدیم دیدیم که بهمان شمائل که در قصبه پابل دیده بودیم همچون اوصاف شریفه
 چون نظر بر آنجا بکمال انداختیم بزرگه دریافت دولت و بزرگویش وقت شدیم و بجز دیدن چشم
 و چون دره رقص کنان بپای بوس آن آفتاب هدایت و ولایت بنشاندیم همو وقت این فقیر را
 برای تلقین ذکر و شغل در خلوت طلبیدند و ضوئ تازه کرده در خدمت آنحضرت حاضر شدیم بشفقت
 و مهربانی تمام فرمود که فلانی در خاندان ما اول طالب حق را سه روز روزه میفرمایند اگر تواند
 طی کند والا باندک افطار نماید و در هر روز کایه تسلیل و استغفار و در دو سه هزار گانه باری بخواند
 بعد سوم روز آخر شب غسل نموده پیش مرشد بیاید تا مشاء و اذخواست پیش خود با ادب بنشیند
 و هر ذکر که ملائم حال او مرشد اند تلقین فرماید یا شمارا همه بنشینیم و ذکر کنیم و اثبات اول تنی
 شریعت میفرماید بعد تنی که پاره است قدام بهم میرسد یعنی طریقت میفرماید بعد اذان همین است
 معنی حقیقت اجازت میدهند و ما شمارا در اول مرتبه بر سه مرتبه معنی اجازت دادیم بعد از آن
 مشغول گردیدند مدت دو اوده سال در آن خانقاه اقامت در دیدیم و تلقین و ارشاد مرشد
 و مربی کامل و کامل بواسطه آن ذات عالی صفات سبک و لطیف نمودیم روز بروز سال بسال
 از عنایت حضرت ذوالجلال و از توجیه صاحب کمال درمی اوردیم حقائق و معارف باقی بخود
 کشیدیم تا که با تنهای عرفان رسیدیم و بشفقت جابر این مشرب شدیم ایضا مقوله که میگویم

حضرت پیر نوربان شدند و فرمودند که شیخ داود رحمت بار در بخور دار باش که در باب فقر اجسته شد
چنین مبالغه بایشه خوب بای ای خاطر شما امروز وقت نماز مغرب بیرون می آیم ماریا و خواهرید و مانند انشا
الله فرزند ابراهیم بقصد خودخواه رسید چون وقت مغرب شد محمد و فرزاده الهام نمود حضرت قطب غوثی
فرمود رسید ابراهیم را بطلبید شخصی پیش من آمد و گفت شما را حضرت پیر میطلبند بجز و شنیدن نام آنحضرت
برخاستم و بخدمت آنحضرت رسیدم بیدان این فقیر فرمودند فلانی است گفت آری حضرت بسختی در جرم
فرمودند تو جانی که گشته بودی همان جا باش بجائی خود باز آدمم درها نساعت شخصی بسختی باز شد
و گفت شما را حضرت پیر میطلبند بخدمت حاضر شدم باز همانطور بسختی در جرم تمام فرمودند برو جایی که گشته
هاتر جا بنشین باز رفتم تا آدمم باز مردمی رسید و گفت شما را حضرت پیر طلب میکنند مریه بیستم چون
بخدمت رسیدم از لطف و مهربانی تمام بسوی من نگریستند و فرمودند فلانی بنشین بمحو قصد
که هنوز زانوی بر زمین رسیده بودند که هان وقت رفته باز آمد مرغ جانم بهوا، مشاذه جمال حقیقت
بسر و آزاد و بجهان تاز و بگوئی دوست سر فراز آمد شنب انحال مستغرق ماندم وقت سحر اذان
معامله باز آدمم صاحبزاده فرمود بان فلانی چه خبر است گفتم محمد بن محمد را او شکر بیان را که وقت
بر من باز آمد **الحینا مقوله البست و سوسم میفرمود که وقتی حضرت پیر در قصبه نالایه باری**
زیارت بزرگی که روزهای عرش بودند تشریف برده بود و فقیر تیر به راه رکاب سعادت بود و مجاور
سلاح برپا شد قوالان سرود کردند و سازها نواختند از شنیدن آوازهای خوش گوناگون از خود
و بدوست پیوستم و در لواجه درآمدم است و مدیوش شدم و راز و باز از نهادم من عرفت اینند
کل لسانه و کار گشت از غلبه انحال حفظ ظاهر نماند و نگاها داشت ترسیت شرح شریف بر من گران
نعم سبحانی ما اعظم شئانی زدم بعد منزل وقت که باوشیاری افاقه تمام روی نمود حضرت پیر فرمودند
که فلانی را بیارید بخدمت آنحضرت حاضر شدم فرمودند فلانی لاف کلان و بزرگ زده بود دیداری
بگویند شما را چه حال روی داده بود و اقد روی داد را بخدمت بیان نمودم بسیار خوش شدند
مبارک باد انیر تیر به روت اعلی است که تشبیه فی التزیید و تشریف فی الدیه بیان آنست و مقام حق

است که از این اربابا که اشتیاق کمالی به سوال درین مقام است سراید و بدین منبر و باطن صوفی انما یک درج
 اعلا فلاحه عظم است نگاه داشتند و ادب ترجیح میری یکدیگر و مانند ما آن طایفه اودا ساده
 اقرار و امر را نمی کارایید که در بار ما رسیده و خود را وسط نماید که تا در کلمات تسلیمات ناموں و سؤل با
 که کمال اسرار آتی رسالک عارف لازم واجب است تا در ساطع گوشت خواص ما میرم باطل
 ما فتنه که موجب فتنه و فساد است لهذا فالو امن وضع الحکمه بعید از باطن طاکم فتنه فتنه فتنه فتنه
 من خود مودوم و در خود و در عالم حیرت است که در دلت ساز کثرت آمده و حدت صرف جلوه که خود مگو
 نگا به اشت این معنی غایب و مودوم آری همین است اسد داریم که ارجات الهی تندیک اسد و اندامی
 حواهد است که در همین وقت محظرات کما معنی مسخر و یاد آور فتنه و تسبیح الطالین است که
 سح محمد صادق قدس العظمی یسارچ بهتر و هم تمام الحرام و افعه در سده و ائش علوم غنمت
 و مرقد مقدس می حضرت و قصه نگار است و در مفتح التوابع است شیخ محمد صادق صاحب
 صدق و نفس و خداوند اسفاست و نمکین بوده پیوسته در تربیت مریدان پر داحتی در سده آبی
 و حسین و الف و در گذشت و هست خلیفه داشت اول شیخ داؤد که در نزد رشید بود و در شیخ محمد
 خلف خود و در غمتان مودومیت بود و علما بسیار داشت و شیخ ابراهیم مراد را و شیخ محمد
 او در کردی حضرت بوستام و تارم شیخ عبدالسبحان سهار بود و شیخ محمد شمس علی الخلیل آرا
 است و شیخ شمس مال ساکر مودومیت است و شیخ سحر مبارک مرید مدکی شیخ ابو سعید بود و
 ریت و علما را روی حضرت ماحنه است و شیخ سحر لوسف است و او سر مرید مدکی شیخ ابو سعید
 بود و تربیت و خلافت روی حضرت پیدا شد و شیخ نظام تمام سحر را دیده بود قدس العظمی
 ابراهیم ذکر آن در خلوت گشت که از محرم راز آن قائل لا احب الا فلین مانند
 خلیل الشیخ مدکی شیخ داؤد قدس الله روحه مدکی شیخ محمد صادق است
 میران اسم اعظم و فرقه خلافت و سجادگی سیابت مطلق جوابه در مدکی شیخ داؤد و در فتنه
 خویش گردانید و تربیت مریدان و طالبان امر مودومیت خود را بر سر کار مکتب صاحت اقتباس

چندین بار

میگوید صاحب مرآة الاسرار احوال جمیع مشایخ سلسله قدسیه از خلفا و فرزندان شیخ عبدالقدوس ^{رحمته}
 سره و مراتب الاسرار بر سبیل اجمال نوشته و چون وی کتاب مذکور در وقت صاحب ان ثانی محمد ^{بنیان}
 بادشاه تصنیف نمود بندگی شیخ داؤد قدس سره از انوقت گرفته تا زمان محمد عالمگیر او رنگینیت ^{مستند}
 ارشاد متمکن بوجه بنابر آن از احوالات وی قدس سره در کتاب مراتب الاسرار بدبطریق منویسید
 که الحال شیخ داؤد بن شیخ محمد صادق صدوره و معنی قائم مقام پدر عالیقدر خود است حقیقی
 ذات بابرکات او را بجای آبا و اجداد سالها بسیار سلامت دارد پس صاحب مرآة الاحوال بندگی
 شیخ داؤد قدس سره را درینقدر که مذکور شد زیاده ننوشت و دهم صاحب قتباس الانوار ^{بنیان}
 روزی بندگی شیخ محمد صادق قدس سره در نماز فجر رقعده اخری تشهد بخواند و انگشت شهادت
 را برداشت و نور اذان انگشت مبارکش طلوع نمود و از مشرق تا مغرب محیط شد و در همه عالم بگردید باز در
 وی آمد دستور گشت بعد اذان دیوار شوق شد از میانش روحانیت حضرت صلی الله علیه و آله که در نماز
 و فرمود این نور که دیدی نور ولایت فرزند تو شیخ داؤد است که سلسله هدایت وی از مشرق
 تا مغرب فرا گیرد و همه عالم از نور ولایتش ملو گردد و وی سجاده نشین تو باشد باید که در پیشش سعی
 ببلین نمائی بندگی شیخ محمد صادق بموجب اشاره آنحضرت صلی الله علیه و آله انما نوقت متوجه مشرب
 بود و در لجه و لفظ مراد را بجا بترقیات جدیده دلالت میفرمودند تا که در اندک مدت او را بمشرب
 کمال و تکمیل رسانیدند و شیخ داؤد قدس سره را اینترسیا که روی میفرمود وی حضرت از غایت و
 حوصله و بلند می مشرب بر آن قناعت نمیکرد و خلیل دارا لاجسبه الافلین گفته قدم و طالب ^{بشرب}
 بشیری نهاد و توجه اتی و حبیب و محبی للذری را لازم حال بشود نموده اند و بل من مزید میزد و فریاد
 ما انا من المشربین می بآورد و اوقات خود را در ریاضت و مجاهده و اذکار و اشتغال بموجب ^{تلقین}
 پدر عالیقدر خویش مصروف میفرمود چنانچه ابتدائی روز و وقت صبح تا یکپاس مذکور بطریق نفی و
 اثبات و اسم ذات اشتغال می در زید بعد اذان تا نصف نماز و حبس دم باقی و اثبات و اشتغال
 بوقلمون مشغول میشد و وقت نیمروز چهار گز می قلم میزد و چون از خواب بیدار میشد نماز ظهر را ^{کرده}

در حرم در آمدن امارت متعلق به پادشاه و سیر وجود اشتغال می فرمود و از امارت سرما سر
 بتسل مسلوقه مطی قیام سادت امارت متعلق به سرتنگه بدینوشن هم میر احمد
 علوم له و معارف بیسی می نمود و چون از عشا فارغ میشد با طهارت مستقل قله سر کاس
 سال و یا نسومی خوب نموده در اسطر سهو و مطلق سج را ستس گفتری می عطفه بعد از
 بر جاسه طهارت کامله کرده چهار رکعت نماز می داد اموده بتسل به پادشاه ماضی و مستقبل
 ساء و اکثر اوقات ابریم سب کم دین هم را حس میسر و در وقت صبح میگذاشت و
 حضرت در کلام به باید با نظر نفی که در دی اسم داب به ناگفته دانه تسبیح می ادا می داشتند
 موت بر سباید که عات و خودس باطل گشته بین محرومات لاکا رنگشت و لقیه اطلاق
 و گاهی حول میزد و اسراحت میسر و دنا یکدیگر خوان ستولی میشد و در التعل جویا بتسل میشد
 و هم صاحب قبا س الاو اگوید می آرد که سنگی شبح داو و قدس سره که در عهد صاحب
 ثانی محمد شاه جهان در دلی رای زیارت میرا حشمت شریف آورده بود و در مری اذ می
 حضرت سح سودا قدس سره اردلی شریف شریف آورده و متفریب طافا س محمد شاه جهان
 الطاف ادا داد آنحضرت بر سجد و طریق و سلاسل مشایخ که ای سلسله استراست و در
 محاسن سربانی حضرت شبح احمد بر سجد می شبح الو سعید قدس سره بنابر ظاهر بود
 شبح داو و قدس سره مر سوال سلطان را نظر نفی حواس داد که در هر طریق اخصیبت طریقه
 حویث باست است اس را ال کعب هم که مانتی سح اند و لیکس اذرس عال ثانی ص ملای
 در واه و محنت می حال نا اعدیا راست که وجود وجود و میا می میید و محو و مشهور است
 خود را و ای او میگردد و اسرف احواد و گنگا لیکس شرف بتو و کلاف کرمان دگر که نوی یچا
 و ای احسانم حال سال میر بعضی سالکان جو که در حقه حال گرفتار اند تحلیات صورت
 و محو قضا صیدار مکتوبات عارفی که در راه راه استی خود را در اشعه الوار شمع دات کوه
 عس لور میگردد و لکه او میاید مجود استماع احواس محمد شاه جهان را رفتی و گرفت و گفت ای هم

که حضرت ایشان میفرمایند صاحبی سا که کشف الاسرار بنویسد در مقوله سنی و دوم است
 که میفرمودند حضرت شیخ ابراهیم مراد آبادی وقتی در میان مخدوم زاده حضرت شیخ داود و شیخ
 یوسف که از یاران آنحضرت و عارف ربانی بوده در راه سلوک خلی مجاهده نذاکره واقع شدند مخدوم
 میفرمود که اول قدم مرتبه ملکوت الهی که بر سالک کشف میشود از عرش تا فرش جمیع موجودات و
 کل کائنات را وجود واحد میداند و می بیند غیر و غیرت و نظری بالکلیه ترفع میکرد و نیز کشف
 بر آفاق و انفس معاد و یک آن واقع میشد چون شیخ یوسف را باین نوع مرتبه ملکوت کشف
 نشده بود چرا که هر سالک را بوجهی دیگر مرقع استعدا و می این مراتب مکشوف میشوند و ظاهر
 ایشان حال ممنوع قبول نمیکردند که انقدر چگونه شود آخر به بعد و قریب بسیار اتفاق بین
 فقیر افتاد که آنچنان فلانی گوید یا قبول است که او کاشف و عارف این مراتب است چون وقتی شیخ
 یوسف و یابو کجا شدیم شیخ یوسف گفت فلانی شنیده که شیخ داود چه میگوید گفتم بفرمایید گفت
 میگوید که اول قدم مرتبه ملکوت الهی بر سالک کشف میشود از عرش تا فرش جمیع موجودات و
 کائنات را وجود واحد میداند و می بیند گفتم راست میگویند گفت شما از کجا میگویید گفتم از خود
 که عالم ملکوت بر من بدین نوع مکشوف گشته و بخدمت حضرت پیر گذرانیدیم حضرت ایشان
 قبول داشتند و پسند فرمودند که این سخن حق است باز گفت خواب این خود باشد اما کشف
 آفاق چگونه شود این خود ممکن نیست و از جمله محالات است گفتم این را از زبان حضرت مخدوم زاده
 میشنوم آنگاه چیزی بگویم که بر من این کشف نشده است چون مخدوم زاده شیخ داود و یابو کجا شدیم
 از صاحب زاده پرسیدیم که شیخ یوسف چنان میگوید که مخدوم زاده میفرمایند که کشف آفاق
 در یک آن معاد واقع میشود اینطور راست فرمودند این نوع خاص حضرت پیر و مستگیر است که حضرت
 ایشان شده است و دیگر کس را از یاران نشده است و حال عقلی است گفتم حضرت چه طور شده بود
 بیان نمایند فرمودند که اول کشف انفس روی داد بعد از آن انفس آفاق بوجود آمد و بر آن نیز علم
 و شنود و وحدت وجود حاصل بود و در آنحال کشف انفس نیز آفاق بود پس کشف آفاق معاد و یک آن

واقع شد که هم راست میفرماید ممکن نیست لیکن بنمایند و ما که وقت است هر کس حال را میسوزد و
 سودا و اولی اول در خاطر شیخ یوسف نام و قول کرد پس حراس را ماکر و حضرت سر رسید و تنبیه
 اردو است خانه سروا آمدند پس بعد که در میان شیخ یوسف و شیخ داود دید ما کرد و خود را میسوزد
 که حضرت سلامت شیخ داود و حسن میگویند و فرمودند شیخ یوسف چه میگوید گفت قول میسوزد پس شیخ
 شیخ یوسف آورد و در فرمودند شیخ یوسف تو در این چو اشکال داری گفت حضرت در این اشکال
 مام است به تیره بهر عالم از مرتضی میگوید که خود نماید اموال خود را در حق میسوزد
 اعراس امر را آبی مدیک عقل و فهم میسوزد تعلو میسوزد و مشاهده دارد و گفته در فهم علمای و فضلا
 که بریر کمال و دانا یاران روزگار را بدی آمد و خود دیگر دی بهستی هم تو چه کار کنی شیخ یوسف گفت
 حضرت سلامت مالی در این عالم برین واقع نماید اندان فهم میسوزد و مثال اموال خود را
 میسوزد و نکلا این در حق است که اگر یک نیم آه و برین و حجت بهر اراش شافقت و در این سلاها
 بهر اراش برگ است و بهر اراش برگ و در هر گما بهر اراش کل است و از بهر اراش کل بهر اراش
 هر رانده اندلس اس بهر شافها و رگما و گلا و هر رانده یک را علی و حجت میگوید یک را محمد و هر
 یک حجت میگوید همین طور وحدت و وجود است که اگر یک وجود هزاران اشکال و هر وحشی و انسانی
 را رانده اند و در حال کشف حقیقت در نقطه ساکت بهر اراش ماضی خود میشود و غیر بشی و عسری
 کلی و نظری ماضی مستطیع میگردد و بیان آنچه گویند بهیست ایست کمال مرد و در راه ایشی و بهر شیخ
 که خدا را بداند پس اراش و موجوداتی نو گوید واقع اول از مرتبه ملکوت را همان شیخ گفته شد
 میان ماضی و شیخ یوسف اعراس کرد و گفت در الوف رنگ کونی هم در میان نو بداند گفته اند
 اما معلولت یک حقیقت نو گوید و بعد حضرت سلامت میگوید رنگ کونی در میان نو و در این
 بهر بهر بی فرمودند بهر شیخ است که در کشف ملکوت رنگ کونی باقی نماید اما معلولت اگر رنگ کونی
 تمام و مالک بهر بهر شیخ آن ملکیت خود و بلکه بهر و نو و بیانچه ما و کما است و وجود در میان
 ایست نوشته ایم که با حجاب در میان است و در لوست گدشته و بیواسطه لفظ اسمی بهر بهر حروف نورانی

منو زنده و دیرتر به توقع نشاید چون خلیل الله لا اله الا قلین باید باز فرمودند پس تا انیم تر بچون کشیده بود
گفتند حضرت سلامت برنگ اتعین غیبی بصورت نسا که در غایت حسن و لطافت شده بود فرمودند بیشتر
بگو مرتبه جبروت چگونه کشف شده بود گفت همون اتعین غیبی بصورت نسا که در مرتبه اولی ازاده تر بود و جزو
پس حقائق اشیا دیر تو مکشوف نشده که طریق خاص یافت پیران ماست چنانچه برادر دهم شیخ ابراهیم
است این کشف تو نه داخل وقت واقع است و نه داخل اقع بلکه داخل مراقبه است تو اسما هم خوانده
بودی گفت آری حضرت سلامت خوانده بودم فرمودند پس این یافت اسما است نه یافت ذکر که ذکر یافت
خاص دارد که بیان نمودیم ترا باید که از من فرزند کنی و سلوک کنی که قسم خاص از معرفت که کشف حقائق
اشیا است حاصل آید که عرفان هم نیست و حال عبارت از دست پس فرمودند فلانی اینی شیخ
واقع لا هوت با و چگونه بتور دهنده بود گفت حضرت سلامت چنانچه قطره بدریا میرسد و میان دریا
قطره نماند بلکه قطره عین دریا میشود فرمودند این خود باری نیست محلوله سی و سیلو هم همین
مضی حضرت شیخ ابراهیم میفرمودند که وقتی شیخ یوسف باین فکر گفت واقع لا هوت بر شما پیونوع
واقع شده بود گفتیم چنانچه دریای عظیم و قطره جوش زند و ازان سر بر آورد و آن قطره نماند و محلوله
شود و هر دریای دیگران کرد و چنانچه فرمایند نیست جوش زرد و قطره دریا غلغله در هم قیاد و چون
نه افتد غلغله جبری بجوشد و حباب و شیخ یوسف این واقع را قبول نکرد و چون نزد حضرت
پیر گذرانیدم حضرت ایشان قبول کردند و پسند نمودند شیخ یوسف گفت شما بگویند بر زمین نشو
چنین شده بود گفت بر من چنین شده بود چنانچه قطره بدریا رسد و بدریا گم شود و دریا گم
چنانچه گویند نیست چو قطره گشت اندر بحر ناچیز و در بحر گم بود امکان هیچکس که گفتیم هر دو
صحیح باشند گفت همچنین نیست تا که رو بدل بسیار شد با و از بلند حضرت پیر محمد و فرموده
شیخ داؤد فرمودند مطالب هر دو فهمیده بیا نید صاحبزاده مطالب هر دو فهمیده در دست
حضرت پیر رسیده التماس نمود که شیخ ابراهیم بگوید که بر من چنین شده است شیخ یوسف
قبول نمیکند و میگویند که بر من چنین شده است فرمودند یا بشا پیر و پیر بگویند که شما هر دو را

مکتوبه که اس هر دو در دست و اگر شیخ قول کند و سجد خواهد شکوئد که مادر حضرت قطب عالمی
 قطب العالم شیخ عبدالقدوس قدس الله سره سجد و از کس اس هر دو در دست و سجد و هر دو
 بیت و بیت بی کسی چون من کنی هرگاه بزرگان سجد میون مکتوبه میری حانی با اقبال شیخ
 یوسف است و دیگر و و هر بیت بی کسی بدل و گئی برای پادشاه سجد میا مالون بدل
 مکتوبه میری حانی با اقبال شیخ است اما تفاوت بسیار دارد که اول مرتبه عاشقی آ
 مالی مرتبه معنویت و آل سمرالی اند است و این سمرانی اند است و بنا بر سرگ میفرماید
 بهشت را در دال مس کامل هر که در در مارت مکتوبه دریا هر که سجد میا که در کامل
 است این صاحب را شیخ داود و محاسب امر آن حضرت مامی احوال و قصه مایان نمود و آن
 کس قول کرد و گفت هر دو مکتوبه است که ما شیم اردو محاسب یکی جو حلقه کلماتند با جوی
 میفرماید هر دو در دست حضرت قطب العالم را تو اند شیخ یوسف حاشا مکتوبه و شیخ یوسف
 تاریخ ششم ماه واقع شد و لیکن عرس وی اولاد و حشر آن حضرت تاریخ لورد هم سال میگذرد
 و مرقده در قصه لنگه است و سجد و مکتوبه معلوم است که در حشر لفظ شنبه در روز
 حضرت عروه الوثقی محمد معلوم است لقب الشال ترف الدین و حقه الله و کیت الوالد عالم
 اسما و اولاد ایشان است و هفتم مصال روز جمعه سنه اکیه رومی و بیمار واقع شد
 حضرت محمد و حضرت ایسا میفرمود که فرزند تو دکالات آگهی را بر من خواهد شد فرزند
 حضرت محمد و حارل الرحمة محمد سعید میفرمودید چمن معلوم میشود که در دال و ماطل مثل بر
 و حدود مالکال خواهد شد و قبل از طوع تحصیل علوم ظاهر کدست و الدجود و راع یا فت
 و اسرار و حدیث یا به اهتمام داشتند خصوصاً در تفسیر معانی عربیه بیان میفرمود و سلوک
 و تمام نسبت طریقه احمدی را و الدجود حاصل کرده اند و الدایشان میفرمودند هرگاه الشال
 نزد می آید دل بی اختیار تعظیم ایشان میجواید بیکار و الدجود و معصده است و درین باب
 بالامات عربیه و خطامات عجیده سرفراز نمایند است من اولیائی و است من عبادی الصالحین

تفصیل
 مسجد

و آنست که ازین لائق علیهم السلام میزنون والد ایشان فرموده اند که آنحضرت صلی الله علیه و آله
 با آنجنایی مرصع و تاجی مکتلی سرفراز فرموده اند و آن خلعتی قطبیت ارشاد و قیومت بود و الهی که آنخلعت
 پشما نیز سست شد و قطبیت ارشاد و منصب قیومت بشما مبارک باد الحق که آنحضرت حجة الله نقشبند
 بکمالات زالی ممتاز بوده اند و بسعادت زیارت حرمین شریفین مشرف شده اند و مردم آن دیار سینه
 از فیوض ایشان منتفع گردیدند و در سینه هزار و یکصد و چهارده وفات یافتند و پنج قطب شاد و معجز
 ذکر شیخ سیف الدین فرزاد پنجم حضرت عروة الوثقی میموصوم اند و ولادت ایشان
 سنه هزار و پنجاه و پنج واقع شد و بعلم و عمل آراسته و عقوان شایسته و کمال بود و در تحصیل علوم
 متداوله و مفهومی از والد خود استفاده جمیع مقامات احراز می نمودند و بنیایات رسالت پناه بدرجه قطبیت
 ناز گردیده و باجاست والد و با شایسته غیبی در بلده و ملی تشریف آورده اند و محمد از نگار و
 شاهزادگان و اماران و اجدست ایشان ارادت پیدا شد و در امر معروف و نهی منکر کوشش بلیغ
 داشتند حضرت ایشان ایشان از ابلقب محاسب الهی سرفراز ساختند و ایشان را شوکت ظاهر
 نیز بسیار بود و امارت و سلطین قدرتند داشتند که بحضور ایشان بنشینند یا آب تمام دست
 استاده میبود و مدو لبها سهاے فاخره نیز میپوشیدند یکی در دل انکاری آمده که ایشان را کبریا
 ایشان با شرف باطن فرمودند که بزرگوار یکی او دست جل جلاله یکبار و چهار صد کس را موفقی
 رغبت و فرمائش هر یک از خانقاه ایشان هر روز و وقت طعام عنایت بشده در سینه هزار
 و نود و پنج وفات یافتند و در بلده سینه و فون گشتند و مقامات نظهر می است شبی حضرت
 سیف الدین برای تهنید برخاستند و ازانی بگوش ایشان رسید بیا بانه پیر و اختار و مدخل
 بدست مبارک ایشان آمد فرمودند مردم ما را بیدار و میگویند بیدار ایشانند که بر ناشر سماع
 صبر نمایند و نقلست که یکی از مردان شیخ در مجلس سماع رسید و آواز سماع بگوش وی آمد
 تاب نیاورد و غشبت و شورش را ضبط کرد و فی الحال قلبی بشگفت و بفرستاد شیخ با سماع
 اخیر فرمود که سماع مملک است لهذا علمائی دین سماع را حرام تصور کرده اند و نقلست که خانقاه

انشاء هر دو چهار صد کس در دلس کحت اسعاد و جمع آمده بود و مواضع وراثت بر یک
 طعام با یکدیگر میت و ما خود همیشه ششم سال کان بمقام بلند پیر رسید که مدارا بنظر حق رحمت
 مرشد است یکی از ارباب اسطر قیض خواست که تقلیل عا اماند شیخ فرمود که این طریق حاجت لعل
 عدا نیست که بر رگان مانای کار رود و ام وقوف علمی و صحت مرشد داده اند و مرده و پدر و مادر
 شاه مرق عادات و تصرفات است و حاصل و دام ذکر و توبه الی الله و اقلع سبب
 و کثر ب انوار و رکات عوام ظاهر بین را بطریق ظهور حروف عادات بود و خواص معنی آگاه را
 مراد تصفیه علمی و دست معانی است همین است و در حقیقه الاصلها و بهم درین است که طعام
 که دو لقمه مال بخورد و وحول در مجلس اجلاس کردی منتظرانه مستی ظهور یک عا سق فطر اهل معسوق
 مناسته و اگر احدی با اهل محل نام الله در مال آوردی لغو و عا مستی و بهوش گشتی و درین
 مامد مع سمسار لعل طندی در سبب بکه ارد و لو و هشت و فوات یافت ذکر محمد زبیر و در کبر
 حضرت الوالدی پیر حضرت محمد بقتصد در وف خود اقا سبب لایزال احمدیه بود و در ولادت ایشان
 بر دو دست و سبب نیم و یقینا سبب بکه ارد و لو و واقع شد لعل ایشان شمس الهی و کیت الوالد
 و اسم ساک محمد زبیر دایم خوردی الوالدایت از حسین ایشان در حیا بود و درین عمر از هر
 قومی دانستند عا ط کلام الله عالم کثیر العبادت سلوک باطل از حد خود بجهت بیهوده بر حیا
 علیه آنحضرت در کلمات الهی چشم لعل شیخ اولاد امام حضرت محمد شده اند و عیوض طریقه نبوی
 در عالم بواسطه ایشان شائع شده و ایشان در وقت خود مطلب ارشاد بود و در طالع محمد سبب ایشان
 عرض بود و بخواهم که تمام هست عا عدال احمدیه در یکدیگر بمن حمایت و باید ایشان از مودعیان
 بست و تحمل بار است الهی که واقع می آید ما شکر است وی درین الحاح کرد ایشان خود
 سبب عالی خود بر و العا فرمود و در کتاب میاورد و کتب بیوست جاری از اصحاب ایشان در حال
 برع بود و در ضمن خود و گرفتند شفا یافت و در موت ایشان وی بر مرد که میم حالتش روح انشا
 بود و وفات انشا در سال که از قیوم اطاب قدم رحلت نمود و همین است و در چهار شده حیا

نقش سبب بجهت نبوی

در بقعه واقع شد و غیر خواجه و نه ویت ایشان و پشت سال بود حافظ محمد محسن در سال
 مقامات نامیده است حافظ محمد محسن که اولاد شیخ عبدالحق میث و از خلفا خواجہ محمد معصوم اند
 و نیز از حضرت سید نور محمد در آن رساله التفات که فرمودند در تزیین زیارت هزار سر خود حافظ محمد
 رقم مراقبه نمودیم در حدیث بخودی مشابه کردیم که بن شریف درست است مگر پوست کف
 پای و آغوش آنجا لاک اثر کرده بود و وجه آن از ایشان باستفسار آمد فرمودند شما را معلوم خواهد
 بود که شمس گنجانی اذن او در بجای وضو نموده بودیم که هرگاه مالک خواهد بود احوال او را می نمود یکبار
 قدم بر آن گذاشته بودیم از شومی این عمل خاک اثر کرده است الحق هرگز او را تقوی قدم پیش
 قرب و ولایت او پیشرفت ایشان باز در هم و بقعه سنه هزار و صد و سی و پنج هجری است
 و کرم سید السادات حضرت سید نور محمد عبد اونی رحمه الله علیه رساله مقامات مکتوبه
 عالم بود و در علوم ظاهر و باطن فقیه کامل عارف کامل کسب سلوک طریقه حمید از شیخ سیف الدین
 نموده و بخدمت حافظ محمد محسن رحمه الله علیه رسید سالها تحصیل فیوض صحبت کرده بحالات بلند و
 مقامات ارجیده مشرف شده اند استغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان از این افاق نبوده مگر در وقت
 ادوای نازد بر آنحال تحقیق راه می یافت باز بخوبی احوال میشدند و در آخر حال ایشان از افاق سید ابوبکر
 و بر و تقوی و اتباع سنت انبیا را داشتند و در متابعت ادب عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 بغایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق آن عمل می آوردند
 یکبار خلاف سنت پای راست در بیت الخلاء نهادند تا سست در احوال باطن فیضی روی نمود باز بر غیر
 بسیار به سبب مبدل گشت در لقمه احتیاط یک میخوردند بیدت مبارک خود قوت چند روز و بخت و وقت
 شدت گرسنگی یار از آن خورده بمراقبه می پرداختند از کثرت مراقبه نیت ایشان خرم شده بود و فرمودند
 شای سال است که تعلق بصیحت کیفیت غذا نمادند در وقت حمایت آنچه میسر میشود بخوریم ایشان اجماع
 تا بخورش بدعت دانسته از کمال تقوی سبکی از فرزندان خود روغن و بسکی شکر عطا می نمود و طعام
 اغنیاء گریز نمی نمودند که اگر آن از طاعت شبیه غالی نیست یکبار طعامی از خانه و نیاداری بخیریت ایشان

در بقعه واقع شد و غیر خواجه و نه ویت ایشان و پشت سال بود حافظ محمد محسن در سال
 مقامات نامیده است حافظ محمد محسن که اولاد شیخ عبدالحق میث و از خلفا خواجہ محمد معصوم اند
 و نیز از حضرت سید نور محمد در آن رساله التفات که فرمودند در تزیین زیارت هزار سر خود حافظ محمد
 رقم مراقبه نمودیم در حدیث بخودی مشابه کردیم که بن شریف درست است مگر پوست کف
 پای و آغوش آنجا لاک اثر کرده بود و وجه آن از ایشان باستفسار آمد فرمودند شما را معلوم خواهد
 بود که شمس گنجانی اذن او در بجای وضو نموده بودیم که هرگاه مالک خواهد بود احوال او را می نمود یکبار
 قدم بر آن گذاشته بودیم از شومی این عمل خاک اثر کرده است الحق هرگز او را تقوی قدم پیش
 قرب و ولایت او پیشرفت ایشان باز در هم و بقعه سنه هزار و صد و سی و پنج هجری است
 و کرم سید السادات حضرت سید نور محمد عبد اونی رحمه الله علیه رساله مقامات مکتوبه
 عالم بود و در علوم ظاهر و باطن فقیه کامل عارف کامل کسب سلوک طریقه حمید از شیخ سیف الدین
 نموده و بخدمت حافظ محمد محسن رحمه الله علیه رسید سالها تحصیل فیوض صحبت کرده بحالات بلند و
 مقامات ارجیده مشرف شده اند استغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان از این افاق نبوده مگر در وقت
 ادوای نازد بر آنحال تحقیق راه می یافت باز بخوبی احوال میشدند و در آخر حال ایشان از افاق سید ابوبکر
 و بر و تقوی و اتباع سنت انبیا را داشتند و در متابعت ادب عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 بغایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق آن عمل می آوردند
 یکبار خلاف سنت پای راست در بیت الخلاء نهادند تا سست در احوال باطن فیضی روی نمود باز بر غیر
 بسیار به سبب مبدل گشت در لقمه احتیاط یک میخوردند بیدت مبارک خود قوت چند روز و بخت و وقت
 شدت گرسنگی یار از آن خورده بمراقبه می پرداختند از کثرت مراقبه نیت ایشان خرم شده بود و فرمودند
 شای سال است که تعلق بصیحت کیفیت غذا نمادند در وقت حمایت آنچه میسر میشود بخوریم ایشان اجماع
 تا بخورش بدعت دانسته از کمال تقوی سبکی از فرزندان خود روغن و بسکی شکر عطا می نمود و طعام
 اغنیاء گریز نمی نمودند که اگر آن از طاعت شبیه غالی نیست یکبار طعامی از خانه و نیاداری بخیریت ایشان

بود و وزیر انصاف انبی بر میگید ان نماده بود و شیوه نمیشد که در ان چو ش میدادند اتفاقاً در ان وقت از تندی
 ننگه وان که او چندی نریان هندی با و از خوش میگفت و آن الفاظ است که تون بجلیا جاکبار ابی تقیر
 که می نالای کار را به او می رات اند هسیری به جوگی کسی به سیری به بحر داستان انصوت وی حضرت را عالم شوق
 و ذوق در گرفت و لغوه سو بر آورد و از دیوار در ظرف مذکور به بنقشاد و مردمان از هر طرف و دیده وی حضرت
 را از ان پر کشیدند دیدند که هیچ موسسه اندام مبارکش نشوخته بود همه مردم آن مقام در حیرت بماندند و
 بصدق تمام در حلقه ارادت وی حضرت درآمدند و وی قدس سره شهرت بسیار یافت و در تربیت و
 استبهار تمام داشت مرقه نور وی حضرت در انبیه زیارت گاه مردم خاص عام است مولوی محمد اکرم
 براسی در اقبال لائو احوالات حضرت شش تا حضرت شیخ داود گلگوپی و برخی از احوال خلیفه وی
 حضرت سید ابوالمعالی نوشته اند چونکه مولوی محمد روح در سلک سلسله حضرت شیخ سونید که ایشان هم خلیفه
 وی حضرت اندیشک است از بنیاعنان قلم را ندیده که احوال ایشان و مرید ایشان منقطع ساخت لهذا
 یکی از مریدان واقف معارف بالله حضرت خواجہ عبداللہ در ذکر احوال حضرت سید ابوالمعالی
 و حضرت سید محمد سعید تریندی عرف میران شاہ بسیکه سید محمد سیام و حضرت محمد اعظم و حضرت حافظ محمد
 موسی و خلفای حافظ صاحب میدان صاحب مجال مازون و مامون وی رحمۃ اللہ علیہم سال
 مرتب ساخت و حواله بعض کتاب زبان بعضی لقاات میکند چنانکه شیو سید صاحب فوائد الفوائد سید
 لطف اللہ جالندری زبان صاحبزاده میانجو باقر قدس سره میافزاید که حضرت مرشد جناب المعالی
 سید ابوالمعالی را همسایه بود نهایت به مزاج که بغیر تحقیر اسم عالی زبان نمی آورد و نه نشانیان بارگاه
 عالی عرض کرده اراده اوب و تادیب نمودند محمد و م عالی جازت ندادند مدتی بهمرین گذشت
 آخر الامر ارجل او را در بر بود و باستانع انیواقعه وی حضرت گریه کردند و داشت روز خور و زود
 نه آتش میدند بنده عرض کرد و مرای آن شقی حضرت چنان غم و الم میکشیدند فرمودند که در ناست
 و اسر انبیا و اولیا را ملوث میسازد و میشا باشند آن بغیر چنین کسان ممکن نیست حالادی مثل
 گاو بر دارند و صاف کنند چرک و آلودگی جامه این مقدس بود اکنون اینراغ را که توان نمود و پس از ان

و آمدن زید بنید و شان باشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم و مقرر کردن محفل سکونت سیانه را به
 نشان دادن آنحضرت صلعم و جنگ کردن با سیانه نام یمن که رئیس کفار و حاکم سیانه بود و شهید
 شدین زید بر موضع سیانه و بعد از آن تاریخ کردن سیانه را رسید شاه سلیمان باشاره آنحضرت صلعم
 و سیوانه نام نهادن آنموضع را در رساله مذکور مفصل مرقوم است آنقصه آبا و اجداد حضرت میرانجری
 و رسیدن سکونت داشتند و والد زید گواروی حضرت از دست معاندان شت پشید و والد زید شریف
 وی حضرت بی بی لکونام بسبب بر او روی حضرت میرانجری به سن هفت سالگی از سیوانه همراه گرفته
 در قصبه کبرام سکونت اختیار کرد و حضرت میرانجری را برای تعلیم علم طاهر بکتبی نشانده و دومی
 حضرت را بمقتضای همسالی باهند و بجهت الفت پیدا شد که دوکان انیمنی را در یافته و بر اقامت
 میکردند و میگفتند که با فقیر بجهت الفت منانیت دومی حضرت بمقتضای غیرت طیارچه بروی آن
 پیر زند که و مردارید از گوشواره او شکست چون آخوند پیرین ماجر اخبر یافت بسبب طمع و تیاوی
 دست پر و سنگیر سالکان با دود طرقت را گرفته از کتب بیرون کرد و دومی با مقتضای صغرسن یا
 طفلان بیازی مشغول شد چند مدت هم برین گذشت تا روزی حضرت شاه جلال برادر شاه فاضل
 محب و پ از فرزندان شاه قیصر قادی که برای تعلیم مریدان در کرام تشریف آوردند قریب دیوار
 قصبه مذکور دید که دوکان بازی میکنند و دومی حضرت نیز در میان اینها بودند شاه جلال السیاد
 لیک را استفسار نمود چون نوبت بحضرت رسید پرسید که این فرزند کست گفتند که فرزند سید
 یوسف است بمحروشنیدن این دست بردوش وی حضرت نداده شفقت تمام فرمود که امی صاحبزاده
 این ایام بازی نیست وقت شغل خواندن و نوشتن است در جواب گفت پیش ازین میخواهم بگویم که
 آخوند مرا از کتب بیرون کرد و شاه جلال گفت که امر و بر برای شما مقام میکنم و آخوند را در تعلیم نوازی
 نمایم وقت شب چهار کس از مریدان خود فرمود که از خبر گیری خود و نوشتن و پوشش و خرج کاغذ و غیره
 و مواجب آخوند صاحبزاده قصور سازد و بیاکید تعلیم وی تخافل ننمایند و بعد دومی حضرت را طلبید
 همراه خود طعام خوراندند قدری طعام آورده فرمود که این را پیش والد خود سید دومی حضرت گفت

راق وی حق تعالی است شاه حلال علی الصالح شیرینی و کاعده و لباس همراه خود گرفته و وی حضرت
 را از جواب سید اسراحت دست و روی شود امید و لباس پوشیده پیش آن خود رود و فرمودند که
 سر و شما سعادت آن آمد و هم آن خود گفت هر چه در ما سید عدل وصال سوال است لیکن در ما سید شاه سید
 سعادتش را نماید حضرت شاه عدل کلال آمد و گفت تو مردی هستی که از فرموده سیر انکار نمودی آن خود
 مرید و محدث پیش آمد گفت سید را حلال کار هر چه را سید میسر سعادت خود میدارم انگاه شاه
 حلال را خود فرمود که پیش تو سر آن مجید و کلستان و لوتستان خواهد بود و حلیه کتبت خواهد شد و در
 گوش او گفت که این سید را ده قطعه مال است باید که خدمت اولوا حی سعادتی در تعلیم تعالی را
 نداری از مملکت او بگوشت تمام تعلیم می خدمت مشغول گشت مادریت تربیتش ماه کلام
 اقتد و هر دو کلمات کور خواهد مملکت کتبت مصوب شدند بعد چیده و در برای تعلیم الحلال مکتبی طلعه
 مقرر ساخته چه که تو نام تو می رسید بدست شخصی از ساکنان کرام عهده و حیدری یا فته و راه الص
 پیشرفت میرا می را برای تعلیم سیر خود همراه و چون در ان موقع رسید بدست حضرت الهی در
 ماطس می حضرت ظهور نمود رالص در ویشاں هر ملت و مذهب را که میدید طالب میگرفت و چون
 رسید آمد که بر اسمعنی الطالع یا و ت گمان بر که تا پید همراه در ویشاں شد سر و دارا تر رسید
 سر وی الله الیتالی پیش آمد می حضرت را که کرام سید در ویشاں سید شاه قاسم نام در موضع کور
 که از کرام با برده کرده است سکونت میداشت میرا می در آنجا رفته قریب یکسال سجدت نمود و آمد
 و بهیمه گلشن آناه حیا مقتدر در ویشاں شاه قاسم برای مقف خانه خود به شیر ترانیه و لود قاسم داد
 در ویشاں را گفت به سیر شهنشاه بید در لیشاں آزار داشت تو استند می حضرت میرا می امر را
 بر تو شد و یارای خانه نهاد و تهر تهر قدری کم لود سرکت ایشان را را آمد چون در ویشاں نظر پیا
 دید که کلاه و قتی پیش شاه قاسم برین را و گفت که این تهر تهر گلشن سیکتید و از کلمات مینوای حضرت را
 لوی یا جیس لغز و او در اما حال خروم بایدیم ما را هم صاحب لغز گردانید او گفت که قاسم حقیقی
 حق تعالی است این نه و سید را ده است دانا واحد او و هم معاد کلال را ده اند مرا برین و حلیه عیت و لای

ایام پیر شاه قاسم در اینجا بود گفت القاسم بایان همچون جوش صغیریم و میرانجی چون دریای عظیم است از ما و
شما سیرانی او نخواهند یافت باید که او را رخصت دهند تا بجای دیگر طلب نماید و مطلوب رسید شاه قاسم حکم پیر
خیرت را رخصت فرمود حضرت میرانجی فرمودند که چند مدت بخدمت شما ماندم الحال جواب میدهند باید که اینقدر
غایت فرمایند که در پیش کدام بزرگی بروم اتفاقاً شاه بهاول از طالپان حضرت شاه ابوالمعالی در اینجا حاضر
بود با خود گفت ترا نزد کانی بریم که بطلب میرساند لیکن میرانجی شناسی بایده حضرت میرانجی فرمودند که پیرانجی
مردی شناسی بایده انقض همانوقت شاه بهاول و میرانجی از موضع ملوی بار اده اینده شریف که مسکن عالی شاه
ابوالمعالی بود روانه شدند چون قریب اینده رسیدند شاه بهاول پیشتر که پست عالی رسید بنیالعیالی
فرمودند که رفیق را کجا گذاشته اند گفت پیشتر آمد میرانجی که محققه کشی پس از آنکه بود و یکجایه مقصود کرده
می آمد شاه بهاول از خدمت شریف برخاسته میرانجی را از اثرا راه همراه خود گرفته بخدمت حضور پرتو برود
حضرت میرانجی پیش از ملازمت عالی در میان راه بشاه بهاول فرمودند که پیرین لطیف پالین چارپایان نشسته اند
چون رو برو شدند بنیالعیالی فرمودند که بیا میران سن رفیق تو کجاست یعنی حق میرانجی عرض کردند او را
گذاشته ام و از اوقات ترک نمودم بعد از آن تلقین فرمودند و رخصت مراجعت دادند بحسب حکم رخصت
تابملوی رسیدند و اینجا سیوشش شدند و تاسه روز پیش از آنکه گفت از ده من میزنند و چون بهوش آمدند
از اینجا بگرام رسیدند و در مسجد محمد فاضل قانون گو سکونت کردند محمد فاضل پیرانی و می حضرت پیران
طعامهای لطیف میفرستادند و از خوردن طعام لذت اندکی در عبادت و ریاضت متورددی دادند بعد در
مسجدی که الحال نزدیک قرار شریف است اقامت اختیار کردند و مردی را فرمودند که مرا در عیال خود داخل
گردان و طعام هر چه باشد هر روزی من بیاری طعام تو از آنجهت اختیار کرده ام که گشت تو از هیچ صلا
او سعادت خود دانسته قبول کرد و یکتای نان هر روز مقرر کرد اما آنچه شش روز یکسان باب
شده که ده بخورند تا صفای قلب و وجه اتم دوی نموده و در حضرت بنیالعیالی و اینده بر فرشت ششیش
کاه نشسته در ریش نشانه میکردند که تار موی بر ششیش افتاد حضرت میرانجی بگرام بودند دیدند که کیمه های از ریش
پیر جدا شده بر ششیش افتاده است همان زبان روانه اینده شده بچشم پیرانند و عرض نمودند که فلان فرزند

محاسن شریف و حسن خصال نموده است حضرت جمال عالی میراجی با بهره گرفته و فرموده امرونی که است حضرت
 میراجی را اسما بر داشته نظر کرده و امید دارند عالی را که استیج حاصل و کامل بود و دستند و در تنه کامل طبعی
 یا مسند گمان برده و ساد که چندی کتب و فایده کسب نموده که میراجی این فقر نیست فقری دیگر است و در
 حکم صادق مایل بر الواع معالجات مایل استیار کلی داشت که بر این گفتا که در نامه روز یکم عرض بر این
 ساخته و در امید تصدای قلب کسب معراج میداشت اتفاقا بروی خود ادا داشت بعد از آن در پی رسید
 رخصت کرد و فرمود و یاد داشت اول ماست و بی حضرت ما که کرام رسیده و یاد حق مسعوق گشت بعد
 مدت رفته حال عالی متعجب طلب رسید چون میراجی را بسبب کثرت محابه در پابست و قلت معلوم و
 مسام صفت شده بود و جواب نوشت که الحال طاقت رفتن ندارم و در عرصه جدیدی هست حریف ساد و حریف
 شد چون سائل رفته را واه کرده و لیس خود را طاعت نمود و چهار روز شسته سیر علی نگردی و توقف نمودی
 بعد از آن معالین حامل رفته را واه شدند و در عرصه دیاس بر دو یک غروب آفتاب در امتیه رسیدند
 حال عالی رسید که کلام بر دوز که کلام را واه شدند و عرض نمودند امر و قریب و دیاس در رفته ترفیع
 شرف شدم بسبب کمال جواب نوشته و قاصد را واه ساقم بعد از آن لیس خود را طاعت کردم و
 و نوصه دیاس محصور رسیدم ما رسیدم که دریای همچون یک بطور عبور نمودی گفتند که بر روی آب گذر
 کردم و یا پیش هم نرسیدند پس در پس جواب و سوال جست کردند و فرمودند که میراجی رسالت است
 است بعد از آن میراجی در چند روز که کرام رسیدند و در کشی عبور کردند و نگار خود متحول شدند و در وقت
 شب یک تکه تر جاده اداخته و در آن شسته یا حتی میکردند و محسوس میبودند که در جواب خواهی رفت
 در جاده خواهی افتاد و او را که با ربه که جمع کرده نشانی که میکردند و در رویه دور می میزدند و در
 بر این که ز امید و چون به عالی وقت رخصت فرمودند که میراجی تو تکلیف آمدن اینجا خواهی کشید
 که من نرد تو را هم رسیدم بر آن میراجی ما بر یارت رفتند حضرت حال عالی بگوشت عده خود تشریف برد
 و بر این نگاه و حاکم و یاد در عطا فرمود و میراجی عرض کرد که بنده دلیالت این لباس ندارد و فرزند
 من میگردد و تو بعد از ربه میباشی که می حضرت میراجی بر این اتصال عالی بنده الوه المعالی پوشیده و کوشش

بجای آورد بعد از آن از حجره بیرون آوردند و به تشریف خلافت مشرف ساختند حضرت مرشدنا و مولانا
 وسیع نام فرمودند بر سقف حجره شریف حضرت شاه ابوالعالی قدس سره که کند شد به بود و میران بر سقف
 میفتند میگویند در دست نمیشد حضرت فرمودند انیکار بغیر از میران درست نخواهد شد میرانچی در آنوقت
 در چله بودند چون پر دانه طلبی از بارگاه شاه گریه بحسب اطاب بیرون چله آمده بحضور حاضر شدند
 حکم دادند که ترا برای سقف کوبی حجره طلب داشتیم حسب الامر میرانچی بر سقف حجره رفتند گمباه از آن دو
 کرده و کل انداخته و آب پاشیده و در کوفتن بآن مشغول شدند و هر ضرب که کوبید بر سقف میزدند و مقارن
 کشوف میگشت در سالند که راست صاحب تربته الارواح سید سلیم اند حسنی فاضل جالندری
 که اجل خلیفه وی حضرت است میگوید که چون قریب پانزده سالگی رسیدم بخواندن مطلق سجدت
 سید که مشغول شدم و دل از تدریس علوم رسمی سیر شده بود دنیا بر آن بمطالعه کتاب عوارف
 مشغول میبودم من خواستم که سجدت شیخی رسم که در طریق سحر و دیه بود و اکثر متعینین ولایت مشایخ
 چشتیه میخواندند عموماً بر حضرت پیر و ستیگر النرض درین معنی تندیدب خاطر میبود که شبی در خواب دیدم
 که خوب رویش من آمد و گفت حضرت شیخ فرید گنجشکر ما پیش تو فرستاده اند و فرموده اند که بیا
 حق اشتغال غائی و تغافل کن چون بیدار شدم دریافتم که مشایخ چشتیه مرا بطریق خود میکشند
 و آیا و اعیاد من نیز درین سلسله ارادت دارند غم کردم که در طریق چشتیه بیعت خواهم کرد
 پس دیدم که درین زمان در سلسله چشتیه که اتم شیخی است اکثر بل همه میگفتند که درین ایام مثل
 سید بیکه ندیده ایم و مناقب ایشان مذکور میساختند از استماع این سخنان کشتش دل بجانب
 پیر و ستیگر قوت میگرفت تا شبی در خواب دیدم که من و سید عابد فرزند سید ابراهیم مرحومین بجای
 نشسته ایم ناگاه ویرا گفتم که من و تو برای زیارت سید بیکه علیه الرحمه برویم گفت باشد پیر
 روان شایم تا البصر ای و سید رسیدیم و حضرت پیر و ستیگر در آن محراب چهارپای نشسته اند
 بجانب مغرب و ما هر دو از جانب غربی آمده بمفاصله بنقاده در عه تخمیناً از چهارپای لوطه ایستاده
 بجانب مشرق روان شدیم چون قدری مسافت رفتیم سید عابد گفتیم که در رویش را گریه

مار ربات کهیم که پورسری حاصل شده پس مار گردیم بمقام کسیت رسیده متماثل سار یابی الیشا ویم
 ناگاه حضرت پیر شکیه دست مار که بچو برق حاطی دراز کرد دست راستش گرفته نسوی خود کشید
 پس پایله یارابی رسید حضرت پیر دستگر فرمودند که این کوزه گیر و صومبار و صومسانخس آغار کردم
 و دیدیم که وقت نماز حضرت است و صومتام کردم ناگاه جواب بر آمدیم دیدیم که وقت نماز است بر حاتم
 و صومسانخس و مسجد رفته نماز جماعت گذاردم و میمنه اراں رسید سخی کردم که یکبار نماز مجرور وقت گذاردم
 میسر شد ارا برادر برکت حضرت پیر دستگیر جماعت نماز فرمودیم و وقت تمام شد بعد
 ادای رسم بیعت نمودیم و دستچ محمد شاه کرمانی که ارا را بر میادین حسرت پیر دستگیر گوییم و مجلس
 حاضر بود و حضرت سوال کرد که این بیت تواجیه تیرار علیه الرحمة بیت سریر ذوق مرقع حید و اما دار
 در از دست ای این کوته استیخان بین ندیده می دارد و در از دست ای در و نیشاں سمیت فرمودند که دستهای
 در و نیشاں در از میباشند و در و پیر رسد که حاصل بحال دیری ایمنی را خوب دیده و در استیسا
 و از روی کرم تعمیر این فقیر حاصل بحال دیری نمودند و تقبل آن سیاه کردند که این را کمالی
 آن بود که بقدم راه رود و او را کشیده و دست خود برداشته آورده ام چون اراده قدم
 نهادن کردی من قدم او را پیشتری انداختم و اشارت مال کشیدن کردند که در جواب دست را
 کرده این کس را محاسن خود کشیده بود و مال میداشتند لسا که این در مانده را در راه حادث
 بود و تشدید این سوال و جواب تمیز شد که ایچ در جواب و بیداری گذشته را احاطه علم و قدرت
 حضرت که سلیق ماعلاق اندام بیرون سمیت الضیاع نقل است و پیر در مجلس بیاد کرد که ایچ که یک
الانظر و کور میان آمدی که ارعاد را می شنیده بود گفت که در ای احار معنی الساس است و معنی
 که مایه پس مکنه قرآن را نگریه کمال یعنی ارحمت اصغر و اگر حضرت فرمودند که احار را بر الشاغل کرد
 پیر ضرور چرنگوید که مس نمیکند قرآن را و او را کحالی و اسراروی نمیکند مگر کسانی که یال انمار
 آلائیهای شری و احقر را عطف ساخته فرمودند که حاصل بحال دیری آیا ایمنی که گفته ام خوب
 صد و ترکیب درست است و هر چه که من علم سبب و ترکیب و دیگر علوم بخوانده ام اما وقتی که در کمال

سرایم در دایره پیران محمد بن شیخ و تلمیذین من نمایندگان رسیدن بشرف ارادت و تلمیذین سید
 علیهم السلام فاضل مولوی دار و لیکن برخی ازان واجب دانسته و خلاصه کرده نگاشته ام کرامات و خوار
 عادات و واقعات و مکشوفات مقامات و شوق و ذوق و شورش عشق و ترک تجرید و سیرانی
 الله و سیر فی الله و رسانیدن طالبان الی الله و می حضرت میران سید شاه سیکه سر پنا هر و انظر
 من الشمس است عمر شریف پشاد و پنج رسیده بود وفات وی حضرت بر و در و شبته و نیم رمضان سال
 یک هزار و یکصد و سی و یک بود از پیروی در رساله مذکور است در کتاب نواید القواد سید لطف الله جالندری
 مینویسد خلیفه وی حضرت چهل و دو و اند اول خلیفه شاه محمد باقر فرزند ارجمند حضرت سید شاه ابوالعالی
 دوم حضرت شاه نظام الدین خلف شاه محمد باقر مذکور بالا رحمة الله علیه سید فاضل چهارم
 سید عبدالمومن بنیم شیخ نعمت الله ششم میان شاه اورنگ تحصیل علم حدیث و غیره از شیخ خود
 نموده در قصبه بنور بارشاد و مترشدان اشتغال میداشت و قبرش هم با نجاست بنفتم خواجہ
 مخاطب نجایاب نواب روشن الدوله مظفر خان بهادر وزیر عالمگیر یا د شاه بود پیش قلعه ملی
 مسجید ساخته ایشان است هشتم شیخ امان الله شاه با جازت پیر در سرهند اقامت و زریه
 بارشاد و مترشدان اشتغال میداشت و قبرش نیز با نجاست تهم سید جواد هم میان انبیه
 یا زدهم سید شاه محمد نعیم و از دهم سید مرتضی کرد پری سید دهم سید غلام الدین چهار دهم میان محمد
 شاه یا زدهم سراجی بیت الله شازدهم میان شاه شجاع قتال بهفتم هم میان کمر معلی بنیر دهم میان محمد
 حیات نور دهم خواجہ عبد الله سبتم میان عبد الرحمن سبت یکم میان عنایت الله پیر خون فقیر اسم
 شریف حضرت عبد الکرم سبت دوم میان غلام محمد سبت سیدوم میان مومن خان سبت چهارم مولوی
 غلام حسین سبت پنجم میان شیخ محمد سبت ششم میان افضل سبت هفتم میان محمد اعظم سبت هشتم میان شیخ
 نهم میان محمد شاهرشی ام میان محمد فضل خان سی و یکم میان محمد پیر پیوس دوم میان اندیش
 سی و سیدوم سید علیهم السلام فاضل جالندری و سی و چهارم میان محمد اشرف و بعضی از قوم بنیر دهم
 و مومن بودند چنانچه پایا به اولانامه و لاله بر نه این چو دهری سی و پنجم صوفی صدیق سی و ششم میان

رسید و میت کرد و بجایات دریا خاسته بسیار کشید و دریا و تنی چنان مستغرق شد که تنها از خانان خیر باشد تا عمره داده سال آن
 بودند و در ذوق ایشان والدین وی از کثرت گریه ناپیدا شد و میر انجی چون این حال دیدند از تور باطن دریا
 آن حضرت را از کنار که دریای شور باز آوردند و در بانرو گردن و دست چشم والدین ایشان بنیاشدند و شادی
 ایشان بعل آوردند وی حضرت انظار همان بسیار کشیدند مراعات و خاطر داری با همان بغایت بیکردند
 خلیفه اول وی حضرت سید محمد اعظم دوم خلیفه حاجی محمد خیابان این گرامی منسوب و وفات وی حضرت
 در هزار و یکصد و هفتاد و پنج تانج و صال شمس چشتیان مرقد شریف در و پیر شریف قریب و ضمه حضرت
 سید یسین صاحب که شاه ولایت ان دیار است و جد بادی وی حضرت بود و از مسجد بیت شمال است
 رحمه الله تعالی علیهما ذکر مرزا جان جهانان مظهر شهید قدس سره در مکتوب اول من جمله
 مکتوبات خویش حضرت شمس الدین حبیب الله جناب مرزا جان جهانان مظهر شهید قدس سره
 شده میفرمایید بنحو در اطرار التماس تحریر بنسب و حسب از فقیر کرده ام چون فائده معتد بها
 بدان مترتب بود و تغافل می نمودم اکنون که سماعت از حد گذشت مجملی محو میشود و دریا بندگی
 سر مایه وجود فقیر در آغاز کف آب است و در انجا هست خاکی و در عالم اعتبار بنسب این خاک است
 و هشت واسطه توسط محمد بن حنیفه بشیر میشه کبریا علی مرتضی علیه التحیه و الثناء امیر سید امیر کمال
 نام یکی از اجداد فقیر در سینه هشتصد و هجری بمصر می از بنده طائف در مملکت ترکستان افتاد
 و با صبیبه یکی از حکامان آن حدود و دش که سردار الوس قاقشالان بود و وصلت دست و او چون
 پسری نبود بعد فوتش حکومت آن ناحیه تعلق با واد ایشان گرفت و قتی که هیالون بادشاه
 مالک هندوستان را از دست افغانه شور مشغول کرد و ایندازان خانان و برادر منوچا
 و بابا خان نام را که سید واسطه بن میرزا که پسر همراه آورد احوال اینی هر دو و رواج اکبری مستطوره
 و نسب ماوری ابن بزرگان خاندان امیر صاحب قران میر و نسب فقیر چهار واسطه بابا
 منتهی میگردد و پدرم بچرم خان مذکور که در هند اکبری مصدر یعنی شده بود و بعد که منصبی گرفتار ماند
 و عمری در خدمت او رنگ زیب بادشاه که زانیده آخر بدست ترک دنیا مغرور و مغرور دید و در

نسخه بنویسد

انوارها و سنات گشته سبای تعینات عالم گردیده اند و خارج ظلی که نخل حاج حقیقی است بمن خداوند
 بوجود ظلی موجود شده بنا بر این شرکت مصدر انار از خیر و شر شده اند از جهت عدم ذاتی کسب شر نهانند
 و از جهت وجود ظلی کسب خیر مخفی نیست که در عالم حسن هرگاه شخصی بر آه ممثلی از انوار شمس نظر میکند
 بلا حفظ اولی همان انوارهای بنیدن مرآه را چرا که مرآه در شعبان انوار مخفی و مستور گشته است و هرگاه
 بذات نگاه کند بلحاظ اول همین متعین ذاتی خود را خواهد دید نه انوار را چرا که غطر او بر ظاهر است پس
 صوفی بر ظاهر شهرت یافته و سینه بر جهت وجود که در آن مظاهر است و مصدر خیر شده است می افتد و چون
 در خود نظر میکند نگاه او جهت عدم ذاتی اوست و منشأ شر است خواه با فساد و خود را از خیر و کمال مطلقاً
 عاری خواهد دید و خیر کمال ساریتی را که از جهت وجود کسب کرده آزان خود نخواهد یافت تا چاره خود را
 از کاف و دیگر اشیا خسیس بدتر نخواهد فهمید از اینها معلوم شد که مقصود قایل این قول آنست که صوفی
 کامل خیر و کمال را اصلاً منسوب بخود نمیاید و ستا میداند و همین است معنی فنا و نام و حاصل شهود
 صحیح و اگر صوفی را نظر بر جهت وجود و انوار استعار خود می افتد و جهت مرآتیت اوست که عدم است مستور نیاید
 از دو عوئی انا المشمس سر بر میزند و همین است سرانرا الحق گفتن حسین بن منصور رحمة الله علیه که
 آنجا بوردید خود معذوب بود و انا داران و بد خطا کرد و از غلبه سکر و جهت وجود جهت عدم تمیز نتوانست
 و بسیاری از سالکان این راه را از چنین اغلاط واقع میشود الا من عصمه الله تعالی بمرکت جمیع
 صلی الله علیه و سلم حالات با کرامات حضرت ایشان از رساله مقامات و رساله معمولات و مکتوبات
 منظمی ظاهر و اظهر من الشمس میگوید حاجت بقدری بختربست تاریخ وفات عاشق حمید
 مات شبیدا و تقرب واقع وفات در دیوان خود میفرمایند بیست و پنج تریب من فیتید او غیریست
 که این مقتول را خیر میگنای نیست نقصی می حضرت حاجی شیخ الدین خان یکی از روسای بزرگان
 این شهر را و ابا بود و اند و به نسب حسب شیخ فاروقی و صاحب تصانیف و محقق بود و در
 شاه عبدالغفر نزد پای قدس سره اکثر جواب خط ایشان جمع نموده اند چنانچه مجموع آنها را از
 رساله است سببی با سوره و اجوبه و بسیار مشال و صوفیه و دیگران دین را دیده بودند و در صحبت

و شوق زیارت حرمین شریفین است تا آنحضرت صلی الله علیه و سلم با کلمات بی بد و با
 آنحضرت شرف زیارت بر من شریفین شرف منزه هر مکان و هر مقام را تحقیق ساخته
 و حاکم کعبه را بیجوده و در سفر الحرمین ایستاده اند و یازدهم دی الحجه سنه یکم ابرو و صد و
 و سه وفات یافت انشا الله در سال مذکوره مینویسد در احوال اوصاف او از علم و ادب
 و القیاف آداب شریعت و طریقت و فصاحت لسان و بلاغت بیان محتاج تحریف نیست
 و ما فیقیر بسیار مرالی و شفقت میفرمودند هرگاه مکرر آند می حریب حاره را نه قدم میزدند
 بیست و یکبار هم اینها افتاد فرمود و مضمون این چند بیت حمد و مساجات و لغات
 در مفتح مله می که شروع نموده بود ماره است حداد انظار حمد مایست بد محمد حرم
 پناه شما نیست بد حداد مع آفرین مصطفی سید محمد حسام محمد اسرار به مناسباتی
 اگر مایه بیان کرد به تثنی هم کفایت میتوان کرد بد محمد ابرو تو میجو اسم خدا را بد یار تو
 عشق مصطفی را بد و کرب و اکس منظر فضیلت بد سخن را بد از ده افروغ تر فضیلت
 شب عاشورا از سال هزار و یکصد و هشتاد و پنج بر دست معصی را تحولات لشکر کف نال
 مقتول شد و آخر همان سال نجف نال هم رده نماند و در سال دوم و سوم ماهی نال
 و جواشی دی به گسای عدم ره سیرت بد و یکی از انما ساکن و مار و مار مار مار
 راصات دلال هر که در افتاد و خورشاه قطب الدین ایبساں مرید و جلیله شمس نور
 حلف تو آه محمد الفت صد می و مد و لیسند جواحه محمد المعصوم و دی و مد از محمد نال
 حضرت شیخ احمد سرشندی محمد الف تالی اند و در تذکره مذکور است پیش از انال
 خود در سلسله دیگر نیز انساب است عالم بود و به کتب حدیث بیشتر اشتغال
 و سکنه را بنام سخن میگفت و در اجماع الاوقات زمان و بی تباوت قرآن یا خواندن در روز
 می بود و حرال ضرورت آید گان ار ذکر میگذاشتند گاهی در سرشندی بود و در سرشندی
 شیخ محمد زبیر و گاهی در شا بهمان آباد و چو ارقبر خواسته محمد یاقی الله قاد و بنال ال

نسخه خطی
 در خط

از او میرسد و با کلفت آشنا بنمود آخر الامر در سال هزار و یکصد و هفتاد و شصت که احمد شاه در
 و تاسیس را قتل نموده شهر دلی را غارت کرد و بامروم شهر کیش از وقوع فتنه برآمده بود و در کیش
 و از انجا رد آنه مرین شریفین بخند زاده الله شرفه فاذ بعد از حصول سعادت حج است
 رویدید سکنه علی صاحبهما الصلوٰه السلام نهاد و سعادت زیارت سیدانام علیه الصلوٰه
 حاصل نمود و بعد از خیزد زوفوت کرد و در بقیع برابر قبر خواجہ محمد یار سادقون شد و این
 برست گنج شمالی و غزنی قبر انام السالین حسن مجتبی علیه و علی ابائہ السلام واقع اند و بدو
 سنگ رخام که بر بالین و در قبر منصوب است از دیگر قبور ممتاز است اول ملاقات
 من با وی در سال هزار یکصد و شصت و شصت هنگام مراجعت از لامپور در سمرقند
 بعد از آن در دلی و کیمه یار با بنجامینش رسیدیم و در بقیع زیارت قبر وی کردم و در
 جمال که در لامپور بود و مردم بسیار با وی را بطراوت و حسن عقیدت داشتند خلیفه
 شاه قطب الدین بود و در هزار و دویست و نه فوت شده و در لامپور مدفون است
 رحمۃ اللہ علی جمیع عباده الصالحین ذکر سید علیہ السلام فاضل جالندری
 در تذکره مذکور است مرید و خلیفه حضرت میران سید شامیکه چشتی است و از علو
 شریعت و ادب طریقت قطعی کامل و نصیبی وافر دارد و فقیر یکبار ملاقات وی را
 است از آیندگان جالندهر شنیده میشد که تا حال تحریر زنده است و سن شریفش
 قریب بصدر رسیده مردم بسیار بوسی ارادت دارند سلسله اللہ تعالی و هم در تذکره
 مذکور است و سید شامیکه از اولیای کامل و عارفان محمد خود بود و حال قومی داشت و گو
 ویرا برتر شدن اثری بلیغ بود و حواری بسیار از وی بطور می آمد رحمۃ اللہ علیہ
 و قبر وی در کرام است بزار و تبرک و یکی از مریدان سید شامیکه محمد نعیم است که در شام
 کردی است هر چند که در غرب رویه تمانیسرا قاست داشت مردی بود و صاحب شوق و در
 و حال و مکان وی در انجا بسیار لطیف و منزه و مصفا و دل آسین بود و بعضی تبرک

سید شامیکه چشتی
 در بقیع

شیخ وی ناما بود که سار نموده می شده در تمام همان باب چیس است ذکر شاه محمد بن
 که پدرش خاص بود و در وفات پدرش قسای موروثی در دلی آمد و شاه به کمال
 ست بر راه فرمود که قصاصی است بسی بخیر باقی مایه که درین است از او سید اس شاه در راه
 شعل گشت با مقصد رسید و نوره پادشاه بود و میرفت انوی و دیگر از حلفای سید به سکه ساه
 عنایت است که در سلوک که آنادی است رکنا و برای سلج کرده راه از سر رسید سکس
 است ذکر حضرت اخوند فقیرم و تنگ و بد کو ماس او مدقه برام وی شیخ عبد الکرم
 از حواش عبدالقدوس گوی است در رویه ایضا استان رفته و طس گریه وی و داغها
 اگر کم عدم لوحه و خود آمد و باقصای استعداد و جلی در وطن و بهم در بهد و شان تحصیل
 نمود و درین راه و در بلاد بهد و شان و تعداد و دیگر بلاد عرب سیاحت کرد و و با شایع
 و فقرائی ال عصر ملاقات نموده و در سلوک بود که قصد است متصل رسید شاه عنایت را که حلقه
 سید به سکه چیس بود و دیده و میرفت گویید سید به سکه شاه عنایت را از آمدن وی و حواش
 بود و شیخ و ماسدال خود سیرده که لوی خواهی رسانید و شاه عنایت سالها انتظار وی
 می بود و چون رسیدت حاجت و امانت سید به سکه لوی حواش کرد و وی ریاضا ساسه
 کشیده و آخر الامر در برلی و رام بود اقامت و در رید و مناسط و در مردم بسیار چس عقیده
 روی رجوع کردند و اسفا صفت علوم ظاهر و باطن می نمودند و بقدر استعداد و خود را در حدش
 بعضی می رلوند و وی بر طریقه سلف صالح رسا دل و بی تکلفی رست میکرد و اصلا
 آستانه و گویید در لوحه وی تاثیر می بود و در حال هر که میو پخته اشراک رود روی ظاهر
 فقیر با و دو بار در مراد ادا ملاقات شده در دو ماه شحال سال ششم رسید و بهم
 وفات یافت رحمة الله علیه و بعد وی حلفای دی طریقه افاده و افاضه را جاری میدادند
 کات الروق بگویند نوشته دیدیم حضرت شیخ عبد الکرم عرف آنخون فقیر و صاحب موم
 از شایع حاشیه ملاقات کردیم شبش جمله حضرت سید شاه به سکه چیس میان فارغ شده و

و ملا سید علی محمد بنی بی سید و غیر ایشان یکی استاد سید شاه بهیکه که نام وی حسن بود ملاقات
 و سید شاه بهیکه ملاقات حضرت شاه ابوالمعالی بست میان حسن کرد و هر دو خلیفه حضرت شاه
 ابوالمعالی بودند و اندوختیم سید شاه بهیکه از میان حسن یافته فقیر از همه دعا و ایداد نمود
 و حجت الله علیه نقل نما از ملاقات دوستان دوالد بزرگوار خود شنیدیم و صاحب اده حضرت
 غلام حسین فرزند ارجمند اخوانه صاحب باحافظ شاه جلی حسین مرید خود که ذکر کرد و ایشان
 خواهد آمد میفرمودند که چون پدرم بخدمت حضرت شاه منور الالباب رسید و حضرت شاه
 منور کمان بر دو ابروی خود که از بس دراز می عمر فرو بسته بود دیدار داشتند و با وکل نظر
 از سینه ایشان گذرانیدند و فرمودند که ای اثنوند ویر کشید و مشغل تعلیم فرمودند و کلاه
 که زبان بندی از انو پ میگویند مرحمت فرمودند و نهانچه معمول کیا است و فرمودند که و تو
 شیخ عبدالقادر جلی را قدس سره و عنومی کنایندم خطره که داشت که آب حیات خود را با
 و در مشو و شیخ محی الدین گیلی فرمودند که باقی مانده آب و عنو من کم از آب حیات نیست بزند
 اذان آب خود را در هم با آب اخوندان این زمان دراز کرده از کمال و در زش نقش اسم و ایت
 بر محل قلب ایشان سوراخی شده بود و بینی گرفته آب میچشیدند تا از آن سوراخ بیرون می
 حضرت شاه دوله گراتی که خلیفه غوث الاعظم بودند ایشان را پناه خود گرفته بخدمت
 غوث الاعظم آوردند و ایشان خود را در خدمت غوث الاعظم مشغول داشتند طلب
 اخوند فقیر یک شیخه طریقه قادریه بنام ایشان نزد خود میدارند و طریقه ایشان تعلیم میفرستند
 و قبر ایشان در آلباب متصل خروماع است الحمد لله شجره قادریه هم درین کتاب با نام رسیده
 ذکر آن زبده ارباب نیاضات و مجاهدات نامتلاسی و عارف اسرار
 و معارف الهی مرشد اعظم سید محمد اعظم رحمة الله علیه ایشان مرید
 و خلیفه عم بزرگوار خود سید محمد سالم بود مولد و موطن و مدفن وی در پیر شهر این است
 که لطیف دل نشین شهر نیست بر کنار دایمی شلیج بسمت مشرق واقع است و گردان

سید محمد
 اعظم

که در بخت و چرخم جادوی ایشان سینه بکند و شصت بود است و ثم شریف ایشان پیش
 و پشت رسید و بدو صاحب تذکره مکرری گوید شیخ کزیم الله از کراماتش که زمان خود را
 و از علوم ظاهر و باطن و تفسیر و حدیث فقهی و فنی داشت انشیری نوشته شمس بیکایی مردم
 بسیار از وی مستفید بودند و خوارق عادات از وی بطهری آمده و از اجانبان شهر
 رحمة الله علیه با فقیر نقل کردند که روزی من بملاقات شیخ رفتم صبح بخاری را در پیش
 و آن حدیث مذکور می شد که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرموده است امر و شیطان را
 که گفت و سوسه انداختن مردم آمده بود و خواستم او را بستی از ستونهای مسجد بر بندم
 تا که دوکان مدینه با وی بازی کنند و دعای سلیمان یاد آورم که رب هب لی ملکاً لا یغنی
 لای احد من القیدی ترجمه گفت سلیمان علیه السلام ای پروردگار عطا کن مرا آن باو شای
 که راست نیاید یکس با فقیر از من از وی دست برداشتم مرا گفتند بخاطر من گذشت یا شیخ
 بر بیان معنی الفاظ حدیث کنایت خواهد کرد یا فائده دیگر از آن استنباط خواهد نموده و آن
 از کدام علم خواهد بود این غبطه بخاطر گذشته بود شیخ روی جانب باین کرد و گفت از اینها
 فائده از علوم صوفیهست بزمی شود آن آمنت که اگر شخصی بچندین بوی تصرف کرده باشد
 شیخ دیگر را باید که بلاخره شیخ اول درین شخص تصرف نکند گویند ایشان قریب ایام فوت
 نمود از شاه جهان آباد این بیت بخلیفه خود خوانده معطفی که فرارش در زاد آباد است نوشت
 هست اگر بستر من میروی قدم بردار که همچو رنگ خامه و دیدار بخت بدوی از این بخت
 بر قرب اجل شیخ پی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد شیخ رانده یافته چند
 در خدمت وی ماند و بدستوری همراه او باز آمد انشی انشا الله تعالی نوکش خواهد
 در وقت انتقال این بیت میخواندند و بسیار خاطر عشاق و تالیفی است که بخوانی که تم
 یاد در دست بی ادبی است به در و در بخت چهارم به نعل سینه هزار و یکصد
 در نعل و در بخت کرد که شیخ کزیم الله الدین صاحب مناقب مذکور از

در بخت و چرخم جادوی ایشان سینه بکند

مراتب سیاهی میوه که نسبت ایشان بکثرت شیخ التیوح شیخ شهاب الدین بهر دروی می
 و ساکن قصبه کاکوری و لغوی کراون که از مصافات مله که میوه است بود و نزرگان
 ایشان از ولایت آمده و را کما سکونت اختیار کردند و بهم می از محله الاولیا میوه
 که موطن و مولد ایشان قصبه کراون بود که متصل ابدیه منسوبه اوده است حول شهر
 و ندریس شیخ کلیم الله همان آنادی بسبح ایشان رسید برای طلب علم ظاهر
 در شاه جهان آنادی تشریف آورده خدمت شیخ کلیم الله حاضر آمد و چند مدت در آنجا
 تحصیل علم ظاهر کردند بعد از آن علم ظاهر به اقصای سعادت حلی و استعداد داران
 برای تحصیل علم باطن از شیخ کلیم الله کسوف معیت شریف شد و در استفاده علم
 موهبت و در فیض صحبت وی مستفیض گشتند و کار کرد و خلافت یافت حول ولایت
 ملک کس مامور شد و در شهر اورنگ آنادی قیام داشتند و صاحب آثار الهی و دیگر
 که شیخ نظام الدین از اورنگ آنادی تشریف آورده و از شیخ کلیم الله خلافت یافته
 مادر اورنگ آنادی تشریف برد و انتمی و این سخن ایشان است در رعایت و اما کثر
 نظام دین بنمایا معشوق و ایشان مجمع علوم ظاهر و باطن و از اهل وحد و سماع و سماع
 ذوق و متوق بودند و مردم بسیار از ایشان مستفید شدند و حول عمر شریفه میشتاد و در
 پیام اصل در رسید و آخرت سست شد و از و بهم ذوق و تعلقش با افعال
 شیخ تود سست میگزار و یکصد و چهل و دو عاقبت یافتند و در اورنگ مادر مدفون گشتند
 و هزار و سیصد و شصت و یک سال از اول محرم اسمعیل دوم مولانا فخر الدین سوم غلام محمد
 چهارم غلام کلیم الله رحمة الله علیه که در مولانا فخر الدین ایشان ثانی فرزند از
 نظام الدین اورنگ آنادی بودند و نسب مادرش از ایشان سید محمد کیسود از میر
 ولادت ایشان در اورنگ آنادی سه هزار و یکصد و شصت و شش بوده است و
 علوم ظاهر و باطن را پدر بزرگوار تود نمود و در عمر شانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان را

نعمت خلافت بنایت فرموده فوت کردند و صاحب اینارضا میگوید بعد فوت والد خود در آن
 شده و بعد از شریفین آفرید و چند روز در آنجا قیام داشت بعد از آن در سنه اندک جلوس
 احمد شاهی نطابق سنه یک هزار و یکصد و شصت هجری بنوی و در دلی تشریف آوردند و
 از ذات قایم البکات خود خلق را فیض عالم ظاهر و باطن رسانیدند و از رساله مرصع و
 فخر الحسن بالیفات ایشان سلم و فضل ایشان بنظا هر است اتمی ایشان در همین سال
 فخر الحسن بنو تملقات خواهر حسن بصری با علی کرم الله وجهه نوشته اند و عمر شریف بنشاد
 در رسیده بود و بقولی ۵۰ بود سالی که فرخ میمون بد شصت و پنج هزار صد افروغ
 فخر دین باقدوم سعد و سعید و دلی که تیره انوار بخشیدند که روان مر و مک در و چون وطن
 گشت دلی چوپشمار روشن بد و در همین سن بعد شش ماه و یک پین تشریف بر وند
 و در تذکره مذکور است مولوی فخر الدین امروزی در نظم آیات و مجمع کمالات ظاهر و باطن ذات باک
 اوست و آنچه حق سبحانه و تعالی از علم کامل و عمل شامل و اخلاق سینه و شمایل مرضیه در
 جمع نموده اول دلیل است بر فضل و کمال وی در جای اکثر طالبان حق و دین زبان کسبو
 اوست و خلق بسیار با و انتساب دارند و فیض ظاهر و باطن میر یابند که هم ساز نساید
 بلند نامه او را بر مفارق طالبان و سالکان بسوط دارد و مرید و الدخود است شیخ نظام الدین
 که مرید شیخ کلیم الله است و بخلاف وی در او رنگ آما د قیام داشت و در آن ملک مردم بسیار
 مرید و معتقد وی بودند گویند شیخ کلیم الله شیخ نظام الدین بولادت مولوی فخر الدین ایشار
 داده بود و گفته که ترا پسری چنین و چنان به عرصه وجود خواهد آمد و عالمی از وی از وی مستفیض
 خواهد شد این فقیر یکبار در شام بهمان آبا و جدش رسیده و بد و ملت لقامی و سفا که کرده
 و بعد از آن اکثر کتاب بجا تب احقر اقام میفرمایند بعد از آن سبط و سب و ششم جاری
 سال هزار و یکصد و نود و ده ازین و از فاسق به عالم جاودانی رحلت کرد و رحمه الله علیه
 خورشید و دجانی ذکر آن کاشف است امر از اسوتی و واقف عالم روحا

شیخ کلیم الله

و ملک نے عارف مقام چھوئے وانا کے کلام ربانی حافظ آیات
 قرآنی حضرت حافظ محمد امین سے چشتی صفا برمی مانگیوری رحیمہ
 علیہ رحمۃ اللہ سید محمد اعظم دھرمکار تحصیل علم ضروری مانج شد بنیاد اب نیکواری
 و ذرا نفس سس و لواقل و عہد متعل مد استند جوں تورو در عشق آزل کہ در ذات
 دی مدادہ لود و تورو مد سار آل مقلاتش و دریشی بر خاست بعد حب و جو بیاد و قند و
 رسدہ مالہام می کہد مس سید محمد اعظم حاضر شد و شرف سبب روست و می حضرت
 سیرت کرد بدند و ریاضت ساقہ و نمازہ کاملہ و درید بعد ازاں حضرت پیر و سرمد حرقہ
 خلعت عطا کردند و مسعود مد کہ حافظ جو تمام مریدان من حوالہ سما اند حضرت مرید
 مولانا ناصر مودند جوں حضرت سید محمد اعظم فوت شد ند حافظ می از جوہ ردل نا آمد مد
 دیگر واقو یا سارہ رارای مار آورد مد حافظ می مار حازہ ادا کردہ مار کچہ و شہد مد مال
 گفتند حافظ می ایری پر محبت داشتند بعد از لقل مود کہ ردوری حافظ می مسعود مد کہ
 بیو ضریر سید مرید است نا و اماں مد و مد بعد از طی مراتب سلوک با چند مریدان
 در مالک و اقامت و دریدند و بر بہ است خلق اندک کرمیت شستہ ویش از اس اکثر مود و خلعت
 می بود مد مود و حور اما دم و الیدین سید مود میدا شستند و کلام تکلف و تعریف و جوی حور
 کسی سید و دوست داشتند چنانچہ مرشد ما و مولا سید امانت علی قدس اللہ تعالی
 سرہ و سید ملام معین الدین جید بابا دی کہ در ایما شہد خاموش مشہور اند سید اندک
 رتشریف آوردی حافظ صاحب ورامر و ہم نام مشورت کرد مد باز خود گفت کہ سالک ان
 کلام تکلف بیش آیند و حضرت ماتوش تورو در حق مانو سناوہ شد لاچار بار آمدند
 و دی حضرت حافظ صاحب ہمارا خاص طالبان حق را دوست میداشتند و ما ہما خلق
 عظیم و کلام دل نشین میفرمودند اکثر طالبان خدا فرست بعید رو کیت می حضرت می آمدند
 آہار اکر کہ بر قلم میفرمودند و ہم مرشد ما و مولا ناصر مودند کہ حافظ صاحب بعضی ملاحظاتی

واثبات واسموات وجمو اضمات الاله بآستانه و بنی و بید و شد و تحت و فوق و کوشش بسنج
 می نمودند بعد بقدر استعداد و طالع را بر روی قی و کلام تو حید و ذکر مجرد از الفاظ و فکر و تشبیه
 و تشبیه تلقین می فرمودند و در هم صرف بهمت قلبی را توجیه فکر علی حسب مراتب او میکردند و می
 درهم در حلقه ذکر تکریم برآوردند و از فکر این القاب بی نسبت میگذاشتند و از هر یک میبردند و می شناسند اگر کسی
 در حلقه صبح و شام حاضر بودی چون در و ایشان بعد از اشراف برای قدم بوسی حاضر می آمدند
 پس بعد از فلانی تو بجا بودی که بجا نداشتی و اگر چه تو حاضر بودی اگر چه تو بی عرض نه می دانست
 بهیض و خونی و یا از خانقاه بیرون کردی و فتوی می یافتی بسیار می آمد اگر از خود و نوش و پوشش
 در و ایشان باقی ماندی مسکینان و بیوگان و یتیم و بیچاره را میسر ستادند و حکایات شریف
 و کرامت وی حضرت بسیارند این مختصر کنایه نشین آن ندارد و می توانا می فرمودند و در حضرت حافظ
 صاحب القلوب نسبت باطنی بر وجهانیت میرساند بسیار داشتند چنانچه روزی گفت نیز این
 این کار شده نقل است سکی بر در خانقاه قیام داشت یک حصه طعام او را مقرب
 و آن سوای حصه خود و طعام دیگر خانقاه نقل میکرد و بعد چند روز در ماه کائک از خانقاه
 غایب شد حضرت پرسیدند که کجا است عرض کردند که ایام مسکن است همراه ماده سکا
 میگردد و از سنگان جنگ میکند فرمودند اکنون در اینجا آمدن ندهند بعد چند روز حاضر شدند
 فرمودند که میان کلا از اینجا بروید که باده غیر خراب شدنی و از سنگان جنگ کردی و جمعی
 شدی و از اینجا بشیر مندی روان شد بعد ویری فرمودند که میان کلا را بقتید که کجا رفت
 هر چند تلاش کردند تا یافتند بوقت شام درویشی دید که به لب آلاب و کلابه بر سر انداخته
 مرده افتاده است بخدمت عرض کردند فرمودند که در بار چه سفید پیچیده دفن کنند و با
 دفن کردند و الله اعلم بالاضواء و قات حافله انما صیبر و در یک شب بوقت نماز ظهر پنج
 شانزدهم رمضان در هزاره وضد و چهل و هفت سال پیری واقع شد شمس قریب
 عرض و قات اشاره بطرف حضرت نهادند تا فرمودند انما سمعتم من مولوی امانت علی در صبح

حضرت سید عالم معین الدین سید الشیخ حاجی عبد اللہ شاہ ہمایونی سلمہ اللہ علیہ
شاہ جی تاج الدین شاہ حایونی رحمہ اللہ حضرت حاجی مسکین شاہ رحمہ اللہ فرمودہ بود کہ در
تہ حضرت صاحب الشان سید محمد و قمر مہمبول آل کردند بعد انکار ایشان دوری نامہ
و مولانا سید محمد امانت علی فرمودہ کہ مولوی حورای بیر شاہ حیرری کہ ہم مولانا معصوم
حضرت صاحب بسیار خوب است امر الاہر ہمہ در ولساں بصلح یکدیگر عرض کردہ کہ
اسباب حالہاء و در سادہ مولانا بیر شاہ فرمایند کہ ہمہ چون کہ او در عرض خوب شد
سپاہ کردہ بود و حسن عقیدت اظہار فرمودہ بود و حسن سخن باہمی مستند و اجازت دادہ
بعد وفات وی حضرت در ولساں دستار بستند و برسد ساندہ و در دادہ مولانا
بمفرمودہ کہ حافظ صاحب حل او را آفتاب کردہ بود پس ایہا انکار آل اشارہ
افسوس فرمودہ مولانا میفرمودند روزی حافظ صاحب بطرف بیر شاہ صرف ہمت میکرد
نظر حافظ صاحب سستہ بیہوشی مانعہ بود پس آہستہ را بیر شاہ سستہ
را در درماں بخود میکشیدیم بعد ساعی گشتہ کہ بیر شاہ ہمراہ کو کسی نگاہ گشت
حضرت حای مولوی حای ہستند بپاس خاطر من خاموش شدید مولانا ہم صرف آن ہستند
طالباں دروغی داشتند لیکن اردی بصیدی در حفظ آن ارکان کو شستی بیت رحمہ اللہ
علیہ ذکر خواہم بحسب اللہ آگاہی صاحب مقاصد العارفين میو بسید و درہ
امام المعین در بای ہمارے تحقیق ما را استرالیف یقین محرم اسرار قدم مطہر انوار
والسلام کاتب الدامات الی قادی لوج و مورات در گاہی قطب مایاں و ہما مایاں
خواہم بحسب اللہ آگاہی قدس سرہ حول ماہر تہ تحقیق سلطان الکاملین سبحان
الوسعید اس نور العنقی گنگوہی مہمبول شدند آنحضرت تلعین فرمودہ دوری چند کج
کردہ بعد حمدی فرمودہ ہما می بحسب اللہ بآزادہ را سایدہم و ولایت نور سوار الی
و اسم عمر سمان دیگر بلال عامل تہ عرض کردہ کہ حضرت مایاں را بدقی است ما بحسب

نوشته صاحب

و بهرگز نبال وصال نیرسیم و گاهی در حق مایان چنان نظر نمودند و این مروجید و لذت را خست
 ناپسندیده را در طریقه العین چندین لغت از رانی داشتند فرمودند که محب الله کسی است که در
 دست چراغ و بیک دست آتش آورده همین که دم زدیم و روشن شد ذلک فضل الله لیه
 من یشاء - ما را درین کار چه تأخیر که خدا تعالی جلای کرده آس صاحب پوشش بیرونی مشکلی است
 بهمه افعال و اقوال تابع اومی باید بود که توحید و بتجست خداست و من اتی الله بقایب
 سیکم اول اینها است بقول و فعل و اعتراض نباید که او طبیب فوق و حکم صادق است
 و فعل الیکم لا یخافون الیکم پیر و خدا معرفت است هر که راستی دران و در آید سیم را بفرمان کند
 لیج رفتار دران راه است مولوی روحی امی علی از جمله طاعان راه و پیرگزین تو سائید
 لطف اله چون گرفت بی بین تسلیم شو به چو موسی زیر حکم خضر و صبر کن بر کار خضر ای
 بی نفاق تا نگوید و ترا نه افرات تا سرگشته نشکند تو هم هر آن که در طفلی را کشد تو بگوین
 دست او را متحرک خودت خوراند پس بید الله فوق آید یقیم برانده و باید است راست
 هر یک بحسب استعدادی است هر که را بشدت مجاهده کشت و کار است محنت تمام برو
 واجب و هر که را بنقطه تجلی باری است و پیرا برنی حصول بشمار و فرسائی که نیران پستی کنند
 با او از دولا پستی کنند مستعد او را فکندن ظلم است و مستعد را پیش کشیدن
 جمل اناسیران جاہل برعکس آن روند و یا همه طلبا را بیک نوع ملحقین کنند را خود یا با مشربها
 شیخ کبیر موصوف در شان ائمان و همین دالت و فوات یافت صاحب اقتیاس الالوار
 میفرماید خایفه سوم بندگی شیخ ابوسعید گنگوہی قدس سره شیخ الشان شیخ صاحب
 صدر یوری است و اذاجله خلقا می آنحضرت بود صاحب مراة الاسرار میگوید چون
 شیخ محب الله در تحصیل علوم نقلی و عقلی فارغ شد او را اطلاع حق پدید آمد از غایت
 سوز طلب و ملی رفته باستانه حضرت قطب الدین بختیار کاکی استخوانه نمود و آنحضرت و در آنجا
 فرمود که بالفعل سلسله شیخ صابری گرام است و نجانب شیخ ابوسعید اشارت فرمود و بنابر

حضرت شیخ رحمت و شرف و محبت سرافقت اندازان حضرت الوعید مجاهد بود که محاربان
داشت و نمود که پس که استعداد تحت التعلولات که امین و مسامت میدارند تا مواضع آن
مسامت بر پیش کرده آید چنان معلوم شد که استعدادش را مسامت و اولایت موسوی
واقع است وی کیفیت حال بخدمت مادر گهلبین حضرت سجع الوعید محمد اندر شعل
لعل و امانات و اسم ذات مانگا بداشت صورت خویش تلخیص فرمود و در اربعین نشان و در
اندرال از صفائی باطل معدنات عامه نوحه احسن را صبح گشته و کلیات ملکوتیه و غیره
لحد وقت وی شد و در تحلی و آب لاکه ویراد و اربعین بپیر گشت و حال آنکه شیخ
محب اللد ثلثا و تحویا بین تحلی بود چون ارار اربعین برآمده تمامی واقعات خویش
حضرت شیخ اظهار کرد و آنحضرت خواست که ویرا حرقه خلافت عطا نماید و در لایح محبت
که مشت که بود و شش شهود و دات مسکشف که مقصود حقیقی طالبان این راه است برقیق
بپیر کد ام حال مرالائق خلافت تصور کرده پس خلافت میدهد چه ساکب حصول
تحلیات صورتی و معنوی که تعلق ملکوت و جبروت دارد لائق بنشیند و جبریکه مخصوص
ستایان این امر میگردد و آن را حاصل شده است و مطلوب من بهان چیز است که انکار
از سهو حضرت لکیت است معنی نماید که خلافت مشایخ در پیولا مروح هفت لوع است نسبی
از ان مقبول و بعضی از ان محمول چنانچه ذکر کرده می آید خلافت اول احواله و در
احازه سوم احوال چهارم دارنا پنجم حکما ششم تطلعا هفتم اویسه اصالة آنکه اگر
بامیر آلیم شخصی را علیه خود گیرد و جانتیس خود گرداند این لوع خلافت را اصولیا
ما صا خلافت الهی بپیر میگوید و احازة آنکه بر صا و رحمت خود غلبه گیرد و چنانچه
رسم جهود مشایخ است و اس لوع را خلافت رضائی بپیر نامند و احوال آنکه قوم بعد
بپیر و ارثی یا میریدی را خلافت دهند و اس را قرانی گویند و این نزد مشایخ رواست
و از آن آنکه شخص ازین همان وقت و نیل بر اسما می خود نگذاشت مگر و ارثی که شایان این

نبود این را مشایخ بنظر نداشته اند و اگر ایما آن شیخ او را در باطن امر قریب نزد و بود که نزد
 صوفیان امر باطن جایز است و حکما آنکه بعد فوت بزرگی عالم خلیفه نماید این را بر حکم اطمینان الله
 و اطمینان الرسول و اولی الامر منکم جایز نمایند و کلفا با سفارش جماعت با
 به تکلیف باشند این روان باشد و بیه آنکه از روح بزرگی تربیت و خلافت یابد این را بزرگوار
 ما تقدیر داده داشته اند و محققان گفته اند چون سالک بقنانی الرسول و جبروت برسد نیز جایز
 است که بومی خلافت عطا فرماید چنانکه نیکو شیخ ابوسعید مرشیخ محب الله را اجازت
 فرموده اند تکمیل دیگران با وجود این چون در ولایتش خطو کرد که مرید لائق خلافت بعد از
 مرتبه کمالی است می شود و من بآن مرتبه نرسیده ام شیخ من کدامی کمال در من مشاهده
 مرا خلافت میدهند حضرت شیخ ابوسعید بر خطره دست مشرف شد و در حال خرقه خلافت بومی
 پوشانیده دست بفاطمه برداشت و توجه باطن در کار وی کرد و مجرب دست برداشتن آنحضرت
 تجلی نمکشف بر دل شیخ محب الله جلوه کرد و بر فور شیخ محب الله بفریاد درآمد و گفت
 یا حضرت پس کن که مرا زیاده ازین استعداد و حوصله این مشاهده نیست پس آنحضرت
 توجهی در پابندی فرمود که مرتبه صحت عقل و تکمیل در وی بماند و مغلوب الحال نگشت پس
 شیخ محب الله از دست حضرت شیخ ابوسعید گنگویی الحفی قدس سره خرقه خلافت پیران
 چشت منت شریف پوشیده بموجب اجازتش باز در قصبه صدر پور آمد که وطن قدیم وی بود
 اما بدون آنجا مناسب احوال فقر خود ندید بعد از مدت بقدم توکل و تجرید از خانه برآمد و
 دریافت سعادت زیارت حضرت شیخ مخدوم عبدالحق در رومی بیامد این فقیر را آنجا بود
 از راه دوستی و منزل فقیر فرود آمد صحبت گرم و مصفا واقع شد و اطوار پسیده او را مشاهده
 نموده بسیار محظوظ شد پس از چند روز از جانب حضرت مخدوم بشارت نصرت یافت
 با اتفاق یکدیگر از رومی روانه شده بخانه رسیدیم چند روز بسبب الفت و محبت یکدیگر
 در فقیرخانه توقف واقع شد و در آن سفر رسید عبدالحق ساکن شهر ملج آباد رفیق او بنیاد

کشفانی می نمود پس این امر متوجه حاشی سرالذی آنرا گردید و در شهر مکه حکومت اختیار نمود و آنجا شهرت
 بسیار یافت و در احوال حال جدیدت تفرقات پیش آمد اما با استقامت نیکو در رسیدن حرکت است
 در میان مخالفین و معایب دستگاه تمام همسایه و محسوس می از ترس نگرانی که اکثر علما و محول که از شهر ریاب کوه
 انکار آتشند نصیب از تربیت یافته مشرکان اختیار نمودند و بیایه کمال او و تصانیف متشکل اسوله و انوار
 بعضی از سوالات و آرا نسکوه که از دست استفسار میبود و بود و بود است و آن اس اس
 سوال که در اسم علم است که از حجاب اگر گفته است جواب فی الحقیقه علم و عالم و معلوم کی است
 پس هر علمیکه مخالف تحقیق میبوی مانند حجاب که اسب بلکه سب تفرقه و مانع وصول
 مستوف و سوال مطالبی گردید و یا مملوک جواب در مرتبه مطالبه مطلوب هر دو عالی
 مستوف در یک مگر در مرتبه تقابله و در مصفاات یکدیگر باقی مگر و در بنایه عاملی میفرموده
 مصحح مارک مارکستم بار رنگ با گرفتند سوال و تحقیق در در نفرد حبیب جواب
 محسوس عمارت از ایل قاشق است صاحب مشاهد محسوس در دعوات از سور و رواق آ
 در حین مطالب و احوال پس هر چه تمیزی و در است اگر کسی را در و مورد او را برقی نگاشت
 سوال مار بطیر که حاصل شود جواب این غار و نی دست و بد که شعل باطل بر صلی معلولی
 نقش سرار لوح دلش بر مار و در عشق چیزی دیگر منظور و منظور و می بود الغرض
 شیخ محمد الله عانی صاحب ابرار و فایز از خواطر اعیان و محاط و قائل طریقت و آ
 شریعت بود و مشایخ را را خود می که مالا منظور افتاده معلوم میشود و پس که روی طریقت
 و دست الحاد و زندقه میاندانند علم می سره است که پس می قدس سره و در مشی
 در کمال دی همین دلیل پس است که مرید مذکی شیخ الو سجد بود و مظهر فیض خالص
 اختصاص یافته صاحب مرآة المراد و نویسد که حضرت شیخ محمد الله فرست سال
 در راه آنجا رسید و در راه مستقیم بود و عالمی کثیر از مس تربیت می که تله هدایت و ارشاد

بود که حقا میبرد در شهر مذکور و چون گشت یک پسر خود سال شیخ تاج الدین با حق
 گذاشته بود و با حال معلوم این فقیر نشد که از شیخ تاج الدین نسلی باقیانده رتبه الله تعالی
 علیه بآید و است که مولانا شاه عید العزیز دهلوی در یکی از استقفا و سید جوادی و صاحب
 توحید وجودی مجمع عایه جمهره صوفیه است و تحقیق آنست که وحدت وجود و مرتبه ذات و امر
 الملاق حق متعین است و توحید شهودی که خبر از غربت میدهد در مرتبه تعینات و احب القبول
 و تسلیم است پس هر دو امر در واقع تحقق دارند هر گاه که مذاسب شیخ محب الله آبادی که
 ظاهرش قدم در دای الحاد میبرد بشیور تمام مالا کلام یافت غایت نداد و ندی حضرت
 شیخ احمد سهندی را بر روی کار آورد و علوم غیرت را بر ایشان القا فرمود و تعین
 و انتی کلامه اش ریف گویم چنانکه شاه صاحب استقفا و دیگر میفرمایند و علما و تسکین را از انکار
 این مسئله بیک از دو وجه است اول آنکه برین مسئله بسبب کمال وقت و بار یکی شبهات
 نقلیه و عقلیه بسیار دارد می شود و نظر آنما حل آن شبهات نیست نشناچار بانکار
 پیش آمدند و دوم آنکه این مسئله از عالم اسرار است انتی و چنانکه شیخ عبدالحق محدث
 دهلوی سخن حضرت مجدد را در فهم نیاورند بانکار پیش آمدند و چنانکه در میان شیخ ابراهیم
 مراد آبادی و شیخ داؤد گنگوهری و شیخ یوسف و کشف وحدت وجود خلاف افتاد
 شیخ یوسف کشف شیخ ابراهیم و شیخ داؤد قبول نکرد و شیخ محمد صادق بیان
 کشف این مرتبه مریدان خود را شنیده کشف شیخ ابراهیم و شیخ داؤد را قبول کردند
 و شیخ یوسف را فرمودند که تو اسما هم خوانده بودی که این یافت اسما است را باید
 که از سر تسلوک کنی انقصه و ذکر شیخ داؤد گنگوهری مفصل دین کتاب مذکور است
 شاید انکار شاه صاحب بجا نباشد شیخ از همین قبیل باشد و باید است صاحب الهام
 عمل بر الهام خود واجب است و ایشان از محققان اهل معرفت و حقیقت و صاحب
 و صلیق بود که ذکر محمد مولوی اسمعیل شهید که صدیق من و وجه مقلد ابن ابی و من و وجه

تحقیق در شرائع و رضای حق و رضای ایشان مدح و اتناع حق در امل ایشان محرم
 کوفه بانه الخ التمی پس بر تحقیق خود العالم خود ایشان را امل و احب است و تحقیق و بیان
 آن درین کتاب صریح است و در ذکر حضرت علی مرتضی رضی الله عنه و مولانا محمد علی
 بجه العلوم در شرح مشکوٰی مولانا روم لطیف از قول ایشان بهم می آرند و آن این است
 که علم و مشایره فوق حال است چنانکه شیخ محب الله قدس الله روحه حضرت عالم
 استغنی و ذکر شیخ عیسی شاه محمد الدین در مقاصد العارضین و ذکر حد خود و بیعتش
 شیخ عیسی قدس سره و فقیر صاحب سواد و تقادست لوده و بیست و شش روزی
 و اشغال میگذاشت و حاضره داشت و در طلب فقر میکرد و حدیث می آموخت
 و هر فقیری که استفسار می نمود میگفتی که اولاد من مرا در تحقیق رسانند و در هر طریقه
 ارباب دنیا احضار استی اول حال سکونت مردم در قریه الیست که او را اگر چه ماضی متصل
 غیر آنرا در تولد قبله حقیقی شیخ محمدی همانا لوده و تولد برادر و هم عارف الله شیخ
 عبدالجلیل بیژن تاجی لوده بعد از موت و اسواق آنجا بر قصه هر گام تو طریقه قصه مذکور
 قرار داد و پیجو است که بنا بر عمارت بر رگی نشاند شاه کالوا و لیا علیا و هما و گفت که در
 از اولاد تو بیایا شود تولد و والد بر گشت شیخ حامد و شیخ عبدالخالق که هم حقیقی است
 و آن قصه دده جد من در سوم صفر سنه که در وینجا و چهار وفات یافت و در ش
 و آن قصیده واقع است و ذکر شیخ محمدی اکبر آبادی و هم صاحب مقابر العارضین
 می نویسد تولد شیخ در چهاردهم شوال سنه یک هزار و سیست و یک لوده و باربعه سال
 اوقات پیدا شد و در بار و دیوارش پیدا شد و سال تاج علیه اش و خود و مادر
 پیوید است و ایشان تا ایام بلوغ بلوغ و لعب استغالی داشتند و والد تر گوازش شیخ
 عیسی هر گامی مانع نامی و لعب نمیشد و اصلا از پدر میبست تا آنکه در روزی در زمره حیوانات
 پیراه و نه تحمل می آورده بود و دست گرفته بتنبیه واقعی و سر او را میبست و در میبست

در این کتاب

محرک برگ غیر ایشان گردید و از خانه بیرون آمد و به تحصیل علوم عربی و کسب علوم محققان اهل بیت
 پرداخته بناییدات الهی در مروت و ایام بدرجه حصول کمال رسیدند و بعد تحصیل علوم ظاهری بهجت بوصول
 علم باطن برگزیدند و در خیال ملازمت شیخ کبیر محب البه آل آبادی خلیفه شیخ ابوسعید ابن نور الحنفی گنگوهری را
 قدس سرها دریافتند و بهجت ارادت و امن خدمت شیخ محکم گرفته دست ارادت بدست ایشان دادند
 بهین صحبت شیخ بهار ج اعلی رسیدند و چارده سال صحبت شیخ حاضر بودند خدمتی که شایان باشد تقدیر نمایند
 روزی شیخ بحال تفات فرمودند که محب الله اگر پیروز و رانیدی محمدی را بدین کمال که دارد یافتی ارادت
 بوی آوردی زهی طبع هر یک که پیرو حق او چنین فرماید در ایام مشاق و جهاد خط و نفوس یک نیت ترک نموده
 در ایام تحصیل صحبت شیخ یکبار یکبار زمت والد بزرگ رسیدند باینجه صحبت شیخ حاضر آمدند باینجه یکبار بهجت بپایان
 آمد بعد وفات والد بطن سعید و اندوه جماعه را بغض قبول رسانید چون توفیق ولایت ابرار آباد بنام ایشان
 بود با فقر و عازم ابرار آباد شدند و در اینجا طوطی اختیار کردند چون خاطر شیخ باشتیاق ملازمت ارباب کمال
 بی اختیار داشت ملاقات بعضی از بزرگان قدیم و رسیدند به شهر که مسکن داشت ملاقات اهل حل را مقدم
 می داشت رفته رفته بمراود آباد و دل فرمودند در اینجا دریافت گردید که میر عبد الحکیم از خلفای شیخ عبد الحمید در امر
 سکونت و در پائی شوق توجه بامر و پیغمبر و بعد زیارت ملازمت شرف الدین شاه ولایت امر وی ملاقات
 فیما بین اینها پیوست و بایم خط و ملازمت می شدند و از جماعه هر که ارادت آورد قبول فرموده بار رجوع بآباد
 نمودند بعد چندی دیگر بار اراده انصوب کرده ارادت آوران را سرفراز ساخته متوجه ابرار آباد شدند بعد مدت
 چند بار سوم باره اتفاق سیر افتاد و خبر واقعه امیر امر و به باعث غم امر و به گردید و اینتره در اینجا جریست و خواست
 جمیع اکابر که ارادت داشتند التماس کنجای و توطن گردیدن امر و به قبول خاطر افتاد شیخ فیض الصمد برادر
 بسجاده نشین شاه عبد الحمید که از اولاد محمد ابن خفیه بود و دختر داشت یکی از آن هر دو کوهر سلیمان است ایشان
 کشید و بعد مرد و ایام والد فقیر یعنی شیخ حامد برادر شیخ محمدی که بختر کشی اشتغال داشت در امر رسید و بعد بیست و
 گشت و تخر و شمع فیض الله متوجه ایشان گشت از آن در اتفاق سکونت در امر و به فدا و من باینجه یکبار ابرار
 استقامت میفرمودند و گاه گاهی بسیر زیارت بزرگان کمری بستند چون آفتاب آن فلک معرفت از مطلع غایت

ماندم بالفحال کمال سر پیش انداختم در شاهی این حال روی مبارک بجانب من کرده فرمودند که ملاشکر
ازین باعث بقیه بوس نمایند که علمت ملایم یعنی گشت ازین عتاب آب ندامت از سر گذشت آخر عقد
این تقصیر خواستم چون از انخواص بیدار شدم همان دم در خود حالتی دیگر یافتیم دل را از تحصیل علم متوجش و
متفکر گردید اگر گاهی به تحصیل طلبا سبق کنایه باطله میگردم مدعای حرفی نمی کشود پس دانستم که آنسر
صلی الله علیه و سلم معنی از مشاغل علوم ظاهری وند کرده آن منع فرموده چون تحصیل این علم وارد دل را
نگرفت ناچار فکر آید اگر گشتیم هر چند مردم ترغیب میفرمودند در آنچه از ان نمی شد لیکن پیش کسی کشف
این اسرار نیاردم و با خفای آن کوشیدم از میان این واقعه و علم بهین مکشوف گشت که اماران باعث
عتاب بختاب است و بران این سالم بر عالم مسلم هرگاه که رازی از راههای مخفیة خطا آن زبانم بسته بهم
عتاب هدف دلم نشسته و در کتب اسرار بر احیای عظیم و لذتی جسمی بسته آخر الامر چون والدیر آنگاه فرمود ناچار
در سینه بکند و بکشد و باز کرده کتابت کردم و مقاصد العارفین نام نهادم و در سینه بکند و بکشد و نسبت بهام
اختتام یافت انتمی و در فصل خامس اول کتابت کور میفرمایند که تقسم وجود به طور تحقیق نیست بل
بلا اعتبار که به پنج وجه تصور و مشا نیست چون برگی از الوان صفات مخصوص شود تصور بلکه محسوس
گردد و لهذا محققان سعی معرفت در کینه ذات منع کرده اند الا وجهی که حکم تصاف بعققی بر آن جایز بود
پس بحقیقت علم ذات معدوم است و آنچه بوجه ذاتید درک میکنند تنفیس الامر او را که منفی است از صفات
او و علم او عجز از علم است صدیق اگر رضی الله عنه فرموده انما عرفت ذرک الا ذرک او را که دهم مرتضی علی کرم
الله وجهه میفرماید کمال الشاخص نفی الصفات و آن عالم از خود جا بجا شدن است و حدیث نبوی صلی الله علیه
و سلم نیز مشیر این مقام است که من عرف الله فقد عرف الناس و چنانچه گفته ذات معلوم نیست که صفات هم معلوم
به خود و امور غیر تناسل را که درک تواند کرد و در علم الهی ذات و صفات هر دو از لا و ابد آحادند پس
معرفت ذات نباشد بلکه اعتبار صفات و لهذا پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده رأیت لی علی صورة الصبی و علی صورة
النساء و کل الیاد و ارشاد سالکان ذات را بصفات بیان فرموده اند و فرعون بر خیزد که یا موسی علیه السلام
سوال از ذات میکرد و او جواب از صفات میفرمودند و آنچه معلوم میشود و بواسطه ظاهر یا باطنه صفتی از صفات

وادب هر که معلوم نه که اگر کسی جیت الاطلاق بیاں کسی هم ممکن بود و ادب است حاکم عاقل و شاکر کسی که سود
 دام مارچین که کامیابیت پیدا بدست است دام را به حکایت انقل فی الصفات این کشف احاطه بشیر
 آورده اند و این است که پیغمبر اصلی السلام و مودع من عرف التذلل لسانه ای صاحب جوش
 ما خود میمانی باوراک آن هرگز زانی رسید و خود میست نشود مستی است تا همه بگردد آنی لطمه که تو خواهی که
 مکلف عام می برگیری سرچاه بخاول و آن درگیری دعدت میکند را لازم شود و کن تا جیده دولت و دوی بحر
 در دهن و سرگیری و سایاها هر طرف ساعوی تازه و دهنده هر را می کشی و مار مکرر گیری و دست
 اجماع و هو تنزل آوردت رفیع القدس و فکر عالی نظر و مبت بر نگرینی و دانگنی حل معمای همان در خود کردی
 چون خود در وصعت و جگر گیری و دنگان سری که چون معلوم نیست موجود نیست به عدم علم و عدم
 وجود و مانند غیر تو هم کسی که چون معلوم بود معبود بود چه عبادت را علم کلی مروریست چنانچه در هر است
 ان تعب ربک کانک ترا و کان لم کن ترا و فانه بزرگ مایه عبادت و در حقیقت شش نقش پذیر است الهم
 دل و متجلی شدن باسلاط اقتدا که سالک در شست و شست و است هم با عتس از رویت ادب است حوال
 حجاب غیر از میان بر حاشا ما قیامند دید و دست و هر صورتیکه هم تو سوار و خواهی برست نباید که معایرت
 با طریق اصیلا است چه سالک اصیلا مراد مستقیم است و در غیر ایشان خطای عظیم و آنچه در فهم تو در میاید بر
 هیچیکس بان طعن نکند که سکوت اگر منزل رسیده سلامت و ادبیا پیغمبر اصلی السلام و صلوات و جواب
 شخصی که سوال از نجات میکند در مورد حفظ علیک سالک بدانکه مطلق الوجود که امر خود معجز و سر
 گوید و رد ظاهر او را و نشان تاریک و سیاه معراست از قیود الاطلاق و نقیض بلکه از قیود و سر یکی و غیر
 بر زیر معراست و انرا و و همت است همتی نسوی تحریه و تیرم که عبادت از لسی صفات است از
 حضرت تعالی و نقیض من اجاد و اعتناء و کمت خواست و همتی نسوی ظهور یافت که نکند و طول
 از مستند و احادیث و طلق گویند و باحت تقدیر و چه نقد الاطلاق در خصوصت همومات و ترجم
 و معنی عزت یافته شده و مطلق را هم و حمت است همتی کلیه و ان اعتناء حقیقت و اهمیت و کل گوید
 که حرمت که عدل و اصله حرمت مطلق بر حیا و ماست تو و اعتناء و احتمال و تقدیر و وجود و مطلق

[illegible]

الگوئی در خود مشاهده کند و هیچ قیاسی که در فکرش گنجد و در غیر اسباب محلی سودی نمی که مستعار
آئینه و پات از رویت رنگ و نقل تلا حقیقت محلی عباد را پست است و بعد از این سال و مصدر کمال است
اندک تا دل چون معالی این ملامت یک حیثیتی است در حقیقت و امتیازات قوه و سبب متناهی تحلیلات
ایمانی که پست و امتیازا اعتبار از اسباب روحانی و قویه و ادلی اس بر وائل آرا بریدن عبارت از تعلیم و ادب
چنانچه سر قدس العصر قدس و امتثال آن آرا بریدن خویش چنانکه ریا و شرب و قمار و کذب و گمراهی
سمات خدا تقدس متعالی و اعلی آن اشیا هستی با سواست می بیند و متناهی محلی اسباب و لذات و در عیاض
نعین حقیقت مجزیه باشد و آثار عالم احوال تواند و چون این اسباب را مالک محلی کنند مرتبه جمع الجمع و در احاطه
حدود آن بود و در استی و در یافتن و ساحت و اسات کردن و تواتر است بحیثیت و آینه کسب اولی
بیمیشی که بر از علم مالک بر وجود و هم الوان طووس واحد نماید و تفصیل در امتثال مال مدلل بود و بعد از آن علم حدوث
را در وجود مشاهده نماید و بر مشاهده حدوث که اقصی مرتبه علم است حقیقت محلی اسلام علی باشد و متدبلی تفصیل احوال
محلی اسمی است و آن عروج است از مرسل قیومیت غیرلی حیات و مکر و حدیث الوان که در مع تقدیات
کذا فی کتب محلی اسم بدیع و اشیا نعین ذات بحیثیت مذکور محلی و ذات ساحتی و در یافتن و در اسرار
بودن از محلی اسم اول و اله و هو و احد است یک مال مکشای وحدت بودن محلی است لی عروس همانا
در سه سال از تحت هوا و الا قوه و از قدرت حال و نمود و گمان نمیری که محلی این اسباب و غیر ایشان حاصل است
چنانچه بگویند و ان کائنات محلی میاید پس اسباب و سبب که وجود مطلق با حله مراتب حاصل است و در هر طریقی
و حتمی پس هر طریقی آئینه کلی است و صورت نوعیه وی که بدان متناهی است از اسباب و جوهر متناهی و بعد از آن
و اعتبار دارد و اعتباری احوالی و اعتباری تفصیلی و صاحب اصیت لشدن صورتی من جمله احوال از
و سی صورت را باید بحقیقتی که بخیر بدست آورد تحت او احوال و من جمله تفصیل اسباب که یکم و ان کائنات
تفصیل حسی و صافی صورت را بر او دید و دانست که این تربیت است و یا با حله در آن صورت اسباب
مردود سوئی احوالی که عارض اند برید و از مرتبه و از ان احوال سوئی بیات احوال که موزع اند
مدان احوال و از بیات سوئی احوالی و اعتباری تفصیلی با نام است که با حله اند که شد و حاصل بود

و آن مخصوص بکثرت لغوی است چنانکه در اولیا و انبیا که بیک نظر اسرار شستی معلوم میکنند و یا ناقص کنی بر خفا
 اوست و آن مخصوص اصل است بجام صورت که عبارت از علم اشکال و حیثیه و خواص نجوم است پس صورت هر فرد
 از زرات کائنات باعتبار اجمال متجلی احد است و غیره اسماء و لذات و باعتبار تفصیل متجلی اسم واحد است و بقر
 اسماء الکلی قابل تا ملایم صحیح و درین باب تأیید واضح و مستدل است و بیست و پنج مستند می آید قدس سره و هر یک
 در خزان سنیر و نظر پیشیار هر ورق و در قسمت معرفت که در کاره ای صاحب هوش و پیشیار و دانش تامل شایسته را
 رسول حضرت شود و بیک غیب هر صورت و ذالک الکتاب را به پیغمبر نبی میانی فراموش کن تا آنچه میدان
 بدانی و آنچه پیشانی می شناسی حق تعالی که در درس علم **الانسان** ماکلفه منخانی بحث از خویش کن تا تحقیق معلوم
 بدست نشیند استفاده ماکلفه یکلام سومی تو بیند بهمت عالی کوشش باقی اختیار اختیار است عرض اگر تفصیل تمام
 ترسی ناقص از دست مده و اگر بعین الحقیقین نرسی از بایده علم الحقیقین بجز که العلم افضل الامور کما گویند و حقیر
 ایشان با حاضران محفل بیکان خود نشسته بودند که کرفش از بالای دیوار آواز کرد که روح از چند روز مجبور است
 نظر بخلص آن باید گماشت ایشان سخنانی می میوه شدند و درین انامی بار چه خوشی بسته تها نند و خوش
 حاضر شد ایشان با شکستاف آن امر کرد و چون بسته را بکشاد از دست خود هر تها ان اعلی حله از زیر و بالا کرده
 دیدند که ناگاه کرفشی از آن بدر آمده بجانب دیوار گرسخت و باز و چه مده خود در پیوست فرمودند که از کشاد
 بسته مدعایم بود که بسته کشاده کرد و دانستی حاجی رفیع الدین خان صاحب تذکره می نویسد شیخ عصف الدین از
 امر و به از انبار سپردن شیخ محمدی است عالم بود و معلوم نمیشد و دیگر فنون غریبه متصف بود و برع و تقو
 و زهد و قناعت و توکل با و چه در عیال اطفال قدیم از و انرا توکل بیرون نهاده و هر چه حکام وقت خواستند
 برای وی و طیفه قرار می دادند و او را انداخت و در وقت فقر و فاقه را می نمود و تعبیر و ایاس و صارت و
 و حکایات عجیبی درین باب بسیار است و در آن کثیر از و مکعب و شصت و ده و در هر چه می شناسی و هم تقیر
 ذکر می که میرفت با من گفت که برین جامع اعتقاد که درین کتب است و اندر واه پراکن آفت نخواهد گشت که علم
 پراکن گفت این را نمیدانم که پراکن اصحابی از پیوسته هر سال گفته اند دست که ام کس گفته اند دست و شصت گفته اند
 مردمان که ساکن این بلادیم از شهر کتار که گفته اند تا به شهر کتار که گفته اند و هر یک از این شهرها را درین شهرها

قه در است که شمار محمود را دار اتفاقاً بعد وفات شیخ ده سال پیش از مدح که سید به و دیگر سروران در مدح
 ساه عالم باو شاه را همراه گرفت مقابل مسائل خاص آمدند و بجز و بر یکا گشته بود که مسائل خاص را در مورد
 یکدیگر این ملک اشراف اصحاب بدر رفت و مواظف حقیقی بموضع سید شیخ مارا مع القاب دین داشتند که در
 سحر قهر التماس تعلیم فی التفسیر محمود فرمود این علم موقوف بر تعلیم بیت زیر است که استام آن غیر مخصوص است و اما
 تعلیم آنرا بیکه موقوف است بر کشف عالم مثال هرگاه کسی را آن عالم مسکشف گردد تفسیر بیاد روحی صورت گیرد
 که در کتب تعبیری و بای سید هر چه بود و در گاهی چنان می باشد که حوال از سر طر از نماید و در این در عالم
 آینه و حدیثی که در دو محسب مضمون آن تفسیر کرد تا در دست بیستم مرتبه بکبار و یکصد هفتاد و دو در
 یات ۵۰ سال تاریخ او به سیدیم گفت گفت که شد با حدیث و کسر شیخ عبد الهادی صاحب که در
 میگوید شیخ عبد الهادی قرطبی امر وی مرید شاه محمد الدین است متعصب بود و عصای صلاح و تقوی بود
 را ادای حسن عقیدت بود و این سیر جهان بود و انتهی بر بهت علی مرید ایشان در کثانی که نام این یکی ان معراج
 المرائی است می بیند که در این والد ایشان شیخ محمد جاد که اراعیان رؤساء اعلام کار محله قرطیان
 امر و به اندام سوال است که شاه عبد الهادی از سین چهار سال عمر داشتند که در روحی حضرت شیخ محمد بن
 شایان نجاه والد ایشان تشریف می یافتند بعد از اعراض ساول طعام وقت نماز رسید و در وقت شیخ
 برخاستند و موعوده را می دادای صلواته متوجه شدند و در نصارت ظاهر شیخ حلی حاضر شده بود
 بسبب اشتراق تمام سمت قلعه را از دست دادند ایشان با وجود مصرت و آن ربهای که تفسیر خود کرده
 قله ساحلند همان وقت در میان حضرت شیخ گشته که شیخ محمد جاد حلف الصدق تمام مقتضای منکر گردد
 و عالم را در زیر حق و تنگی می نماید از رکات آن العاصی سر که در حق ایشان از مال الهام بر حال و حق
 بر آید آثار شده و تدبیر خلایق و علامات حسن تو فیقات از ان زمان و اصبح دلائل گردید و از همان وقت است
 بر بزرگ تیرید و دست از حلق و انس حق محمود را گشت آخر الامم بعد ایامی معدود و والد بر گوار ایشان از در
 تحصیل علوم صوری که حصول علم بصیرت مقدره الهیه قوی بیست معلی مرشد و مد ایشان را ارباب تعلیم و تدبیر
 معراج القلوب و دو ما بکستان اتفاق تحصیل افتاد و در ای اتفاقاً طفلان نجاه خود و معلم حاجتی

شیخ محمد بن
 محمد بن
 محمد بن

بودند خبر ایشان در آنجا آمدی خود نگاه و در پیش پادشاه سلطان پدید آمد و هر اسی بر دل ایشان سپید شد
 آن در ویش چیزی از جنس خود در آن زمان بر آورده بالیشان داد که این را بخور ایشان از روی خوف
 بی تامل بخلی فرو بردند و آن روز ویش از نظر غائب گری و پیروی که آن از خلق فرود شد و خوشی و فقری تمام مردم
 و زلات ایشان پیدا آمد چنانکه بعضی از فتنه داران و سگانه متفرق نمودند و فتنه بالیال عبادت و ریاضت مطلوب
 مشغول گشتند تا آنکه وقت آن رسید که فراداد دلی و مقاصد مافی الضمیر اصلی بطور گرانید و زری در حالت صحیح
 باد ویشی که بیستم شاه نام در دیاس و پوزه گران و در لواحق امر و عهد قیام داشت ملاقات شد چنانچه بیستم از
 ایشان فرمود که مرا السلام شده که بعد الهادیر با خود داری ایشان بهر اصرار ایشان در دانه شدند چون در
 بجای وقت نماز دیگر رسید ایشان در نماز اشتغال نمودند در حالت نماز او از بر دل ایشان ظاهر شد و استغفر
 تا مدیدی واقع شد چندی نمی گذشت شاه لایم و فیض صحبت ایشان در دوق و شوق بود و اشتیاق و حسیته خود
 محبوب فرمود و زری کاری انداختند چون ایشان از ناده طلب بر شارب و بیست و بیستم اسم خود و اسمای پیران
 که بیستم شاه و بیستم شاه مسکین بیستم شاه غریب بیستم شاه مجنون محارمی بیستم شاه واکر سردانی و بیستم شاه
 نظام الدین بلخی بالیشان پیدا و آوده فرمود که شجره مرشدان من پاشیره شاه عضد الدین عبداللین بیچ اسم و احد
 شما از شاه عضد الدین بیعت کنید و استغاضه نایم که بمطوب خود رسید ایشان از بیست و بیستم خود از جسم جان
 خود و خبر داشتند چنانچه جامه به پاره پاره شده در آن حالت با مردی که بیست و بیستم شاه عضد الدین فاکر شد
 دست به بیعت دادند و مریدانند شری در او اهل حال قریب نصف شب پانی مشغول شده عرض کردند که بیاد
 رحمت الی در رسید و ما را ازین باند فرمودند که با بابا بر علانی بردوش داری و در فقر و ترک دنیا و فقر خود را از کار
 زندگان انکاری التماس نمودند که غایت تمنای دلی نبوده است که الله تعالی مرا مثل سگان کوی محشر
 گرداند نه آنکه بر این حضرت و از این کلمات در دل حضرت جاکرد از کمال عنایت بکلمات حقانی و اوقات
 خلیفه بر حق و انبیا مطهر خود ساختند انتهی کلمات و خوارق عادات شاه عمید الهادی در کتاب مذکور
 مفصل مرقوم است این مختصر گزینش آن نادر و صاحب لقرفات باطنه و اهل سمیت و قوسه قوسی بود و خبر
 مانوا بر قلب شریف ایشان که گشتی روزی خطره بر دل ایشان خطره کرده حکیم قادر بر حق فی الطور

و دوازده سالگی بخیریت جدا می نمود و مادرت حیاتش حاضر بوده انتساب نسبت چشمتی به شکیکه کرده سلوک آن
 طریقه عالی با تمام رسانیدند و بعد انتقال جد بزرگوار خود شاه عبدالباری نمای خود و لباسش عتیق
 آراسته میداشتند و باطن خود را از مشهوری رنگی و کثرت رنگ برنگ مشغول و سجاد و تسبیح
 جدا می خواستند و از بهشت و قوت شایسته عشقیه چشمتی سینه خلفائی خود را پیش خود پروردگار
 حسن صورت و نمک سیرتش مشایخی نماند بود و ریا و هم شعبان بروز جمعه سن یک هزار و دویست و هشتاد و هشت
 و اخل حق بخشد و یک پسر شاه رحمان بخش و عقیقه کند داشتند و خلفائی و حاجی سید شاه عتیق
 و سید عالم علی شاه و حافظ خیر الدین و حافظ کلن شاه را قلم ویراییده بود مرد بزرگ و مجرب بود و
 محمد بن و این الله شاه و حافظ عبدالکریم بودند و هم مزار پیران راوی و در قرب جوار مراد بخش واقع بود
 حافظ شاه علی حسین میگفتند که رودی و مجلسی بر می شد و غلام حسین ابن افند قنبر
 که یک یوب شامیانه شکسته دیدیم و بنجر جان وقت خبر انتقال حافظ عبدالکریم مذکور رسید
 و شاه دوست محمد بعد انتقال جد خود و رقریه بر روی آردا دانه و مجردانه با ستقامت ظاهر
 و باطن قیام میداشت جسم ظاهرش لباس نکازنگ از شویز عشق سینه بکیندانش نشسته
 و رنگین بود و صایم الدهر و قایم الملیل بودند و از صاحب سماج اهل و جدید و نند و عتیق
 و رفص ارادت خندیدن بروی طاری می شد حضرت شاه عبدالهادی در قریه مذکور اکثر
 لشرف میداشتند بنا بران شاه دوست محمد سکونت در اینجا اختیار کردند و هر سال عرس
 حضرت در اینجا می کردند و آردان و در ایشان را و صلی و فقر ارا جمع نموده طعام میدادند و سماج
 عنا و برسم پیران میکردند و رینو لا شاه غلام مصطفی برسم قدیم عرس شاه دوست محمد
 در اینجا میکنند و عرس حضرت شاه عبدالهادی بشمول ویکار دلاش با بر و به بر مزار وی میکنند
 شاه دوست محمد پیری نداشتند و بریز هم ذلیعه سن یک هزار و دویست و هشتاد و هشت
 حق گشتند و چهار خلیفه عقیقه گذاشتند سید امیر علی شاه و شیخ فتح محمد و حبیب که
 همه قریب جوار مزارش در موضع پیرایه مدفون اند و الم بخش در قریه کنور شاه رحمان بخش

در حجاب و حجاب است بیکر او و صد و بیجاه و در عوارض حق میبوسند و حضرت حاجی
 ابراهیم صاحب چنانچه در حقش گفته اند تمامه مومن است مریدان و صاحبان و خایه نام خضر
 یاکجی لورنجی قدس سره و ادعای مولوی محی قاسم صاحب ما را قتل نموده که کسی
 که در آن حضرت صلی الله تعالی علیه وسلم که در اناری و عمال آن است حاجی ابراهیم صاحب
 رابو سیدیه کجوات پدرم تفسیر آن بر ظاهر است که ایساں لباس شریعت و آداب است
 را بسته و بر بسته اند و طالع از امتناع است و علوم شریعت و آداب را بسته
 تعلیم و تلقین میفرماید و حدیث خود را عالم و سید و ابراهیم و از کس نفسی خود تعلیم
 ظاهر می آید و در آن رسیدند و تعلیم باطل امر و مایه نیک که دل خود را بپوشانند
 نگاه دارند و در خطر اندک صاحب بر سینه خود را مصغیرانم گویند تا است شیخ ابراهیم را که
 و امر شیخ بر خود لازم و داشت اندک عمل بر میقول که خدایا صفا و مع ما که کند و در آن
 طریقت آنکه شیخ هر چه فرمایند است و اگر بر کات و سکات شیخ در فهم میباید که در
 حضرت موسی و خضر علیهما السلام قیاس کند شعری سجاده نگین کس که تیر بر حال گوید
 که سالک بپوشد و راه در رسم نمر لمانه و شرط ببرد کتب قوم مرقوم آتایا اظهره لعلنا
 موصوف بر عسارت و میال افتاده است و از هم مولو یصاحبت حاجی حجاب
 نقل میفرمودند طالعی بر رگی عرصه و حیدان را بختیاستیدم مقصود رسیدیم آن
 گفت از این زندگانی مردن بر طالع صادق بود و سنگ برداشت خواهد که بر سر طالع
 و در او آواز داد که گویند آن رهن را که طالع آن ما را بکشد آن طالع را و از آن
 باس رگی جیسا که نو و میان نمود آن بر رگی دفع میکرد و میگفت این تیر و سنگ
 در رسته م عساکر اندک گوشتی و حواس پنجگانه را بپوشد لعل شکر خوارانه اشقی بدن
 ت آن طالع سبع بود دنیا که شمع سیدی رحمة الله تعالی علیه است
 حضرت میاد ال ارادت مبارک تازم در سسکوی کسی و لوله عشق و محبت صاحب

جوش سینه پر شور و سوز جگر سوزد الم جان و زرد گداز دل غمناک از رساله در غمناک ایشان شریف
 میگردد و گاهی از سینه بیکدنه ایشان بجز تو چند نیز جوش میزد و موجزن میشد چنانچه میفرمایند
 سنویار و غیب قلم بهار به بیان کرتا ملون جوین عمکا مارا به مراک و لر با سوس ملک یاد دل به
 هوای غمگین است کسی بسمل به آنها که زلفت رخ اپنا دکلیا به بلایین خشت کی محکچو بنسایا
 جوین خطا هر کون سوز جگر لو به کرون شرمند و دوزخی شکر کو به لکی ایستگر سے مزی لو به
 نهان الفت کی جسکی دلیان کچه بو به خدا کی واسطه اب تو کرم کر به نه محبه عاجز به تو اتنا ستم کر به
 مین هر صورتی درد و غم دکلیا به ولی بیاری نه تجکو رحم آیا به هو تو نزد یک کیم محبتی با به
 محضیت به بهی ملنا به دشوار به به مجین اور تخمین ربط ایسا به روان هو و بدین سخن به
 اچی کسی به به یون انتظار ای به به کیسی استرپ او به یقاری به قریب تامل او به به و ایسا
 نهین که ملنا به به به به ایسا به به پرداد و ترک نشکر تو به به جو اس به به گاه کر تو به
 حالا صاحب و ر که مغفیر کو صفایا اوقات صفت اور بالاقیام میدارند سید الله تعالی
 ذکر حضرت حافظ احمد رضا صاحب متقیانومی رحمة الله تعالی علیه خیر حافظ صاحب خلیفه بود
 ثانی میا بخیر نو محمد صاحب اندک ذکر شرفش بالا گذر شسته حافظ صاحب با وجود تامل اوقات
 شریف را مجرد از میگردانیدند و هیچ تعلق بدنی و مافیها نداشتند و گاهی از جای اندک
 صاحب ائی روانیداشتند و هر دو صاحبان در سجده به تهنیه به یکدیگر شریف
 گذراندند تا ذکر کثرت ذکر و مجاهده هر وقت عالم استغراق بر ایشان طاری بودی و کلمات
 و خرق عادات از ان حضرت اکثر ظهور رسیده اند و بسیار دمان و مرصیان از بخت
 نوعای ایشان مطلب خودشان رسیده اند و مشهور بود که حضرت صاحب همیشه بودند
 چنانچه اکثر باران جناب چشم دید خود بیان میفرمایند که در ایام محرم که آرمی کابل بر خ
 قیام لاهور و معرکه کابل پنجم خود دیده اند و سکنا لاهور بیشتر قریب مغرب حضرت را کردند
 آمده میدیدند چون روز و وقت و تاریخ را مطابقت کردند و معلوم شد که روز یکشنبه روز اول

نصیب میرزا شاد و درین دین و دنیا و یادگار جاها وقت دیده شده و در یاد و خشم شصت و شصت تهرات کرد
 بیت نزد حضرت مولوی محمد قاسمی حضرت حاجی حاجی لاریه و در رسول الله و در
 شیخ صدیق قنبریه که در سلسله عالم متقی بر کمال مقامی و واقف امر بر تربیت و اقیقت امر قول
 فی ریاض و تقصیر است و معین است و در این سال با خود اهل عیال اراده عزت که در آن میگذشت و حاجت
 و بیوی کادری بود و قریب بیاورد و لباس و یار و متایجه میار و واکتف است و مقادیر چشم
 اند و نیز ترسیت و سیرت و دجارت تعلیم باطن ریاض و طرق از حضرت حاجی ابد الله سید
 و سید جدیت از حضرت شاه عبدالغنی محمدی میگردید و در ماسد و محققان و معارف در بیان سخن
 حقایق و معارف و در مسات و خودی کلام میگوید و در شریعت خود و توحید و خودی انکار
 ندارد و در اکثر اوقات و در شغل تشریف و تسمیه خود در امت مولی میگردید و در مسات
 بجزر ایستاد که طریق امور آن اقیه پیش می آید انکار ندارد و در این سال پر رسیدیم
 که در طریق معصرت حساب علیه حیثیت است و در مود و ندیده که آن از حضرت شاه
 عبدالباری رسید و است وقتی در مود و تکلیف خان صاحب شیر علی خان رسید
 آورد و در نریگان خان صاحب و عیون و در کوشش و در موزی خان صاحب با اقامت لعل لاله
 که فوال بی مر امیر علی گفت شصت و شصت و در گرم شده و در حوال نظر ایشان بعضی نادانان
 از حال و امر اعرافان و نیز از در و حاشقان که در اینها حاضر بود و افتاد و فرمود که ناظر
 اسری داد و در اهل آن نسیم الهی از می اخوان زمان و مکان و در آن شرط است و با
 تهر و طائل در کسب قوم و قوم اسس سلسله الله تعالی و کر و خواجه نور محمد مرید و خلیفه
 سید لاما محمد الدین سارها بود و در اهل حقیقت و عالم علم و طریقت و در نهانی سار
 همیشه هر صبح طلایک لریقه از لایه میفرمود و در خلاف الحویلی است که ارام ایشان
 اسبیل است و در ناظر و محو باطل و فرمود و در نام پدر ایشان تهنال است که از قوم کربل
 قوم کربل از قوم میوراد بود و در هزار اجداد ایشان بود و تولد ایشان در شب چهارم

در این سال
 در این سال
 در این سال

بمضمان سندهزار و یکصد و چهل و دو ورقه چنانچه بوده که از چهار زبان شرقی که هست
 و ادای ایشان در بار استقامت و زدی که از مضامین و ادای ایشان در پنج شش سالگی
 پیش حافظ محمد و چهاری شفا آن کردند چون بسن تمیز رسیدند و در بلده لاهور و غیره
 طالب علم گردیدند بعد از آن در دہلی آمد و تحصیل علم ظاهر کردند پس از شنیدن تشبیه و توحید
 مولانا در دہلی بگذشتند و ایشان رسیده چیزی از ظاهر خواندند و برای تحصیل علم باطن برو
 سلطان المشائخ دست بیعت بدست حق پرست مولانا دادند اول کسیکه مولانا در دہلی
 پیوستگی شدند ایشان بودند بعد تحصیل تکمیل کمالات باطنیه بشرف خلافت مشرف گردیدند
 مولانا سی و چهار سال تخمینا در دہلی بقید حیات قیام داشتند و ایشان شش ماه بطن خود
 و چهار و شش ماه در حضور و سفر بگذشت مولانا ساضری بودند و در اول سفر پاک بن ایشان
 نیز همراه بودند مولانا کمال نظر عنایت بر ایشان مبدول میداشتند پیشا نجو حافظ شریف
 مرید ایشان گنا چاره فرمودند بیعت ایشان بیعت نیست روزی شخصی از ایشان پرسید
 که علیا تعلیم نمیکنند و اهل الله تعلیم هر مومن و کافر میکنند و مولانا که در شریعت و حقیقت
 مخالفت نیست فرمودند که نظر علیا بر کفر ایشان می افتد و نظر اهل الله بر مظهریت و
 او ایشان می افتد من حیث الکفر فرمودند بسیار کس از اخلاص و تعالی بن و فرزند ذراعت
 مزاحم میشود باید که بسیار بخطر اترک کند فرمودند باید که کم خوردن کم گفتن و کم با خلق
 اختلاط نمودن اختیار کند و فرمودند اگر سالی خود را همیشه بگذشت بپر خود نوآمده می بیند و هر روز
 روز اول و اندک کارش بسیر انجام رسیده و اگر روز دوم را روز دوم و آنست و رتبه ای افتاد و فرمودند
 ولی احوال ماضی و مستقبل شبر و رتبه معلوم میشود و فرمودند که انسان کمال جان عالم است و خوت شدن
 فکام نام عالم بزرگوار که در مسکن انفی وجود بود و فرمودند سلطان با بود ابتداء حال بر سپر رسیده اگر
 عاشق بود و بی خانه بود و بر سر ای او ساخته بود در اینجا میماند و شب و وقت نمیشد و درین
 مجبور نمی شد و او در خانه خود نشسته بود و در آینه خانه میبازر بسته بود و آخر لاچار شده آن

فی محله خود را آتش داد تا همه کسان از خانه بیرون آمدند آن یسیرم از خانه بیرون آمد و ایستاد
 آن محبوب خود را دیدند و دیدار او مع حاصل کرد و کماهی این بیت میخواندند بیت گو که بر تندی
 دوق عاتقیت ماندند شراب که بر ما میسر و کردار و دو گاهی میسر بود و ماست که گویا
 نکستی با عزم عشق آری سترست کشد باز گران را به مریدان اشارت اقامت و اندر
 شصت و هشت سال رسیده بود در سوم دی الحجه سه هزار و صد و بیست و هفت یا فصد و دویست
 که از چهار ستم حبس شده کرده است مدفون گشت و سه فرزند و عقیقه گذاشتند که اولی از فرزندان
 نور احمد اصغر لور حسن لور احمد میرزا مولانا لودولو را محمد میرزا محمد لودولو و لور حسن میرزا قاضی حاکم
 محمد لودولو و دهم صاحب کتاب مذکور میگردد تعات لودی اید میال صابر بخش متنتی هزاری نور محمد
 که در شب انتقال مولانا مس و مشایخ دلی بخدمت مولانا رسیدیم و بر رسیدیم که کدام از خلفا ایستاد
 بجای تمام است فرمود قتل از این جوان لور محمد را فاقم مقام خود کرد ایدم دهم دهم علامه ایشان
 را نشانید و که خواججه سلیمان مرید و حلیفه خواججه لور محمد در زمان خود و سچ وقت و ایام
 طریقه نظامیه مجریه لودولو و مرجع حلالی خاص عام اکثر طلبا باده خدا بخدمت ایشان رسید
 و تعلیم راه طریقت و حقیقت بما فصد و در احرا و کمالات سلوک حشیه هستی بی مرید و از
 صحت ایشان استقصی میگردد و سکونت ایشان ملک سکرو قریه نوسه شریف در ملک
 گردید در زمان خاص عام مشهور و معروف در مساقه المحرمین است نام به ما نشان که با همان
 اس عهد الوهاب خاں لودولو و مولانا طلس ایشان قریه که کوچی در کوه درک که آن از نوسه می آمده
 بطرف منور افعت و ایشان لور حیا رسالگی بنیم کردید به چون سعادت انبی و ما بیدار می
 همراه ایشان بود در محمد و در ده یازده سالگی استوق طالب علمی در تو سر آمدند و علم فایز از
 تحصیل علم عربی و انقلم رسانیدند و جوابه لور محمد متفحص آنکه سخی ایسان را فرموده بودند که شما
 در ام لور خواججه افشار در نوسه و غیره نشر لینی آوردید و مرید بسیار میکردند از خواججه محمد حسن
 مشهور ارج و ده افشار سید صلاح شاه سلیمان را در دام بیعت خود گرفتار کرده سخن ساخته و را

توضیح

نبی شیخ فرستاده را وقت عمر ایشان شانزده ساله بود بعد آن سال مواند روی رسیدند و چهارمین
 نیز ایام آنکه میگذشت بوده پس از فاجعه جهل باز بخت پیوسته نمود و در هر یک از این شیخ ایشان را برایشان
 و بیانات و ذکر خبر و مشغولی پس از انقراض و قوف قلبی تعالی فرمودند و ایشان همیشه که تیراوار بلند میکردند
 و بعد از آنست که برای سستی کتب سلوک و حقائق و معارف مثل آداب الطالبین و فقرات و لواحقیه و غیره کامله
 و مقسوس الحکم و غیره بخت شیخ خود میفرستاد شیخ ایشان را با بارت آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم
 و او در ایشان با اشاره جناب سالت آب قبول نموند و ایشان اهل سماع و صاحب شوق و ذوق بودند
 و هم صاحب کبر و روایت میکنند که گاهی در رقص و جلد و در عشق و گذران چهره نمودن خون از چشم
 میزدند و گاهی در شهادت و دوست چشم کشاد و حیران میماندند و نادیری چشم بسوی آسمان و اگر در
 افستاده میبودند شیخ ایشان را سکوت کند و فرمود و گفتند که راه که در کشوار گذار است و در آن
 آن دیار مسافر اندر اغارت میکنند طایبان راه خدا را در آنجا رسیدن مشکل است پس الحکم
 شیخ ساکن تو شدند بسیار مردم ملک سنگ و قصبه تو سه عقیدت با ایشان میداشتند و میدید
 می شدند و علما آن دیار نیز حلقه بگیرش ایشان میگردد و نیز در تحصیل علوم باطنی میکردند و ایشان را
 اندر عمر شهاد و چهار سال بجز مشغولی الی الله و هدایت خلق اندک کاری نبود و در ستم صفت نشسته
 ستم را و دو سه و شصت و هفت رخت سفر بستند و در تنه مدقون گشتند و با ده تا شیخ عجب
 او آفتاب پشیمان بود و درین زمان نیره ایشان میان آنها بخشید برسد و ایشان نشسته اند
 طایبان را شاد میکنند و از آیدگان و رونندگان آنجا معلوم گردید که کریم النفس و خوش خلق اند
 و کریم صبر را درین راه چو قال شجاری در اخبار الاخیار است ارادت و خلافت از پی
 خود سید کبر داشت و از یاد خود مخدوم جهانیان بسیار جلال الدین بخاری نیز دارد و بعد از وی سجاد
 خلافت نشسته و مخدوم جهانیان بر زبان کش میزد که حق سبحانه تعالی را بخیال مشغول داشت شیخ را چو
 خود و دوی شیخ در عالم استغراق بودی و با خلق اسباب را و احضار کردی کدافی التاج الحمدی و شیخ
 پیروز مردم بسیار را و در آن وقت مردم بوار را دوست و بعضی بواسطه بسیار شیخ ناصر الدین محمد و نیز شیخ

نود و صاحب نفس را در وایه است و مات او در سده و گمر شیخ سارنگ و را اول سال از امرای اهل
 سلطان خیر و رسا بود و طره سارنگ که از ملا مشهور بودند و متا است اما او ان کرده اوست در آن وقت قدیم
 سلوک طریق که مخصوص اهل اهل است مدار اول شیخ قوام الدین علیه محمد هم اینان که در
 امر علی مقام عالی داشت و مشهور او در کسوا است اقتاد و مریدش در طریقه شغل ملین و در کفر حق از وی نقل
 نمود و بعد از آن بر بارت حرمین رسید و مدتی در خلعت محبت شیخ لوسف ارجی که انشیوح و کتب بود و در
 وادی استاده علوم طریقت نموده در آخر شیخ را حو قتل حرقه و اما شتهار دیگر را که از میران طرف طره
 رسید و بود حملائی سالفه طریقت شیخ سارنگ و متا شیخ سارنگ را با بر گرفته و اینده و متا و او را در اینجا
 عینیت دست داده باشد و ندک شیخ بار دیگر کشتن او را در سوا شیخ حسام الدین بزرگی بود که سلسله
 لعاق داشت که اجمال شد و شیخ سارنگ را بر قول آن ترغیب کرد از ان شیخ آنرا قول که آبی سلطنت
 میسر شد و ذات خود و گمر شیخ عینا و وی صاحب طایث و بار که کسوا است نام شیخ عیادت
 معمر و سیاه و فنیات شیخ قوام الدین پروردگار و منقذ بعد از ان مرید شیخ سارنگ گشته و کاکه کرد و در
 ایشان در اخلاص و اختیار و معصل بر قوم است و طوالت دارد این شکر گمرا این آن ندارد و قیام ایشان در
 است و نیز از دیگران که شیخ سعد الدین بدین خیر امدادی و بدین شیخ عینا است بزرگ بود و حلقه
 حدود و غریب و آداب طریقت همی عالی داشت و موصوف بود و شکر تحریر او را نیز بر طریقه پیروز و خود
 و مصلح بود و لوح و سماع عالم بود و علوم شریعت و طریقت در علم کوچک و اصول سیفیات دارد و مثل سر
 معصاح و کایه و حسامی و رودی و اتثال آن و بر رساله مکیه تمتع نوشته است سیمی جمع الیک
 طریقه از خطای که از مخطوطات محمد و هم اینان است اسلی از مخطوطات رسالات شیخ عینا را در وی
 درج کرده و در وقتیکه وی نقل میکند بگوید: قال شیخ عینا ادام الله قیامه و هر جا که می گوید عال شیخ
 شیخی مراد او از وی شیخ قوام الدین الکنوی است و وی در علم طاهر شاکر و مولانا اعلم است که
 از مفاخر علماء عصر بود و میراث شیخ عینا نیز پیش مولانا کتاب عوارف المعارف می خواند و وقتیکه صحبت
 پیر عرض میکرد که معلوم شد که محمد دم است که طبع شده تصحیح الفاظ این کتاب کاتبی است و در

شیخ عینا

شیخ عینا

شیخ عینا

معانی خود را به احوال شریف ایشان است اکنون بماند دست درس معانی از برای حدیث فرمودی که بایان
 دایمت است که با وجودی که تمکیم کند و علم خود را کفایت نماید و او را بعد از آن بسیار انداخته چنانچه شیخ صفی زکریا
 و صاحب قی و سالت و بر قدم پر خیزد و نمود داشت و شیخ مبارک سندیک که با حکام شریعت و آداب طریقت
 موصوف بود و از مرید شیخ سعد خیر آبادی بود و از شیخ سالار مرید شیخ سجاد الدین جوینی نویسنده تریبیت یافته بود و
 او در شنبه سید شیخ صفی مردی بود از انباله و باوصاف مرید ایشان موصوف و باحوال ایشان محقق و
 در لباس اخلاص و متور مرید شیخ مبارک سندیک بود و از مریدان شیخ سعد خیر آبادی شیخ الدین یاقین آبادی است
 که بنیای حسن و ابرو و در رنگامی که پادشاهی عهد درین دیار شریف آورده بود و بجا بخت تعلیم و تکریم مخصوص
 و آثار عظمت و کرامت از وی ظهور کرده و همدین سال که نموده اند و گفته است از عالم رفته رحمة الله علیه
 و ذکر مریدان و احادیث و کلامی ایشان از اجاید و پیرزاده گان ما به و اندر کتاب کاشف الاستار شنیده و دیده که
 از اهلا و اوست میگوید که در او اکل حال مرید شیخ صفی الدین است پس پوری بود و وی او را در توحه خاص و
 خود اندر آورده و چون شیخ صفی ازین عالم حیات فرمودند او نیز ده ساله بود و بعد از واقعه شیخ نجی مرت مرید
 شیخ حسین یگان که سکنه که مدینه و منزل از دلی است تبریه های فراوان یافت و تصنیفات و تالیفات
 بسیار داشت چنانکه سیاه اصل مشبهات بطور سوال و جواب رساله منظومه در بیان معانی اصطلاحات سکنه و شرح
 شریقه الارواح یک کتاب بنام بل و در سلوک و عقاید و شرح کافیه بطور مختص و غیره است مصنف در کتاب و کلام و کلام
 عبارت از کتب انیف و آفریده است علم و فضل وی از ان پر ظاهر است و نسبت به ای الهی هفت و اتم
 شهید ابن امام زین العابدین رضی الله عندهم میرسد و اسماء ایشان حضرت و در کتاب کور و قوم اند و بعد از آن کتاب
 است حاجی المیزین سید غلام علی از اسلمه و آثر الکرام می نویسد وقتی در راه رفغان سینه خمس و ثلثین و مایه و
 مولف او را قی در دلی خدمت شاه کلیم الحشمتی قدس سره را زیارت کرد و ذکر مریدان و احادیث قدس سره و در میان آمد
 شیخ شایق آثر سیرت و پیران کرد و فرمود پس در مدینه منوره و بلوچستان و اندیشه در واقع می نویسد که من سید جنبه
 بود و حیه نماز مجلس قدس سالت بنیاد باریا شد جمعی از اصحاب کرام و اولیای امت حاضر اند و درینها مشغول
 که حضرت با و در چشم شیرین کرده و فرمایند و القات تمام دارند چون مجلس ختم از سید جنبه الله استسار کرد و

در کتاب
 کاشف
 الاستار
 شنیده
 و دیده
 که

اسفار الاسرار است که بخشش خواجیه بزرگ بعد از مرور افتاد درین سفر خلف الصدق ایشان سیرت
احمد در کتب سعادت بود و چون زیارت خواجیه بزرگ مشرف گشتند اندک پیشی او را دست داد و حقرت خواجیه
بزرگ و رانده مان و در تالیرک تنبول غنایت فرمودند چون بافاقت آمدند آن دو تالیرک تنبول دست داشت
در این اسافیه قرآن بود مشکو سماع اولیا بحضرت میر صاحب حاضر بود که متنی التشریع بدین آنحضرت اندو
این ابیات ثنوی را از نظم کرد و نظم گفت حق اندر سفر هر جاردی بیاید اول طالب مروت شوی به قصد بخی کن
این مودریان به تیغ آید تو آنرا فرج دهان به هر که کار و قصد گندم بایش به کاه خود انداختی می آیدش
قصد که کن چو وقت ج بود چون که رفتی مکرم دیده شود به قصد در معراج دست و پود و در تیغ عرش و طلا
هم نموده بجز بر آمدن نفع و دست از زبان انیعی لغوه مستانه از دهان آنحضرت حیرت و دلیل لقلقه نمود
ایشان بود که چون لغوه میزدند در حاضران سرایت میکرد و بر اکثر مردم بیوشی غالب میشد و می افتادند
تا حدی که اگر کسی افتاد و گافرا و شکی می میکرد او هم می افتاد و هم در تنگی افتاد و دوم از شر افتادگی مست میشد
الغرض بجز حیرت آن لغوه مستانه اول همان حافله بیوشی افتاد بعد از آن دیگر بیوشی غنیمت و تاثیر لغوه
آنحضرت مشهور است حتی که اثر لغوه آنحضرت در چهار پایان فیصل واسطه گاو آن اثر میکرد و ویدام بادل بران
و وید که بران میمانند در هر مجلس یک رد مال یاد و رد مال از اشک جاری تر میشد و در او اثر میبرد
المشتمه بودند و در مقام قطیعت کبری منکون عیسوی المشتمه بدون عبارت ازین است که چنانچه احیاء اموات
از نهیسی علیه السلام واقع میشد احیاء قلوب باین خصی واقع شود از معصنات تریف تفسیر سوره فاتحه
و در این عبارت عربی و رساله تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین رساله الفقیاد عقاید سنی و
به رساله اعل معمول و رساله وار و است آنحضرت تدبیر حدت وجود میباشند که در جمیع کتب از ریش
مبارک جدا شده بر شانه آنحضرت افتاده بوده محمد افضل اله آبادی عرض کردند اگر اجازت نشود انیمو
بدرام فرمودند بهر شاه افضل آن سوی را نیست خود را شسته حاضران را بعد از او ندیدیم هیچ آمدند و از مو
مبارک آواز اسم ذات شنیدند و بر حاضران حلقی طاری شد و در ششم شعبان در دو شبانه سینه احمد و سیمین
الف انتقال فرمودند و در کالی مدفون گشتند میر غلام علی آزاد گفته تا به شیخ غوث عالم الیکه اتفاق

س: و فرزند جانشین حضرت سید احمد جامع دانش صوری و معنوی و حال سفری از هر دو باطنی و ظاهری بود
 بعد از آنکه به ندرت از آن ولایت مجبور بود و ذوق و شوق از هر دو ترشح میکرد و قبل و بعد از آنکه در صفات
 رضیه بمرتب آمد داشته اند وقتی چهار شخص رسیدند و عرض کردند که دلمای ما از قنات حکم سنگ سخت
 سیدار و در عرگا می نم از چشم های مانده بر آید نام آنحضرت شنیده از مسافت بسیار دیده ایم آنجا در آن
 وقت خطا بود من خود جانده می نوشتم و خطا طمانی بود از آن خطا دست گذاشته چنان تو خود فرزند
 که هر چهار سبیل و از پی پیید و عکس تجلی هر چه مبارک بر ستونهای ایوان که از نامی سنگ مرمر چو آنکه
 بودند تافش گرفت و از آنرا داد و پاس در حالت خودی و شوخی و کما مانده بعد از افاق بیعت بجا
 آوردند آنجا در چهار در هم می خنده سینه و مائه و الف و فوات یافتند و کمر شمشیر حرم
 میخی المعروف بشیخ خوب الله برادر زاده حقیقی و داد و سجاده نشین شیخ محمد افضل الدیادی است
 قدس الله سره از سراج علم و طریقت بود و چهار سبیل و در این در یزده گران که چو طلعت
 او را قبولی عظیم پیدا گشت و خارق عادات بسیار بر سر زد و کتب و رسائل کثیره تصنیف کرد و قصه و داستانها
 ایشان در چهار مجلد برانی است جللی بر علو فطرت و کمال تجرد و یازدهم چادی الاولی شب و و شبیه نه
 اربع و اربعین و مات و الف در جوار رحمت است و ذکر شیخ محمد فاضل مصداق فقر و ثبات زینب
 البون و فرج آسمان سالی اصلین طبعین اصحاب صفات رضیه و مناقب سید الشیخ بدر کمال شهر بسیار
 کشاده دست و شکفته پیشانی بود فتوح و ذخیره بی ساخت و یگانگی بیکانه را با احسان بی دریغ می بود
 جوار رحمت و ذکر او بس عالی افتاده بود و در مقدمات غامضه علمی سیرت تمام ترمی رسید و در هم
 نومی الحیر و در یکشنبه سینه اربع و ستمین و مائه و الف رحلت نمود و در برابر او پرا سود و صاحب کاشف
 الاستار گوید در پنجانی نیز محض و حضرت ابوی قدس سره معه فرزند قطب الدین شریف آورده بود
 یعنی در ماسه دانش قدسی صفات بود و از هم گوید طریقه ایشان از میرد ایشان شیخ بدر الدین
 کمال و از میرد ایشان شاه غلام جیلانی و از میرد ایشان شیخ اسماعیل مسمی جبار است و کمر
 شاه برکت الله الملقب بالصاحب الکبریات حضرت او می رسیده بود

شیخ محمد افضل الدیادی
 شیخ محمد فاضل مصداق فقر و ثبات زینب
 شیخ بدر الدین
 شیخ اسماعیل مسمی جبار
 شیخ اسماعیل مسمی جبار

انجمن سیر اولین است شاه ماریت است یا نشکرده المصنوع بکتاب است مدالتش عزرا علی
 ارشاد و هدایت جامع نبوت و هدایت لایزال اگر چه بدایینان بوقت حلت خود اجابت سواد
 و دیگر اعمال حاووده حوسل نهایت فرموده بودند اما شاه مال اکثران کرده دست سید سید
 بن سید عبدالمسیح این سیر سید طیب داده ریاضات شاکت کتب خلافت سلسله قادریه و حشمت
 و سهروردیه احد کرده دار سید غلام مصطفی بن سید و درین سید عبدالواحد ملگرامی و در
 شاه لک بکرامی خلافت یافت مایه است که آگاهان احداد اکسرت همه رجاها انجمنیه فرموده
 محل ایشان را از طهولیت سلسله شاکت عشق کاووده عتیبه پیدا شده بود و نهاد در سلسله
 قادریه سید سید و از حدیث دیگر اولیا نیز احد فیض نموده در هر فرقی ساکن و در اکثر متذکران
 در وقت یا صلوات انداخته در رتبه ترتیب از در متار مدالت و سه سال کامل بر مقدار
 آب و دوفلوس ریح افطار میفرمودند یا خود این مدالت بروجی سیر و یا بر سیر سیر میفرمودند
 بر حال انجمن در وقت سلوک باستانج و قلندران پرستند و یا در مجلس مملوک میفرمودند
 و در طلب مقصود هر کسی هر گز عار ناموس برادران خود را میباشند و هرگز نمیخواستند
 میفرمودند درین زمان از جواب قادریه حضرت عتبات الاعظم قدس سره مدام مفصل روحی فرمود
 بوده است و میواسطه فیوضات ماطی را انجمن حاصل میبندد درین بر صده آوار تربیت طالبان
 و در نهائی کمر آبان صاحبان کالپی قدس الله ابراهیم مگوشت حق برین سیر سیر عزم فرمود
 نموده خدمت قلند فاق با دمی عشاق حضرت سید شاه فضل الله صاحب قدس بن الله و
 فرمود آن قدوه زمان مقدم ایشان را گرامی داشته فرمود که ذات الله از زمانه انجمن
 و معنوی معیشت و سلوک شما با اینها سیدم مفصل شود و تخیل شود قیام دارا باشد
 تعلیم و تعلیم نیست یکدم مقدمات این سیر که از معطیات این راه بود در عیانت فرموده آبا
 سلسله ختمه قادریه و حشمت و سهروردیه و سیر و در این راه میبندد خلافت نادر
 اعمال لوازش و نموده زیاده از در و در حکم استقامت تقریر نموده از عیانت حمایت

را ند که بجای ذوات بابرکات شما استقامت داشته طالعیان آنجا را مدن باین محبوب حاجت نیست
 و از آنجا مخلص شده و بار هر چه تشریف آورده و سستی سال از مقام خود حرکت نفرمودند و ملائکه
 و بارشاد و سالکان پر افتخار و همین سلسله صاحبان کالپی را جاری ساختند و با سپهر انوار
 مدیدان قدیم سلسله قدیم آباد و خود نیز مرمیت میشد احوال ذکر و شغل و حالات یافت
 و مشاهدات و تاثیرات و عملیات و تفرق عادات و تصرفات و ذکر ابرار و نکات از صنف
 و حال ظاهر بود و باطنیه آنجا که کتاب کاشف الاستار فصل مرقوم است تولد آنجا
 در سبت و ششم جمادی الثانی سنه سبعین الف واقع شد و بعد عمر مفتا و یکسال
 و چند ماه در شب هفتم محرم الحرام قریب صبح سنه اثنین و اربعین و ماه ذی القعدة و سن علی
 شتافت و فرزند شریف با کبد عالی و دیگر عمارت سنگین اولاد آنجا در باره سافته
 راقم زیارت مزار آنجا مشرف شده است و کشف آل محمد قدس سره این
 برکت الله پدر بزرگوار صاحب کاشف الاستار تولد ایشان در یکرام و شهر و هم رمضان
 سنه یکم اردیبهشت و یازده ظهور یافت چنانچه پدر ایشان بلفظ ظهور تاریخ تولد ایشان
 یافته اند و چنانچه سجع خاتم ایشان است مصرع ظهور آل محمد برکت الله صاحب
 البرکات زانا ایشان غنای خاص و جنتی و افرو بود و تمام عمر بر سایه فیض پادشاه و البرکات
 فیضها بوده و هیچگونه روادار جدایی ایشان نبود چنانچه گاهی اگر در نماز جماعت و مسجد
 میشد آنحضرت میفرمودند که امروز حلاوت یازدهم آنجا نیز بخدی مصروف بود و ذکر
 از بیان است نه در ده سال ریاضات این داده اند از آنجا سه سال کامل در اعکاف خلوت
 گزین بوده و اقطار زبان جوین میفرمودند و درین زمان اعمال او را و مرقبه و اعمال او را
 هر نظریه جاری مانند و قیوضات و انوار تجلیات لاله و لا تعصی دست داد و اخلاص و نفس در
 و این مشغل از درجه کمال رسانیده اند و درین مملکت تا سه ماه بقدر فلوین آب خورده اند و آن
 با جبهه خشک استعمال نموده اند و هرگز تمام شایسته اند لیکن حرارت هراز چنان مشغول شده که

زیارت
 شریف

و ستمی دق رسیده اند میر جکی عطا الله مزاج و باج با عدال گرا میگردید و وقت محبت از
 تربیت سالکان عاقل موده اند قول مسقف و حضرت مهدی قدس سره بام حدیث طالان
 و سالکان حواله فرمودند و سالان مالکیه دین امر متفرق نموده ما آرا سنگی ظاهر و باطن هر
 و میریدان روح اعتد قاعده حضرت مهدی چمن بود که اگر طالع می می نامد و استعداد طریقه بیکو و جیری
 از مشعل مشعل ساحت میفرمودند که اگر طلب میداری در صحرای و این کس را سر انجام مده و
 شود و خانی میداد و حساب الوی سلوک و حدیث نیز طالان را ارتقا و بیکو و دنیا بیکو حضرت مهدی طالع
 را که میرسد جیری گفته میفرمودند که در سیدال محمد رود و میفرمودند که سیدال محمد صلوات
 از سر ماسک گرد آمده و ما را راحت بخشیده حساب اقدس ما آرا سنگی ظاهر و باطن هر
 احاطان مراب باطن و قیام طالان در حضور و ماریانی سالکان این شهر و اطراف کوشیده
 سر انجام آل میداد و وقت رود و مصروف تعلیم و تربیت نموده اند و سیدی باذنه و الف
 شروع کتابیده ماسق باطنی بهرامی بنمودند و ملاحظه این فیض عام در حوالی شهر و مزاج
 و اطراف منتشر گردید و فوج فوج سالکان و دنیا داران میرسد و مقصود خود می آید
 حساب اقدس از سیمای سالک میدادند که این عزیز را طالع مشعل گار گوار بود و در طالع
 طریقه مشعل مقصود حواله میرسد همان مشعل او را مشغول بساخت و در کشت کوز و کفر و
 ایشان و میریدان و کشف و کرامات و تعلیم طالع تعلیم و کوفه و مشغول اعمال معصوم
 است در روز و سینه آخر شرف شار و هم کهصال سینه مکنه و بیکو و شصت و بیست و
 و مود و مشعل رود و بهر گوار خود بطرف شرقی آسود و در شاه شاهره شاهره
 این چند شاه آل محمد و مصف کتاب کاشف الاستاد بودند و آن کتاب مکنه و بیست و
 تولد این فقیر چهاردهم ربیع الثانی در سینه احد و ملتین و ماته و الف است حواله عمر چهارده
 رسید حساب عالی ادب عالم حلیت فرمودند از آن وقت را این مکان نیست است و سید
 شمس و چهار سال میشود که و اینخانه استقامت میداد و سال فقیر شصت و بیست

بسیار
 چشمه
 چشمه

غنم الطيفه غنمی بسیار و اکثر این رباعی میخواند رباعی که گوید طایفه غنم هرگز بد و در گنم
 ز رخ نرفته هرگز ۱۰ نومیانیم ز استان کرمست ۱۰ زیرا که یکی را درون گنم هرگز بد و در گنم
 گزاینده ام و بجای کیمیت در باخته ام نه قلو سی از دکان یلدا در که نه پیشیزی نه یکشت
 جو از نرسن رایگان حاصل نه قفیزی با وجود این افلاس جهانیان قلوب مان بیکویند
 و عالمیان عوشارش و چو نماندین بهم باین زمره عوام و خواص در ساخته اص و ماتم خود را
 ای دل تقیما بیروی و کدام راه می پوی ۵ توی سر مائه دنیا و دین دیگر چه میخواهی
 و دو عالم گرد و سازی همان حاصل کنی خود را ۱۰ زانو امیدی شکایت میکنی چشم از کبردی
 کو می بهم مقرر کن اگر سائل کنی خود را ۱۰ استغفر الله لاهول و لا قوة الا بالله این فقیر
 سیه سپرد و تختین ملقب با چیتی صاحب سی سید آل حمد دیگر معروف بستمی صاحب
 سیه سید آل برکات سوم مشهور بچی صاحب سی بآل حسین سلمه الله تعالی توفیق
 و نعم ایشان برکت دهد و به راز خویش آتش سازد بحق محمد و آله و بعد آنکه میر سید محمد صفی
 که از اجداد سادات بلگرام و با فقر اند در وقت باراجه آنجا سیه نامی که کافر متعصب بود و بیکار
 متوطن گردیدند و سزا بیج و عشر و ستامه بدستوری سلطان شمس الدین التمش غازیان
 اسلام را بهر با اقا رب عیال و سپاه بقتل رسانیده تاریخ این فتح خدا داد است و بعد سی
 و یکسال سید موصوف در چهاردهم شعبان سنه خمس و اربعین و ستامه بعالم قدس رسید
 مع البحرین فضایل صوری و معنوی مرید خواجه قطب الدین بختیار کالی اوشی بود و در حضرت
 حمزه وصیت نامه نهاد از ایام وصال پیش از ششماه نوشته در قلندران مخفی داشته بودند
 و آن اینست وصیت نامه بالا بلند عشوه گرمی سر و ناز من ۱۰ کوتاه کرد قهر و در آن
 معلوم بندمای خدا اسلام باد که فقیر را سفر آخرت در پیش آمد آنچه حضرت جدی قدس سره آخرت
 چهار انواع ارقام فرموده اند اینجا بعد بسیار است حتی الوسخ در آن ساعی باشند و بانام اوی
 بسازند و این جانب اجازت خلافت سلسل خمره مقرر دانند و ایچم و با سماء اربعین و شیخ و دعای

و مورد آتی و دیگر او غیبه او کاره اشغال مستانه غیر مستانه بخار و ما و اول نموده اند بهر
و اغیار کسان شریعت عرا بخار دست اید لا هم و دست طمع آسین و عا عیب و عاید لکن
نماید اگر و القور و آن تمنح المخطوبات بیکرستانه و ملک سلف و مناقب و او را و تحول با سبک
و طریقه ایقید این طائفه ارون حال استوار رسیده و مستحکم گردیده اما ضحی و امور و دینی
لازم شناسد **س** اراں رویه کل و حار اندیش باع به که همه طوائف و سربلغ است و هم در حال
الکریمی بدو تنگی حرم و هم بیکر هم الملیس نماید هم آدم به و نیکانگه متنی نگه استی است این کار
بر و احتی است و اگر کسی را اهل اهل و عالی مطرا و آید و سب سما و دامن و اولیکن در زمین و اهل
الهیست اس امر معقود و جنبیت موجود و بحیرت مانی و ستیرین بسازی کسی و زیاده نشود
که ان طائفه در هر وقت اعراض الکسریت الاحمر نموده اند و آنجا سالانه هرگز تکلف نمیکند
ملکه نه نماید که حکم جین است بعد است سال بر و دش خواهد شد حالا مسئله اصل از اصل و کار
ازین اهرم و پیش این اژس و عا با نسی و بیگانه و خویش فقط گویند بعد است سال حاله
در ضبط اگر کسی را آمد بعد از فصل الهی و اگر است کرد و بقیه **س** و دیگر بگویند
که ره سافت به گم گشته که ماده بلخش و کافه وقت غزل و وقت آن آمد که نرم لایکان
سبب اکم به این همان و آنجا از او هم و مستند اکم به وقت آن آمد که از ماراں من
خدا به عرم سوئی و دوستان عالم بالا اکم به نموده و والی الله سیر آسگی نموده و
علا آسگ آن صحر اکم به لطف آخر ما و ان می رسام ای فلان به و درجه فوسل و او
ما و اوئی اکم به بعد و همی از القریه سو سارم لکم به اس خالات تو هم را بخود و در
نفی در اسات و اما تست در لشی کدا به لا و الا را هم آیم بالا اکم به خوش خود را و الا
پنجام اس زبان به اراں طرف آید ا امکان جیده بر پاکم به و صورتش از سهولای نفس
بدون به طائر قلعه نشین را ماده عفا اکم به بخود تا با خدا می خویش کرد و هم نهان
نیچو در استوار خدا تا با خدا یکتا اکم به سازن را بشکیم و این بر دای جان درم تا خدا

که هر که هر که نخواهد رسید و در حدیث صادر دارد و در تقویم مکرر متلاح و مقرر او علما و فضلا
 می رسد و احکام دست ایشان آید طاعت نایس برست تمام مواضع شود اگر این معنی را ایشان
 کسی را می خواهد خدمت او را ایشان است و علم و عمل در پیش دارند که دست دیگر هیچ راه او را می یابند
 به رگانه و خویش و کار این و هم در پیش و اسلام و فاجعه سالانه تکلف کند یک کار نیت است یا بگو
 نال خویش کند و خدمت دارد و صادر و خدمت دل کشد خدمت خدمت و برده است شعیب قائم شد
 و رسم نیت است و در بریده نماید و درستی و قضا و عمل آثار و کار او خاص و تکلف
 و تکلف در ترجیح و است و در خدمت هم مع الاول سبب که او در و صد و سی و پنج نیت حق می شود
 و در قصه ما بهره قربان خود و مدوول گشتند و هیچ سبب نداشتند و گشتند و گشتند
 اسم شریف سید آل برکات مرید و مادول از بر خود شاه حمزه و از برادر کلال خود سید
 آل حمزه بود مد بعد انتقال را در موصوف برسد از شادانان گشتند و در تقوی طهارت و
 طریقه آناه و احادیث و موقوف بود و در برادر دست می گرفتند و مس که کرد و اگر
 ناگاه اتفاق مس آن اتفاق دست را می بینیدند حاطه الغیر الدین بطلت غدا قصد قدم و
 ایشان کرد و چون قریب ما بهره رسید راه گم کرد و بر صبیعی را دیده راه میر رسید آن میر این
 تا به روزه ایشان رسیده گم گشتند چون کار دست ایشان مشرف شد دید که آن میر بهما
 ایشان هستند و ایشان بود مد بعد از همونی باطن ایشان و مودد لطف گوایار
 مرد و در انجمنش حادی صاحب که در هجدهم در ایام جاد و قدم بیرون نهاد و ایشان
 حضرت در علم ظاهر و باطن بصیری او و خطی کامل میداشتند در دست به تمام مصال سبب که از
 و در صد و بیست و یک نیت حال کرد و در حاطه و قصه حادی خود مدوول گشتند سید آل
 و از ایشان مرید هم بر گوار خود سید آل احمد هست ما حال میرسد آناه و احادیث خود
 نسبت به اند و طریقه خلاف خود جاری میداد عالم اند و سید حیات تریف از مولا را نشان
 عند العزیز گرفته اند و در اخلاق حمیده و صفات سجیه و نظیری ما در مدوولتی بر ایات بر

در
 حقیقت
 و در
 حقیقت

در
 حقیقت

ماره و رفقه بودم چون در خانقاه صاحب البرکات رسیدم شیخی را دیدم که آثار بزرگی و شجرت
 از سیاح ایشان بهوید است تسلیم نموده نشستم بعد در وقت حال بنده در یک حجره آن خانقاه
 بجای دادند و یکمال شفقت بزرگانند و گریانه سر فزاد فرمودند سلا الله تعالی سید صاحب عالم
 اولاد صاحب البرکات که بخیر و سرکار نام دارند شیخ کریم النفس و بابرکت و صاحب کرم
 هستند چون در خانقاه تشریف آوردند ملازمت نمود بنده را معز و ممتاز فرمودند و بعد در وقت
 احوال بسیار شفقت و مهربانی میزدول فرمودند و حسب معمول خود نام و نشان بنده در دفتر
 خود نوشتند سلمه الله تعالی بعد از آنکه در دوم محرم سنه یک هزار و دویست و هشتاد و
 یک بخوار حجت حق پیوست و ذکر میر رسید دوست محراب ایشان از خلافت مسترندگان
 و عمده خلفا حضرت امیر ابو العلاء قدس الله امرار بهای بودیم حضرت امیر را هر چه از روایت
 ائمه اطهار و خواججه معین الحق رالدین حبشی قدس الله سره رسیده بود باطل ایشان را
 عنایت فرموده بار امانت ولایت و ارشاد تفویض نمودند لفاست و وطن علی ایشان
 بر مان پورا است تحصیل علوم ظاهر و دلی کردند بعد فراغ علم بطلب خدمت او ملک بنگاله
 تشریف برده در خدمت مشایخ آن دیار حاضر می بودند چون که استعداد ایشان عالی
 بی مقصود خود نیازمند تلاش بسیار از شخص تخریف حضرت امیر شنیده قصه اکابر
 کردند چون شهر کالپی در میان راه آمد از آنجا یک کوزه مصری برای نزد حضرت امیر
 نمودند و در شهر اکبر آباد رسیده بخدمت حضرت امیر حاضر شدند در آنوقت حضرت امیر
 از ظاهر فراغت یافته در صحن مسجد بایاران نشسته بودند ایشان تسلیم بجا آورده آن کوزه
 مصری پیش نظر گذاریدند حضرت امیر نام ایشان پرسیده فرمودند تو فقیر بکار آمده ای ایشان
 عرض کردند نام خاکسار و دست محمد است و شهر فیض کرم حضرت شنیده از ملک بنگاله
 خدا حاضر آمدیم حضرت امیر تبسم نموده و قدری مصری از آن خورده و باقی تقسیم کرده فرمودند
 که ایشان دهن مرا شیرین کردند لازم است که من هم دهن ایشان را شیرین کنم پس ایشان را

در وقت
 رسید

تو تهمینی دادند اراد و حیات مست و مدعوش کرد و چون ایستاد محوش آمدند کار عصر و صبح
 ادا کردند و صبح آمل سبعت کرد و در حضرت امر کرده و خلافت و سجده طریقت خطا کرده فرمود و در
 بر این نور و مد و طالع حدار از راه های انسان عرض کرد و در حضرت از قدیم کسی چون این
 سید ما چون امارت اقامت یافتند در یک سال بمدت حضرت امیر اربعین سردار بی
 و منس را بی نصیبان و وجهه و نظرف بر این بود و حضرت گرفته در ملک و کس منس باطن حای
 و شمشیر و معروف در آل ملک گردید و پشم کمالی در وای مرید خود گفتند در سب و ششم
 تانی الهی در رجمه سید یکبار در بود و رحمت حق میبستند عمر شریف سال چهار بود و در
 و مزار شریف در اورنگ امارت یکبار شاه یا محمود شاه واقع اساس هر دو از علما و ایشا
 بودند و سید شمس الحاق در شاه محمد فرهاد حلیفه سوم سید دست محمد در س
 امر بر این بود و در مولد ایشان شمشیر دلی است و الد ایستاد یکی از امراضی ماد شاهی و صوفی
 بر این بود و در گاهی محو فرمود محمد فرهاد و محمدت سمر سید حامری بودند و در آل
 عمر حضرت ساد محمد فرهاد و دوازده یا سبزه ساله بودند و چون رابط محبت در دل ایستاد
 حای گرفت سوای بهر اهی بدرجود و خدمت حضرت سید حاضر آمد و فصاحت می نمود
 چون از مجال بدر ایستاد واقف گردید با حضرت سید عرض کرد و نگه من بخوان و در ملک
 نمازم و ایشان آمدن اینجا اگر کار و نامیکار خواهد گردید حضرت سید فرمود که ما
 هر دو ایستاد اعلی اکرم مادر اینجا یا بد چون مع گردید و عشق که در نوده سید ایستاد غری
 شده بود و بیرون بناید چون بدر ایستاد باز مار دیگر عرض سید فرمود و شما میباید که در
 ماد شاه دست سسته ایستاد گرد و در حد امیر خواهد که با شاه محمد و ایستاد ایستاد باشد و کار
 بدر ایستاد را احادیث داد و منع نکرد و چند می ایستاد و حلقه ارادت حضرت سید در آمد و در
 کردند و حرقه و خلافت یافتند و تا مات شمشیر خود آستانه شمشیر را نگذاشتند و نسخ و یا
 خود ایستاد و وصیت فرمود که بعد از من شمشیر بی باقی و طالع حدار از راه های جان الله

به آنکه آنکه شایسته بود و در پای شریف آوردند نسج جن شهر و فیض عالم ایشان شنیده و درین
 آمدند و در دست رند و فیض نسبت عالی به العالی می فرماید و داشتند و ایشان در آخر عمر بکمال کثرت
 استغراق تمرین از یکدیگر است عالم تشبیه بالکل می باشد و چنان محبت غلبه بود که خود را بر بندگی شنیدند
 مریدان می پرسیدند حضرت چه می جویند می فرمودند فرما و کجاست اکنون در اینجا بود و چون
 بشریت فراموش میکردند مریدان می پرسیدند که در آنوقت از توجه غیبی ایشان مردمان
 می افتادند و از فیض صحبت و تربیت ایشان بمقام معرفت می رسیدند و در دست پنجم کمال
 سستی که از دیکه دروسی و پنج وفات یافتند و از شریف بشهره ای و مغل بود که در وقت
 است و از اعظم و حمده خلفا ایشان یکی مولانا برهان الدین خدا ناک بود و دیگر میر سید سلیمان
 که اعظم و اکمل خلیفه ایشان حضرت شاه محمد منعم قدس بکسر بود و در خلیفه اعظم و مرشد
 حضرت مولانا برهان الدین خدا ناک حضرت شاه رکن الدین عشق بودند و ایشان از حضرت شاه
 منعم هم اجازت خلافت بود و خلیفه حضرت شاه رکن الدین عشق حضرت سید خواجہ شاه ابوالکلام
 بودند و خلیفه حضرت شاه محمد منعم حضرت شاه حسن علی بودند و خلیفه حضرت شاه حسن علی
 حضرت حکیم شاد فرحت الله حسن دوست کریم حکیم علی بودند و حضرت شاه قمر الدین حسین بن علی
 خلیفه اعظم حضرت سید خواجہ شاه ابوالبرکات بودند و نیز از حضرت شاه فرحت الله بن
 و خلافت یافته بودند و مولود و موطن و مدفن ایشان عظیم آباد است و ذکر حاجی سید عثمان
 اعظم آبادی ایشان مرید و خلیفه و خواهر زاده شاه قمر الدین حسین بودند صاحب دوق و مشوق
 و اهل وجود و حال بودند در غلبه شورش عشق و محبت حرمین شریفین که کرمی اکثر نیران
 ترک نموده به برکات انعام شریف فائز گردید و وقتی بنده را در آخر عمر جوانی و آغاز پیری
 بهجت و دوستی شفیق غلبه خوش خوی اتفاق اقامت اکبر آباد افتاده بود و در آن زمان
 حاجی صاحب از نیاز و در آنجا نشانی پیدا آورد و بود و شنیدم که درویشی ابوالعلا
 از سفر حج در پیش میرزا که در آنجا اندوخته بود و بر کمال اخلاق و محبت و شرفی عظیم صاحب

که هست و محنت ما و قهراً و فصلاً میدارد و کوش اندازد که با ذات فیض آیات
 حضرت امیر الوعلاء قدس التدریس و مکتبی دارم کلامت ایشان در تمام حیل رسم ملاقات فیما بین
 بساگر دید حاش استعاق و احلاق مسدول فرمودند که هر روز یکصدت ایساں میرسدیم
 تا آنکه الفتی و تعلقی خرید بر خرید کردید و در می فرمودند که هر چه بود و از هر طریق حشیه صابریه
 یگیری ما شد ما ندیدی و آنچه که بود ما از طریق الوعلاء می موجود است مگر می گفتیم خاک هیچ
 ساست و ما بد و بعلم ما بد مراقول است لیکن من لیاقت بعلم و تقالیم داریم العرس
 در هم حمادی التانی سنده مکرار و دو صد و شصت و سه اذکار و تهنات مراققات و غیره
 عالی الوعلاء و احارت دلائل الخیرات و ترکیب به دادن هر چهار طریق و شصت که میت
 است و چهار طرق و شصت ماده حدی و سلوک طاعت توحید و احارت نامه نوشته دادند
 و ما بدید بجای مجموعه آن رساله ایست اعانت نامه خادم الفقیر احمد الرافق المستعین علیهم
 حاشی اس سید سلطان احمد بن سید ساه سلام حسین مصوی الوعلاء می المعنی قدس الله روحه
 مظهر البیان است احوی الطریقت مایه الفت فلاں مراد امدادی نازد الله عرفاه ابرین فقیر
 احداث الفاظ و عبارات و اسما و حرث لائل الخیرات نمود و دعا کاردن شیخ السید محمد بن
 محمد الرحمن شریف المحسن الملقب بباحث لائل الخیرات معری القلانی معین حال مدیه الموده
 فی روضه رسول الله صلی الله علیه و سلم احوال مولف دلائل الخیرات ایشان ارشیع
 سید محمد اس احمد الدعری الشریف المحسن اسان ارشیع ابو البرکات العظمی ایشان
 از سید محمد اس احمد اس الحاج ایشان ارشیع سید احمد المقرری ایشان از سید
 عبد القادر الفاسی ایشان از سید احمد اسانی العباس الصمعی ایشان از سید
 ایشان از سید عبد الصمد تاجی ایشان از مولف سید محمد اس سلیمان الخردی الشریف
 المحسن معری معین نمود و تجارت حصول کرد و فقیر بیرون مدوح را احاطت داد
 و البصائر در طریقت فلاں مراد امدادی بعد تعلیم کرد و شغل و مراقبه از فقیر سلیمان

قتل الحقیقه ابو العلاء النعمانی المتوفی حاصل کردند الحال باذن الله ما دون گردانیده شد و اینچه
 مرشدان سیده است بدین مامور که دم هر کسی که باروت صادق برایش حصول انیضه عاقله طالب
 بطور تعلیم این سلسله تعلیم نماید بیشتر معتقد اهل سنت و اهل امامه و مشغول دایره الهی و متفق از مناسبت تارک
 غذای ماهی باشد و در حین شب دو گانه صلوات العشق معمول دارند الله تعالی بر جاده مستقیم
 عاقبت بخیر گرداند بعد از آن بوطین اصلی خود و غلیم آبادت شریف بر دند تا حال احوال حیات و حیات این
 معلوم نیست و اگر آن سید السادات طنج حیات حضرت میانه صاحب
 شاه محمد حسین رحمه الله علیه اسم شریف شاه غلام حسین بود و لیکن میان صاحب
 شجره خود را محمد حسین می نوشتند مرید و خلیفه حضرت شیخ عبدالکیم عرف از نو فقیر و صاحب حیو بود و در
 عالم بودند بعلوم شریعت و طریقت و از اهل تقوی و ورع و صاحب صبر و توکل بدیدار اتم ارادت پادشاه
 سید اشد میان حضرت طاهر الحسن ادهمی فاروقی که یکی از بزرگان این شهر و مرید میانه صاحب بود و در شهر
 خاں صاحب علی محمد خان ادهمی فاروقی که از روی این شهر و مرید میانه صاحب و در سال در احوال میانه
 نوشته اند در آن میونسیند که محمد شرف علی صاحب السیدی و مرشدی از سادات صحیح النسب نیز نزد آن حضرت
 سیدی و مرشدی میفرمودند و الدین فقیر و او اهل حال مجرب و دند و از باعث بعضی وجوه و طرح و دند
 و شاه جهان آباد و وطن شدند و تولد فقیرم در آن شهر اتفاق افتاد که در آن چهارده سالگی سیدم همراه والد
 خود روان شده بعد بی منازل در بود و اول سیدم شاه قطب الدین خلیفه محمد برین محمد نقشبندی که
 از مقبولان الهی ساکن آن خط بودند بخدمت شان حاضر شدم و الدین فقیر از ایشان بیعت کرد و در حسب
 اتفاق شاه موصوف یکروز از راه کمال نوازش بطرف من متوجه شده فرمودند که شام کی از مقبولان
 درگاه الهی خواهید شد همان وقت این فقیر را نیز دریافت گردید که دعای شان سحتی من با حاجت انجامید
 و در او اهل حال از والد خود علوم طاهر و ریاضت و عبادات و اشغالان حاصل نمودم بعد از حاجت
 از آنجا بپارت حضرت خواجه قطب الدین مختیار اوشی مشرف گشته استقامت و نزدیم بعد همراه والد خود
 شهر اخیرترین شده در جریه که مقابل نزار تبرک سلطان هند حضرت خواجه معین الحق والدین بود و در سال

صاحب
 میانه

اقامت گردیدیم در ایام والدین فقیر این عالم است سحر رشتند آن شهر فوای کشید اندوخت و اندر مردم خاندان
 این فقیر نهایت کج و عالم طاری شد تا قلم گوید در سه یکبار و دو صد و سیاه از طرف تو یک رساله انجیر
 گفتم و میان او یکی از حادان بگذاشت علی ام قاتی شد و ارواح انسا به پیچید گفتم مرا وانا گفتم تا
 علام حسین با میدان گفتم یس مرید حضرت ام کت من ساگردم یکبار و میان تهر از ملاقات ششم
 شدم که کمال تمام شد مددی چون با حیرت رسیدم و شرف برایت توازه رنگ قدس دست شریف شدیم
 از بیان حدیث علی مدکر که در حیات خود و اقامت آنحضرت گفت نا محال موهب است و سینه را به خود و کمر
 از ربات حجره شریف شد گرداید دیدم که کمره مرد و ده شرف دی مسی کبری عباس شرف است و
 آن روح صریح سلطان عهد توازه میں الحق والدین که آستانه ایست صحنه گاه عشق واقع است میر
 ا ا ما ولیا مسجد که آن فقط جوهر است نشان داد تیرگی و نه تیرگی محاسن و طالع گوشت
 و واقع است که آنحضرت در بیامی نشسته با آمدیم لمطلب قوله که تنسی بیت حدیث توازه رنگ
 مسد شده و او اسرار اسباب سعادت معیت حصول ساقم تب میداری بحال تاثیر و دیام
 به در بحال این فقیر حضرت توازه رنگ نهایت الطر الطاب میداشتند چنانچه سیرتولی یارت شریف
 مرصع و قریب مرگ رسیده بود و دیدم این فقیر را در مکان خود طلبیده و در خواسته تمامی سیرت و
 این سیرت و خواسته صاحت و سلب مرصع مرصع که در حال تسایف است هنگام استقامت آسمان
 اکثر طریق اشتغال و اعمال و طلسمات او والد خود و دیگر به ایان احد خود و بعد چ مدت اشارت
 حضرت توازه رنگ است این دیار خشت سحر رشتند و منی که ریشا همان بود آمدیم بجا نه شاه نور محمد باقر
 در ویشی که مرید حضرت شیخ عبد الکریم بودند و در کشتن شدم در ویشی موصوف کمالات حضرت شیخ سران
 خود و در دنیا استماع آن نهایت راجع طار متشیخ گردیدیم بعد در رشتن را پس چو یک خجوه ساطع حدیث
 که مرید حضرت شیخ بودند استقامت کردم به نری همراه حاد صاحت ف اندر ملازمت حضرت شیخ شدم
 به امد از راه کمال و این شیخ با فضل صاحب فرمود که ای در ویش را در محله خود عا و سید این فقیر برود
 در حدیث شیخ حاضر شد و در وقت تهنائی کلمات چه بطریق تلقین ارشاد فرمودند به انوقت

از توجّه آنجناب کلامه الله الا الله از قلب من بجای می شد و در صحبت اول مرتبه قافی اشخ نقایح
 خویش بگویند بعد چندی ارشاد شد که بعد نماز عصر در وقت مراقبه حاضر شده باشند پس موده شیخ
 در وقت مراقبه حاضر می آید و متصل آنجناب نشستیم بعد امر شد که وقت شب کتاب حاشی
 شریف ازین فقیر نیز مطالعه میکرده باشد چنانچه موجب شاد و بجا آوردیم و در حضور آن جناب
 تا نیر بر خودی یافتیم شبی حضرت شیخ در وقت نهائی متوجه بطرف این فقیر شده فرمودند که کثیر
 اشتغال با من چیست و قادر به وقت بندید که از پیران ما بار سیده اند و عرصه تعلیل شما خواهم
 چنانچه در عرصه دو سال ایفای وعده فرمودند روزی برای آمدن سخن شغلی که از آن کشتن
 است غیب حاصل میشد تعلیم فرمودند عرض کردم که من طالب این هستم ازین شغلی کاری ندارم
 از استماع این کلام نهایت راضی شده برای مطالعه کتاب ارشاد الطالبین که در آن اشغالها
 بسیار مندرج اند اجازت دادند روزی بکنو حضرت شیخ در مراقبه بودم که آنجناب یک
 سر از مراقبه برداشته فرمودند اجازت دعای بیغی میدهم و درین امر اشاره از جانب آن
 حضرت می یابم عرض کردم که عوض دعا و ذکر کسی شغل باطن ارشاد فرمایند اراه کمال
 سر و مخاطب شده فرمودند که من فقیری خود را بتو دادم و در حق من دعا فرمودند
 بعد یک روز بطریق یک شغل بیان نموده ارشاد کردند که بر حسین منعمو طلاج و حیل
 از استعمال این شغل حال غلبه کرد و بر شما درد و آزار ده سال غلبه خواهد نمود و سکر دین
 امر اخفا ضرورت و در افتاد ففسده بسیار و نیز دین راه علم ظاهری لازم است
 روزی حضرت شیخ بطریق نوشتن یک قش تعلیم نموده حاصل این نقش برودیت جناب
 رسالت اب صلی الله علیه و سلم مشرف میشو و بعضی یاران خود را نوشته دادم آنها
 در حالت نزاع برودیت مبارک مشرف شدند بعد امر کردند که سبک بسجرا من
 باشند بموجب فرموده بعمل می آوردم و آنحضرت از توجّه باطن من استفاده پند
 و اکثر اوقات بزبان می آورند که اراده من بطرف ولایت است فها هم همراه این فقیر

چهارم آنه تجویز نموده آید که تحت تعلیم بنیاد آورده آید و والد میفرمودند بسبب حسن خلق
و کلام شیرین مارا لائق صحبت کسی نگذاشتند والد بزرگوار وقت ذکر حضرت ایشان
چشم بر آب میزدند وفات وی حضرت هشتم ربیع الثانی در سنه هزار و صد و بیست
و هشت واقع شد و در محله بغیا نخلات مراد آباد مدفون گشت و کر حضرت شاه
عبد الله المشتر بشاه غلام علی رحمة الله علیه صاحب زاده مولوی عبدالغنی
فرزند ثانی شاه ابوسعید رساله در ذکر حضرت شاه غلام علی و پدر و برادر خود
تألیف نموده اند رحمة الله علیه در آن مضمون است که ارشاد حضرت ایشان درین
حیات خود بجدی شده که شاید در مشایخ ماضی در بعض افراد اگر شده باشد
بعید نمی نماید از اقصای روم و شام تا بحد چین و از مشرق تا مغرب خلایق
حضرت ایشان در حیات منتشر شده اند از می مشک آنست که خود بید
نه آنکه عطار گوید ولادت شریف حضرت ایشان در سن هزار یکصد و پنجاه و هشت
در قصبه طبع نجات پور آند تاریخ ولادت شریفش از منظر جو دبر می آید نسب ایشان
بر حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه میرسد والد شریف شاه عبداللطیف مردمی
مرتاض و مجاهد بوده اند که بسیار جوش داده میخورند و در صحرارفته ذکر جری نمودند
پیر ایشان شاه ناصر الدین قادری بودند و از پیر ایشان نیز فرزند ایشان در حقیقت پوره عقب
عیدگاه محمد شاه در حضرت دلی واقع هست و از نسبت چشتیه شطاریه نیز خطی داشتند
چهل روز کامل خواب نکردند و بشتب اندک میخورند و نیت روزه هم برای رعوت نفس
نیکرند قبل ولادت آنحضرت حضرت اسم الله الغالب را بخواب دیدند فرموده اند تا من
خود را بنام من ننمید بعد تولد ایشان علی نام نهادند چون حضرت ایشان بسن قمر رسیدند
تا دبا خود را غلام علی مشهور ساختند والد شریف بزرگوار را بخواب دیدند که فرمودند نامش
عبد القادر بنمید موقت رساله گوید شاید آن بزرگ حضرت نوح الا عظم شیخ عبدالقادر جیلانی

رحمة الله عليه ما سجدتم أكثر من خمسين مرة في كل يوم ودر یک ماه قرآن مجید حفظ نمودند و نگار
 بود اعلی الله علیه و سلم ای التمام نهادند و والد آنحضرت را می احدیعت ابریه که معیت
 حصر علیه السلام نمودند آنحضرت را از وطن طلیعه نداده قضای الهی آن سرگ در شب
 رسیدن ایشان گریه جمیع بود و تسال و میمود والد بلید و میزدند را می معیت طلیعه و الوهم تقدیر
 الحال هر جا که گویی من ام سجاد طریقه کنید بر کال که در دهلی در آنوقت متغیر بودند
 آنها را در یافتند حضرت صیاد الله و شاه عند العدل هر دو حلیه حضرت خواجہ محمد سرور
 خواجہ میر درد و در مدح خواجہ ناصر و مولوی فخر الدین و شاه ناو و شاه علام سادات
 جیشی و دیگر اعز را در یافتند و در سده هزار یکصد و هشتاد که عمر تریف است مودع
 بود و در حلقه تریف شهید رسیدند و در سال الحاله ابر برای سجدہ عشق استانی
 یافتیم به سر می نمود و مطور آسمانی باستم به عرض معیت نمود و مودع حایک و وفی
 و شوق باشد آنجا معیت کنید اینها سگش گمگام رسیدن است عرض نمود و در راه پس
 مطور است و مودع مارک است پس معیت ساجد حضرت ایشان در احوال خود و شوق
 بعد حصول مناسبتی لعل حدیث و تفسیر معیت و در جانان فادیه بدست ماک حضرت
 شهید مودع ملقبین و طریقه لفتند به مودع و مودع باندرده سال در حلقه ذکر و در
 ترف سعادت یافتیم بعد این کبیره را احارت مطلقه مودع در اول اداوت تردد
 که تغل و طریقه لفتند به میگویم صای حضرت عوث الاعظم باشد به دیدم که حضرت
 نتوانم تغلیس و مکانی تشریف دارند و محادی آن مکان مکانی است که حضرت شاه
 لفتند تشریف میداد رحمة الله علیه میگویم که نزد حضرت لفتند حاضر شوم فرمودند
 حد است بر دیدم مضایقه نیست میفرمودند درین طریق جارجیر ضرورت است و شکست
 باشکست دینی درست یقینی درست و مرتبه عشق کتاب سرور کائنات و شوق
 ایام تریف میگردید و ثاب میشد یکبار خادم قدم تریف ترک آب آورد و گفت بایه

خدا صلی الله علیه و سلم بر ذات ایشان با شد از شنیدن این کلام بی تاب شدند و بوسه بر روی
 و پیشانی آن خادم دادند فرمودند که من که باشم که سایه رسول خدا بر من باشد و آن خلوص را بنوا
 میفرمودند من بصورت حضرت خواجہ نقشبند و حضرت مجدد معانته بیستم یکبار یک بار پیش
 استمداد از روح مجدد نمودم همچون وقت صورت شریف ایشان را معلق در دیوار دیدم کل آن
 بیماری سلبی دند میفرمودند که اگر بر پشتی که هرستان ذوق محبت اند سماع و سرود
 که دل را زنگارنگ شوق می آرد و پرده از چهره یار خرق میسازد و گزک مامتوسلان سلبی
 نقشبندی که باده نوشان جام مودت ایم حدیث و درود است که قلب اگر ناگون اذوا
 بخشد میفرمودند که در کمالات وصل عریانی میشود بدان مقام مضیّب سالک
 بجز باطن و محرومی نیست هر چند وصول است حصول نیست میفرمودند چنانکه طالب حلال
 فرض است بر مومنان همچنین ترک حلال فرض است بر عارفان مولف گوید عمل صوفی
 بر عزیمت است میفرمودند صوفی دنیا و آخرت را پس پشت انداخته متوجه مولی گشته و لایق
 سه ملت عاشق زلفها جدا است عاشقان را ندیده ملت خداست میفرمودند و در
 عین آنست که سالک انا گفتن تواند چنانکه خواجہ احرار رضی الله عنه فرمودند انا الحق
 گفتن آسان است و انا را زائل کردن مشکل است میفرمودند کفر لقب آنست که اختیار نپذیرد
 و بجز ذات حق هیچ در نظر نماند منظور حلاج گوید که کفرت بدین الله و الکفر واجب
 که کفر و عند المسلمین قبض بر روز شنبه است و دوّم صفر بعد اشراق در سنه
 هزار و دو صد و پهل در استخراق مشاهده حق ازین دایره طلال انتقال فرمودند که
 حضرت حافظ کامگار خان صاحب رحمته الله علیه مرید و خلیفه
 حضرت شاه محمد حسین سرمنده که بود حضرت محمدی ظهور الحسن در رساله خود
 والد بیان صاحب را سید محمد اشرف نام تریذ سه و قول حضرت ایشان به
 شاهجهان آباد مینویسند شاید والد بیان صاحب با آباء و اجداد و سه حضرت

از ترمید آمد سکوت سیه پدید اختیار کرده باشند و آنکه وی حسرت و رثا بجهان آمو
 باشند مگر در لودل آنحضرت از سادات ترمید که شکلی نیست و تحقیق این امر در کربلا
 حضرت مایستی یکی این تخریر و کرا آن حضرت تخریر معلوم مع تاریخ فوت حضرت جنت
 تصیفات خاص و مستحق خاص آن حضرت نوشته و دم که در آن میو بس و تمام شد طبع
 بپیران جنت اهل است قدس الله ارواحهم صی الله تعالی عنهم اجمعین را قسم افروز
 که یار محمد حسین بر سببی قدیمی پیش از عصر بعد از آن صاحب الرحمن صاحب طاعت
 کامگار صاحب قوم جو جانزاده اند و اصلاح افعال حال عد الف سردار
 قوم و قریه را گوید و عددی باید از حال رئیس سردار بپارود بدردی بپیران
 در بهر دوستان آمده سکوت بلکه کشمیر برید حافظ صاحب صفوف به تقوی و
 طهارت بود و در اتیان تهر خریف رعایت کما حقہ داشتند میا صاحب مرض
 وفات حافظ صاحب طلبد و احازرت داد و در مورد که ارشاد بپیران احازرت
 داده ام فقط از صاحب خود حافظ صاحب اکثر اوقات محبت و استغراق غایتی
 اتفاق است که در مجلس سماع می رفتند و ایام سرس شیع خود در مجلس سماع حاضر شدند
 و در مسجد که قریب روضه بیرومی است شصت و دو نفر الا ان می لرزید و شری دوق و توت
 افتاد و عدد و قص کسان از مجلس آمدند و افاقه فوراً از مجلس رفتند و شصت و دو نفر
 شیخ محمد حسن که یکی از مریدان باسح الاعضا و صاحب بوده از راقم فرمودند
 که حافظ صاحب در مسجد شایه بود و ما عصر که را می دم و در گوشه صحیح مسجد این تهر مال
 خوش جو ایدم که رخ دمی خود ما بی و کلامی مسجد آورند و درین حافظ می و قص
 اند افاقه مرا گفته که ایچین شعر در مسجد گفتن شمارت باید که ما شروع ادنا و ما حو
 اوم و قولی بر دم است چهارم صفر در سیه چهار و دو و صد و بیست و سه این دارا
 یار جوادانی حجت سبب و در دیوار تهر و روضه بیرومی و در جوان است و ذکر آن

عالم علوم عقلی و نقلی و عارف اسرار مخفی و جمالی سید السید
مولوی محمد امانت علی حسینی چشتی صاحب می قادری سی احمدی الله
علیه مرید و از اجلاء خلقی حافظ محمد موسی مانگپوری رحمة الله علیه بودند و از اصحابی شریف
جوانی از او و لعب محترمو بودند و تحصیل علوم ظاهری و پنهانی می نمودند و آن ادب و تقوی
و طریقت از صحبت حضرت شاه غلام حسین عرف محمد حسین خلیفه حضرت انور فقیر صاحب پای
بود و بعد وفات وی حضرت فیض صحبت حافظ کامگار خان صاحب خلیفه حضرت شاد
غلام حسین بود و بر داشته بودند که از خلیفه انور که صحبت این هر دو بزرگوارگان گاهی
خاطر و محبت سکر و نموده بود که یکسال از فوت پیر خود حافظ کامگار خان صاحب
سفر بستند بعد از آن حضرت مولانا به اقتضای استعداد و جلی در تحصیل علوم باطنی
بستند و هر چه از این اطراف که خبر و رویش می یافتند میشتافتند و بگرد کسی حصول مدد و توفیق
ناچار بشا بهمان آباد تشریف برده به تحصیل علوم ظاهر و صرف شدند و در اکثر اوقات
در عین مطالعة کتاب بلا لحاظ مقصد و مستغرق می بودند که آن پیر قومی صحبت آن هر دو بزرگ
چشمتی حال استغراق غالب شده باز در همین حال از عظام هر فراغت یافته باز بطریق
اصلی متوجه گردیدند حافظ بانکی صاحب حمدا الله که یکی از دوستان مولانا و مرید مجاز و
مازون حضرت حافظ موسی از حمدا الله علیه بودند چون طلب فقیر را ایشان بکمال
باقتضای همراه ایشان شده بخدمت حافظ صاحب حمدا الله در آن پیر رسید و مشورت
کردیدند و ایشانرا بحضور حافظ صاحب و حاضر کردند چون حافظ صاحب آنها را ایشان
کامل دیدند و در طریقه خود داخل کردند و تعلیم فرمودند و مولانا و مریدان را می پدید داشت
در ذکر هر بار که در دنیا چه کوا که یک فقرتی چند بار در روزی از آن میسر می نمود چون
نفس فراموشی که سستی کرمی از خواب آورد می گوشت جسم خود را از دست خود می پنداشت
تا خواب بر نغم کرد و بعد از آن حافظ احمدی حمدا الله علیه خلافت داد و در هر یک از این و غیره

سمارا عقیدت که یک تحت در حوزة تشریف را به جایابی خود مای شمس ایساں بهاد و
 بهیسته را می شنایید و منقرض و مد که مولوی حیو اراراد سمارا ایساں ما را خبر است
 حضرت ایساں ادرکت صحت می حضرت مافتد ایچ مافتد و رسید به مای که رسید
 حضرت مولانا و شکر و اور مانه خود امام شسته و تیس رواهل تریب و طریقت و حققت
 نو و ما مالاس و رسوم متصوره و پیدا شد و ما اهل سوم ساه نو و مد که حادثات و ریاضات
 را عریضه شد و اهل تعویف نو و مد که معاملات ایساں دست و صدق و صفا و و صفا
 مقام نو و مد که امان حقیقی و هر عا و قی که بر خود مقرر کرد و مد مال گوارا فوت کرد و مد هم صفا
 حال نو و مد که حق بدل و پیدا شد و خود فانی نو و مد و التصوف کاکه اوقات تلاق و حققت
 و احلاص حال و لا یم و اصل مشرب ایساں عشق و ترک ماسومی الله نو و در حقائق
 و معارف بیان شافی میفرمود و در می پرسیدم که حضرت این شعر چه معنی دارد که
 علم حق و علم صوفی گم شود و این سخن کی مادم و دم شود و فرمود من میگویم حل حق در فعل صوفی
 شود و و در تصوف اشایات نیز لطیف نو و در می لطیف را فهم متوجه شده و می و مد
 لا اشاره نو و در عینک و الحود و در کل موجودات یعنی عدم است و عدم هم هست و در
 و نو و مد که پیش العین عدم اگر درین و درش یک لفظه مانی مانده و ارحیت خود را خود
 بخود و نظر دارد بحیرت الحاکم که در این حا خصوص خود و خود است و در تعلیم بر کلام مختصر میفرمود
 فاطالت تفرقه میقتد و در می سوال کردم و فرمود می میدانی معنی اشاره و مکنون
 کرد از آنچه همه حال را در حضور آمد و این حضور و حصول علیت است و این و درش سبب و شکل
 و احوال این گم گارد و در و احوال گم گارد و این سبب است و این سبب است و این سبب است
 را چه بود و در هر یک از این که حضور آس حیوان شده می آرد سگدر را و نو و مد که هر چند نادیده و مدال
 اسری قومی داشت و در می عا س خاں مرحوم که یکی آرد و سائی این شهر نو و در انهم میگوید
 حوین و مد مولانا شمس پیش می مای تو که گرفتار شستم این خطره در دلم آمد که اس حق میگویند

که مرشدی درین اثنا جنبشی در بنم پیدا شد و هم و گمان بردم که از خود جنبش میکنم و بجهت آن جنبش
 غلبه کرد اکنون فهم کردم که این از خود نیست بلکه از کسی دیگر است بعد از آن بهوشم رفت
 چون بهوش آمدم دیدم که بالینی پیش من نهاده است شاید که سر من بسبب جنبش بسیار
 بر زمین ضرب میخورد که حضرت مولانا بالین نهادند و ز می حضرت ایشان اندر خانه راقم
 نشسته بود و کسی گفت که عباس خان بر در ایستاده اند حضرت بیرون تشریف آوردند
 و دیدم که عباس خان سر خود را بر قدم مبارک حضرت نهاده و میگردند و میگردند و میگردند
 ای و له شنیدم چون مولانا از وطن مراجعت نموده بخدمت حافظ صاحب مانگیونفا
 میبودند و در ملازمت میرسیدند حافظ صاحب میفرمودند که مولوی جی بعد مدت چند
 آمده اید چون مدت ایام ماضی را بعرض میرسانیدند فرمودند که اکنون مولوی جی بعد
 چندین مدت غیبت شما امروز کلام شمایم ظاهر است چون حضرت ایشان را قائل فهم
 کلام خود میدادند کلام میفرمودند حضرت مرشدنا بر طریقه سلف صالحین بودند و هرگز
 با تکلف آشنا نبودند آنچه از فتوح آمدی بر همانان و طالبان که ارادت بالیشان داشتند
 خرج میکردند و میریدان تهیدستان را و دیگر کینا را پوشیده میدادند و جاندا و آبا
 و اجداد و میر فرزندان گذاشته بودند و اکثر ایام بر مراد میگردانیدند چون از آنجا
 می آمدند بر آداباد نیز تشریف ازانی میفرمودند و غریبان کمترین را مشرف میساختند و فقرا
 و طالبان که همراه ایشان بود می خرج خود و لوش آنها از نزد خود کردی و کسی را با ندای
 و تکلیف بر کسی روانداشتی اگر کسی با ما تمام بطور سنت و عوت کردی از آن قبول کردی
 و طالب و فقیر را دوست داشتی و بر در ماندگان رحم خوردی و بر قدر طاقت خود و دیگر
 کردی و در می به فاش حاجتمندان دریغ نداشتی و بکمال شفقت بیمار داری بهاران
 کردی و دایم در دستان از نزد خود یا از مجامی دیگر با کوشش تمام بهرسانیده وادی
 دور کار خیر خلق نهادم و گای شدی و مشر که و کار خود دوست نداشتی و در وقت کلام تعیین

انوار الشیخ بلطی ماوس احمد مودبی و کام قجید و قجید رالیس کروی و گاهی در میان حسن و قبح
 نسبت مستند را از وحدت قس و رادی طالار القدر استعدا و ابراهیم القادسیست مخوف اکثری
 و ران حال از دور مسی تحت دوت پیا شدی و کسلی ییاتی مشق در سلیمی محویت مستند بودنی
 نوحه ایشان حضرت ملا طالب بی طاریت می هر که داند و ایشان حضرت خلاصان خود را به تعلیم خود
 حالی نگذشتند به بیان نور از تو که پیشانی بیت دیده حاصل بلکه از کوششی نیست و مشرب وی است
 وجود دید بود و تاریخ وقت ماحضت و بسی با ششوع و حضور ادا نمودی و اتراق و دیانت و دیگران
 هم سیکه از مدی و نماز جماعت تا من موت رب کرد و احوالات مولانا و مرشد با قلم از تمجید و رمان
 از تقریر عارف است و از عالم با صوت عالم ملکوت در سه کیهان بود و صد و هشتاد و هجری در راه و تقیید بنای
 نور و هم جنت سمرقند در راه که مولود مولوی حضرت بود و خون گشتند و سنده فرید و در غنچه
 گذشتند و کرم صاحب و مولوی محمد انوار الحق فرید اکبر حضرت مولانا و سید راجه ابان
 رحمة الله علیه برید و سواد و نشین بر بر گوار خود هستند بعد حصول علم صوری و تحصیل من ملات
 به تکمیل رسیده اند و ملین و علم و کرم عظیم بر خلق و خادمان دیده بر گوار خود و سمدل مبارک در سلاق اربل
 ایستاد بر خلق عظیم حلن کرده و از روبر اربل در سوادستان سواده و از کثرت صحبت پدید بر گوارش
 شیر از میدانش در ذات شان تنگ شده و رؤسای این شهر و قضاات و قریات سعادتی خود و ایشان
 می آیند و رجوع می آیند و شفای می یابند و صحبت می یابند و پدید بر گوارش سید ایشان را نشان
 توبه حاصل از که و رات که و کبیده حس و بعضی مصاف و یکا گروانیده و عبادت حق و دیگر و فکر تعلیم
 ساخته و رزق و قوت نیست خود و خیم و وحدت و عرفان در رشتن بدانت از حرکت الحق برید این سال
 مرا و لقولک انما خلقت الجن و انس لعلهم یعبدون و مراد الدعوات لیسیدون یعنی چون
 است ایشان را آگاهی دادند و ایشان الطایف لاسن عدل و اتمام احیای تمام میاید و نهایت تقا
 ملاخ از آلودگی خشن حاشاک عزم نکار یک و صفای میبار و پدید بر گوارش نیز لطیف المراج لو
 چنانچه گفته اند آلودگی را نیک و مایه بر تل پدید بر گوار خود و آراستگی و حضور میگ ازند و قی

و ایشان در قصبه کوه شریف نجابت حضرت مولانا و مرشدنا حاضر بودیم من و ایشان برقرار حضرت
قطب العالم عبد القادر دس قندهار علیهم راقب می بودیم و در این حضرت مرشدنا فرمودند که انوار و تو برقرار حضرت
قطب العالم مراقب باشید و عرض نمودم ای حضرت سلامت بلکه ایشان را عالم آمدن نسبت تیر میشد و از استماع این معنی خوشتر
شدند و مرید گردیدند و حلقه درویشان نشاندند و توحید را در از اوت آوردن ایشان بسیار مخطوب بود و گاهی
از راه شفقت پذیری ایشان را انوار میفرمودند و میفرمودند که در سینه ایشان نهاده ایم سرسبز خواهد شد و تمامان
اسید میسرند انشاء الله تعالی آن تخم شجر طریقه پرور خواهد گردید صاحب او نهالی را نیز بارادش مرید بودند
و سرزمانی را اسرار حق در سینه فرزندار جنبه خود محافظه اسرار الحق نهان کردند اندر آن حال حال ایشان متغیر و
متبدل شد صاحب او نهالی فرزند و بلند اظهار الحق را از خرد سالگی در سفر و حضر همراه خود میداشتند و
تعلیم میکردند ایشان هم مرید پذیرد و خود اند و ایشان هر سه حضرات مثل نیزادگان و دیگر عمر نیزادگی ندارند
و هیچ چیز بیشتر شدن والدین برادر خود و طبع ندارند و تکلیف ندارند و نیکوگان پذیرد و از ازل علم ظاهر
و باطن و فقر و غریب و شکیم میکنند و از کمال بنده نوازی خود را بر اینها مخفی نهند و نیز تعلیم خود از آنها خواهند
خاکها مولانا و مرشدنا سید نجایت علی ساکن شاه آباد را در هر پنج وقت نماز از بکرت صحبت ایشان حضرت
دعید و حال طاری میشدی حضرت مرشدنا میفرمودند آن دعید و حال ایشان از کثرت و زرش
شغل در و در شرف پیداشده بودی و در زمانه حیات حضرت مولانا سفر آخره قبول کردند رحمة الله علیه
امام شاه ساکن اهر و سه مولانا و مرشدنا میفرمودند هر شغلی که آید تعلیم میکردیم و واردات آن شغل
بر روی آن و در طاهر میشدی او نیز در حیات حضرت مولانا فوت کردند رحمة الله تعالی سید عیسی علی
ساکن کحمر و صالح و بزرگ و کامل الاعتقاد بودند حالات و واردات ایشان معلوم نیست رحمه الله
عاید سعادت آید شاه ساکن اهر و سه بر اکثر احوال مولانا واقفیت دارند و از قدیمان خدام
صداق اعتقاد دارند و قوت توحید قوی دارند مولانا در یون در بین سلیم ایشان میفرمودند هر کلام باریک
و تکیه بر دقیق در ذهن اوی آید الله تعالی پس تحریر بنده در سینه نهاده و دو صد و هشتاد و هشت فوت کردند
عبد الرحیم خادم و خدمتگار حضرت مولانا است و قتی مولانا در ماکتوبه شریف مرعفی شده بودند

خادمان امیر بگانی ایشان مقلع کرده بودند و در آن حال عامه دگر تمهید داده و حاجی عبدالعزیز
 را که سلیقه خود صاحب ادب و در سر اشغالها قادر بر تعلیم آنها باشد و اصف اندر مرودند اگر
 عبدالرحیم امینده را طاعت تعلیم باشد از شما نمایه بنمایند و حضرت عبدالعزیز شاه کلاه طاعت کرد و در دست
 خود بر سرش نهاد و فرمودند این کلاه کلاه حواکجان شیت است که شما را داده میشود و چشم بر آب بند
 تا میری بود که همه حاضران میگفتند را هم بر بالین مولای و مرشدی حصران ایستاده بودند میان سعاد
 ایستاده بود که عرض نمودند ملائ بر بالین حضرت ایستاده است مامیده گرفته فرمودند ای میر فرمودند و در آن
 مرض تاسه بود که کام کرده بودند و از سر و صاحب حضرت نهاد و طاعت که برای اعاد و حضرت تشریف
 آورده بودند میفرمودند و قائم بود که کیفیت قضا است و ما فرمودند تا سکه در دست می برداشته
 توجیه کلام و گفت و گو در میان مامد آخر الامر فضل خدا شد پس بصل آلی حضرت عالت آمد و آن ملوک
 شد غلام حیدر خان در سر و حصار فر و ساکی بخدمت حضرت حاضر مامد بگاه گاه از ایشان مزاج
 میکردند کسی را تعلیم نمیکند بخیل نیست اعانست خود و سهای را دوست میداد و مسلم اند ثانی در سر
 کشمیر عبدالرحیم و غلام حیدر هر دو بخدمت حضرت حاضر بودند تشریف برون حضرت مرتبه نا و کشمیر بطور
 نظر ملاقات حضرت شیخ احمد قدس سره بود و میفرمودند حضرت شیخ احمد عالم حاصل بودند و متقی و صاحب شرف
 و معرض از دیار اهل آن نسبت لی علمی در صحت دی حضرت پیدا میشدی رسول شاه کشمیری
 اهل حال و صاحب حد بودید شنیدیم که در کشمیر میدان ایشان اند و حلقه گرفته و کمر میبندید حضرت
 مولانا میر محمد رسول شاه ما را سماع خود کرده بودند و تاسه بر در آسمان مامدیم خواه او نه کرده از کلا
 حضرت شیخ احمد رحمه الله است و وی معتقد شیخ احمد بودند و او را معتقد شیخ کرد و ایندم شنیدیم بعد
 مزاحمت حضرت مولانا که کشمیر رسول شاه ما را مکتوب بخدمت حاضر شده بودند و بعد از آن میسر
 صحت برداشته و رحمت پاخته سما بود و رفتند اکنون میگوید که معقود الخیر است یا تو که بد
 حافظ سید عبدالغنی ساکن کشمیر هستند بعضی از تحصیل علوم شده او بسیار بد و تکمیل سلوک نقشند
 زاء واحد خود میداشتند و از شد مستر شد از اسبکند از اسبک که و لوله شوق و محبت آلی غالت

طایب کامل بود مرتبه نیری و فقری نمود و جادو و زحیم نیز را در آن کرده خاک بر سرش ریخته از رسول شاه
 طریقه چشمه اخلاص گردید چون حضرت مولانا بشیر سید ندیه استر خوار رسول شاه باز دست مولانا پیش
 گردانید و در سلسله چشمه اهل بهشت داخل شدند و از فیض صحبت شان مستفیض گشتند و حق مراجعت مولانا
 از کشمیر فرزند سید احمد خود را سجدتش همراه میکرد مولانا فرمودند که این خرد سالست بعد چند سال
 باید فرستاد و چنانچه فرزند نکور در مرض موت حضرت مولانا بر سر حضرت فرزند این خود فرمودند این
 بزرگ را ده است خاطرش لطیف و او در حیات حضرت مولانا اکثر خطوط و پریشان اشتیاق ملازمت می
 بعد فوت مولانا رحمه الله علیه با حسن عقیدت و ارادت تاریخ انتقالش منطوق نوشته انیسست
 و او در دنیا نشد و دنیا پیشوای اهل جود و واصلان را مقصد جان عارفانرا کعبه بود و پس سید سید
 و معنی مولوی معنوی در پیر اهل کمال و هنر اهل شهود و مظهر الوارث و موجب اظهار حق و مخزن
 اسرار حق و ماحی کفر و حجب و چون این گنج اسرار بی بود و علی پزان مرکب هر دو اسم پاک نزدناشر
 نمود و فیض جو را کن منور بالله العالمین و هادی راه زمان او از کمال جود بود و گفت هفت سال و شش
 بشه از وی کمال و قطب جمیع کائنات و سید اوقات بود و محمد حسن ولد مولوی محمد شعل
 رحمة الله ساکن مراد آباد با حسن عقیدت بشیخ خود پای استقامت و در کوه اعتماد و کمال تمام محکم
 نهاده اند و در آخر شب ذکر هجر از انروز یک تعلیم یافته اند تا حال فوت نگرده اند و سماع را دوست
 سیدارند و بعد و رقص بسیار میکنند مولانا احمد حسن ساکن مراد آباد و بن مولوی حسن امام
 مولوی شریعت الله رحمة الله و وطن اصلی ایشان کثر مختصرت شیخ صدیقی اند عالم معقول و مقبول
 و محدث اند و در علم توحید مخصوص و مذهب الاخلاق و محب الفقرا هستند اکثر طالب علمان از ایشان
 مستفیض میگردد و بعضی از بزرگتر ریش تحصیل علوم فراغت یافته درس مینمایند چون ایشان
 میل فقر و درویشی میداشتند سرارادت بر آستانه حضرت مولانا مرشدانند و چون که حضرت مولانا
 بر ایشان کمال شفقت و جویبارانی مبدول میداشتند تعلیم فرمود و فکر بلند بر سر سازختند و کلام
 محققان از ایشان بیان میفرمودند و از سخن محقق مستفیض میکردند و سخن لطیف و نکات

و دقیق قول تحقیق در محال و معارف و توحید اکثر ایتیان میفرمودند و در مرض اشتغال با عبادت
سلسل خود ممتاز گردانیدند امسوس صد امسوس بعد تحریر یاد به محمد بن ماه صفر سن یکصد و دو صد
هشتاد و هشت سن رحلت کرد در عتبه الله علیه مولوی عی القیر نرسا کن اهر و همه جوان صالح
و جویز اصحاب و صاحب حق و دوق اند تحصیل علوم طاهر از مولانا محمد حسن موصوف سیدار و فیض المهر
از ملازمت مولانا و مرتبه با قدس سره رانسته اند و مولانا چون عایت محبت و اطاعت و صلوات همیشه
و مایل در ایتیان دیدند ایشان را بر احسان داده اند سلام الله تعالی مولانا و مرتبه با عتبه الله تعالی
ساحل محمد موسی صاحب قفس که اکثر سیر با ایشان را احسان میدادند و نام صد تعلیم فرموده اند و اگر ار
ایشان هر کلامی و بیانی مشکل که از زبان در فشان ساحل صاحب تشدید و یا تعلیمی یا مقتدر
مولانا و مرتبه با تحقیق آن می نمودند و می فهمیدند و کبر در صاحب و در علی شاه مرید علی
و سانشین حسرت نور علی شاه و می مرید حضرت محمد بن و می مرید حضرت توحید علی و می حلیه حضرت
شاه سیکه قفس هفتصد و در شکله که می است مرده کرده عرویه از تمام سیر مقام دائره شریک
سکس سید شاه سیکه نو اقامت میدادند و در مسد عالی او شان نشسته اند و بعضی بیانات آسمت در اشیا
میدادند و محاسن اصحاب و در ویشان کثیر را معمول سابق جمع میدادند و آمدنی و نه کور را حسن سیر را محال
در ویشان و مهمان صرف میباید و بذات خود کمر و زیات صرف بجا داری و در ویشان اصحاب
و محی الفقر و مساکین همان دوست هستند و اهل تکلیف که در امور شده از احالی سحای سیکه و در ویشان
خود مستقیم میباید مولانا میفرمودند فلسفایان و علی شاه در هموم و عموم محال خود میباید جیس فلسفایان
فقیر نیست و ایتیان بر از فیض محبت مولانا مستفید گشته اند و تعلیم یافته اند و شکله شریف خوانده اند
و اکثر امور رعایت آنجا را بهائیس مولانا و مع کرده اند و صاحب حق و دوق و و صد را رقم و دوسه مرتبه
بر ارب و قد موسی ایشان بهر واد و زنده است الله تعالی ایشان را بر سر حقیقتان این زمان سالی
گشته و سلامت اگر امت دارد و کمر سپید معین الدین مرید حلیه خیرت خاوند صاحب سیر در
رحمت الله علیه و اسادات بدر هستند و در لیده البیت هر چهار نفر لشم حیدر آباد کس با اقتضاء

بیت

بیت

استند ارجح و غلبه شوق و محبت الهی تحصیل علوم باطن غربت سفر اختیار کردند و طریقه از بند توکل و سبقت
 قناعت پیش گرفته در آمیزش شریف رسیدند و از آنجا منجبت حافظ صاحب حاضر آمدند چون حافظ صاحب
 آثار فقر از وی ظاهر و باهر و میرا متصف ببرد و قناعت دیدند و گفت متغ خود در آورند و تعلیم ظاهر و باطن
 کردند و ایشان نفس سرکش را خود لایق و فاقه و محنت نشاء شکست داد و گوشه گرفته بتعلیم شیخ خود را مشغول
 میداشتند و مجاهدات در ریاضات لایق و فقر از او مست و فقری و درویشی از بشیر ایشان ظاهر و واضح
 میگردد و کلام می گفتند و در حلقه نور و ایشان بوده و ذکر هر یک کردند و بعد انتقال شیخ خود اقامت در امر و رسیدند
 و گاه در مراد آباد آمد و بمسجد بزرگ که بر کنار کوریا واقع است سکونت میکردند و اکثر گوشه غزل و تنها
 میبودند و من هم بخشدش میرقم بعد چند سال بقصد زیارت حرمین شریفین از امر و بهر آمد و بمنزل مقصود
 از کلام و دنیا خاموش شدند پس از آنجا مراجعت بولین اصلی خود کردند و در حیدر آباد و کوریا اقامت و وزیرند و
 بعد از آن در زیارت شیخ خود فیض اندوز شدند و بعد از آن در امر و بهر تشریف آوردند و وی برای خج
 صرف خانقاه شیخ خود و در ایشان آنجا خرید و وقف کرده باز حیدر آباد و تشریف بردند و از خطه و انگلیس
 حیدر آباد و شنیده میشد که تا تحریر زنده هستند و فتوحات آنجا بر مسکینان و مسافران صرف مینمایند و مردمان
 امیر و غریب آنجا بر ایشان جمع مینماید و شاه خاموش میگردد و ایشان اشعار و حقائق و معارف و غیره مینماید
 الله تعالی سایه بلند پای ایشان را بر معارف و لبالب و مسکینان مبدود دارد و در امر و بهر بکمال مسکن ایشان
 میان بنی بخش نشسته اند و طریقه اش جاری میدارند و بعد تحریر زنده چهارم و لایق و منه کثیر او و و نشاء و
 و پشت فوت کردند و مراد آباد و بمسجد بزرگ و میان محمد شاه مرید میان آمید و او که از زیارت و حیدر آباد زیر قدم خود
 میان او و و فون گشت نشسته اند و مرید کثیر میکنند و کرجاجی غلام علی شاه مرید و مجاز حضرت
 حافظ محمد موسی رحمه الله بودند و در امر و بهر بمسجد چای مینامند و طالبان التکلم ذکر هر یک کردند و اکثر جوانان
 امر و بهر ارادت بوی می آوردند و لباس خود و خجاک رنگ کرده و در حلقه درویشانش داخل بوده و ذکر هر یک کردند
 در آن زمان از بکثرت محبت ایشان از در و دیوار سبزه آواز آمد و بعد میآمد و در هر کوه و بازار امر و بهر و کلام
 الله شنید و میشدی سن و فانش کثیر او و دو صد و پنجاه و دو و سوم جادی الاول سبزه عقب بند و در بخت

در این کتاب

خدا عبدالحی را به پیش من گفتم ای خدا مولوی صاحب را بخش فرمودند که گویای خدا عبدالحی را بخش
من گفتم ای خدا مولوی صاحب را بخش یا فرمودند نه چنین گویای خدا عبدالحی را بخش من بیل گفتم که
فرموده ایشان گوی تر انگیز از دنیا چاکر گفتم ای خدا عبدالحی را بخش و در آن صحن بدینت امرو بود
مر اچند دانه امرو از آن حبیه دادند من و قاتش معلوم نگردید و در محن حجر و مسجد بدین گشتند و در کمر
حاجی عبد الله شاه ایشان از اجداد خلفا حضرت حافظ موسی قدس سره هستند حافظ ضا
آخر طالب را بی تعلیم نفوذ ایشان میفرمودند ایشان را یک نشین تفرید ناکر ماسواستنول نشان
تومی نسبت اند فکاک راوی اند که روزی بحال القیاض که گاهی بر روز ایشان طاری میشود
از ایندی مسجد که در خانقا شیع ایشان واقع است خود را بصحن آن که پنجه است منزلون انداختند
بعونه تعالی آسیدی رسید شیر علی خالص صاحب که اعظم رئیس مراد آباد از اولاد و اخلا حضرت
شیخ الیهیم بهم بی قدس سره هستند و تحصیل علم ظاهر هم میدارند و از مدت مدید بتلاش
در ویشی که مانند گذشتگان مرشد کامل و مکمل باشند بودند بیادوری طالع سنه یک هزار و دصد
و هشتاد و شش در تمانیس رسیدند ایشان را جامع اوصاف طاهری و باطن یافتند ایشان
امبعیت ایشان شیخ نجیب الله که آنهم بهین تفحص بود سعادت اند و بر بیعت گشتند چنانچه خانقا
موصوف در ذکر ایشان چنان نوشته اند که منویم بودند که خاکسار تمانیس رسیدیم و شکل مثالی
ایشان مولانا سید ناسید مولوی محمد امین علی قدس سره بصورت مبارک حضرت حاج عبد الله شاه
صاحب معبدی بختیاری میفرمودیم انصاح منطبق افتاد شیخ نجیب الله خواست که مشرف بیعت شود و از روی
او عرض نمودم آنوقت قبول نشد اصرار خلاف ادب بود بقیام گاه مراجعت نمودم و بجهت تو خفا خود شیخ
نجیب الله گفتم که مرشدی توت باطنی و ذی شان طاهری میخواهم و ایشان سکینه هستند و این نیز گفتم که فیض
غلبه ایشان بر الشاه امام علی رحمه الله بیعت خواهم کرد من بعد بیعت ایشان بفرماید که این که میگوید که در بیعت
نارکت خوانند و نه تمیدیم را فحیده اوراق جوابات حضرت شاه مدار رحمه الله که بر طبقی سوالات ملک السلام
قاضی شهاب الدین دولت آبادی رحمه الله ترقیم فرموده بودند بغیر من خواندن بدینم و او ندان این حدیث

شیخ نجیب الله

اللهم اغفر لي سكتا داخليا وسكتا خارجيا واخترني في زمرة الساكين من طمركم امدقم فميدم كبريت
 ايشان ميل وصال باسكتف گردید لندا ایت بیهر مرد و عصار آن روز که بکرمه میفرمود
 باقیم بقاعده روزیستم درین جلسه امام علی رحمه الله و بعض دیگر که کمالی و مجتهدی
 گردید در کار و متبر و هم سرور و دوم که اسال حسرت بریده است فرمودند و آن که کاشف و دل
 و کفنی الله قتلنا المله مشرف بیعت کتم کشف و هیبت والا را سر آیم که دم بیعت شمع بحیث
 اساره شرک حصه و فرمودند بها وقت حضرت تامله لقلب اوید اگر دید و دردی که ما جیتره
 سر میرد پس از رک آن بهور اتر و در وجودی میدور و بی حضرت نماز و علی شاه سلمه الله و
 که سیار و پیش و بر و در رسیدیم جیاں احدا و بخود می مژغاص فوسی السعد مدد
 طالال خدا را حسن مرشداید بگر سبب کمی طالال صادق سلسله بیعت جیاں کم کرده اند
 گو یا مقطع ساحت اند زهی قسب کیک بر مراد خود است و اخل و باید بعد سعادت تاد
 تعلیم علم باطل بعضی بیعت نکرد و دوم که در جواب گلنایک مولانا موصوف قدس سره و گوئیم
 که کار شما نام گردید من بحره مصر و فو لوه لوسوی نمایانم صلیح که بحدیث حضرت ایشاں
 به شرم فرمودند اراده و طس است بر دید حضرت ایشاں سلمه الله و مولانا رحمه الله که از حد
 حافظ صاحب قدس سره خلافت یافته اند لوه غلبه محبت از جانبین معا یرت بر خاسته
 ازینجاست که حضرت ایشاں بشیره نام حضرت مولانا رحمه الله نوشته دادند و حضرت
 مولانا توبه حضرت ایشاں را موصوب بخود فرمودند چه حضرت ایشاں برای لایحگاه
 سر از حره میامد اکثر اوقات اندرون حره متوجه و مشغول بحق میباشند و بهم تصفیة قلوب
 بهتیه صال توحه می درایند بگویند که از لس سال عقب مارک آشتامی لطر شده جید فقره
 مسین حال این مادی ماں بدویم اگر دایم دل آگاه و یکجا به جمال ساه عبد الله و یکجا
 عباس تیرگی حبش ایا به و توریج چراج راه دیکما به جیاں من اماں من بکر توحید اهل تهر
 غعلسکد از عرفان طاز شتاب ایاں مارا امکان باحد استمع بدی حرکتی یکی فرود حجاب و بی

خلافت کثرت را با نور و وحدت نماندنی حکم شریعت مرشد طریقت منظر نشان بمالی عالم علم
 عالی مشرف خطرات جهان مزیل تعلقات این و آن دمی غم بلند خاکساری پسند پاشی
 بر افلاک چنین نیاز بر خاک ره نورد میدان حیرت یکد تا ز عرصه لاهوت مفید باد اگر بغیض آورد
 و بر و خیل تا شانش بسفرد وطن بهیانش تجلوت در انجمن نفیض فکر بلطین سالتعلیمش
 ابتداء انتم التسلیم باطالع السبع الحقی اسبح هو صدق بی لیسع ۵ بروید ابکن و خلوتش راه بیاند
 مقامی مع الله تبارک العزیز بخت هشتم ذیقعد ۱۲۸۰ شنبه بجا حق پیوستند و کمر شاه
 صابر بخش صاحب ثار الصنادید میگردد زبده مقبولان مارگاه الهی سید صابر عالمی
 سید صابر بخش چشتی خلاصه سادات نظام وزبده اهل خاندان چشت بود و مولد ایشان
 سید شاه نصیر الدین چشتی ابن شاه غلام سادات چشتی ابن شیخ عبدالواحد عرف
 نواب بشارت خان برادر حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد چشتی بودند هر چند ایشان
 از صحبت اکثر مشایخ معاصر خود کسب فیض باطن کردند لیکن کمال طریقت و حقیقت
 از وسیله بیعت جدا مجد خود شاه غلام سادات حاصل نمود و سجاد نقشبند ایشان
 و سلسله خاندان طریقه ایشان نیست که شاه غلام سادات خلیفه شاه محمد نصیری خلیفه
 شیخ محمد چشتی و وی خلیفه شیخ ابراهیم رامپوری که از مضافات سهارنپور است و وی
 خلیفه شیخ ابوسعید گنگوہی بودند و مولد ایشان باستر ضای پدر خود ویرسند خلافت ممکن
 شده بهدایت و ارشاد طریقه باطن مصروف گشتند و قضا و می و حین حیات پدر خود
 سفر آخرت اختیار کردند بعد انتقال و بجا ایشان از ابرسند خلافت فرزند خود و نشانند مردم
 حاکمین خود ساختند و صرف لنگر و انعقاد مجالس عرس خدمت مساکین و خبر گیری صادر
 تفویض ایشان کردند و بیان سخاوت و طاعت و عبادت ایشان از تحریر قلم بیرونست
 انشی ایشان سکونت دلی طریقه چشتیه مشرب وجود و مذہب حنفیه و متابعت شریعت بود
 صلی الله علیه و سلم میداشتند و از آنست که هر شریفان شصت و سه رسیدند و دو چهارم

ایم یحییٰ صاحب قندوسی اند

روح الاول سید بکر اردو و صیدوسی و حبیب سحر ارقی و مستند در خانقاه که خود برای ربه
 ساکنین بمعین سماعه بود و در دیوان گشتند و آن سال شاه قریب شهر کو در دیار گنج واقع است
 ذکر در زندان اخوند فقیه صاحب حجت الله علیه السلام سیر کلاں صاحب راه و نور
 از کج حاربه بود و تعلیم مایل ارید بر برگوار خود یا فقیه به و در کاره مار بار ارمی سبکها و تخمینا
 سرگرم بود اگر کسی بپوه با محتاج سودائی حریده و دراکه را می اومی آوردی سید بکر دی کرا
 و مرآت و الس کردی و مار آوردی و ملال بر عاقلش سید استی و خود را نکلف
 فادلس بیج بروی و در کج راه بسیار خوش آذاری کردی و راقم درس فی مری
 از مدارش مشرف شده بود و رحمة الله علیه در راه حبس سید بکر اردو و صید و نگاه و دو
 ناف صاحبزاده ثانی علام شاه و صاحبزاده ثالث علام حسین قدس برهما
 اری فی صاحب بود و در این جهت مرد مال بیرو و ایشان را کلاں و خرد میگویی صاحبزاده علام
 مایه بر رگواروی برای تعلیم ظاهر حضرت شاه علام حسین که جلیوه می بود سپرد که در ایشان
 مالک داشت روری صاحبزاده علام شاه با اشاره اسما و موصوف ارید بر برگوار خود و طلب نام
 عرض نمودید ترش فرمودند که کسی فمایش کرده است خوب میا و بدین انگشت شست و لب
 بیفش نهاده انهم داب فکرم کرد صاحبزاده موصوف و در میان نویسد بر برگوار خود و است
 با ده ساله بود بعد از سالید بر برگواروی به به مستر زندان و بر اثر رسید درش نشاند و جاسین
 ساحت راقم از ربات ایشان سر مشرف شده بود و جوان خوش رو و مظهر مایل مشرف
 و در کمال و مال بصورت مسامح بودند و مصلحت حدیث سر لب که اهل الخیوه ملک و رعایا
 سادگی حافظ محمد علی مرد در رگ و صادق بود از راقم مگسدر و روسته و از هر سب که را
 سخا و دیدم که رئیس را میورد و تکرار دیدم که اهل و عیال والی را میورد و مصلحت و در صبح
 لک برای ناز مجرب و رسد و آدم شنیدم که صاحبزاده علام شاه انتقال کرد و رحمة الله علیه
 وی حبس و در راه لواب احمد علیخان عمر الله تعالی به قتم حمادی النانی سید بکر اردو و صید

و پهل و چهار وفات یافت صاحبزاده ثالث حضرت غلام حسین قدس سره حال صحت
 و کمال معنی داشت چون در مجلس سخن گفتن می نشستند همه کس می برآمدند و دیدند همه مشتاق و امیر
 و رئیس شهر را می پور ایشان را تعظیم و تکریم بلیغ میکرد و ایشان بعد از تحصیل علم ظاهر و باطن و انساب
 نسبت باطن طریقه پیشینه صاحبزاده قدس سره از خلفا پدر بزرگوار خود حاصل نموده و حقیقت عبادت
 و صاحبزاده محمد القدوس حافظ محمد و ملا دریا خان و اخوند شاه زمان و بالبعض اجازت
 از حضرت شاه غلام حسین بعد از در سنه هزار و دویست و هشتاد و نه برای زیارت بزرگان
 در راهی رفته بود و رانجا از مولانا شاه عبدالغفر اجازت تلاوت قرآن و دلائل خیرات حاصل
 نمود و از مولانا شاه عبدالقادر برادر مولانا شاه عبدالغفر قدس سره با طریقه نقشبندییه
 و میان صاحب بخش ایشان از امثال طریقه پیشینه و قادریه و غیره نوشته دادند بعد از آن نقشبندییه
 را بهر وقتند و از سید آل احمد عرف اچو میان طریقه قادریه و اجازت دعای سیفی و
 اعمال و غیره دریافتند پس از آن مثل پدر بزرگوار خود بر مسند ارشاد نشست صاحب
 سماع بگوگای در قصه و وجد می آمدند و آن حال رنگ چهره مبارکش متغیر نمیشد و از
 خود سینه خود را می مالید و پیراهن را چاک می کردی و در الوقت بر حاضران مجلس تائیدی
 افتادی و صاحب خلق بود و معنی مخلصان خود را از امیر و امرای معتقدان خویش و بیغ
 نداشتی اگر او کار برای آن سکین نکردی از دانا خوش شدی و بر مارت او خیال نکردی
 و عدم منفعت خود را از او ملحوظ نه نمودی رفته اند علییه و مریدان وی حضرت ذوق مشو
 میداشتند و آنکه زنده اند نیز میدانند بر اقامت مهربانی و شفقت نمودی از رحمت که بزرگوار
 من از ایشان مجاز بود و اجازت و های سیفی و اعمال دیگر یافته بودند از آنکه بعد از انتقال
 شیخ خود صحبت از ایشان داشتند صاحبزاده موصوف اکثر تشریف شریف بر او آباد آورد
 و بعد یکسال در ایام عرس حضرت شاه غلام حسین رحمه الله می آمدند و قضای کردند مشهور
 ایشان چشمت بود و در دهم رمضان سنه یک هزار و دویست و پنجاه و نه وفات یافت حکایتی بیاورم

آنکه تیدم که ایمر حال مرید حضرت ائمه علیه السلام بود و پدر او که یکی از رؤسای راسم بود و در
حکومت ائمه صاحبان امانت آمدی او را نامزدی آخر کارش قتل نمود و پسر کبر و در بندگی قسم
گرفته وی را ربانی داد و مادر محبت ائمه صاحبان حضرت که از اسب و مراست جین و جبال شکستند
گفت قسم میخوری و ماری آنی حوائج او قسم عاشق اعتداری ندارد و رحمه الله صاحبان
رابع ائمه صاحب غلام رسول از بی بی صاحب دیگر بود و در خانه نشین و مخدوم و آرا میبود
و رحمه الله علیه ذکر حضرت شاه در گاهی را میخوری مرید و حلیه حضرت شاه حافظ
جمال الله وی مرید و حلیه حضرت ساه قطب الدین که ذکر ایشان ملاک شد وی مرید
حواصی محمد زهر بود و رحمه الله بیا هم حضرت صاحبان مولوی عبدالصی در رساله ذکر کرد
حضرت شاه در گاهی استغراق مادی داشتند که وقت نماز مردمان آگاه میکردند و مادر او
بودند و در محراب هراره صلح میساختند و در وقت دو و هجری متولد شدند و تاریخ
ولادت معدل قیص حق است از امتدای عمر در ایام طغیولیت ایشان را در رساله
بر آورده و صحرا میگشتند چون سن تمبر رسید مقدری افاقه بهم رسید رابع خیر کلام الله
نریف اگر کسی خواندند و نماز قیص کردند از معلوب شدند و در برگ و جبال قناعت می نمودند
مگر وقت نماز افاقه پیشند و سهوس مستند و غلطی و صیحت و بطریق قادریه از حفاظت عالی
نمود مطلقات از اغیانی فرمودند اگر کسی بوقت خواب ایشان روید و در چادر سال
سته برف بومی محاسن ایشان را می آید و در می ادا حقت لطیفی که در یکس
که است یکی از مخلصان ایشان را پیشش آمد ایشان را یاد کرد و گاه شمر از دستگرفت شخص
فرمودند خانه ات بسوزد بسوزت تاریخ وفات ایشان مات قطب الوری عن امر الله
مزار ایشان در مله را مورد واقع است ذکر شاه ابو سعید رحمه الله در رساله ذکر فوت شده است
مرکز حضرت شاه ابو سعید بن حضرت منی القدر حضرت عمر القدر حضرت عیسی س حضرت سیف الدین
بن حضرت حواصی محمد معصوم بن حضرت محمد صالح ثانی رضی الله عنهم ولادت حضرت دوم

بجای میخوری

بجای

۹۲ هجری یکنوازد و یکصد و نوزده شش در بلده مصطفی آباد معروف را سپرد و چون آمد در حال شریف
 ایشان از ابتدای عمر بر صلاح تاثر گشت میسر نمود نیکو ادب و اهل عمر و در بلده که نشو و گذر واقع شد در
 آنکه اکثر شرعینه پیدا گشت مگر بدقت آمد و شد من ستر عورت خود میکرد کسی پرسید که چرا چه شد
 بیون ایشان را می بینی ستر میکنی گفت وقتی باشد که ایشان را منجی حاصل شود که مرجع اقارب
 خود گردند فوق کما قال در عمر ده سالگی تقریباً قرآن شریف حفظ فرمودند و بعد به تجوید از قاری
 نسیم علیه الرحمه حاصل نمودند میفرمودند بعضی از عرب قرآن من در حرم محترم شنودند و تحسین نمود
 انحضرت بعد حفظ قرآن شریف از علوم عقلیه و نقلیه بهره حاصل نمودند و از حضرت شاه عبدالعزیز
 حدیث حاصل نمودند و در عین تحصیل علم را ده خدا طلبی پیدا شد اهل ایدت بخدمت والد ماجد
 خود آوردند بعد صحبت والد خود با جازات او شان نزد حضرت شاه در گاهی رسیدند شاه
 ایشان عنایت فرادان فرمودند و چند روز اجازت و خلافت دادند ایشان را شورش به
 کمال پیدا میشد و مردمان بسیار جمع آمدند و در حلقه بهیوشی و وجد بسیار میر رسید و صحیفه
 عظیم به پایشان چونکه در نسبت مجذبه این امور تلقع میشوید و بر ذراتی در قاصی نسبت ندارند
 و مثل صحیفه کرام و کمال افسه و دلی و آسودگی عمر بسر میبردند و سماع ایشان قرآن و حفظ
 ایشان نماز و شیوه ایشان امر بالمعروف و نهی عن المنکر میکرد و حالات اصحاب شریف علیه السلام
 بهین منوال یافتند و نیز حضرت ایشان را در راه پوریده بودند انحضرت ایشان خود را بدلی
 رسانیدند ایشان مکتوبی بقاضی ثناء اللہ یافعی پی صاحب و مقدمه خدا طلبی فرستاد
 او شان جوابش بکمال تعظیم نوشتند و مصلحت دادند که حضرت شاه غلام علی بهر گشت
 پس ایشان بخدمت حضرت رسیدند و مقبول درگاه شدند و هنوز حضرت شاه درگاه
 زنده بودند میفرمودند اگر مثل حضرت ایشان مرشد منی بود خوف از جانب شدی بسیار
 لیکن حضرت ایشان چنین حمایت میفرمودند که هرگز آسیب بمن نرسید و ایشان در محبت
 پیر اول خود را سبب بود و در چنانچه شخصی غیبت حضرت شاه در گاهی در مجلس حضرت ایشان

ابا ما غشت مد و طحا کو اور زود و نیز حضرت ایشان برائش شخص شک کرده فرمودند
 بزرگان طریقہ مایکی سپرد نمودند ادا و سارا رس کد در حق خود یکس آخر بار که برامید شوم
 نائل شد پس اراحنی کر اما ابساں ہیں صاحب سالہ مذکور میوب جون حضرت ایشان
 مرض آخر لاحق گشت حضرت والا در گمانه نمودند و بطور مکر و طلب ایشان فرستادند و غرض
 نہیں بود کہ رحامی متا سندن حملتها مک مکتوب مرقوم مسود دیر و لا این فقیہ را غرض حال
 و صحت بخیر رسیدہ کہ طاق تستس نماند و بیوقت آمدن شما بسیار ناسبست حال
 خود را برسان می نیم کہ منصب آخر مقام ابساں حامدان شما متعلق شد و در بیماری سابق
 دیدہ بودیم کہ شمار چار بانی مال شستہ اید و قبولیت شما عطا کرد و مساوی شما قابل توجهات نمود
 کسی بیت معلوم ناید مقامات کہ در طریقہ امام ربانی صی اللہ عنہ مقرر است الحمد للہ حضرت
 حافظ الوہید صاحب سلمہ اللہ بامقامات ماسنشی ہم رسانندہ اند پس میگویم دست ایشان
 کہ بہتر از دست من است دست معیت حضرت ایشان کہ اقوامی در بدو کانت معیت
 من است اللہ تعالی مبارک و مایا العرص حکم حضرت ایشان آنحضرت بحامی حضرت
 ایشان شستہ سال تقریر ماید ایت طالساں کو نمودند و قلمی دستخوش و مفروقہ فاقہ نشاید
 در سال یکہ زار و د و صد جیل و در عرم حرمین ترقیق نہیں نمودند و دوم یہو کم و یکہ در بیدار اہرام
 داخل شدند و نیز تفرع مرض در شہر محرم روداد و در نیال بعد و اعنت ارباب
 حرمین ترقیقیں رجوع بجانب وطن فرمودند و بہت و دوم رمضان مدہ گویم
 داخل شدہ میں ملہ و عشر نوم عید الفطر در شستہ اسقال فرمودند تا لوت شرفش را اصل
 مدہای کردند بعد جیل و در نفس مبارک اریند و قی برآورده در لحد ہاد مدیناں معلوم شد
 کہ بہین وقت غسل دادہ اند و هیچ تغیر نمودیند کہ در زیر بود ماییت خوش بوداشتیم
 ترک برد مذہب نریت حضرت ایشان مدون شدہ تاریخ و دات مولوی حلیل
 گفتہ اند کہ امام و مرشد ما شاہ پوید سعیدہ بر در عید جوں شد و اصل جہاب خدا

دل شکسته و منورم گفت تا پیش بدستون محکم دین بی قرار پاندم میان من و منکر که قاسم طغان
 انکار ایشان بود و بار اقامه میگفتند که وقتی امر بعضی شده بود از حضرت مشرف عرض نمودند که در بار
 پروردگار خود آنچه کسی بر نخست عرض کردم که این از من نخواهد شد بعد از تو به حضرت پیر گفتن بنه
 سبدل کردید پس بی عیاده رنگین کن گریست پیرشان گوید که سالک بخیر بود ز راه دیر
 منزه ما بار اقامه در آن زمان در لئونک بود و وقت شب از زیارت ایشان مشرف گشته بود و حضرت
 ثانی ایشان بود و بی عبد القی که همراه ایشان بود بعد فوت پدر بزرگوار خود چند ماه در اینجا
 اقامه اکثر بخت و بی حضرت حاضر شدی و بی از صحبت هم سنگی بار اقامه گفت که
 داشتی ذکر شاه احمد سعید رحمه الله علیه در رساله مذکور بر ما در می است فرزند کبر
 حضرت شاه ابو سعید هستند و ولادت ایشان در سنه یک هزار و صد و هفتاد و دو و در تاریخ
 ولادت منظر نیر دآن کجس نسبت والدین خود حفظ کلام شریف فرمودند و علوم عقلیه از مولوی
 فضل امام مفتی شرف الدین و غیره آموختند و حدیث شریف از علامه حضرت شاه
 عبدالعزیز رحمه الله مثل رشید الدین خان و غیره خواندند و سلوک طریقه مجددیه از حضرت
 ایشان یعنی حضرت شاه غلام علی و والد خود حاصل نموده باجازت و خلاف مشرف گشتند
 مردمان از علم ظاهر و باطن بهره رسانیدند حضرت ایشان در احوال ایشان در رساله خود
 نوشته اند احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید بعلم و عمل و حفظ قرآن مجید و احوال نسبت شریف
 فریب است بوالد ماجد خود و انتمی کلامه الشریف و نیز حضرت ایشان در مکتوبی از قاصد فرمود
 الله تعالی شایسته کس را سلامت دارد که ارتباط مودت بهتر از قرابت است حضرت
 ابو سعید اسعد هم الله سبحانه احمد سعید جلاله الله تعالی محمود و آرون احمد را فی الله به پادشاه
 الله جلاله الله بشار القبوله الله تعالی در عمر این چهار بزرگ برکت عطا نماید و موجب واج طریقه
 فرماید و گتر آنکه آیین انتمی ایشان بعد وفات والد قائم مقام حضرتین شد و در طایبان
 ازبهند و خراسان رو بایشان آوردند و حسب حوصله خود فو اند بر و در خلفای ایشان در این

تمام باره سراسر شهر و تمام دار و در حقه الله علیه است سبب الی من یسبحه و یحمده و یصلی علیهم
 محمد و خدیجه ایشاں امد راقم بر یار شکیار مدلی رفته شریف ماوس ایشاں مشرف سده اس
 لغا و راف احوال معایت کرانه حرف بهت فریده و در کینست سست ایشاں رسول شیع
 و حرالت لطف با فیه یث حضرت الشارعی محبت عالمی دی خالق میا السند کایا
 هستند و در حقیقت ماحق معروف لود در ربع الاول در رسته سده یکم اردو و صد
 و هشتاد و هفت در دین پوره کواری حق بوبستند عمر شریف یث حضرت سال رسیده لود
 در سبب دار سادست و هشتاد سال جلوه نمودند ذکر حضرت محمد فیلهو الحسن
 مرید حضرت شاه سلام حسین مراد انا دمی و ادا اصل شیخ فاروقی لود در قایل جانان اود
 قناعت سوه ماه نشینی اختیار کرده مدنی نکات و آرا در لیست بگرد کار ضروری خود اورد
 خود بگرد کسی معتقد بهم نشینی را تکلیف نمیداد و عمر شریف مرید لود رسیده لود و کایا
 اثناب ما حسن دم تا وقت فوت فوت نموده بعد از وفات کایا جانان حقه الله ایشاں مرید
 شیخ خود ایشاں میگردیده و نامی روضه و عمارات خانقاه شیخ خود ایشاں طرف علیم جانان
 که مرید اسح الا عفا و حضرت شاه لود ایشاں ارحس تدبیر خود می ساخته است و
 در حیرت واهی نامحسوس اود و سال حاضر و عائب یکسال بود و احوال حضرت شاه
 سلام حسین قدس سره که بالا کاشته ام اکثر از رساله تصیف ایشاں است راقم احارت
 دعای سببی اعمال و غیره ایشاں دارید بر گوا جو و با و ت است و ایشاں ایشاں
 واحد اوجود و ایشاں شیخ خود و در آوا ایشاں سلا بعد لسل احارت اعمال در القای
 دعائی جوانی لود قنایال سال جاری ماداکول روایات ایشاں حتم گردید بتایج
 و سبب بگردارد سده هفتاد و هشت برید یوار شرقی احاطه روضه میر جو و مدجون
 ذکر حافظه میر محمد و میر محمد شاه سلام حسین لود در اندامی ایام جوانی نگه
 سبب سراه سبب لود در ایام سبب سراه سبب سراه سبب سراه سبب سراه

سبب سراه سبب سراه
 سبب سراه سبب سراه

سبب سراه سبب سراه
 سبب سراه سبب سراه

گرایند بعد انتقال شاه خود تا بنجاه سال تقریباً که بین الطرد و العصر سرارادت بر آستانه شاه می نهادند
 آن عادت محمود خود را قضا نکردند تا آنکه زید دیوار غربی اساطیر و ضلعه شاه نقش خود را نهادند و در
 شاه جی عبداللہ شاه از وی حضرت پسر سیدند که حافظ صاحب بن فرار بر الوار یا راه خود می آیند یا
 از اشاره حضرت ایشان فرمودند که روزی حاضر نشدند بودم در خواب فرمودند که حافظ جی ویر و کار می
 پیش شده باشد که بنیاد پیشتر مساز شده سزگون شدم و گاهی اگر مسئله مرا نرود میباید و در خواب
 فماینده نمیفرمایند و وی حافظ صاحب بن استقامت میداشتند فتوای مسائل و دیگر
 مسائل ضروری جمع می نمودند چنانچه فرزند ارجمند ایشان مولوی محمد نور که قاضی التحصیل اند آن همه را
 فراهم آورده سبله با ساخته نزد خود میدارند و حضرت حافظ جی بعد نماز فجر و حایر زمانی و غیره میخواندند
 پس از آن در نوشت و خواند مسائل و یاد در کار ضروریه خانه مشغول میشدند و بعد از طعام فرانت یافته
 قیام نموده و نماز طهارت و اساتذت برقرار حضرت شیخ خود میفرستاد و نماز عصر در آن مسجد که برقرار بر ایشان
 و یاد مسجد محله خود میخواندند و بعد از نماز مغرب قدری طعام بخوردند و پس از نماز عشاء در و در مسجد
 میخواندند وی حضرت این سه اعمال و ریحیات خود هرگز ترک نمودند و خواندن و دعا و در و در شریف و در حق
 برقرار پیر اگر بد صحبت کسی بیاری طاق آمدند مسجد داشتی برقرار پیر خود ضروری تا آنکه تبارخ چهارم
 شوال بر وجه نماز طهارت کرده و بقبله نموده در سینه بکمر او دو صد و شصت و شش خشت منفرستند
 و در زیر دیوار غربی اساطیر و ضلعه شیخ خود میخواندند و گشتند و در شاه جی عبداللہ شاه
 مرتضی آدم مناصب با اخلاص حضرت شاه غلام حسین رحمه الله علیه بودند از عمر خرد سالگی ایام طفلی و
 جوانی بنجدت حضرت قدس سره بسپردند بعد انتقال وی حضرت خاک آستانه وی بروی خود می آیند
 دست طبع از همه کشیده و پای خود را از گردین درها شکسته و در وازه خالقه شیخ خود را با استقامت
 تمام حکم گرفته نبشتند و از برکت محبت شیخ خود اتباع شریع شریف بدایسار میداشتند و علماء و فقهائین
 و طریقت را بتعلیم میسپاریدند و طالبان را در شکی میگرداند و تعلیم ذکر و فکر میفرمودند و مدت عمر خود
 گزرا نیند و غیره و اکسار بسیار میگردند و در مجالس سماع به وجد و شوق مغلوب میگردند و هر روز در ذکر و شغل

شیخ صاحب بن

مستحل نشدند چون در آخر عمر رسید مرص فوت رو کو در عین مرص برای نماز حاجت از حجره و در مسجد
 تشریف که احل سالها شج و می است در آمد بر اکثر نماز عتار او کرده و اشترات نموده سیدار می نمود
 بعد از آن میفرمودند مرص برای نماز عتار سیدار صاحب مدینان عرص میبودند که نماز عتار حضرت اگر اهل
 این مدینان هر شب بکار این حال پیدا می نمود گفت حضرت ایشان را پس حال مستحل نگذرانید و حاجت
 استیجاب می کرد و سه کرب نماز عتار می کرد دیدیون صفت بسیار ایسا اگر دیدی مدینان با کمره آورده هم
 در آن مرص فوت دوم سماح نماز عرص انتانت انکار کرد و می شری که اهل مستحل بود که حج بر او نموده
 تسبیح دوا "مشتان در سنه کبار" و صد و هشتاد و هشت تن بر یک کاه لایه در واره حلقه و پیرو سیر نازیده
 و مدون گشت و اگر شاه جی حسام الدین شاه مرید حضرت شاه غلام حسین بود در اوانل عرص
 مدد سیرت شاه سیده بود مدان سرور از حرکت سیرت ایشان حضرت دل می دنیا سرشته بود و در
 در محراب اشتغال او که بسیار شیدا و محبت القرا و عوام و ساکنین و همان دوست بود و چنانچه اگر فقر او صاحب
 مرتبه اهل خدمت برای ملاقات بر حاضری می آمدند و وی تعلیق صابر و عشق و محبت تسبیح و دعا و کلمات
 بعد از اتمام تسبیح و در السیت امل تسبیح خود بسیار و تسبیح سیرت و صابر لطف وی کمال تمام شیدا صاحب
 اگر او می و دیوای در معالک ماطن و برار تسبیح و کتب معنود و در وقت که والدیم همراه مولانا و شیدا
 به اسی ملاقات وی تشریف می رسیده بود و والد بعد از حاجت میفرمودند که چون بر خیزد می بینم ملاقات
 که دم مرود که امتیاز صاحب می بر ایشان فرموده اند که شاه جی توفیق خود تیار دارد یک سیکه لالی خود را
 توفیق اند می آید می حضرت بر حال را تم بحسب الدت صفت مرگ میفرمودند و در می نیت وی تسبیح بود
 که در مرگ کال میاں آمد فرمودند می در سلوس رفته بر سیدیم که مرگ کال میاں اندکی گفت که چهار چوبی
 حیوانی لاسوری در گردان و حال افتاده است برای مرگ در آن ساند و مار فرمودند که عاقل و اهل
 الحیا که می بر یک سیکه می بین مقتضای صفت منجی خود را لقم شایه شاه جی مسافر در مدگی آن سرگ
 ملاقات می سلوس رفته باشد و یک سیکه به رفته و آن سرگ میاں گوی که تیار را بر آورده باشد
 کتبه را همراه خود آورده باشد بمسجد را راجع و راست شاید مسافت لایه را الطور با و قلم کرده باشد

حقیقت سیکه
 در دست

و شاد جی هم باین طور بسویون رفتند باشند الحجه المسمیه تمام کامل را در فرخ نداشتند بعد از چند مدت شنیدیم حضور
 بر امیر آمده گفت که بماند مولوی غلام حبیبانی غرق شد چون این سخن رسید وی سخت رسید فرمودند این
 شخص گریخته آید است بخوف بمانان که نزد خود میداشت شاید بمانان بفقیر فاقه در تحت تصرف خانه ایشان
 و آئینده چهار ایشان را پیران ایشان از طرفان پاکت بر آورده اند قریب آید که بی نید چون مولوی ایشان بیکان
 خود تشریف آوردند ملا خود را امام الدین رحمت الله بر برای ملاقات دی رفتند واقعه مذکور را اینچنینا
 فرموده بودند پیش وی بیان نمودند مولوی صاحب فرمودند راست و چنین است که الشخص گریخته بود و از توجه
 پیران نجات یافتیم حکایات مکاشفات شبیه بی بسیار اند بتاریخ نخست محرم الحرام سنه ۱۲۵۵ در موضع سبب پوره
 مدفون گشت که مولوی مولی و نیست و از راه پور برده و قریب مقبب با سپور واقع است ذکر مرسل
 اخوند امام الدین مریدان خود فقیر صاحب و ملا خود صاحب تلمیذ ذکر و فکر ابتدا دانستند یافته بودند
 و در راحت رسانیدن خلق خدا کوشش میکردند سبق علم فقه طالبان را بر امید اند روزی مولانا و مشرکان
 میفرمودند در تعریف و ذکر ایشان که روزی بیان یک تنگ پیر ملا صاحب کردم فرمودند این فکر از ادنامی فکر
 ما است در میان ایشان مولانا نجار با کمال تمام بود و با یک مولانا از ایشان کتابی در علم فقه خوانده باشند و
 را قلم عجیب و الد نظر رحمت میانه اختتام ملک از راه شفتت یک فکر نیز تعلیم فرمودند و شاد جی ایشان را پیران خود
 میدادند و بزرگ خود میدادند و تلمیذ تلمیذ میکردند و ایشان نیز خیریت نمیداشتند مثل سپر خود میدادند
 و ایشان همیشه غمخواری خلق میکردند چنانچه تعلیم را که از مردمان گرفته و دوست کنایه و در کرم
 که ما در دم پیر برشته را میدادند رحمت الله علیهم و که در خلیفه و در بخش برید حضرت شاه غلام حسین بود و در وقت
 اندازی کمالی داشت اینجست او را تالیف میگفتند در راه ملک را سخن پیرا کرده بود و تالیف دیگر اثر این پیران
 صریح شیخ خود میکنانید و در ظاهر صورت مشابیه رسول شایان بود و الفاظ و کلمات از خود اختراع و در
 ساخته میدان را تعلیم میکرد و پیرانند اجازت میدادند و او بود و تالیف و تالیف کرده بود و او
 میگفتند که میان صاحب میفرمودند و تالیف را نام خدا تعلیم کرده ام چنانکه دیگر اثر او دیگر تالیف و تالیف
 خود را سببه و تالیف میکند و میدان او یکم کردند و حضرت شیخ او را تالیف و تالیف میکند و تالیف

قیامی خانی از تن و در انداخته خرقه فقر و بر کشید چون صاحبزاده شیخ وی ایشان را در کمال مبادیه و در
دیدند بر و عرس خود خفته بدید و در میان فقر و انبساط خلقت و کلاه خرقه خود مشرف ساخته لقب فقیر
گردانید را تم نیز همان روز را اینجا حاضر بود وی در غنغان جوانی بخوبی و خوب بصورتی مشهور بودند و در ایام
پیری و فقری با حسن جمال در ویشی بهشتیه صورت شیخ خویش بودند و در عین جوانی لباس خرقه خود را اینجا
رنگ کرده رسم در ویشان را اینجا آورده پیش پند و مردان را نیز همان لباس ویشی از تن در خود خرقه بدیدند
لیک بعضی مردان را طعام نیز بدید و فقر و سیکه و در حلقه مردان سر حلقه بوده و کمر بهر بلند با و از دل خوش
تعلیم میدادند و سیکه و در تبارخ نیز در علم شوال سکه را در و صد و هفتاد دخت سفر است و در مردان و کجکانه
که وی در اینجا خاکی ساخته بودند و کشت و کمر حافظ علی حسین در مریه صاحبزاده حضرت
علام حسین و پسروی حضرت فقیر شاه و مجاز و ما دون از خلیفه پیر خود محمود خان و بانشین پدر بزرگوار
خود هستند سلمه الله تعالی جوان صالح و خوش خلق اند و مردان پدر بزرگوار وی بر ایشان جمع میابند و
تعلیم و تلقین ذکر و شغل و او را وظیفه میابند و ایشان خود نیز و شکری طایمان میکنند و دعای خیر رسانی
و چهل اسماء و او را دیگر بایستام تمام بخوانند و ورزش ذکر و تکلیف قادی و در مشیت بنمایند و بر اعمال
حب جن و غیره واقفیت میدارند و خلق را از ان فیض میابند و در خانقاه پدر بزرگوار خود مسجد و حجره و روضه
پدر و تعمیر کرده اند و عرس وی میکنند و آئینه و درندگان عرس را طعام بخوانند و سماع را دوست میدارند
و در قصه و جبه میکنند و گاهی در قصه بهر تشیخ شریف میزند مردمان و پیران و کان اسباب تعلیم و کلمه ای
میکند سلمه الله تعالی و کمر صاحبزاده مولانا عبد الغنی فرزند ثانی شاه ابو سعید رحمه الله انتساب
نسبت باطن از پدر بزرگوار خود دارند و در تقوی و طهارت مشهور و معروف هستند شمه ابان است او که در انصار
هدیه و ضیافت قبول نمیکرد و ندانند که در بازار فروخت میشوند و پدر بزرگوار آنرا از مالکان باقی
فاسد فرید بنمایند و در آب شریعت و طریقت و حقیقت مثل آب که در ام و پیران عظام خود و موصوف
اند و بر احوال شریعت و طریقت اهل کین اند و در حقیقت استقامت احوال خود بخت میدارند و بهر اشیای پدر بزرگوار
خود حصول سعادت و بیت الحمد الحرام و سعادت زیارت سیدانام علیه الصلوٰه و السلام حاصل نموده

در مریه صاحبزاده

در مریه صاحبزاده

[illegible]

عالم معانی و کلام و دین کشنده و ایضا محنت و بلاغت کلام و کلام الله و محدث حدیث رسول الله و
 جامع جمیع علوم تشریح احوال العلوم و متصف باخلاق حسن هستند که شیخ صدیقی و صاحب مطبع صدیقی
 ساکن تالوته اند مثلا سکونت در پائین برلی میبارند و تحصیل علوم طاهره و شاه جهان آباد حاصل کرده بود
 پس از آن چون خوش علم باطن و در عین سبکینه ایشان شور و شوق و در ویشی گردیدند سمند است
 خود را در میدان خدمت و دین و در ویشی تا مقتدا از کار خجسته مولانا عبد الغنی مرسون رسیدند
 و مقصود خود را عرض داشتند ایشان فرمودند طالبا باید که اعتقاد خود را بر این معنیه و در ویشی
 رسد تا فایده تمام حاصل آید و الا بغیر این حاصلی نباشد لهذا از احوال ایشانرا استخاره ارشاد ساخته
 و ایشان حسب الامر با استخاره پرداختند بعد از آن ارادت را بر این خود را بخدمت ایشان عرض کردند و
 ارادت با صدق عقیدت و در ویشی پرست ایشان دادند و بیعت طریقت کردند و از رکن صحبت ایشان
 بر علی که عالم ماسوا حجاب الیالم است علم یافتند و از تعلیم توبه حاصل از ایم سی پی بردند بعد تشریف بردن
 ایشان بحرمین شریفین ایشان در سن کهنه و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی
 کردند و پیشانی سواد و از شوق و ذوق و از آن نموده و عمر آورده از غلبه شوق لبیک گوید وادی
 عرفات و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی و در ویشی
 و السلام بوسه دادند و به نیاز تمام آداب کوشش و سلام می آوردند و مصداق حدیث شریف من زار
 قبری و حبیب له شفاعتی زیارت سید کائنات علیه الصلوٰه و التحیات سعادت اند و گشتند و در ویشی
 نماز با جماعت او کردند و باز در آن مقام شریف در صحبت شیخ خود از کیفیت نسبت لطیف اثر بلع برداشتند
 و اجازت یافتند و ما دون گردیدند بعد از آن مقام مراجعت نمودند محال بر مسکن خود و در ویشی و در ویشی
 هستند سید الله تعالی و دیگر می با اعتقاد شیخ محمد حسین عرف و تخلص مولوی تمسارین شهر هستند
 تسلیم باطن شیخ را وسیله نجات خود دانسته و در ویشی آن مشغول اند و از ادوم و در ویشی و در ویشی
 میکنند و اوقات مستعار خود را در تلاوت کلام الله و مطالعہ کتب فقه و نحو و دیگر میگذرانند و در ویشی
 شاعری زبان فارسی دارد و نظیری ندارد و صاحب یوان فارسی دارد و هستند و در ویشی

کاتب علیخان بجا در رئیس بلده مذکور در عهد ولیعهدی بعد تحصیل علوم ظاهر خیالی و طالبی و
 که تحصیل علم باطنی که عرفان نام و ایمان کامل بران و قنوت اردو و ششی اندر نمایند برین حال و از
 تشریف آوری ایشان سمیع ایشان رسید به نیاز تمام و کمال بواسطه ایام و صورتی که از دست برآید
 فیض نشانه ایشان تا و نزد صاحبزاده موصوف از آنجا که در او طبایقت ارشاد و طریقه باطن بران و غیره میخواست
 ایشان را در مسلک سلسله نقشبندی مسلک کرده و به نامی ساکو طریقه مجرب و به نموده طریقی تحصیل آن طریقه
 تعلیم افتاد و ولادت ایشان در دوم جمادی الاخری سنه یک هزار و دویست و سی و هفت در بلده کنگره
 گردید و در آن زمان که در دهلی تشریف میداشتند اراده زیارت مرین ترقین کردند و وقت و اوج ایشان
 پدر بزرگوار ایشان تا و از شهر برآمده اند و نیز خرقه و عمامه حضرت شاه غلام علی احمد ایشان
 پوشیدند و در رکاب تیت نام اعزّه کجایت ایشان ارقام فرمودند که فرزند می انعمی ارشدی با نظر
 متوجه شد است هر کس که شوق بر می باشد از ایشان مرید شود که دست ایشان دست من است
 پس صاحب ق و شوق و آه و ناله و حال و وجدان و دائم مشتاق سکونت برین شهر لایق بودند و در
 مینوشتند تا آنکه از دهلی در راه صفر سنه یک هزار و دویست و هفتاد و چهار همراه پدر بزرگوار خود و یتیمی خود
 فائز گردیدند و در کوچه طلب سکونت میدادند شعری حسب حال ایشان بیادم آمد است که اگر
 که از کوی یار بر خیزد شسته ایم که از انغباز غیره و لوی محمد ظاهر برادر ایشان در مقامات احمدیه
 سعید بنوید حضرت پدر بزرگوار در مرض حواله تو به بریدین با ایشان نموده اند و و حیات پدر بزرگوار در حرم
 شریف بجای وی تو جهات صبح و شام می نمودند زیاده ازین کدام قضایات خواب بود و رقم در دهلی از اوزاری
 اوجین ایشان ظاهر و با هر دیده است از صاحب مدوح در موصوت یکمال حسن تعلیمت بسیار
 درین خود داشته اند نه بدست ایشان هر حال ارسال میدادند بعد از مرگ او در سنه یک هزار و دویست
 و هشتاد و هفت بر حمت حق میوستند و در مکه معظمه فوگشتند و شریف به پیچاه و یک سیده بود داده
 تاراج نمقتدیم و از کجور و کرم لوی ارشاد حسین حافظ آیات قرآنی و احوال برادر بانی و کمال
 رب العالمین محمد بن حیدر سید المسلمین بن سقفه و اصول نمینده و فائق عقل عالم از متقی و مومنان

[illegible]

برای تعلیم هر کس و تالسمج بنیاستند و این مجلس می بود و نه محض اتباع سنت شیخ خود و اول مرتبه
بقیه حیات ایشان برامپور رفته بود و از نوا و اقیقت و نادانی و غفلت جوانی بحدیث ایشان رسید
بود و در وقت و نه مجامعی الاولی سنی که از او دو صد و چهل و دو وفات یافتند و درین و از او برپا
شهر مذکور در فون گشتند نیز از فیکر مولوی نیاز احمد والد بزرگ ایشان حاجی حکیم شاه
رحمت مرندی است از اصل و نسل علوی و مولای شریف سمرند بود و بعد از هفت سالگی از علم ظاهر
فراغ یافته بعد از ده سالگی فرید مولانا فخر الدین شدند و گویند تعلیم باطن از والده شریفه خود یافته
بجای شیخ خود و از او بهی شریف آورده سکونت برپا اختیار کردند و در طریق قادریه از سید عبداللہ
بنادوی که قبرش در امپورست بهجت کردند گویند اکثر اوقات صحبت برایشان خالص و بی علم
توحید بسیار میفرمودند که کسی کم و بیش زبان گفته است چنانچه اشعار ایشان اندر الکلام دین و بار
شد و بهجت حاجت بد بیان نیست گویند چنانچه سال با بعد از آن بهی تحقیق و مجاہدات ایشان
بسیار کشیدند و آنچنان لغاه فقر زدند که او از آن از بهند و پستان در گذشتند و کارهای قضا
و بهارک و بخارا و پشیمان رسید مولانا و مرشد تالفیل فرمودند که یکی از اهل تشیع مجلسی از آن
و بهی مثل شیخ بریل را به دیدن رخص ایشان بقصری مجمع قبل ازین همه مثل شیخ پیش ایشان
آمدند و تکلیف رفتن مجلس دادند ایشان انکار فرمودند گفتند اگر شما شریف بنحو ایند و بیا
نخواهیم رفت لاچار عرض آنها قبول فرموده و متبع باطن خود را آب آده و داخل مجلس شدند
چون مجلس از لغهای غفیان گرم شد و صوفیان در جوش و خروش درآمدند و ناله های برسوزن برآوردند
رسايندند ایشان بر دوش هر که دست خود نهاده این شعر خواندند **بگوش گل چه سخن گفته که خدا**
است نه بصدای چه فرموده که کمالان است به آنکس بر زمین افتادی و غلطیدی شو فروغ
مجلس افتاد و رعیان پشیمان شده برخاستند و گریه کردند گویند میریدان و خلفا ایشان در ملک کورال
بودند هستند و نیز بعضی در دیار پوربانه و از اهل ذوق و شوق هستند ولادت ایشان در
هزار و یکصد و هفتاد و سه بوده چون بعد از وفات و هفت رسیدند در ششم جمادی الثانی ۱۲۸۰

شیخ
نور
محمد

در نزد سالی بدید و مادرش و پیراهن خود و یکم محتاج بود باز وقت مراجعت بوطین میان راه پدرش و پیر
تنها گداشته قوت گرفته و مادر را قبل از رسیدن که در راه فوت شده بود وی همراه دیگر کسان بطن رقبه نکر
رسیدند آفرمای و از نزد شریف بود چون سعادت ازلی مددگار او بود و طین را گداشته و در راه آباد آشیت آوده
می. خان قیام نموده چیزی از علم صرف و نحو خواند بعد دو سال در بلده را میپور رفته تحصیل علم هر روز
کردند و هم در وقت طالب علمی خدمت میان نعیم شاه صاحب کذا که شریف بالا گذشت رسیدند و میباشند
بعد روزی چند بچه برودند و در دست داشته در خلوت و جلوت تحصیل علم باطن می نمودند و هم در خیال
تکلیف و ریاضات و محملات بسیار کشیدند اما در راه و دامن شیخ را نگذاشتند و در فریاد
و در آفات خود را مشغول میداشتند تا آنکه شیخ وی را اجازت و خلوت دادند بعد انتقال
شیخ چند کس را ارشاد کردند و بعضی را اجازت دادند و علم او را ک نسبت زنده و موفی خوب
می فهمیدند و بر در اهل دنیا نمی گردید تا آنکه عمر خود را در حجر مسجد شیخ خود گذراند و بعد متاهل شد
چند سال در بستان هفتم رمضان سنه هزار و دصد و هشتاد و هشت فوت کردند و زیر قدم شیخ
خود مدفون گشتند و یک پسر در عقب گذاشتند و بار اقامت بسیار مهربان بودند هرگاه
بهراد آباد آمدندی بمسجد بزرگ فرودکش میشدند و از موت سابق هم سنگی که با من بود
عنه نجایه را بقبر و م خود مشرف میساختندی و گوهر محمد عبدالصمد المشتهر بنیست خان
در ابتدای حال در ترقه سپاهیان نوکری میکردند و بطاهر لباس بر طرز سیاه گان بودند
و در بالین سینه شور عشق حقیقی میداشتند و در پرده طلب مقصود اصلی ریاضات مجاهد
میکشیدند و صحبت سالیگان و مجذوبان می برداشتند لیکن در حجت و جوس در دلش
ساک کامل میبودند الغرض نام نامی نامدار شاه رحمه الله علیه شنیده بخدمتش در خیاب
رسیدند که سلسله الشیخان بسطه واسطه کجا فرما جمال الله رحمه الله علیه را میپور
می رسد چون که خان صاحب موصوف را حاجت ریاضات و مجاهدات نبود شیخ در اول دهنه
حرف بهت نسبت انقضای میبرد و در ذاتش متمکن ساخته بارش او متوجه ان اجازت

چندین مجذوب

و خلافت داده رحمت کرد و و ایستاد از انما رحمت یافته در پله کول و ساداماد و غیره
 و در اثر ولی که مکس و مدین السلسب به تعلیم ظاهر و باطن مستعمل گشتند و در باطن خود
 تا تیری داشتند که جید کس از شرک نکرده و در حرکت میض صحت ایستاد موعود گردید و در
 مشرف با سلام شدند و با حال بر تعلیم ظاهر و باطن ایستاد بدل و جان مستعمل آمد و ایشان
 حالی قوی داشتند و قوت توحه ایستاد و بر سرستان اثری بلیغ داشت تا آنکه سکه
 از علمای محول و دستاگردان خود را برای آرمودن اثر توحه بر د ایستاد فرستادند
 و ایستاد در بحری امر که هر چه در امر میگردید و توحه دادند چون ایستاد سرگشتن
 توحه ایستاد آگاهی علم باطن یا قند بیت خود را حاصل نموده بر احلاص ایستاد
 سادامه و مستعد و مطیع ایستاد شدند تا آنکه میامین اساد و دستاگردان نوعی شکر گوی
 افتاد اساد و صوف معنی و توحه نمودند و بر حکم اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ تَجِبْ رِزْقُكُمْ
 و هستی خود را کمال توحه بخش و فکر کردند و مباح فانی خود را در وحیت نموده مباح فانی را خود میگردیدند
 رحمه الله علیه از مردان حال صاحب یکی مولوی حسن ساه کاری تخلص بنامش بود و یکسال
 ایستاد از کتاب خلعت نمود که در کتابها بدر من تالیف کرده اند بر ظاهر است حاجت
 میان بیست و سه سال پس بکبار و در صد و هشتاد و پنج وقت تحریر میباشید و شد که اساد
 در پله هوایال و ت ساد و حال صاحب صوف مارا قم بسیار مرانی و شغف میفرمودند
 اول ملاقات مس ماوی و شهر اکس را داد و مار به کام مراحت اکس را داد و در پله کول شده بعد
 او شان مراد امداده عریا را القودوم خود مشرف ساختند و دوزی از مس و مود و عشق از
 فقیری نمود یعنی قیل از سیری و مردی و در که شتم آواری آمدی که بر صبر وقت کاغذ را
 بسید قربان علی و سید فصل حق بود و برادر ساکن اسرولی از حد و ساگی حاد و خوش عقید
 ایستاد هستند و باعث تروح ایستاد و سکونت قصه اثر ولی اس بود و برادر رسیده خانها
 در مرض موت سید و باعلی را ملکی و در پیش خود نشاند و صرف سمت کرد و خلافت و جود داد و

قائم مقام خود ساختند و بعد از آن مرض سینه بکشد و در صد و هشتاد و هفت روز در قفسه مذکور
 در قون شدند و دو فرزند از چند در عقب بگذاشتند و برای تاریخ تصنیف مولوی سید حسین شاه
 مذکور که بر مزار فریش کنده است اینست رباعی این زندۀ جاوید که اندر عهد است به از نور
 هادی دین تا ابد است سال سفر و اسم شریفش گویم هست احدی جناب عبد الصمد است
 و دیگر از آن تاریخ تصنیف سید فضل حق که آنهم بر مزار فریش کنده است شریعت اذان نوشته
 می آید روز یکشنبه بتاریخ سنووم وقت زوال به در محرم شد ازین و از خاسومی از مزار
 معموری آن قارۀ اهل و قافه بود طالب یکی در پنج و اندوه و الم به تر تار بخش سر با تف فرو
 و گفت که کعبه اهل طریقت قبله اهل کرم بعد فوت ایشان اتفاقاً واکه اباد رفته بود و دیده
 قربان علی آفرمان در آنجا بودند از جهت معرفت سابقه بملاقاتش رفتم و ایشانرا سپید بیان
 و دیده گریان دیدم و غم برای آه پر در داد شنیدم اهل من مزید باده سلسله اندک قاله و فکر
 خلیل احمد خان صاحب ساکن شاهجهانپور نسبت باطن و تعلیم در و شریفین صلواتی بخان
 اذان حضرت صلی الله علیه و سلم رسید اشتند و طی سلوک خود از خواندن آن در و نمودند و
 از اهل قفا و بقا بودند و طالبان را در و دند که تعلیم می فرمودند و بر محل حاجت دعائی که در آن در و
 مقرر است بملاحظه معنی لاسم وجود الله اشاره میفرمودند حضرت مولانا سید محمد حسن ساکن
 سهسونان مرید خلیفه ایشان فرمودند بآنکه ای پسر من بیان کلام توحید بیان فرمودندی که ستمان
 حیران شدند می و هم بار اقم نقل فرمودند که وقتی ایشان در رامپور بودند شریفین داشتند مولوی
 غلام جیلانی که یکی از علمای محول رامپور بودند بملازمت ایشان بیاموی فرمودند که خبری بیان
 حدیث شریف فرماید وی سکوت نمود و هیچ بیان نتوانستند که با کمال علم وی سلب است
 پس ایشان بیان حدیث فرمودند بعد و می مرید ایشان شدند و بعضی اوقات از کمال
 غلبه توحید اسم ذات اللہ در و جل ایشان گفتن نتوانستند و در آن زمانه که جناب سید احمد از وی
 در شاهجهانپور شریفین بودند مولوی محمد اسماعیل و آنجناب برای ملاقات ایشان آمدند و در میان

کلام گفتش بام و ائت مال الشاذله در اوقات ما صرحت حال را که کسی که ایستاد بود و در اسرار
 فرمود دلیلی بام و ائت مال را که در کمالی گفتند که رسالت بیا به اسم دات میجوید
 و سماعش بر او استند ما صرحت حال گفتند مولا ما دلات و موب بار را میباید پس مولا ما ساکن
 سده و پنج گفتند و مرا نام الدین سنگ در سهر که ناماد ما را هم نقل کرد و در دقته در شایسته
 نو که بودم و روی من بکدامت الشال در هم و طلبت فصوص باطل بکدامت الشال عرض
 و استم فرمود و در دایماند و در اتم از من معالقه کرد و در کیفیت آن رسال می آید و بهم
 درین حال من صد خیال مولا ما صرحت الدین نیا طریقی که شب اس خطره می انگار که شده بود
 که حال صاحت صوف مرا نگذاشته فرمود که شاد در طریقه مولا ما میباید بپشتی گفتیم بدین و طریقه
 ایستاد میباید فرمود و در و یب نو که کار ما ما کام سدا ما صورت مولا ما پیش من حاضر آمد
 مرا از ان صورت سرم آمد و در ستر دهم صفر بر حمت حق میوشتند مولا ما محمد حسن معصوم
 حلیقه ایسان اهل سوی و دوق بود و صحت مولا ما شاه عبدالعزیز یافته و مظهر حقایق حق
 و از اندر یس و تحقیق منوی مولا ما در می کمالی و لیس می آورد استند اکثر اوقات اعتبار آن
 ریاض میجوید و حلی ارا ال بر میباید استند و ستعار او بر سرور و گدازی ادا گفتند و اقم در اکثر
 ارکت صحت می مستقص شده است و احارب در و مد که یافته و می در میباید بپشتی
 سده بیکر ارد و در صحت و صحت و ایت یا قلند و در سهر که ناماد و در کوشش ما صرحت حال
 مرید حلیقه میباید و حلیقه استند صاحب میوشتند نو و در اقم در رت ایها میوشتند الشال
 رسیده دید که لاس و پیشانی در استند و آثار برگی بر ماصیه می پیوید پس ار ملاذمت
 با من معالقه نمود و الدنای سست کرد و در کیفیت آن بیرون از تحریر در نظر بر است و در و در
 در انجا ارم هر دو وقت صبح و سام ارکت صحت خود مرا مستقص میباید و اخلاق
 میگوید و چون در حلی و دلتانی بیدار میبندی کلمات توحیدانه میفرمود و میباید و انانی حق
 اسم و ائت حواحد منو استند و در ال غیر حال یا وار ملند فرمود و آن نام که در بیکر اولی

نبی و مینا که امی بود لیکن باین مطلب و منتهی اشعار تنوی مولانا دمی بنمودند و ترجمه آن نحو اینست
 و اینست که بان بیکر و نودت نخست مرا اجازت در و در شریف مذکور دادند و بر محل حاجت آن ملاحظه
 در اسلحه جناب سالت پناه که احاطه تعلیم فرموده نخست کرد پس این دو سال ازان در امر پرورشش بود
 و در بهم جادی الاول سنه یک هزار و دویست و شصت و هفت هم در اینجا وفات یافتند و قریب
 جامع مسجد بود و زیر دیوار عظمت الله تعالی که خلیفه وی از اهل شوق و ذوق و برادر زوجه وی بود
 مدفون گشتند رحمه الله تعالی علیه هم در آن زمان در شاه جهان پور بخدمت مولوی عبد الرحمن
 خلیفه حضرت شاه سلیمان علی مجددی رحمه الله علیه و دلیوی رسیدیم چون تسلیم او نمودند ششم
 استمندان بیباکی پیش از کلام از وی اشتهاد نمود یعنی این قلان است که بخدمت
 نامر احمد خان از مراد آباد آمده است و انشم که قبل ازین ایشان خبر آمدن تو بخدمت خالص
 ایشان را رسانیده اند و ازان جا که در اهل مشرب وجودید و مشهورید با هم اختلافت وی
 حضرت چند کلمات بدنسبت فالصاحب مودند که بر من گران آمد بعد از ساعتی وی حضرت
 بر لطیفه من صرف همت کردند و از سر وی که است از مودند و دیگر که و صاحب نسبت نقشبند
 و اهل طریقت می دید بودند و محمد و پاره و محبت های بسیار یافته رحمه الله تعالی علیه و در هفتم
 محرم سنه هزار و دویست و شصت و چهار به رحمت حق پیوستند و در بلده مذکور مدفون گشتند
 حیف صد حیف **س** سیفان با و با خور و زور رفتند و تنعم خانها
 کردند و رفتند و ذکر سید احمد صاحب غازی در دیباچه صراط المستقیم است از بسکه نفس
 عالی حضرت ایشان بر کمال مشابعت جناب سالت مآب در بدو فطرت مخلوق شده بنا علیه
 لوح فطرت ایشان از نقوش علوم سمیه راه داشتند ان کلام در تحریر تقریر مصفی مانده بود
 و انجناب اولاد شاه علم الله ساکن رامی بریابی بودند گویند شاه علم الله ریافت انگه سالت
 پناه در بهمن فاطمه هزار ضی الله تعالی سنگ بسیار برین داده بودند یا بالا پورینه رفته بود
 وقتی را تم در سهار پور بخدمت مولائی و مرشدی حاضر بود حکیم مفت الدین ساکن شهر مذکور

در دیباچه
 صراط المستقیم

که بائی وی معلوم و مشک بود و مرید و خلیفه سید احمد صاحب دمدوی مولانا را مدعو کرد و در مجلس
 دعوت همراه مولانا حاضر بود حکیم صاحب ثانی سید صاحب لعل کردید که فرمودند عدم دعائی کرده بود و در
 الهی اولاد و راجعین و بیایدی که تیرا و مدارد و فرمودید که در وی من را پیش نشسته و دم الهی در طلب
 و استند گمان سرم که شاید برای حرج بود و در طلب سیدان در دل گفت که دعای سعدی آنست که انشا
 رسید که اراکلاس دنیا را از دست عداوت میسری آید بحاله بر قدم و در راه استعدا بر قریب قدم دیدیم که
 حس عدم نصف از قریب و برآمد و در نقشه دست بر آید و در حق من دعا فرمودند از اسرار و اندیشه عالی
 دنیا را من بر داشت افعی در او اهل حال حساب سید احمد در علمه شوق طالع علمی ابرای سر بی در دلی تشریف
 آوردند و در مسجد اگر آبادی آمد و محبت شاه عبدالقادر حاضر شد و میری از علم صرف و کج و حاد و مال
 شوق در تحصیل علم باطن متبذرو و یک محبت شاه عبدالعزیز رحمة الله علیه رسید و در بر شد و دوی مرید و پیرو شاه
 و لی فتد دوی مرید و پیرو شاه عبدالعزیز بود و احوال فصل و کمال پس هر یک از اراکله سعادت ایشان ظاهر
 الشیخ است حاجت در بیان نیست در قول جمیل شاه ولی الله موصوفت سج الامل شاه عبدالعزیز رحمة الله علیه
 سید باکتر است که او هم تواجده و محبت الشیخ احمد السهروردی و الشیخ الممدود و تواجده سام الدین مجبور تواجده محمد باقر
 و ثانی هم السید عبدالعزیز محبت الشیخ آدم النوری محبت الشیخ احمد السهروردی صفت احمد باقی و التهم الخلیفه الاولی
 صحت و لیمو صحت الامیر ابوالعلاء العزیز محبت الشیخ سعدی که در مد و اید محبت سعدی آهلیان فیض باطن
 حاصل کردند پس ارباب در لشکر لول میرجان سواد و رفتند بعد ترک دنیا کرده و عبادات و ریاضات
 بسیار نموده تکمیل باطن کردند و باز در دلی تشریف آوردند مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبدالقادر
 محبت اسماعیل متواضعه داشتند که حضور طلب نماز میگویند و اسماء امتحان ایشان واقف شد
 قسم فرمودند و فرمودند که استعدا بر قریب قدم دیدیم که در راه استعدا بر قریب قدم دیدیم که
 را و در کعبه نماز عباد اعدا و اعدان فرمودند چون ایسا نیست باز استعدا بر قریب تو صحت و توجه باطن استعدا
 شد استعراق مانند صبح آن مظهر گشته بود و مرید آنست بعد بعد محبت اسماعیل که در دلی بسیار
 همراه خود رفتند چون در راه و انکا تشریف آوردند را تم هر سال بود و در مثال ایسا آنست

نماند پس از آنجا از راه کلمه و بریت اسکندریه بعد از مراجعت خانه کعبه قصد بیاد نمود و باز از راه مذکور در
 هندوستان تشییع آوردند و مسلمانان هندوستان را بر تحریکین بنهاد تقلید می نمودند و تقی عالم کردند و دیگر
 قلوب مریدان و جذب معتقدان نمودند و آنچنان است باطن برخاسته عام رختند که مسلمانان دیار هند
 برادر برادر و پسر برادر و پسر برادر و فرزند فرزند و جبر را گذاشته همراه آنجا شد و پس از آنجا
 جوق جوق از راه سبیل طریف ملک قناتان در سوات و پویش و پنجاب رفتند و بر اطاعت خدا و رسول جان
 مال و خود را فانی نمودند که در هند و سیلجان کشید و کشید دادند و فرستادند چنانچه در نیم صفر سنه ۱۰۴۰ و دو چار
 و سنه هجری مسلمانان بلخ را و اباد مسیح سنه هزار و هشتاد و هفت و رویش شست آنه هجرت آنجا بارسال داشتند
 و از جواب خدا شنید وی آنجا بی معلوم گردید که اول هند و مسلمانان مراد اباد رسید قطعه توره و لیری غازیان
 در جنگ با کفار سکمان در ولایت خراسان هند و مشهور و معروفست طوالت دارد و این مختصر گنجایش آن مراد
 آخر کار سکمانان پنجاب و کفار خجاری باغواهی در بهری بعضی قناتان بجهت و بیوفا و تبه کار دینی دنیای سگال
 بکلی و ستم بر غازیان از بلای کوه تاخت آوردند و غازیان شجاعت شعار را شش سیاحتند و مولوی محمد اکبر
 و او شجاعت داده شهید گشتند و مولوی عبدالحی قبل ازین معرکه در راه کابل بعارضه شیخ از راه فوت شده بودند
 و احوال شهید شدن بازنده مانند آنجا سپید احمد بدید یافت هیچ کس نسید لیکن از بعضی آنگیان آنجا و
 که پیش از آنجا سپیدان معرکه ایستاده بود معلوم گردید که از ضرب بنده و ق که بر کعبه آنجا درین جنگ
 رسیده بود درین میدان جنگ گشته و بدیده و اعدا العلم و گویند شخصی افغانان از قوم که درین پر
 خود سوار کرده بر دو این معرکه در است و منظم و یقینده سنه ۱۰۴۰ و دو و صد و چهل و شش واقع شد
 ۱۰۴۹ در خانه کتاب فراط المستقیم این عبارت مذکور است باید دانست که انوار سعادت
 حبیبین ایشان یعنی سید احمد صاحب ظاهر و باهر بود آنکه حضرت ایشان را بمولانا الشیخ عبدالغفر
 در یقه نقش بنیه شریعت حاصل شد و انجمن حصول بیعت و توجیهات او شان بمعالفاتی
 پیشگرم نمود که بسبب آن کجالات طریق نبوت و مقامات طریق ولایت بر احسن جوه جلوه کرده
 اول بفضل آن معاللات نیست که حضرت ایشان جناب بیالت ثاب در مقام دیدند و آن جناب

سینه جریادست مبارک خود حضرت ایشان را می جوایند و وضعی که یک یک جریادست مبارک خود گرفته
 در هر جهت ایشان می نماید و اندک سیدار تند و رعنس خود و اثر ارا را بر او می حلقه طایر نماید
 و همین واقعه ابتدای سلوک طریق سوت حاصل شد و ارا را بر دوری علی مرتضی کریم الله وجهه
 و عامله اله برار می انداخته و اسکاوت پیدایش علی مرتضی حضرت ایشان را به دست خود غسل داده و دست
 و تنو که در مثل شست و تنو که در انار اطفال خود را حباب سیده لباسی سفید بر دست خود ایشان را
 پوشانیده پس سبب این واقعه کمالات نبوت نهایت معلوم گردد و دیده و صابیت رحمانی و شریعت پروری را
 واسطه احدی متکفل حال ایشان است تا آنکه روزی حضرت صل و علا دست راست ایشان را به قیامت
 سانس خود گرفته و چیر از امور قدیمی پس روی ایشان کرده فرمود که ترا انجیل داده ام و چیرای دیگر
 تو هم داده و حضرت ایشان را دست طرقت گفته یعنی حیثیت و قادریه و نقشبندیه حاصل شده اما دست
 تادریه و نقشبندیه پس بایست آنکه نسبت بهیت میس و جهات آسمان ایت مات و مع مقدس باشد
 عوت التعلین حاجت نامه و الهی نقشبند متوجه حال حضرت ایشان که در تاقرب کیا و فی الحرمه مبارک
 و رایش بر زمین مقدس در حق حضرت ایشان مانده زیرا که هر واحد این هر دو امام تقاضای احدی
 ایشان تمامه سوی خود میبرد و بدانکه بعد از قرص زبانه سانس و وقوع صحاح تحت مرتبه است
 روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان معلوم گردیدند و تاقرب یکیا هر دو امام بر زمین
 ایشان توحه قوی و تاثیر زور و درین فرمودند تا آنکه در همان یکیا حصول سنت هر دو طرفه نصیب
 ایشان گردید اما سنت حیثیت پس بایست آنکه روزی حضرت ایشان سوی مرقد منوره حضرت
 خواجه خواجگان خوابه قطب الدین نجفیار کاشی قدس سره انصر نیز تفسیر فرماتند و در مرقد مبارک
 ایشان مراقبت کنند و پس اتمار روح پر متوج ایشان ملاقات متحقق شد و آنحضرت
 ایشان توهمی نس قوی فرمودند که سبب آن توحه ابتدای حصول سنت حیثیت متحقق شد
 صبر و مدتی اریب واقعه روزی در مسجد اکرامادی واقعه طایفه دلی در حاجت از مستفید
 خود دست خود در چنانچه کاشی الحروف هم در سلک غنچه لوسان محفل بایست منزل مشکوک

همه جفا را آن محفل به کجای فرود برده بودند و حضرت ایشان بر همه مستفیدان توجیه میفرمودند
 لب انظر انی ان محفل بالانکه انی یکاتب الحروف متوجه شده فرمودند که امر فرقی جلی و ملا محض عینا
 خود بلا واسطه احدی اختتام نسبت چشمتی یا از زانی داشت من بعد آن در تلقین و تعلیم طریقه چشمتی
 بازوی همت کشادند انشوی و قطب الدین شاه ولی احمد و لشیر ابوالفیض شاه عبدالرحیم فاروقی بودند و
 نسبت ایشان از طرف مادر بام موسی کاظم میرسد میگویند و حاج قطب الدین نجفیار کاکلی و در سالک باطن ایشان را
 فرمودند ترالسیری خواهد شد و اقطاب الدین نام کنی در سنه کبیر و کعبه و هفتاد و چهار وفات یافتند و علم
 سال نام تاریخی مولانا شاه عبدالعزیز در سنه کبیر و دود و صدوسی و نه کیشتمه هفتاد و هشتاد و کشتی
 بخدا اوی اسم شریف سید عبداللہ است و ایشان شجاعه نشین بخدا بودند و انسانی است باطن
 ایشان بپایزه واسطه السیر حضرت عبدالعزیز بخدا اوی فرزند حضرت عوث الاعظم قدس سره و سید
 قرار سید عبدالعزیز در قصبه گره است که از بغداد و سنه فرنگ است گویند از قضای الهی بسپار ایشان انشال
 کرده بود از فرقی آن فرزند از چند غربت سفر اختیار کرده از بغداد و در سنه شان تشریف شریف
 آوردند و اهل طریقه ایشان میگویند چون در شایمان آباد رسیدند مولانا خرمالدین و مرزا منظر حاجان
 و طغر علی شاه و شاه آبادانی و سیران مانو و میر فتح علی کمال تعلیم و تکریم نموده با یکی ایشان را بردوش
 نهادند و اهل طریقه از نو بنظر صاحب میگویند که ایشان هم با یکی شاه بخدا اوی را بردوش می نهادند
 حضرت شاه بخدا اوی حلقه کبیر از مریدان ایشان شنیده فرمودند که اخوند پادشاه این طرز را حلقه
 از اهل طریقه شنیده گرفته اند قدس سره اسرار هم گویند تصرفی شنیده که در شهر شریف که میرفتند
 رئیس و خریب آن شهر با یکی ایشان را بردوش نهادند و نزد انچه پیش می آوردند چون در راه رسید
 رسیدند لو اب فیض احمد خان خرم احمد که رئیس شهرند که در سعادت دارین خود و انستہ مکلفه اطا
 شهر خود گردیدند و ده اهل طریقه ایشان را بردوش نهادند و پادشاه ازین هم ایشان را افتخار عظیمی کثیر و کثیر
 بر سینه تاج برافراشته و مساکین میگرداند و ثقات را دای اند که کمال تو به رسانست روح خود را
 اکثر امور دینی و دنیوی از آن حضرت بر ایشان منکشف میشدند و اینها که بر کشف و اظہار آن حجاب داشتند

اخلاق حمیده و قول و فعل نمیده میداشتند اگر از کسی اتفاقا خطا یا عدا قصد و در حق ایشان
 نزدی با مقام آن نمی پرداختند بلکه عوض آن بر راحت رسانیدنش کوشش بلیغ می نمودند و از
 مصداق این شیخ سعدی رحمه الله علیه وندیده شنیدیم که مردان راه خدایند و دشمنان هم نکردند
 راقم این صفت ایشان را دیده است و راحت نفس خود را مقدم بر راحت دشمنان و مخالفان پسندید
 و برای تحقیر شخص بر میخواستند و علما و فقرا را دوست میداشتند و چون یکی ازین قرقه را نزد خود آیند
 میدیدند تا از دیوان خانه استقبالش می نمودند و برای اسی مستخوش جا میدادند و بالین برای او
 میگذاشتند و بوقت نخستش همراه او تا دیروز می نشستند و در آخر عمرشند و کینه ترک کرده و بسیار نیکو
 و در دیوان خانه خود فرش ساختند چون یار و دیگر از راه و آباد و کیر آباد بقصری رفیق ملازمت ایشان
 بامن فرمودند شرم واره که من پیشه بکنده نشینم و خلق خدا بر فرش نشینند ایند بسیار نیکم اگر شرم واره
 مرید ایشان میشدند و خاص سال در ماه ربیع الثانی در سلسله قادریه بسیار مردمان و زنان محلی می نمودند
 ایشان میشدند و ایشان در ضیاط و اوقات و صفای محاللات نظیر خود داشتند چنانچه بعد از اعیان نماز تحفه تا
 وقت صبح مشغول سخن می بودند و بعد از ای نماز فحار و در دو طائف مثل خربزنی و غیره فراغت یافته
 و نماز شراق خوانده با و دشمنان و هم نشینان به سلام میشدند و بعد که نشستن یکسای فرط عام تناول سفیر و
 بعضی مخلصان نیز در وقت آمد و رفت میداشتند با بنمایز شفق میخواستند و بعد از آن نماز ظهر
 فراغت یافته استراحت می نمودند پس زیارتی بکنان یکسای فراتر از خواب ایرویه و از طهارت و وضو فراغت
 یافته می نشستند بعضی کسان که معمول نشست و برخاست آن بوقت بود نماز عصر بجا میآوردند و ایشان و این
 نماز عصر بجا میآوردند و بعد از آن در محبت نموده بعد یک ساعت از روزش غیور و صفت یافته بر
 تناول طعام اندروان بکنان می نشستند و بعد بیرون آشپز آورده مردمان متعقد از تعلیم و تلقین علم باطن
 میکردند و روزی راقم فرمود که وقت نماز برای این نگاه داشته ام بعد از آن نماز عشا بجا میآورند و از
 او را و فراغت یافته خواب می رفتند شومی و تصرفی داشتند که از غیر غریب شهر و دیگر ریلند که اگر او میسر لازم
 نیست که در مجلس ایشان حاضر شود و راقم قریب سالگی کسان و اوقات ایشان دیده میگویند که فرزند کبیر ایشان

سید شریانی جوان خوش خلق و قابل لائق دانی عالم بود و فوت کرد و ایصال ابدان روزی اتفاق افتاد
 کرد هرگز ترک نکرد و تقصیر و عیال الهی نکرد و هیچ وجه را در جود راه نداد و در دست و سوم صفر
 روز جمعه فوت حاسب سید بکر اردو و صد و هشتاد و هفت رحلت سحر آخرت رسیده و یک
 در سید محمد علی و عقیق گداشته و همس فرید و لند الشال سید محمد علی که احلاص نام
 و احلاص نام احلاص و محال میدارد و محالین بدر بر گوار خود هستند و برای طریقه
 ایشان مشغول اند و برای طریقه سادات قادریه و صفات معاملات ظاهریه و باطنیه
 مثل بدر بر گوار خود میدارد و ماسر از اکرام تمام بها و فوات بدر بر گوار خود است در سید
 احمد و مجلس بیست و دو طریقه و دست پیری افزون میگذازند و پدر و بزرگ و حیات خود ایستاد
 خلافت و اعزازت داده و علاوه ارباب آثار نسبت نزد ابدان و محوری چشم تسبیحان
 از جیم در می ایشان پیدا و پدید است و آیات شان و شوکت سیادت از شرف حسن
 ایصال ظاهر و انتساب اسم الله تعالی نقل مرد مراد یکم که لباس مانند مردمان عام میدارد
 و ریس میراستند و هر ار علم دارد و کار و کلام خلاف عقل و نقل میکند چید کسان مردم
 انحراف و داده و تردد و بیاد حضرت طاهر نیز بسیار مدید و معتقدان مردان شریف
 که او را خطب الاقطاب میگویی و میداند و میخواند که او قطبیت میدید چنانکه بعضی از
 کسان قطبیت داده است و اکثر صورت بیبری ضعیف مردمان بنمایند و مرگوار و لقطه
 پیر نیاید چنانچه شویهران میگویند که پیر نیاید با تحقیق است که آنرا یا آنها نزد یکی بنمایند
 و میگویند این مرد من است و مرتبه بالا از خود میدارد و ملائکه را تعلیم میکند و در شب برات
 اذان میگردد و اگر آگاهانین احوال نام مردم گرفته می بید و دروغ برگردان قائل که آن مرد
 حلیه نمونان فر الدن بگوید العرس و کس اردو سنان را قم بدیل آن بر حقیق آفرینده
 نمود و بعد بدیل آن پیر یامس بیان نمید و مدشی ماسه چهار کس و حجره آن مرد است و دوم
 ناگاه آن مرد گفت که شاه حیومی آید بیرون و بیرون آید بیرون و بیرون آید بیرون و بیرون آید

پیر خف را که بر بندیش در آنکه کشیده غلطیه است چون آن سیر سخن گفتن آغاز کرد و بعضی کلام او را
 شنیدیم و بعضی کلام او آن مرد فقیه جوان زمان او می داد و بعد از آن سیر از حجره بیرون آمدیم و میسر
 ناگاه دیدیم که آن سیر گدازنده اخته بر بند غائب گردید و شخصی از آن کسان ند کرد که قطب قصبه سکونت
 وطن خود است پدر لایع عوالس هر روز ناچه خبر قصبه ولایت خودان مرد را می رساند که درین تاریخ ازین
 قور اطفال پیدا شدند و در آن تاریخ ازین قدر مردند و در آن شب ند کرد که گفته آن مرد نقشه
 قصبه ند کرد و ولایت خود پیش آن سیر خواند که درین ولایتی طفل حرامی پیدا شدند و هفت و ده کلی
 ساوگر دیدند و این نقل مشهور است که آن شخص پدر لایع عرضی از قصبه ولایت خود تبدیلی گرفته
 شد و دیگر رفته بود بعد چند ماه از آنجا تبدیلی خواسته و در قصبه ند کرد و باز آمد احوال کار گذاری آنجا
 معلوم نیست که چندان اطفال حرامی و حلالی را ندیدند و شنیدیم که ازین روز ناچه احوال و نقشیات
 و قسری جمع نموده است و اطفال مقامات اولیا و کتب سلوک میگویند که آنکشاف کلام از آنکه نفس
 و صفای قلب حاصل آید و این طبیب انکشاف عالم از نفس روز ناچه ای مریدی میگوید و هم آن خطای نظام
 عالم را بنقشیات آن مرید میکند و گویند کسی را که ناچه ساله و کسی را ده ساله آئینه معاف میکنند و مرد
 خاص عالم ازین امور آن متعجبان و زبان طعن را نمیکند و بر طایفه است که آن خلاف قول و فعل متقدمین خیر
 است و ائمه عالم نقل است بزنگی محقق با اتم بیان فرمودند که شخصی بود مع موم خاص و عام بعد مرگ و پیشتر
 چنان بیان نمود که پدرم و پسر مرگ عمل سحر را خود مرا وصیت کرد و گفت که چون در پاره خانه روی مسمول
 خود داری که سوره فاتحه را معکوس بخوانی و کلامها اسم ذات دم کرده محل غایب خود را صاف کنی این جرم
 مخلوقات که نیست، نخواهد بود چون در پاره خانه سوره ند کرد و را معکوس خواندم مردی را دیدم گفت
 تو کیستی گفت فلانم و مرا طلبیدی پس چون خدا عز و جل از آن کلامهای دم کرده استنجا
 نکردم ننو ببالد من اینچنین گمراه اکثر اند و خود را فقی میگویند و مردم نادان آنها را کامل
 میدانند نقل است شنیدیم از والد بزرگوار خود سلیم الدین شاه ساکن نهره بامدرسه که
 و فقیری مشهوری معروف بود مردمان ذی علم و اشراف مرید و معتقد او بودند و فرمودند

که موم و موه بود و دامنش نفسی است و در حیات خود قریب گداخته بود و در آن می نشست معلوم
 میست در آن مدتی که دامنش مولا را میس صاحبش که میسوال با اقامت عمل فرمود که برادر من
 ارده سندان را دم برود و موه و خفد علیهم الدین شاه بود و در وی استحقاق بود که گفت آنکه در
 و کمره انکس کرده اردو درش آن مشول ام امارا میس کشودی میگوید و گفت مهابیا ما تو نکته
 خواهم گفت چون آن هر دو برودید مهابیا میس گفت آن اسناد که ترا در تجربه نوشته دادم
 آن همه را داخل کن باید است مریه گفت کما است همین نکته باقی مانده بود که در اینج انگس
 مکرده است چون آن شخص مرید او را میس سوال آمده ای که کاره را و گوه خورد و نو دمار او را
 میان نمودار اسماعیل بعد از هترو سال اعتقاد را درم ارا را میس شکست اتنی میس سوال
 مدد نکره ارم احسان علی شاه صاحب اهل علم و درگ و متقی بود و در حد بود و سکوت میداد
 در تحت سنان و مریدان و موه که احسان علی شاه استی و در اندان آن از سیه فقیر میست
 وقتی بحسب قدوسی حضرت مریدی مرا اتفاق سفر با کتو ترلف او داده بود و در مرل میاید بود
 خدمت سال رسیدیم در آن زمان روشتی هر دو عیس الشان نائل گردیده بود و تسلیم نموده
 انکس اس نام میس شصت و درگاه و موه مراد جو موه هر چند که انکار کردم قبول کرد و در کمال بود
 که حضرت ارکام برک سبت میداد فرمود که ارا نام الدین ساه لکس پس ارا را ظاهرا گرد
 که او را عیسی بود و بعد از یک مک و دو فقیه بر عیسی اسسنگی دل نگزیده اکنون آن سیمیات
 ظریفه سهروردیه که او را انکس کرده بود میخواستیم و میگویم در اسب استال ایچ که حضرت مولا
 در موه بود و همچنان بود آن است استال ارکام آن سیمیات بود مولا را و می فرمایند
 سال ایچ که سر آدمی اسکارا گردار من و کی ذکر پیروی و مریدی آن هر دو را و عیسی
 بود و در موه و کل و لاهر ترکس فسق و مجور نموده و هر دو متروح بود و در پیرا و لاهر است و در
 داشت و در سولاس اندر تاج و علمای داشتند و طعام قلیل میخوردند و نفس انفسه را
 گنهای مدهد و در موه و ملاحظه تریه شعل میداشتند و هر دو ناک صلوه بودند و استعمال آب نمیکردند

این جواب گاه من مشتگاه خلیفه رسول خدا است و این همه مکان نسبت بر ماست مردان
 درست و مانند در آن زمان او زنده بود و یکی از مردان او هم در آنجا بودند و مانند شما و من اثر
 و نافع اند باب پنجم در ذکر پیشوائی شیطانیه و ذکر احوال اکابر سطراریه و گفته مذکور
 ملا دیده شد اما صاحب اسرار الابرار و اقتباس الواحاحال شیخ عبد الله سطراریه بیان فرمود
 اول کسی که در سلسله در ملک هند و سال آنکه شیخ عبد الله سطراریه بود وی اراد داشت که
 سهروردی است او در ساله است مشهور در میان طریق سطراریه و ادکار و اسحاق و در اقتباس
 و در اول رساله است خود تا شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر میکند و سلسله از ادب و
 ابداع واسطه شیخ نجم الدین کسری بر سر سلطون شوکت طاهر و باطل و اتم بر سر وقف خود و در
 ادکار و احوال که مخصوص سلسله شیطانیه است سپس در سر وی و در حبس خود و در سلسله
 و صیبه کرده بود و هر جا که میری کوس میرفت آنجا اگر دانی که کسی که طالب است اما سید باید از آنجا
 نام و پیش هر مشایخ که بر می نادی خواهی گفت که اگر نتوانی میری از بدین انبار باید که والا آنچه
 ما داریم در حق نیست پس می ماند و همان بسیار دار خلق شمار و در اول است و در پیش
 و قصه که میرسد مثل بلوک چهار بار کرده و در می آمد و موافق و صیبت و حکم میر خود و در پیش
 که میرسد لغاره میر و دند امیداد که طالبی است که باید یاد او را بخند راه و ما میر و در سبک
 پیوسته و چون مجاز است هر سو نگاه میکرد و میگفت که ایماخته بسیار که عبارت از طایفه
 علما است هر بی اعتقاد مانند مانند ما نحن جدا گفته نمود و چون رفته رفته منزل وی را
 سهراب کیوی اتح شد و نگرفت هر چه می شناسم الدین کسری شیخ سید عابدته شاه شیهه می هر سهراب کیانی
 محمد جم خاتم الدین از کمال روم می فرمود که شیخ عبد الله سطراریه است و من مقیم مسکن است
 کس بدین شیخ روم پس در حال رحا سب ما هر دو بار مذکور در اول گفتن خود شیخ عبد الله
 از آمدن انسان آگاه شد و خبر بآید و گفت میر میم که باید از آتش مصر زورم شیخ حسام الدین
 میر و مساطم مسعود و پس ملاقات کرده ما هر یک در سباید متی مشتبه بود از ساعتی شیخ عبد الله

موانعی رسم خود اظهار نمود که توجه کرده چیزی مرا بفرمایند که طالبم والا آنچه من از پیران خود یافته ام
حاضر است مخدوم شیخ حسام الدین از کمال استغناء و فروتنی جواب کرد که من آن قسم چیزی ندارم که
بخدمت شما اظهار نمایم و آنچه از پیران خود یافته ام هنوز از مطالعۀ آن فارغ نشده ام که چیزی دیگر از شما
بیاورم شیخ عبداللہ از جواب پسندیده مخدوم حالی خوش شد و گفت الحمد للہ در ہندوستان
یک عارف کامل را دیدم کہ ہمای ہمتش از کوفین در گذشتہ است بعد از آن شیخ عبید اللہ چون بگویند
رفت اکثر مردمان قریب و بعید آمد یا بموی تربیت یافتند مردمی بزرگ بود نقیسی بابرکت داشت
و ملحقین او را اثری کمال بود چنانچہ درین ملک اکثر سلسلہ اولی آلان جاریست گویند کہ چون عالمی
ادمی آمد برای امتحان عقل و ہوش افغان بانان خوش برای او میفرستاد و کسی را برومی برسگماشت
تا برینکہ وی نان بانان خوش برابر بخورد یا یکی از ان باقیماند اگر برابر بخورد این را دلیل بر فرا
و ہوشیاری او میساخت و چیزی از طریق ذکر باطن میفرمود و اگر رسید بہ یکی از دیگری باقیماند
این دلیل بر عدم ضبط احوال و بختی او میکرد و چیزی از جنس دعوات و او را و آنچه بظاہر
تعلق داشته باشد می آموخت و صاحب آة الاسرار میگید اول کسی کہ در سلسلہ لطیف بیان
موسوم بلقب شطار گشت شیخ عبداللہ بود و معنی لفظ شطارت نیز است و در اصطلاح صوفیہ
علم شطارت شغل باطنی را گویند کہ از کسب آن فانی اللہ و بقا باللہ حاصل میشود چون شیخ عبداللہ
آن شغل علم شطارت را کما حقہ عمل نمود بان صفت موصوف گشت از آن میان پیر و شیخ محمد عارف
او را مخاطب ببلقب شیخ عبداللہ شطار کرد و این از آنوقت سلسلہ شطارتینتاریقت و مریدان او نیز
باین لقب مشہور شدند و شیخ محمد عیوث کوالیاری از اکمل خلفاء سلسلہ دومی است و او
شیخ عبد اللہ شطار در سنہ و قبر او درون قلعہ مند دست رحمۃ اللہ علیہ شیخ بدین شطاری
از اولاد شیخ عبد اللہ شطار است در زمان سلطان سکندر کہ کوشش شجرت و ارشاد و تربیت نمود
و بر طریقہ نظر طالبان اقلقین میکرد و کمر سلسلہ حسینیہ بخاریمینو بست کہ منشا و منبع
صوفیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اند تخصیص منشا سلسلہ سادات ابشانند سید الان خرمین

این سلسله سادات کما بدو نشانست مقاماتش حضرت سید جمال محمدوم تمامایان کما بی سید
 آنقدر حواری عادات اروی صادر شده که هیچ یکی ازین طائفه متاخران طاهرلسید ویرا خلاص
 و احارت از حد و حمل و چند مسلح اهل ارشاد رسیده بود و اما از دست ارشاد تمام او شج
 الاله شج صدرالشیخ سید جمال الدین کرکریا سهروردی و دارشج نصیرالدین محمود سی مرغی
 یافته دور جادان وی همین دو سلسله جاری اند و سوم خالواده سادات اهل میب میر جابر
 و سبب اهل سنت تسکی نصیر میرامی لدت اوست و حقیقت برست که یقینی است که طول
 کسده است و بعضی طائفه از قسم شیعیه شنگان باویدن عالم معروف و اگر کار سلسله باو کس
 مذکور و سید این کتاب مطر میاید انما استار الاحیاء و کمر خوروم جهایان میکند سید جمال الدین
 کما بی سبب او محمدوم تمامایان است جامع است میان علم و ولایت و سادات او مرید شج و کس
 الوالدیه و سبب است و حلیه شج نصیرالدین محمود با امام عبداللہ با صبی رحمۃ اللہ علیہ و کما علم
 صحت داشته و چرا که خلای که از طغیانات اوست اوست بسیار نقل میکند سبب
 بسیار کرده و در بسیاری اولیای علمت و حرکت یافته و شهود است که وی هر کما اعانته کردی یعنی
 که آنکس را شج سندی یعنی جیدان توجه و خدمت کردی که آنکس را احتیاج میشد و در دادن
 هر نعمتی که داشت و در بارش محمدی میواید که وی اول ترقه از عظم خود شج صدرالدین میرامی
 نوشتید و کما از ادات و ترقه شرک از شج الاسلام سید الحمیر شج عقیق الدین عبداللہ
 و حرم خریف موسی علیه السلام و التعمیه نوشتید و ده و دو سال در صحت او ملازم بود و کس
 عواف و دیگر کتب سلوک پیش او ملازم بود و احدی طریقت کرد و تلقین فریاد و شج عقیق
 در بود که مقرران را ندل تمامانوف است و نگار و نول حیران سید نگار و نول رسید شج امام
 را و شج الاسلام امین الحق و الدین گفت که شج امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت
 کرده است که سید جمال کما بی قصد ملاقات من کرده ایچ و ملتان می آمدن سلطان و این
 راه او را روع ما نموده که امین الدین از برای سعاد داران فقر از برای سید جمال کما بی طرف

که مبارک رفته است وقت مراجعت و گارزون خوابدر سپید او اسلام من بر سالی و بهما
و مقرض من باد و وی و مجاز و خلیفه من کردانی شیخ امام الدین همچنین کرد سپید السادت
از ان پیر با جازه انواع استفاده کرد و باز گشت و او شیخ الاسلام رکن الحق و الدین حق
بزرگ پوتید و در عهد محمد تعلق بمنصب شیخ الاسلامی و سند خانقاه محمدی و سیستانی
با مضافات مخصوص گشت و بعد از ان گاه ترک همه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه
چهارده خانداده بود و در عهد سلطان فیروز کرات از آنچه در حضرت و بی آمد و غیر و نرم
اعتقاد و اخلاص آنچه باید بجای می آورد و انتهی مخدوم جهانیان را با حضرت علی قادری صحبت
دومی و سوای سلسله مذکور سه در و پیگ و یک که من فلان را دیده ام و دومی شیخ شهاب
سرور دینی از شیخ عبد القادر جیلانی را نقل است که وی روزی ششست بود آتش ادجایی بر
مشتی خال برگرفت و نام شیخ محی الدین عبد القادر را با و اربلند بر خواند و خاک بجانب
انداخت فی الحال آتش بسپست شد و لاوت مخدوم شب برات رسته جسم و بجاشه و فاشه
او روز عید قربان سته خمن و شمانین و سبعه و مدت عمر هفتاد و هشت گویند امیر سیدی علی
به دانی با وی ملاقی شده اند سلسله زاید پیش از این سلسله از خواجه بدر الدین زاهد
و می مرید و خلیفه فخر الدین زاهد است و دومی خلیفه خواجه شهاب الدین و اخبار الاخیار
شیخ شهاب الدین حق گوئی پس فخر الدین زاهد است او را حق گو از ان لقب است
که سلطان محمد بن تخلق حکم کرد که مرا محمد عادل گویند او از من یعنی بحضور او ابا کرد و گفت باطلما
عادل تو انیم گفت سلطان احمد او را از قلعه دلی و در زیر انداخت قبر او هم در زیر قلعه است
و اصل این سلسله از شیخ ابوالاسحاق گازر دست و ذکر کیا این سلسله منظر نایب سلسله
صفویه نسا این سلسله از شیخ صفی الدین اسحاق است و اصل این سلسله از شیخ
ابونجیب سمر درومی و جید بغداد است ذکر کیا این سلسله سوای ذکر شیخ ابونجیب و جید
در کتب مذکور منظر نایب چنانچه گذشت لیکن صاحب اخبار الاخیار ذکر کیا این سلسله در کتب
مذکور

سر شیخ را بدار ما هم کیانی است و وی بر شیخ صلی الدین اسحاق صنویسید بنویسید شیخ حلال
 تبریزی قدس سرور اکمل مشایخ است و فوائد العواد لقل از سلطان المسیح نمیکند که شیخ
 حلال الدین تبریزی مرید شیخ الوسیع تبریزی بود و بعد از وفات پیر در حدیث شیخ تها الدین
 سرور وی رحمه و حدیث های کرده که شیخ سده و مریدی را بدیستند و گویند که شیخ تها الدین سرور
 مسیح رحیمی قول پیر شده بود و صیغ تو شنه که برای امید استند حلال در ملح ادب و حق
 ننوده است شیخ حلال الدین تبریزی نوعی کرده بود که دیگرانی و دیگرانی بر سر کرده پیر و دانش
 در آل کرده چنانچه سرور و سوزد تا جوی مسیح طعام طلبیدی طعام گرم پیش بر وی و وی
 تا حواله قطب الدین و شیخ بهاؤ الدین بود و است گویند شیخ حلال الدین تبریزی او سج
 بهاؤ الدین را که با ما هم سیاحت بسیار کرده اند تا وقتیکه شهر می که شیخ فرید الدین عطار در احوال
 رسیدند شیخ بهاؤ الدین را در قس جبال بود که جوی مرل پیر رسید بعد از آن تحول پیر شد و شیخ
 حلال الدین سرور شهر می را آمد شیخ فرید الدین عطار را دید که نشسته است محو الواد کمالات او
 چو کجنگاه بار آمد شیخ بهاؤ الدین را گفت که امر و شاه مادی را دیدیم که از خود و رقم شیخ بهاؤ
 فرمود که جمال نامکمال پیر را کردی گفت که ما وجود او را هیچ چیز نماند اما آن تاج باری و پیر
 شیخ حلال الدین و شیخ بهاؤ الدین معارف افتاد و نیز از فوائد العواد لقل یکسند که شیخ
 حلال الدین تبریزی مکتوبی بحاش شیخ بهاؤ الدین را که با او مستاده است و در آنجا نوشته است
 احبب الاتحاد البسائلم تعلم اند او نوشته است که هر دل بر صفت بندگونی صانع عالم
 و پیر از خواص الکلم که از ملحوظات سید محمد گیسو دار است بنویسد که شیخ فرید الدین عطار
 بود و شیخ حلال تبریزی بدیدل او آمد و اناری بدست او داد او صائم بود آخر مجلس قسمتی
 یکدانه افتاده ماند و در وقت افطار هم بدان دانه روزه نکشاد آنروز مرید و ترقی بالاتر یافت
 تا خود گفت که اگر آن تمام آثار موجود هم چه فایده ای بود چو کجگاه قطب الدین ریوست
 ای حکایت کرد حواله فرمود با فرید هر چه بود هدران یکدانه بود که برای تو داشته بود و نیز

از سیر ادلیا می نویسد که در اثنا آنکه میان شیخ فرید کفیشکو و شیخ جلال تبریزی مکالمه میرفت
 شیخ فرید بغایت حایمه یاره داشت هر بار با و میزد و شیخ بدامن پیراهن محل از باره پیکر
 شیخ جلال دریافت فرمود که در ویشی در بخارا بتعلیم مشغول بود هفت سال از در تین
 داشت فوطه داشت خاطر جبارند تا چه شود و سلطان المشائخ می فرمود که شیخ جلال تبریزی
 ازین ویش مراد نفس خود داشت قهر شیخ جلال الدین تبریزی در نکاله است یزاد تبریک
 رحمه الله علیه و علیهم السلام **سلسله** عبدروس ذکر اکابر این سلسله در کتاب کور زاده
 ازین بنظر نیامده الملقب بعبدروس نام او سید عبد الله است از خانزاده سهروردیه نیز فقه
 خلافت داشت و سلسله النسب ابی جعفر امام جعفر صادق رضی الله عنه منتهی میشود و کلمات
 حقائق و خوارق عادات از وی بظهور می آید سلسله او در دیار عرب عدن و کربلا و احمد آباد
 بسیار تشهر است شیخ علم الله و شیخ بهار الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند سلسله
 قلندریم چند فقه اند از هر سلسله که خود را منسوب بمشرب قلندریم گردانیده اند چنانچه محمد قلندر
 میفرماید بیست یاد در یائیم در یائیم زمانست بعد این سخن دانند کسی کو آشناست و دیگر
 قلندر و شاه حسین ملخی و شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و شیخ فخر الدین عراقی و
 شیرازی بسیار از شاه بازان هر سلسله قلندر مشرب بوده اند و ابوالان اکثر در همین مشرب
 میباشند و همیشه در آراستگی باطن میکوشند و در تقاضاست که بخدمت مولوی روم حاجتی
 التماس امانت کرد و شیخ صدر الدین قونوی نیز در آنجا معیت بود و مولانا رومی گفت ما روم
 ابدالیم هر جا که سیریم نشینیم و میجویم امانت را اهل تصوف و تمکین لائق اند اشارت شیخ
 صدر الدین کرد تا امام شد اکثر خواجگان چشت ابدال بوده اند و در حلقه چشتیان خواجهم
 احمد ابدال بودند و در اخیار است شاه خضر مشرب قلندریم داشت اصل او روم است
 و کرامات و خوارق عادات بسیار از وی بوجود می آمد هر چند که بهیم ناپیت و بعیت از وی
 بظهور نیامده بود چون بهندوستان تشریف آورد و از فرمان شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین

سلسله

سلسله

کشتار و حسی بعد جیاب نو نه مقامات کذب ادا آورده و حاکم کلاه و حرقه را هم مبرل او رستاد و در حبس
 کرد و بعد از آن او الحاق نمود و اتفاق سفر افتاد حول در شهر پور رسید شاه طلب مراد و شد ساه
 بعد از عظمای خلافت ساه قتل شد و موم شد و الی آلا در عهد و سمان سلسله او را با
 سلسله او قلندر چپ سلسله است ای همه اند علیه صاحب اقتباس الاولاد مگو بد بعد خلافت
 حاکم دی بعد الحاق سلسله پور داد و در بعضی از رسائل سلسله قلندر پور پیوسته که ساه حاکم دی
 سلسله باطن احمد الغریز یکی علیه در رسالت بنایه صلی الله علیه و سلم بافته و وی را اسرار باطن
 او آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده معروف در مسامح اس سلسله همین است و الله اعلم
 بنجم الدین قلندر شاه طلب بیاد دل از مریدان او است شیخ محمود قلندر لکسوی شیخ محمود
 لاهی پوری درین سلسله و در دقلین سلسله حین قلندر پور گوید شیخ علاء الدین علی او
 و خلفه او شمس الدین ترک و میر سید محمود گیسو و از دیگر سید جعفر یکی که از حلقه العید الدین محمود
 تراخ دلی اید و معروف یک خلفه شیخ کریم الدین مهر دوی و طلب امان محمود مسیح احمد
 عبد الحق رود و لوی همین سلسله عالی بنده استند رحمة الله علیه و شاه نعم الله ولی درین
 قلندر پور او دو است که معروف منتهی حول مقصد رسد سلسله کرد و دیگر قلندر حرق است که در پی
 مسیحی است و سلسله و اما که او در همه عالم توانا و ساه قلندر لکسوی که تبار سید پور محمد علم
 قلندر پور علی قلندر پور را علیه است العشق و الله و هم از لطائف قدسی که تقدیم شیخ کریم
 اس شیخ عبد القدوس کنگوپی است پیوسته دوی از سواران العارف لعل بهایا که فرمود
 قلندر پور که طلب قلندر پور در دل در حضور حق و شایسته و در سب مشرق آمده است مگر حال
 باطن التبار اما که سید است بنابران الشان در قلندر اعمال ظاهری او و نوافل او
 و در تناول لذات مسامحت دنیاوی در حقیقت ترجیح پاک می آید و بر سر و در حضور باطن و
 کرده اند اما از انص را ترک نسا و نه هم در لطائف قدسی شیخ کریم الدین ارد پور جو و نقل می نماید
 که فرمود شیخ الشیوخ و عباس کرده که حفظ فی الضم قلندر پور و موده اما قلندر پور را دیده اند که در

فرائض بک نداشتند چنانچه اقامت در مکتوت پنجاه و پنج حضرت ایشان دیده است که میفرمایند این
 و دریش از زبان شیخ حسین سرپوری مرید سید نجم الدین محمد بن شیخ باسلطان المشائخ نظام الدین
 اولیا و خلیفه سید خضر کبیر و هاری قلندر خراسانی شنیده است که بعضی مردان بودند و هستند
 و خواهند بود که سالهاست که در طهارت مشغول اند چنانچه طهارت فارغ شوند و روزه را بدارند و وضو
 انفصال و الصلوة الصلوات ستر این سخن است و ایشان ظاهر نماز نمی گذارند و در ترک فلوک
 هیچ التفات نمی آورند و روزی این درویش بحضرت استاد خود شیخ محمد فخر الدین جوینوری
 بیروشی شیخ باشیخ فرید کنجشکر عرض داشت که شیخ حسین نماز نمیکند از اندیشه شیخ فرموده اند که
 که شیخ حسین نماز نمیکند از شیخ حسین یک برگستانی در راه خدا اتمالی است ایشان راه
 قلندر دارند و راه تصوف اتمی و هم از لطائف قدسی مینویسد که میگوید عزیز من ترک فرائض
 از قلندریه من حیث الظاهر یا از انست که حقیقتا ایشان را مرتبه روحی عطا فرموده است و قد
 داده که بجز روح و یک سال و مکتوت خود چند جانها بیند پس اگر چه در وقتی و مقامی ترک
 فرائض از ایشان دیده میشود و تواند بود که بهر آن وقت و مقامی دیگر فرائض بجا آورده باشند
 و یا از انست که در عقل شان که بنیاط تکلیف است خللی پدید آمده است معصومه شده اند و معصومه
 تکلیف شرعی نیست چنانچه بر مجنون نیست پس ایشان هم بر خصصت شرح غیر تکلیف شده اند
 اگر چه من حیث الظاهر و بعضی امور و پوشیاری در ایشان دیده میشود چون عقل که بنیاط تکلیف
 است ندارد غیر تکلیف اند سلسله مداریه نشان این سلسله از حضرت بایع الدین مدارا
 عمر شریف یکصد و بیست و دو ولادت در سنه هفتصد و شانزده و وفاتش نیز در همین جمادی
 بروز جمعه در سنه هشتصد و چهل واقع شد و اخبار را لاخبر است شاه بایع الدین مدارا
 احوال و عجائب اطوار از وی نقل میکنند گویند که وی در مقام صمدیت که از مقامات
 است بود تا دوازده سال طعام نخورده و لباسی که یکبار پوشید بار دیگر احتیاج تجدید
 غسل اول نشده اکثر احوال برقع بر پوشیده بودی گویند که هرگز از نظر بر جلال او افتادی

فی امتیاز خود کرمی سلسله اولیست که من یا هفتی دیگر پنج و شش واسطه بحضرت رسالت صلی
 الله علیه و سلم پیوسته و بعضی طایران بر واسطه او را بحضرت تصدق دارند قاضی شهاب الدین
 دولت آبادی در عهد اول و دوم بعضی چیزهای دیگر اصلی مداره در اقتباس الا و راست که در
 رساله ایمان محمودی که تصنیف شیخ محمود در میثاق مدار است می آید مدار اس الواسع شامی
 در ملت موسی علیه السلام دارد مردان هارون علیه السلام و شاگرد حدیث شامی لود و تویست
 و زبور و اخیل را در کسب کثرت و در یاد ارا را گویند که قطب مدار وقت بود و در کتب
 و از قضا و روح امیر المومنین علی کرم الله وجهه حاصل گشته و بعضی است از ادوات ویرا
 سومی طیفور شامی لاقق میگوید و این راست می آید چرا که در زمان طیفور شامی و مدعی الدین
 مدار قضاوت بسیار است انتهی مایه و است که از دیگر بزرگان سادات و چهارده و سیدیه
 کتاب ندرت است و در کتاب بر وسلاسل مذکور که در این سینه دره اند در کتب مذکور و اما
 یافته نشدند از او در آن و این کتاب متعدد را در واسطه او کبار آن سلاسل در میان سادات
 شدت و ذکر آن بزرگان که در مراد ایا و مدفون اند ذکر شیخ ابراهیم محمدی و اس عالم که در شیخ
 ابراهیم و اما است در کتب الاسرار که مقولات ایشان در آن جمع کرده است میرزا سید السادات مع الزکاء
 مع المشائخ حضرت سید ابراهیم حبیبی التیمی بریده و علی بن شیخ حمید باقی لکوی از وطن مولود که سید و است
 طایع مدیر خود برای تحصیل علم حاضرند و شان نشسته او زنده و در ضلع شاد و در چند روزی نوالی از خود
 بقوله حضرت شیخ میرزا محمد حضرت الوی سید عبد السلامی در بسیار و بجای سکونت من تشریف آوردند و زیارت
 و طس سانه و خود و همراه پدر روانه وطن شدیم یکسال و چند ماه در سینه در این حقیقت پذیرد حاضر بودیم
 و میری از عالم حاضر تحصیل نمودیم بعد بدت مذکور والدین این فقیر بر عمت حق میخواستند و در زمان
 ایام از قوم و برادران یکتا دیده ما را در تحصیل علم رساند بر آمدیم و راه کارا گرفتیم در راه نیم
 گفت ای جوان گشایم روی گشاید به کار او قصد تحصیل علم داریم گفت که راه کارا از آن طرف
 شده است در ملک هندوستان از قه تحصیل علم کنای از اسرار و طرف ایشان را و در دم و علم

صحت خواندیم پس از آن در راه بودیم علم گرفتیم بعد از مدت چند در سلطان پور از شیخ ابو محمد
 بنیره در دیده چشتی عالم نحو و فقه سخن اندام بعد روزی چند درویش با جامه های رنگین آمدند بر سر
 با جامه های رنگین کرده اند گفتند ما درویشیم گفتیم درویش کجایید گفتند آنکه شرک خداوند
 و بر عادت ادای احکام وین سقیم باشند و از نوای احقر از فایده گفتیم هر مسلمان کس طاعت
 بجای آورد پس امتیاز میان درویش و غیر آن چیست گفتند بیک درویش آنکه با وجود فقر
 بر اعمال ظاهر شریعت از شیعیان قدم فراتر نهاده و طلب شایسته ذات پاک بزرگوار و فکر بر سر
 مرشد کامل در آید شود و بالقد و وصول الی الله و نماید که منتهای جمیع مقاصد است گفتیم
 درین زمان کسی اوستاد این علم است گفتند عالم خدا از بزرگان معهود است از این جمله شیخ آدم
 که مرشد ما است و در تلقین این علم مستثنی است بی بی بی و فیه بنور بخت شان جهان
 شدیم اول نصیحت آغاز کرد که در سلسله ما خواجگان نقش بندید و ذکر حیر و حبس و هم نمیکند
 که یکا یک بی اختیار از زبانم ذکر هر برآمد و از استیلا ذکر استیلا ذکر کور حاصل آمد و فقا از خود
 و بقا بالقد و می نمود و علم یقین برستی فرار گرفت در لواحد آمدن و می بین گفت نصیحت
 شیخ را شنیده یکیک است چه شد مگر و سوسه شیطان تورا راه یافت چون در حال از خود غیر آن
 و علم حقیقت بر علم مستثنی جهان غلبه نمود و علم هستی ظاهر را از نظر ترفع ساخته بجز من معلوم نیست و در
 نگاه داشت آداب شیخ توانستم نغمه انا الله و انا العزوم شیخ آدم غفر الله له اینکلمات را شنیده و
 راز بر فرمود که هرگز تو و دیگر کس تعرض حال اولشوی که مفلوب الحال است و از خود متعجبند و
 مباد از راز باز دارند بعد از آن تمام شب در انحال مستغرق بودم چون باز آمدم شیخ فرمود
 مرا گفت آنکه از زبان شما در انحال عجز بر آمده بود و در انحال هیچ تغییری و تبدیلی بر نیامد
 هستی ظاهر شماردی داده بود و یا بهین هستی ظاهر انحال فرار گرفته بود گفتیم هیچ تغییری و تبدیلی
 روی نداده بود بهین هستی ظاهر انحال فرار گرفته مرا از خود بر پوده بود و گفت بسیار خوب شنیده
 که تغییری برین هستی راه نیافتد و الله است و راه را پیش چنانچه ایندی قدم ایستاده و در حق حق

تعمیری مدینه هستی ظاهر بود و دولتی سال قیام مرتبه دیگر نشد و بعد از سی سال مرتبه
دیگر نشد و میفرمودند که وقتی به راه شیخ آدم عصر اقلید در مسجدی ما یاران شسته بودیم که یکایک
مردی با حال کمال سوار بر سوارانوار شد تا که برادران مسجد را هوافرو دادند و تو حدس فرمود
ار دیدن حال آن مست و مدحش شدند بعد از آن مرا خطاب مخاطب ساخت که فلانی تو در اینجا
چرا نشسته ای تو ارا را می بینی تو نیست بر حیدر سیاه راه ما شو گفتیم شکایتید و سر بر زمین
گفتم اسم تشریف چیست فرمودید ما طر محمد در طاهر نام آنحضرت نه صادق بود چون بهوش آمد مرا
شیخ آدم رحمت شد و در طلب ابدات و دیدم بعد حیدر بر در در صانقاه علیا رسیدیم چون نظر
سراں جمال ادا اتم شایخ و خود را قرآن ساختیم هر وقت مرا تلقین کردید تا مدت دو ماه سال در آن
صانقاه سکون یزدیم تا که ما ستم اعراف رسیدیم و شرف عالمی پیران بر شرف شدیم تفصیل اینجا آمده
به ساله مذکور مقوم است و حیری ازین بیان در دگر پیر ایشان بالا گذشت و میفرمودند چون
آنحضرت میس برده شد تا مدت شش ماه در صانقاه قرار گرفت بعد مدت مذکور در دگر گذشت که یک
و مدینه منوره بر دم حکم شد که مردم سوار کار که در نیست بعد صلوات کردم که ملک خود بر دم صانقاه
سستنج داود فرمودند شما در سب و ستان اقامت گرفته اند گفتیم قبول داریم هر جا که فرمائید اقامت
گیرم فرمودند شما از طرف حق سگم گیر پیشی درین باب مناسبات کردم حکم شد که به پیشی چون نظر
کردم دیدم که تسخیر است نو آنا که خانه نامی او و قلعه از گل خاشام است و یکباره دریا مانعی
است و در آن مانع چاه است و سب بر کاه آتجاه ایستاده ام بجای بلین راست از اسما
نهای مکان تسخیر و کوه و بار و مسجد نظری آیند از دیدن اسجاد لم خوش میشود و آرام گیرد
چون صبح شد بخدمت صانقاه التماس کردم که ما را اسامی اقامت در واقع نموده است
انانام و طرف او امید انم لیس از مخدوم زاده رخصت گرفتیم سه کس از یاران همراه من
داود لیس از اسرار ای شدیم رفته رفته در شهر آمد و به یه یه هوایی متولی که قریب
مرا آید است رسیدیم نشست تو ام در بود و مذکور حالا نا ادا است دیدم صانقاه از لبه

و پیوسته که اشاره بسوی مراد آباد کردند پس رخ بسوی مراد آباد آوردیم چون داخل شهر شدیم
 روز جمعه بود و جمیع مسجد رسیده نماز جمعه را نمودیم بعد فراغ نماز در خاطر آمده که آن باغ و چاه
 و کوچه های شهر و قلعه باید دید که در کنگره بمن نموده بودند پس از جمیع مسجدی که آمدیم و در باغ و چاه
 بر بهمان چاه استاده شدیم و گفتیم صدق الله و استوله الزو یا خوش شدیم و شیرینی طلبید
 بروح پیران فاتحه خوانده بر بهمان چاه در لال باغ تا یکماه اقامت گرفتیم شبی وقت سحر
 بکنار دریا که متصل باغ است از مشرب طهارت میکردیم جامی بلند بود در الوقت آواز مولا
 از محل رستم خان مرحوم بگوشتم افتاد که بالحن خوش میگفتند مصرعه از خار خار عشق تو در سینه
 حارم خار با از شنیدن انمصرعه جوش در سر و سوز در سینه ام افتاد وستم از مشرب به بلغم
 مصرعه دیگر نگفتند اگر میگفتند از آنجای بلند و رویای افتادم بعد ساعتی آنجوش
 و سوز فرو شد و دل گفتم که مکان پر خطر است روز دیگر از اینجا خواهیم افتاد چونکه مولا اندرون
 محل رستم خان اکثر سر و میکردند و از اینجا آواز شنیده میشد پس از اینجا برخاسته و در باغ
 دولتخان مرحوم آمدم و در اینجا یک مکان ساخته ناشش ماه گذرانیدیم روزی شخصی
 از محصلان ما گفت من نسبت شما در شهر امر و به بنجانه مردم اشراف و سادات کرده ام
 مرا ناخوش آمد گفتم چه کردی پس بگم پروردگار کتختاشتم تفصیل این خلاصه در رساله
 مذکور یا حدیث میگونی شاه برخوردار که قبرش در بلده رامپور است از خلفاء ایشان بودند
 را قم گوید که آنچاه که قریب محل رستم خان مرحوم است که شیخ موصوف بران قیام گرفتند
 تا تحریق اندرون دریا استاده است بعد یکسال ازان در موسم بهشکال از سیل دریا
 منهدم گردید من از جد بزرگوار خود شنیده ام که آنچاه لال باغ است و نیز چاه دیگر بطرف
 شمال آنچاه هم اندرون دریا ایستاد است و هم مردم میفرمودند که این چاه بلغ دیگر است زمین
 ازین چاه طوق دیده بودیم وفات شیخ موصوف در سبت بهوم جمادی الثانی سنه یک هزار و شصت
 و یک واقع شد تا پنج مرجع اولیا است ابراهیم بوده است و در وقت که نسبت بمولی اندرون

سید الشهدا

سید الشهدا

شهر مدکور است مدوکل گشت میگویند که اراد حیات ایساں مردمی تعمیر ماحترمود
 وحوالی آن اولاد ایشان سکونت میدادند بخت محلیه برادگان مشهور است و ذکر شایع
 علامه الدین میگویند که صاحب شاست شهر مراد آوازند و قتل آرا نامی شهر مدکور بیا مالی بود
 که ایشان در آنجا سکونت میدادند تا حال ار برک ایشان در آن بیا مالی شهر مدکور بود
 اسب و سگ میدادند و اخوانه معین الدین حبشی اند و سرس ایشان در سبب براسی
 قبر ایشان لطف خوب شهر مدکور بخت محلیه برادگان لطف عرفت افق است و ذکر شایع
 محمد مکمل اسم ماسمی نام والد ایشان محمد افضل متوطن صالح انیس آواز و در عهد محمد شاه بود
 شلایس معاش در دلی آمده بیکر کار نواب میر احمد جان ضوی که میر خواجی سی رویه ماهوای
 ملازم گردیده مکتب میر نوروزی در ولایت مخدوب دارد گردید و طعام المکتب و محمد افضل
 ماحصری که بود متش آورده و در عهد او اران مجدد و سوال اولاد نمودند و سبب متداول
 طعام گفت که کاخ می و قلم و دواتی سار جاسر آورده و اول بجاه رویه بعد یکصد و سه
 مس بعد یکصد و پنجاه رویه سه مد و ستم خط کرد و گفت چهار دختر و دو فرزند یکی از آن نادر
 و دیگری فقیر کامل و صاحب امر او بود و بعد چند مدتی سبب صوم داری مراد آباد نام
 نواب سر قوم او حصو بسلطان عثمانیت متوجه ل اتفاق مداحات نواب مراد آباد
 افتاد و محمد افضل را به نیاست بود و متعارف نمود و مبلغ یکصد و پنجاه و بقولی سبب رویه
 متعارف او اش مقرر نمود و بموجب و موده آن محمد دب چهار دختر و بقولی بیستم و مراد آباد
 بنام محمد افضل تولد شدند و دو پسر نیز متدرین شهر مکانات قلعه رستم حال موجود آمد
 که کمال ترمال محمد علی دنیا دار و خود در شاه محمد مکمل صاحب امر اعرض که شاه محمد مکمل
 از ما دستور بادی و قوت و قوت طاهری بدی مطلقا نامور رویه متوجه شده مختبر میبود و همیشه
 خدمت حقرا آرمایان خواه سالک خواه مجدد و مثل شاه عسک الدین و شاه عبدالعزیز
 شاه قسیم و شاه ساد و پهلوی و شاه فیض الله و مکر شاه و خودم شاه است اتفاق

و آمد فیت داشته استغاثه فقر منمود چون شیخ محمد افضل بر حکومت امر و همه مقرر شد بشیرت
 بعت شاه عضد الدین مشرف گردید شاه محمد مکمل در آن ایام سن پانزده سالگی بود در روزی
 والد وی با خود و بخدمت شاه عضد الدین بر دند و عرض نمودند که این نیز سلسله آنجناب ملک
 گردید و محمد مکمل عرض نمودند که سفارش من بشاه عبدالمادی باید فرمود حضرت بستم نموده فرمودند
 که من هم لائق شایسته عرض گردند که حضرت با خود مرشد من و او شانند لیکن جاذبه خاطر من بدانست
 بسیار است وقتی آنحضرت در باره محمد مکمل ارشاد کردند آنوقت بزبان شاه عبدالمادی گذشت
 کسی که در شریعت راسخ نیست در طریقت چگونه ثابت خواهد بود و بعد حضرت شاه عضد الدین
 فرمودند که این ابا بسبب سفارش نیست بعد ازان آنحضرت محمد مکمل را بیکصد رکعت نوافل
 تلقین ساختند بطوریکه در رکعت اول سوره علق بخواند و در سجده تصور کند که سر بر پای حضرت
 احدیت است و ثقات را وی اند با وجود پاس احکام شریعت ملامتیه و رندانه و
 که زمان فاحشه را خرج معمولی او میدادند و میگفتند که امشب کسی نروم و در حق فلان کسی مشغول
 بدعای من و منبع شرع و بیع و شر نیز بودند چنانچه گو سپند خود را بر اسی فروخت چند روز و بازار
 بر دند و با شریان میگفتند که این گو سپند شیر خود را خود میدو شد کسی آنرا خریدی آخر مخلصی
 خرید و برو و فاقش در هفتم رجب سن یک هزار و دصد و سبت واقع شد و در احاطه بخت فقر
 میر احمد خان مذکور که عقب مسجد عیدگاه مراد آباد واقع است مدفون گشتند بر ابرقبر پدر خود و گو
 جنوبی و غربی احاطه مذکور تا رنج آنکه بیا و خدا محو سر پایش سوزید داشت زبان و لیس محو
 حنفی و جلی و ساک راه خلاصا برینج و بلا و واقف را زبانی کاشف سر علی به بر سر میدان
 درم نفس بر دست را و ادبسی حال مال از ره زور بیلی به هر شدی پیش او بادل بر آرزو
 در نفس میشود مشکل او بمجلی و سال و فاقش گرم چون که بجهت از سر دوش گفت که رخت
 نمود شاه مکمل ولی پاپیش حضرت غلام نبی نیز در حیاتش شش ماه در حیات
 جذب و شش ماه در حالت سکوک میمانند و در حال جذب مطلق بر سرینه

می شود و معروف مقام بود که در آن فرصتی ساخت و تعمیر پنج حجر بود و به جای تیر و شمشیر برپا کرد و بدین
شاه موج تخت و پادشاه محمد الدین فرموده بودند باید روی که در مدی در حاکم تو متولد شود و شش
سرای تو پیشتر ما برای مالود و در حال سلوک مقید ملایم و صوم و صلوة میباید و کشف و کرامات
بیراوی طایفه میباید و در آن در حال سلوک و برادر و در حال سلوک و برادر و در حال سلوک و برادر
خود و شهر که در آن است و در آن احوال وی پنج حجر برسد و ذکر شاه قطب میگوید در سلسله
قادریه و در سلسله سید لود و در عهد اعیان سید مراد و تشریف آوردند به جای قریب مراد ایشان
مسجد و جای تعمیر و بایا حال مرحوم است و فائق در بیمار و هم حامی الاولی واقع میگردد
ریا و هادین معلوم است تعمیر ایشان در اساطیر بحیثه الجرب کوشه مربی و متونی شهر مراد و دویم
از آن دمی واقع است و ذکر شاه جمال صاحبی رجوع الدین صالح است مذکره میباید حال
اسدوی مریدیم خود است فتح الله و او و شاه قطب هم دیگرش میباید بر روی ابدی میباشند و
سلسله ارواح ایشان شاه محمد الزراق میباشند و قادی میباید از اول حجر و بود و در علم طاهر
بقدر ضرورتی داشت و نشاء است و کل و تشریح و نورج متصف بودند آن آخر که حشر میباشند و رسیده
بود از سلوک خود که برآمده و در مسجد حامی دیگر رفته و در یک مرتبه بر روی عالمی که در تمام عمر کوفت است
خود پنجه میخورد و از الوان طعم از تمام داشت بلکه بر یک لول نامها میباید و در آن تمام کوفت
مادی رجوع داشتند لیکن از کسی خبری نگرفته مگر از مریدان خود و هم خود که آنرا آنها میخوردند و از آن
که برانداخته و انما نشاء قبول میگردد و بر همان قناعت داشت آخر عمر از چید سال که ماه و در بریانتر
ریخته هم کاشش متعیر میباشند و در ششم رمضان سال بود و چهارم از ماه ثانی عشره وفات یافت و در
گوید مصنف صالحه خیر الدین میباید اما بعد حال محمد مرکی بن محمد الزراق العلوی از برای آنجه که
مینماید که بعضی القرافات که از حضرت شاه العالمین ابو عبد الله شاه محمد الزراق چنین میگوید
توقع میاید از مادی ایام ثلث ثانی ربيع الثانی که یازدهم بوم الاربعاء و سال است و چهارده هزار
از شهری شروع کردم و تا ده سال درین رساله که نامش خیر الدین است جمع ساختم و درین میباشند

می و در

می و در

و شهادت شمس شاه العالمين ابو عبد الله شاه عبد الرزاق بر منتهی هستی جلوه گری فرمود حضرت
 شاه اعظم ابو حامد خیالی محمد حسن ابن حسن طاهر بن یحیی ملهم و ما دون الهی بود و آنچه در سیر سلوک از جمل فی
 یک مشایخ الفیض رسیده بود همه را بخدمت شاه العالمین بکام و زبان تلقین فرمود و بعد کلاه با شجره قادری
 مرحمت فرمودند و هم از سلسله سهروردیه و شید طایفه اولییه و چشتیه مجاز ساختند و بعد از آن
 شیخ امیر محمد نمود و دلاری خرقه خلافت قادریه مرحمت فرمود و بعد از ایشان سید اسمعیل خرقه
 قادریه عطا فرمود و پهلوان ادان حضرت رابی سید نور مانگیوری از طرف سلسله جامه عطا فرمود
 و حضرت غوث الثقلین حضرت شاه العالمین را خطاب فرزند مخاطب ساختند و رضایند و نیکو بسلسله
 دیگر مشایخ متوجه نشوند از اینجاست شاه العالمین در نسخه صحائف المعرفت همین شجره قادریه داخل
 ساختند و بسلسله هائی دیگر هرگز التفات نکرده اند چون سپهر کلان خود را که جمال العارفين
 ابو البرکات بنیدگی شاه محمد نام داشتند صاحب مقام خود ساختند و در مثال و اجازت از اجازت مشایخ
 قادریه از چند جائی که بخدمت شاه العالمین رسیده بود و از طرف مشایخ اولییه چشتیه کمال الحق
 شیخ حسین طاهر کمال رسید نیز نوشته اند چنانچه جمال العالمین بنیدگی شاه محمد را پنج سپهر بودند از اجازت
 همان مثال را بفرزند اعظم خود ابو الفتح شیخ مکرم از اجازت خود نوشته مرحمت فرموده بودند و
 شیخ مکرم ابو الفتح را غیر از اولاد و ختری در جهان نماند از اینجاست مثال را از جانب خود نوشته
 با اجازت از خاندان قادریه و دیگر نژاد های اولییه و چشتیه و سهروردیه و طایفه پهلوان
 حقیقی ولی النعمی ام قطب الزمان ابو الکرم شیخ مزکی محمد سلیم الله تعالی که امر فرزند پسران و
 شریف است عنایت کرده و قائم مقام خود ساختند اشعار شجره وی براه معرفت
 از حضرت طاق است بدکه شاه العالمین عبد الرزاق است بد محمد زنده فرزند نامی ابو البرکات
 کنیت گرامی بد کسی کو بود بی همتا درین سطح پهلوان امدت مکرم ابو الفتح بد بر آن سجاده
 اکنون مستقیم است بد مزکی شیخ کان شاه کریم است بد ابو الکرم آمده آن قطب دوران بد کل
 نشگفته از کلزار چیلان بد خدا یا چون ضعیف و ناتوان است بد جمال الله که از نیکو گانست

در احراز الاحیاء است ساه علی الزانی منوط علی جمیع محسوسات وی نایستاح قادر بر است واری و می توانی
و کرامات بسیار نقل می کند بسیار صاحب کمال بود و حال طامع داشت و در او اهل تحصیل علم کرده بعد
از آن مشرب عشق و محبت بر روی غالب آمد و از جمیع مرتبه شاه به رسید گویند او را ما حضرت علیه
قادر بر است کمال بود و می واسطه مادی و متناهی و او را در صبر رفته اند و کمال طاقتی بر اسب
بود و وفات شاه عند الیراق در سده شصت و اربعین و تسبیح او شده است و محمد حسن سیرین طاهر است
از صاحب ید بر حقیقت است لیکن ارتداد او سلسله افاد بر بر همه غالب است و گاهی تضرع می کند چون از
حکومت بر آمدی به ددان دیده و تعجب کردی و کسیر بر آوردی و مسلمانان هم مریدان او را شاکه اهل
میگویند در چشم حبس سه هفتاد و چهار وفات یافت و کمر شاه بولاقی حلیه حبشه اندام بر
مولد است ثم علیه صاحب رامپوری که بیک واسطه مرید حضرت شاه صاحب و در بیت المعرفت بود
نام حاجی شاه بولاقی لقب گزاف و لولئیت سامی دلا حلف اشرف خواجہ احمد بن ناصر علی مولف
قصه شیر کوک قوم ماحلیم و ایشان ماسالار مسعود غازی هستند یک عیدی دارند مکر ایشان
ما حلیم و او شان سالار مشهور اند گویند در احب و ایشان دو سرادر بودند و شاه آتوقت کی را
ما حلیم و دیگر بر سالار خطاب کشید در اولاد هم و در همین خطاب ساری ما به چای مشهور است
هفتاد و سالار و هفتاد و دو ما حلیم بوده اند هر دو قوم اراد و حضرت فخریایان نقل است
که روزی در مجلس تریف و کرماع میمان آمد مرز و که مدبیب و فخریایان و دلاک است و ایشان مرید
سید محمد باقر که سلسله اش است واسطه سید عبد الزاق میرند که در حیم حشره نوح التسلین
اند و اولادش در سید الصعد و بیت و همت است و تاریخ وفاتش مائیم سالیم محمد باقر حکم سرور
عالم صلی الله علیه و سلم و بموجب مرسم حضرت عوث الا سلم صرف رای تلقین حضرت شاه بولاقی از
بعد او بر مندر و لوق امر اگر دیدید و نعمت طاهر و ماطن موافق هر دو امر حضرت شاه بولاقی ننشیده
ما را لصب و مرغوب بغداد نشیمن بودند حاجی رفیع الدین صالح صاحب در تبر که میباید شاه بولاقی
از کمالان وقت خود بود و در ابتدا سیاحت بسیار کرده بود شاه لال نام در ولایتی در حاکم و امس کرده

می و سید

که اینان مسکن داشت بهرین سیاحت بخت متشکرسید و آنچه از فیض باطن نصیب وی بود در تشنه‌اش حاصل
 کرد و بعد بر او آباد آمد و تولدین نگریه و هم در ملازمت و ذوات یافت رحمة الله علیه و قبر وی معروفست نزار و
 تیریک بگویند از بسکه تواضع و کسر نفس و تحریب طاهر بر وی غالب بود بار بار بیرون شهر رفتی و هرگز
 دیدی که بشنایه بنیام یا کاه یا باری دیگری آمد آن بار را برگردن خود نهادی و تا خانه انگلسانید
 یکبار مردی سپاهی او را به بیگار گرفت و بار خود بر گردن او نهاد و تا منزل همراه برود و او را کسبیل
 کرد و هرگز از سال خود امان نگذرد و دیگر وقت کوچ خود پیش آن سپاهی رفت و بار او بر داشت و بمنزل
 رسانید و همچنین هر روز بگامی آمد و بار را بمنزل میسپارید تا آنکه ملاهور رسید و وی برای سوار
 دراز گوش نگاشت و بر همان سوار شدی و هرگز نطف را بخود راه ندادی و آنرا که او را دیده اند
 نوارق و عادات از وی نقل میکنند سپر کلان او شاه اله یار را فقیر دیده بود مردی بود با ذوق و شوخ
 و حسن اخلاق ایضا در بیت المعرفت است ولادت شریف در کیزار و چهل و پنج هجری عمر شریف
 نود و شش سال وفات شریف بعد نماز صبح و شنبه است و هفتم صفر در سال کیزار و یکصد و
 سی و نه هجری در عهد محمد شاه بادشاه پنجم سی و شش سال و تا پنج او گذشتا خود مرشد مرشد
 نقل است که چون مردمان در تلاش مقام مقبره شریف متردد شدند شیخ شهباز گفت که روزی
 من همراه حضرت بودم تا آنکه از مراد آباد بطرف مغرب بفاصله یک کوه از آبادی لشرف بر روند
 در اینجا بر کناره دریای رام گنگ تکیه فقیری بود چون حضرت را دید آن فقیر بخت خود را برود
 رسد و روان شد پسیدم گفت امانت بزرگی است تا این دم این بودم مکن آمد مکان
 گذارتم حضرت و حسین حیات اکثر در اینجا میفتند و تعریف و ست و آب و هوا و دلگشایی
 آن مکان بیان میفرمودند کرامات و کمالات ایشان در کتاب مذکور مفصل مرقوم اند این مختصر
 آن نادران مکان مذکور بطرف گوشه غربی و شمالی شهر مراد آباد واقع است فرار بر انوار در اینجا
 احاطه پنجه طهرن الشمس است شیخ شهباز مرید شاه بولاقی بود قبر وی بطرف شمالی شهر مراد آباد
 و بر کناره دریا و شهر واقع است و حضرت حافظ محمد امین مرید با اخلاص خلیفه خاص حضرت شهاب بولا

بود و ما و خود تعلق اولاد مردار او دارا بپای ایشاد بود و بد و مولدش قسبه کا بد لود و مسکن و مدفن
 وی قسبه مشهور است و سرکامات و سرگزگی وی اتفاق جیایه در تذکره ماکور است که سعادتمند
 امین مرید شاه لولاقی است در اشتهایا گری میگرد و در لباس جیایه گری مذکر سدا و در تعلق مشغول
 میبود و آثار علیه حال ترک تعلق کرد و تمامی بر وی سخا و اقبال محمود و الیوم طالع است حق بر
 استعداد و استعداد ما وی رجوع دارند و تمامی بهت وی را اعتبار بر عاده و لعل رسانیدن
 سکنی احدی معروفست هر کسی را که حاجتی از وی شوکتی و حاکمی پیش آمد وی رجوع نمود و اگر
 آن ما وی است ماسند البینه بحاله آوردت و شعاعت صاحب است کرد تا مکمل در اسما و مرام
 و انجاح مراد وی سعی فرمود و یکبار شخصی او را از مشهور که مسکن او است تا آله آباد ریاده از پانزده
 روز راه است برود وی به ما این شخص آشنا بوده با آنکس که در آله آباد بود لیکن چون تپش
 مقصود بر رصای حق سخا و تعلق بود بی مضائقه تا آله آباد رفت و در رقصای صاحب محفل
 سعی نمود و درین ایام که وی از لود و تخاور کرده و ضعف مردن مستولی شده و مشهور باد
 حق مشغول میاشند و از چند سال برادران او هم که سابق هر سال بر یارت میرود می آمد می آید و گرد
 ایام تحریر این اوراق آمده بود و ساه فقیر را هم نقد و مود مشرف ساخته است و در هم ریح الاصل
 سه یکبار او دو صد و یک برجت حق برست و تاریخ سال اعتقال وی رصی احدی است
 ذکر حضرت شاه غلام احمد صاحب بیانات و مرید و جالستین سعادتمند امین مدح
 بود و بعد انتقال سعادتمند مشرفش بر ترقی وی لوی پوشانیدند سلوک طالع اریخته
 حاصل نموده بود و بد و بهت و نسبت و توبه توبه میداشتند و فقرات از وی بطوری آمده
 اگر چه لباس صوفیانه میداشتند و از مرد لقه شنیدم که جیدان تحصیل علم ظاهر میباشند و از کلام
 وی علم و بی مفهوم میشد جیایه عبارت و معارف مخصوص از دیگر شیخیده مطلق بیان میفرمود
 و هم آثار بر رگی و فقهی از اصابه وی بود و لود و لیل لیلیدر بنزد گوار خود و متقرب عرس حضرت
 شاه لولاقی مراد آناد تشرف می آوردند و بر فراز شاه مدح و فروکش میبودند را تو در جور سالکی

[illegible]

واقع است و لکن شاه چپ محمد و از همه آرد و لو - تخمید تعزید دوست میداد و
قرآن مجید بود و شخصی آید و رتو که ساگر را در وی حادث بود محمد بود و یارم دیدم بود و مار میگوید
که قوم وی شیخ و اهلش را هور و دیر و تروت دیدای میداشت و لیسری داشت و او را
پدر وی گفت در راه تو چهار لیسری شود لکن باید لیسراول مارا و می و ما شط مرم رسول خوا می
نهاد و پدر وی قبول و وعده کرد بهیچان شد که آن در ویش گفته بود و چون وی که لیسراول بود و
تیمیر رسید به آید و خود گفتند در ویش مروت و وعده تمام را میطلبید و پیش ما لیسری که حادث بود محمد
و یار حضرت کرد و چون وی در مراد آمد رسید به بخت در ویشی که یکمیکه کا عدا یا می آمدند آن
در ویش گفت مام تو علام شاه براده اند و من ترا اعلام رسول جوامم گفت ای حید و آن در لیس
گفت سرد ما چیزی نیست اما کار و حقه تو و ادم مایه که من آنرا خواهی بختید چون لیسراول داشت
آن گاه رسید و حقه در بر کرد و خاموش شد و در آن بعد کلام الهی برآید و میخواندند و آن کسی که آمد
لیکن ما را در مذکور خود کلام ضروری میگفتند آنها که دیر دیده بودند بر مرغی و مقیری او متقی بودند
راقم ار حید و پدر خودیم تعریف او شنیده بود و قمرش بائیس قمری و ی طرف ترقی است مراد او
سرکناره در باد و محله کا عدا یا قریب مقبره میان فقیر شاه که در کش ملاک داشت واقع است و بر کسی
آن واقفیت ندارد و حید کس اراال واقف اند و ذکر شاه لطف الله صاحب رضع الدین است
در تذکره میگوید شاه لطف الله در حلقه بر محمد لکسوست که او در علوم ظاهر شاگرد مولود عبد الله
و در طریقت مرید عبد الله صاحب است در تحریف و درج و توکل و قناعت قدمی راسخ داشت سال
اربعه تصنیف اوست و وفات او بعد هزار و یکصد و آخر محمد و در یک ریست او شاه لطف الله در اصل
ار فرزند شاه عبد الحمید است که قرا و درام و بهد است برای طلب علم به لکن مروت و در حید
شاه میر محمد تحصیل علوم نمود و مرید شد و کار کرد و ملاقات یافت مولانا عبد القادر قریش و رحلت
نمود شاه میر محمد گفت اگر همراه شما جوانی نائب و تارک دنیا آمده باشد بطلبید شاه مذکور در احام
کرد و به علاقه محبتی که شاه میر محمد را با فرزندان مولانا عبد القادر بود شاه لطف الله ترکیب طاهر

پناه ملا عصمت الشیرازی آباد آمد و سکونت ورزید و در اینجا اورا فرزندان بوجود آمدند و هم مراد آباد
 برست حق پرست چنین شنیدند که در ایامی که ملا عصمت الشیرازی در لشکر عالمگیر بادشاه در دکن بود
 نواب عظمت الله خان بکوهت مراد آباد مامور بود و روزی شاه لطف الله بلاقات نواب و برادر
 کلان وی مولوی محمد شاکر آمد در اثناء سخن گفتن دست برداشت و گفت فاتحه خوانید که مولوی
 عصمت الله انوقت از دنیا رحلت کرد همین زمان روح ایشان از پیش من گذشت و گفت من
 از خیمان در گذشتم حاضران مجلس ازین سخن سراسیمه شدند لیکن چون عقیدت بر دوس
 کمال داشتند از متابعت چاره نندیدند فاتحه خوانند و چون بعد روزهای بسیار خبر آمد و آن
 وقت که شاه لطف الله گفته دوم رجب سال هزار و یکصد و سیزده بود و چون مقابل نموده مطابق
 یافتند وی در اول که بمراد آباد چندی بتوکل بسیر برد و وظیفه معین نداشت آخر الامر ملا
 عصمت الله در ایام حکومت خود مبالغه کرده چند صد جریب زمین برای مصرف وی مقرر کرد و
 وی بمقتضای لار و ولایت آنرا قبول نمود و بگریختن سخته آن مقید نشد بعد از آن چون محمد امین خان
 بحکومت اینجا منصوب شد و اهلک سکنه این بلاد را قرق نمود و هر یکی بقصد استخلاص آن عبود و جسد
 میکرد و سود نداشت و شاه لطف الله اصل او را استخلاص زمین خود سعی نکرد و حرف شکایت نراند
 تراند بعض معتقدان وی در ثیاب با وی گفتند گفت عامل سابق با ما آشنا بود و از طرف خود
 آن زمین را با ما داد الحال که دیگری بجای وی آمد و با ما تعارف ندارد اگر قرق نماید که نام ظلم از او
 بر ما رفته که بجای شکایت نداشت آخر کار رضا و تسلیم وی کار کرد محمد امین خان بعد دریافت حال
 خود بخانه وی آمد و عذر خواست و تمام غله حاصل آن زمین را خبر عرایس کار خود بیا کرده
 بخانه اش رسانید و بعد وی چند سال بسپری شاه عزیز الله که عالم و صالح و مشورع بود جای
 وی ماند و شاه عبد الله که شعر میگفت و طلب تخلص میکرد و را تم گوید این شعر است بدست
 والد نیز گوار نوشته دیدیم شعر نامه اعمال ما چون لائق همراه نیست که گریه میم نیده بنویس
 پیشانییم انتهی بسپر کلان شاه لطف الله بود الحال خاندان شاه پیر محمد لکنوی منقرض شده و

که باید که هر طایفه اسلاف خود را متذکر شود و وفات شاه بر محمد لعنه بر او کند و بعد از آن که در یک ریس است
را قمر گوید وفات شاه لطف الله است و هم هم حاوی الاول واقع شد قرش اندرون سمرقند را
لطف حولی قریب مقرر اعمالت حال واقع است و اولادش قریب قریب سکونت میدارد
و ذکر سلطان قطب الدین میگید که از امیران ملک ضرر بود و میگید قتل از آنجا که
مرا آندامانگاز شکرین دیات ایضا و اگر مستبدیت و شهادی اصحاب می و برین شهر
حیدر صادق و اندویرا سلطان میرعبید هم توامنداریت محله میرعبید مشهور است و
دی در چهارم ربع وقت است شور و قریب در محله مکران درون شهر واقع است
و که او اعطای سمع تعمیر است و ذکر شاه بن محمد و بد میگید خوش جوراک و خوش پوشاک
و لطیف مزاج و دلش شایان آندام و بد و شتر مراد و سکونت میداشتند و کتف ایشان از مرغ
افغانی بیایند و در گورام میفرمودند که وقتی تقریب و حوت مکان ایشان بودم چون در مکان
تشریف آوردم فرمودند که بیکه تو این چند چرخ بعد مدت درازت مرگوارم آن مکان را اینجا تعمیر
فرمودند که بعد شصت سال فرموده حضرت ساهر بطور آید ظاهر است گاهی اولیا را و اوقات
کس میگردد و در طور آن تعداد ماه و سال مسکنت میگردد و وفات ایشان در رسم ریح الثانی واقع
شد و قرالیشان قریب مکان قاضی شهر مراد و او است و ذکر خلیفه نظر محمد تیر اندازیکه تار بود
و ساکن شهر مراد و در گورسان تاریکی قری دید و در آن بعد ترک تعلقات کرد و در پی شاه
عصبه الدین مد که در گردید و جوهر اهل و عیال قم تعاضت و توکل راسخ داشت کسی برید و وفات
وی مطلع گردیدی صاحب حق و شوق و در مجلس سماع الهربائی برود بسیار روی باشک بر این
بود و در یاد حق جیان مشغول بود که مشغولی از نشو و نما هر دو میاید و میگوید آه که ویرانیدید
و گی و فخر او مقیم بود آخر عمر که ماده عالم بر دست و پا و رانش برنجته بران از کلام متعدد نماید قتل
موت از بعضی شت زانست و ذکر طایفه اندام صحرای گردید بهر آن حال فوت کرد و اگر
عمر تاب خود در پایش شرف میسم و فوت و حیل موت هم بر آمده بود و در بعضی جبهه بران

یزد و در نیم ماه شبستان سنه ماسلوم وفات یافت و در محل انزرو ن لال باغ مراد آباد پیش دروازه نور
 مدفون گشت و کبر خواجه مصطفی راجی رفیع الدین خالصا سب و زنده گریه میو لیسند خواجه مصطفی
 از اولاد خواجه بزرگ بیاد الدین نقشبند است از دولتمند زاد و کلان لاهور بودیم در جوانی سب
 که دل او از دنیا سرود شد و در خدمت شیخ حکیم احمد که در آن ایام در لاهور بود مستقیم شد و با جرات
 وی از شاهجهان آباد بمراود آباد سکونت ورزید فقیر و ضعیف و میرادیده است بسی بهریت
 نورانی داشت گویند شیخ حکیم احمد تربیایم فوت خود از شاهجهان آباد این بیست و یوی نوشت
 بیست اگر بسیر چمن میروی قدم بردار که همچو رنگ خماسیر و دبار از دست و دی ازین بهیقه بر
 قرب اجل وی پی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد و شیخ را زنده یافت و چند روز در خدمت
 وی ماند و به ستوری وی بمراود آباد باز آمد و پس از آنکه عمر از او پخته بود در سال هزار و یکصد و پنجاه و
 شش وفات یافت و در محلی مسجد که خود بنا کرده مدفون شد شیخ حمید الرحیم مدید و خلیفه وی پس از
 جانشین وی شد در زیاده بهر پهل سال بنامه خود نشست و نیزه و قناعت و رضاء و تسکین که از انچه
 و با وجود خیال کثیر التجا بکسی نبرد و وظیفه داد را قبول نکرد و یا نشد می مولانا دوم و ظلام شام
 اشتغال داشت در ماه ربیع الثانی سال سیوم از صد و سی و دوم وفات یافت انتمی قبر خواجه
 مصطفی و مسجدی انزرو ن شهر مراد آباد در محله منغل پور مشهور و معروفست و قبر شاه حمید الرحیم
 هم برابر قبر وی است و کبر سید غلام قلندر سید بودند و مدید و در طریقه قلندریم و سلسله
 بچند واسطه بعد از مد علیه از میر فرخ سیرابو برای لنگه و مصرف فقرا روی پنج دیات جایگزین
 مقرر کرده بود چنانچه تا حال آن جایگزین را ولادوی چهارست و عمر در از یافته در عهد نواب
 دوندیا خان زنده بود و در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش در مراد آباد و بحکم قانون گویان
 واقع است رحمة الله علیه جمیع ذکر سماع شیخ محمد در باب العیدین شرح مشکوٰۃ و یونین
 و عن مالکة رفی الله عنها قالت ان ابایکرم دخل علیها عند حاجتها فی ایام منی گفتند
 که ابو بکر در آمد بروی و نزد وی دو دختر که بودند از دختران انصار در روزهای مناکه در خدمت

وگمان برد که منع ناکردن آنحضرت صلی الله علیه و سلم از ان از جهت عدم علم بود بدان که بخت
 توهم یا غفلت یا میخواست که منع کفر فرصت آن نشد و ندانست که آن حضرت آنرا تقریر نموده و روا
 داشته است درین روز چیزی از ان را و لهذا فرمود فانی ایام عید و ابوبکر را باین فرق و تمیز
 نبود پس حالتی که حدیث بر اباحت مقداری از ان در روز عید و غیر آن از نه وضعی که مباح است
 در وی طرح و هر دو شک نیست که این در ماه مخصوص بر وجه مخصوص است و از اینجا اباحت علی
 الاطلاق لازم نیاید مگر بقیاس آن و آن جایز است مگر بقتل عدم لغو در منع و آن محل نوع است
 و انصاف آنست که قضی بر حرمت آن علی الاطلاق چنانچه بر حرمت زن و شرب غیر آمده
 ثابت نشده است و تحقیق تصریح کرده اند بعضی از متأخرین محدثین که حدیثی در حرمت آن
 نشده است و بعضی علما گفته اند که یافته نشده است و لیلی قطعیه بر حرمت آن و نه بر اباحت
 و اصل در اشیا اباحت است و با وجود آن شک نیست که دوام اعتقاد بدان و استقامت
 آن بر خلاف طریقه اتباع است و فقهارا درین باب تشدید و تعصب بسیار است مگر مقصود
 ایشان جزم ماده و سد ذرائع است و صحیح آنست که قول امام اعظم بکراهت آنست و الله اعلم
 و هم شیخ محدث در شرح مشکوٰۃ می نویسند عن عائشه رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی
 علیه و سلم انما یؤکل الکاح اشکارا کینا این عقد شرعی را که کاح است و اجعلوه فی المساجد
 و یکو اندازد در مسجد و آخر تو اعلیه مالد فوف و نیز بنید بران و فشار واه الترمذی و قال
 حدیث عن عیوب عن عائشه رضی الله عنها قالت رقت امرأة الى بعل من الانصار فرستاده شد
 زنی که نوع و س بود بسوی مروی از انصار و زفات عروس بشوهر فرستاد و قال فی
 بس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ما کان معکم لهو آیا نیست همراه شما لهو فان انصار
 یغیر بهم الله و یر که بدستی که انصار خوش می آید ایشان را لهو را و بله و و است
 و الله و اصل یعنی بازیست از اینجا نیز اباحت هر دو در عوسی و زفات معلوم میشود و نیز
 برین آنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم خوشی استن از انصار با سلم و مقرو است و از اینجا

مهوم میشود که خوش داشتش انشال را در آن می بود و عادت بود و فاهم رده الهی را می نمود
 عاقله جیسی اندک و با قات کامت احمدی جباریه من الفضا و کما بود و من و بهی اوقات
 که رنج کروم و من و دوم او را قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم گفت میسر جدا یا عاقله لا تقیسن انی
 ایام و نمیکسی یعنی میفرمائی که هر دو گشت قاتل هداختی من الا الصبار یجوز ان یثاب و یکره ان
 صله الصبار و دست میدارد سر و در داه اس همان بی صبحی روایت کرد این الزم همان
 کما می جمله وقت مدوحه که اذ انکه حدیث است در صحیح خود و بهم است محدث و ترمذی
 مشکوٰۃ و یسند ان الی امامه قال قال النبی صلی الله علیه و آله و سلم در آن غرضی بنی
 المحارف و امر کرد مرا در دو کار من غرضی ما تطل کردن و یکا کرد اسدل و کما میدل و کما
 لعین جمله و را می و جامع میفرماید لعین جمله و را می و کما الت سر و لعین حیانه رنده و در
 گشته معارف ملاهی ماند و طس و جمع عرف یا معروف روزی سر عرف و باح آوار و کما
 آن و در چشمه ها گشته عرف لغت معارف و آن فوف و خراک انانچه رده میشود و بعضی
 گشته اند که هر لغت معارف است و الهم ای جمع مرآت عا و در و میگردن لغت معارف
 که بدل ساکنند با می را که بدین گشته است و می گردن آرا و علی میل کجا از آن
 و ایچیت دلال بر حست آن دارد چه ایما در قدیم الزمان از رسوم و عادت اهل فنون
 و لطالت بود و مدوقها گشته عا مالات مطربه حرام است و محرم و صوت مکرده است و از
 زمان اصیه سخت تر است که است آن تحقیق و تعمیل این مسئله در مجمع خود است
 اتمی و کعبه عشاق است و انچه ما که احساس سازار چارچشم بیرون است یکی آنکه ناز است
 مانند میل بین طس و راس و قانون و انشال آن دوم تار بنداشته باشد و محمل بود
 از جرم مثل طس و نقاره و مردنگ و وائر و دف و دف جلاجل دارد و انشال آن سبک
 آنکه تار و جرم به دو بنداشته باشد و دو سار را هم رد و مواز مثل ضج و تحیر و گلو گلو و
 غنونی و جرم آنکه اگر گشتش دم به بال مواز مثل فی و ستاره و سر او قمر و بصیری و انشال

و در تفهیم آن و مزایای او تا از تفهیم اهل عالم و لغت نیست زوده اند اتفاق آنرا برام و احد ثابت است
 است که آن قطعا حرام باشد و در حرمت طلاق یا جنس خاص نه از این نص قطعی دارد نشد و لهذا در قوس
 اختلاف در محل و حرمت اقسام مزایه ثابت است شیخ فیه الحق محدث و دلموی در شرح منزه العباد
 بنویسد متن در بابیم سماع حدیثی صحیح دارد نشده شرح و از خصوص سماع غذا است یا
 ماثر از غذا مزایه است و در دوم هر یکی از این احوادث دارد شده بنویسد از این المومنین
 علی رضی الله عنه آورده نمی عن ضرب الذر و لی و لیسب الضحج و ضرب الزمارة و از این
 الفضا یثبت النفاق فی القلب یثبت الماء الثقلة و از دلموی در سند از انس ابن لوط
 آورده الفداء و الله و یثبات النفاق فی القلب کما یثبت الماء و لیسب الخ و متجاوز
 و مقاصد حسن گفته و لا یصح همچنین در کتاب مذکور احادیث مسطور است و در بعض حدیث
 ضعیف و در بعض مخرج مرقوم است قول این احادیث است که در قوم و مزایه
 دارد شده و انشأ ان احادیث دیگر نیز آمده و شاید که تو بگوئی شک نیست که درین بیان احوال
 هست که متضمن حکم بضعف آن کرده اند و تصریح بصحت آن نموده و یعنی از این دلیل
 که بصحت آن حکم کرده اند چنانچه در ضمن بیان اشارتی بدان کرده شد معانی مصنف
 آنست که حدیثی صحیح و در نیاب نیامده اگر از اداری یا تاریخیست حال معلوم شود بلکه
 بعد از قطع نظر از آنکه حدیث ضعیف تبعه و طرق معتبر حسن رسد و حسن بهر شیخ و در نیاب
 حدیث خارجین است که بعضی مروج از روایات اباحت تیر بارند و الفاظ آنست که در
 وی ذم است مگر بعضی ایام مثل ایام عید و مانند آن و الفاظ آن چنانکه در صحیح بخاری و مسلم
 آمده اینست که عائشه میگویی رضی الله عنها که در آمد بر من رسول الله صلی الله علیه و سلم
 و زو من و و چاره بود و مذ که تنی میکرد و بغا البعث پس بر پهلوان افتاد آنحضرت بر جامه خواب
 دیگر و ایند روی مبارک خود را پس در آمد ابو بکر رضی الله عنه پس منع کرد مرا و گفت زنا را
 شیطان را نزد پیغمبر خدا و امیداری پس آنحضرت روی مبارک با ابو بکر آورد و گفت بکر

اس دستکار یا الوکر یا الوکره در روایت دیگر آمده که الوکر بر عالتی و مزدی و حارسه بود و کثرت
 میکرد و در ايام می دوف میرد و بالبح و آنحضرت فرمود بنگذارا یتان را یا اما نکر که ایا محرم
 است و ال ایا می بود و آنها چه روایات بخاری و مسلم آمد که میاید و بید که چون الوکر صدق
 عماره را بستان گفت و آنحضرت صلی الله علیه و سلم او را برین تفسیر کردند و گفت
 که ایچین مگو این مرا شیطان نیست و حرام نیست بلکه میگوید که جمع کن یا اما اگر ایشان را
 ازین که امر و عید است یعنی این حکم را که حرمت تعنی و تدفیف است مطلق بدان و عام
 حال کن در روز عیدار لمو و هر در آنقدر جائز باشد خصوصاً در مکان و حوز و سالان
 را اگر تعنی کند و اشعار که در آن محتسب و کفر و امانت آن ساعد کوه اسد و این تفسیر
 الوکر صدق چون تفسیر بیقتاده بود و سابقه بیان از احاطه شایع نیافته نمید است
 اکنون تفریع قوع این قضیه معلوم کرد و بر آنحضرت خود تبدیل آن مقید است
 و الوکر را بر آن ترجیح نمود بلکه تعافیل زید و زحمتی در باب اشارتی فرمود پس
 بعامت آن به مابین حدیث ثابت نمود اما حس و حرمت آن در بعضی احوال مثل
 ايام عید و مانند آن بالودن او حرام و مراب شیطان در غیر این اوقات اجماعی بود
 الصاف ظاهر است از حدیث که لا یحیی و حدیث متواتر ملعونان فی الدنیا و الآخرة
 من نار عید و زعمه عید مصیبه که گذشت بر بقول سیوطی صحیح است دیگر حدیث بعد از
 که در صحیح بخاری آمده که آنحضرت فرمود صلی الله علیه و سلم که در امت من اقوام پیدا
 که احتمال کند حرار که حرام معنی فرج که مراد از ال ایجاز است و حریر و معاد
 را یعنی آلات ظاهری را که مراب است پس اگر اجتماع معاذرت و آلات ظاهری حرام نباشد
 اطلاق احتمال بر آن و ذکر او با حریریه معنی دارد و القصال اسناد انبی میث
 این حرم ظاهری را که از علماء متاخرین محدثین است بجهت بعضی که درین باب دارد
 غنی است و ترجیح تحقیق این مقام تفصیلی ظلمه و موقوف بود بر بیان اتمی هم بود

تسبیح تحقیق این حدیث شراح گوید پس این حدیث صحیح باشد از جهت ثبوت انفصال و تباين
ملا تهماين بين انزالا من خرم که ایشان گفته که انفصال اینجا نیست معلوم نیست زیرا که بنابر
قوله بنام گفت نه مدتها و از قال به شام سماع انجيدش از وی سرگام معلوم نگردد و انتهي و بهم
بسمیع این حدیث شراح گوید اکنون شاید که تو گوئی که پس ترا چه اعتقاد است بدانکه از کسی که
براه انصاف و اعتیاد رود و از که تصحیح مکاره صحت بود و مسئله که در وی نزاع و
خلاف راه داشته باشد یا قطع نظر از راجح مرجوح جز سکت و توقف صورتی نه میزد و درین
مسئله هم میان فقهاء و مشایخ نزاع است هم میان مشایخ طائفت یکدیگر اختلاف است
و هر که متبع احادیث و اقوال فقهاء و سلف کند بدانکه متعارف و مشهور میان ایشان حدیث
و کرامت آن بود و غایت توجیه و تطبیق آنست که آنرا مقید و معلل بطریق لمو و لعبت آرند
بقرینه آنکه این فعل در آن زمان متعارف و شایع اهل فسق و تملی بود و چون بعد از آن
جماعه از ارباب یأبت ذوق و وجدان و و له و محبت بحجت نصر محاسن تاثیر می که سماع
غناد نفوس و قلوب دارد و آثار مکامن و بواطن مواجیه و احوال کند در آن اقتاد و خود
لمو و لعب گردد و سر پرده افعال و احوال ایشان مجال ندارد از آن خارج بوده باشد و بالجمله
آنچه در اینجا منفتح میگردد و این است که بر جرئت سماع علی الاطلاق و دلیل قطعی از ضروریات
درین ثابت نشده و عمل و اعتیاد و اختلاف طریق اتباع و هر که آن را بطریق علم و بحث
در احادیث و آثار و اقوال اثبات کند محل گفتگو است و از هر که بطریق مکر و غلبه شوق و
سلطوت حال صادر شود و معذور هر چه از مردم اهل ادب توقع بی ملاحظه و مبالغات آید منکر
والله اعلم و در دایره النبوت بدانکه درین مسئله اختلاف بسیار آمده قدیرا و حدیثا و قولا
و قضا بعضی باباحت متوقف و تدر و دما و گفته که نه اینکار کنیم و نه آنکار کنیم و بدانکه جماعی که
مشا الیه است بقول حق سبحانه الذین یستمعون القول فیتخبطون فیتخبطون احصیهم الله
بقول وی تعالی و اذ اسمعوا اما اتقوا الى الرسول تری انهم یستخفون فقیض

من کذب معاذی فی الحق و دعوائی بگوینا که این سماع است که متفق علیه است تحقیق
 او و مخالفت نیست در وی و کس از اهل ایمان و این سماع تحت حمت است از بروردگار
 کریم و اختلاف در سماع اشعار و قصائد است ما لمان مطهره موسیقیه و دریناست کثرت
 احوال و ساس احوال بعضی آنرا میگویند و بعضی و محو و طعن دارند و بعضی بدان مایلند و
 حق واضح تمام در هر دو طائفه و طرفین تقریظ و ادوات است ایضا ما لجماله در پیام طهره
 است یکی نهیب معها و ایسا انکا یکیک است ادکار و سلوک میکند راه نقصت عا
 و الحاق میکند فعل آنرا بدو کما یزید و اعتقاد آنرا کفر و زندقه و الحاد و اسراف و اطاقت
 و حرج است از طایفه اعتدال و اصاف و بی مایه ال حررات که در خصوصاً و موضوع خلاف دوم
 منطبقه متحدین است و ایشان میگویند که ثابت شده است و تحریر آن حدیث صحیح و بعضی
 صحیح بلکه بریده دارند و شده است در میان ادا و اثبات یا موضوع است یا سطوح و غیر
 آیات قرآنی اگر تفسیر کرده اند از بعضی مفسرین بگیری که دلالت میکند بر حرمت عا اما
 آنرا تا دیلات و محامل دیگر هم هست که ذکر کرده اند غیر ایشان از علمای و چون ثابت
 نکرد و حرمت ثابت شود حمل اماحت بدلات قول و می سخا و اخلل لکم الکیات
 و بعضی گویند ثابت شده است بر حرمت و نه بااحت آن و لیل قطعی مترسی پس مسئله
 می گردد در اصل و راستی که خطر است یا اماحت سیوم ساده صوفیه و در میان
 در میان مختلف و احوال متحد آمده و بعضی اعتقاد کرده و بعضی مباحثرت نموده و
 مایه که ادکار ایشان استند باشند و اجتناب تشدید اقومی ثابت زیرا که مذکور است ایشان
 بغیر نیست و احتیاط در احوال و احوال است در جمیع اوقات و احوال و لیکس بعضی
 از ایشان غالب آمده و لعل و شوق و سکر و محبت و صفح حال و وجود و محال و حکم ایشان
 حکم والد و سکران است و میگویند که اصح و استند از امام مالک شافعی و ابو حنیفه و احمد و
 قول بکر است و اطلاق حرام نیز آمده و گفته اند قائلان باباحث که روایت کرده

و لتوی که داشت حمل موافق کرد مگر بااحتیاط و گرفته شده است تحریم مگر در مقتضای فعل
و نه نفس قول وی و حکایت کرده شده است از امام ابو موسی که حاضر شد مجلس شیدا
و میبود و روی عنایتش شنید و میگفت در سید بن ابی طالب از امام علی گفت در یاقوم
اهل علم را در ملا خود که میگردانیدند از وی شنیدند از او گفت مگر عیش و آسایش را مگر عی
یا جاهل با عرافی بطلان الطبع و رسیدند از ابی اسیم بن سدر احوال مالک بن اسیم گفت چه
مرا که دعوی بود و روی بر جوش و ما قوم و ما خود و ما که نمی میگردد و دعای می نمودند
و بود با مالک و فریاد می کرد و می نمود و الله اعلم و آنچه نقل کرده شده است از آنکه
رحمة الله که گفت می شنود آنرا مگر فاسقان محمول است بر عیانی که مقرر است لوی مسکر
جمع این القول و الفعل و اما امام شافعی رحمة الله گفته است عزالی که تحریم عیادیه
او نیست و تشیع کردیم حدیث از مصنفات و برآمدیم او را الصی تحریم وی و نه او استاد
المتصور بعد از وی گفته که در حدیث می اما حدیث سماع است در روایت کرده است ابو نعیم
نعمانی از یونس بن عمار الا علی که شافعی است صاحب کبر در السوی مجلس که در وی قیام
که نمی میگردد و چون فایده است بقیه گفت ایاجوش که می را از تو این را گفتیم که گفت اگر راست
میگویی نیست ترا حق صیح یعنی جوش داشتن عیادیه است سلامت طبع و حسن است و ما جوش
داشتن آن نشان احوال طبع و نقصان حسن از اینها معلوم میشود که دلیل فخری از جوش
و اگر است آن نیست اگر آن بودی جوش داشتن طبع از اینها مانده کردی در تأیید همه که حسن را
سنخ نیست و اما حمله تحقیق صحیح شده است از قول و فعل شافعی چه بگوید صحیح است در باب
و نیست نفس تحریم نفس تحریم از جهت عارض باشد نه از جهت محلی که در ذات عیادیه است
اما امام احمد بن حنبل صحیح شده است روایت کرده است عیادیه است غیاز از زبیر جوش
که امام وی صحیح است و است از ابو العباس غالی که میگفت شنیدم صالح بن
من عیادیه را که میگفت لودم که من دوست پیدا کنم سماع را بودید بر من که ناخوش پیدا

از این عده کردم این عتاده را که باشند که نزد من بنشینند پس با شید نزد من نهادنستم که خواب کرد
 پدر من پس شروع کرد این عتاده و تثنی پس شنیدم آواز پائی را بر بام پس آمدیم بالائی بام
 و دیدیم پدر خود را بالائی بام که می شنود و غنار او دامن در زیر بغل و دست و وی میخورد بالائی بام
 گوید که قصه میکند و مثل این قصه از عبد الله بن احمد بن حنبل نیز منقول است و این حالت
 دارد بر اباحت سماع نزد وی رحمه الله و آنچه منقول است از وی مخالف این محمول است
 یزعی بن یزید مقرر بنفخ شمع منکر و حکایت کرده اند از او و طائی که وی حاضر میشد سماع را و
 میشد پشت او در سماع بعد از آنکه منحنی شده بود و از کبر سن و بود وی رحمه الله عالم فقیه حنفی تلقین
 امام اعظم ابو حنیفه کوفی در رساله است درین باب تصنیف کرده ابن طاهر و نقل کرده اجماع صحاب
 و تابعین را بر آن و توثق کرده با ساندی که دارد و روایت کرده است یونس بن عبد الاعلی که بر سیم
 یزعی از اباحت سماع را پس گفت بنده انهم هیچ یکی را از علما حجاز که کرده دارد سماع را مگر آنچه از او
 است و گفت یکی ابن معین که از اعظم علما و حدیث است که می آمدیم ما یوسف با حشون را
 پس تجدید میکرد و ما را در خانه و جواری او میزد و مغرور او در خانه دیگر و ایشان علما و ثقات از
 حدیث اند که مخرج اند و صحاح و گفته اند عبد العزیز بن سلیمان با حشون که مفتی اهل مدینه بود
 و روایت می کنند از او و تخریج کرده اند از وی در صحیحین بخصت می کردی و وجود و بعضی
 حنیفه گفته اند لا یاس به در ایجاد و سایر اوقات هر در مباحثه و اختیار کرده است از علما و متقین
 شیخ الاسلام ابو محمد بن عبد السلام و صاحب شیخ محمد بن و قیق العبد و گفته است صاحب
 امتناع که تحقیق بود در تصوفیه جامعه از اهل فقه و حدیث و معرفت با انواع علوم هر عینه مثل استاد
 ابو القاسم قشیری و شیخ ابو طالب مکی و شیخ شهاب الدین سهروردی و ذکر کرده اند ایشان
 در رسائل و تصانیف از آنچه لالت میکنند بر اباحت سماع قولاً و فعلاً و بود و بنید رضی الله
 فقیه که فتوی می میداد بر مذموب ابو ثور و حکایت کرده است از وی قشیری و سهروردی و غیره
 که وی گفت نمیدانم که درست است برین طایفه در موضع نزد اهل زیر که نمی خوردند مگر نزد فاضل

و نیز در حدیث و کلمات ذریع که حکم می کند در کتاب حدیث یقین و اما در مسایل مردود
 بر آنکه اینها را می شود به حد و سهو و تنبی و حکایت کرد و از علما و جماعه صحابه و دین ماب حکایت
 که اگر آنها را ذکر کرد و گفت قوم ما که صاحب اطلاع و ذکر کرده است در مباح منه قول از حد
 و کراهت و اباحت و ذکر کرده و لایزال هر چه هست از حد و حرج کرد و نه است اباحت را چنانکه
 دوست و جهات ادار استلال و مستکاب و حرمت و کراهت و اطناس کرد و راست است
 اباحت و اما با کرد و اگر انکشاف سنده و اجماع و قیاس و وجه قیاس آنکه حواله است
 در سینه صحیح حواله ای نقل پس در مستزید و یا بر باشد جماع آنکه نمی در قرآن امارت یک
 حواله و شوق و استعمال بهما به شوق و تصدیق را و این در شاناری که متشوق باشد بطایع
 و مسامحات و در دین و رحمت و در آخرت و متمرکز به محبت الهی تعالی و تقدیس و شالعت
 حضرت رسالت پیامی صلی الله علیه و سلم نیز جایز نباشد و صاحب اشباع آیات
 و مرایر سخن کرده و گفته که معروف در نه هب الحمد اربعه حرمت مرایر است و با و نه
 از بعضی علما نه هب شافعی و اصحاب طوایف و غیره و امثال وی حلاله نقل کرده
 و انواع آیات و مرایر ذکر کرده اما در مختلف فیه است بعضی مطلق مباح گفته و بعضی
 مطلق حرام دانسته و بعضی فرق کرده در حلال و در حلال و در حلال و در حلال
 دوست در تکلیف و بعضی اعلان آن مدی مستح است و در سنده که بهی فی است
 نیز احتکافها ذکر کرده دیگر از مرایر معروف است که آرا را بطیر گویند و تا به اورد که آنها را
 بر بروم گویند و در وی نیز اختلاف با ذکر کرده و گفته که معروف در نه هب از الواسط
 که زدن آن و سیدل آن حرام است و رفته اند طائفه از علما از انکوار آن و حکایت
 کرده سنده است که در آمد عبداللہ بن عمر عبداللہ بن جعفر بن یاسر نزدی بخار
 را که میزد و میگویند گفت عبداللہ بن جعفر عبداللہ بن عمر را آیا می بینی برین ماسی است
 لا فاس لایذ و نقل کرده اند صلاح آنرا از عبداللہ بن الزبیر و معروف بن الوصفی و غیره

العاصم حسان بن ثابت و از غیر صحابه عبدالرحمن بن حسان و خارج بن زید که از فقهای سنی
 است و نقل کرده است استاد ابو نعیم و از غیر صحابه سعید بن المسیب و عطاء بن ابی رباح و
 عبداللہ بن ابی عقیق و اکثر فقہائے مدینہ مطہرہ و حکایت کرده است جلیل از عبد العزیز بن
 یونس که وی رخصت میکرد و در خود و ابراهیم بن سعد فتوی داد و با بحث اصحاب دعوی
 و صاحب مناع همین خود را اصل ساخته و فرامیز دیگر را بر آن قیاس کرده و با جمله وی و
 باب از وسعت و خلافت خالی نیست و اجتماع آلات و فرامیز را نقل کرده و گفته اختلاف
 در میان قائلین بخبریم که آن کبیره است یا صغیره و متاخرین از شافعی بر آنند که صغیره است
 این چند کلمه از کتاب مذکور نقل کرده شده العمدۃ علیہ و تحقیق حال و نشاء اختلاف
 آن بنمایید که سرود شنیدین و آلات فرامیز و در زمان قدیم کار و بار بمقدان و لا یحیا
 و قاسقاق و شراب خواران بود و لهذا در حدیث صحیح آمده که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمود فرستاده شده ام من و امر کرده شده ام من که مخوکنم معارف را که نام آلات و فرامیز
 است و منی کنم از شراب خمر و تبا و در اصل نام غنایم است و در وی در باب طهارت میکنند
 و بعد از محو و محقق آثار این امور و دفع ازاله این منکرات چون آن رسم و عادت مانند مسلمانان
 و سالکان و پارسایان نیز در آن افتادند و از آن مخطوط کشمیری مطالب است و فیسقی
 منکرات و محالطت با اهل فسق و فجور و جماع دیگر چون دیدند که این عادت فاسقان و
 و مشابہتی بحال ایشان دارد و خوف آنکه میاید امری با بنیان بکشد و اجتناب نمودند و آنکه
 گویند که منی از شارع به ثبوت نه پیوسته و هیچ حدیثی درین باب بصحت نرسیده بعد از آنکه
 در آن صحت با اصطلاح این طایفه تنگ است مگر آن خواهد بود که منی آن علی الاطلاق و تحریم
 آن لذائذ ثابت نشده چنانکه از خمر و زنا و امثال آن و آنکه بعضی از اهل علم اگر گفته اند که هیچ
 حدیثی وارد نشده از سخن خالی از مکاره نیست و در آن حال قصه طریقت و اوانی را
 که آنرا ختم و معرفت و تقیر و با نام است که در وقت اباحت خمر استعمال آن میکردند و در آن

دال می خورد و چون شراب حرام شد استعمال این قسم اوایی و خوردن شراب
 دیگر در آن چندگاه حرام ساعد از رای خود قمع آثار آن و چون حرمت حرمت و غیر
 و احتساب قمع و قلع آثار و سلاست آن نادم و نهی از آن اولی نیز نماند و ما و خود
 علما و ائمه و دین و دوفقه شد معین جمع رفقا در استعمال آن ادائی و قومی بنویسند
 موصعه و در ماکس می بر ما خدا و دوفقه آمد قومی سطر عادت تر لطف تقسیم
 نشان اهل فسق است مع در رسم احتیاط اگر قیاس استاد مد جمع نظر معنی و حقیقت
 حال بد اعتد که اگر کلاست فسق و سکر است حرام و اگر میس است سماح و اندک
 و علیه حکم تعدد آن تعصبی و نشد می در میان آمد هم مانع از افراط کردند و مکرمان اگر
 مطلقاً مسوب لفسق و کفر در بدقه و استند و بهم میجان در شمع آنها از اطاعت صرف
 و عبادت محض گرفتند و تمام اوقات را مشغول آن و مشغول آن و اهل ساعد
 مجمعا و معر که گرفتند و هر دو طائفه فرق میان اهل و ما اهل کردند و سر رشته انضام
 که معنی آن نصیحت بی و نصف یک است اردست و او مد و طریقه ادب که مفیدست
 آن نگاه داشت حد هر چیزی است نگاه مد استند و علت اختلاف آنست که معنی را
 نظر بر تاثیر و تصرف نعمه و احوال افتاد و از ما رفتند و قومی را جو از و عدم حوار نقد
 رجائی خود استاد و شیخ ابن عربی میگوید که استا نایه قرآن در ماطل است که بعد از
 و لغیر عا یکساں باشد و آنکه نعمه تاثیر قرآن نیست این تاثیر نعمه است و فرما این سخن
 خالی از تکلف نیست نعمه حلیه در یور قرآن است چنانچه در حدیث آمده است که هر که
 ماضی و تنگ و یکساں بود هر دو حال خارج از دایره امکان است مگر کسی که شکر و حمد
 جودات و صفت آلی باشد فائده صاحب شاعر گفت که چون بنا کرد این میگوید
 بیا بگوید آرا در رس در دم و یعنی بگردند بالحاا خود شنیدند از اندیشان هر
 و نقل کردند از العربی و نخست کسی که ابتدا کرد و طویس بود و گویند که پیش از نقل این

موسیقی در عرب النوع حسن صوت بود و مثل نصب و تشید اعراب و حوازی کبانی و این اقسام سماع
اند خلافت نیست هیچ یکی را در آن و بر این اقسام حمل میکنند بر غناء موسیقی آنها که قائل اند بجز
آنچه منقول است از صحابه و تابعین و غیرهم از اسلاف چنانکه از سیاق اخبار و آثار ظاهر میگردد
نعم از بعضی صحابه مثل عبد الله بن جعفر و غیره سماع غناء موسیقی نیز از جواری مرویت
و میگویند که دی رضی الله عنه از مغنیات نیز می شنید و در معنی اقسام غناء همگی است
و راجع بصوت حسن است و تفاوتی نیست نعم در قرات قرآن تفاوت میکند که در غناء مستحق
تعلیل و تغیر بسیار است این همه گفته شد و لیکن در تغنی و استماع آن از حدیث اتباع سید
رسل صلی الله علیه و سلم و اقتضای اصحاب اتباع آنحضرت که بطریق تقرب و تشدید بر این اجتماع
میکرده باشند خلیان باقی است جوایز است که محل و مقام آنحضرت متعالی است دیگر از اوضاع
و مشارب مختلف افتاده بر بعضی جانب تورع و القاعا غالب آمده و احتیاط و انسکیر وقت شده
و ذوق و جمیعت در عبادت و طاعات دست داده و بر بعضی سکر و مستی غلبه کرده و ذوق
و شوق ایشان در سماع افتاده مدعا آنست امری است مختلف فیه و در امری مختلف فیه
عیب یکدیگر نباید کرد و هر یکی را بحال خود باید گذاشت و بگویم که اهل این
صاحب کمال و الله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب و صلی الله و سلم علی سید الخلق محمد و آله و اصحابه
و اتباعه اجمعین و راه طریق الحق و محی علوم الدین و در کشف المحجوب است یکی از اصحاب السعید
الحمد بری رضی الله عنه روایت کرده که گفت رضی الله عنه کنت فی غصاة فیهما صغفان لهما خیر
جرین و ان بعضهم یشر بعضاً من العری و قاری یقر علینا و نحن نسبح قراءته قال قیما رسول
الله علیه السلام فی قلم علیها فلما راه انقاری سکت قال نسلم فقال یا ذاکم کفخون قتلنا
یا رسول الله کان قاری یقر علینا و نحن نسبح قراءته فقال یعنی علیه السلام الحمد لله
جعل فی امی من ائمت ان اضرب نفسی معتم قال ثم جلس وسطا لیعزل نفسه فینا ثم قال
بینه کذا فخلق القوم فلم یحزن رسول الله علیه السلام منهم احداً قال و کانوا ضعیفاً لکما و جریتم

قتال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الترویج علیک المہاجرین ما لفتور التام یوم القیامۃ عند جلوس الخ
 قتل عدیکم نصف یوم کان مقدارہ خمس مائتہ عام من اگر وہی نوویم اور فقیرہ مہاجرین کہ ایشان
 بعضی را از آن خود و پستیدہ نوید معصی دیگر از نہ ہنگی وقاری بر ما مسجد آورد ما استماع
 میکردیم قرات و بر اسمعیر علیہ السلام بیاد و بر سر ایشان و چون وقاری ویرا دید نماز پیش گشت نیم
 علیہ السلام بر اسلام کرد و کہت شما از تریہ کار نوید کہتم ما رسول صدقاری میجو اعد و ما سماع
 میکردیم قرآن جو اعدی اورا انگاہ کہت اسمعیر علیہ السلام الحمد للہ کہ اندر امت مس گردنی آفرید
 کہ مر العزمو فاما اندر صحت ایشان مسرکم انگاہ اندر میان بست چوں یکی را مانخود در برابر کرد
 پس حلقہ کرد مداین گروہ و کسل بدربیان آن حلقہ اسمعیر را علیہ السلام از ایشان مار می شاست
 انگاہ مر ایشان را کہت شارت فرما را ما دای در ایشان مہاجرہ بصیردی تمام اندر در در قبا
 کہ اندر آید بہت پیش از تو گران ہمہ دور آن یا صد سال شد و این حررا سید بروایت
 مختلف میارند اما اختلاف اندر عمارت است معنی ہمہ در ستاویکی است استی و قال الشیخ العارف
 ما بعد الشیخ شہاب الدین السہروردی فی الخوارف احرار الوفرۃ ظاہریں والدہ الی الفصل
 الخاطی المقدسی قال احرار الوفرۃ محمد بن عبد الملک المنطقی السحری قال انما الوعلی الفضل
 بن مسور بن نصر الکافعی القمندی احازہ قال حدثنا التہم بن کلیق قال حدثنا ابو کثیر عمار بن
 اسحاق قال حدثنا سعید بن عامر عن عبد العزیز بن عقیب عن انس بن مرقی القندی قال کنا
 عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوامر علیہ عز و جل فقال ما رسول اللہ ان فخر ارا شک
 بد جلوس الخ فی الاغیار سن یوم و ہو مائتہ عام معج ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال حکم من یتد اثنا مقال ندوتی نعم ما رسول اللہ فقال ہات مات البدوی شمر
 قد است حیۃ الموی کیدی الخ ترجمہ از ما رمت گریہ دارم حکمی کہ کور اکسید بیج مسونی اسر
 فرودست کشینتہ عشق ویم ما رسول و علام مس یہ دانہ و گری بہ فتوا حد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پس وجد کہو سیر خدا و رقص کرد اصحاب وی ہمراہ وی تا کہ افتاد حیا در

از ویش مبارک وی پس وقتی که فارغ شدند رفتند هر کسی طرف خانه خود گفت معا وید این ابو انوار
 چه نیکو است احب تو یا رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله یعنی چنین کلام مکن یا معا وید نیست
 بزرگ آنکه که بخندید وقت شنیدن ذکر و دست ختم قسم رواه رسول الله صلی الله علیه و آله
 و سلم تقسیم کرد و در مبارک را که آنکه حاضر بودند یا چهار صد یا چهل و پنج انشا الله تعالی
 این حدیث به تمام و کمال از کتاب مرقی القلوب مختصراً خواهد آمد و جواب سوال منشی مزاج
 مولانا شاه عبدالعزیز دهلوی میفرماید استماع غناء و صحبت و از مزامیر و ملاهی و رند و بختی
 رحمة الله علیه روایات مختلفه دارد اصح آنست که میانه است و دف هم جایز است و احادیث
 کثیره مؤید این روایات است انتهی و احادیث صحیح مشتمله بر استماع آنحضرت صلی الله علیه و آله
 و سلم صحابه که ام جعفر علیه السلام در کتب صحاح و دوازده یاخته اند و مختلفه بسیار اند الاول
 عن النبی بن النبی ان النبی صلی الله علیه و سلم مر بعض از قومه المدنیة که پیغمبر خدا آمدند گفت
 بسوی بعضی که چاهای مدینه فاذا هو بجوار القصرین بدفن پس ناگاه رسید به ختران که
 میزدند و راتین و سر و میگرد و میگفتند شجر سخن جوار من بنی النجاره یا حبه احمد
 من جاره ای خوشحال خبر اصابی الله علیه و سلم از جهت مسایه فقال النبی صلی
 الله علیه و سلم اتی اجلک پس فرمود پیغمبر خدا که من دوست میدارم شما را از جهت این ماجه
 نزد منی که از اوقات محدثین است الثاني عن الربیع بن خثعم قال قال جابر النبی صلی
 الله علیه و سلم قد دخل حین بنی علی و لیست از ربیع و خثعم و پس غفرا که از انصار بود
 گفت آید پیغمبر خدا پس در آمد وقتی که بنابر من واقع شد یعنی بعد از شب زفاف مجالس علی و از
 کجا سبک منی پس شب بر بستر من مانند نشستن تو بقرب من فجاءت جواریر یات لنا فیض
 بالذات پس خترکان که از ما بودند و ذی زدن شروع کردند و دیدن من قتل من ابانمی یوم
 بدر و ندید میگردند که اندر که کشته شده بودند از پیران ما زور بدر و دران ندید به اشعار اخیر
 بود که بدان تشجیع میکردند بر قتال انذ قالت احدی امین چون گفت یکی از ایشان و غنیانی

يعلم ما في عدد درمياں بايعه ببيت که ميداد چيري را که خدا بابت فقال عليه السلام دعني شأ
وقولي الذي كنت تفتن بك يا ابي اسحق را وگو آنچه ميگفتي قبل يعني يسماع که بدان سيد اختر
مستول باش آخره الهام في كتاب النكاح واین حديث به صريحاً دلالت عاينكته العا
عن عائشة رضي الله عنها قالت تزفت امرأة الى رجل من الانصار الى شرح ايس حديث اور
شرح مشکوٰۃ که شدت دار لفظ لکه درين حديث است معلوم ميشود که طلاق ابو ر عمار
مطلال صحيح است الرابع عن ابن عباس قال ائمت عائشة قرينة لها من الانصار فها
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابيم الصاة فلو نعم نكاح کرده وادرنی رافائش ار
ايل قرانت خود که از انصار بود پس ايد سيمر صلى الله عليه وسلم نفس بود و مرستاد به آن
دو شيخه را يعني بحايه روح مردمان گفتند آري قال ارسلمتم معهما من يعني قالت لا فرمود
مرستاد به ما و کسی را که نفس کيد عائشه گفت که به قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الانصار قوم فيهم غزل فلو بعثتم معهما من يقول ائني اكم ائني اكم ائني اكم وحياءكم فبه بود بهيمر
صا صلي الله عليه وسلم بد رستي که انصار قومي اند که در اينها منول بياراست يعني غرت
باستعار مطربه بيار سيار نديس کاش مي مرستاد به محب آل عروس شمس را که بگفت
و او اسيکه و اين مضمون که لطيف تهيت و مساهله کادي گفته ميشد آيدم نشأ آيدم پس نده
دارد ما را خدايتعالی و رنده دارد شمارا اخره اين مائته في كتاب النكاح الخامس
عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما فعلت فلانة فتميمه كانت
عنده امد وليست ار عائشه صديقه رضي الله عنها بد رستي که سيمر نده صلي الله عليه وسلم
خمود به حال فلان ندي شد که تميمه بود و نده عائشه يرد رتري يافت فقال ايدني انا
به و هما عائشه گفت که عروس ساخته مرستاده ام اورا لطيف نوح او قال فلما انبثتم معا
سجارتيه لقب بالدف و نفس فرمود پس چرا انصرستاد به صمبان و حمزى که ميرد و راي و حق
قالت عائشه ما و انقول قال نياكم ائني اكم الحمد لله عائشه رضي الله عنها گفت که سيمر

یعنی آن سرانده فرمود که میگفت آتینا کم آتینا کم یعنی آن کلمات که بالا گذشت از حجه الحاقاً
 آتشی الدین محمد بن شیخ العالم محمد الدین علی بن وهب القشیری فی کتاب قتصاص السورخ
 لنبذوا این حدیث متقارب اللفظ والمعنی با حدیث سابقه است که امر السماویین بآنست
 الثمین نه افقالت الایاتی المد قال نه اقیته نبی فلان تجبین ان یتینک فقتلتا می عا نشه
 ایامی شناسی این زن را پس گفت عا نشه نه ای پیغمبر خدا فرمود این مغنیه فلان قوم است
 دوست میداری که بسرا بد برای تو پس سر آمد برای او فقال البنی صلی الله علیه وسلم
 قد نفخ الشیطان فتجربا پس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم که دم کرد شیطان در تنو را خمار
 پیتی او صاحب نعمه عشاق گوید مراد از نفخ شیطان در منخرنهایش کنایه از تکبر و اعجاب نفس
 وی است که آن زن بوقت سر آمدن خود در حالت کمال طرب غلبه سرور راه تکبر و اعجاب
 نفس که از عمل شیطان است سلوک نمود و ظاهراً است که این حالت اگر بحالت قرآن خواندن
 و ذکر و تسبیح کردن عارض شود متع است و در حدیث آمده است ان خود باند من شیطان
 الیهیم من نفخه و نفسی و تفسیر نفخ کبر آمده است از امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی
 الله عنه و کمال النجاری و اگر انجیل اخیر دلالت بر حرمت غنا کند میانی صدر حدیث خواهد شد
 که مفید سلامت است فقیه و لا تکن من الغافلین رداه النسائی السالین عن یزید بن الحصب
 الاسلامی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض معارضة فلما انصرف جاریه
 جاریه سودا و اذ قالت یا رسول الله انی کنت تدرت ان رسول الله سالما ان اضرب بین یطی
 به الدف و التی از یزید بن الحصب الاسلامی که از مشاهیر صحابه است گفت بیرون آمد آنحضرت
 و بعضی غزوات خود پس آن هنگامی که برگشت آنحضرت از غزوات آنحضرت را زنی سیاه
 حبشیه بود بازگشت سیاه بود پس گفت آن زن بدرستی که نذر کرده ام اگر باز گردانم ترا
 خدا تعالی از سفر سیامت که بزعم پیش تو و من را و سرود گویم بجهت شادانی کردن بقدم
 تو و سلامت تو نذر پیمان بستن بخداست فقال رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه

مسلم این کتب در صورت قاضی و اگر هستی تو مدبر کرده پس هر که را و الا معلوم اگر بر سر هر
 یک من بداند که علم را در و من احتیاج است بعضی مباح و استمه اند مطلقا و بعضی مکروه و
 مطلقا و بعضی مباح و استمه اند و عرائش و اعیاد و اسد آن از سر و برای مشرع و مدبّر
 صیج و حکما هم است و بعضی آنچه که مایل دارد و ندارد فرقی نهاد و اما که اول کرده است
 اتفاق و این حدیث دلیل ماحت صریح است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر کرده
 نوحانی بدو در خانه آنحضرت و آنقر شده است که بدین است است مگر چیزی که از حدیث عام
 و قرین است و این مذهب بهر را بهر است و نزد حایفه کافی است و در آن مباح و بدین مذهب
 حاکم است و اما در حدیثی که میگوید اتفاق بین لالت که در حدیثی که ماحت صریح و بلکه برودن او
 مستحق و راجح است بهر جهت زیرا که سرور و مقدم شریعت رسول خدا صلی الله علیه و سلم و ماحت
 قدرت و عبادت است و در هر یک که سماع اصوات الناس مباح است اگر حالی باشد از نه که
 قالوا آنحضرت صلی الله علیه و سلم نفرص کرده که کنش و همین فرمود که اگر بد کرده بدین و در
 یا بحت آنکه کنش در و کربان و بود چون حکم و اگر کرده حکم و می سر معلوم شد یا بحت آنکه کنش
 است عیبی که هست در و است و فرمود که او را بر سر ز کرده پس فافهم محبات نصرت یکشت آن در
 که میرود و را دخل ابوکر و می نصرت پس در آمد ابوکر و می نصرت و حال آنکه آن زن و در
 تم دخل علی و می نصرت و بعد از آن در آمد و می نصرت و آن زن و می نصرت و دخل عثمان و
 نصرت و پیشتر در آمد عثمان و می نصرت و می نصرت و دخل عمر بعد از آن در آمد عمر و می نصرت
 و نه فافهم فافهم تحت استمایل ماحت آن زن و در را بر سر و در و تم قدت علیا البس
 و در و دیهان کرده قال سوال بعد یس گفتیم بعد صلی الله علیه و سلم ان الشیطان یوسوس
 سک یا عمر بدستی که شیطان هر اینه میسر را تو ای عمر اقی کمت حال است و می نصرت
 من بودم نشسته و می میرد و دخل ابوکر و می نصرت تم دخل علی و می نصرت تم دخل
 و می نصرت فلما دخلت انت یا عمر الفت الدف لیس و قتی که در آمدی تو آمدت و می و

رواد الترمذی و قال هذا حديث حسن صحيح غريب اسناد درین حدیث است که چگونه تفسیر کرد
 انحضرت منل آن زن را سخت ملکه امر کرد و او را بدان و همچنین نزد دخول ابو بکر و علی و عثمان
 و نام کرد و انرا در آخر شیطان جواب میگفتند که چون اعتقاد کرد آن زن بکشتن رسول خدا صلوات
 الله علیه و سلم بسبب امت نعمتی از خدا بموجب شد که گزاردی و سرور و شادمانی و در واقع همچنین
 امر کرد و او را بوفای نذر وی و بیرون آمدن زدن از صفت لهو صفت حقانیت و از کرامت
 باستیان لیکن حاصل میشد بادی و اقل آن و چون زیاده از حد تجاوز کرد و بحد مکرده کشید
 موافق افتاد وقت آمدن عمر گفت انحضرت آنچه گفت و اشارت کرد نفع زیادت و استکثار از آن
 و کردن آن بی ضرورت و مریضی منع نکرد و ماسی بخیر نم کشد و اما ترک کردن انحضرت و دو چهار پی
 که در ایام منی پیش عائشه رضی الله عنها دف میزدند و تقنی میکردند و میزدند و میزدند و میزدند و میزدند
 و آن ظاهر در استمرار است از جهت بودن ایام عید پس حالات متفاوت اند بعضی افتخاری
 استمرار میکنند و بعضی نمیکند زیاده ذکر کرد این کلام را از توشیحی و نقل کرده است از وی
 طیبی و احمد اعلم الناس قال عائشه رضی الله عنها دخل علی ابو بکر رضی الله عنه و تحند
 باریان بن جوی و شرح ان حدیث از مدارج النبوت بالا گذشت و هم در مشکوٰۃ مذکور است
 التاسع عن محمد بن حاطب الجعفی مرویست از محمد بن حاطب که صحابی است از قوم جرجان
 رسول الله صلی الله علیه و سلم فصل باین الحلال و الحرام الذی و الصوت فی الکناح و رواه
 الترمذی و ابن ماجه و النسای و فرق است در میان حلال که کناح است و حرام که زنا است و زدن
 و او از خوش در وقت کناح یعنی سدا ین العاشم عن عائشه رضی الله عنها قالت قال رسول الله
 صلی الله علیه و سلم اعلموا ان الکناح و اوجبوه فی المساجد و اضربوا علیها بالدفوف استمارا لکن ین
 عقد شری را که کناح است و بگردانند از او مسجد و برنیز بران و چهار راه الترمذی و قال ین
 حدیث غریب و هم از شرح مشکوٰۃ بالا گذشت الحادی عشر اعن عامر بن سعد قال قلت
 علی قرطبه بن کعب و ابی مسعود الانصاری فی عرس و او احوار یقینین فقلت ای صاحبی سوا

الله صلى الله عليه وسلم اهل بدر ففعل بها بعد علمه على المجلس لاسمع معا وادب شئت ما وبت ما به
 قد رجس لسانى اللوى بعد العرس رواه السانى وكذا فى المشكوة صاحب سراج الموت لم يولد
 ورثه كونه آو رده است كذا الوعد العمارى روى الله عنه كذا او يادى تير سگونييد يا سيدنا انك
 در وده ندر رجا مود يا نعمت انك مسكن دى بدرد ووصلى ديكرا ارا عياى صحابه ما به شمشير
 لود وده سماع عمار سگونييد وده دوى ديكرا كذا صافى وده شينيد ايشان عمار راس ودى گران آو
 انكار وده وى صاحبى رسول الله انما اى دو بار سيمى صلى الله عليه وسلم شمس وده شمس وده
 البيان كفتد اگر مى خواى كه تو تيرت سوى ما ما مشين وشنود اگر بدرد واذل داده است ما يا تير
 خدا صلى الله عليه وسلم كه بتسليم و ايس در وده دوى لود كه لنى در آن ما اتفاق سماع است ما انكار وده
 خداوند من جعفر كه ما نيكار و موع و مشغوف بود و معا و به سيرا وى تيريك موع لود و ما وى تود
 و تحت ميم و در معا و به اظهار انكار كرد و در خداوند و عيب گرفت مردى و گفت معا و به
 او ايمت تو به متقدى لوى روى ديكرا عبد الله بن محمد معا و به آمده ما ز ليا و كذا او و الله سب
 كذا معا و به بارش گفت ايس را نكر كه چي ميكنه ليدن انكار يا رادمتى و ايس ما معلوم شد كه لود و به
 انحرص صلى الله عليه وسلم صحابه سماع غنا سگونييد و گفتد كذا و داده ما يا سيمى خدا صلى الله عليه وسلم
 درين لود و دوى معلوم شد اطلاق لود و فعل سماع هم مى آيد و هم معلوم شد كه هر لود و هم نيت انكار
 عيشه و رقيه عشايق آردى الحافظ محمد بن طاهر فى كتاب صفة القصة لسيده ال عبد الله بن ابى
 مليكة ان عائشة رضى الله عنها حدثت ان كانت عند النبي صلى الله عليه وسلم امره لنى فاستاذن عرس
 الحيات فضى الله عنه فالتقت اللهى و قامت فدخل عمر النبي صلى الله عليه وسلم العيجى فقال ما لى
 انت و اتمى ما امكنك يا رسول الله فذكر له الخبر فقال لا اخرج حتى اسمع عما كان يسمع رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فسمع و اخرج ابن طاهر بن على الجوزي قال لولا من رواه انكار ان عبد الله حكمت
 لحنه و الحقته تعالى الصحيحين لكانت كلامه فيه انتهى كلامه و قال الشيخ الامام العالم القائل الحقنى
 كمال الدين ابو الفضل جعفر بن علي الاوقفى الشافعى رحمه الله عليه فى الامتناع

بعد ذکر الحديث المذكور والكلام في بكار غير قدح فيه وقد ذكره ابن جبران في كتاب الشجرات
وقال ابن الجوزي في التعليل قدحاً فيه ورواه الخطيب من رواية عبد الرزاق عن بكار ومعلن
في رواية اخرى ليس في طريق ابن طاہر ورواه الحافظ العالم الشافعي محمد بن اسحق الفارسي في
كتبه من غير طريق الخطيب غير طريق ابن طاہر فقال محمد بن ابوالحی عن ابی مسرة حدثنا محمد بن
جبر حدثنا عبد الجبار بن الورد سمعت ابن ابی ملیکة يقول قالت عائشة الى اثر الحديث ففی
هذا الطريق عبد الجبار بن الورد بدل بكار ثقة انتهى ترجمه حديث ابن ت که روایت میکند حافظ
محمد ابن طاہر در کتاب خود کہ صفوة التصوف است باسماء و خدش کہ سلسل است تا عید الله
ابن ابی ملیکة گفت عبد الله کہ بدرستی کہ عائشة رضی الله عنہا حدیث کرده است و را
کہ تحقیق بود زنی نزد رسول خدا صلی الله علیه و سلم کہ گفتی میگرد پس طالبان کہ و عمر بن
خطاب رضی الله عنہ پس انداخت معینه مذکور و را و برخواست پس داخل شد عمر بن خطاب
در آن حال کہ بنی صلی الله علیه و سلم خنک میکرد پس گفت عمر بن خطاب قربانت شود
پدر و مادر من یا رسول الله چه چیز بخنده آور و فراموش پس گفت آنحضرت صلی الله
علیه و سلم صورت حال را پس گفت عمر رضی الله عنہ بخندم رفت تا کہ نشنوم اذان قسم
کہ شنیده است رسول خدا صلی الله علیه و سلم پس شنید همچنان فقط احتیاج کرده
است ابن طاہر با این حدیث بر جواز غنایا و ن و گفته کہ اگر در روایات بکار بن محمد الله
نبودی هر آنکه حکم کردم بر صحت حدیث مذکور و لاحق خودم از ابی عادیثی کہ در صحیح بخاری و در
سلم اند لیکن کلام کرده شده است در بکار یعنی در بودن او موافق شرائط و تشریفات
است لیکن صاحب امتناع نظره کلام مذکور رفع نموده میگردد بیکه کلام در بکار غیر قدح است
و دومی بسبب وجوبی آنکه ابن جبران آوراد در کتاب خود و مخمل ثقات ذکر کرده و دوم آنکه ابی جوز
نیز گفته کہ بنیدانم قدیمی در بکار سوم آنکه خطیب همین حدیث را بر روایت عبد الرزاق
از بکار نقل کرده و ضعف را در حدیث بجست را عی دیگر گفته کہ او نیست و طریق ابن طاہر

ایس کار زو خطیب بهم ار ثقات ناس شد و مطلع نظر انقا بهت کار فاکهی در بار می کرد
 با مسناد صحیح همین حدیث را از عبد الحماد بن الورد نقل کار روایت کرده و عبد الحماد
 نقله است اما الشاق بس و صحت حدیب و دقوق اسنادش استتاهای ماتی اما مدد صحیح مسناد
 که اس حدیب بر این فاطمه است مراد نام سکرین را و مطلق است جمله ای متعصین را
 که مخصوص میگردد اما تحت سماع عتار اما بایام اعداء و تقریرات سرور سانه مدائمه اشمه
 احادیث مذکور در اما تحت عتار و صم صحاح اند بار قسم حال و احتیاج نه دو قسم
 بر جمهور محدثین و فقهاء صحیح است انهی مولانا شاد عبد العزیز دهلوی در کیه صد و حجم گفته
 انما عسیر یسجد عباد مقبول بالاب له و در امیر با جماع فقهاء اربعه حرام است و شایع
 عظام و کبر از صوفیه عباد محرم را استیفاء و ناس عجزت نکرده بلکه سیدالسلطنه حنفیه
 اندادی گوید آنکه لفظ استیج بر رزوق فاسی گوید السماع حرام کالیست یعنی سماع
 عند الاصل و اگر چه بر یکا اهل سنت تشبیه انداء و از روبرو اهل با مسمون
 موافق از کسی که خوف فتنه دارند نباشند نوده است نه از امر و جوس شکل و درین
 اسی که دیدنش باعث سهوت شود و اکثر سماع ایشان از نفس در کربت و ناز و تنویر
 لطافات یاد و ذکر و وصل که و رب الاطساق است در حالات محسین و نزلوا می محبت
 و این قسم عباد احرام گفتن مخالف ترع بلکه مخالف مذہب خود ایشان بر برست
 استیج مقتول در کتاب الدرر و ذکر کرده است که یحیی بن العاصی مشروطی العزیز
 و عتبات است که از مشروط سماع رد اما میبیر است که بر اسر مایه فساد و تمیر مسوس
 و بهوان یکون المسیح امرأة ولا یکون رجلاً ولا کولاً استعفی الکها ولا یکون کدماً
 که انی ترج العباد ترجمه آنکه سماع کسده زن باشد مرد و شعر و بهجو باشد غلام
 در اینجا مل نماید کرد که سماع ازین بوقدر و فرح ربادت دارد و بر سماع از مرد و اسی
 و در بعضی الناس استیج الاسلام گفت عباس و غیره گفت که استیج الوکر

اگر قهقهه بگفتن را آن شعور مستحجج الاسلام گفت که ذوالنورین مصری و شعلی و حراندان و
 لوری و الواحسین در لاج هر دو در میان موفقه اند و همه الله تعالی سمن اذانها سمن
 تریستند و غیر اربسان نموده اند هر دو در میان و هر دو آن که در میان رفته اند به در میان قرار
 و به در میان عصر آن سنج الاسلام گفت که در میان که دیدار آید و در میان که در گوش ما بود
 و دیده ما بود و به جای طاق و بهوش بود الیغیرا لکن مصری گوید که نام می محمد بن
 است ما حیدر بودم و الواحسین لوری و جماعتی از مشایخ صوفیان و قوال خیرین
 لوری برخاست و رقص میکرد و حدیث میستند بود لوری فرمود خدایم و گفت به غیره و آن
 است بخوانید ایما یستحقون الدنیا و الباقی یستحقون جهنم گفت و فرمود ایما یستحقون
 حاصل شد و بقیه ممنوعه من السجایه یعنی الوکر مصری این آیت بخواند بطریق تخریص
 یعنی احاطت بیکسید و متاثر مکرده از سماع آمانی که سماع قبول دارد و حدیث گفت یعنی جامع
 که یکس و تمامست قدم اند چون حال می بیند ایشانرا سجد و پیر متحرک حسین است بلکه ایشانرا
 حرکت معنوی سماع از چون حرکت ابدی صاحب تکین بیک است جماعت تلویح دیگر
 و هم درین است مولا مارومی روزی مصری بود که آوار رباب آواز صریح است
 که مایشنویم منکری گفت که نه بها آوار میشنوم چو است که جهان گرم میشنوم که مولا ما
 خدمت مولانا فرمود کلاً و حاشا ای مایشنویم آواز نازندل در است و ای مایشنویم
 آوار وار شدن است انتی چه خوش گفته اند شعر صریح است از باب میشنوم به
 لبستن در و من فتح باب میشنوم به و هم مولا مار میشنوی میفرماید میشنوی ای یکس
 از ناک رباب به همچو مستاقاں خیال آن خطاب به ماله نه نا و تمید و بل به جبر کی ماند
 بدان نا تو رگل به پس بدای عاشقان آمد سماع به کاندرو ما شد خیال اجتماع قوتی
 حیالات صمیم بلکه صورت گودار ناک صمیمه آتش عشق اروا گشت تیر به ای کمال آتش آن
 جو ریرید ایضا امارا کین همسار است و به حرر نگذار بدو سنی کل بود به در سنج ملتوی

مولانا در مولا تاج العالی بحر العلوم می نویسد عرض ازین تقریر بیان علاقه استعاره است
 و شباهت در میان انسان کامل و معنی حقیقی فی ظاهر است بوجه دیگر زیرا که مولوی قد
 سره از باب سماع بود و در سماع آواز فی میفرمودند و حضرت ایشان را در وقت سماع فی حالا
 عظیمه دار میشدند و معارف مکتشف میشدند و در رفقات مذکور است که مولوی قاسم سر
 فرمودند که آواز از باب آواز صریح است ما میشنومیم آواز پاز شدن و در شب چنانکه از
 اجتماع کلام انسان کامل اهل فهم را حالات عظیمه پیدا میشوند و معارف جمیع حاصل نمیشود
 میشوند ندیم استعاره کردند لفظ فی را برای انسان کامل و این مناسب مشرب مولوی
 و دیگر از باب سماع است قدس سره از هم انتی و در مقاصد العارفین است و اثر اقیان گویند
 حرکت افلاک مثل قصی است که اهل حال بواسطه بوارق قدسیه و شوارق النسیه میکنند
 و بمبداء اشراق النوا بر هر فلک با انواع اوست و فلک بواسطه هر اشراقی مستعد حرکت
 مناسب آن اشراق و بواسطه حرکت مستعد اشراقی و گراست چنانچه صوفیه را در سماع قوی
 عظیم میشود و در انبار الاخیار است شیخ عثمان سیاح مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح است صاحب
 ذوق و سماع بود بار بار در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شد می و سماع کردی الاضواء نقل
 از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین دومی شنیده ام که مریای بود او را
 در سماع عالی و ذوقی بود بعد نقل او را در خواب دیدم که در شب مقام رفیع یافته است
 فاما منموشسته است نه نیست اما مقام کردم و پرسیدم چرا منموشسته گفت اینهمه
 فاما لذتی و حالی که در سماع بود منی یا بسم الاضواء شیخ برهان الدین محمود ابی الخیر اسعدی
 رحمه الله علیه از کابر علما وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود و بوقوع علم
 و دانش و وجد و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و وی مشایق حدیث پیش
 مصنف سبند کرد و نقل است که او بارها گفتی خدا غر و جل مرا از پنج کبیره نخواست پس سبند
 از یک کبیره از او پرسیدند آن کبیره کدام است گفت جمیع است که چنگ بسیار شنیده ام

و این صانع اگر باشد بهم تنویم قضا و در دلی خاص ترقی حوص شمسی است که آراتمه گوید
 بر او ترک حاکم قضا و ماطفل محو را سدا صنف مرد علم کرده در اقتناس الاوار است
 شمع داد و قدس سره در جواب ملا عبدالقوی لندار و لائل قویه فرمودند آری سر و دگر
 نصحت و عشق باشد در دیکر همه حرام است و سر و دگر عشق و محبت مولی بر غیر اید مایل
 مباح و دیکر لندارات صاحب امتیاح که بر امانت مرابره است فرمودند اگر چه پیران مال
 مازله شریعه اند بلکه تصدیق بهم بر و اند استه انتی یعنی آنکه حرمت او از نص قطعی باشد
 اما در حرمت مطلق با حسن محاسن مرابره نص قطعی دارد نشده مایه دست که آوار و
 دگر کوش مارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده است و در حکم حسرت تبدیل خود
 و دیگر و ربط در باب قصص حکایات از زرگان ناست است و اختلاف محل و حرمت
 هم و امانت محل غار بال رحل خود است اما حث طلل محتال ناست نیست و محصل
 این اجمال از شرح مشکات و مدارج السوء و کیمیا اسعادت و مقامات مظهری در
 سطوره است و آقام راست که در اختلاف حث و حرمت عمل بر رعیت و اولی اولی است
 و خاص در بیان و مولوی محمد اسماعیل تهید در جامع کتاب صراط المستقیم میگوید
 و انست که سماع و عمامی مرابره کثرت اختلاف آثار و مدول شهوت اگر چه از مسموعات
 شرعی نیست لیکن امثال اس امور را در حق سالکین حق حدود و در حق طالبین راه نیت
 خالی از حث هم نایفمید بیا تش آنکه امثال این امور در حق متدیان مصر است و هم
 در حق منتهیان اما در حق متدیان قلب ماستماع عنان خمار کتاب استماع مرابره میشود
 و احتیاط امار و در حث و کثرت شهوت میکتد و اما در حق منتهیان رسیح حیر و سویدا
 فلت است السال سسم قاتل است و تعلق قلب با مارد او همین قیبل میشود و اما
 القبح آکتاب تحریم امثال امور ناب حکمت عامه است بیا تش آنکه امور رسیح مفسد
 تنزیه العقل مستقل نیست پس اگر چه امثال این امور در تریع دارد و قطع نظر از

مفسد و مشرت آن ارتکاب معصیتی شرعی مجرود اقسام بر این امور لازم می آید بنا بر علیه بر شعاعی
 یکزهیت امثال این ارتکاف کرده شد پس طالب حق را باید که التفات صمیم قلب بسوی آن نماید
 آری اگر بطریق امور اتقاقیه امثال این امور پیش آیند مجاهرت بانکار آن امور ضرور نیست
 و تعرض بحال فاعلان آن جائز نه باشد و فی الدین و تحیم حلال لازم نیاید تنهی در کیسای سعاد
 است آنکه با سرزد و باب و چنگ و بربط و چیزی ار رود گایانای عراقی بود که از رود داور
 نمی آمده است آنکه خوش باشد یا ناخوش سبب آنکه این عادت شراب خوارگانست و هر
 بایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب بآن سبب که شراب را بیاد و بدو از رود
 آن بچنانند اما طبل و شاهین و دف اگر چه در آن جلایل بود حرام نیست که در خبری نیامده
 است و این چون رود بمانیت که این نه اشعار شراب خوارگانست اما و طبل مختلفان حرام
 بود که شعرا را ایشانست و آن طبل و راز بود میان باریک و هر دو سهیم اما شاهین اگر
 بسفر رود اگر نباشد حرام نیست که شبانه را عادت بوده است که زدند و شافعی میگوید
 دلیل بر آنکه شاهین حلال است که او از و گوش رسول صلی الله علیه و سلم آمد آنکشت
 و گوش کرد و ابن عمر رضی الله عنهما گفت گوش دار چون دست بدار و مر از خبره پس
 رخصت داد و ابن عمر را تا گوش دارد دلیل آن باشد که مباح است اما آنکشت و گوش
 کردن رسول الله صلی الله علیه و سلم دلیل آنست که او را در آن وقت حالی بوده با
 شریف و بزرگوار دانسته باشد که آن آواز او را مشغول کند که سماع اشتری دارد و در این
 شوق حق سبحانه تعالی تا نزدیک برساند کسی را که در عین آن کار نباشد و این بزرگ بود
 باضافت با حال ضعفا که ایشان را خود اینحال نبود اما کسی که عین کار بوده باشد که سماع
 او را شاعل بود و در حق او نقصان بود پس ناکرون سماع دلیل حرام نبود که بسیار
 مباح باشد که از آن دست بدارند اما دستور می دادند دلیل مباح بود و قطعا که از آن
 هیچ وجه دیگر نبود و انتهی حضرت شاه علام علی در رساله مقام مظفری بنویسند که از آن

مصرف نمودن اهل عزت نمودن و تقوی گردیدن در بوقت سخت متعذر است که اسامات تمامه شود
و عمل موافق عمره گویند موقوفه کرده اگر شرطی رواست فقد و اهل تقوی عمل نموده آید و اینها
امور بعثت احتساب کرده شود یا رعیت است و مصرف نمودن استماع یثورت القرة و القرة
تخلیة الرحمة که همه عاید میکند وقت قلب و وقت قلب میکند حسب الس انچه تحت
رحمت الهی باشد جراح احرام بود و در عزت مراد اختلافی نیست مگر در اسرار اس مانگه
و بی مانگه روی رسول خدا صلی الله علیه و سلم در ای میفتند آوازی سمع مبارک رسد
گوس خود بناید نمود و بعد از عمر عمره او را عدم اسماع امر میکرد مایس مسموم
که کمال تقوی و احترام را در حسین آوار است بر کمال لغتند به که عمل بعزمت معلول دارند
دار حصص احتساب از سمع بر میر نمایند که در حواشی علمای اختلاف است و ترک محاسب
فیه و اولی بحسب اربکمال تقوی ذکر سعی اختیار نموده در کبر موقوفه داشته اند استی و دیگر
۲۸۵ حضرت محمد است سمع و دو جماعه را مانع است که متقلب احوال و متدل او را
متصف اند و وقتی محاسن را بد و وقتی عائب گاهی و احادیث و گاهی مایه اشیاء را با قلب
که در مقام تجلیات صفات اربعه صفی و اربعی مایه مستقل و متحول اند بلول احوال
بعد وقت الشان است و مستب امال حاصل مقام انسان و او اسم حال در حق انسان است
و اسم ابروف و در شان شان متمتع ربانی در قفس اند و زمانی در وسط فهم آواز الوقت میگویند
اراس تجلیات دانید که تمام از مقام قلب آمده متقلب قلب بسته و نکاست از قفس احوال
تحوال احوال نموده اند محاسن سمع و دو حد سمد و وقت الشان دانمی است
و حال سال سرمدی نماید ال لا وقت لهم ولا حال بهم اناء الوقت و ارباب السکین هم لا یملون
السن لا رجوع لهم اصلا و لا فقد کم قطعاً فم لا فقد له لا و حله اگر سوال کند که حضرت رسول
علیه الصلاوة و السلام فرموده لی مع انیة وقت ارس حدیث مفهوم میشود که وقت دائمی میشود
چون گویم بر تقدیر صحبت این حدیث یعنی از منسلخ از منوف و وقت سمره خواسته اند ای

من الله وقت من هذا الشكل جوات بیکر گویم که در وقت مستمر کیفیت خاصه احیاناً دست میدهند و آنرا بود
 که از وقت و وقت نادر مراد دارند و آن کیفیت نادره خواهند این زمان نیز اشکال مترفع میشود و آنکه
 از مشیایان آنکه بعد از وصول بدرجه کمال حصول مشاهدۀ جمال لایزال ایشان را برودت قوی
 دست میدهند و تسلیه تمام حاصل میشود که از عروج منازل و حصول باز میدارد و چه منازل و حصول منزل
 و پیش دارند و میل عروج دارند و آنرو می کمال قرب در بصورت سماع ایشان را سودمند است
 و حرات بخش هر زمان بعد سماع ایشان را عروجی منازل قرب میسر شود و بتدبیر سماع و وجه قدرت
 و منافی عروج هر چه پیشتر از واقع شود و آنرا معنی بالمبتدی من لا یكون من ارباب القلوب ارباب القلوب
 مستسطون بین البتیین و المنتهین و المنتهین هو الفانی فی الله و الباقی بالله و هو الاصل الکامل
 و الاتماد و رجاء بعضها فوق بعض للوصول مراتب لا یمکن قطعاً ابد الا بدین ارتفاع سماع مشروط بشروط
 است از جمله آن عدم اعتقاد است بحال خویش و اگر تمامی خویش تقدست تجزای سماع او را نیز
 نحوی عروج می بخشند اما بعد از تسکین از مقام فرودی آید و شرائط در کتب اکابر مستقیم الاحوال
 که عوارض الدمار و نحوه مبین شد و اکثر آنها را بنا بر این وقت مفقود است بلکه این قسم سماع در
 که در بنوق شافع شده است و این نوع اجتماع که درین اوان تعارف گشته شک نیست که بعضی
 محض است انتهى را قلم گوید از دیده انصاف باید دید بر وجد و سماع ماموران فی زمانه و انما
 است خواجۀ عبدالعزیز جامی او نیز از اصحاب صاحب اذواق مولانا سعد الدین بود و از احفاد
 شیخ الاسلام جامی قدس سرها و تربت او نیز و یک جد اوست جناب مولانا عبد الرحمن جامی
 او امانت کرده به سفر حجاز نیز رفته بود و در آن سفر اکابر و خواص بسیار بادی همراهی کردند و آن
 سفر از وی مشهور است و صاحب و اثر بزرگاش که در آن سفر چون گذر خواجۀ به تیر ز اقل در می
 از مطهر این بیت سرگوش بموش او نهاد و سپهر پیوستیم از تن کنید + یوسف من تو چشم
 پیوستن خواجۀ مقارده دراع از زمین بالا جیست چون فرود آمد بدو زانومی ادب زین نشست
 غالباً تواجده را سر اشتغال ادای نوافل بسیار بود و قلم گوید ای درویش مقل شریعت منین

و نفس مسمی مسلط بر طریقت کا تو گرد و ماند که رگها را بیاساں حمل کند و در کمانش ایل انکار که حضرت شرح
 محمد الفیروز در مکتوب صمدی جمل و هم در حصص جمیع مرال ایل را بر سر ماسد مداحه متوق سحالی و دوق
 در وقت جمیع که دوق طارقال در است و متوق ماسعال بر است دست میدهمب و اسد و سعاد
 اندی خواهد حصو مجلس جمیع طارقال را رای سعاد اس دولت است هر که را هست مالک ماد
 و دوق در جمیع مطلوب مردال است که متوق ایساں و طلب است چوں آن متوق پس لعل
 و سبب دهد آن متوق در کار شود ماند که طالب این دوق داس متوق در کار شود و در یو احد اند
 و متوق گردد و در طلب آن دوق و متوق شود و اگر در ازان ذوق و سوق دارد و در دوق
 و متوق حق خود را بر بخت میداند که آن وقت خود را بخود گرد آورد و خود را ایل مادر دارد که آن حرم
 عظم است طالباں سالها چون خود اندلعه ماس دولت و ماس سر سبیده اعدا و سبب
 صاحب او و سبب دوق دهد و متوق بکار و یاسد که در مکان در لامکان کشد و خیر سببهاں و یاسد
 ان الوقت ایجا که اندک صوفی در لی وقت خود مرود و مطلوب خود حاصل میکند و باید و است
 نگاه مسوولی مع الشوق در تورا س دست است دوق اس دست سببهاں اندک احم دولت
 و سوق رمانی بلند است که خود را ازان مادر دارد و در دست خود و مادر آید اجماع دوستان
 و ایتقالی حضور ایساں در مجلس جمیع از دست طمع اس دولت است مادر برکت مجلس جمیع و
 مردال بیچاره غفلت را دوق رو نماید و سوق دست و باید که خلاص صادق و دو مکلف نماید
 حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در شوق رمانی و ذوق سحالی در شوق و دست شریک است
 و در داد و ما چهار صد باران در تو احد اند احد اند که در و اگر کف مبارک بر زمین افتاد
 و عشق را بنیاد نهاد و گفت کیش بیکم من کیم میباید که در سبب سببهاں بود و سبب لعل
 کندی و فلا کلبیت که مادر لاتی * الی آخره و جوابه طلب الدین قدس سره است خاندان مدینه
 کشکال خیر سلیم را بد بر مال از عیب حال دیگر است و اگر احم مرد است که حال خود در دوق
 و متوق مادر مشرب این بیچاره و یاران این بیچاره این مشرب است و مع و لک ایساں الی الوقت

تیزانه تاز صحت وقت خود اقامت شرع کرده اند و نماز با وقت گذارده اند و جمیع جماعت ترک نکرده اند
 که چه بیاقتند از دولت اقامت شرع یافتند و هر دولت که داشتند از دولت اقامت شرع داشتند
 چندان زیاد افتاد که از وقت یافتند و مساوت روی آورد که شطآن را داخل بود بعضی مبتدیان را
 این واقعه پیش آید و العیاذ بالله من ذلک پس خود را از تصنع و تکلیف دور دارند و در شوق
 ربانی و سبحانی در کار آرنند هر چند تنزه است حرمان روایت تنزه از موهب است نه از خطوط و بوق
 و شوق سبحان در خطوط باشد که مطلوب جانست و از موهب و در باش که آن باب حرمانست می
 باد و پیران مریدان صادق را دست گرفته در سماع در آوردند و اجازت دادند تا انشان در
 آمده اند و محضوا شیخ متحرک گشته اند و ادب آنست که لایق بی لایق آن متحرک بین ییدی است
 و چون اذن شیخ باشد ماذون گردد و در حضور و غیب در سماع شود و متحرک گردد و در لواجد
 و نا انقضاض عالم این مشرب خواهد بود و چندین مشایخ کبار که اهل سماع بودند و تواجده اند
 باذن شیخ کرده اند ای برادر غیر چه خواهی کرد با غیر چه خواهی بود و خدا بین باش غیر بین مبا
 و هر چه خواهی باش و محمد معین الدین نقشبندی بن خواجہ غلام محمود بن میر سید شریف که از
 خواجہ غلام الدین عطار ختن خواجہ بهاء الدین نقشبند است رحمة الله علیه در کتاب مرقع القلوب
 می آرد عن انس رضی الله عنه قال کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم انتمزل علیه
 جبریل فقال یا رسول الله ان فقرائک یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم و نحو سائر
 عام فقریح بهار رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال افریکم من یشید نائیا فقال بدوی نعم
 یا رسول الله فقال یا تانشار الله و فی شعره لقد کسبت خیرة العوالم کبدتی فی طیب
 اما و لاری فی الا الحبیب الذی شفقت و به فی فیه رفیق و تر قافی و فتوا جبر رسول الله
 صلی الله علیه وسلم و لواجد اصحابه مدحتی سقط رداه عن منکبیه فلما فرغوا اوی کل واحد
 الی مکادره قال معاویه بن ابوسفیان ما احسن لکم یا رسول الله فقال من یامع و تیر لیس
 بکرم من لم یشتر عند سماع ذکر الحبیب ثم انتم و ارسول الله صلی الله علیه وسلم من محافظتم بالروح

قلعه هذا الحديث أو رواية مسند الكماش و قد تكلم في صحة صحاح الحديث ما مضى
 شيئا يقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا كل واحد اهل الربا و سماعهم اتقاهم و
 هيستم الاما و ما احسنهم حج الصدوق و اهل الربا في سماعهم و عمر ليقم الحرق و قسمها
 لوصح انتهى و يمين تحقيق انكوبات محترى ميري خواهد آمد و اينهاست كه صاحب اوف و مروده انكه
 چون يا چه صوفى و حاله جديدين بافتند و اگر فتنه آزار و در ايم است مضمونى بزرگ آن يا چه را
 قسمت كنند يا سلكى را بدو و در كفايت شيخ ابو عبد الرحمن سلمى كويد كه الوصل صلح كوى را ابراهيم
 پديد گفت ليكن اهل الحقائق و بيان لاهل العلم و بديده لاهل الفسق و الفجور
 تفرج يعنى اهل حقيقه را سماع مستحب است نارا كه سماع يا جذب حالتى ميكوكند
 و يا در حالتى روى و علماء را سماع است زيرا كه اگر چه معنى است و حالتى ميكوكند
 حالتى روى كسب نمكند و ساق و غبار را مروده است زيرا كه سماع جذب حالتى روى كند
 كه خيال فاساده اليك قوب كير و انتهى بزمان و مى محمد بن سليمان الصعلوكى القفركا
 امام و قته فى علوم اشريعه و فهم در لى است حواحه ابو الحسن خرقانى گفته اگر كسى سرود
 و ما آن حق را خواهد متر ازان لود كه قرآن خواند و مال حق را بخوابد ته ح زيرا كه سرود
 فائده مرتب گردد و بر قرآن خواندن بهج نمانده مرتب گردد و در ذكره الما و ليا است كه حوا
 شيخ ابو الحسن خرقانى هرگز سماع كردى شيخ ابو سعيد بزيارت او آيد بى طعام خوردن
 شيخ را گفت و ستورى هست كه خيبرى كويد شيخ گفت ما را يرداى سماع بيت ليكن
 بر موافقت تو اين تنويم ليس قوالا بدست بنى گفتند شيخ در حه عمر بن عبد الله بن مكرم
 سماع كرده لود ليس شيخ ابو سعيد گفت اى شيخ وقت است كه رحيمى شيخ برخاست
 و سه بار استين بگذايد و هفت بار قدم بر زمين برد و پورا خافاه بر موافقت او در حشر
 آيد شيخ ابو سعيد گفت ما سماع لس كس كه نماز خراب شود و ليس گفت بفرمت خدامى كه همين
 زمين بر موافقت لود در قفس آيد شيخ گفت سماع كسى را مسلم است كه مالاى وى تعلق

گفتند و بنید و از زیر پیرش تا تحت الشری پس اصحاب گفت اگر شما گویند که این قصص حیرت انگیز
 بگویند بر موانعت قوی که بر خاسته اند و ایشان چنین باستانند و مکتوب نمود و بیستم حضرت
 یکی چیزی است بدانند که چون دلها و سرها را از این اسرار و معادون جواهر معانی است و مثال نهان
 بودن آن اسرار و جواهر در دلها چون نهان بودن آتش است در آهن و سنگ و سماع پدید
 آن اسرار است از دلها پس ظاهر نشود و در دل سماع مگر آنچه زوی بود اینجا بدان هر که را
 بود بر وی خداوند عز و جل و مشتاق بود ببقای وی و سماع در حق وی محو است و حق
 و بر او که است محبت و عشق و بر او بیرون آرنده است آتش سینه و بر او از نهان گاه و
 کشته است مر احوال شریفه را از مکاشفات و ملاطفات که در صحنه پدید بیاورد هر که را از این
 خطی است و آن احوال شریفه را از زبان صوفیان و صحنه خوانند اینجا سماع حلال بود بلکه شگفت
 بلکه گفته اند لازم که این قدمی باشد که هر چه در عالم نزل بود چون سماع خداوند این قدم
 جد کرد چه ادا دهنده گذشته هر چه بد رسد بگردد و در سماع بیت و درستی حالت
 احادیث آمده است یکی از صحیح برائی دلیل اینجا یا گویند آن آنست که روایت کرده اند
 است از انس رضی الله عنه که گفت نزد یک سول بودیم علیه السلام که مترجمی صلوات
 علیه در رسید پس گفت یا رسول الله بشارت مژ که در ایشان است تو در ایشان
 پیش از اغنیایان صد سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت
 گفت و میان شما کسی هست که شغری بخواند پس بدوی گفت هست یا رسول الله گفت
 بیا بیا از نگاه بدوی این بیت خواند شعر قدسعت حقیقه الهوی کبیدی فلا طیب لها
 ولا راقی الا الحبيب الذي شغفت به فغده رقی و ثباتی پس سول علیه السلام
 نوحه کرد و جبهه صاب و با تو اجد کرد و نثار دای مبارک از دوش مبارک میفتاد پس چون فایز
 و هر کسی بجای خویش قرار گرفت پس معاویه بن ابی سفیان گفت چه نیکو بازی شما است
 یا رسول الله فرمود نه یا معاویه یا لیس بکریم من لم یترنح سماع فکر الحبيب گفت و در این

ناما و یه کریم بود هر که بیدید و کرد و بست و جنبش نیا یاس رود ابرسارک او را قسمت کرد
 بر حاضران بکماله را قلم گوید و نیز ترین تحقیق در مکتوبی از مکتوبات حضرت شیخ
 عبدالقدوس گنگوہی مرقوم است ایضا و مانند که سماع مجرود او را بود در معنی بیت
 آخرت سینه حکایات شتران عرب که مجرود او را حیان هست مگر در که مابا بکمال
 مردمان کار اس امر انکار مشاهده است مجرورم فی الغیب از لذت سماع نقیض کند مثل
 عنین از لذت مسامرت و تعجب کردن حایل از معرفت خدا و بدین جنبش شخص است
 آدمیان خارج است و دست بردست زدن اصل آنست که روایت کرده اند عقیده الغلام
 فی القدره یعنی از کسی است بیک دست بردست و مگر میرد چاک از آنکه تان او را
 حول حلقه دار حواءه الوسیع الخیر لقل است که گفت در ویش حوں در سماع دست
 زدن شہونی که روست باشد روی بیرون شود و چون یائی رزین زدن شہونی که
 ریائی بود بر پرد و چون نعره زدن شہونی که اندرون باشد بیرون رود و اما آنکه
 در سماع روا نمودی که علیه و جید در ماطن پدید آید چنانکه خویش را نگاه تواند داشت
 شیخ عبدالرحمن اسلمی ابن بکدار اجمع کرده است اندر کتاب السماع و در تفسیر فیض
 است که چون مال حضرت ابو بکر صدیق در راه حبیب افعالی مالکایه تمام شد و در
 اسبیل یافت روزی گلپی را بجائی کورته در گلو انداخته او را با هم بود ساقی و مجلس
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر شده بودند حضرت جبرئیل نازل شد و پرسید
 که یا محمد ابو بکر را با خود این مال داری چه حال شد که باین لباس نشسته است آنکس
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمود که همه مال خود را بر من و در راه من خرج کرده غلام
 گشت که خدا تعالی ابوبکر را اسلام فرموده است و می پرسد که بگویند نفس از من
 هستی یا که دورتی داری حضرت ابوبکر را بیدیدن اس حال می رود که مثال ابوبکر
 و چه هست شده بگفت که من بیستم که درت بایزد و گار جو و دارم و ابابا و ابوبکر

بهیچ رومی بر ایند که این سخن را بلی را ض این سخن را در کیمیا و سادات است
 عن علی بن ابی طالب علیه السلام قال یا علی انت می و انانیت فجل من غیر خدایا
 گفت تو از منی و من از تو علی از شادی این قصه کرد و چند بار با منی بر زمین زد چنانکه عادت
 باشد که در شادی و نشاط گفت و قال لجعفر بن محمد بن خلیف و خلقی فجل و هدر است و ما
 جنی الله عنه گشت تو بمن مانی بخلق او نیز از شادی قصه کرد و قال صلی الله علیه و سلم
 لزید بن حارثه انت اخونا و مولانا فجل و هدر است و زید بن حارثه رضی الله عنه را گفت
 تو برادر و مولای منی او از شادی قصه کرد پس کسی که یگوید که این حرام است خطا
 می کند بلکه غایت این است که بازی باشد و بازی نیز حرام نیست و کسی که باین سبب
 کند که آن حال که در دل او بیداری آید قوی تر شود و خود محمود است انت می و کان هذه القصة
 فی ثمرة القضاء لکما دخل النبی صلی الله علیه و سلم مکة فبقيت سارة بنت خمره ثمودی باهم
 باهم قننا و کما علی فاقصم فیهما علی و زید و جعفر فاقصمها باجمعهم انت می قال ابن ماجه
 بشام بن حماد و محمد بن الصباح قال لا حدثنا عبد الغفرین ابی خادم حدیثی ابی عمر بن عبد الله بن
 عن عبد الله بن عمرو انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول یأخذ الجبار
 ابن الجبار و ابن التکبر و قال و یمل رسول الله صلی الله علیه و سلم عن
 و عن یساره حتی نظرت الی البیتر شجرک من الاسفل حتی انی اقول اساقط هو
 بر رسول الله صلی الله علیه و سلم و هشام بن عمار من رجال الاستیعاب مسلم صدق و محمد بن
 بن سفیان ابو جعفر التاجر صدوق ابن ابی خادم سلمه ابن دنیا صدوق فقیه من رجال
 و ابو فقیه عابد من رجال است و عبد الله بن مسلم نفسه فقیه مشهور من رجال است غیر لفری
 الضیاء و مکتوب فیلب عالم است شیخ جلال لایح با درم شیخ عبد الرحمن آمده رسانید که
 که نیکوگان بهیچ می گفتند خدمت اخو را شوق ربانی و ذوق سبحانی در بهتر از آو و در اصل
 کشید و در لواحد انداخت الحمد للہ درین فرح این فقیر جهان متفرح گشت که در حد نیاید و در

[illegible]

۱۹۵
بهره در روشن دل میشود و آرایش حسد و کینه و غل و غش بکلی زوال می پذیرد و بسوی عیش
یکرسی میل نمکند اگر کند اهل سماع از وی احتراز نکنند و او را اهل سماع خوانند زیرا که باغبان
شیرت علوم مشاء و دینوری میفرمایند سر و دیوهای نفس شنیدن درست نیست و سماع سر
از اسرار الهی و در دل عاشق فرو می آید که بسبب آن از همه بیگانه شود و دیوانه در سماع و کلام
می آید در کشف الحجب است میان حقیقان و در سماع اختلاف است گروهی گفته اند سماع الت غیب
است که اندر مشاهده سماع محال باشد پس سماع آلت مبتدیان باشد تا از پراگندگی هائی
غفلت مجتمع باشد و باز گروهی گفته اند که سماع آلت حضور است چنانکه دل را وصل محبت
است و سر را مشاهده و روح را وصلت و تن را خدریت با پرتا گوش را نیز نصیبی بود چنانکه
چشم راست از رویت و گویند سماع آلت حضور است که غائب خود غائب است و غائب منکر بود
و منکر آن اهل آن نباشد اصل سماع چون آفتاب باشد که بر همه چیز تاباندا ما هر منظره را
مرتب و می از ان ذوق و شرب باشد یکی را می فروزد و یکی را میوز و یکی را می گدازد و آن
جمله بر سه مرتبه اند یکی از مبتدیان و دیگری سلطان و سده دیگر کمالان بدانکه سماع دارد حق است
بمبتدیان مائل حدیث حق نباشد مگر آنرا افری باشد بحرف و قافیه چنانکه گروهی اندر سماع بهیوش
شوند و گروهی هلاک شوند و هیچ کس نباشد الا که طبعش از حد اعتدال بیرون شود و اضطراب
بمبتدیان اندر حلول دارد حق تعالی بدد از ان میباشد که چنانچه ایشان مرآت از اخلاص است
چون آن متواتر شود مبتدی اندران ساکن شود و باید انست و جود و جود مصدر است
معنی اندوه و دیگر بعضی یافتن و فاعل هر دو یکی جز بمصدر فرق نتوان کرد و مراد این طائفه
از جود و جود اثبات و دو حال باشد اندر سماع که یکی مقرون اندوه باشد و دیگری حصول یافت
مراد حقیقت اندوه فقد محبوب و منع مراد باشد حقیقت یافت حصول مراد پس جز نیست
میان طالب مطلوب و جود و فضلی است از محبوب بحجب و نزدیک من و جدا صابته الهی باشد
مردل را یا از تعب یا از طرب و جود از الت غمی بود از دل و مصادقه مراد آن باشد و صفت

و اندام مرکب بود و در علیان شوق در حال تحاث اما سکون در حال مسامحه و در حال کشف گنج
 گویند وجود صفت مرید است و در وقت عارفان و گریه گسنگ که در حرف مریدان باشد و خود توحید محقق
 محال باشد ترار مریدان باید آرام تا تجربه تا تر است در حقیقت اندر طاعت میباید گفت که در حقیقت آن است
 که در مرتبه بی حد و اندک پس بات گشت ابراهیم پیچیده بود پس گفت که طاعت بی حد و اندک نیست لکن در حق
 ملک مسامحه اندر حق سخن گفته اند اما در حق آن یکسان از حد داد و دیگری اشارت بود
 کرد و در حد پس معقول حدی است اما در حق حواله شده است که معبود او را در حق او نیست اما
 او در آن کرده و در حق سخن گفته اند در اصل به تمام کیمیا اسباب است اما که ابرو و عالی یا در حد
 در دل آدمی خاک که آنست در آتش و سنگ و پتھر که در محرم آتش رسک آن آنست که اگر در
 بهیمین آتش سلاج او را جوش خورد و گوهر دل را بحد اند و حیرت پیدا آوردی آنکه آدمی را
 در آن اختیار می باشد اما میگوید که حکم سماع در دل باید گرفت به طریقی پیچیده و در دل باور که در حد
 بلکه اگر در دل باشد بحد اند و هر که در دل حیرت می بود که آن در شرح محبوب است و خوب آن
 مطلوب است حواله سماع اگر زیادت کس او را تو اب باشد و هر که در دل باطلی بود که در حد
 مدوم با او را سماع عفاف بود هر که در دل ابر و در حال است لیکن بر سیل ماری متوجه
 طبع آن لب نماند سماع او را سماع است اصل آنست که کسی را که دوستی حق تعالی عالم است
 و محقق رسیده سماع او را هم بود آنکه در سماع سه مقام است اول هم و آنگاه و حال و آنگاه
 انشی در کسب است است حواله کمال میدهد که مام ایشان محمد است این مولانا حواله
 اکسار و افتخار است و لوح در سماع حیرت و اوال خاک که آنکه کجای سوار سدی خوش آواران
 و فی لوازان در رکاب او نوا و احوال بودندی و لغص و در ایشان در رقص و سماع استی
 کتاب بنده اسما که شریک که در سماع مراد های بر اوار در گال محصور است و سماع
 در سماع که کجای آنکه بر اوال آموخته است تفتیش از آب روان دریا و در گشت زارهای سواد
 و باره و سماع حواله است در سماع مراد های بر اوار در گال محصور است و سماع

کرامت قبول بر کون عمود و از ابتدا تا ابدی تا حال هر حاکی که می آید از بوی آن تا چنانچه
 نیز در انقضای آن خطه هر مرتبه طبع ارباب نزدیک و دور عشق خیز شود و بکثیر سبب با و مراد آباد
 است انچه باشد و اما آنرا که بمنه و کرمه کتاب بنادر آخر عشره و یقده ۲۸۹ که یکبار و دو صد و شصت
 و شش هجری میرایه اهتمام و حله تمامی در بر گرفت

التاسع موهف

ای طالب باده حق باید دانست که انچه اقوال و افعال و اعمال محققان قوم درین کتاب قوامند
 آن جمله از کتاب سنت بیرون نمید و بر فعل و قول اصحاب کرام و اهل بیت عظام اینچنانچه
 در غیر است که اصحاب کتجوم با هم اقتدایم استیم و اهل بیتی مثل سفیة نوح من که بها نجا و نجات
 عنایاک الالبض از ان مستخرج و مستنبط از قول و فعل ایشان حضرات اند و آن در کتب معتبره
 مثل کشف الجوب و عوارض العارف مذکور اند لهذا متاخرین محققین مثل شیخ بران آمد و در آمدید از ان باب
 از ان طریق و ادن بظاهر شرع و شوار است نه انکه خلاف شرع است انچه شیخ عبد الله احد و الد حضرت
 سیف بر ایند حقیقت او سبحانه هستی مطلق است اما در کسوت کونی خاک و در چشم مجربان می اندازد و دود
 معبود می سازد امتی و چنانچه تصور شیخ و صرف همست و الله نسبت بجانب مرید حاضر و غایب استعا
 از ادل و مثل طریقت و سوال کردن جواب شنیدن از روحانیت ایشان و ادوات معاملات
 و کیفیات و حالات معرفت و حقیقت و غیره بعضی مردم از نا فهمیدگی اعتراض بران میکنند چون
 حسن برگی از ان شرع تطبیق دادن نتوانست بران اعتراض نمود حضرت مجدد را اعتراضات
 او سخت گران آمد و نوشت که اعتراض شما از نا فهمیدگی است زنده را این قسم سخن نگویند و از غیرت
 خداوندی بترسید ملاحظه بزرگان ضروریست اما انچه مقرر قوم است و لابد راه آنجا سخن گفتن
 نامناسب است فیه الفصایش در ذکر حضرت ایشان درین کتاب مفصل مرقوم است و حضرت
 عبد الله و سر مقدس سره میفرمایند سخن مردان عروان و اندو عقل ظاهر و حسن ظاهر نمید
 سلیمان باید تا زبان مرغان و اندوا هم میفرماید در کتاب نقد من الضلال فرموده است ان

في السالكين لطريق الله تعالى ثمانية دال سيرهم احسن اسير وطريقهم اقرب الى الله تعالى
 اذ في الاخلاق بل يجمع عقل العباد وحكمه الحكام وعلم الواقفين على امر الله تعالى من العلماء
 ليسوا استيا من سيرهم واحكامهم وميله ما هو سره لم يجدوا اليه سبيلا فالجميع حركتهم و
 سكتهم في طاعتهم واطاعتهم مقتضية من مكات النبوة وهم في قبضتهم لتأهول الملك
 وارواح الالهياء عليهم الصلوة والسلام ويسمعون منهم اصواتا وقيتوس لهم فوائدهم تترقى
 من مسابقة الصور والامثال الى درجات نصيب عنها الطاق للطن فلا يحادل من ان الله
 معها الا اسمال لفظه على حلا من كماله الاحترار عنه وعلى الهمة متى الامر الى قرب يكاد يحيل منه
 طائفة الحلول وطائفة الاتحاد وطائفة الوصول وكل ذلك خطأ والجملة من لم يدق منه
 شيئا بالدق فليس يدرك من حقيقة النبوة الا الاسم وكرامات اوليا على الحقوق والاما
 الالهياء عليهم الصلوة والسلام من حالهم استفاد منهم في الايمان فهم القوم لا يتقى
 حيلهم في كمال المحبوب است كهو مددوا حتى سبحانه تعالى كشيء يديدها كشيء او معنى
 متوفاها من مشرد حركات خود متوحد وعقول ارا در اكن آل بار ما مددوا كرمي اعتراف
 آريد به كلام وي نادر فهم معنى انتم لرح حلول واحدا واعتراض انما هو فهم فهم اليشان باركرو
 به دال معنى وكر ما يداد است كالبس في شئ من اسرار المعرفة باطن نياقص ظاهر الشرع
 بل باطن المعرفة ميم ظاهر الشرع ويكمله فلي هذا انكشف على اهل الحقائق اسرار الامور على
 ما هي عليه نظر والى لا لفاظا الوارده في الشرع فما وافق ما شاهده فبرده وما خالف اوجده
 وعلى الهمة نشا بهاس در آيات قرآن واحاديث صحيح وكلمات صحاب كرام ودر كلمات العبد
 ومع بالعين والتحسين في سخاا اكاره من كل طرفت كبر ادين انفسا رافع شده اند ما اهل
 بصيرت گفته اند وقوع تنبايات از صوريات بطريق تحقيق است
 حاشية الطبع المحمدية والتمتة كدرس مان فرج توانا كتاب بار در كمال الوار العارفين منهم
 في كمال مولوي محمد حسين صاحب مطبعه مامي كرامتي حتى لو لكشور سام كرامت ما دايغ شش مطبعه كرامت